جلد ٤ — کلکتہ: چہار شنبہ یکم رجب ۱۳۳۲ ہجری — نمبر ۲۱

Calcutta: Wednesday, May, 27. 1914

فہرس

تصاویر

مسئلۂ قیام الہلال

ممکن ہے کہ بعض بزرگوں کا یہ خیال ہو کہ اگر کسی وجہ سے الہلال کی اشاعت آیندہ ملتوی کردیگئی ' تو اُن نئے خریداروں کی قیمت کا کیا حشر ہوگا جو اس دو ہزار کی تعداد پوری کرنے کی سعی میں مہیا کیے جارہے ہیں ؟

ہمیں امید ہے کہ خدا نے الہلال کو جیسے احباب و مخلصین عطا فرمائے ہیں ' انکا اعتماد اس سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے کہ اس طرح کی بدگمانیاں انکے دلوں میں گذریں - تاہم ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اسکے متعلق پبلک کا اطمینان کردیں -

اگر کسی وجہ سے الہلال کی حالت میں تغیر کیا گیا یا بالفرض بند ہی کردیا گیا ' تو صرف ان نئے خریداروں ہی کی قیمت کا سوال سامنے نہیں آتا بلکہ بقیہ خریداروں کی بقیہ قیمتیں بھی اُنہیں بغیر کسی نقصان کے واپس ملنی چاہئیں -

اگر ایسا ہوا تو ہم دوستوں کو اطمینان دلاتے ہیں کہ انشاء اللہ اس بارے میں بھی الہلال حسن معاملہ کی ایک ایسی نظیر چھوڑ جائیگا ' جو اُردو پریس کی تاریخ میں بغیر کسی شرمندگی کے بیان کی جاسکے گی ' اور ایک لمحہ کیلئے بھی پسند نہیں کریگا کہ کسی شخص کا مالی حق دفتر کے ذمے باقی رہے - جو شخص حق کے ساتھہ سوال کرنا پسند نہیں کرتا ' اسکے لئے یہ سونچنا بالکل غیر ضروری ہے کہ ناحق کا بار اپنے اوپر لینا گوارا کریگا -

اســد پاشا کی گــرفـتـاری

اسد پاشا
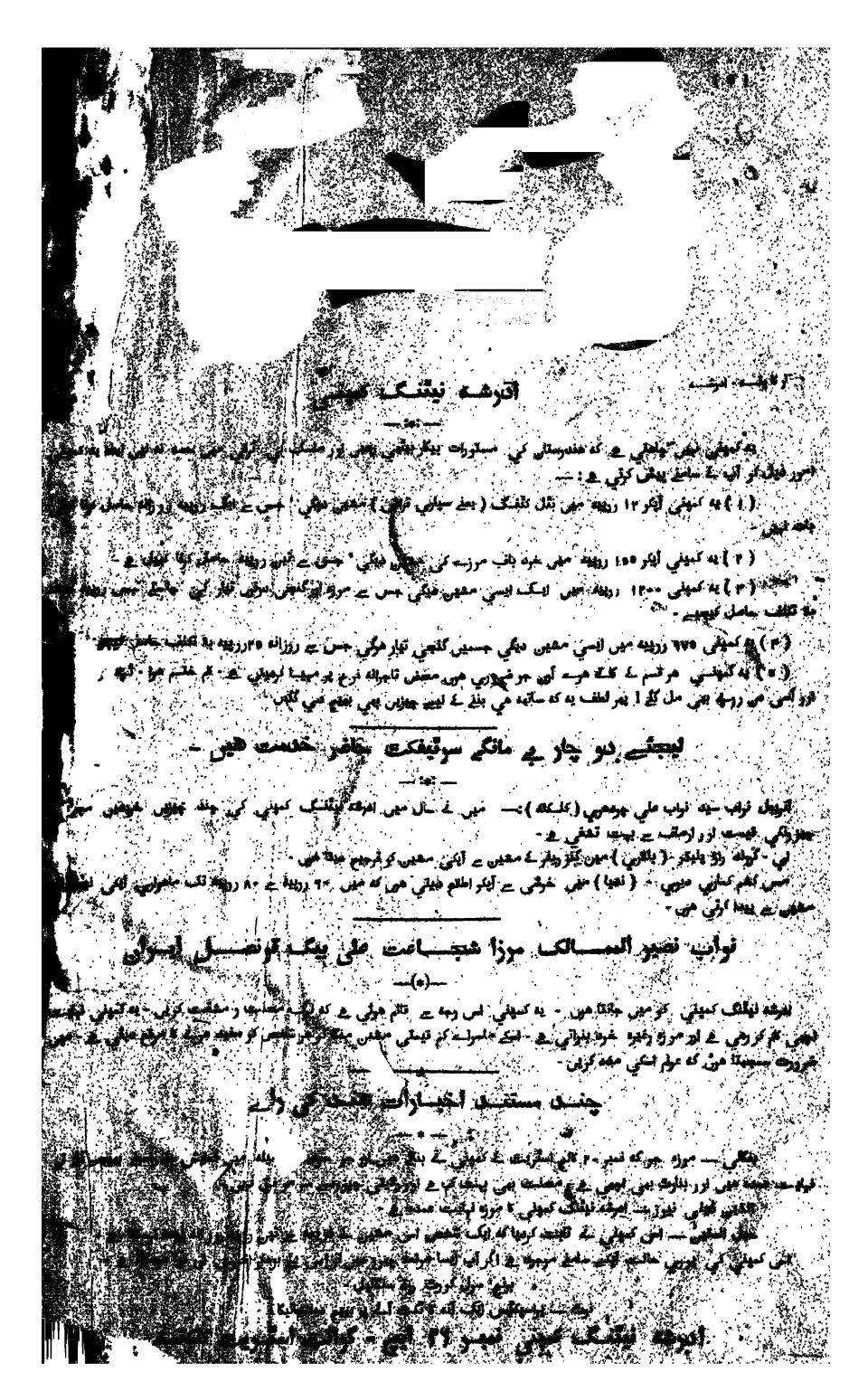
اسد پاشا کا ذکر معاملات البانیا کے ضمن میں اتنی مرتبہ آچکا ہے کہ بغیر کسی تمهید کے اسکا ذکر کرنا چاهیے -

یه وهي شخص هے جس نے اپنے تئیں البانیا کا پادشاہ تسلیم کرانا چاها تها ' اور اسکے بعد دول یورپ کے اغراض کا رفیق و معاون هوگیا تها - اسکي حیثیت ابتدا سے عجیب رهي هے اور اسکے کاموں کا انداز بسا اوقات مبهم اور پیچیدہ رها هے - اسکے تمام ظاهری حالات بتلاتے هیں که وہ ایک دشمن اسلام ' عدوے خلافۃ علیه ' ملت فروش ' اور اغراض پرست شخص هے - وہ محض اپني ذاتي غرض کیلیے خلافۃ علیه کے دشمنوں کے قدموں پر گرا ' اور جیسا که ایسے خائنین ملت کا ایک هي نتیجه هوا هے ' پوري ذلت اور نامرادی کے ساتهه اب ٹهکرا یا گیا هے -

لیکن اسکے ساتهه هي اسکي زندگي کے متعلق بعض ایسي معلومات بهي حاصل هوتي هیں جن سے معلوم هوتا هے که وہ گو ابتدا میں اسماعیل بے کي سي اعراض مفسدہ رکهتا هو ' لیکن بعد میں ترکي کے ساتهه پوشیدہ تعلقات رکهتا تها ' اور انقلاب وزارت کے بعد اسکا پوزیشن یه نظر آتا تها که بظاهر تو دول کے اغراض کي حمایت کرے ' لیکن باطن میں اسکي سعي یه هو که اگر ترکي کیلئے البانیا میں کوئي مفید پهلو باقي نهیں رهتا تو اقلاً ایک مسلمان اور عثماني رئیس کي پادشاهت تو قائم هوجاے -

لیکن اسکے بعد اسکے اعمال میں نیا اضطراب شروع هوا - وہ اس وفد تبریک و خیر مقدم کا رئیس بنکر اتها جو نئے مسیحي فرمانروا کو لینے کیلیے البانیا سے روانه هوا تها -

اب تازہ انقلابات یه هیں که آسٹریا کا ایک جهاز یکایک پهنچا اور اسد پاشا کو مع اسکي بیوی کے گرفتار کرکے نیپلز پهنچا دیا - وهاں اسے حلف اٹهانا پڑا هے که البانیا کے معاملات میں دخل نه دیگا -

مـظـالـــم الـبـانـیـا

لیکن اس واقعه سے بهي زیادہ دلخراش اور هوش افگن خبر ان وحشیانه مظالم کي هے جو البانی مسلمانوں پر عیسائیوں نے شروع کردیے هیں -

قاعدہ هے که جب انسان بهت رو لیتا هے تو اسکے آنسو خشک هو جاتے هیں - یهي حال اب مسلمانان عالم کا بهي هوگیا هے - طرابلس اور بلقان کے مظالم پر اسقدر آنسو بهه چکے هیں که اب ان وحشت انگیز اور حواس پاش مظالم کو سنکر سمجهه میں نهیں آتا که کس طرح ماتم کریں ' اور کن لفظوں کے ساتهه فرزندان توحید کے اس قتل عام پر آنسو بهائیں ؟

یه خبریں ریوٹر ایجنسي کي هیں اور یه کهنا ضروری نهیں که اصلیت سے کس قدر کم هونگي ؟ صدها مسلمانوں کو ایپرس میں قتل کیا گیا هے - صلیب پر چڑها یا گیا هے - مکانونکو جلایا گیا هے ' اور وہ سب کچهه هوا هے جو اس نئي مسیحي کروسیڈ کي درندگي اور سبعیت کي مشهور و مسلمه خصوصیات هیں -

کل کي خبر ایک نئے انقلاب حالت کا غیر متوقع طور پر یقین دلاتي هے - کچهه عجب نهیں که البانیه کے مسئلے میں ایک عظیم الشان اور حیرت انگیز تبدیلي پیدا هو جاے - معلوم هوتا هے که کئي هزار مسلمانوں نے عاجز آکر اعلان جنگ کردیا هے ' اور کهدیا هے که یا تو انهیں ترکي کي حکومت دی جاے - یا ایک مسلمان پادشاہ - پرنس لوید ایک جهاز میں پناهگزیں هے -

آہ ' جبکه خون کے سیلاب بهه چکے ' جبکه یورپ سے اسلام کا قافله نکل چکا ' جبکه دولہ عثمانیه کے آخری نقش قدم مٹ چکے ' تو اب البانیا کے نا عاقبت اندیش اور فریب خوردہ ' مسلمانوں کو ترکي ' مظلوم اور بیکس ترکي یاد آئي ! !

مسئـلـۂ مساجــد و قبـور لشکر پور

آج کي اشاعت میں هم تمام مساجد لشکر پور کا ایک مرقع شائع کرتے هیں جو خاص طور پر عکس لیکر هم نے طیار کیا هے - تا که انکي هیئت مقدسه نظروں میں محفوظ اور دلوں پر منقش هو جاے ' اور آیندہ انکي هستي کے متعلق کوئي فریب اور غلط بیاني کام نه دیسکے -

ان میں پهلي تصویر اس قطعۂ زمین کو پیش کرتي هے جسمیں یه تمام مسجدیں واقع هیں - بقیه تصویریں ان مساجد کي هیں جو اس قطعه اور اسکے حوالي میں واقع هیں - جس مسجد کي برجیاں گرائي گئي هیں ' وہ بهي ان میں موجود هے - ناظرین اسے به یک نظر پهچان لینگے -

همیں معلوم هوا هے که هز ایکسلنسي لارڈ کار مائیکل عنقریب کلکته تشریف لانے والے هیں - اب بهي وقت هاتهه سے نهیں گیا هے اور فرصت باقي هے - اگر انهوں نے کسي وجه سے انجمن کے ڈیپوٹیشن کي ملاقات ضروري نه سمجهي ' تو کم از کم اس موقعه هي پر وہ لشکر پور کو ملاحظه فرما کر مسلمانوں کي خواهشوں کو معلوم کرسکتے هیں ' اور اس آنے والي مصیبت کو تدبر و دانشمندي سے دور کرسکتے هیں جو مسلمانوں اور حکومت ' دونوں کیلیے یکساں طور پر درد انگیز هے - الهلال ابتدا سے اتمام حجت کے تمام مراحل طے کر رها هے - اور اب بهي آخري علاج کا گورنمنت کو مشورہ دینا هے !

صحت النسـاء و محـافظ الصبیـان

شذرات

باز از نجد و از یاران نجد !

الهلال کي مخالفت میں جو مضامین اخبارات میں لکھے جاتے هیں ' انکي نسبت ابتدا سے ایک خاص اصول کار پیش نظر هے ' اور بلا استثناء ابتک اُسي پر عمل رها هے -

کام کرنے والوں کیلیے پہلي چیز کام کا استغراق هے - اگر انسان اپنا تمام وقت مخالفین کے رد و جواب میں صرف کرے تو ایک دوسري زندگي کام کرنے کیلیے کہاں سے لاے ؟

پھر جو طریقه رد و مناظرے کا جاري هے ' اسکا حال پیشتر هي سے معلوم هے - اصول پر کبھي بھي نظر نہیں هوتي - زیادہ تر اعراض و مقاصد مخفیه انکے اندر کام کرتے هیں - پس کام کرنے والوں کیلیے یہي بہتر هے که وہ کام کریں - دیکھنے والے مقابله و موازانه کرنے کي فرصت نکال لینگے -

الهلال ابتدا سے اسي اصول پر عامل هے - وہ جب کسي معامله پر قلم اٹھاتا هے تو پہلے بقدر اپنے فہم و بصیرۃ کے اسپر غور کرلیتا هے' اور قلب و ضمیر کا فتوی حاصل کرلیتا هے - اسکے بعد اپنے خیالات ظاهر کرتا هے اور صرف اسي کام میں مستغرق هو جاتا هے - نه تو سامنے کے حریفوں پر اسکي نظر هوتي هے ' اور نه یمین و یسار کي صداؤں پر - نه مخالفین کي معاندانه سرگرمیاں اسکي رفتار میں حارج هوسکتي هیں اور نه معاصرین کرام کي بیخبرانه مداخلت - اسکا اعتماد صداقت پر هوتا هے ' اور وہ دلائل و واقعات کي قوت کو اسقدر کمزور نہیں سمجھتا جسقدر افسوس هے که اسکے بہت سے مخاطبین سمجھتے هیں -

حق سبحانه نے اپنے رسول اکرم (صلی الله علیه و سلم) کو شوری کا حکم دینے کے بعد طریق کار کي یوں تعلیم دي تھي که فاذا عزمت فتوکل علی الله - اور جب کام کا عزم کرلیا تو پھر صرف الله پر بھروسه کر اور اسمیں بے خوف و توقف مشغول هوجا - یہي اُسوۂ حسنه تمام مومنوں کیلیے اصلي طریق عمل و اصول کار فرمائی هے -

چنانچه قارئین کرام بحمد الله اسکي تصدیق فرمائینگے که جب سے الهلال شائع هوا هے ' آجتک کبھي بھي اُس نے اس اصول کو فراموش نه کیا - علی الخصوص معاصرین کرام کے متعلق همیشه اسکي روش خاموشي اور اعراض کي رهي - اس تین سال کے اندر کیسي کیسي مخالفتیں ظهور میں نه آئیں ' اور کیا کچھه اسکي نسبت نہیں لکھا گیا ؟ با این همه کبھي بھي رد مطاعن و مقابلۂ بالمثل کي کوشش نه کي گئي ' اور بالاخر اس بحر رواں کي هر موج اٹھکر خود هي بیٹھه بھي گئی -

البته اس اعراض سے ایک حالت هر حال میں مستثنی هے - انسان کو اپنے نفس کي کمزوریوں سے هر وقت لرزاں و ترساں رهنا چاهیے ' اور جس طرح کام کرنے والوں کا فرض هے که بے نتیجه و غرضانه مخالفتوں کي سطح سے اپنے همت عمل کو ارفع و اعلی رکھیں ' اسي طرح یه بھي فرض هے که اصلاح و نصیحت کي هر سچي آواز کا پوري کشاده دلي اور معترفانه آمادگي سے خیر مقدم بجا لائیں - دین کي حقیقت همیں یه بتلائي گئي هے که وہ " نصیحت " هے : الدین النصیحه - اور اسلام کا بنیادي اصول یه هے که : وتواصوا بالحق و تواصوا بالصبر - پس جب توصیۂ حق و صداقت اور نقد [illegible] پیش کرنے والا مخالف هو کرنے والے کریم اور مالا مال کر دینے والے پادشاه کي طرح استقبال کرنا چاهیے ' تا که وہ مقام رفیع ایماني اور مرتبه اشرف و اکرم ایماني حاصل هو ' جسکے حاصل کرنے والوں کیلیے کلام الهي نے بشارت دي هے : و بشر عبادي الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه ' اولائک الذین هداهم الله و اولائک هم اولو الالباب ! !

البته یه مقام بہت بلند هے اور اسکا حاصل کرنا آسان نہیں - نفس کي شرارتیں اس راہ میں حائل هوتي هیں ' اور اسکا ابلیسانه گھمنڈ اور غرور اعتراف قصور و تسلیم نصائح سے بچنے کیلیے طرح طرح کے دھوکوں میں ڈالتا هے - هم اس بارے میں کچھه اس طرح مجبور هیں که بڑے بڑے ارادے اور عزائم بھي کام نہیں دیتے - صرف توفیق الهي اور اسکے فضل و کرم هي سے یه مقام حاصل هوسکتا هے - اسکا دعوا کوئي نہیں کرسکتا - البته اپني پوري طاقت اسکے لیے وقف کردیني چاهیے اور هر وقت اسکے لیے خدا سے مدد مانگني چاهیے -

مسئلۂ ندوہ کے متعلق جو تحریریں الهلال کي مخالفت میں شایع هوتي رهي هیں ' اُن میں سے اکثر میري نظر سے گذریں اور میں نے بہت چاها که اُن سے اپنے لیے کوئي نه کوئي واقعي جواب اور سچي نکته چیني حاصل کروں - لیکن افسوس هے که مجھے کوئي بات ایسي نہیں ملي - عموماً اُن میں وهي باتیں دهرئي گئي تھیں جنکے متعلق پہلے هي الهلال میں لکھا جا چکا هے یا صرف ظن اور تخمین کي بنا پر الزامات دیے گئے تھے - یا بہت [illegible] پھیلا کر صرف اسي ایک مسئله پر بار بار زور دیا گیا تھا که میں [illegible] آدمي نہیں هوں ' اور مجھے بہت برا سمجھنا چاهیے - [illegible] مجھے اس حقیقت کا اُن سے بھي زیادہ علم و اعتراف هے - مگر مسئله ندوہ پر تو اس حقیقت کے انکشاف سے چنداں اثر نہیں پڑتا -

لیکن حال میں ایک دو تحریریں میري نظر سے گذري هیں جو مسئلۂ ندوہ اور الهلال کے متعلق بعض بزرگوں نے لکھي هیں - اور مجھے بہت خوشي هوئي هے که وہ اس عام انداز بحث سے مستثنی هیں جو مخالفین الهلال کي تحریرات میں نظر آتا هے - میں نے اُنھیں اول سے آخر تک پڑھا اور میں انکا ذکر کرونگا -

ان میں ایک تحریر تو جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب کي هے جسکا پہلا ٹکڑہ همدرد میں نکلا تھا اور اب دوسرا ٹکڑہ انسٹي ٹیوٹ گزٹ میں نکلا هے - دوسري تحریر ایک دوست نے مجھے دکھلائي هے جو مساوات اله باد میں نکلي هے اور لکھنو کے کسي بزرگ نے لکھي هے - تیسرا مضمون حافظ محب الحق صاحب عظیم آبادي کا هے جو البشیر اٹاوہ میں نکلا هے -

ان تحریروں میں الهلال کي نہایت سختي کے ساتھه مخالفت کي گئي هے - تاهم میں انکا معترف اور مداح هوں ' کیونکه مجھے نظر آتا هے که اصول کے ماتحت لکھي گئي هیں ' اور سچائي کے ساتھه اپنے خیالات کا اظهار کیا هے -

حافظ محب الحق صاحب سے میں واقف هوں - وہ ایک مخلص اور ملت خواہ [illegible] هیں ' اور اُنھیں جیسي اور جس قسم کي معلومات اس [illegible] میں حاصل هوئي هیں بغیر کسي تعاند و فریقانه انکار کے ظاهر کي هیں ' گرچه اسمیں غلط فهمي کي آمیزش بہت زیادہ هے مگر یه بالکل دوسري بات هے -

جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب نے بھي الهلال کے تمام مضامین ملاحظه فرما ئے هیں ' وقت صرف کیا هے ' اور اپنے کسي اصول او ر عقیدے کے ماتحت لکھا هے - پس انکا کام بھي هر طرح قابل وقعت هے ' اور مجھے اسکا اعتراف هے -

میں اس وقت ایک سفر کیلیے پا برکاب هوں اسلیے زیادہ

يكم رجب ١٣٣٢ هجري

اسئلة واجوبتها

واقعۂ ایلاء و تخییر

حدیث ، تفسیر ، اور سیرة کي ایک مشترک بحث

گذشته اشاعت کے مقالۂ افتتاحیه کے بعد

(اصل مسئلۂ مسئوله عنها)

یہاں تک تو صرف اس ٹکرے کا جواب تھا جو جناب نے احادیث کے اعتماد و عدم اعتماد کي نسبت دریافت فرمایا تھا' اور جو ضمناً اصول رد و دفاع منکرین اسلام کے متعلق ایک نہایت اهم اور وقت کي بحث تھي - اب آپکے اصل سوال کي طرف متوجه ہوتا ہوں -

آپکے نوجوان دوست کے مسیحي معلم نے جس واقعه کو اپني معاندانه و ابلیسانه تحریف و اضافه کے ساتھه پیش کیا ہے' وہ در اصل آنحضرة صلے الله علیه و سلم کي حیات مبارک کے اُس واقعه سے تعلق رکھتا ہے جو کتب تفسیر و سیرة میں " واقعۂ ایلاء و تخییر " کے نام سے مشہور ہے -

(۱) " ایلاء " اصطلاح فقه و حدیث میں سوهر اور بیوي کي اُس علحدگي کو کہتے ہیں جو بغیر طلاق کے عمل میں آے اور جسکي صورت یه ہے که شوهر غصه کي حالت میں کوئي قسم کھا بیٹھے که میں اپني بیوي کے پاس نه جاؤنگا - اسکا ماخذ قران کریم کي یه آیۃ کریمه ہے :

للذین یولون من نسائهم تربص اربعة اشهر' فان فاءو' فان الله غفور رحیم - و ان عزموا الطلاق فان الله سمیع علیم (بقر: ع - ۲۸)	جو لوگ اپني بي بیوں کے پاس جانے کي قسم کھا بیٹھیں' اُن کیلیے چار مہینے کي مہلت ہے - اگر اس عرصے میں رجوع کرلیں تو الله بخشنے والا مہربان ہے' اور اگر طلاق کا اراده کرلیں تو بھي الله سننے والا اور سب کچھه جاننے والا ہے !

اس آیۃ کریمه سے معلوم ہوا که جو لوگ ایلاء کریں یعنے اپني بیوي سے علحدگي کي قسم کھا بیٹھیں ' انھیں چار مہینے کے اندر ملاپ کرلینا چاهیے - اگر انھوں نے ایسا کیا تو ایلاء ساقط ہوجائیگا - البته قسم کا کفاره دینا پڑیگا - اس امر میں اختلاف ہے که اگر شوهر نے چار ماه کے اندر رجوع نه کیا تو محض ایلاء کي مدت کے اختتام سے طلاق پڑجائیگي یا نہیں ؟ احادیث صحیحه سے ثابت ہے که اس صورت میں بھي طلاق نہیں پڑتي اور عورت مرد سے نہیں چھوٹتي - اگر مرد عورت کو بالکل معلق چھوڑ دینا چاهیگا ' تو اُسے قید رکھا جائیگا - یہاں تک که وہ عورت کي طرف رجوع کرے یا طلاق دیکر فیصله کرے - مگر فقہاے حنفیه کے نزدیک محض انقضاے مدت هي ،

(۲) آنحضرة صلی الله علیه و سلم کي زندگي میں بھي ایک مرتبه ایلا کي صورت پیش آئي - آپنے عہد فرمایا تھا که ایک ماه تک ازواج مطہرات سے کوئي تعلق نه رکھیں گے - واقعۂ ایلاء سے یہي واقعه مقصود ہے اور یہي شان نزول ہے آیات سورۂ تحریم کا -

(۳) یه واقعه به تفصیل صحاح ستّه میں موجود ہے' اور علی الخصوص صحیحین کے مختلف ابواب و کتب میں متعدد رواة و اسانید سے بیان کیا گیا ہے - چونکه اس واقعه کي مختلف حیثیتیں تھیں اور مختلف قسم کے احکام انسے نکلتے تھے' اسلیے حضرة امام بخاري (رضي الله عنه) نے اپني عادت کے مطابق مختلف ابواب میں اسے درج کیا ہے' اور مختلف احکام نکالے هیں - ابواب نکاح و طلاق اور ایلاء میں تو اصلي حیثیت سے آیا ہے' مگر کتاب التفسیر میں به ضمن سورۂ تحریم کیونکه اُسکا شان نزول یہي واقعه ہے -

میں نے ان تمام ابواب کي احادیث پیش نظر رکھه لي هیں - نیز صحیح مسلم' بقیه کتب صحاح' تفسیر امام طبري' ابن کثیر' اور در منثور' بھي سامنے هیں - صحیحین کي شروح میں سے فتح الباري' عیني' اور نووي شرح مسلم بھي پیش نظر هیں - ان سب سے جو مشترک اور صحیح واقعه ثابت ہوتا ہے پہلے اُسے بیان کرتا ہوں - اُسکے بعد آپکے پیش کرده واقعه کي نسبت مع بعض اهم متعلقه مباحث کے عرض کرونگا -

(ازواج مطہرات کا مطالبه)

(۴) اگر کسي مدعي انسان کي زندگي کے حالات و واقعات اُسکي صداقت و تقدیس کیلیے معیار ہوسکتے هیں' تو اس آسمان کے نیچے في الحقیقت ایک هي انساني زندگي ہے جسکے سوانح و حالات میں سے ہر شے اُسکي صداقت و ربانیت کیلیے معجزات قاهره و براهین قاطعه هیں - یعني : محمد رسول الله' و الذین معه !

جس وجود اقدس کے ظہور نے دنیا کي بڑي بڑي شہنشاهیوں کو نابود کر دیا' جسکي هیبت الہي اور سطوت رباني کے آگے تاجداران عالم کے تخت اُلٹ گئے' جسکے غلاموں کے سامنے کسری کا خزانه آنے والا' اور قیصر کا خراج پہنچنے والا تھا' جو اپني حیاة طیبه هي کے اندر عرب و یمن کي شہنشاهي کو اپنے قدموں پر دیکھتا تھا' اور في الحقیقت جسکے لیے دنیا کے تمام خزانے اور طاقتیں وقف' اور جسکي مرضي کیلیے رب السماوات و الارض کي تمام پیدا کرده قوتیں سر بسجود نہیں' با ایں همه اُس نے خود اپنے لیے جو دنیوي زندگي اختیار کي تھي ' اسکا حال یه تھا که تمام عمر کبھي بھی دونوں وقت شکم سیر ہو کر غذا تناول نه فرمائي ' اور دو دو دن تک آپکے حجرۂ فقر میں غذا کي طیاري کے نشانات یکسر معدوم و مفقود رہے ! صلی الله علیه و علی آله و اصحابه و سلم !

اس بارے میں تصریحات سیرة و احادیث اسدرجه مشہور هیں که یہاں دهرانے کي ضرورت نہیں - بسا اوقات ایسا ہونا تھا که مہمان آجاتے تھے اور آپکا مطبخ کئي کئي وقتوں سے بالکل سرد ہوتا تھا - حضرة عائشه فرماتي هیں : مجھے یاد نہیں که کوئي دن آنحضرة پر ایسا گذرا ہو که صبح و شام' دونوں وقت شکم سیر ہوکر غذا میسر آئي ہو !

اس روح الہي اور پیکر صفات رباني کي غذا اس خاکدان ارضی پر نه تھي جسکي اُسے آرزو اور جستجو ہوتي - اسکا سفرۂ لذائذ و نعائم وهاں بچھتا تھا جهانکے لیے جسم کي تشنگي آب زلال' اور معده کي بھوکھه غذاے حیات ہے که :

ابیت عند ربی' یطعمنی و یسقیني (رواه البخاري)	میں اپنے پروردگار کے هاں شب باش ہوتا ہوں ' جو مجھے کھلاتا ہے اور سیراب کرتا ہے !

ابتدائي فتوحات اسلامیه کا دائره روز بروز وسیع ہوتا جاتا تھا' اور

مساجد مقدس لشکر پور

هوگئیں - قرار پایا کہ آنحضرۃ جب وهاں سے آٹھکر همارے یہاں آئیں تو کہنا چاهیے کہ آپکے منہہ سے مغافیر کی بو آتی ہے - مغافیر ایک قسم کا درخت هوتا ہے جسکے پھولوں سے عرب کی مکھیاں رس چوس کر شہد جمع کرتي هیں - اسکا پھل لوگ کھاتے بھی هیں مگر اسکي بو اچھی نہیں هوتی -

اسکے بعد اس تدبیر کی آور بی بیوں کو بھی خبر دیدي گئی اور وہ بھی اسمیں شریک هوگئیں -

چنانچہ آنحضرۃ حسب معمول جب حضرۃ حفصہ کے هاں تشریف لاے تو انہوں نے کہا : کیا آپنے مغافیر کھایا ہے ؟ آپنے فرمایا نہیں - اسپر انہوں نے کہا کہ آپکے منہہ سے تو مغافیر کی بو آ رهی ہے -

آور بي بیوں نے بھي مغافیر کي بو کا آنا ظاهر کیا - یہ دیکھہ کر آپنے قسم کھالي کہ آئندہ شہد نہ کھاؤنگا - شہد ایک حلال غذا تھي اور اسکے نہ کھانے کي قسم کھانا ایک حلال شے کو اپنے اوپر حرام کرلینا تھا - پس سورۂ تحریم کي یہ آیت نازل هوئي کہ " لم تحرم ما احل اللہ لک ؟ " آپ اس شے کو کیوں اپنے اوپر حرام کرتے هیں جو خدا نے آپکے لیے حلال کردي ہے ؟

یہ واقعہ خود حضرۃ عائشہ کي روایت سے امام بخاريؒ نے کتاب الطلاق اور کتاب التفسیر سورۂ تحریم میں درج کیا ہے :

قالت (عائشہ) : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشرب عسلا عند زینب ابنۃ حجش و یمکث عندها ' فواطیت انا و حفصہ عن ایتنا دخل علیها فلتقل لہ اکلت مغافیر ؟ انی اجد ریح مغافیر - قال لا و لکني کنت اشرب عسلاً عند زینب فلن اعود لہ و قد حلفت - لا تخبري بذالک - (بخاري کتاب التفسیر جزء ۶ - صفحہ ۱۵۶ مطبوعہ مصر)

حضرۃ عائشہ کہتي هیں : آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت حجش کے یہاں شہد نوش فرماتے اور دیر تک ٹھہرتے - اسپر میں نے اور حفصہ نے یہ قرار داد کي کہ جب آنحضرۃ هم میں سے کسي کے یہاں اٹھکر آئیں تو کہیں کہ کیا آپنے مغافیر کھایا ہے ؟ اسکي بو آپکے منہہ سے آ رهي ہے - چنانچہ ایسا هی کیا گیا - آنحضرۃ نے یہ سنکر فرمایا کہ مغافیر تو میں نے نہیں کھایا ' البتہ زینب کے هاں شہد کھایا ہے - اب میں قسم کھاتا هوں کہ آئندہ کبھي نہ کھاؤنگا - مگر تم اسکا ذکر کسي سے نہ کرنا -

لیکن بخاري کے باب الطلاق میں " هشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشہ " کي روایت سے ایک دوسري حدیث بھي موجود ہے ' جو اس سے زیادہ مفصل اور بعض جزئیات میں مختلف ہے - مثلاً حضرۃ زینب کي جگہ شہد کا کھانا خود حضرۃ حفصہ کے هاں بیان کیا ہے ' اور حضرت سودہ کي نسبت کہا ہے کہ سب سے پہلے انہوں نے مغافیر کي بو کي نسبت کہا تھا - روایت بالا میں صرف حضرۃ عائشہ اور حفصہ کا ذکر ہے - لیکن اسمیں بیان کیا گیا ہے کہ آور بي بیوں کو بھي اسکي خبر دیدي گئي تھي ' اور انحضرۃ اس دن جسکے هاں تشریف لیگئے ' اس نے یہي بات کہي کہ مغافیر کي بو آتي ہے - ایسا هونا درایتاً بھي ضروري معلوم هوتا ہے - اکثر بي بیوں نے ملکر فرداً فرداً کہا هوگا ' جبھي تو آپنے قسم کھا لي - ورنہ صرف ایک بي بي کے کہنے سے قسم کھا لینا مستبعد معلوم هوتا ہے - هم نے بعض ضروري جزئیات اس روایت سے بھي لیلي هیں اور سب کا مشترک ماحصل بیان کردیا ہے - حافظ ابن حجر نے فتح الباري میں اس اختلاف پر نہایت عمدہ بحث کي ہے اور وجوہ تطبیق بیان کردیے هیں - خوف طوالت سے هم نقل نہیں کرسکتے (دیکھو فتح الباري جلد ۹ - صفحہ ۳۲۹ مطبوعہ مصر)

(واقعہ " واذا اسرالنبي ")

علیہ وسلم نے اپني بعض ازواج سے کوئي راز کي بات فرمائي اور تاکید کردي کہ اسکا ذکر اور کسي سے نہ کرنا - لیکن اُن سے ضبط نہوسکا اور ایک دوسري بیوي سے ذکر کردیا - اسي کے متعلق سورہ تحریم کي یہ آیت نازل هوئي :

واذا اسرالنبي الي بعض ازواجہ حدیثاً ' فلما نبأت بہ واظهرہ اللہ علیہ عرف بعضہ و اعرض عن بعض ' فلما نباها بہ قالت من انباک هذا ؟ قال نباني العلیم الخبیر !

اور جبکہ پیغمبر نے اپني بعض بیویوں سے ایک راز کي بات کہي اور اُس نے فاش کردي ' اور خدا نے پیغمبر کو اس کي خبر دیدي تو انہوں نے اسمیں سے کچھہ حصہ بیان کیا اور کچھہ چھوڑ دیا - یہ سنکر اس بیوي نے پوچھا کہ آپکو کس نے اسکي خبر دي ؟ فرمایا کہ اُس خدا نے جسکے علم اور خبرۃ سے کوئي بات پوشیدہ نہیں !

بخاري و مسلم کي تمام روایات کے جمع کرنے سے واضح هوتا ہے کہ " بعض ازواجہ " سے یہاں مقصود حضرۃ حفصہ هیں - انہوں نے هی حضرۃ عائشہ سے راز کہدیا تھا - اسمیں بعض جزئی وہ اختلافات بھي هیں جن پر حافظ ابن حجر نے مفصل بحث کي ہے - لیکن محقق و راجح یہي ہے کہ حضرۃ حفصہ اور حضرت عائشہ هي سے اسکا تعلق ہے - جن حضرات کو یہ بحث تفصیل سے دیکھنا هو وہ فتح الباري جلد (۹) شرح کتاب الطلاق - صفحہ (۳۲۹) کو ملاحظہ فرمائیں - هم اختصار کیلیے مجبور هیں - البتہ اس واقعہ کے بعض اهم متعلقات و مباحث آگے آئینگے -

(عهد ایلاء اور سي روزہ علحدگی)

(۱۲) غرضکہ توسیع نفقہ کیلیے تمام ازواج نے متفق هوکر اصرار کرنا شروع کیا - آنحضرۃ (صلعم) کے استغراق روحاني پر یہ دنیا طلبي اسقدر شاق گذري کہ آپنے عهد کرلیا کہ ایک ماہ تک تمام بیویوں سے کوئي تعلق نہ رکھونگا -

جب کچھہ زمانہ اس علحدگي پر گذر گیا تو صحابۂ کرام کو سخت تشویش هوئي - اُن میں سے اکثر کو خیال هوا کہ عجب نہیں آپنے تمام ازواج کو طلاق دیدي هو - مگر هیبت نبوت و سطوۃ رسالت اجازت نہیں دیتي تھي کہ اس بارے میں آپسے سوال کیا جاے ' حتی کہ خواص صحابہ و مقربین بارگاہ رسالت بھي دم بخود اور خاموش تھے -

(۱۳) سوء اتفاق یہ کہ اسي زمانے میں آپ گھوڑے سے گر پڑے اور ساق مبارک پر زخم آ گیا - اسکی تکلیف چلنے پھرنے سے مانع تھي ' اسلیے کئي روز تک آپ بالا خانے سے اُتر کر مسجد میں بھي تشریف نہ لاسکے - صحابہ دریافت حال کو آے تو وهیں بیٹھکر نماز پڑهائي -

جب ایک مهینے کے قریب مدت اسي حالت میں گذر گئي تو صحابہ کي تشویش اور زیادہ بڑهگئي ' اور ان حالات کو دیکھکر اکثروں کو یقین هوگیا کہ آپنے طلاق دیدي ہے ' اور اب ازواج مطهرات سے نہیں ملیں گے -

(حدیث عمر فاروق رض)

(۱۴) یہ حالت کیونکر ختم هوئی ؟ کس کي جرأت محبت و نیاز نے اس تشویش کا خاتمہ کیا ؟ اور کیونکر آیۃ تخییر نازل هوئي ؟ ان تمام سوالوں کا مفصل جواب اُس مشرح و مطول روایت میں ہے جو حضرۃ عمر فاروق رضي اللہ عنہ سے صحیحین میں منقول ہے - هم مناسب سمجھتے هیں کہ وہ پوري حدیث یہاں نقل کردیں ' اور خود حضرۃ فاروق کی زباني اس تمام واقعہ کو معلوم کیا جاے - یہ روایت صحیح بخاري میں مختلف طریقوں سے مروي ہے ' اور مختلف ابواب میں اس سے استخراج نتائج و معارف کیا گیا ہے - امام مسلم نے بھي چار مختلف طریقوں سے کتاب الطلاق میں درج کي ہے - بالاتفاق اسکے راوي اول حضرۃ عبد اللہ ابن عباس هیں ' اور انسے عبید بن حنین ' سماک ابي زمیل ' اور عبید اللہ

حصہ پاکر عام مسلمان خوشحال و صاحب مال بن جاتے تھے' مگر خود اس سلطان کونین اور محبوب رب المشرقین کو ایک فقیر الحال زندگی کی بھی ضروریات و ما یحتاج حاصل نہ تھیں !

(٥) ان حالات کو صحابۂ کرام دیکھتے تھے' اور جوش محبت و جاں نثاری سے بیقرار ہو ہو جاتے تھے - سب سے زیادہ اسکا اثر آپکی ازواج مطہرات پر پڑتا تھا' جنھوں نے گو دنیوی جاہ و جلال پر اس محبوب رب العالمین کے حجرۂ فقر و فاقہ کو ترجیح دی تھی' تاہم وہ انسان تھیں' انسانی خواہشیں اور ضرورتیں رکھتی تھیں - عیش و آرام کے ساز و سامان نسہی' لیکن ایک فقیر سے فقیر زندگی کیلیے بھی کچھہ نہ کچھہ سامان حیات و منزل کی ضرورت ہوتی ہے ؟ اسکا خیال تو انھیں ضرور ہونا تھا - اُن میں سے اکثر بی بیاں ایسی تھیں جو امارت و ریاست کے گھروں میں پرورش پا چکی تھیں' اور انکے ماں باپ امرا و رؤساء وقت میں محسوب تھے - حضرت صفیہ خیبر کے امیر اعظم کی صاحب زادی تھیں جو ایک طرح کا شاہی اقتدار رکھتا تھا - حضرة ام حبیبہ ابو سفیان کی صاحبزادی تھیں جو اپنے عہد میں جمہوریت حجاز کا پریسیڈنٹ تھا اور قریش کی پوری ریاست رکھتا تھا - اسی طرح حضرة جویریہ ایک بڑے قبیلہ کے رئیس وقت کی بیٹی تھیں جس کا نام غالباً (اس وقت ٹھیک یاد نہیں) نبو المصطلق تھا' حضرة عائشہ اور حضرة حفصہ بھی ایسے گھروں میں پرورش پائی ہوئی تھیں جنھوں نے گو اپنے مال و متاع کو راہ محبت الہی میں لٹا دیا ہو' مگر صاحب مال و جاہ اور دارا‌ے شوکت و احتشام ضرور تھے - یعنی حضرة ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما -

یہ تمام خواتین محترمہ آنحضرة کے گھر میں آئیں اور اپنے قدیمی شان و شکوہ دنیوی کو انکی عظمت و سطوت روحانی کے آگے بھول گئیں' تاہم وہ بشر تھیں اور ضرورتیں رکھتی تھیں' ہر بیوی کو دوسری بیوی کے مقابلہ میں اقتضاے طبیعۃ نسائیۃ سے اپنی حالت کی بہتری و رفعت کا بھی خیال ہوتا تھا - عام مسلمانوں اور صحابہ کو مال و متاع غنیمت سے آسودہ حال دیکھتی تھیں اور مال غنیمت میں اپنے لیے کچھہ نہ پاتی تھیں - ان تمام حالات کا قدرتی نتیجہ یہ تھا کہ انھیں اپنی تنگ دستی اور غربت و فقر کا احساس ہوتا' اور جو شہنشاہ تمام دنیا کو سب کچھہ دے رہا تھا' اس سے کچھہ نہ کچھہ اپنے لیے بھی مانگتیں - علی الخصوص جبکہ اسکی محبت و عشق کا ان میں سے ہر ایک کو ناز تھا' اور جو کچھہ اپنے لیے مانگنے والی تھیں' وہ بھی در اصل اسی کے لیے طلب کرنا تھا -

(٦) چنانچہ ازواج مطہرات کے طرف سے آپ پر توسیع نفقہ کیلیے تقاضے شروع ہوے' اور ایک مرتبہ تمام بی بیوں نے ملکر زور ڈالا کہ ہماری حالت اس فقر و غربت میں کیسے بسر ہوسکتی ہے ؟ آپکو سب کا خیال ہے مگر خود اپنے گھر کا خیال نہیں - ہماری ضرورتوں کے پورا کرنے کا بھی کچھہ سامان کیجیے -

(۷) یہ مطالبہ اگرچہ تمام بی بیوں کی طرف سے تھا مگر دو بی بیوں نے خاص طور پر باہم ایکا کرکے زور ڈالا تھا کہ ہماری معروضات پوری کی جائیں - چنانچہ انھی کی نسبت سورۂ تحریم کی یہ آیۃ نازل ہوئی :

ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما' و ان تظاهرا علیہ فان اللہ ہو مولاہ و جبریل و صالح المومنین و الملایکۃ بعد ذالک ظهیر -

اگر تم دونوں خدا کی طرف رجوع کرو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ تمہارے دل مائل ہوچکے ہیں' اور اگر رسول اللہ کے مقابلہ میں ایکا کروگے تو جان لو کہ خدا انکا مددگار ہے - جبریل اور نیک مسلمان بھی انھی کے ساتھہ ہیں' اور سب کے بعد ملائکۂ الہی بھی انھی کے مددگار ہیں !

اس ایۃ میں تثنیہ کا صیغہ " ان تتوبا " اور " قلوبکما " میں آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایکا کرنے والیں دو بی بیاں تھیں' لیکن نام کی تصریح نہیں ہے - اس بارے میں اختلافات حدیث کا ذکر آگے آئیگا' لیکن ارجح خبر یہی ہے کہ وہ دو بی بیاں حضرة عائشہ اور حضرة حفصہ تھیں' جیسا کہ خود حضرة عمر نے حضرة ابن عباس سے فرمایا -

(۸) غرضکہ ازواج مطہرات کا یہ مطالبہ غیر معمولی طور پر سخت ہوا اور آنحضرة کے سکون خاطر اور حیات فقر و استغنا پر بہت بار گذرا - انکی زندگی روحانی استغراق اور اصلاح عالم و انسانیۃ کے مہمات مقاصد سے اس طرح لبریز تھی کہ اسمیں اس فکر مال و اسباب دنیوی کو گنجایش نہیں ملسکتی تھی -

(شان نزول لم تحرم ما احل اللہ)

(۹) اسی اثنا میں ایک اور رنجدہ واقعہ بھی پیش آیا جو گو ایک بالکل علحدہ اور مستقل واقعہ ہے' مگر اسکے امتزاج و خلط نے واقعہ ایلا میں پیچیدگیاں پیدا کر دی ہیں - یعنی سورۂ تحریم کی ان ابتدائی آیات کا شان نزول :

یا ایها النبی لم تحرم ما احل اللہ لک' تبتغی مرضات ازواجک؟ و اللہ غفور رحیم - قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم' و اللہ مولاکم' و ہو العلیم الحکیم (٦٦ : ١)

اے پیغمبر! تم اپنی بیویوں کی خوشی کیلیے اس چیز کو اپنے اوپر کیوں حرام کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کر دی ہے ؟ اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے - بیشک اللہ نے تمہارے لیے یہ فرض کردیا ہے کہ اپنی قسموں کو کھولدو - وہ تمہارا دوست ہے اور سب باتوں کو جاننے والا اور انکی حکمتوں پر نظر رکھنے والا !

ان آیات کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرة صلی اللہ علیہ و سلم نے کوئی ایسی بات اپنے اوپر حرام کرلی تھی جو اللہ کے طرف سے حلال تھی' اور اسکے لیے کوئی قسم بھی کھا لی تھی - نیز یہ کہ صرف اپنی ازواج کی خوشی کیلیے ایسا کیا تھا -

(١٠) وہ کیا بات تھی؟ کس بات کیلیے قسم کھائی تھی ؟ ازواج کی خوشی کو اُس سے کیا تعلق تھا ؟ ان سوالات کے جوابات احادیث سے ملتے ہیں' اور اسی کے متعلق وہ بعض روایات کتب تفسیر و سیر میں درج ہوگئی ہیں جنکو ایک مسخ و بدنما شکل میں اعداء اسلام نے بیان کیا ہے اور جسکی نسبت آپنے دریافت فرمایا ہے -

تفصیلی بحث اُن روایات مختلفہ پر آگے آئیگی - یہاں صرف اصلی اور محقق واقعہ کو بیان کر دیتا ہوں -

بخاری و مسلم کے ابواب نکاح و طلاق و تفسیر میں یہ واقعہ بالکل صاف اور غیر پیچیدہ موجود ہے -

ان احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرة کا قاعدہ تھا - عصر کے بعد ازواج مطہرات کے ہاں تھوڑی تھوڑی دیر کیلیے تشریف لایا کرتے تھے - ایک بار آپ کئی دن تک حضرة زینب کے ہاں معمول سے زیادہ بیٹھے - حضرة عائشہ نے اسکا سبب دریافت کیا - معلوم ہوا کہ آپکو شہد اور شیرینی بہت پسند ہے - حضرة زینب کے پاس کہیں سے شہد آگیا ہے - وہ آپکی خدمت میں پیش کرتی ہیں - اسکے تناول فرمانے میں معمول سے زیادہ دیر ہو جاتی ہے -

رشک اور غیرت محبت جنس اُناث کا وہ فطری جذبہ ہے جس کے آگے کسی جذبے کی نہیں چلتی - حضرة عائشہ کو یہ معلوم کرکے باقتضاء ضعف بشریت رشک ہوا - وہ سمجھہ گئیں کہ حضرة زینب نے یہ تدبیر آنحضرة کو زیادہ عرصے تک ٹھہرانے کی نکالی ہے - پس کوئی نہ کوئی تدبیر اسکے توڑ کی بھی کرنی چاہیے - انھوں نے ایک تدبیر سونچی اور حضرة حفصہ بھی اسمیں شریک

انهوں نے یه بات اس زور سے کهی که مجهسے کوئي جواب نه دیا گیا اور میں خاموش اُٹهکر چلا آیا -

اسي زمانے کا واقعه هے که میرے همسایے میں ایک انصاري رهتا تها - هم اور وہ دونوں باري باري ایک دن درمیان دیکر آنحضرة کي خدمت میں حاضر هوا کرتے تهے - اور ایک دوسرے کو اپني حاضریوں کے حالات سنا دیا کرتے تهے - یه وہ وقت تها که مدینه میں دشمنوں کے حملوں کي هر وقت توقع کي جاتي تهي اور خود مجهے ملوک غسان میں سے ایک پادشاہ کی طرف سے کهٹکا تها که وہ حمله کرنے والا هے -

ایک دن رات کو میرے انصاري همسایے نے بالکل نا وقت دروازے پر دستک دي اور پکارا که دروازہ کهولو دروازہ کهولو ! میں گهبرایا هوا گیا اور پوچها خیر هے ، کیا غساني مدینه پر چڑهه آے ؟ اس نے کها که نهیں ، مگر اس سے بهي بڑهکر حادثه هوا ، یعنے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے اپني بیویوں کو طلاق دیدي !

میں نے کها که یه سب کچهه حفصه و عائشه هي کي ان باتوں سے هوا هوگا جو وہ آنحضرة کے ساتهه کیا کرتي تهیں - میں نے کپڑے پهنے اور سیدها مدینه پهنچا - انحضرة نماز صبح کے بعد بالاخانے پر تشریف لیگئے - مسجد میں لوگ بیٹهے تهے اور غمگین تهے - مجهسے صبر نهوا - بالا خانے کے نیچے آیا اور آنحضرة کے حبشي غلام سے کها که میري اطلاع دو - مگر بار یابي کي اجازت نه آئي - کچهه وقفه کے بعد پهر دوبارہ آیا اور غلام سے کها که میري حاضري کیلیے اجازت طلب کر - جب کچهه جواب نه آیا تو مجهسے صبر نهوسکا - بے اختیارانه پکار اُٹها که شاید رسول الله خیال فرماتے هیں که میں اپني لڑکي حفصه کي سفارش کرنے آیا هوں - خدا کي قسم ! میں تو صرف رسول الله کي رضا کا بندہ هوں - اگر وہ حکم دیں تو خود اپنے هاتهه سے حفصه کي گردن اڑادوں !

عرض اس بار اذن ملگیا اور میں بالاخانے کے اوپر پهنچا - کیا دیکهتا هوں که سرور کائنات ایک کهري چارپائي پر لیٹے هیں اور آپکے جسم اقدس پر بانوں کے نشان پڑ گئے هیں - گهر کے ساز و سامان کا یه حال هے که ایک طرف مٹهي بهر جو کے دانے پڑے هیں - ایک کونے میں کسي جانور کی کهال رکهی هے - دوسري کهال ایک طرف لٹک رهی هے !

یه حالت دیکهکر میرا دل بے قابو هوگیا اور آنکهوں سے بے اختیار آنسو جاري هوگئے - انحضرة نے فرمایا که عمر! تم روتے کیوں هو ؟ عرض کي که رونے کي اس سے زیادہ بات کیا هوگي ؟ آج قیصر و کسری عیش و راحت کے مزے لوٹ رهے هیں حالانکه خدا کی بندگی سے غافل هیں ، مگر آپ سرور دو جهاں هوکر اس حالت میں هیں که گهر میں ایک چیز بهی آرام کی میسر نهیں اور کهري چارپائي کے نشان جسم مبارک پر نمایاں هیں ! !

حضور نے فرمایا که هاں ٹهیک هے - لیکن کیا تم اس پر راضی نهیں که قیصر و کسری دنیا لیں اور همیں آخرت نصیب هو ؟

میں نے پوچها که کیا حضور نے ازواج کو طلاق دیدي ؟ فرمایا نهیں - یه سنتے هي میں اسقدر خوش هوا که میري زبان سے الله اکبر کا نعرہ نکل گیا - پهر میں نے آپکی تفریح خاطر کیلیے عرض کیا که هم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب تهے لیکن یهاں آکر دیکها که رنگ دوسرا هے - اسپر آپ متبسم هوے - پهر میں نے اپنی وہ سرگذشت عرض کی جو حفصه اور ام سلمه کے ساتهه پیش آئی تهی - اسپر آپ دوبارہ متبسم هوے - آخر میں عرض کی که مسجد میں لوگ مغموم بیٹهے هیں - اجازت ملے که انهیں بهی جا کر خبر دیدوں که طلاق کا خیال غلط هے -

اسکے بعد آپ حضرة عائشه کے هاں تشریف لیگئے - انهوں نے عرض کیا که آپنے ایک مهینے تک ایلاء کرنے کا عهد کیا تها - ابهی اسمیں ایک دن باقي هے - آپنے کها که انتیس دن کا بهی تو مهینا

(بعض نتائج و بصائر)

اس حدیث طویل کے نقل کرنے سے مقصود اصلی واقعه ایلاء وتخییر کے متعلق معلومات صحیحه کا حصول تها ، لیکن ضمناً جن امور و مسائل پر اس سے روشنی پڑتی هے ، نهایت مختصر لفظوں میں انکی طرف اشارہ کرونگا -

شارحین بخاري نے اس حدیث سے بے شمار باتیں پیدا کی هیں - خود امام بخاري نے تحصیل علم ، تحقیق و سوال ، احکام نکاح ، احکام اطلاق ، نصیحت والدین وغیرہ وغیرہ متعدد مسائل میں اسی ایک روایت سے حسب عادت تبویب کی هے -

(۱) اسلام سے قبل عورتوں کي کیا حالت تهي اور اسلام نے کس طرح اسمیں انقلاب پیدا کردیا ؟ حضرت عمر کهتے هیں که اسلام سے پلے هم عورتوں کا کوئي حق اپنے اوپر نهیں سمجهتے تهے - اسلام نے جب انکے حقوق گنواے تو همیں تسلیم کرنا پڑا -

(۲) حضرت ابن عباس کے اس شوق تحقیق و تلاش علو اسناد کو دیکهیے که صرف ایک آیت کے متعلق تحقیق کرنے کیلیے کامل سال بهر تک کوشش کرتے رهے - اس سے فن تفسیر کے متعلق بهي انکے جد و جهد کا حال معلوم هوتا هے - جب ایک آیة کے شان نزول کیلیے یه حال تها تو پورے قرآن کرم کے معارف کو کس سعي و جهد سے حاصل کیا هوگا ؟

(۳) الله اکبر! یه کیا چیز تهي که خلفاء راشدین رهتے تو تهے اس مساوات اور فقر و زهد کے ساتهه که کوئي تمیز اعلی و ادنی کي نه تهي ، مگر پهر بهي هیبت و صولت ربانی کا یه حال تها که عمر فاروق کے آگے خود صحابه کي زبانیں نهیں کهلتی تهیں ! و لنعم ما قیل :

هیبت حق ست ، ایں از خلق نیست !
هیبت ایں مرد صاحب دلق نیست !

(۴) حضرة سرور کائنات کی اُس حیاة مقدسه کا نقشه سامنے آجاتا هے جو ایک طرف تو دو جهاں کی پادشاهت اپنے سامنے دیکهتی تهی ، دوسري طرف چارپائی پر بچهانے کیلیے ایک کمل بهی پاس نه تها :

مقام اُس بر رخ کبری میں تها حرف مشدد کا !

(۵) صحابه کی محبت اور جاں نثاري که شمع رسالت پر پروانه صفت نثار تهے - حضرة عمر نے کها که اپنے هاتهه سے اپني بیٹیکا سر قلم کر دونگا - همیں اپنے دلوں کو ٹٹولنا چاهیے که کیا حال هے ؟

(۶) حضرة عمر (رض) کی جلالة مرتبة اس سے واضح هوتی هے - نیز وہ تقرب جو دربار رسالت میں انهیں حاصل تها - حضرة ام سلمه نے جهنجهلا کر کها که تم سب باتوں میں دخیل هوگئے - اب آنحضرة کے گهر کے معاملے میں بهي دخل دینے لگے هو ؟ جب آپنے یه واقعه بیان کیا تو آنحضرة متبسم هوے !

(۷) اس سے یه مسئله بهي نکلتا هے که باپ کا اپني بیٹي کے مکان میں بلا اجازت شوهر جانا درست هے - حضرة عمر حضرة حفصه کے هاں بلا اذن آنحضرة کے تشریف لیگئے -

(۸) ایک بڑا اهم نکته یه حل هوتا هے که اُس وقت مدینه کس طرح دشمنوں کے نرغے میں تها ، اور هر وقت حملوں کا خوف تها ؟ حتی که جب انصاری همسایے نے کها که دروازہ کهولو تو حضرة عمر بول اٹهے که کیا دشمن مدینے پر چڑھ آئے هیں ؟ پهر جو لوگ کهتے هیں که آنحضرة نے قیام مدینه کے زمانے میں خود حملے کیے ، انکا یه کهنا کس قدر غلط اور خلاف واقعه هے ؟

(۹) آنحضرة کي منزلي زندگي کي شفقت و نرمي ، تحمل و درگذر ، رفق و لینت ، اور بیویوں کے ساتهه صبر و برداشت کا سلوک - اس سے جهاں اُس خلق عظیم کي زندگي سامنے آتي هے ، وهاں انکا اُسوا حسنه هم سے مطالبه بهی کرتا هے که اپنی بیویوں سے محبت و نرمی کریں ، اور همیشه شفقت و سلوک اور درگذر

متفق علیہ روایت عبید اللہ بن حنین کي هے جو حضرۃ عباس کے
غلام تھے - هم اُسی روایت کو یہاں پہلے نقل کر دیتے هیں :

" عن عبيد بن حنين انه سمع ابن عباس رضى الله عنهما يحدث -
انه قال : مكثت سنة اريد ان اسال عمر بن الخطاب عن اية فما استطيع
ان اسأله هيبة له، حتى خرج حاجا فخرجت معه، فلما رجعت و كنا
ببعض الطريق، عدل الى الاراك لحاجة له - قال: فوقفت له حتى فرغ
ثم سرت معه، فقلت يا امير المؤمنين! من اللتان تظاهرتا على النبى
صلى الله عليه وسلم من ازواجه؟ فقال تلك حفصة و عائشة - قال:
فقلت والله ان كنت لاريد ان اسالك عن هذا منذ سنة، فما أستطيع
هيبة لك - قال: فلا تفعل ما ظننت ان عندى من علم فاسالنى، فان
كان لى علم خبرتك به - قال ثم قال عمر: والله ان كنا فى الجاهلية
ما نعد للنساء امراً حتى انزل الله فيهن ما أنزل، و قسم لهن ما قسم،
قال: فبينا انا فى امر اتامره اذ قالت امرأتى لوصنعت كذا و كذا قال:
فقلت لها ما لك و لما ههنا فيما تكلفك فى امر اريده، فقالت لى
عجباً لك يا ابن الخطاب! ما تريد ان تراجع انت و ان ابنتك لتراجع
رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى يظل يومه غضبان! فقام عمر
فأخذ رداءه مكانه حتى دخل على حفصة، فقال لها يا بنية! انك
لتراجعين رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى يظل يومه غضبان؟
فقالت حفصة : والله انا لنراجعه، فقلت تعلمين انى احذرک عقوبة
الله و غضب رسوله صلى الله عليه وسلم - يا بنية لا تغرنك هذه التى
اعجبها حسنها حب رسول الله صلى الله عليه وسلم اياها (يريد عائشة -)
قال : ثم خرجت حتى دخلت على ام سلمة لقرابتى منها فكلمتها،
فقالت ام سلمة : عجباً لك يا ابن الخطاب! دخلت فى كل شى
حتى تبتغى ان تدخل بين رسول الله صلى الله عليه وسلم و ازواجه؟
فاخذتني والله اخذا كسرتنى عن بعض ما كنت اجد - فخرجت من
عندها و كان لى صاحب من الانصار اذا غبت اتانى بالخبر، و اذا غاب
كنت انا آتيه بالخبر، ونحن نتخوف ملكا من ملوك غسان ذكرلنا
انه يريد ان يسير الينا فقد امتلأت صدورنا منه - فاذا صاحبى الانصارى
يدق الباب - فقال افتح افتح فقلت جاء الغسانى؟ فقال بل اشد من
ذلك - اعتزل رسول الله صلى الله عليه وسلم ازواجه - فقلت رغم انف
حفصة و عائشة - فاخذت ثوبى فأخرج حتى جئت فاذا رسول الله
صلى الله عليه وسلم فى مشربة له يرقى عليها بعجلة و غلام لرسول
الله صلى الله عليه وسلم اسود على راس الدرجة - فقلت له قل هذا
عمر بن الخطاب فاذن لى - قال عمر: فقصصت على رسول الله صلى الله
عليه وسلم هذا الحديث، فلما بلغت حديث أم سلمة، تبسم رسول
الله صلى الله عليه وسلم - و انه لعلى حصير ما بينه و بينه شى، و تحت
راسه و سادة من ادم حشوها ليف و ان عند رجليه قرظاً مصبوباً و عند
راسه اهب معلقة، فرأيت أثر الحصير فى جنبه فبكيت فقال يبكيك؟
فقلت يا رسول الله! ان كسرى و قيصر فيما هما فيه وأنت رسول الله!
فقال أما ترضى أن تكون لهم الدنيا و لنا الآخرة؟"

(خلاصۂ بیان)

لیکن اسی واقعہ کو امام بخاري نے کتاب العلم میں عبید اللہ
بن ابی ثور کی روایت سے بھی درج کیا ہے - وہ جزئیات بیان میں
زیادہ مشرح و مفصل ہے - علی الخصوص حضرت عمر اور آنحضرۃ کا
مکالمہ زیادہ تفصیل سے اسمیں بیان کیا گیا ہے - امام مسلم کی
روایات میں بھی بعض زیادہ تفصیلات هیں - هم بخوف طوالت
کتاب العلم والی روایۃ کو نہیں نقل کرسکتے، مگر ان تمام روایات کو
سامنے رکھکر انکا مشترک اور مربوط و مرتب خلاصہ باحتیاط درج
کردیتے هیں - بہ نسبت ایک هی روایت کے ترجمہ کردینے کے
یہ زیادہ مفید ہوگا - علاوہ اصل واقعہ کے جو ضمنی روشنی اس
روایت سے آنحضرۃ کی سیرۃ طیبہ، فقر و استغنا، عورتوں کے حقوق،
اسلام کی حمایت حقوق نسواں، زنان عرب کی حالت میں انقلاب،
صحابہ کا عشق رسول، حضرۃ عمر کے مدارج علیہ اور راہ محبت
رسول میں بیخودانہ سرشاری، اور اسی طرح کے بے شمار امور
ومسائل پر پڑتی ہے، اسکے لحاظ سے بھی اس کا مفصل و جامع
خلاصہ درج کرنا بہت ضروري تھا :

" حضرت عبد اللہ ابن عباس (رض) کہتے هیں، کہ میں
سال بھر تک ارادہ کرتا رہا کہ حضرۃ عمر (رض) سے قران کریم کی
ایک آیت کی نسبت پوچھوں، لیکن انکی هیبت و رعب سے میری
همت پست هوجاتی تھی اور پوچھنے کی نوبت نہیں آتی تھی -
ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ حضرۃ عمر حج کیلیے نکلے اور میں بھی انکے
همراہ روانہ ہوا - جب حج سے فارغ هوکر هم لوگ واپس آ رہے تھے
تو راستے میں ایک اچھا موقعہ گفتگو کا ہاتھہ آگیا اور میں نے اس
مہلت کو غنیمت سمجھکر اپنے قدیمی ارادے کو پورا کرنا چاہا -
میں نے عرض کیا کہ امیر المومنین! آنحضرۃ کی وہ کون دو بیویاں
تھیں جنھوں نے اپنے مطالبات کیلیے ایکا کرکے آنحضرۃ پر زور ڈالا تھا،
اور جس کا ذکر خدا تعالی نے " و ان تظاهرا علیہ " میں کیا ہے؟

حضرۃ عمر نے فرمایا " عائشہ اور حفصہ " اسپر میں نے کہا کہ
و اللہ - میں ایک سال سے ارادہ کر رہا تھا کہ اس بارے میں آپ سے
پوچھوں مگر آپکے رعب سے میری زبان نہیں کھلتی تھی -

حضرۃ عمر نے کہا : " اسکا کچھہ خیال نہ کرو - جو بات مجھے
معلوم ہے میں بیان کرنے کیلیے موجود ہوں "

اسکے بعد حضرۃ عمر نے اس واقعہ پر ایک مفصل و مشرح تقریر
کی - انھوں نے کہا کہ " ایام جاهلیۃ میں هم لوگوں کا عورتوں کے
ساتھہ یہ سلوک تھا کہ کسی طرح کے حقوق انھیں حاصل نہ تھے -
هم سمجھتے تھے کہ عورتیں کوئی چیز نہیں هیں - لیکن جب اسلام
آیا اور اللہ تعالی نے انکے حقوق کے متعلق آیات نازل کیں اور انکا
حق هم پر قرار پا یا، تو هماری عورتوں کی حالت بالکل بدل
گئی اور اپنا حق مانگنے میں وہ نہایت جري هوگئیں -

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ کسی بات پر حسب عادت قدیمی
میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا اور باهم تکرار سی هوگئی - اس نے الٹ کر
ویسا هی جواب دیا اور سختی سے بات کی - میں نے کہا : تمھیں
کیا هوگیا ہے؟ میری بات کا اسطرح جواب دیتے؟ وہ بولی کہ
سبحان اللہ! تم کیا هوکہ میں تمھیں جواب نہ دوں - تمہاری
بیٹی (حفصہ) تو خود رسول اللہ صلعم کو برابر کا جواب دیتی
ہے - حتی کہ دن دن بھر انسے روٹھی رهتی ہے!

یہ سنکر میں نے اپنے دل میں کہا، یہ تو عجیب بات ہوئی -
فوراً اٹھکر حفصہ (حضرۃ عمر کی صاحبزادی اور آنحضرت کی زوجۂ مطہرہ)
کے پاس پہنچا اور پوچھا کہ بیٹی! کیا یہ سچ ہے کہ تم آنحضرۃ سے
سوال جواب کرتی هو اور دن دن بھر روٹھی رهتی هو؟ اور کیا اور
بیویاں بھی ایسا هی کرتی هیں؟ حفصہ نے کہا کہ هاں بیشک هم
ایسا کرتے هیں - مجھے سخت غصہ آیا اور میں نے کہ تجھے اللہ کی
سزا اور اسکے رسول کے غضب سے ڈرنا چاهیے - رسول اللہ کی ناراضي
عین خدا کی ناراضی ہے - یہ کیا ہے جو تم اسطرح انھیں ناراض
کرتی هو؟ تجھے حضرۃ عائشہ کی کوئی نظیر دیکھکر بھول نہ جانا
چاهیے جس سے آنحضرۃ بہت محبت فرماتے هیں - واللہ اگر انھیں
میرا خیال نہوتا تو وہ تجھے طلاق دیچکے ہوتے - تجھکو جو کچھہ
مانگنا هو مجھسے مانگ - آنحضرت کو کیوں تکلیف دیتی ہے؟

اسکے بعد میں ام سلمہ (آنحضرۃ کی دوسری زوجۂ مطہرہ)
کے هاں آیا کیونکہ قرابت کی وجہ سے مجھے زیادہ موقعہ دریافت حال
اور ملاقات کا حاصل تھا - میں نے انسے بھی وہ تمام باتیں کہیں
جو اپنی بیٹی سے کہی تھیں - لیکن انھوں نے سنتے هی جواب دیا کہ
اے ابن خطاب! تمہاری حالت تو بڑی هی عجیب ہے! تم هر
معاملے میں دخیل هوگئے - اور اب یہ نوبت آگئی کہ رسول اللہ
اور انکی بیویوں کے معاملے میں بھی دخل دینے لگے هو؟

" عام خواهش " کس شے کا نام ہے' جسکا اسقدر شور مچایا جاتا ہے اور جسکے برتے پر گورنمنٹ سے اپنے مقاصد حاصل کرنے کی آرزو ہے ؟ اگر " عام راے " کے معلوم کرنے کا وسیلہ یہ جلسے نہیں هیں تو مسلمانوں کے اندر عام راے کا وجود هي نہیں ہے' حالانکہ گذشتہ چند سالوں کے اندر سب سے زیادہ دعوا عام راے کا قولاً و عملاً مسلمانوں هی نے کیا ہے - میں پوچھتا هوں کہ جسقدر جلسے طرابلس اور بلقان کیلیے هوے ' جسقدر تجویزیں صلیبي مظالم اور مسلمانان مقدونیا و البانیا کی مظلومي کے متعلق پاس کي گئیں نیز جسقدر صدائیں ایڈریا نوپل کے عود کے بعد اسلامي هند نے بلند کیں ' وہ کن جلسوں سے اُٹھي تهیں ؟ اور کن لوگوں نے اُنهیں منعقد کیا تھا ؟ اگر کسي مسئلہ کی تحریک کرنے کا یہ مطلب ہے کہ خود ملک میں کوئی خیال نہیں تو اس دلیل سے تو طرابلس و بلقان کے جلسے تک بالکل ملبا میٹ هو جاتے هیں ' کیونکہ نہ صرف انکے لیے اخبارون نے تحریک هی کي بلکہ واقعہ یہ ہے کہ خاص خاص لوگوں هي نے جوش اور هیجان پیدا کرایا - شاید یہ کہنا کسی کے نزدیک بهی مبالغہ نہوگا کہ طرابلس و بلقان کے مسئلہ میں الهلال نے تحریک و دعوۃ کا کام خاص طور پر کیا ہے - پھر اگر اُس وقت الهلال کا لکھنا اور هر طرح ظاهر و باطن کوشش کرنے " عام راے " کی صحت کو نقصان نہ پہنچا سکا تو العجب ثم العجب کہ آج ندوہ کے متعلق اسکا سعی کرنا یہ مطلب رکھے کہ جو کچھہ هوا صرف اسی کی تحریک سے هوا' اور خود کسی جلسے کے انعقاد کیلیے فرشتے آسمان سے نازل نہ هوے ؟

میرعزیز نادانوں ! فرشتے تو اب کسي جلسے کا بهی پیام لیکر نہیں آتے' اور وحي الهي سے کوئی بهي جلسہ منعقد نہیں کرتا - انسانوں هی کي تحریک هر جگہہ کام کرتي ہے - هندوستان هي نہیں بلکہ تمام آور جمهوري اصول پر چلنے والے ممالک کا بهي یہي حال ہے - عام راے اسي کو کہتے هیں کہ کسي مسئلہ کي اهمیت کو محسوس کرکے چند اشخاص سب سے پہلے لوگوں کو توجہ دلاتے هیں ' اور جس شے کو اپنے عقیدے میں ضروري اور اهم سمجھتے هیں' اسکی اهمیت کا عام اعتراف کرانے کی سعي کرتے هیں - پھر لوگ انکي سنتے هیں اور انکے بیانات پر کان دهرتے هیں - یہاں تک کہ تحریک کي قوت اپنا کام کرتي ہے ' اور ایک هیجان و جوش عام پیدا هوجاتا ہے - پھر وهي صدا جو پہلے معدود تھي عام هوجاتي ہے ' اور وهي خیالات جو پہلے ایک یا چند شخصوں کے قلم سے نکلتے تھے' هر مجمع اور مجلس کی طرف سے شائع هونے لگتے هیں - اسي کا نام عام راے ہے اور دنیا کي تمام قومیں مجبور هیں کہ اسي کو عام راے سمجھیں اور اُسکے آگے سر جھکادیں !

یہ کانپور کي مسجد کا معاملہ همارے سامنے ہے - یقیناً الهلال نے اسکے لیے اپنے تئیں وقف کردیا ' اور علاوہ اخبار کے شخصاً بهي هر طرح کوشش کي ' مختلف مقامات میں لیکچر دیے ' چندے کي تحریکیں کیں ' انجمنوں کو خواب غفلت سے چونکا یا ' اور بالکل اسی طرح بعض اور ارباب غیرت و قوت نے بهی اپني تمام کوششوں کو اس راہ میں وقف کر دیا - لیکن ایسا هونا نہ تو عام راے کے وجود سے انکار کي وجہ هو سکتا تھا ' اور نہ اُن جلسہ اور جماعتوں نے محض چند اشخاص کے کہدینے سے ایسا کیا تھا - مسئلہ اهم' واقعی' اور سچا تھا ' خانۂ خدا کي محبت هر مومن دل میں تھي' اور شهداے راہ الهي کے درد سے هر دل بیقرار تھا - پس چونکہ بات سچي اور حقیقي تھي ' اسلیے سب نے کہی' اور درد بناوٹی نہ تھا ' اسلیے کوئي نہ تھا جسکے منہ سے چیخ نہ نکلی - سر جیمس مسٹن کي گورنمنٹ نے کہا کہ یہ " چند مفسدوں کي کارستاني ہے" مگر خدا نے' اسکے قانون صداقت نے' زمانے کی طاقت نے ' اور پیش آنے والے واقعات و نتائج نے اس الزام کو جھٹلایا اور " عام راے " کے آگے بڑے بڑے سرکشوں کو بالآخر عاجزانہ گردن جھکا دیني پڑي -

هم عمل اور حرکت کے عهد میں هیں ' همارے اصلی کام ندوہ کے مسئلہ سے زیادہ اهم هیں - هم کو آیندہ چپ هوکر بیٹھہ نہیں جانا ہے بلکہ کام کرنا ہے ' اور همارے مقاصد کے مخالف و منکر بڑے هی هوشیار اور چالاکیوں اور شرارتوں کے پیکر هیں - پس خدا کیلیے اصلاح ندوہ کي ضد میں آکر ایسے هفوات منہہ سے نہ نکالو جو نہ صرف یہ کہ واقعیت کے خلاف هیں : بلکہ کل کو مخالفوں کے هاتھہ میں همارا سر کچلنے اور هماري آوازوں کو جھٹلانے اور رد کردینے کیلیے ایک بڑا بھاري پتھر دیدینے والے هیں - ندوہ کا مسئلہ دس مئي کو تھا' لیکن ملک اور قوم کا مسئلہ روز همارے سامنے آتا ہے - هم اپني خواهشوں کو گورنمنٹ سے منوانا چاهتے هیں' اور اپني عام راے کو اسکے هاتھوں ذلیل کرانا پسند نہیں کرتے - همیں بہت کچھہ لینا ہے اور بہت سے کام هیں جنکے لیے عام صدائیں بلند کرني هیں - اگر آج تم نے یہ کہدیا کہ پچاس سے زائد جلسوں کا هونا " عام راے " نہیں تو بتلاو کہ کل کو کسی بڑے سے بڑے مسئلہ کیلیے بهي جسے تم بڑا سمجھتے هو ' کس طرح عام راے کا ثبوت دوگے ' اور ان جلسوں کی تحقیر کرکے اور کونسے جلسے لاوگے جنکي تجویزوں کے ذریعہ گورنمنٹ کے سامنے کھڑے هوگے ؟

جبکہ وہ کہیگي کہ جلسوں کا هونا عام راے کا ثبوت نہیں' تو اسکا جواب همارے پاس کیا هوگا کیونکہ تمام ملک کے پچاس سے زائد باقاعدہ مجالس کوئی شے نہیں هیں ؟

اصل یہ ہے کہ جو لوگ ان جلسوں کی تحقیر کرتے هیں ' انهیں شاید اسکي چنداں پروا بهي نہیں ہے کہ اسکا اثر عام اسلامي و ملکي فوائد پر کیا پڑیگا ' نیز وہ گورنمنٹ اور حکام کے مقابلے میں قوم کي کامیابي کے کچھہ ایسے شائق بهي نہیں - اگر ایسا هي ہے تو پھر ایسے لوگوں کو اسپر توجہ دلانا بیکار ہے - البتہ اصحاب فکر و راے کو سونچنا چاهیے کہ عام مجالس کي تحقیر کا خیال کس درجہ مہلک اور خطرناک غلطي ہے !

اگر میں ان جلسوں کے متعلق فرداً فرداً بحث کروں تو انکي اهمیت کا مسئلہ پوري طرح روشني میں آ جاے ' مگر اصولاً اس طریق بحث کي ضرورت نہیں سمجھتا - یہ جلسے کیسے بهي هوں ' باقاعدہ هوں یا بے ضابطہ ' الهام آسماني سے منعقد هوے هوں ' یا اشارہ انساني سے - انکے لیے الهلال نے زور دیا هو یا کامریڈ نے - لیکن همارے جلسے یہي هیں - هماري صدائیں انهي میں سے اُٹھتي هیں - هماري موجودہ عام راے انهي سے عبارت ہے اور انکو الگ کر دینے کے بعد همارے پاس اور کچھہ نہیں رهتا - بلقان و طرابلس کے تمام مسائل کے متعلق انهي کے ذریعہ هم نے کام کیا - مسجد کانپور کا مسئلہ انهی کي صداؤں سے عبارت ہے - همارے کاموں کي بنیاد اور همارے احتجاج کی قوت صرف انهي میں پوشیدہ ہے - پس جسکا جي چاهے انهیں تسلیم کرے' جسکا جي چاهے تسلیم نہ کرے ' مگر جب کام کا وقت آئیگا تو تمام قوم اور گورنمنٹ مجبور هوگي کہ انهی کو تسلیم کرے ' اور انهي کو سب کچھہ قرار دے - انکار کرنے والے آفتاب کے وجود سے عین دو پہر کو بهي انکار کر دے سکتے هیں لیکن روشني کا سلسلہ تاریکي کا سوال نہیں بن جا سکتا : فتفکروا وتدبروا یا اولی الالباب -

مدارس اسلامیہ

مسئلۂ بقاؤ اصلاح ندوہ

۱۰ مئی سے پہلے اور اسکے بعد

رب احکم بالحق ، و ربنا الرحمن المستعان علی ماتصفون !

گذشتہ اشاعت میں جو کچھہ لکھا جاچکا ہے ' وہ جلسے کے حالات و نتائج پر ایک عام نظر تھی - آج بعض خاص حیثیتوں سے ایک دوسری نظر ڈالنا چاہتا ہوں - یہ جلسہ ہمارے لیے عبرۃ و تذکیر کا ایک عظیم الاثر واقعہ ہے اور ہمارے عام مجامع اور مجلسی کاموں کیلیے اسمیں بڑی بڑی عبرتیں پوشیدہ ہیں - ایسے واقعات کا نہایت غور و فکر سے مطالعہ کرنا چاہیے - انسان کی سب سے بڑی عقلمندی عبرت پذیری ' مگر سب سے بڑی غلطی غفلت و اغماض ہے : ان فی ذلک لذکری ' لمن کان لہ قلب او القی السمع وهو شہید -

(طریق انعقاد و دعوۃ کار)

ہم آج نصف صدی سے بڑے بڑے مجلسی کاموں میں منہمک ہیں - بیس برس سے کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں ' اور بڑی بڑی انجمنوں کے علاوہ وقتی مصالح و ضروریات کیلیے عظیم الشان مجلسوں کا اعلان ہوتا ہے - لیکن افسوس ہے کہ ابتک ہمارے پاس طریق انعقاد مجالس و صحت کار کیلیے نہ تو کوئی متفقہ اصول ہے اور نہ کوئی معیار - جس جلسے کو لوگ چاہتے ہیں باقاعدہ کہدیتے ہیں ' جسکو چاہتے ہیں خلاف قاعدہ کہدیتے ہیں - ایک ہی جماعت کو کچھہ لوگ تسلیم کرلیتے ہیں ' کچھہ لوگ انکار کردیتے ہیں - نہ تو تسلیم کرنے والوں کے پاس کوئی اصول ہے اور نہ انکار کرنے والوں کے پاس کوئی معیار -

کبھی اسپر بہت زور دیا جاتا ہے کہ " رازداری " کوئی شے نہیں اور جمہوری کاموں کے یہ معنی ہیں کہ بالکل علانیہ ہوں اور انمیں کوئی راز نہو - لیکن پھر بعض عقلمند لوگوں کو اصرار ہوتا ہے کہ اس عام کلیہ میں استثنا ضرور ہونا چاہیے - حقیقی عمومیت و جمہوریت ایک مفہوم ذہنی یا ادعاء خیالی ہے ' اور کبھی بھی اسکا وجود خارج میں نظر نہ آیا - اس عموم میں کچھہ نہ کچھہ خصوص کی گنجایش رکھنی ہی پڑیگی اور ذمہ داری کے کاموں میں رازداری کے بغیر چارہ نہیں -

پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر جماعت کے فوائد کا پاس کرنے والے رازداری سے کام کریں تو وہ عین جمہوری کام ہے ' لیکن جن لوگوں کو جماعت کے فوائد عزیز نہیں ' انکے لیے رازداری جائز نہیں ہوسکتی -

مگر اسپر سوال ہوتا ہے کہ اشخاص کی اس حیثیت کا کیونکر فیصلہ ہو کیونکہ محض ادعا تو اسکے لیے کافی نہیں -

غرضکہ کوئی متفقہ اصول اس بارے میں قوم کے سامنے نہیں ہے ' اور ایک افسوس ناک طوائف الملوکی اس بارے میں پھیلی ہوئی ہے -

لیکن ۱۰ - مئی کا جلسہ فی الحقیقت اس بحث و مناقشہ کا ایک عملی فیصلہ ہے ' اور ایسا فیصلہ ہے جسکو اگر تسلیم نہ کیا جاے تو اس مبحث کا کوئی فیصلہ بھی عملاً ممکن نہوگا - باوجود قلت وقت و فقدان فرصت ' جس طرح اسکی تجویز ہوئی ' اور جس طرح اسکے انعقاد کا سامان کیا گیا ' وہ اسکے لیے ایک بہتر نمونہ ہے کہ عام قومی مجالس کو کس طرح منعقد ہونا چاہیے - اور یہ ایک بہت بڑی بصیرۃ ہے جو اس جلسے سے ہم ہمیشہ کیلیے حاصل کرسکتے ہیں -

(ایک خطرناک اور مہلک سعی)

سب سے پہلے ہمارے سامنے وہ کثیر التعداد جلسے آتے ہیں جو ہندوستان کے مختلف حصوں میں مسئلۂ ندوہ کے متعلق منعقد ہوے ' اور جنکی نسبت پورے اعتماد کے ساتھہ کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت تک کسی بڑے سے بڑے مسئلہ کے لیے بھی اس سے زیادہ عام آواز نہیں اٹھی ہے ' جسقدر کہ اصلاح ندوہ کیلیے اور ایک آزاد کمیٹی یا کمیشن کیلیے ہندوستان کے ہر گوشے سے متفقاً اٹھی ' اور ایک ہی وقت میں اٹھی -

لیکن کچھہ لوگ ہیں جو ان جلسوں کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ کوئی چیز نہیں ' اور انہیں کسی طرح بھی عام راے کا خطاب نہیں دیا جا سکتا - انکی بڑی دلیل یہ ہے کہ خود کسی وحی آسمانی یا الہام قلبی کی بنا پر انکا انعقاد نہیں ہوا بلکہ بعض لوگوں کی کوشش اور سعی سے ہوا - ایسے جلسے جب چاہیں ہر جگہ کرادیسکتے ہیں - انکی کوئی وقعت نہیں ہوسکتی -

لیکن قطع نظر اس منطق کے جو ان کی تضعیف و تحقیر میں اختیار کی گئی ہے ' سب سے پہلا سوال ان بزرگوں سے یہ ہونا چاہیے کہ انکے ایسا کہنے میں اور اس منطق میں جو مسئلہ مسجد کانپور کے متعلق حکام کام میں لائے تھے ' کیا فرق ہے ؟ سر جیمس مسٹن کی گورنمنٹ بھی بعینہ یہی کہتی تھی کہ خود عام پبلک کو کوئی خیال نہیں ہے - صرف چند آدمی ہیں جو ہر جگہ جلسے کراتے ہیں اور جنکی مختلف صدائیں اٹھہ رہی ہیں وہ در اصل ایک ہی صدا کی سازشی بازگشت ہے !

پھر کونسی وجہ ہے کہ یہ منطق اس وقت تو تسلیم نہیں کی گئی اور اسکو قوم کی تحقیر اور اسلامی اتحاد کی توہین سمجھا گیا ' مگر آج ندوہ کے مسئلے میں بلا تکلف اسی حربے سے کام لیا جا رہا ہے ؟

مجھے افسوس ہے کہ اس استدلال سے کام لینے میں میں نے ان بزرگوں کو بھی تیز زبان پایا ہے جنھوں نے مسئلۂ مسجد کانپور میں عام راے کی وکالت میں خاص حصہ لیا تھا - پھر کیا مناسب نہوگا کہ وہ اس سوال پر غور کریں ؟

اصل یہ ہے کہ لوگ جو کچھہ کہتے ہیں ' اسے خود اتنا نہیں سمجھتے جتنا دوسرا سمجھہ سکتا ہے اور سمجھتا ہے - اگر مسئلۂ ندوہ کے متعلق وہ پچاس سے زائد اسلامی جلسے کوئی چیز نہیں ' جو ہندوستان کے تمام شہروں بلکہ قصبوں اور دیہاتوں تک میں منعقد ہوے ' تو اسکے یہ معنی ہیں کہ آپ گورنمنٹ کو ' حکام کو ' انکے پرستاروں کو ' اور قومی و ملکی خواہشوں اور حقوق کے ہر مخالف کو وہ خطرناک اور مہلک حربہ دے رہے ہیں ' جسکا قاتل وار آپکی تمام سیاسی و ملکی زندگی کو نیست و نابود کر دیگا ' اور آپ اس سب سے زیادہ کارگر اور حقیقی و اصلی دلیل کو خود ہی رد کردینگے ' جسکا رد ہوجانا آپکے مخالفوں کا بہترین مقصد ہے ' اور جسکے بھروسے پر آپنے اپنے مقاصد کی ہستی قائم کی ہے !!

اگر وہ جلسے کوئی چیز نہیں جو مسئلہ ندوہ کے متعلق ہندوستان میں منعقد ہوے تو پھر مجھے بتلایا جاے کہ " قومی راے " اور
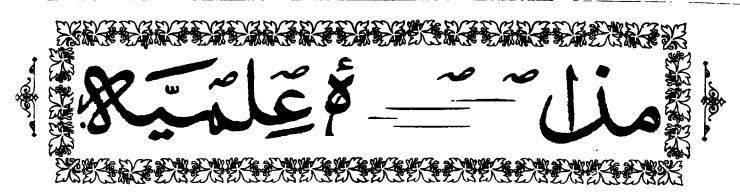
صفحة من تاريخ الكيميا

(تقسيم علوم)

اگر علوم جديده كي كوئي تاريخ ترتيب اصلي كے ساتهه لكهي جاے تو اُسميں سب سے پہلا باب تقسيم علوم كا هوگا -

قدما كي ايک بنيادي غلطي يه تهي كه وه علوم كي كوئي صحيح تقسيم اور تعيين حدود نه كرسكے اور طبيعيات كو جسے في الحقيقت تجربه اور مشاهدات كا نتيجه هونا تها ' اُن چيزوں سے ملا ديا جو محض زمانۂ قديم كے ظنون مقصره اور قياسات ابتدائيه كا نتيجه تهيں - متاخرين كو نئي راه كا سراغ ملگيا اور انهوں نے سب سے پہلے علوم كي تقسيم صحيح اور تعيين حدود ميں كاميابي حاصل كي - در اصل يهي اولين كام حكماے جديده كي اصلي مزيت اور شرف هے -

اب علوم كے اقسام كا نقشه بالكل بدل ديا گيا هے اور گو بنسبت اعصار قديمه كے بے شمار نئي نئي شاخيں پيدا هوگئي هيں ' تاهم اُصولاً انكي تقسيم وحدود ايک صحيح بنياد پر قائم اور اپني مختصر تعداد ميں بالكل غير متاثر هے -

چنانچه موجوده زمانے ميں دس باره غير اصولي قسموں كي جگه صرف اِن تين حصوں ميں تمام علوم تقسيم كرديے گئے هيں :

(۱) علوم حياتيه -
(۲) علوم نفسيه -
(۳) علوم طبيعيه -

ان تينوں قسموں ميں سے همارا موضوع بحث آخر الذكر علم ' اور سب سے پہلے صرف اسكي ايک هي شاخ ' يعني علم كيميا هے -

امم قديمه ميں سے جن جن قوموں كي تاريخ ميں هميں علم كيميا كا تذكره ملتا هے ' وه مصري ' فنيقي ' يهودي ' يوناني ' رومي ' اور عرب هيں - اِن قوموں ميں سے مصري سب سے پہلے گذرے هيں ' اسليے غالباً فن كيميا كا اولين سرچشمه مصر هي هے -

(لفظ كيميا)

" كيميا " كس زبان كا لفظ هے اور اسكے كيا معني هيں ؟ اسميں علماء كا اختلاف هے - بعض كا بيان هے كه كيميا " كمي " سے مشتق هے جسكے معني سياه زمين كے هيں - قديم زمانے ميں مصر كا يهي نام تها اور چونكه اس فن كا گهواره مصر تها ' اسليے اسكا بهي يهي نام پڑگيا - اسكي تائيد اس سے بهي هوتي هے كه كيميا كو " فن مصري " بهي كہتے هيں -

مگر بعض كا خيال هے كه يه ايک عبراني نژاد لفظ سے مشتق هے جسكے معني راز يا اخفاء كے هيں - اصل ميں يه لفظ غالباً شامان هے - اهل يونان مصر كو سام ابن نوح كي نسبت سے شاميا كہتے تهے -

ايک تيسري جماعت كو ان دونوں رايوں سے اختلاف هے - اسكے نزديک يه در اصل " سيميا " تها - سيميا كے معني بهي اخفاء وپوشيدگي كے هيں -

بهر نوع لفظ كيميا كا مشتق منه خواه كچهه هي هو ' اور اسكے معني خواه سياه زمين كے هوں يا اخفاء كے ' اسقدر يقيني هے كه نه ايک پوشيده فن تها جسے صرف روساء مذهبي هي جانتے تهے ' اور اسكي بڑي دليل يه هے كه خود هيكلوں اور عبادتخانوں كے اندر يا انكے قرب و جوار ميں كيميائي دار العمل (لبوريٹري) نكلے هيں -

(كيميا كي ابتدا)

جس طرح دنيا ميں تمام علوم كي ابتدا افراد انسانيه كي غير منضبط اور توهمات آميز معلومات سے هوئي هے اور رفته رفته تمدن و عمران كي ترقي نے اُن ميں ترتيب اور انضباط پيدا كيا هے ' اُسي طرح فن كيميا كي بهي ابتدا هوئي -

البته اسكي ابتدا اس لحاظ سے ايک خاص اور غير معمولي حالت بهي ركهتي هے - شايد هي كسي علم كي ابتدا اسدرجه توهمات اور خلاف مقصد كوششوں سے آلوده رهي هوگي ' جيسي كه اس نهايت قيمتي اور ضروري فن شريف كي هوئي هے !

آگے چلكر فن كيميا كے مختلف دوروں كي سرگذشت آئيگي - يہاں هم صرف اسقدر اشاره كردينا چاهتے هيں كه اسكي ابتدا نه صرف غلط فهميوں اور غلط مقاصد كے اعتماد كے ساتهه هوئي جيسا كه انقلاب ماهيت معدنيات كي كوشش سے ظاهر هوتا هے ' بلكه بهت كچهه انساني جرائم و معاصي كي اُن افسوسناک سرگذشتوں سے بهي اسكا تعلق رها هے جو دنيا كے گذشته تاريخي زمانوں كي وحشت انگيز يادگاريں هيں ' اور جنسے اس افسوسناک صداقت كي تصديق هوتي هے كه بهتر سے بهتر اور اشرف سے اشرف آله و وسيله بهي انسان كے بهيمي جذبات كے قبضه ميں آكر بدترين لعنت و عذاب بن جا سكتا هے !

فن كيميا كے جس قدر ابتدائي تجارب هيں ' وه دنيا نے صرف دو طريقوں سے حاصل كيے هيں :

(۱) بهت سے لوگوں كو خيال پيدا هوا كه ادنى درجه كي دهاتوں كو كسي خارجي ذريعه سے اعلى درجه كي دهاتوں ميں منقلب كرديا جاے - مثلاً تانبے كو سونا بنا ديا جاے يا قلعي اور پاره كو چاندي كي صورت اور خواص ميں بدلديا جاے - اس مقصد كے حاصل كرنے كيليے بڑي بڑي علمي اور تجرباتي كوششيں شروع هوئيں اور صديوں تک بڑے بڑے حكما اور علمي حلقے اس مقصد كے تجربوں ميں مشغول رهے - وه اپنے مقصد ميں تو كامياب نهوے ليكن انكے تجربوں سے ضمناً بهت سے قيمتي مسائل معلوم هوگئے جو ايک عمده ابتدائي سرمايه اصلي فن كيميا كا ثابت هوا !

(۲) پہلا ذريعه تو يه غلط فهمي اور غلط تلاش تهي - دوسرا ذريعه انساني وحشت و جرائم كے مقتدر اور مخفي حلقوں كا علمي وسائل سے مفسد برآري كي كوشش كرنا هے جو عصر قديم سے ليكر ازمنه مظلمه (مڈل ايجز) كے بعد تک برابر جاري رهي - تاريخ كے مطالعه سے اُن شرير اور جرائم پيشه اشخاص اور جماعتوں كا پته چلتا هے جو اپنے علم و حكمت كو اس راه ميں صرف كركے اپنے بڑے بڑے ذاتي فوائد حاصل كرنا چاهتي تهيں - يه وه لوگ تهے

(عام جلسه كي ضرورت كا اعتراف)

پس ٹهيک ٹهيک اسي اصول كار كي بموجب جو اب تک متفق و متعدده طور پر هم كرتے آئے هيں' هندوستان كے هر حصه سے اصلاح ندوه كے ليے ايک عام جلسه كي صدائيں اٹهيں ' اور نفس اصلاح كا تقريباً هر حلقه اور هر گروه نے اعتراف كيا - شايد هي دو چار ماه كے اندر كسي تعليمي مسئله كے متعلق اسقدر عام انكار كي قوت ميسر آئي هے ' جيسي كه بحمد الله اس مسئله ميں حاصل هوئي - اسقدر سرعت سے مطالبۀ اصلاح كي قوم نے حمايت كي كه اسكو كسي بڑي سازش سے تعبير كرنے كے سوا منكرين اصلاح كوئي توجيهه نه كر سكے -

عام جلسے كي ضرورت كے عام اعتراف كے بعد يه سوال سامنے آتا تها كه وه عام جلسه كهاں منعقد هو؟

مخالفين اصلاح كهتے هيں كه اسے لكهنو هي ميں منعقد هونا تها ' اور دليل يه پيش كرتے هيں كه جهاں كا معامله هو' وهيں سعي اصلاح زياده موزوں اور نتيجه خيز هو سكتي هے - جو لوگ يه خيال اپنے فريقانه مقاصد كي بنا پر ظاهر كرتے هيں ' انسے تخاطب تو مفيد نهوگا' البته غير جانب دار لوگوں كو ذرا سونچنا چاهيے كه ايسا كهكے وه ايک كهلي اور روشن بات سے كس طرح تجاهل و اغماض كر رهے هيں؟ ندوة العلما كا سارا ماتم اسي ميں هے كه چند حضرات نے اسے اپنے شخصي اقتدار كا گهر بنا ليا هے ' اور ملک كے قابل اور كاركن اشخاص كيليے اس ميں كوئي جگه نهيں رهي هے' اور صرف يهي بات مبدء اصلي هے اُن تمام خرابيوں كا جنكے ذريعه كوئي كوشش اندروني اصلاح كي كامياب نهيں هو سكتي -

پس ايسي حالت ميں اصلاح كے مسئله پر غور كرنے كے ليے خود لكهنو ميں جلسه كرنا جو مدعا عليه فريق كا مركز هے ' كيونكر اُس خواهش كو پورا كرسكتا تها' جو عام طور پر غير جانب دار كميٹي كے قيام پر زور دے رهي تهي؟ اسكے تو صاف معني يه تهے كه جن لوگوں كے خلاف يه سارا شور و غل هے' پهر خود اُنهي كے قدموں پر مسئله اصلاح ندوه كو گرا ديا جاے ' اور چهوڑ ديا جاے كه جس طرح چاهيں وه اسكا سر كچل ڈاليں -

اصل يه هے كه لكهنؤ كا نام صرف اسي ليے بار بار ليا جاتا هے كه وهاں حضرات ندوه اپني مجازتي پيدا كرنے كے عمده وسائل اپنے هاتهه ميں ركهتے هيں ' جسكا ايک چهوٹا سا نمونه ايک مرتبه عهده داروں كے انتخاب جديد ميں نظر آ چكا هے - اگر لكهنؤ ميں جلسه هوتا' تو بآساني ممكن تها كه هزار پانچ سو آدمي شهر اور اطراف سے بلا ليے جاتے ' اور وه شور مچاتے كه اصلاح كوئي چيز نهيں - هم كو كاركنان ندوه پر پورا اعتماد هے - چونكه اسكا موقعه لكهنؤ سے باهر حاصل نهيں هے اسليے اسكا همارے دوستوں كو بڑا هي رنج هے -

پس لكهنؤ ميں تو اس جلسے كا هونا كسي طرح بهي ممكن نه تها ' اور اِسے هر صاحب بصيرت حتى كه خود اركان ندوه بهي تسليم كرينگے ' اگر وه انصاف اور عدالة سے كام ليں ' اور وقتي مخالفت اور هٹ كو چهوڑ ديں - رهي يه بات كه لكهنؤ كے علاوه كسي دوسرے شهر ميں هو تو كهاں هو؟ تو اس كا جواب صاف يه هے كه جس شهر كے لوگ اپنا وقت ' اپنا روپيه ' اپنا دماغ ' اور اپني همدردي ايثار كركے جلسه طلب كريں اور فريق مخالف كے علاوه عام پبلک اسپر كوئي معقول اعتراض نه كرے ' نيز بهت اچها هو اگر كوئي مركزي مقام اور هر طرف كے آدميوں كي شركت كيليے سهولت ركهتا هو -

جبكه جلسے كي ضرورت اور كميشن كے انتخاب كي صدائيں هر جانب سے اٹهه رهي تهيں تو كسي شهر سے بهي ايسے جلسے كيليے آمادگي و مستعدي ظاهر نه هوے' اور غريب ندوه كيليے پڑي بهي كسے تهي كه اس گرمي ميں اپنا كاروبار معطل كركے كسي عظيم الشان جلسے كا انتظام كرتا ؟

ليكن خدا كي مرضي يهي تهي كه با وجود اِن تمام باتونكے كام هو' اور مسئله ندوه غفلت و بے توجهي كي نذر نه هو جاے - پس اُس نے بزرگان دهلي كے دلوں ميں اس خدمت جليل و عظيم كا خيال پيدا كر ديا' اور وه هر طرح كي تكاليف اور صرف مال و وقت كرنے كيليے مستعد هوگئے - انهوں نے ايک جلسه اپنے اهل الراے اور كاركن حضرات كا منعقد كركے جلسے كي تجويز منظور كي اور اسكا عام اعلان اسي وقت تمام اردو انگريزي اخبارات ميں كرديا - صوبجات متحده ' بنگال ' بمبئي ' اور پنجاب كے بعض مشاهير و عهده داران مجالس بهي انكي تجويز سے متفق هوے' اور انهوں نے اجازت دي كه اعلان ميں ان كے دستخط بهي بڑها ديے جائيں - بمبئي ميں انجمن اسلاميه مسلمانوں كي سب سے بڑي انجمن هے - پنجاب ميں انجمن حمايت اسلام اور انجمن اسلاميه كي حيثيت تسليم كرنے سے كسي كو انكار نه هوگا - اله آباد كي پراونشيل مسلم ليگ اپنے صوبے كي با قاعده جماعت هے - ان تمام مجالس كے عهده داروں نے اپنے دستخط سے اعلان كي اشاعت منظور كركے شركت فرمائي -

كسي ايسے جلسه كيليے اُس شهر كي خواهش اور مسابقت كے بعد صرف يه ديكهنا ضروري تها كه وهاں كے لوگوں كي مثل لكهنو كے كوئي فريقانه حيثيت تو نهيں هے ؟

چونكه واقعات نے با وجود هزار سعي و جهاد مخالفت ' مخالفين اصلاح كے مقاصد كا ساتهه نهيں ديا ' اسليے ظاهر هے كه اب وه اسكے سوا كر هي كيا سكتے هيں كه جلسے كي غير جانب دارانه حيثيت سے انكار كريں ' اور كهيں كه دهلي كي تمام مخلوق ' نيز وه تمام انسانوں كا گروه عظيم جو انكے مدعو كرده جلسے ميں شريک هوا ' پيشتر هي سے مخالف تها -

يه عام قاعده هے كه جب عدالت ميں كوئي ضدي فريق هار جاتا هے تو يه كهكر اپنے دل كو تسكين ديتا هے كه جج كو كچهه دے دلاكر ميرے مخالف نے اپنے ساتهه ملا ليا هوگا - پس يه كهنے كا تو هميں چنداں خيال نهيں كرنا چاهيے - البته يه بات قابل غور هے كه اگر اتني بڑي جماعت واقعي مخالفين اصلاح كي مخالف هے اور ابتدا هي سے مخالفانه راے ركهتي هے' تو پهر اركان ندوه اس بيان كے تسليم كرنے سے كيوں [illegible] كرتے هيں كه عام راے انكے ساتهه نهيں هے ؟

حقيقت يه هے كه اگر اس مسئله كے حل كيليے كسي غير جانب دار مقام كي جلسه كيليے ضرورت تهي تو دهلي كي موزونيت ميں كسي صاحب انصاف كو عذر نهونا چاهيے - دهلي كے بزرگوں نے كبهي بهي ابتک ندوه كے مناقشات ميں كوئي حصه نهيں ليا ' اور نه كبهي انهوں نے كوئي ايسي كار روائي كي جو فريقانه حيثيت پر دلالت كرتي هو - وهاں نه تو مخالفين اصلاح كے معهود في الذهن دشمنوں كي قوت اور اثر كي كوئي جگه هے ' اور نه ديگر مقامات كے مقابلے ميں وهاں داعيان اصلاح كو كوئي خاص بات حاصل هے - بلكه جو لوگ اصلاح كے مخالف اور منكر تهے ' اُنهي ميں سے بعض بزرگوں كا وهاں اثر هونا چاهيے كيونكه وهيں كے رهنے والے هيں اور قدرتي طور پر اپني كوئي جماعت اور حلقه اثر ركهتے هونگے - چنانچه اس جماعت سے كام لينے كي پوري كوشش كي گئي اور ۱۰ كي صبح تک جاري رهي -

(۳)

اس کو هم دور احتراق (Phlogistoc Period) (عربي ميں اس کا ترجمہ عصر السعير کيا گيا هے) کهسکتے هيں - يہ سترهويں صدي کے وسط سے شروع هوتا اور اٹهارويں صدي کے آخر ميں ختم هوجاتا هے - اس عرصے ميں بہت سے علماء کيميا نے ايک مستقل فن بنانے کي کوشش کي - اس سعي کے لحاظ سے کيميا کي تاريخ رو برٹ بول (Robert Boyle) کے وقت سے شروع هوتي هے - روبرٹ بول کا يہ اصول تها کہ اس فن کا مقصد ترکيب اجسام کا علم هے اور بس -

اس دور ميں ارباب بحث و تحقيق کے خيالات پر چند خاص مسائل چهاگئے تهے جنميں سب سے زيادہ اهم مسئلۂ احتراق کا هے اور اسي ليے هم نے اس دور کا نام " دور احتراق " رکها هے - اس دور کے علماء کيميا کا يہ اعتقاد تها کہ جب کوئي شے جلتي هے تو اس سے ايک عنصر نکلتا هے جسے فلو جسٹن (Phlogiston) کہتے هيں - فلو جسٹن ايک فرضي عنصر هے جسکے متعلق فرض کيا گيا تها کہ وہ خالص آگ هے اور آتشگير مادوں ميں ملا هوا رهتا هے - يہ اعتقاد عرصہ تک قائم رها - يهاں تک کہ ايک مشهور عالم کيمياوي (Lavaisier) نے اس خيال کو باطل ثابت کيا ' اور اسوقت سے چوتها يا موجودہ دور شروع هوا -

يہ دور لاوزابر کے عظيم الشان و دقيق کارناموں سے شروع هوتا هے - اس کيمياوي جليل نے اپنے تجارب سے ثابت کرديا کہ اشياء کے جلنے ميں هوا کو بہت بڑا دخل هے ' نيز يہ کہ احتراق اور فلو جسٹن کے متعلق قدماء کے جو اعتقادات تهے ' وہ وهم محض سے زيادہ نهيں هيں - اسي ايک اصول کے دريافت هو جانے سے دفعتاً نظريۂ احتراق کي بنيادين اسطرح هلگئيں کہ پهر قائم نہ رهسکيں -

جيسا کہ بعد کے مباحث سے آپکو معلوم هوگا ' در حقيقت لاوزابر نے وہ عظيم الشان خدمت اس فن کي انجام دي هے جسکي وجہ سے اسکا نام هميشہ تاريخ کيميا کے صفحات ميں محفوظ رهيگا - اس کے اس کار نامہ کي عظمت کا اندازہ صرف اسي سے هوسکتا هے کہ اهل فن نے اسے " موجودہ فن کيميا کے باپ " کا لقب ديا هے !

مگر افسوس کہ قسمت نے اسکا ساتهہ نہ ديا - انقلاب فرانس کے عهد کشت و خون ميں حکومت فرانس نے اسے قتل کرا ديا !

اس عهد کے ارباب فضل ميں ڈالٹن (Dalton) اور برزيليوس (Berzelius) بهي هيں - اول الذکر ايک انگريز حکيم هے جس نے ذرات کا وہ عظيم الشان نظريہ وضع کيا جو آج علوم کيمياويہ کا سب سے بڑا محور هے - ثاني الذکر سويڈن کا باشندہ تها - اس کا سب سے بڑا کار نامہ مختلف عناصر کے اوزان ذري کا (يعني اُس وزن کا جو ذرات سے پيدا هوتا هے) اندازہ کرنا هے -

اسکے بعد عهد آخر کے ارباب کمال کي جماعت هے ' جنميں سويڈن کا ارني نس (Arrhenins) هالينڈ کا وانٹ هف (Vant Haff) جرمني کا برٹولٹ Bertolet اور استوالڈ Ostwald ' انگلستان کا فرينکلينڈ Frankland اور سير وليم رامزے Sir W. Ramsay مشهور صناديد فن هيں هے - ان ميں سے چار اول الذکر علماء نے کيميا کي ايک نئي شاخ کي بنياد رکهي جسکو کيمياے طبيعي کہتے هيں - کيمياے طبيعي ميں مرکبات کے خواص طبيعي اور ترکيب کيمياوي کے باهمي تعلق سے بحث هوتي هے -

کارزار السٹر

نتائج و عبر

غالباً ياد هوگا - الهلال جلد ۳ نمبر ۲۵ ميں السٹر کي فوجي تياريوں کے متعلق ايک مضمون مع چند اهم تصاوير کے شائع کيا گيا تها - اس مضمون ميں جن قومي اور جنگي تياريوں کي اطلاع دي گئي تهي ' وہ اب بڑي حد تک مکمل هوگئي هيں - ٹائمز کا ايک جنگي مراسلہ نگار لکهتا هے :

" اسوقت تک جتنے فدا کار السٹر کي قومي فوج ميں داخل هوچکے هيں ' انکي تعداد قريباً ايک لاکهہ دس هزار هے ' اور روزانہ نئے نئے اميد وار جوق جوق تمام اطراف و اکناف ملک سے چلے آرهے هيں !

چونکہ اس فوج ميں هر شخص داخل هوسکتا هے اسليے قدرتاً بہت سے داخل هونے والے بچے ' بوڑهے ' اور مريض وکمزور اشخاص بهي هونگے - اس بنا پر يہ خيال چنداں صحيح نہ هوگا کہ سوا لاکهہ کي تعداد سے جسقدر خوف و عظمت کا اندازہ هوتا هے ' في الواقع اسکي فوجي قوت بهي اتني هي هوگي -

مگر اس خيال کو زيادہ وسعت دينا اور اس فوج کو' جس کا هر فرد نہ بر بناء ملازمت و قانون ' بلکہ محض جوش قلبي و عزت و محبت وطني کيليے اپنے خون کا آخري قطرہ تک بهادينے کيليے تيار هے ' بهيڑوں کا ايک گلہ سمجهہ ليدا بهي صحيح نہ هوگا - کيونکہ جس شخص کو خوش قسمتي سے اس فوج کي پلٹنوں کے ديکهنے کا موقعہ ملا هے ' وہ اچهي طرح جانتا هے کہ هر پلٹن کا بيشتر حصہ وهي لوگ هيں ' جنکي رگوں ميں ابهي عنفوان شباب کا خون دوڑ رها هے ' اور جو اس سے زيادہ تنومند اور چاق و چوبند هيں ' جسکي توقع انکو ديکهنے سے پلے هوسکتي هے -

رها جوش اقدام و سر فروشي ' تو اسکے متعلق صرف يہ کهديدا کافي هوگا کہ ظفر و فيروز مندي کي روح تو انميں خود پاشاہ کي فوج سے بهي- کهيں زيادہ هے - پادشاہ کي فوج کي مشين تنخواہ کي ترغيب اور قانون کي قوت سے چلتي هے ' مگر يهاں اسکي جگہہ جوش و طفيت اور حميت و غيرت قومي انکے اندر کام کر رها هے ! و شتان بينهما "

(حکومة کي بيچارگي)

جو لوگ اس ملکي فوج کے نظام سے واقف نهيں ' وہ سمجهتے هيں کہ اگر حکومت اس وقت سختي اور جبر سے کام لے تو اس حرکت کو فوراً روکسکتي هے - وہ اسکے مرکز اعلی (هيڈ کوارٹر) کا محاصرہ کرلے ' اور اسکے جتنے زعماء و رؤساء تحريک هيں ' سب کو گرفتار کرلے - مگر وہ نهيں غور کرتے کہ اگر اس فتنہ کا انسداد صرف اسي جرأت اور قانوني قوت پر موقوف هوتا ' تو حکومت اپنے تئيں کبهي بهي ان گونہ گوں اور تهديد آميز پريشانيوں ميں نہ الجهنے ديتي ' اور آج سے بہت قبل وہ سب کچهہ کرچکي هوتي ' جو آج همارے دماغ ميں گردش کر رها هے -

جو اپنے بعض ذاتي مقاصد کے طاقتور دشمن رکھتے تھے' اور انکو مخفي اور ناقابل گرفت ذرائع سے ھلاک کرنے کیلیے نئے نئے زھروں اور قاتل ادویہ کے متلاشي تھے -

بڑي بڑي ، اقتدار طلب اور حکومت خواہ جماعتیں تھیں جو ایسي ادویات اور مرکبات طیار کرتي تھیں جنکے ذریعہ اُن تمام طاقتور اشخاص کو پوشیدہ ھلاک کرسکیں جنکا وجود انکے مقاصد میں حارج ھے - متعدد بت پرست اقوام کي مذھبي جماعتیں اور انکے بعد قرون متوسطہ کے متعصب اور جرائم پیشہ مسیحي خانقاھیں بھي اس سلسلے کي ایک مشہور کڑي ھیں' جنھوں نے اپنے گرجوں اور قلعہ نما خانقاھوں کے تہہ خانوں میں انساني ھلاکت و وحشیانہ جرائم کو صدیوں تک قائم رکھا ' اور جنکے مظالم کي لعنت سے صرف چند صدي پیشتر ھي دنیا کو نجات ملي ھے !

زمانۂ گذشتہ کي پراسرار کہانت اور مذھبي پیشواؤں کي خوفناک قوتیں بھي بہت کچھہ اسي فن کے پوشیدہ تجربوں کا نتیجہ تھیں - یہ لوگ پہاڑوں کي غاروں کے اندر اور قلعوں اور گرجوں کے تہہ خانوں میں اپنے علم و تلاش کو اِن چیزوں کیلیے صرف کرتے تھے' اور ایسے ایسے مرکبات اور ادویات دریافت کرلیتے تھے جنکے خواص اُس زمانے میں عام طور پر معلوم نہ تھے' اور پھر انکے ذریعہ اپنے تئیں غیر معمولي اور پراسرار قوتوں کا مالک ظاھر کرتے تھے - روم اور جرمني کے قدیم پادریوں اور رومن کیتھولک راھبوں کي خوفناک قوتوں کا تفصیلي تذکرہ تاریخ میں موجود ھے - انکے پاس عجیب عجیب قسم کے قاتل زھر ھوتے تھے جو مختلف غیر محسوس طریقوں اور معین زمانوں کے اندر مقدس جماعت کے دشمنوں کو ھلاک کردیتے تھے -

روم میں کارڈنیل پادریوں کا گروہ (جن میں سے نیا پوپ منتخب کیا جاتا ھے) عجیب الخواص ادویات مہلکہ کے لحاظ سے پوشیدہ اور علمي جرائم کي ایک پوري تاریخ ھے - ان میں سے جو لوگ اپنے تئیں پوپ اور روم کا تاجدار قرار دینا چاھتے تھے' انکے بڑے بڑے پوشیدہ حلقے موجود تھے' اور اُنھوں نے اُس عہد کے پوشیدہ علوم و حکمت کے جاننے والوں کي مدد حاصل کرکے ایسي مرکبات حاصل کرلي تھیں جنکے استعمال کے نتائج اُس عہد میں بالکل غیر معلوم تھے - مسلمانوں کے بعد اسپین میں مسیحي حکومت قائم ھوئي' اور اس نے مشہور و معروف عدالت روحاني (انکویزیشن) کے ذریعہ انسانوں کیلیے سب سے بڑي مسیحي لعنت کا وحشتناک سلسلہ شروع ھوا - اس عدالت کے خوفناک کارندے اور ممبر تمام مسیحي یورپ میں پھیل گئے تھے' اور انکے خوفناک اقتدار کا ذریعہ منجملہ دیگر مخفي اسباب و طاقت کے ایک فن کیمیا کے غیر معلوم تجارب بھي تھے -

اسي طرح چودھویں صدي مسیحي سے لیکر سولھویں صدي کے اواخر تک روم اور جرمني میں پادریوں کي ایک مخفي اور خوفناک عدالت کي شاخیں پھیلي ھوئي تھیں' اور اُسکے ممبر اور کارندے پوشیدہ پوشیدہ تمام یورپ میں منتشر اور پادشاھوں سے لیکر عام باشندوں تک پر اقتدار رکھتے تھے' انکي نسبت بے شمار شہادتیں موجود ھیں' جنسے معلوم ھوتا ھے کہ انساني ھلاکت کیلیے بہت سے کیمیائي عرقیات کا انھیں علم تھا' اور اُسکي تجربہ گاھیں اُس عہد کے ویران قلعوں اور بڑے بڑے گرجوں اور خانقاھوں کے اندر موجود تھیں - وہ طرح طرح کے خوفناک طریقوں سے مفردات و عناصر کي ترکیب و تجزیہ کا تجربہ کرتے تھے' اور انھوں نے ایسے ایسے آلات بھي ایجاد کرلیے تھے جو آجکل کیمیائي تجارب میں استعمال کیے جاتے ھیں - وہ زھریلے جانوروں کے اعضا سے زھر نکالتے' اور درندوں کو زندہ لٹکا کر اور انکے پیٹ چاک کرکے طرح طرح کے حیواني مادے اور آنتڑیوں کے عرق کھینچتے !

یہ ایک وحشیانہ اور خونخوارانہ تجربہ تھا ' لیکن اُسکي وجہ سے فن کیمیا کے بہت سے تجربے معلوم ھوگئے' اور گو پوشیدہ علوم اور پراسرار معلومات ھونے کي وجہ سے انکا بڑا حصہ غیر معلوم ھي رھا' تاھم جسقدر بھي معلوم ھوسکا' وہ اس فن کي ابتدائي معلومات کا قیمتي ذخیرہ ھے -

(کیمیا کے مختلف دور)

دنیا میں جب تک کوئي شے زندہ رھتي ھے' اُسوقت تک برابر اسمیں تغیر و انقلاب کا سلسلہ جاري رھتا ھے' لیکن جب وہ مرجاتي ھے تو یہ سلسلہ منقطع ھوجاتا ھے - یہي حالت علوم کي بھي ھے - علوم جب تک زندہ رھتے ھیں اسوقت تک ھمیشہ انمیں حذف و اضافہ اور ترمیم و اصلاح ھوتي رھتي ھے -

یہ مضمون کیمیا کي مکمل تاریخ نہیں بلکہ صرف اس کا ایک صفحۂ مطالعہ ھے' اسلیے ھم مجبور ھیں کہ فن کیمیا کے صرف اھم دوروں کو لے لیں اور انپر نہایت اختصار و اجمال کے ساتھہ بحث کریں -

کیمیا کے اھم دور چار ھیں :

(١)

اس دور میں لوگوں نے علمي یا کم از کم باقاعدہ تجارب کے ذریعہ کیمیاوي ظواھر و آثار کا مطالعہ نہیں کیا - اور اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ اُنھوں نے سب کے سب غلط نتائج نکالے - اس دور میں لوگوں کا تمامتر مقصد یہ تھا کہ جسطرح ھوسکے' کم قیمت دھاتوں کو قیمتي دھاتوں مثلاً چاندي یا سونے کي صورت میں منتقل کردیا جائے - یہ کوشش اھل مصر میں پہلي صدي عیسوي تک جاري رھی - یہاں تک کہ کہا جانے لگا کہ کیمیا اُسي علم کا نام ھے جسکے مطابق چاندي اور سونا بنایا جاسکے !

اسکے بعد ھي مسلمانوں کا عہد علمي شروع ھوا اور ان میں بھي گو ابتدا میں اس غلط خیال کو اشاعت ھوئي اور اسکا سلسلہ برابر قائم رھا' لیکن اُنھي کے حکماء محققین نے سب سے پہلے اسکي تغلیط بھي کی اور فن کیمیا کو اصلي مقاصد اور علمي شکل کے ساتھہ مدون کرنا چاھا -

مگر یورپ میں یہ دور سولھویں صدي عیسوی کے وسط تک برابر قائم رھا چاندي سونا بنانے کے مدعي شعبدہ ھزارھا انسانوں کو دھوکا اور فریب دیکر لوٹتے رھے -

(٢)

اسکو ھم دور طبي بھي کہسکتے ھیں کیونکہ اسمیں حالات یکسر ھوگئے' اور بجاے اسکے کہ ارباب فن کا مقصد عملاً چاندي اور سونے کے ساتھہ مخصوص ھوتا' اب انکے پیش نظر صرف ادویہ کي تیاري آگئي - اس دور میں طب اور کیمیا پہلو بہ پہلو تھے - عام طور پر خیال کیا جاتا تھا کہ صحت و مرض' تغیرات کیمیاوي ھي کا کام ھے - اسلیے جب کوئي شخص بیمار پڑجاے تو اسکي صحت یابي کے لیے ضروري ھے کہ اسکے بدن میں کوئي اثر کیمیاوي پیدا کیا جاے -

سیرا سلسس (Saracelsus) سب سے پہلا شخص ھے جس نے اس اصول کا صور پھونکا - اس زمانے کے لوگوں میں سے وین ھیل منٹ (Van Helmant) جیسے زبردست عالم تک نے اس مذھب کو قبول کرلیا تھا - اس انقلاب کا نتیجہ یہ ھوا کہ بہت سے مرکبات کیمیائیہ خصوصاً فلزي مرکبات ایجاد ھوے - یہ دور سترھویں صدي کے وسط میں ختم ھوجاتا ھے ا سمیں سب سے زیادہ کامیاب اور علمي حصہ مسلمانوں کے عہد طبي و کیمیائي کا ھے -

ثابت هوتي هے تو وہ فوراً معزول کردیا جاتا هے ' اور اسکي جگه دوسرا شخص مقرر کیا جاتا هے -

انگریزي فوج کے بہت سے افسروں نے وعدہ کیا هے که وہ اس ملکي فوج کي هرطرح مدد کرینگے - چنانچه ان میں سے بعض تو گورنمنٹ کی فوج سے مستعفي هوکے آ بهی گئے هیں اور بعض نے اگرچه ابهی استعفاء نہیں دیا هے مگر تاهم جب ضرورت پڑیگي فوراً داخل کردینگے -

مسٹر اسکویتهه خواہ کتنا هي چهپانے کي ناکام کوشش کریں ' مگر یه واقعه اب سبکے پیش نظر هے که پچهلے دنوں انگلستان کی فوج نے اپنے السٹر کے بهایوں پر تلوار اٹهانے میں ایک سپاهي کي طرح آمادگي ظاهر نه کي تهي اور بہتوں نے تو اسي وقت اپنا اپنا استعفا پیش کر دیا تها - اُس وقت پوري گورنمنٹ اس واقعه سے بد حواس هوگئي تهی سپه سالار کو بالاخر خود بهي مستعفي هوجانا پڑا ! !

ان فدا کاروں کے ساتهه پادري بهي شریک هیں جنمیں سے بعض تو محض قوم کو تعریض و ترغیب دینے کے فرائض انجام دیتے هیں ' اور بعض سپاهیانه حیثیت سے بهی حصه لے رهے هیں -

ایک کمپني خبررساني کے لیے بهي مخصوص هے - چونکه اسکا تعلق تمام مرکزوں سے هے اسلیے اسمیں هر مرکز کے چیدہ چیدہ اشخاص شامل هیں - اس کا سرخیل بلفاسٹ کا ایک مشهور رئیس هے -

اس کمپنی کے پاس ۴ سو موٹرکار اور ۲ سو موٹر بائیسکل هیں - انکے علاوہ جهنڈیاں ' لیمپ ' وہ آلات جنکے ذریعه محض دهوپ کي وساطت سے خبر بهیجي جا سکتي هے ، وغیرہ وغیرہ تمام سامان مخابرۃ کافي مقدار میں موجود هے - تجربه سے معلوم هوا هے که ۴ گهنٹه کے اندر صوبه کے اس گوشے سے اُس گوشے تک خبر بهیجي جا سکتي هے !

السٹر کي فدا کار عورتوں کي رجمنٹ جو قومي جهنڈیاں هاتهه میں لیے هوے آ رهي هیں !

تحقیقات سے یه بهی معلوم هوا هے که اس کمپني میں انگریزي فوج کے افسروں کي طرح ڈاکخانه کے بهی بہت سے اعلی ملازم شریک هیں !

(عورتوں کي شرکت)

عورت جو انسان کی هر خدمت اعلی اور فضیلت وطني و ملکي میں همیشه شریک رهی هے ' السٹر کي اس قومي تحریک کے اندر بهی هر طرح مشغول نظر آتی هے !

ملکي فدا کاري کی لہروں نے مردوں اور عورتوں ' دونوں کو یکساں طور پر هلا دیا - السٹر کي عورتوں نے بهي اس دفاع کي ویسي هي طیاریاں کی هیں جیسي که مردوں نے - انکي فدا کار فوج کي بهي خاص خاص پلٹنیں مرتب هوئي هیں ' اور میدانوں میں انکے غول کے غول صف آرائیوں اور قواعد جنگ کے سیکهنے میں مشغول نظر آتے هیں !

فوج کے اُن تمام کاموں کیلیے جو عام نقل و حرکت ' تیمارداري ' بار برداري ' پیغام رساني ' اور جاسوسي و مخبري سے تعلق رکهتے هیں ' عورتوں هي سے مدد لي جا رهي هے - نوجوان اور سالخوردہ ' هر طرح کي عورتیں اسمیں شریک هیں - انهوں نے اپنے لیے خاص طرح کي جهنڈیاں بنائي هیں اور فوجي وضع کا چست و آسان لباس اختیار کیا هے - پال مال گزٹ کے نامه نگاروں نے جب انسے گفتگو کي تو انکي قومي جاں نثاري کے ولولوں کو سنکر حیرت زدہ اور مبهوت هوگئے - ایک نامه نگار لکهتا هے که السٹر کي اٹهارہ برس کي لڑکي وهاں کے چهل ساله با همت جوان سے کسي طرح جوش و اولوالعزمي میں کم نہیں هے !

(مسٹر اڈورڈ کارسن)

اس سلسلے میں سب سے زیادہ عبرت انگیز منظر جو هندوستانیوں کیلیے هو سکتا هے ' اس تحریک کے مشهور لیڈروں کي عجیب و غریب حالت هے -

مثلاً اڈورڈ کارسن هی کو دیکهیے - یه شخص فوجي تحریک کا مشهور سرغنه هے - ابتدا سے گورنمنٹ کا مقابله کررها هے ' صاف صاف طور پر کہتا هے که تلوار اور بندوق سے مقابله کیا جائیگا - پهر کہنے کا عهد بهی گذر گیا اور کرنے کا دور شروع هوا - تمام السٹر کے فوجي طیاریاں شروع کردیں ' اور اُسکي روک کیلیے جتني کوششیں کي گئیں ' سب کی سب بالکل بے اثر رهیں - اب السٹر پوري طرح آمادہ جنگ و پیکار هے !

با ایں همه اڈورڈ کارسن کے ساتهه گورنمنٹ کچهه بهي نہیں کرسکتي - گرفتار کرنا یا گرفتاري کا وارنٹ جاري کرنا تو بڑي بات هے ' اتني قوت بهي نہیں رکهتي که اسکي نگراني کیلیے پولیس کے جاسوسوں کو متعین کرے - وہ بلا تکلف لندن کي گلیوں سے گذرتا هے ' اور اسکے بڑے بڑے هوٹلوں میں آرام کي نیند سوتا هے - صرف اتنا هي نہیں بلکه هائیڈ پارک میں هزاروں انسانوں کے سامنے بار بار شعله خیز تقریریں کرتا هے ' گورنمنٹ کو اعلان جنگ دیتا هے ' اور اسکی مخالفانه تدبیروں اور مصنوعي اظهار استقامت پر ٹهٹها مار مار کر هنستا هے - مسٹر ایسکویتهه اور وزراے حکومت کچهه فاصلے پر کهڑے رهکر سب کچهه سنتے هیں ' اور خاموش و بے حرکت چلے جاتے هیں !

یه حالت هے اُس ملک کي جو حقیقت میں آزادي کا گهر اور حریت کي مملکت هے !

اسکے مقابلے میں هندوستان کي حالت پر بهي ایک نظر ڈال لیجیے تاکه انتہا کے دونوں سرے سامنے آ جائیں - گورنمنٹ کے مقابلے یا تحقیر کا خیال تو خواب میں بهی آنا مشکل هے - البته کچهه لوگ هیں جو ملک کي تباهي پر روتے هیں اور جابرانه قوانین کے نفاذ پر ماتم کرتے هیں - انکے هاتهه میں نه تو تلوار هے ' اور نه هي اُنکی زبان پر جنگ کا لفظ - بغاوت کا ایک بہت دور کا اشارہ بهی کبهی انکی زبان سے نہیں نکلتا ' اور وفاداري پکارتے پکارتے انکی زبانیں سوکهه گئی هیں - تاهم پولیس کي ایک رپورٹ یا کسی جاسوس کا ایک حرف مخفي بهی انکی زندگي اور زندگی کی قدرتي آزادي کے سلب کرلینے کیلیے کافي هے - پهر یا تو جیل خانوں کي دیواروں کے اندر نظر آتے هیں ' یا عدالتوں کے سامنے مجرمانه سر جهکاے هوے !

اولاً تو وہ ملکی پارٹیوں کے اختلافات کی وجہ سے ایسی جسارت (جسمیں اگر کسی السٹر والے کا ایک قطرۂ خون بھی گر گیا تو اسکو داخلی خونریزی اور خانہ جنگی کے پر ہیبت ناموں سے موسوم کیا جائیگا) کرنہیں سکتی' اور اگر وہ اسقدر بد اندیش ہو بھی جاے' جب بھی وہاں کی حالت اسدرجہ قوی ہے کہ اس تحریک کی سرکوبی و پامالی میں کبھی کامیاب نہ ہوگی - اس تحریک کے بانیوں نے فوج کا نظام ایسے اصول پر رکھا ہے' جسمیں ان خطرات و آفات کے لیے پورا حفظ ما تقدم کا سامان موجود ہے' اور پھر یہ ایک عظیم الشان داخلی جنگ ہوگی' جو قرون گذشتہ کی باہمی خونریزیوں کے واقعات انگلستان میں تازہ کردیگی -

(عـدم تمرکز)

السٹر کی ملکی فوج کا نظام اصول لا مرکزیت پر مبنی ہے - یعنی اسکا کوئی مرکز عمومی نہیں جسکے ساتھہ پوری فوج کا وجود یا عدم وابستہ ہو' اسلیے اگر اس تحریک کا بڑے سے بڑا سرغنا بھی گرفتار کرلیا جاے جب بھی اسے کوئی ایسا صدمہ نہ پہنچیگا جو اسکی ہستی کے لیے فیصلہ کن ہو -

اس قسم کی تمام قومی تحریکوں کو محض مرکزیت ہی کی وجہ سے نقصان پہونچتا ہے - اسکی قوت صرف چند لیڈروں کے ہاتھہ میں ہوتی ہے جنکو گورنمنٹ گرفتار کرلیتی ہے' اور پھر انکی تحریک ضعیف ہوجاتی ہے - پس ان تمام تحریکوں کیلیے جو قانون وقت کے حملوں سے محفوظ رہنا چاہیں' ضروری ہے کہ اپنا ایک مرکز کبھی بھی نہ رکھیں - انکی قوت سمندروں کی طرح پھیلی ہوئی ہو جسکی سطح کا ہر حصہ مرکز اور جسکی موجوں کی ہر چوٹی طاقتور ہوتی ہے !

السٹر کا موجودہ نظام یہ ہے کہ تمام فوج متعدد مرکزوں میں منقسم ہے - ہر مرکز میں متعدد کمپنیاں اور ہر کمپنی میں متعدد ریجمنٹ ہیں - ریجمنٹوں میں سپاہیوں کی تعداد مختلف ہے - جس مقام پر جسقدر رضا کار جمع ہوے' اتنے ہی آدمیوں کا وہاں ریجمنٹ بنا دیا گیا -

(قومی فوج کی تقسیم)

تمام السٹر میں کل ۹ فوجی مرکز ہیں - ان ۹ مرکزوں میں ۴۵ ریجمنٹیں ہیں - بلفاسٹ میں جو اس تحریک کا صدر مقام ہے' ۸ - ریجمنٹ ہر وقت موجود رہتے ہیں - ان ریجمنٹوں کے علاوہ بقیہ فوج تمام صوبہ میں پھیلی ہوئی ہے' بعض میں ۴ ریجمنٹ ہیں' بعض میں تین بعض میں دو' اور بعض میں صرف ایک ہی سواروں کی پلٹن ہے' مگر اس سے ضعف یا کمزوری کا نتیجہ نہ نکالنا چاہیے - کیونکہ جو مرکز جس وقت چاہے گھوڑوں اور سائیکل سواروں کی پلٹن فوراً تیار کرلے سکتا ہے -

اصولاً ہر ریجمنٹ میں ۴ سو سے لیکے ۲ ہزار ۲ سپاہی تک ہونے چاہئیں' مگر چونکہ انکی چھوٹی چھوٹی ٹولیاں مختلف مقامات پر بھیجدی گئی ہیں تاکہ اہل آئرلینڈ کے حملوں کا تدارک کرسکیں (جو چاہتے ہیں کہ السٹر بھی ڈبلن پارلیمنٹ میں ضرور ہی شامل ہو) اسلیے اب کسی ریجمنٹ میں بھی ایک ہزار سپاہی سے زیادہ نہیں ہیں -

ان کمپنیوں اور ریجمنٹوں کو مرکز سے ہر قسم کے سامان جنگ و خور و نوش کی برابر مدد ملتی رہتی ہے - اسکے علاوہ طبی امداد کا سامان بھی وسیع اور عمدہ پیمانہ پر ہے - تیمارداری کے لیے السٹر کی پرجوش خاتونیں ہیں - علاج کے لیے اعلی قابلیت کے
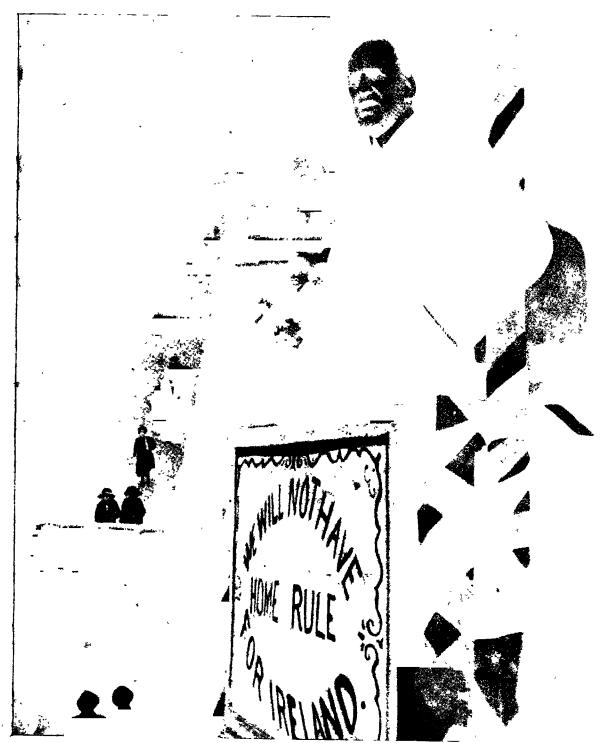
اڈورڈ کارسن السٹر کے بندرگاہ میں کھڑا ہے اور فوجی استحکامات کیلیے احکام دے رہا ہے !

ڈاکٹر اور مریضوں کے لیجانے کے لیے کافی مقدار میں گاڑیاں موجود رکھی گئی ہیں !

السٹر کی ملکی فوج کے نظام میں لا مرکزیت کے ساتھہ جمہوریت بھی شامل ہے - چنانچہ تمام ذمہ دار عہدوں کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوتا ہے - چھوٹی چھوٹی ٹولیاں یا رسالے اپنے اپنے کمانڈروں کو خود منتخب کرلیتی ہیں - پھر یہ انتخاب شدہ کمانڈر ریجمنٹ کے قائد کا انتخاب کرتے ہیں - وہ اپنے افسروں کو منتخب کرلیتے ہیں - بڑے کمانڈر کے بعد جو کمانڈر ہوتا ہے' اسکے انتخاب کا اختیار کبھی تو بڑے کمانڈر کو دیدیا جاتا ہے - کبھی فوج خود اپنے ہی ہاتھہ میں رکھتی ہے -

السٹر کے بڑے بڑے روساء اور عمائد کے متعلق فوج کی نگرانی کردی گئی ہے - اگر انمیں سے کسی کی غفلت و بے پروائی

زندہ در گور مریضوں کو خوشخبری

یہ گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہیں ' زمانۂ انحطاط میں جوانی کی سی قوت پیدا کردیتی ہیں ' کیساہی ضعف شدید کیوں نہو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتی ہے ' اور ہمارا دعوی ہے کہ چالیس روز حسب ہدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم ہوگی جو بیان سے باہر ہے - ٹوٹے ہوے جسم کو دوبارہ طاقت دیکر مضبوط بناتی ' اور چہرے پر رونق لاتی ہے - علاوہ اسکے اشتہا کی کمی کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بھی عدیم النظیر ہیں ' ہر خریدار کو دوائی کے بجائے خود ایک رسیلۂ صحت ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول بذمہ خریدار چھ شیشی کے خریدار کے لیے ۵ روپیہ ۸ آنہ - ۴ آنہ کا ٹکٹ بھیجدیں آپکو نمونہ کی گولیونکے ساتھہ ساتھہ راز بھی تحریر کیا جائیگا -

المشتہر

منیجر کارخانۂ حبوب کایا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

جوہر عشبۂ مغربی و چوب چینی

یورپ کے بنے ہوے ہمارے مزاجوں کے ساتھہ اس لیے موافق آتے ہیں کہ وہ روح شراب میں بناے جاتے ہیں ' جو گرم مزاج اور گرم ملک کے باشندوں کو بجاے اس کے کہ گرم خون کو ٹھنڈا کریں خون کو اور تیز کردیتے ہیں - ہم نے اس جوہر میں برگ ثنا ' چوب چینی وغیرہ مبتدل و مبرد خون دوائیں شامل کردی ہیں - جن کی شمولیت سے عشبہ کی طاقت دو چند ہوگئی ہے - چند خوراک تجربہ کرکے دیکھہ لیجیے - سیاہ چہرے کو سرخ کردیتا ہے - بد نما داغ ' پھوڑے ' پھنسی ' بیقاعدگی حیض ' درد نسل ' ہڈیوں کا درد ' درد اعضا ' وغیرہ میں مبتلا رہتے ہیں آسکو آزمائیں -

یاد رکھیگا کہ دوا سازی میں یہ نکتہ دل میں جگہ دینے کے قابل ہے کہ ایک دوائی جو نا تجربہ کار بناے مضر و بے عمل ہوجاتی ہے - اور وہی دوا مناسب اجزاء و ترکیب سے واقف کار بناے تو مختلف حکمی عمل و عجیب و غریب خواص و فوائد ظاہر کرتی ہے - دوا سازی میں قاعدہ ہے کہ جب تک دوا سازاں اجزاء کے افعال و خواص سے با خبر نہو ' کبھی اسکا ترکیب دیا ہوا نسخہ سریع الاثر حکمی فائدہ نہ کریگا - یہی وجہ ہے کہ جاہل دوکانداروں کے نسخے جو دوا سازی کے اصول سے محض نا آشنا ہوتے ہیں بجاے فائدہ دینے کے نقصان کرتے ہیں ' لہذا ان سے بچنا چاہیے - قیمت شیشی کلاں ۳ روپیہ - شیشی خورد ایک روپیہ ۸ - آنہ -

المشتہر

حکیم ' ڈاکٹر ' حاجی غلام نبی زبدۃ الحکما شاہی سند یافتہ
موچی دروازہ لاہور

اعلان

ایک ہیڈ کلارک کی انگریزی دفتر کے لیے ضرورت ہے - اعلی علمی قابلیت تحریری لیاقت - دفتر کے کام کا تجربہ سابقہ - بی - اے پاس ہونا لازمی شرائط ہیں ' تنخواہ پچھتر روپیہ سے سو روپیہ ماہوار تک حسب لیاقت دیکھا سکتی ہے درخواست مع نقول اسناد جلد آنی چاہئیں - پتہ ذیل میں مندرج ہے -

ہوم سکریٹری ہز ہائینس نواب صاحب بہادر
ریاست رامپور - یو - پی -

اڈیٹر الہلال کی راے

(نقل از الہلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحہ ۱۵ [۳۶۱]

میں ہمیشہ کلکتہ کے یوروپین فرم جیس مرے کے یہاں سے عینک لیتاہوں - اس مرتبہ مجھے ضرورت ہوئی تو میسرز - ایم ان - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ کلکتہ] سے فرمایش کی - چنانچہ دو مختلف قسم کی عینکیں بنا کر انہوں نے دی ہیں ' اور میں اعتراف کرتا ہوں کہ وہ ہرطرح بہتر اور عمدہ ہیں اور یوروپین کارخانوں سے مستغنی کردیتی ہے - مزید بر آں مقابلۃ قیمت میں بھی ارزاں ہیں ' کام بھی جلد اور وعدہ کے مطابق ہوتا ہے -

[ابو الکلام آزاد ۲ مئی سنہ ۱۹۱۴]

صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمانے پر ہمارے لائق و تجربہ کار ڈاکٹر ونکی تجویز سے اصلی پتھر کی عینک بذریعہ وی - پی ارسال خدمت کی جائیگی - اسپر بھی اگر اپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدل دی جائیگی -

عینک نکل کمانی مع اصلی پتھر کے قیمت ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک -
عینک رولڈ گولڈ کمانی مع اصلی پتھر کے قیمت ۶ روپیہ سے ۱۲ روپیہ تک
عینک اسپشل رولڈ گولڈ کمانی مثل اصلی سونے کے ' ناک چوڑی خوبصورت حلقہ اور شاخین نہایت عمدہ اور دبیز مع اصلی پتھر کے قیمت ۱۵ - روپیہ محصول وغیرہ ۲ آنہ -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجران عینک و گھڑی - نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹریٹ
ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

ہندوستانی دوا خانہ دہلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سر پرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدہا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسی کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالی شان کار و بار ' صفائی ' ستھرا پن ' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :

ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت ' (خط کا پتہ)

منیجر ہندوستانی دوا خانہ دہلی

دیوان وحشت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوی رضا علی صاحب - وحشت)

یہ دیوان فصاحت و بلاغت کی جان ہے ' جسمیں قدیم و جدید شاعری کی بہترین مثالیں موجود ہیں ' جسکی زبان کی نسبت مشاہیر عصر متفق ہیں کہ دہلی اور لکھنؤ کی زبان کا عمدہ نمونہ ہے ' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوی ہے - اسکا شائع ہونا شعر و شاعری بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اردو لٹریچر کی دنیا میں ایک اہم واقعہ خیال کیا گیا ہے - حسن معانی کے ساتھہ ساتھہ سلاست بیان ' چستی بندش اور پسندیدگی الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندھا ہے کہ جسکو دیکھکر نکتہ سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کی صدا بلند کی ہے -

مولانا حالی فرماتے ہیں ...... " آیندہ کیا اردو کیا فارسی دونوں زبانوں میں ایسے نئے دیوان کے شائع ہونے کی بہت ہی کم امید ہے ...... آپ قدیم اہل کمال کی یادگار اور انکا نام زندہ کرنے والے ہیں - " قیمت ایک روپیہ -

المشتہر

عبد الرحمن ' اثر - نمبر ۱۶ - کڑایہ روڈ - ڈاکخانہ بالیگنج - کلکتہ

مسلمان اب بهي هوشيار هوں !

مظالم البانيا

حضرت همدرد قوم مرحوم

السلام عليكم و رحمة الله و بركاته - كل كے انگريزي روزانه اخبارات ميں يه خبر مجمل درج تهي كه اپيرونس يعني اپيريس كے عيسائي باشندوں نے مقام كودره پر دو سو مسلمانوں كو نهايت بے رحمي سے انواع و اقسام كي عقوبتوں كے ساتهه مار ڈالا اور گرجا كو آگ لگا دي - آج جو خبر كسيقدر تفصيل كے ساتهه لندن سے شائع هوئي هے ارسكا مطلب يه هے كه اس خبر كي مختلف ذرائع و وسائل سے تصديق هوئي هے كه كودره ميں نهايت بے رحمي اور ايذا رساني كي گئي هے- مظلوموں كي چهاتيوں' هاتهه' پاؤں ميں كيليں يعني ميخهاے آهني ٹهونكي گئيں - هارمسودا ميں بهي ملے جنكے ساتهه سخت بے رحمي كي گئي تهي - بهتونكي آنگلياں كاٹ ڈالي گئي تهيں - يه ظاهر هوا هے كه كيلوچ كے قريب درسكو اور ديگر مقات ميں الباني مسلمانونكا قتل عام كيا گيا هے اور اونكو اونكے گهروں ميں اپيرونس كے لوگوں نے آگ لگا كر جلا ديا -

يه لفظي ترجمه ۷ - مئي كي خبر كا هے جو رائٹر كے ذريعه همكو آج ۹ مئي كو وصول هوئي هے - آپ كو معلوم هے كه ايسي خبريں كس احتياط كے ساتهه يورپ كے اخباروں ميں نكلتي هيں' اور كسقدر ان ميں كاٹ چهانٹ كي جاتي هے ؟ هندوستان ميں تو اور بهي زياده هوشياري و احتياط سے كام ليا جاتا هے با ايں همه اس خبر كا آنا اسكي صحت كيليے دليل قاطع هے بلكه معلوم هوتا هے كه جو كچهه بيان كيا گيا هے وه اصليت سے بدرجها كم هے-

اب هندوستان كے مسلمانوں سے پوچهتا هوں كه سكوت كبتك ؟ كيا وقت نهيں آگيا هے كه مدعيان اسلام كے جگر شق هوجائيں' اور سكون و صبر انهيں جواب ديدے ؟ اگر ايسا نهيں تو پهر ايمان كا دعوا كيوں ؟ اگر حكومت تركي كے زمانه ميں مسلمان عيسائيوں كے ساتهه ايسا كرتے تو عيسائي حكومتوں كے جهاز اسوقت قسطنطنيه پر گوله باري كررهے هوتے - جو لوگ ايك خدا كو پوجتے هيں اور خداے مصلوب و متعدد پر ايمان نهيں ركهتے' وه اس قابل كهاں كه انكي قابل نفرت وجود كے تلف هونے پر مطالبه كيا جاے ؟ يورپ كا ان مظالم كے نسبت يه خيال هے كه اگر يه نه هوتا تو البانيا ميں ايك عيسائي بادشاه كيوں مقرر كيا جاتا ؟ حالانكه تعداد مسلمانوں كي رعيت ميں به نسبت نصارے كے بهت زياده هے - پس اصل مدعا يه هے كه ان بد ترين كفار يعني مسلمانوں كا كسي طرح مقدس زمين يورپ ميں خاتمه كيا جاے - اگر كوئي مسلمان البانيا كا فرمانروا هوتا تو عيسائيوں كي جان و مال اور حقوق كي حفاظت كے ليے كل نصراني يورپ كے سلطنتيں اپني مجموعي قوت كے ساتهه موجود تهيں - كسي مسلمان كي كيا مجال تهي كه آنكهه اٹها كر بهي اونكي طرف ديكهه سكتا' ليكن اس صورت ميں مسلمانوں كا قلع قمع كيونكر هوسكتا تها - اسليے جو اصلي مقصود تها اوسكا پهلا باب يه خوں ريز حالات هيں - اصلي كتاب آينده شروع هوگي -

مگر سوال مقدم يه هے كه هندوستان كے سات كرور مسلمانوں كو اسلام كے ليے كيا كرنا چاهيے ؟ اسلام كي اصلي بنا فتح مكه سے پڑي' اور جبتك مسلمانوں نے جهاد كو نه چهوڑا وه ذليل نه هوے - جب سے اونهوں نے تلوار ڈالدي وه پامال هوگئے هيں - تركي اور كابل كو ديكهه لو كه كيا كرتي هے - يهاں هم مسلمانوں كے ليے جهاد شمشيري كا موقعه نهيں هے تو نهيں هم هندوستان كے مسلمان جهاد مالي كركے ايك بقية السيف سلطنت كو بچانے كي كوششيں كرسكتے هيں' پس براے خدا اٹهو اور مسلمانوں كو جگاؤ كه وه اپني آمدني كا ايك حصه اگرچه وه كيسا هي خفيف هو تركي كي بحري اور بري طاقت كے ليے وقف كر ديں -

اگر هندوستان كے سات كرور مسلمان ايك روپيه بلكه ايك پيسه بهي ماهوار اس غرض كے ليے وقف كرديں تو كيا كچهه هوسكتا هے - يه موقع هے كه كلكته' بمبئي' لكهنؤ' دهلي' لاهور وغيره شهروں ميں جلسه هاے عامه منعقد كيے جائيں اور قوم سے فوجي اور بحري امداد سلطنت اسلامي كے ليے اعانت طلب هو اور عام تحريك پيدا كيجاے - پهر جب يه تحريك شروع هو تو يه ضروري هوگا كه راجه صاحب محمود آباد اور سر كريم بهائي وغيره معتمدين ملك اسكے امين و محافظ بنيں اور قوم كو اپني اعانت كي نسبت پورا اعتماد رهے -

ميں ايك ملازمت پيشه شخص هوں' ميں اس كام ميں كوئي بڑا حصه لينے كي طاقت اپنے ميں نهيں پاتا - اسليے ميں آپ سے درخواست كرتا هوں كے آپ كمر همت باندهيں اور اگر آپ مناسب خيال كريں تو خدام كعبه كے كام كو اپنے ذمه لے ليں - اسلام و مسلمانوں كي نجات اسي ميں هے بشرطيكه ايمانداري سے كام كيا جاے -

(خاكسار - م - ا -)

دهلي کے خانداني اطبـا اور دوا خـانه نورتن دهلي

یه دوا خانه عرب - عدن - افریقه - امریکه - سیلون - آسٹریلیا - رغیره وغیره ملکرنمیں اپنا سنه جما چکا ہے اسکے مجربات معتمدالملک احترام الدولـه قبـله حکیم محمد احسن الله خان مرحوم طبیب خاص بهادر شاه دهلی کے خاص مجربات هیں -

دوائي ضیق - هر قسم کي کهانسي و دمـه کا مجرب عـلاج في بکس ایک توله ۲ دو روپیه -

حب قتـل دیدان - یه گولیاں پیٹ کے کیڑے مار کر نـکال دیتي هیں في بکس ایک روپیه -

المشتهر حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانه نورتن دهلی فراشخانه

روغن بیگـم بهـار

حضرات اهلکار امراض دماغي کے مبتلا وگرفتار' وکلا' طلبه' مدرسین' معلمین' مولفین' مصنفین' کیخدمت میں التماس ہے که یه روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابهي دیکها اور پڑها ہے' ایک عرصے کی فکر اور سونچ کے بعد بهترے مفید ادویه اور اعلى درجه کے مقوي روغنوں سے مرکب کر کے تیار کیا گیا ہے' جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخه ہے' اسکے متعلق اصلي تعریف بهي قبل از امتحان و پیش از تجربه مبالغه سمجهي جا سکتي ہے صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یه امر ظاهر هو سکتا ہے که آجکل جو بهت طرحکے ڈاکٹر کبیراجي تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بهي کرتے هیں آیا یه یوناني روغن بیگم بهار امراض دماغي کے لیے بمقابله تمام مروج تیلونکے کهانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز وخوشبودار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کهانتک قدرت اور تاثیر خاص رکهتا ہے - اکثر دماغي امراض کبهي غلبۀ برودت کیوجه سے اور کبهي شدت حرارت کے باعث اور کبهي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هو جاتے هیں' اسلیے اس روغن بیگم بهار میں زیاده تر اعتدال کي رعایت رکهي گئي ہے تاکه هر ایک مزاج کے موافق هو مرطوب و مقوي دماغ هونیکے علاوه اسکے دلفریب تازه پهولوں کي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهیگا' اسکي بو غسل کے بعد بهي ضائع نہیں هوگي - قیمت في شیشي ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپیه ۸ آنه -

بتّیـکا

بادشاه و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - یوناني مڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي یعنے -

بتّیکا ـــ کے خواص بهت هیں' جن میں خـاص خـاص باتیں عمر کي زیادتي' جواني دائمي' اور جسم کي راحت ہے' ایک گهنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه کي آزمایش کي ضرورت ہے -

راما ترنجن تیله اور برنمیر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شهنشاه مغلیه کے حکیم تهے - یه دوا فقط همکو معلوم ہے اور کسي کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بهیجي جائیگي -

"ونڈر فل کالیهو" کو بهي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه باره آنه ممسک پاس اور الکٹریک ریگر پرسٹ پانچ روپیه باره آنه محصول ڈاک ۲ آنه یوناني گوٹ بازار کا سامپل یعني سر کے درد کي دوا لکهنے پر مفت بهیجي جاتي ہے - فوراً لکهیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹریٹ - کلکته

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machnabazar Street
Calcta.nt

سوانح احمدي یا تواریخ عجیبه

یه کتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوي اور حضرت مولانا مولوي محمد اسمعیل صاحب شهید کے حالات میں ہے - آپ أمي تهے باطني تعلیم شغل برزخ - اور بیعت کا ذکر دیباچه کے بعد دیا گیا ہے - پهر حضرت رسول کریم صلعم کي زیارت جسمي - اور توجه بزرگاں هر چهار سلسله مروجه هند کا بیان ہے - صدها عجیب وغریب مضامین هیں جسمیں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے - اپکے گهوڑیکي چوري کي گهاس نه کهانا - انگریزي جنرل کا عین موقعه جنگ پر اپکا لشکر میں لے انا - حضوري قلب کي نماز کي تعلیم - صوفي کي خیال مخالفونکا افت میں مبتلا هونا - سکهونسے جهاد اور کئي لڑائیاں - ایک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بیعت هو جانا - شیعونکي شکست - ایک هندو سیٹهه کا خواب هولناک دیکهکر اپسے بیعت هونا - ایک انگریز کي دعوت - ایک شیعه کا حضرت سرورکا ئنات کے حکم سے اپکے هاتهه پر بیعت کرنا - حج کي تیاري - اور غیبي اونٹونکا عدن پهونچانا باوجود أمي هونیکے ایک پادري کو اقلیدس کي مسایل دقیقه کا حل کردینا سمندر کے کهاري پاني کا شیرین هوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبه وغیره حجم ۲۲۴ صفحه قیمت دو روپیه علاوه محصول -

دیار حبیب (صلعـــم) کے فوتـــو

گذشته سفر حج میں میں اپنے همراه مدینه منوره اور مکه معظمه کے بعض نهایت عمده اور دلفریب فوٹو لایا هوں - جن میں بعض تیار هوگئے هیں اور بعض تیار هو رہے هیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیهوده اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجاے یه فوٹو چوکهٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوه خوبصورتي اور زینت کے خیر و برکت کا باعث هونگے - قیمت فی فوٹو صرف تین آنه - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار هیں اکٹهے منگانے کي صورت میں ایک روپیه آٹهه آنه علاوه خرچ ڈاک - یه فوٹو نهایت اعلى درجه کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے هیں - بمبئي وغیره کے بازاروں میں مدینه منوره اور مکه معظمه کے جو فوٹو بکتے هیں - وه هاتهه کے بنے هوئے هوتے هیں - اب تک فوٹو کي تصاویر اُن مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نہیں کرسکا - کیونکه بدوي قبائل اور خدام حرمین شریفین فوٹو لینے والوں کو فرنگي سمجهکر انکا خاتمه کردیتے هیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وهاں بهت رسوخ حاصل کر کے یه فوٹو لئے - (۱) کعبة الله - بیت الله شریف کا فوٹو سیاه ریشمي غلاف اور اسپر سنهري حروف جو فوٹو میں بڑي اچهي طرح پڑهے جاسکتے هیں (۲) مدینه منوره کا نظاره (۳) مکه معظمه میں نماز جمعه کا دلچسپ نظاره اور هجوم خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کمپ اور مسجد خیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظاره (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑهنا (۷) جنت المعلى واقعه مکه معظمه جسمیں حضرت خدیجه حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنه والده حضور سرور کائنات کے مزارات بهي هیں (۸) جنت البقیع جسمیں اهل بیت و امهات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي الله عنه شهداے بقیع کے مزارات هیں (۹) کعبة الله کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوه صفا ومروه اور وهاں جو کلام رباني کي آیت منقش ہے فوٹو میں حرف بحرف پڑهي جاتي ہے -

دیگـــر کتـــابیں

(۱) مذاق العارفین ترجمه اردو احیا العلوم مولفه حضرت امام غزالي قیمت ۹ روپیه - تصوف کي نهایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۲] هشت بهشت مجموعه حالات و ملفوظات خواجگان چشت اهل بهشت اردو قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - [۳] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجوده حکماے هند کے باتصویر حالات و مجربات ایک هزار صفحه مجلد قیمت ۴ روپیه - [۴] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفه حضرت مولانا جامي رح قیمت ۳ روپیه -

(۵) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو هزار صفحه کي کتابیں اصل قیمت معه رعایتي ۲ روپیه ۸ آنه ہے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندره سو صفحه ڈمئي کاغذ بڑا سایز ترجمه اردو قیمت ۶ روپیه ۱۲ آنه

منیجر رساله صوفی پنڈي بهاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

14 MCLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription Rs. 8

Half yearly „ 4-12

مدیر مسئول و رئیس التحریر

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

سالانہ — ۸ — روپیہ

ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

نمبر ۲۴ — کلکتہ: چہارشنبہ ۲۲ رجب ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta : Wednesday, June, 17. 1914.

الاسبوع

" مسئلۂ ندوہ " کے متعلق بعض بزرگوں نے ہمیں لکھا ہے کہ الہلال کیوں خاموش ہے ؟ کیا مقصود اصلی حاصل ہو گیا ؟

جواباً گذارش ہے کہ مقصود اصلی تو حاصل نہیں ہوا لیکن حصول مقصد کا جو عملی وسیلہ ہو سکتا تھا اور جو اس درجہ ضروری تھا کہ اسکی تلاش بھی کم از تلاش مقصد حقیقی نہ تھی ' الحمد للہ کہ وہ حاصل ہو گیا ہے - ۱۰ مئی کو مسلمانوں کی ایک ایسی عظیم الشان جماعت نے جو ہندوستان میں کسی اہم مسئلہ کیلیے یکجا ہو سکتی ہے ' ۹ - آدمیوں کی ایک کمیٹی منتخب کر لی ہے -

الہلال کا مقصد حصول نتائج ہے نہ کہ محض تسلسل مباحث و ہنگامۂ تحریر و نگارش - ایک با قاعدہ اور معتمد کمیٹی کے قائم ہوجانے کے بعد ہم نے بھی مناسب سمجھا کہ اب اسکے نتائج کا انتظار کریں ' اور دیکھیں کہ کیا صورت حال پیش آتی ہے ؟

دو ہی صورتیں ہیں جو ہمارے سامنے ہیں :

یا تو حضرات ندوہ اصلاحی کمیٹی کا ساتھ دینے کیلیے طیار ہو جائینگے اور اسکے کاموں میں حارج نہونگے - یا (خدا نخواستہ) بعض نا سمجھ اور نادان لوگوں کے طفلانہ خیالات سے متاثر ہو کر کوشش کرینگے کہ اپنے استبداد اور شخصیت کے آگے جماعت کی خواہشوں کو کوئی چیز نہ سمجھیں -

پہلی صورت میں انشاء اللہ مقصود اصلاح حاصل ہے اور کچھ ضرورت نہیں کہ جو کام ایک کمیٹی کے ہاتھ میں دیدیا گیا ہے وہ اخبار کے صفحوں پر لایا جاے -

لیکن اگر خدا نخواستہ دوسری صورت پیش آئی تو پھر مجبوراً ہم سب کا فرض ہوگا کہ " مسئلۂ اصلاح ندوہ " کی طرف پہلے سے بھی زیادہ متوجہ ہوں ' اور جو لوگ نادانی سے سمجھتے ہیں کہ ایک ایسی عظیم الشان جماعت کی منتخب کردہ کمیٹی کی قوت سے بآسانی انکار کر دیا جاسکتا ہے ' انہیں بتلا دیں کہ مثل اور بہت سی پچھلی رایوں کے انکی یہ راے بھی صحیح نہیں ہے ' اور ایک ایسی امید کو اپنے دماغ میں جگہ دینا ہے جس کا نتیجہ نامرادی کے سوا اور کچھ نہ ہو گا -

ایسا کرنا نہ صرف اصلاح ندوہ ہی کیلیے ناگزیر ہوگا بلکہ اسلیے بھی کہ بہتر سے بہتر قومی اجتماع اور بڑا سے بڑا جلسہ جو کسی قومی مسئلہ کیلیے منعقد ہو سکتا ہے ' وہ وہی تھا جو ۱۰ مئی کو دہلی میں منعقد ہوا - پس ہر اُس شخص کا جو ہندوستان میں کام کرنا چاہتا ہے اور اپنے صدہا سیاسی و غیر سیاسی مقاصد کو محبوب رکھتا ہے ' فرض ہے کہ جماعت کی قوت کے تحفظ اور عام راے کے احترام کے بقا کیلیے اس جلسہ کی واقعی ہستی و وقعت کو ہر حال میں قائم رکھے ' اور ایک لمحہ کیلیے بھی ان لوگوں کی مہلک کوششوں کو کامیاب ہونے نہ دے جو محض اپنے وقتی اور شخصی منافع کیلیے آمادہ ہوگئے ہیں کہ کسی طرح اس جلسہ کی قوت سے انکار کردیں ' اور اس طرح مسلمانوں کو انکے اعمال حیات کے سب سے بڑے آلہ سے محروم کردیں -

پس ہم انتظار کر رہے ہیں کہ اصلاحی کمیٹی کو حضرات ندوہ کی جانب سے قطعی جواب کیا ملتا ہے ؟ اسکے بعد اپنی راہ اختیار کرینگے -

ہم نے سنا ہے کہ طرح طرح کی کوششیں کی جا رہی ہیں کہ کسی طرح سعی اصلاح و اصلاح سے پہلے ریاست بھوپال اور ریاست رامپور کے ملتوی شدہ وظائف کھل جائیں - سنا ہے کہ اس غرض سے بعض لوگ بھوپال جائینگے -

لیکن ہم نہیں سمجھتے کہ جن لوگوں نے ۱۰ - مئی کے عام قومی فیصلہ کا ساتھ دینے اور اسکی مخالفت کے خیال خام سے باز آجانے کا ابتک اعلان نہیں کیا ' انہیں کیا حق ہے کہ وہ اُن اعانات کے لیے دست طلب بڑھائیں جو " تا وقت اصلاح " کی شرط کے ساتھ ملتوی کر دی گئی ہیں !

بالآخر ۱۲ - جون کو " زمیندار لاہور " کی اپیل چیف کورٹ لاہور میں پیش ہوئی - گورنمنٹ کی جانب سے مسٹر پٹ مین اور اپیلانٹ کی جانب سے مسٹر فضل حسین بیرسٹر اٹ لا پیرو کار تھے -

اس مقدمہ کیلیے انتظام کیا گیا تھا کہ مشہور مسٹر نارٹن کی خدمات حاصل کی جائیں - خود مسٹر موصوف کو بھی اس مقدمہ سے اسقدر دلچسپی تھی کہ وہ نہایت شوق سے لاہور جانے کیلیے مستعد تھے -

لیکن افسوس ہے کہ وقت پر اطلاع نہیں دیگئی ' اور ۱۵ - جون تک کیلیے وہ ایک دوسرے بڑے مقدمے کے واسطے روک لیے گئے -

کارروائی دو دن تک جاری رہی - اُن تمام مضامین کے قابل اعتراض حصوں پر بحث ہوئی جو دوسری ضمانت اور آخری ضبطی کا موجب قرار دیے گئے ہیں - ضمناً یہ مسئلہ بھی چھڑ گیا کہ " گورنمنٹ " کا مفہوم حقیقی کیا ہے ؟ وہ حکام و اشخاص جو ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں ' یا کوئی اور شے جو ایک بالا تر نظامی قوت ہے ؟

مسٹر فضل حسین نے بمبئی لا رپورٹ سے ایک مقدمہ کا فیصلہ سنایا جسمیں لکھا ہے کہ " گورنمنٹ کے خاص خاص افراد کے متعلق تنفر پھیلانا خود گورنمنٹ کے خلاف نفرت پھیلانا نہیں ہے ' کیونکہ افراد آتے جاتے رہتے ہیں ' مگر گورنمنٹ ہمیشہ مستقل رہتی ہے "

فیصلہ ابھی محفوظ ہے - ہم آیندہ اشاعت میں تفصیلی طور پر لکھینگے -

مسئلۂ مساجد و قبور لشکر پور

بنگال مسلم لیگ

پرسوں شب کو مسلم لیگ بنگال کا ایک جلسہ منعقد ہوا' اور اسمیں یہ مسئلہ باقاعدہ پیش ہوا کہ ۵ - جون کے جلسے کي جو فرضي اور مصنوعي کارروائي اخبارات میں بذریعۂ تار بھیجي گئي ہے وہ کیوں بھیجي گئي اور کس نے بھیجي ؟

سکریٹري صاحب نے بیان کیا کہ انہیں اس تار کي کوئي خبر نہیں اور نہ کسي دوسرے ذمہ دار شخص نے لیگ کے دفتر سے بھیجا ہے !

بہر حال ایک با قاعدہ تجویز اسکے متعلق منظور ہوگئي' اور قرار پایا کہ سکریٹري اسکي تغلیط اخبارات میں بھیجدیں -

جب اس تار کے مضمون کي مصنوعیت و کذب بیاني تسلیم کرلي گئي' تو اب ہمیں اس سے کچھہ بحث نہیں کہ وہ تار کس نے بھیجا اور کیوں بھیجا ؟

مسئلۂ مساجد کي موجودہ حالت یہ ہے کہ ابتک کوئي با قاعدہ جواب ہز اکسلنسي کي جانب سے نہیں آیا ہے - غالباً جولائي کے پہلے ہفتہ میں کلکتہ تشریف لائینگے - یہ بالکل آخري فرصت ہے جو انکے سامنے ہے - امید ہے کہ وہ اپني مشہور دانشمندي کا اس موقع پر بھي ایک یادگار نمونہ پیش کرینگے اور لیگ اور انجمن دفاع کے قائم مقاموں سے ملکر مسلمانوں کو انکي سب سے بڑي بیچیني کے طرف سے اطمینان دلا دیں گے -

مسلم یونیورسٹي

ایسو سي ایشن کے متعلق گذشتہ اشاعت میں ہم نے خواہش کي تھي کہ صدر دفتر ۱۵- جون کي جگہ کوئي دوسري تاریخ مقرر کردے تاکہ کافي لوگوں کو شریک کار ہونے کا موقعہ ملے - ہم نہایت خوش ہیں کہ اس سے قبل ہي مسٹر محمد علي کي درخواست پر ایک ماہ کي مہلت آور بڑھا دي گئي ہے' اور اب آخري تاریخ الکٹوریٹ کے درج رجسٹر ہونے کي ۱۵ - جون کي جگہ ۱۵ - جولائي قرار پائي ہے - ہم سکریٹري کمیٹي کي اس فراخ دلي اور قابل تعریف مستعدي کے شکر گذار ہیں' اور سمجھتے ہیں کہ انھوں نے اپنا انتہائي فرض ادا کر دیا - اب عام تعلیم یافتہ حضرات اور زمینداران و ٹیکس ادا کنندگاں کا فرض ہے کہ اس مہلت سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور فیس داخلہ و سال اول بھیجکر بکثرت شریک کار ہوں -

ممکن ہے کہ بعض اصحاب کو خیال ہو کہ فیس کي بھي قید لگا دي گئي ہے - لیکن ایسا خیال کرنا بڑي ہي چھوٹے درجہ کي بات ہوگي - ان طبقوں کے حضرات کو ایسے منسوبات سے بھي اپنے تئیں محفوظ رکھنا چاہیے - دس روپیہ سالانہ کوئي ایسي بڑي رقم نہیں جو تجارتي پیرز اور زمینداروں کیلیے قابل ذکر ہو -

ادنی قسم کا ہوانا سگار بھي دس روپیہ سیکڑہ سے کم میں نہیں آتا - کتنے ہي ارباب استطاعت ہیں جو ہر ماہ دو چار ڈبے ضرور ہي سگار کے پھونک ڈالتے ہونگے - یہي سمجھہ لیں کہ سال میں ایک سو سگار کم پیے !

کرانچي بائسکوپ کمپني

بعد کي خبروں سے معلوم ہوا کہ کرانچي کي جس سیني میٹو گراف کمپني نے "عظیم" نامي قصے کي فلم دکھلا کر اسلام و پیروان اسلام کي دلازاري کي- ایک نہایت شرمناک کوشش کي ہے' اسکے مینجنگ ڈائرکٹر کا نام مسٹر گرین فیلڈ ہے -

بعض واقعات جو مقامي اینگلو انڈین معاصر میں شائع ہوے ہیں' انسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک نہایت سرکش اور مغرور آدمي ہے' اور نہایت بے پرواہي سے کہتا ہے کہ جن لوگوں کو میرے تماشے سے دکھہ پہنچتا ہو' وہ تماشہ گاہ سے نکل جائیں - ہم نے یہ پڑھکر کہا کہ سچ ہے - (جس قوم کو اسکي قسمت نے اپنے تخت اقبال و عزت کے چھوڑنے پر مجبور کیا ہو' اسکے لیے اس تھیٹر منیجر کا یہ کہنا بالکل ٹھیک ہے کہ میرے تماشہ گاہ کو چھوڑ دو - اصل میں یہ سب باتیں قومي دولت و ادبار کا نتیجہ ہیں - جو قوم ذلیل سمجھہ لي جاتي ہے' آسے مسلط قوم کا ہر ادنی سے ادنی فرد بھي ذلیل و حقیر سمجھتا ہے - اسکي کوئي ہستي ہي تسلیم نہیں کي جاتي - جذبات و معتقدات کا پاس کرنا تو بڑي بات ہے :

جرم مست پیش تو گر در من کم ست
خود کردہ ام پسند خریدار خویش را !

یہ واقعہ کوئي تازہ واقعہ نہیں ہے - غالباً سنہ ۱۸۸۰ میں ایک تھیٹریکل کمپني نے کسي مشنیري شخص سے ایک ڈراما لکھوایا تھا' اور اسمیں واقعۂ افک کي بنا پر ایک ابلیسانہ تہمت تراشي کي گئي تھي - اسي طرح گذشتہ سال دھلي میں بھي ایک کمپني نے حضرۃ اسماعیل (ع) کے متعلق ایک فرضي قصہ کي فلم منگوائي اور پبلک میں اس سے سخت جوش پھیل گیا - قانون موجود ہے جو کہتا ہے کہ ہر مذہب کے جذبات کا پاس و لحاظ رہے - پینل کوڈ بھي ہے جسکي دفعہ ۱۵۱' ۱۵۲' اور ۲۹۸ کہتي ہے کہ کوئي فرد کسي دوسرے فرقے کي مذہبي توہین نہ کرے اور قوموں کو باہم اشتعال نہ دلایا جاے - بے طرفدار حکومت بھي اپنے دبدبۂ و سطوت کے ساتھہ قائم ہے اور اسکے اصول حکومت کي پہلي سطر یہ ہے کہ کسي مذہب کي تحقیر و تذلیل نہو - یہ سب کچھہ ہے' تاہم اسکو کیا کیجیے کہ ان میں سے ہر سے بیکار ہے جب تک آس سے کام لیدے والے بھي اپنے اندر قوت نہ رکھتے ہوں - قومي ذلت و ادبار ایک ایسا زخم ہے جسکے لیے کوئي مرہم مفید نہیں ہوسکتا - قوت ہو تو پھر قانون کي بھي ضرورت نہیں - یہ روح حیات نہیں تو تمام چیزیں بیکار ہیں - مردہ لاش سامنے پڑي ہو تو مغرور اور سرشار نخوت قدموں کو ٹھکرانے سے کون روک سکتا ہے ؟ قانون بہت کریگا تو بعد کو سزا دیدیگا' لیکن جو شیشہ ٹوٹ چکا آسکے جوڑنے کیلیے مرہم بتي بیکار ہے !

آہ ! تم نے قرآن کو بالکل بھلا دیا' جسمے ملکۂ سبا کي زباني ان تمام مصائب کي اصلي علت پہلے ہي بتلا دي تھي: ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوہا' و جعلوا اعزۃ اہلہا اذلۃ و کذالک یفعلون ! (۲۷ : ۳۲)

مسٹر گرین فیلڈ

تاہم مسٹر گرین فیلڈ کو معلوم ہونا چاہیے کہ زخمي شیر کو زخمي سمجھہ لیدے میں تو کوئي غلطي نہیں ہے' لیکن زخمي شیر کو زخمي بھیڑیا سمجھہ لینا صحیح نہوگا - مسلمان اپني غفلت و ترک عمل کے ہاتھوں خواہ کتنے ہي ذلیل و حقیر ہوگئے ہوں' تاہم ابھي وہ وقت نہیں آیا ہے کہ دنیا کي سب سے بڑي بے داغ زندگي کے متعلق ایسي ناپاک جسارتیں دیکھیں اور اپنے تئیں طاقت سے محروم پاکر خاموش ہو رہیں - دنیا میں گو سب سے بڑي طاقت حکومت و فرمان روائي سمجھي جاتي ہے' لیکن حکومت کے بغیر بھي دنیا میں بہت کچھہ ہوسکتا ہے اور ہوا ہے -

وہ اس قسم کي معذرتات پر محض اس وجہ سے عضبناک نہیں ہوتے کہ انکا مذہبي اعتقاد اس سے زخمي ہوتا ہے' بلکہ صرف اسلیے کہ سچائي کے عالمگیر اصول پر حملہ کیا جاتا ہے' اور محض افترا اور بہتان کے ذریعہ اپنے مذہبي عداوت و بغض کا مقصد حاصل کرنے کي ناپاک کوشش کي جاتي ہے - وہ اپنے مخالفوں سے رعایت کے طالب نہیں ہیں بلکہ صرف سچ بولنے کے !

شذرات

دولـــة عليـــة اور يـــونـان

جنــگ کے آثار و عــلائــم

صدیوں کي اسلامي آبادیاں لٹ گئیں' ظلم و غارت اور وحشت و سفاکي کا نشانه بنیں' لاکھوں مسلمان بے سروساماني کے ساتھه ترک وطن پر مجبور هوے' ریاست هاے بلقان و یونان کي فوجي و غیر فوجي جماعتوں نے اُنکے ساتھه جوکچھه سلوک کیا' وہ تمام عالم کو معلوم هے' اور اسکو ایک بار اور یاد کرلینے کیلیے سینٹ پیٹرز برگ کے نیم سرکاري اخبار " نووي ریمیا " کے نامه نگار موسیو مشکوف کا یه بیان کافي هوگا:

" آجتک کسي وحشي سے وحشي ملک و قوم نے بھي اپنے بے بس اور مظلوم محکوموں کو اس تباهی و بربادي اور وحشت و سفاکی کے ساتھه ترک وطن پر مجبور نه کیا هوگا' جسطرح هزاروں فاقه مست مسلمان عورتیں اپنے شیر خوار بچوں کو گود میں لی هوئیں اور چھوٹے چھوٹے بچوں کی انگلیاں پکڑي هوئیں' ناگهانی فرار پر مجبور کی گئیں' اور جنکا وجود فی الحقیقت انسان کی محبت حیات کا ایک درد انگیز ترین نمونه هے - وہ ان مصائب میں گرفتار هو چکی هیں جن سے زیادہ تلخی موت میں بھی نهوگی' تاهم موت سے بچنے کے لیے نئی زمینوں کو تلاش کر رهی هیں ! "

یه سب کچھه هوا اور هورها هے' مگر نه تو " انساني مصیبت " کے مفهوم کا اس تمام عرصۂ وحشت و سفاکي میں خود یونان کو احساس هوا' اور نه یورپ کي دارالحکومتوں هي میں اسے چنداں اهمیت دي گئي -

لیکن اب جبکه اس قومي هجرة اور ترک وطن کا ایک خفیف سا سبق یونان کو دیا گیا اور تھریس و ایشیاے کوچک سے یوناني نکلنے پر مجبور هوے' تو یکا یک دنیا کا گم گشته " اخلاق " پھر نمودار هو گیا - " انسانیة " اور " انصاف و عدالة " کے فراموش شده الفاظ جنکے معاني کے سمجھنے کي اینھنس یا لندن و پیرس میں کبھي کوشش نهیں کي گئی تھي' یکایک یونان کو یاد آگئے' اور " ظلم و سفاکی " کا مرثیه جسکے غم آلود ترانوں کیلیے سرزمین مغرب میں کل تک ایک نا تمام آہ بھي نه تھي' اب اس درد و حسرت کے ساتھه شروع هوگیا که عجب نهیں' یورپ کي وزارت خارجیه کي تمام مجلسیں صف ماتم بچھا دیں' اور هر طرف سے آہ و بکا کے نعرے بلند هوجائیں !

شاید آجتک دنیا کي نظر عبرة کیلیے اس سے زیادہ دلچسپ تماشه کوئي نه هوا هوگا که یونان' یعني گذشته دو سالوں کے سوانح مظلمه و حوادث الیمه کا یونان' اپنے ایک وزیر کي زباني ۱۳ - جون کو یوناني چیمبر میں اعلان کرتا هے : " ترک جس تشدد اور جبر کے ساتھه یونانیوں کو انکے گھروں سے نکال رهے هیں اسکي نظیر تاریخ میں نهیں ملیگي - انکا اراده هے که وہ رعایا جو ایک زمانۂ دراز سے وهاں بستي آئي هے' یکایک نکال باهر کي جاے " !

الله الله' یونان کي زبان بھي اب " تشدد اور جبر " کے لفظ سے آشنا هوگئي' اور اُسے بھي ایسے مظالم کي شکایت هے جسکي " نظیر تاریخ میں نهیں ملیگي " ؟

ويل للمطففين الـذين اذا اکتالوا على الـناس يستوفون و اذا کالوا هم او وزنـوا هم يخسرون ! الا يظن اولائک انهم مبعوثون ليوم عظيم ؟ (۸۳ : ۱)

کیا هي تباهي و بربادي هے ان لوگوں کیلیے جو لوگوں سے اپنے لیے لیتے هیں تو پورا پورا ماپ کر لیتے هیں' لیکن دینے کا وقت آتا هے تو چاهتے هیں که کم کرکے دیں ! افسوس ! کیا انهیں اس بات کا کچھه خیال نهیں که ایک بڑا هي سخت دن آنے والا هے' اور اسمیں جواب دهي کیلیے کھڑا هونا پڑیگا ؟

مسیحي دنیا نے اگر صداقت اور راست باري میں تمدن و علوم کي طرح اتنی ترقي نهیں کي هے که مسلمان و مومن بن جاے' تو کاش وہ مسیح هي کي سچي پیرو هوجاتي جسکا مقدس قول متی نے همیں سنایا هے : " تو اپنے بھائی کے ساتھه وهی کر جو تو چاهتا هے که وہ تیرے ساتھه کرے " !

۱۲ - سے ۱۴ - تک کی تار برقیوں سے معلوم هوتا هے که حکومت یونان یونانیوں کی جلا وطني کے واقعه کو نهایت رنگ آمیزي کے ساتھه شائع کر رهی هے - چھه جهاز یوناني جلا وطنوں کو جزائر ایجین میں پهنچا رهے هیں - بیس هزار سے زیادہ ایشیاے کوچک سے ایران چلے آئے هیں - پچاس هزار کے قریب وسط ایشیا کے سواحل پر آمادۂ سفر هیں -

لیکن جو تار ۱۲ کو قسطنطنیه سے آیا هے' اس سے معلوم هوتا هے که یوناني اظهارات کو باب عالي کے اندر چنداں اهمیت نهیں دي گئي - طلعت بے نے اعلان کیا هے که بلا شبه ایوالي میں بعض ترک افسروں سے کچھه زیادتي هوئي تھي لیکن انهیں موقوف کردیا گیا - باقي تشدد اور سختي کے جو اظهارات اینھنس سے کیے جا رهے هیں' وہ مبالغه آمیز هیں !

۱۴ - کا تار هے که یونان کے سفیر نے باب عالي میں ایک نوٹ پیش کیا هے جسمیں لکھا هے که اگر تشدد کا انسداد نهوا تو اسکے نتائج کے هم ذمه دار نهیں !

یوناني وزیر اعظم نے تقریر کرتے هوے کها که اگر حالات میں تبدیلي نه هوئي تو یونان فقط رونے هی پر اکتفا نهیں کریگا ! -

بهر حال ترکی اور یونان کے ایک قریبي جنگ کا جو ظن غالب تمام یورپ میں کیا جا رها تھا' یقین کیا جاتا هے که اسکے سریع النتائج آثار شروع هوگئے هیں' اور جونهي دولت عثمانیه کے آخري جنگي جهاز بوسفورس میں پهنچ جائیں گے' اعلان جنگ هو جائیگا -

اصل یه هے که جس دن سے پرنس سعید حلیم کي وزارت نے اپنے تعجب انگیز اور محیر العقول عسکري انتظامات اور فوري اصلاحات شروع کیں' اور پھر جس دن سے انور پاشا کي وزارت جنگ کا اعلان هوا' اُسي وقت سے یه امر قطعي سمجھه لیا گیا تھا که ان طیاریوں کا مقصود یقیناً کوئي قریبي جنگ هے اور ترکي نے فیصله کرلیا هے که حکومت کي بقیه هستي کو برقرار رکھنے کیلیے ایک مرتبه اور میدان جنگ میں نکلے اور اپنے نئے بحري همساید سے ایک فیصله کن مقابله کرلے : وما تشاؤن الا ان یشاء الله ان الله کان علیماً حکیما -

الہلال

٢٢ رجب ١٣٣٢ ہجری

ادبیات

مرزا غالب مرحوم کا غیر مطبوعہ کلام

مصائب غدر' قلعۂ معلی کی تباہي' وفاداري و بغاوت کي ایک قدیمي حکایت !

مرزا غالب مرحوم کا سال وفات "آہ غالب بمرد" ہے - یعني سنہ ١٢٨٥ ہجري -

اس لحاظ سے في الحقیقت انکا شمار موجودہ عصر جدید کے عہد میں ہونا چاهیے - هندوستان میں پریس سترهویں صدي عیسوي کے اواخر میں رائج هوچکا تھا اور غدر سے پہلے خود دهلي میں حاجي قطب الدین وغیرہ تجار کتب نے بعض پریس قائم کردیے تھے - پس انکو اپني تصنیف و تالیف کیلیے ابتدا هي سے پریس موجود ملا ' اور اپنے حاصل عمر کو اشاعۃ و طباعۃ کیلیے غیروں پر چھوڑکر دنیا سے چلے جانے کي مصیبت سے دو چار ہونا نہ پڑا جو في الحقیقت کسی صاحب کمال کیلیے زمانۂ گذشتہ کي سب سے بڑي مصیبت اور سب سے بڑا جانکاہ صدمہ رہا ہے -

انکی کلیات نظم و نثر اور مکاتیب و رسائل اردو و فارسي کي تمام کتابیں باستثناء اردوے معلی (جو انکے انتقال کے بعد مرتب هوئي) انکي زندگي میں خود انہیں کي زیر نگراني شائع هوچکي تھیں - دیوان فارسي غالباً سب سے پہلے مطبع اودہ اخبار لکھنو (نولکشوري پریس) میں خود چھپوایا - اسي طرح پہلے مہر نیمروز' پھر مع دستنبو و مکاتیب فارسیہ باسم پنج اهنگ شائع کي - قاطع برهان ' درفش کاویاني ' نامۂ غالب ' تیغ تیز وغیرہ دهلي میں چھپوائیں - دیوان اردو بھي غالباً پہلے مطبع اودهہ اخبـــار میں اور پھر مکرر سہ کرر دهلي و لکھنو میں چھپوا کو شائع کیا -

لیکن معلوم هوتا ہے کہ آخري زمانے میں جسقدر اردو کلام کہا گیا' وہ نئے ایڈیشنوں میں داخل نہیں هوا - جو پہلا ایڈیشن غدر سے پہلے دهلي میں چھپا تھا ' اسي کي نقلیں چھپتي رهیں - بخلاف کلیات نظم فارسي کے جسکا پہلا ایڈیشن اور موجودہ ایڈیشن ' دونوں میرے پاس موجود هیں ' مگر دونوں کے قصائد و غزلیات و قطعات وغیرہ کي تعداد میں بہت بڑا فرق ہے - پہلے ایڈیشن میں ملکۂ وکٹوریا کي مدح کا قصیدہ :

دور روزگارها نتواند شمار یافت
خود روزگار انچہ دریں روزگار یافت

اور ٣٣ - واں قصیدہ سر اکلینڈ کالون والا :

بهرکس شیوۂ خاصي در ایثار ست ارزاني
زمن مدح و زلارڈ ایلـــن براگنجینہ افشاني

اور لارڈ کیننگ کے دربار آگرہ اور عطاے خطابات کي تبریک :

ز سال نو دگر ابے بروي کار آمد

وغیرہ قصائد هیں - اسي طرح سر سالار جنگ اعظم کی مدح مشہور قصیدہ :

شرطست کہ داستان نہ گویم

بھي نہیں ہے کہ یہ غدر کے بعد لکھا گیا -

اس سے معلوم هوتا ہے کہ فارسي کلیات نظم کے هر ایڈیشن میں نیا کلام شامل کردیا جاتا تھا -

مگر افسوس کہ اردو دیوان کي قسمت اس بارے میں نارسا رهي اور نیا کلام اسمیں شامل هوتا نہ رها - اسکا ثبوت وہ متعدد غزلیں ' قطعات ' رباعیاں ' اور بعض اردو قصائد هیں جو بعض حضرات کے پاس قلمي موجود هیں اور مطبوعہ دیوان میں انکا پتہ نہیں -

اس قسم کے غیر مطبوعہ کلام میں سے دو اردو رباعیاں میں نے اُس مطبوعہ نسخہ کے حاشیہ پر خود میرزا صاحب کے هاتھہ سے لکھی هوئي دیکھي هیں' جو انہوں نے خواجہ فخر الدین حسین دهلوي مصنف سروش سخن کو دیا تھا - اور دو قصیدے ' دو قطعے ' ایک قطعۂ تاریخ ' تین غزلیں دیوان اردو کے اُس قلمي نسخہ میں هیں جو نواب سعید الدین احمد خانصاحب طالب رئیس دهلي کے پاس موجود ہے - اس مرتبہ دهلي میں وہ نسخہ چند دنوں تک میرے پاس رہا اور میں نے تمام غیر مطبوعہ کلام کي نقل لیلي - اسکے لیے میں نواب صاحب موصوف کا شکر گذار هوں -

ان نظموں میں اُردو کا ایک مختصر قصیدہ ہے جسے آج بسلسلۂ ادبیات شائع کیا جاتا ہے - یہ بالکل نئي چیز ہے اور عــلاوہ غیر مطبوعہ هونے کے اس سے مرزا مرحوم کے حالات و سوانح پر بھي مزید روشنی پڑتي ہے -

(قصیــدہ)

اس قصیدے کے پڑهنے سے معلوم هوتا ہے کہ اُس زمانے میں کوئي سرکاري دربار ١٣ - جنوري کو منعقد هوا تھا جسمیں حسب معمول مرزا صاحب کو بھي مدعو کیا گیا -* لیکن جب وهاں پہنچے تو انکي عزت قدیمانہ کے مطابق نشست و ترتیب کا کوئي انتظام نہ تھا - حتی کہ انہیں نہایت هي ادنی صف میں کرسي ملي یہ دیکھکر سخت متاسف هوے کہ قدیمي باتیں خواب و خیال هوگئي هیں :

اُس بزم پر فـروغ میں اس تیرہ بخت کو
نمبـر مـلا نشست میں از روے اهتـمـام

* " از روے اهتمام " یعني از روے قاعدۂ و ترتیب دربار جسمیں یہ بہت پیچھے اور عام صفوں میں بٹھاے گئے هونگے -

اس حالت کو دوسروں نے بھي محسوس کیا اور اشارے هوے لگے :

دربار میں جو مجھہ پہ چلي چشمک عوام !

الحمد لله که پیغمبر اسلام کي زندگي بائبل کے یسوع کي طرح ایک مجهول و مخفي زندگي نہیں ہے جسکي زندگی کے تیس سالوں میں سے صرف آخري دو سالوں کے منفرق حالات دنیا کو معلوم ہوے ہیں' اور وہ بھي اسقدر بے اصل ' باہم متضاد ' باهمد گر معارض ' مختلف الروایة ' اور توہم آمیز ہیں کہ انکي تصحیح و تطبیق سے عاجز آکر امریکہ کے بعض آزاد حلقوں نے سرے سے یسوع کے وجود هی سے انکار کردیا ہے ! اس کرۂ ارضي پر صرف پیغمبر اسلام هي کي زندگي ایک تنہا زندگي ہے ' جو ایک کھلي هوئي کتاب کي طرح تیرہ سو برس سے دنیا کے سامنے ہے ' اور اسکي حیاۃ مقدسہ و مطہرہ کا ایک جھوٹا سا واقعہ بھي مخفي و مستور نہیں ہے !

وہ نہ تو یسوع کی طرح اپنے ملک سے آغاز عمر هی میں مفقود الخبر هوگیا ' نہ اس نے مصر کی متمدن و عیش پرست آبادیوں میں ایک طویل و مجہول زندگي بسر کی ' اور نہ هي اس نے یسوع کی طرح اپني زندگي کا حصۂ شباب اور امتحان و آزمایش کا سب سے بڑا دور دنیا کي نظروں سے اوجھل رهکر صرف کیا - جس طرح اسکي واضح اور سادہ تعلیمات میں تثلیث و کفارہ کے سے عقل دشمن رموز ہیں نہیں' بالکل اسی طرح خود اسکي زندگي میں بھي یسوع کے سي سالہ اسرار حیات کي طرح کوئي راز نہیں - وہ انسانوں میں رها اور ایک کامل ترین انسان کی بے داغ اور معصوم زندگی بسر کي - جس طرح اسکي زندگي اس وقت سب کے سامنے تھي ' اسی طرح آج بھي سب کے سامنے موجود ہے '

پس ایک ایسی عالم آشکارا زندگي کیلیے جو دو پہر کے سورج کی طرح سب کے سامنے هو اور جسکي زندگی کي کوئي بات بھي غیر معلوم نہ رهي هو' جھوٹے قصے گڑھنا اور انہیں علانیہ تماشہ گاهوں میں دکھلانا ' نہ صرف اسي خاص قوم هي کے جذبات کي تذلیل ہے ' بلکہ في الحقیقت بیسیوں صدي کی ادعائي روشنی کے اندر اخلاق کو ذبح کرنا اور راستي و حقیقت کو علانیہ شیطان کے مذبح پر قربان کرنا ہے - یہ انسان کے اخلاقي موت کا ایک ناپاک منظر ہے جسپر کوئي راستي پسند انسان ماتم کیے بغیر نہیں رهسکتا !

اگر ان لوگوں کو قدیم زمانے کے مشهور اور عظیم المرتبہ انسانوں کے متعلق شرمناک حکایتوں کے دیکھنے کا شوق ہے' تو اس ابلیسی مکر و افتراء کي جگہہ کیوں نہیں اُن واقعی قصوں اور مستند حکایتوں کے عظیم الشان ذخیرہ کی طرف بڑھتے' جو خیر سے خود بائیبل کی کي مجلدات کے اندر موجود ہے' اور جو اس بر بحر تاریخ مسیحیت کے علاوہ ہے جسکی اخلاقی فتح مندیاں پہلی صدي عیسوي سے لیکر پندرھویں صدي تک برابر جاري رهیں' اور جو در اصل انساني نفس پرستی و بہیمیت کی ایک ایسي مکروہ سرگذشت ہے' جسکي نظیر دنیا کي وحشي سے وحشي قوموں میں بھي نہیں ملسکتي -

جس زندگي کے تیس سال مجهول و غیر معلوم هیں ' وهی پر اسرار زندگي ایسي حکایتوں کیلیے زیادہ موزوں هوسکتي ہے - اگر کسي وجہ سے اسے مستثنی کردیا جاے' جب بھي اُن هزارها مسیحی ولیوں اور مقدس پیشواؤں کی خانقاهوں کے اخلاقي اسرار و خفایا بے حد و شمار هیں' جو گذشتہ ایک هزار سال تک تمام مسیحي یورپ میں خدا کے اکلوتے بیٹے کي اخلاقی وراثت کے مالک رہے هیں ' اور روم اور هسپانیہ کے جرچوں کي تاریخ تو ابھی دنیا سے محو نہیں هوئی ہے '

هم آیندہ کسي قدر تفصیل سے اس موضوع پر لکھینگے ' اور مسٹر گرین فیلڈ کے تماشہ گاہ کیلیے بعض دلچسپ قصص و حکایات کا ذخیرہ پیش کرنے کي کوشش کرینگے تا کہ وہ انمیں سے چند دلچسپ روایات چھانٹ کر فلم بنانے کیلیے ولایت روانہ کر سکیں - وہ " عظیم" کے فرضي قصے کی طرح محض افتراء و کذب پر مبنی نہونگی ' بلکہ اور سب سے [illegible] بھي سے

مقدس نوشتوں اور تاریخ کلیسا کے مسلم واقعات سے اخذ کي جائیں گي جنکي تصدیق خود مسٹر گرین فیلڈ کے روحاني آباء و اجداد کر چکے هیں -

آخر میں هم کہدینا چاهتے هیں کہ اسلام حضرۃ مسیح علی نبینا و علیہ الصلواۃ والسلام کا احترام کرنے میں تنگ دل نہیں ہے - یہ جو کچھہ لکھا جاتا ہے اس سے مقصود صرف بائبل کے پیش کردہ یسوع کي زندگي ہے - (جو لوگ کانچ کے گھر میں رهکر لوهے کے ستونوں پر پتھر پھینکتے هوں انہیں اپني هستی کي قوت بھی معلوم هوجاني چاهیے -

پریس ایکٹ

کانگریس کا ڈپیوٹیشن انگلستان میں مجوزہ اصلاحات انڈیا کونسل کے متعلق سعي و جهد کرنے کے علاوہ پریس ایکٹ کے متعلق بھي قابل قدر خدمات انجام دے رها ہے - حال میں مسٹر مظہر الحق نے پریس کانفرس کے سامنے اس ایکٹ کے متعلق ایک مفصل تقریر کي تھي جسکا خلاصہ هم درج کرتے هیں :

" میں قانون مطابع سنہ ۱۹۱۰ کے عملي نتائج پریس کانفرنس کے سامنے بیان کرنا چاهتا هوں - سنہ ۱۹۱۰ ع میں هندوستان میں ایسے جرائم کی کثرت هو رهي تھی جن میں جبر و اشتداد سے کام لیا گیا تھا - اس وقت مناسب خیال کیا گیا کہ اخبارات کي تحریروں پر سرکاري نگرانی قائم کی جاے - لارڈ منٹو کی اصلاح یافتہ کونسل کا سب سے پہلا کام یہي تھا - مگر جو قانون نافذ کیا گیا وہ اس قدر سخت تھا کہ سر لارنس جنکسن کا (جن کا ممتاز ترین ججوں میں شمار کیا جاتا ہے) قول ہے کہ بائیبل جیسی مقدس کتاب بھی اس قانون کی گرفت میں لائي جا سکتي ہے - اس زمانہ میں جو لوگ وائسراے کي کونسل میں اهل هند کي طرف سے قائم مقام تھے وہ بھي سخت شش و پنج میں تھے - اُنھیں اس امر کا علم تھا کہ اخبارات کي شورش انگیز تحریروں پر نگرانی رکھنے کی ضرورت ہے - مگر وہ اس کے ساتھہ اس بات کے بھي خواهشمند تھے کہ هماري جائز آزادي میں کسی طرح کا فرق نہ آنے پائے - اگرچہ اس بارہ میں حکام کو مطلوبہ اختیارات عطا کردیے گئے ' مگر اس امر کي بھي کوشش کي گئی کہ جن لوگوں پر اس قانون کا اثر پڑتا تھا انہیں اس امر کا اختیار دیا جائے کہ عمال کي کارروائي کے جائز یا حق بجانب هونے کی آزمائش کرسکیں - مسٹر سنہا نے جو اس زمانہ میں قانوني ممبر تھے ' اس بات کي دھمکي بھي دي تھي کہ اگر اس ایکٹ میں اس مضمون کي شرط داخل نہ کی گئي اور اهل هند کو هائي کورٹوں میں اپیل کرنے کا اختیار نہ دیا گیا تو میں استعفا دیدونگا -

بدقسمتي سے وہ خطرے بعد میں صحیح ثابت هوے - اس ایکٹ کي تحت میں اس قسم کي کارروائي عمل میں لائي گئی جسکا قانون وضع کرتے وقت کسي کو وهم و گمان بھي نہ تھا - مثال کے طور پر اخبار کامریڈ دهلي کا معاملہ پیش کیا جاسکتا ہے جسنے بدقسمتي سے ایک پمفلٹ کو جو یورپ میں شائع کیا گیا تھا دوبارہ چھاپ دیا - گورنمنٹ هند نے ظاهر کیا کہ اس پمفلٹ کي اشاعت سے هز مجسٹي کي مسیحي رعایا کي توهین و تذلیل مقصود ہے - اس بنا پر اس نے اخبار کامریڈ کے وہ تمام پرچے جن میں پمفلٹ شائع کیا گیا تھا ' سرکاري طور پر ضبط کرلیے - حکام کي اس کار روائي کا هائیکورٹ کلکتہ میں مرافعہ کیا گیا - هائیکورٹ کے تین ممتاز ججوں نے جنمیں سر لارنس جنکسن بھي شامل تھے' اپیل کي سماعت کي اور یہ فیصلہ کیا کہ هماري راے میں ایڈیٹر کامریڈ نے کسي جرم کا ارتکاب نہیں کیا ہے ' بلکہ اس پمفلٹ کو دوبارہ چھاپنے میں ایک قابل تعریف مقصد اُسکے پیش نظر تھا -

کیا انگریزي قوم کا کوئي فرد ایک دن کے لیے بھي اس قسم کے قانون کو قلمرو برطانیہ کي سٹیچوٹ میں رکھنا گوارا کرسکتا ہے ؟

و اجلال کے سوا کسی مصیبت کا کبھی تصور بھی نہیں ہوا تھا ' اور جو ہمیشہ اُن کروروں انسانوں کو جنگلی آبادیاں کابل کے کوہستان سے لیکر آسام کے جنگلوں تک پھیلی ہوئی تھیں ' اپنے سامنے سربسجود پاتے تھے ' کون تھا جو سنگ و آہن کا دل و جگر پیدا کرکے بھی یہ دیکھ سکتا تھا کہ وہ چوروں اور ڈاکوؤں کی طرح گلیوں میں مارے جائیں ' اور انکی لاشیں اُس عظمت رفتہ کا افسانۂ ماتم سنائیں ' جو چند روز پیشتر تک دنیا میں صرف اُنہی کیلیے تھی ؟

غدا سمراً بین الانام حدیثهم
وذا سمر یدمی المسامع کالسمر !
تحیۃ مشتاق و الف ترحم
علی الشهداء الطاهرین من الوزر !

ان الملوك اذا دخلوا قریة ' افسدوها جعلوا اعزة اهلها اذلة وکذلك یفعلون (۲۷ : ۳۴)

لیکن یہ سب کچھ دیکھنے اور سننے کیلیے مرزا غالب دهلی میں زندہ تھے اور دیکھتے رہے تھے - یہ وہ حوادث ہیں جن پر غیروں کی انکھوں سے بھی آنسو نکل آئے ہیں - ممکن نہ تھا کہ مرزا غالب جیسے غم دوست شاعر نے یہ سب کچھ دیکھا ہو اور اسکے دل و جگر کے ٹکڑے ٹکڑے نہو گئے ہوں !

گو ضرورت و احتیاج نے اُنھیں انگریز حکام اور گورنروںکی چوکھٹوں پر گرادیا تھا اور متعدد قصائد لکھواے تھے ' تاہم " مرزا صاحب مشفق و مہربان " کے خطابات اور ساتھ ستر روپیہ کا خلعت اُس زخم کاری کا مرہم تو نہیں ہوسکتا تھا جو حوادث غدر سے انکے دل پر لگا ہوگا ؟ ایک ضعیف الارادہ انسان وقت و احتیاج سے معذور ہوکر صدھا باتیں اوپرے دل سے کر بیٹھتا ہے مگر کچھ اس سے دل کے اصلی محسوسات و جذبات مٹ نہیں سکتے - علی الخصوص ایسے حادثۂ کبریٰ اور مصیبۂ عظمیٰ کے موقعہ پر جسکو دیکھکر بڑے بڑے غدار و ملت فروش دلوںسے بھی آہیں نکل گئی ہونگی !

(الزام بغاوت !)

چنانچہ معلوم ہوتا ہے کہ ان سب باتوں کا جو اثر ایک مسلمان هندوستانی کے قلب پر پڑنا تھا ' مرزا مرحوم پر بھی پڑا ' اور اُنکی غیرت و حمیت نے گوارا نہ کیا کہ فتح دهلی کے بعد فاتح حکام کے سامنے جاکر خوشامد و عاجزی کریں ' اور اُس عیش و نشاط تازہ کا تماشہ دیکھیں جو دهلی مرحوم کی بربادی و تباہی کے غم و ماتم سے حاصل کی گئی ہے - وہ خود ہی کہہ چکے تھے :

ہر جادہ رہ از نقش پئے نیست بہ گلشن
جائیست بجیب ہوس انداختۂ ما !

انکے تعلقات حکام انگریزی کے ساتھ ابتدا سے خوشامدانہ رہے تھے - انکا وظیفہ اُنھی کے ہاتھ میں تھا - اس کمبخت وظیفہ کے واگذار کرنے کیلیے اُنھیں بیسیوں قصیدے انگریزوںکی مدح و ثنا میں اس جوش سے لکھنے پڑے گویا اکبر و جہانگیر کی مداحی ہو رہی ہے ! پھر وقت بھی ایسا پرآشوب تھا کہ مارشل لا جاری تھا ' اور سولی کے تختوں اور درختوں کی ٹہنیاں ہمیشہ لاشوں سے بھری رہتی تھیں - ان حالات کی وجہ سے وہ بڑی ہی مجبوریوں میں پھنس گئے تھے - تاہم انکی طبیعت کچھ اسطرح بیزار ہوئی کہ فتح کے بعد قلعہ میں وفاداران سرکاری جمع ہوے - انعامات و سندات ملیں - اُن تمام لوگوں نے بڑی بڑی کوششیں کرکے اپنے تئیں نمایاں کیا جنھوں نے غدر میں حصہ نہیں لیا تھا اور اسکے صلۂ و اکرام سے مالا مال ہوے ' مگر مرزا غالب اپنے بیت الحزن سے نہ نکلے ' اور کسی حاکم کے آگے جاکر اسکا منتقم و قاہر چہرہ نہ دیکھا !

بعد کو اپنی بریت کیلیے اُنھوں نے اس عدم حاضری کے بہت سے وجوہ بیان کیے تھے ' مگر اصل حقیقت یہی تھی کہ دل دردمند کے ہاتھوں پانوں بندھگئے اور مصلحت و ضرورت کی عاقبت اندیشیوںکی بھی کچھ نہ چلی ' بعد کو ہوش آیا تو عذر بنا کر پیش کرنے پڑے -

نتیجہ یہ نکلا کہ سرکاری حلقوں میں عام طور پر اس هندوستان کے سب سے بڑے شاعر کی نسبت ٹھیک اسی طرح " غیر وفاداری " کا یقین ہوگیا ' جس طرح آجکل بہت سے نثر نویسوں کی نسبت یقین کیا جاتا ہے جو اپنے دلی جذبات و حسیات کے ہاتھوں مجبور ہیں - اُنکی وہ پنشن بھی بند ہوگئی جو اُنکی زندگی کا اصلی آذوقہ تھی اور چند جام ہاے " فرنچ " گلاب آمیز (۱) کا وسیلہ تھی - انگریزی درباروں میں پرسش و طلب اور عام تعلقات لطف و نوازش بھی یک قلم موقوف ہوگئے اور پوری طرح نیم باغیوں میں شمار ہونے لگا !

مرزا مرحوم کیلیے یہ حالت بڑی ہی سخت مصیبت تھی - ایک شاعر ان کڑی منزلوں کا مرد نہیں ہوسکتا - نوری نے صاف کہدیا ہے :

حکیم و شاعر و ملا چگونہ جنگ کنند ؟

قلعہ کے برباد ہونے سے وہ چند روپیے بھی جاتے رہے جو بہ تعلق تاریخ نویسی و شاعری ملا کرتے تھے - اسپر سرکاری وظیفہ کا بند ہو جانا قیامت تھا - شام کی سرشاری اور صبوحی کی خمار شکنی دونوں سے محروم ہوگئے - ساری زندگی آزادہ داد و ستد اور یک گونہ فارغ البالی میں بسر ہوئی تھی - اب فاقہ مستی تک نوبت پہنچ گئی ' اور صرف دوستوں اور شاگردوں کی خدمت گذاری پر دن کٹنے لگے - اس زمانے کے خطوط اردوے معلی میں موجود ہیں - اسے معلوم ہوتا ہے کہ زندگی سے تنگ آ گئے تھے اور سرکاری وظیفہ کی واگذاری اور الزام بغاوت سے بریت کیلیے بڑی بڑی کوششیں کرتے تھے -

(غیر مطبوعہ قصیدہ)

یہ زمانہ تین سال تک رہا اور صفائی کی کوئی کوشش سود مند نہ ہوئی - معلوم ہوتا ہے کہ اردو کا یہ غیر مطبوعہ قصیدہ بھی اسی زمانے سے تعلق رکھتا ہے - دربار و خلعت کا نہ ملنا ' نذر وغیرہ کا سلسلہ بند ہو جانا ' قدیمی عزت و احترام کی یاد ' اپنی بے آبروئی و بے عزتی پر حسرت و افسوس ' یہ تمام باتیں جو اسمیں پائی جاتی ہیں ' صرف اسی زمانے کی شکایتیں ہوسکتی ہیں - غالباً لارڈ کیننگ کے جنوری سنہ ۱۸۶۰ میں جو دربار آگرہ میں لب دریاے جمنا کیا تھا ' اسی کی طرف اسمیں اشارہ کیا گیا ہے - دهلی سے اسمیں شریک ہونے کیلیے شاید آگرہ گئے ہونگے - " لب دریا " خیموں کے لگنے اور ریل کا وقت کم ہونے کے ذکر سے اس خیال کی تائید ہوتی ہے -

چنانچہ اسکی تصدیق اُنکے بعض فارسی قصائد و قطعات سے بھی ہوتی ہے جو اسی زمانے میں لکھے گئے تھے ' اور جو بالکل اس اُردو قصیدے کے ہم معنی و ہم مطلب ہیں -

---

(۱) مرزا مرحوم اپنے فارسی خطوں میں ولایتی شراب کو " فرنچ " لکھا کرتے ہیں - فرانس اور اسپین شراب سازی کا مرکز ہیں - کوئی فرانسیسی شراب لی ہوگی ' جسکو ساختۂ فرانس ہونے کی وجہ سے " فرنچ " کہدیا ہوگا - انھوں نے اپنے عالم وارستگی میں یہی نام رکھ لیا - قاعدہ تھا کہ اسکی تیزی کم کرنے کیلیے گاہ گاہ عرق گلاب ملا لیا کرتے تھے - چنانچہ ایک غزل کے مقطع میں کہتے ہیں :

آسودہ باد خاطر غالب کہ خوے اوست
آمیختن بہ بادۂ صافی گلاب را !

دربار کے بعد انھوں نے چاھا کہ لفتننٹ گورنر پنجاب سے ملیں اور عرض حال کریں لیکن ربل کا وقت کم رهگیا تھا اور درباریوں کا هجوم بھي بہت تھا - ملاقات کا موقعہ نہ ملا :

آیا تھا وقت ربـــل کے کھلنے کا بھي قریب
تھا بارگاہ خاص میں خلقت کا ازدحام
اس کشمکش میں "آپکا" مداح نامور
"آقاے نامور" سے نہ کچھہ کرسکا کلام

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دربار' دهلي کے علاوہ کسي دوسري جگہ هوا هوگا کیونکہ ربل کے وقت کا ذکر کرتے هیں - "آپکا مداح نامور" میں پنجاب کے لفتننٹ گورنر سے خطاب ہے - معلوم نہیں "آقاے نامور" سے بھي خود وهی مراد هیں یا کوئی اور؟ تخاطب کے بعد اسطرح کے ضمیر نما وصف سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئي دوسرا شخص هوگا -

اُس زمانے میں لدهیانہ سے کوئي اخبار نکلتا تھا - اس نے دربار کي روئداد چھاپتے هوے نہ تمام باتیں لکھدیں - اسپر مزید ستم یہ کیا کہ انکا نام اور لقب لکھنے میں کچھہ ایسی غلطیاں کردیں جسے دیکھکر انکا رنج اور دوکنا هوگیا :

اخبار لودهیانہ میں میري نظـــر پـــڑي
تحریر ایک ' جس سے هوا بندہ تلخ کام
تکــــڑے هوا ہے دیکھکے تحریر کو جگر
کاتب کي آستیں ہے مگر تیغ بے نیام
وہ فـــرد جسمیں نام ہے میرا غلط لکھـــا
جب یاد آگئي ہے کلیجا لیا ہے تھام !

معلوم ہوتا ہے کہ دربار میں انہیں معمولي خلعت بھی نہیں دیا گیا اور نہ نذر دینے والوں میں شمار کیے گیے :

سب صورتیں بدل گئیں ناگاہ یک قلـــم
نمبر رها ' نہ نذر' نہ خلعت کا انتظام '

لیکن قصیدے سے ٹھیک معلوم نہیں هوتا کہ کس زمانے کا یہ واقعہ ہے اور کس دربار کا ذکر کر رہے هیں؟ صرف اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ غدر کے بعد کا دربار ہے - کیونکہ لفتننٹ گورنر پنجاب کي مدح کي ہے - نیز اس وقت انکي عمر ستر برس کي تھي -

میں نے اس وقت مولانا حالی کی یادگار غالب دیکھنا چاهي مگر کتابوں میں ملي نہیں - غالباً اس واقعہ کے متعلق اسمیں کوئي ذکر نہیں ہے - میرا خیال یہ ہے کہ شاید یہ قصیدہ غدر کے بعد کے اُس سہ سالہ عہد سے تعلق رکھتا ہے ' جبکہ قیام دهلي ' تعلق قلعہ' اور فتح کے بعد عدم حاضري کي وجہ سے انکا سرکاري وظیفہ بند هوگیا تھا - انکي وفاداري مشتبہ سمجھي گئي تھي اور بڑي هي تکلیف و شدائد کي زندگي بسر کرتے تھے -

(مصائب غدر اور مرزا غالب)

غدر میں مرزا گھر سے باهر نہیں نکلے اور آخر تک بند رہے - مہاراجہ پٹیالہ کي سرکار سے سپاهي متعین هوگئے تھے جو عفران ماب حکیم محمود خان مرحوم اور مرزا غالب ' دونوں کے مکانوں کي حفاظت کرتے تھے (۱)

غدر کي تمام بربادیاں اور اُس قلعۂ دهلي کي تمام خونریزیاں ایک ایک کرکے انکے آنکھوں کے سامنے گذریں ' جو هندوستان میں شش صد سالہ حکومت اسلامي کا آخري نقش قدم تھا ' اور گو بہادر شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) خود کچھہ نہ تھا لیکن اسکے بقا سے عظمت و جبروت اسلامي کي ایک بہت بڑي روح زندہ تھي - اُسکے مٹنے سے اکبر و شاهجہاں کا گھر بے چراغ هوگیا ! اسکا مٹنا درحقیقت سلالۂ تیمور و آل بابر کا مٹنا تھا - معتصم عباسي خود کچھہ نہ تھا لیکن جب فتنۂ تاتار میں بغداد کے محل لوٹے گئے تو معتصم کي جگہہ هارون و مامون کي عظمت لٹ رهي تھي !

و ما کان قیسا هلکہ هلك واحدا
و لکنہ بنیان قومـــاً تهدما !

مرزا غالب نے عمر بھر بہادرشاہ کی لاحاصل مداحي کي تھي' اور وہ قصیدے جو عرفي اور نظیري کے قصائد سے مقابلہ کا دم رکھتے تھے' ایک ایسے مخاطب کے سامنے ضائع کیے تھے جسکے سر پر جہانگیر و شاهجہاں کا تاج تو ضرور تھا ' پر نہ تو عرفی و نظیري کي قدر شناسي کا هاتھہ تھا اور نہ کلیم کو زر خالص سے تلواکر بخشش کرنے والا خزانہ - تاهم وہ جو کچھہ لکھتا تھا ' اسکا مخاطب خود بہادر شاہ سے نہوتا تھا - بلکہ اُس تخت اعظم کي روح صولت و عظمت اسکے سامنے هوتي' تھي جسپر کبھي بیٹھکر اکبر نے فیضي سے' جہانگیر نے عرفی و طالب سے ' اور شاهجہاں نے کلیم سے مدحیہ قصائد سنے تھے ' اور جو اب بھي جشن نوروز و عید کے دن اُس زرد زرد دھوپ کي طرح جو غروب آفتاب سے کچھہ پہلے اونچي دیواروں اور محرابوں پر دکھائي دیتي ہے' دیوان عام و خاص کے طلائي ستونوں کے پیچھے چند لمحوں کیلیے نظر آجاتي تھي !

کہ با وجود خزاں بوے یاسمن باقیست !

چنانچہ اُنکے اکثر قصائد مدحیہ کي تشبیبوں میں اور علي الخصوص اس مدحیہ نثر میں جو مہر نیم روز کے دیباچہ میں حضرة بہادر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کرکے لکھي ہے ' اس سوز دروني اور اُس آتش پنہاني کي گرمي صاف محسوس هوتي ہے ' جسکا شعلہ کاروان عظمت کے اس آخري مسافر کو دیکھکر بے اختیار انکے دل میں بھڑک اٹھتا تھا ' اور جسکو وقت کي نزاکت اور انگریزي حکومت کے ذریعہ وظیفہ حاصل کرنے کے تعلق ' نیز ایک حد تک طبیعت کي شاعرانہ طماعي و وارستگي نے غالب آکر بظاهر پوسیدہ و افسردہ کردیا تھا !

فتح دهلي کے بعد جو عالمگیر اور عدیم النظیر مصیبت اشراف و اعیان شہر پر نازل هوئي ' اور جسطرح شاهجہاں آباد کي اُن سڑکوں پر جہاں کبھي صاحبقران اعظم کي سواري کیلیے جمنا کے پاني کا چھڑکاؤ کیا جاتا تھا ' مسلمانوں کے خون کے فوارے بہے ' مرزا غالب نے دهلي میں رهکر اسکے تمام مناظر خونین اپنی آنکھوں سے دیکھے ' اور اُن چیخوں کو اپنے کانوں سے سنا جو عرصے تک دارالخلافہ کي گلیوں اور کوچوں سے بلند هوتی رهي تھیں :

فلا تسئلن عمـــا جری یوم حصرهـــم
و ذالك ممـــا لیس یدخل في حصر!

علی الخصوص قلعۂ معلی کي بربادیاں جن کے لیے اگر تمام حیوانات ارضي کي آنکھیں اشکبار هوجاتیں ' اور جنکے غم میں اگر آسمان سے پاني کي جگہ خون برستا ' جب بھي انکے ماتم کا حق ادا نہ هوتا - وہ اجساد محترمۂ و رفیعہ' جو تیمور و بابر کي یادگار اور اکبر اعظم و صاحبقران ثاني کي خون عظمت و جبروت کے حامل تھے ' جنھوں نے چھہ صدیوں سے متصل شہنشاهي اور فرمانروائي کي گود میں پرورش پائي تھي ' جنھیں حکم و سلطنت کے عیش

(۱) بلي ماروں میں حکیم صاحب کے مکان کے سامنے مسجد ہے - بالکل اس سے مُتصل مرزا مرحوم کا کوٹھا تھا جہاں غدر سے پیشتر آ رہے تھے - آجکل هندوستاني دواخانہ جس مکان میں ہے - ٹھیک اسکے مقابل مرزا صاحب رہتے تھے - میں جب کبھي وهاں سے گذرتا هوں تو شوق و عقیدت کي ایک نظر ڈال لیتا هوں - اسي مسجد کے قرب کي نسبت کہا تھا :

مسجد کے زیر سائے اک گھر بنالیا ہے
یہ بنــدۂ کمینــہ همسایۂ خدا ہے !

ادبیات

مرزا غالب مرحوم کا ایک غیر مطبوعہ قصیدہ

کرتا ہے چرخ روز بصد گونہ احترام * فرماں رواے کشور پنجاب کو سلام
حق گو و حق پرست وحق اندیش وحق شناس * نواب مستطاب امیر شہ احتشام
جم رتبہ منکلوڈ بہادر کہ وقت رزم * ترک فلک کے هاتهہ سے وہ چهین لیں حسام !
جس بزم میں کہ هو اُنهیں آئین میکشی * واں آسمان شیشہ بنے ' آفتاب جام !

قطعہ

چاها تها میں نے تم کو مہ چاردہ کہوں * دل نے کہا کہ یہ بهی ہے تیرا خیال خام
دو رات میں تمام ہے هنگامہ ماہ کا * حضرت کا عز و جاہ رهیگا علی الدوام
سچ ہے تم آفتاب هو' جس کے فروغ سے * دریاے نور ہے فلک آبگینہ فام
میري سنو کہ آج تم اس سرزمین پر * حق کے تفضلات سے هو مرجع انام
اخبار لودهیانہ میں میري نظر پڑي * تحریر ایک ' جس سے هوا بندہ تلخ کام
ٹکڑے هوا ہے دیکهہ کے تحریر کو جگر * کاتب کي آستیں ہے مگر تیغ بے نیام
وہ فرد جس میں نام ہے میرا غلط لکها * جب یاد آگئي ہے' کلیجہ لیا ہے تهام !
سب صورتیں بدل گئیں ناگاہ یک قلم ' * نمبر رها ' نہ نذر' نہ خلعت کا انتظام !
ستر برس کي عمر میں یہ داغ جانگداز * جس نے جلا کے راکهہ مجهے کر دیا تمام
تهي جنوري مہینے کي تاریخ تیرهویں * استادہ هوگئے لب دریا پہ جب خیام
اُس بزم پر فروغ میں اس تیرہ بخت کو * نمبر ملا نشست میں ازروے اهتمام
سمجها اسے گراب هوا پاش پاش دل * دربار میں جو مجهپہ چلي چشمک عوام
عزت پہ اهل نام کے هستي کي ہے بنا * عزت جهاں گئي تو نہ هستي رهي نہ نام
تها ایک گونہ ناز جو اپنے کمال پر * اُس ناز کا فلک نے لیا مجهہ سے انتقام
آیا تها وقت ریل کے کهلنے کا بهي قریب * تها بارگاہ خاص میں خلقت کا ازدحام
اِس کشمکش میں آپکا مداح دردمند * آقاے نامور سے نہ کچهہ کر سکا کلام
جو واں نہ کرسکا وہ لکها ہے حضور کو * دیں آپ میري داد کہ هوں فائز المرام
ملک و سپہ نہو تو نہو' کچهہ ضرر نہیں * سلطان بر و بحر کے درکا هوں میں غلام
وکٹوریا کا دهر میں جو مدح خواں هو * شاهان عصر چاهیے لیں عزت اُس سے وام
خود ہے تدارک اسکا گورنمنٹ کو ضرور * بے وجہ کیوں ذلیل هو' غالب ہے جسکا نام
امر جدید کا تو نہیں ہے مجهے سوال * بارے قدیم قاعدے کا چاهیے قیام
ہے بندہ کو اعادۂ عزت کي آرزو * چاهیں اگر حضور تو مشکل نہیں یہ کام
دستور فن شعر یهي ہے قدیم سے * یعنے دعا پہ مدح کا کرتے هیں اختتام
ہے یہ دعا کہ زیر نگیں آپکے رہے * اقلیم هند و سندہ سے تا ملک روم و شام

مثلاً غدر کے بعد جو فارسي قطعه مستر اڈمنستن بہادر لفتننت گورنر صوبۂ شمال و مغربي کو مخاطب کرکے لکھا ھے ' اور جسکا پہلا شعر :

فـــرزانـۂ یـگانــه ' اڈ منستن بہــادر
کا موخت دانش از وے آئین کاردانی

ھے - اسمیں اپني مصیبتوں کا افسانه سنا کر الزام شرکت بغاوت سے اپني بریت کي ھے ' اور کہا ھے که حکام کے دل میري جانب سے پھرگئے ھیں - آپ مدد کیجیے اور میري صفائي کرا دیجیے !

چنانچه لکھتے ھیں که میرے تعلقات انگریزي حکومت سے نہایت قدیمی ھیں - میں همیشه حکام کي مدح میں قصائد لکھتا رہا اور صلۂ و انعام سے شاد کام ھوا :

از حضرۃ شہنشه خاطر نشان من بود
در مزد مدح سنجي صد گونه کامراني

یہي حالت تھي که :

ناگه تند بادی کاں خاست در قلمرو
برهم زد آں بنا را نیرنــگ آسماني !

یعنے غدر کا ظہور ھوا -

در وقت فتنه بودم غمگین و بود با من
زاري و بے نوائــي ' پیري و نا تواني
حاشا که بوده باشم " باغي " بآشــکارا
حاشا که کرده باشم ترک وفا نہاني !
از تہمتي که بر من بستند بـد سگالاں
حکام راست با من یک گونه سر گراني

یعني غدر کے زمانے میں پیري و ناتواني کي وجه سے کہیں آجا نه سکا اور اظہار وفاداري نه کرسکا - باغیوں سے مجھے کوئي تعلق ظاهر و باطن نه تھا - محض تہمت تراشي سے مقامی حکام مجھسے بدظن ھوگئے ھیں -

اسي طرح سنه ۱۸۶۰ میں جب لارڈ کیننگ گورنر جنرل نے دربار کیا ھے ' تو دو مطلعوں کا ایک پر زور قصیده لکھکر پیش کیا :

ز ســـال نو دگر آبے بروے کار آمــــد
هزار وحشت صد وشست درشمار آمد

اس قصیده کے آخر میں وہ سب شکایتیں ایک ایک کرکے لکھی ھیں جنکے لیے اس غیر مطبوعه اردو قصیدے میں لفتننت گورنر پنجاب سے فریادي ھیں - معلوم ھوتا ھے که ٹھیک ایک ھي وقت کي لکھي ھوئي دونوں چیزیں ھیں - فارسي قصیده ویسراے کے پاس بھیجا ھوگا ' اور یه اردو کا غیر مطبوعه قصیده لفتننت گورنر پنجاب کے پاس اردو قصیدے میں نمبر کرسي ' خلعت و نذر ' وظیفه و انعام ' تین چیزوں کے بند ھوجانے پر افسوس کیا ھے :

نمبر رہا نه نذر ' نه خلعت کا انتظام '

یہي دکھڑا اس فارسي قصیده میں بھي رویا ھے - اپني قدیمی مداحي و وظیفه خواري کے ذکر کے بعد لکھتے ھیں :

به نا گرفت چناں صرصرے وزید بدھر
کزاں بر آئینۂ آسماں غبـــار آمــد
شرارہ بار غبارے ز مغز خاک انگیخت
سپـــاه رو سپہــــے کاندریں دیار آمد
دریں جگر گسل آشوب کز صعوبت آں
سپاهدار سپہرے به زینہـــار آمـــد
گواه دعوي غالب بعـــرض بے گنہي
همیں بس ست که هر گونه رستگار آمد

یعنے غدر کي باد صر صر سے مصائب کا غبار چھا گیا - اس زمانے میں میري بے گناهي کا بڑا ثبوت یہي ھے که میرے خلاف کوئي ثبوت نه ملا ' اور اسلیے کوئي مخالفانه کارروائي میرے مخالف حکام نه کرسکے -

اسکے بعد کہتے ھیں که اب آپسے طالب لطف و کرم و تلافي مافات ھوں :

کنوں که شد زتو زینت فزاے روے زمیں
سواد هند که چوں زلف تار و مار آمــــد
خطاب و خلعت و پنشن ز شاہ مي خواهم
هم از نخست بــدیں وایه ام قرار آمـــد
پس از سه سال که دررنج و پیچ و تاب گذشت
ســـر گـــذارش انــدوہ انتظـــار آمـــد

یہاں بھي اُنھي چیزوں کو طلب کیا ھے اور لکھا ھے که تین سال اس حالت پر گذر چکے ھیں -

غالباً اس قصیدے کے گذراننے کے بعد شمله سے تحقیقات کي گئي اور جب انکي بے گناهي ثابت ھوگئي تو بدستور پنشن جاري کردي گئي - تین سال کي پچھلي مجموعي رقم بھي دیدي گئي تھي - اس سے مرزا صاحب بہت خوش ھوئے تھے - چنانچه اردوے معلی میں اسکا ذکر موجود ھے -

جن لوگوں نے مرزا مرحوم کي صفائي کیلیے خاص طور پر کوشش کي تھي ' مجھے معتبر ذریعه سے معلوم ھوا ھے که اُن میں سر سید مرحوم بھي تھے - اس واقعه سے سید صاحب اور مرزا مرحوم میں صفائي بھي ھوگئي جنکے باھمي تعلقات قدیمانه آئین اکبري کي تقریظ کے قصه سے کچھه مکدر ھوگئے تھے -

بہر حال اس غیر مطبوعه قصیدے کے متعلق میرا خیال ھے که یه سنه ۱۸۶۰ میں لکھا گیا ھے ' اور ۳ جنوري کے دربار سے مقصود دربار آگرہ ھے - امید ھے که مرزا مرحوم کے اُن عقیدتمندان کمال کیلیے جنکي تعداد اب ملک میں روز افزوں ھورھي ھے ' یه غیر مطبوعه قصیده بہت دلچسپ ھوگا - گو شاعري کے اعتبار سے چنداں اهم نہو - رحمة الله علیه و غفر الله ذنوبه !

الانســـان

مولوي سجاد مرزا بیگ صاحب دهلوي مصنف حکمت عملي کے نام سے ناظرین نا واقف نہیں ھیں - حال میں انہوں نے ایک کتاب علم " الانسان " پر شایع کي ھے - جس کا نام الانسان ھے - کتاب بڑي جامعیت سے لکھي گئي ھے جس کے مطالعه سے انسان کے تمام قواء نفساني اور جسماني اور خصوصیات طبعي کی کیفیت اچھي طرح منکشف ھو جاتي ھے - علم الانسان اور مشاهده ذات کي تعریف اور کیفیت بیان کرنے کے بعد انسان کي جسماني ساخت ' ارتقا ' قدامت ' انواع و اقسام وغیرہ کے متعلق زمانۂ حال کي تحقیقات کو نہایت عمدگي سے بیان کیا ھے ' اور پھر احساسات اور نطق کي حقیقت بیان کرکے حیات نفسیه کي کیفیت اور نفس کي تمام قوتوں کا حال مشرح بیان ھوا ھے - مذھب ' اختلاف معاشرت و تمدن کا فلسفه بھي نہایت خوبي سے بیان کیا ھے - اردو زبان میں کوئي کتاب اس فن پر اس سے بہتر نہیں لکھي گئي - طرز بیان نہایت دلچسپ اور زبان با محاورہ اور شسته ھے - علوم جدیده کي اصطلاحات محنت و تلاش سے قائم کي گئي ھیں ' اور دقیق مضامین کو اس خوبي سے بیان کیا ھے که سمجھنے میں ذرا دشواري نہیں ھوتي - غرض اس کتاب کے مطالعه سے نئي اور مفید معلومات حاصل ھوتي اور خیالات میں بیش بہا ترقي ھوتي ھے - عنقریب اس کتاب پر الہلال میں ریویو نکلے گا - کتاب عمده کاغذ پر صاف اور خوشنما چھپي ھے تصاویر اور نقشے موقع بموقعه دیے گئے ھیں - مصنف سے دو روپیه قیمت پر ذیل کے پته سے مل سکتي ھے :

سجاد مرزا بیگ دهلوي - بازار عیسی میاں - حیدر آباد دکن

اس نے دیگر قوموں اور مذہبوں کی اس غلطی کو جائز نہ رکھا جو خدا کی پیدا کردہ جائز لذتوں کو انسانوں پر حرام کردیتے تھے اور اسے اسکی جناب میں وسیلۂ تقرب و عبادت سمجھتے تھے : قل من حرم زینة الله التي اخرج لعباده و الطیبات من الرزق ؟ (۷ : ۳۱) اے پیغمبر کہدے کہ یہ جو جوگیوں اور راہبوں نے خدا کی پیدا کردہ نعمتوں اور لذتوں اور عمدہ غذاؤں کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہے، تو کون ہے جو اُن لذتوں اور نعمتوں کو حرام کرسکتا ہے جنھیں خدا نے اپنے بندوں ہی کے برتنے اور تمتع اٹھانے کیلیے پیدا کیا ہے ؟

یہ اسلام کا ایک بڑا اصولی کارنامہ ہے - پس چونکہ اس واقعہ میں بھی ایک ایسی جائز و حلال اور مفید و نافع غذا کو اپنے اوپر حرام کرلیا گیا تھا جو خدا نے انسانوں کیلیے حلال کردی ہے، اسلیے اسکا اثر ضمناً اسلام کے اس رہبانیة شکن قانون پر بھی پڑتا تھا ، اور ضروری تھا کہ اسکی تصحیح کردی جاے -

(حضرت عائشہ اور حفصہ - رض -)

خیال پیدا ہوسکتا ہے کہ حضرة عائشہ و حضرت حفصہ نیز دیگر ازواج مطہرات کیلیے کیا یہ جائز تھا کہ وہ انحضرت (صلعم) کو حضرت زینب کے ہاں زیادہ بیٹھنے سے باز رکھنے کیلیے اس طرح کی سازشیں کرتیں اور جھوٹ موٹ مغافیر کی بو کا قصہ گڑھ لیتیں ؟

اسکا جواب یہ ہے کہ جذبۂ رقابت و غبطۂ و رشک عورتوں کی طبیعت میں داخل ہے، اور جہاں محبت ہوتی ہے وہاں رشک کا قدم ضرور ہی آتا ہے :

با سایہ ترا نمی پسندم !

عورتوں کو اس بارے میں خود شریعت نے معذور رکھا ہے کہ وہ اپنی طبیعت کے بدلنے پر قادر نہیں - ازواج مطہرات صحابۂ کرام کے خاندان میں رہے اور صحبت و رفاقت نبوت کی وجہ سے یقیناً اپنے تمام اعمال و جذبات میں مزکی و مطہر نہیں، تاہم عورت تھیں، محبت کرنے والی نہیں ، ان میں سے ہر ایک کو انحضرة کے عشق و فریفتگی پر ناز تھا ، اور ضرور تھا کہ رشک و رقابت کے قدرتی جذبے کی بھڑک سے مجبور ہو جایا کرتیں -

انکے باہمی رشک کے دیگر واقعات بھی مروی ہیں اور صحیحین میں موجود ہیں - خود حضرة عائشہ پر نظر خاص رکھنے کا تمام ازواج کو گلہ رہتا تھا - ایک مرتبہ حضرة سیدة النسا اور حضرة زینب بنت جحش (رضي الله عنهما) ازواج کی طرف سے بھیجی گئی تھیں کہ انحضرة سے بمقابلۂ عائشہ یکساں محبت و نظر کا مطالبہ کریں - چنانچہ صحیح مسلم کے باب " فضل عائشہ " میں خود حضرة عائشہ سے متعدد روایات اس بارے میں مروی ہیں اور لکھا ہے کہ حضرة زینب نے تمام ازواج کے طرف سے ان لفظوں میں پیام پہنچایا تھا کہ ان ازواجک ارسلنني الیک ، یسالنک العدل في ابنة ابي قحافه !

بہر حال اسی رشک و رقابت کے جذبے نے حضرة عائشہ کو بیتاب کر دیا جب انھوں نے دیکھا کہ انحضرة (صلعم) زینب بنت جحش کے یہاں معمول سے زیادہ تشریف رکھتے ہیں، اور اسی جوش میں آکر انھوں نے یہ تدبیر گھڑی اور دیگر بی بیوں کو بھی شریک کرلیا - پس اس واقعہ کو محض اخلاقی صدق و کذب اور قانونی اصول شہادت کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیے، بلکہ خاص حالات اور اسکے اطراف پر بھی نظر رکھنی چاہیے -

علامۂ عینی کی نظر بھی اس خدشہ پر پڑی تھی - چنانچہ شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں :

فان قلت کیف جاز لعائشة الکذب و المواطاة اللتي فیها ایذاء رسول الله صلعم؟ قلت کانت عائشه صغیرة مع انها وقعت منها من غیر قصد الایذاء بل علی ما هومن حیلة النساء في الغیرة علی الضرایر - (عینی جلد ۹ - صفحہ ۵۴۹)	اگر کوئی کہے کہ حضرة عائشہ کیلیے یہ کیونکر جائز تھا کہ وہ جھوٹ بولیں اور انحضرة کے خلاف ایک اس طرح کی سازش کریں جس میں آپکو تکلیف پہنچے ؟ تو اسکے جواب میں کہونگا کہ اول تو حضرة عائشہ کم سن تھیں - کم سنی میں انسان بہت سی باتیں ایسی کر بیٹھتا ہے - پھر انکا مقصود اس سے کچھ آنحضرة کو اذیت پہنچانا نہ تھا - صرف دوسری بی بیوں کے مقابلہ میں ایک تدبیر تھی جیسا کہ عورتیں اپنی سوکنوں کے ساتھہ رشک و غیرت میں آکر کیا کرتی ہیں۔

(انحضرت کی عزلت گزینی)

آپکے دوست کے مسیحی معلم نے کیسی سخت شیطنت کی ہے جبکہ کہا ہے کہ " بیویوں کی ناراضگی کا آپکو اسقدر صدمہ ہوا کہ ایک مہینہ تک اپنی کوٹھری سے باہر نہ نکلے " !

اول تو ایک ماہ تک آپکا بیویوں سے علحدہ رہنا محض طلب نفقہ کی وجہ سے تھا نہ کہ واقعۂ تحریم کی وجہ سے - پھر یہ کہنا کہ " آپ اپنی کوٹھری سے ایک ماہ تک بالکل باہر نہ نکلے " اور اس عزلت گزینی کا سبب ازواج سے ناراضگی کو قرار دینا تو سر تا سر افتراء محض اور بہتان عظیم ہے -

اصل واقعہ یہ ہے کہ نہ تو آپنے اس طرح کی خلوت گزینی اختیار کی ، اور نہ ایلاء کیلیے اسکی ضرورت تھی - علی الخصوص نماز کی جماعت اور اسکے قیام سے آپکو کون شے روک سکتی تھی ؟ چونکہ اسی زمانے میں آپ گھوڑے سے گر گئے تھے اور ساق مبارک پر چوٹ لگ گئی تھی اسلیے کچھہ عرصے تک اپنے کوٹھے ہی میں تشریف فرما رہے -

امام بخاری نے " باب الصلاة في السطوح و المنبر و الخشب " میں حضرة انس بن مالک کی روایت درج کی ہے : عن انس بن مالک : ان رسول الله صلعم سقط عن فرسه - فجحشت ساقه او کتفه و آلی من نسائه شهرا ، فجلس في مشربة له درجتها من جذوع النخل فاتاه اصحابه یعودونه فصلی بهم جالساً و هم قیام - الخ (صحیح بخاری کتاب الصلاة - صفحہ ۸۱ -)

اسکا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرة (صلعم) نے اپنی ازواج سے ایک ماہ کیلیے ایلاء کیا تھا - اسی زمانے میں آپکے ساق مبارک پر چوٹ لگ گئی اور آپ اپنے کوٹھے میں مقیم ہو گئے - صحابہ عیادت کیلیے آے تو وہیں نماز جماعت بیٹھکر پڑھائی -

اب آپ غور کیجیے کہ واقعہ کی اصلیت کیا ہے ، اور اسے معاندین شیاطین کس صورت میں پیش کرتے ہیں ؟

(فائدہ مزید)

یہاں تک لکھہ چکا تھا کہ ایک نئی کتاب کا پارسل پہنچا - قاضی ابوبکر ابن العربي الاندلسي کی احکام القران اپنے موضوع میں ایک بہترین کتاب ہے اور بعد کی تصنیفات کا ماخذ مشہور - حال میں مولائی حفیظ سابق سلطان مراکش نے اپنے صرف سے اسے مصر میں چھپوادیا ہے، اور میرے پاس آگئی ہے - شکرا لله مساعیه - مجھے نہایت خوشی ہوئی کہ قاضی موصوف کی بھی روایت قصہ ماریہ کی نسبت وہی راے ہے جو علامہ عینی اور نووی وغیرہ کی ہے - چنانچہ تمام روایات کے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

وانما الصحیح انه کان في العسل و انه شربه عند زینب و تظاهرت علیه عائشه و حفصة فیه و جری ما جری - (جلد ۲ - صفحہ - ۲۷۲)	اور در اصل صحیح یہی ہے کہ آیۂ تحریم کا شان نزول شہد کا واقعہ ہے ، اسے حضرة زینب کے ہاں آپنے پیا تھا ، اسپر حضرة عائشہ و حفصہ نے مظاہرہ کیا اور وہ سب کچھہ پیش آیا جو معلوم ہے -

اسئلۃ واجوبتھا

اعتـــراف و تحقیق مزیـــد

تتمـــۂ "واقعـــۂ ایـــلاء"

(یکے از افاضل و ارباب علم - از دهلي)

حضرۃ مولانا مد فیوضہ -

سچ سچ عرض کرتا هوں که واقعۂ ایلاء پر آپکا محققانه مضمون دیکھکر جو في الحقیقت فن حدیث و سیر کا ایک بہترین رساله هے ' آپکي جانب سے میرے خیالات بالکل هي بدل گئے ' اور یقین هو گیا که الله تعالی نے آپکے دل کو علم و خدمت علم کیلیے کھولدیا هے -

این سعادت بزور بازو نیست
تا نه بخشد خداے بخشندہ

البته اس بحث میں ابھي چند سوالات کي اور گنجایش باقي رهگئي هے - اگر ان پر بھي بحث هو جاے تو مسئله بالکل صاف هو جاے ' اور پورا مضمون الگ ایک رساله کي صورت میں شائع کردیا جاے - وہ سوالات یہ هیں :

(۱) یه بات تعجب انگیز معلوم هوتي هے که آنحضرت نے صرف حضرت حفصه کے کہنے سے شہد اپنے اوپر حرام کرلیا هو - اسکي مزید توضیح کرني چاهیے -

(۲) حضرۃ عائشه پر الزام سازش کا اور آنحضرۃ کو اذیت دینے کا عائد هوتا هے ' جس سے ازواج مطہرات کو پاک هونا چاهیے -

(۳) سائل نے مسیحي معترض کا قول نقل کیا تھا که آنحضرۃ اس واقعه کي وجه سے اسقدر آزردہ هوے که ایک ماہ تک گھر سے نه نکلے - جناب نے اسکا کوئي مدلل جواب نہیں دیا -

الهـــلال :

اظہار لطف کیلیے شکر گذار اور مستدعي دعا هوں - جناب نے غالباً خیال کیا که یه بحث ختم کر دي گئي حالانکه ابھي باقي هے - عدم گنجایش کي وجه سے پچھلي اشاعت میں بقیه تکرہ نه نکل سکا - جن سوالات کو جناب نے لکھا هے ' اس عاجز نے خود هي انکو ضروري سمجھا تھا اور انپر مستقل عنوانات سے نظر ڈالي تھي - چنانچه بقیه تکرہ آج درج کیا جاتا هے ' اسے ملاحظه فرمائیں :

(واقعۂ تحریم شہد کي اهمیت)

ایک معترض یه شبه پیدا کرسکتا هے که تم قصۂ ماریه سے انکار کرتے هو اور جو چیز آنحضرت صلعم نے اپنے اوپر حرام کرلي تھي ' اسے موطوءۃ لونڈي کي جگه شہد بتلاتے هو ' لیکن اول تو محض بوے مغافیر کي شکایت کرنے سے شہد نه کھانے کي قسم کھا لینا ایک ایسي بات هے جو قرین عقل نہیں معلوم هوتي - پھر اگر ایسا هوا بھي هو تو ایک معمولي کھانے پینے کي چیز کے نه کھانے کي قسم کھا لینا کونسي ایسي بڑي بات تھي جسکي وجه سے خدا نے تنبیه ضروري سمجھی اور ایک خاص آیت نازل کي ؟

اس سے معلوم هوتا هے که ضرور وہ کوئي بڑي هي اهم بات هوگي اور وہ یہي ماریۂ قبطیه کو اپنے اوپر حرام کرلینا هے -

لیکن یه شبہات بھي صرف اسي دماغ میں جگه پا سکتے هیں جو سیرۃ حضرۃ سید المرسلین ' و خصائص نبوت عظیمه ' و مصالح و اسرار شریعت ' و وجوہ تنزیل کلام الهي و احکام دینیه سے واقف نه هو - ورنه في الحقیقت یه امر بالکل واضح و عین قرین عقل و درایت هے -

آنحضرۃ (صلعم) کا شہد کیلیے قسم کھا لینا کچھه بھي خلاف عقل نہیں هے جبکه روایات صحیحه سے معلوم هوگیا هے که اس بارے میں تمام بیویوں نے ایکا کرلیا تھا ' اور ایک هي چیز کے متعلق ' ایک هي زمانے میں ' ایک هي انداز سے ' سب نے شکایت کي تھي - امام بخاري کي تمام روایات کو جمع کرنے سے ثابت هوتا هے که اس تدبیر میں تمام بیویاں شریک کرلي گئي تھیں - کتاب الطلاق والي روایت میں هے که حضرۃ عائشه نے سب کو اطلاع دیدي اور سب سے پہلے حضرت سودہ نے اظہار کیا -

پس ظاهر هے که آنحضرۃ (صلعم) یکے بعد دیگرے تمام بیویوں سے ملے هونگے - ان میں سے سب نے شکایت کي هوگي که مغافیر کي بو آتي هے - آپ حضرۃ زینب کے هاں معمول سے زیادہ تشریف فرما رهتے تھے اور وهیں شہد تناول فرمایا تھا - آپ توسم نبوت سے سمجھه گئے هونگے که اس شکایت کي تہه میں رقابت کا جذبۂ محبت مخفي هے - ازواج مطہرات سے آپ کمال محبت و شفقت فرماتے تھے اور عورتوں کے ساتھه عموماً آپکا سلوک نہایت رضا جوئي اور سلوک و تسامح کا تھا - یه حالت دیکھکر انکي خوشي کیلیے آپ نے قسم کھا لي هوگي که اگر ایسا هي هے تو لو میں اب شہد کبھي نه کھاؤنگا -

اس میں تعجب و انکار کي کونسي بات هے ؟

رهي یه بات که محض کھانے پینے کي ایک چیز میں کونسي ایسي اهمیت تھي که خدا کو آیت نازل کرني پڑي اور " لم تحرم ما احل الله لک ؟ " کے الفاظ میں آپکو متنبه فرمایا ؟ سو یه شبه احکام شریعت کے اصول و مصالح جاننے والوں کي زبان سے تو کبھي نہیں نکل سکتا - شریعت الهي ایک قانون هے جو بہت سے کاموں کا حکم دیتا اور بہت سي چیزوں سے روکتا هے - قانون کا تمام تر دار و مدار اصول (پرنسپل) پر هے ' اور اسکي هر فرعي اور هر جزئي سے جزئي بات کا بھي اثر اسکے اصل اصول پر پڑتا هے - مانا که شہد في نفسه کوئي اهم چیز نه تھي ' لیکن کیا قانون الهي کي حلال کردہ شے کو کسي انسان کي خوشي کیلیے اپنے اوپر حرام کرلینے کي نظیر بھي اهم و وقیع نه تھي ؟ الله سبحانه نے دیکھا که آپنے ایک حلال شے کو اپنے اوپر حرام کرلیا هے - اس نظیر کا اثر شریعت کے عام قانون حلت و حرمت پر پڑیگا - آپکا وجود شریعت کا عملي پیکر اور اسوہ حسنه هے - اس نظیر کي وجه سے احکام الهي کي قطعیت مشتبه هوجائیگي - اور لوگ حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام کرلیا کرینگے - پس نہایت ضروري تھا که فوراً امۃ پر واضح کردیا جاتا که کوئي انسان خدا کي حلال کردہ شے کو اپنے اوپر حرام نہیں کر سکتا - اور جو کھانے پینے کي چیزیں اس نے اپنے بندوں کیلیے حلال کردي هیں ' وہ هر حال میں حلال هیں - اس نظیر کو نظر انداز کردیا جاے اور قانون پر اسکا اثر نه پڑے -

پھر اس واقعه سے یه سوال بھي پیدا هو گیا تھا که اگر کوئي شخص ایسا کر بیٹھے تو اسکے لیے شریعت کا حکم کیا هوگا ؟ کیا واقعي اسکے حرام کرلینے سے وہ حلال کردہ شے اس پر حرام هو جائیگي ؟ اسکو بھي صاف کردینا قانون کي تکمیل و حفظ کیلیے ضروري تھا - پس خداے صاف کردیا که هر معاهدہ ' هر قسم ' اور هر وعدہ جو قانون شریعت کے خلاف هو ' شریعت کے نزدیک کوئي چیز نہیں هے - تم هزار کسي حلال شے کو اپنے اوپر حرام کرلو لیکن چونکه قانون الهي نے تم پر حرام نہیں کیا هے اسلیے وہ کبھي حرام نهوگي !

اسمیں ضمناً یه پہلو بھي ملحوظ تھا که اسلام نے انسان کیلیے جائز اور غیر مضر لذتوں اور راحتوں کا دروازہ بالکل کھول دیا هے -

(مراسلات)

مراسلات یا تو تحریری هوتی هیں یا عکسی - اول الذکر نہایت باریک کاغذ پر هوتے هیں جو ۳ - سے ساڑھے ۴ - انچ تک هوتا هے - کاغذ کو بیچ سے موڑ کے پٹی کی طرح لپیٹ دیتے هیں - لپٹنے کے بعد اسکی ضخامت کوئی ڈیڑھ انچ کی هوتی هے ' اور ایک سرے کی طرف گاودم هوتی چلی جاتی هے -

عکسی مراسلات ۱۱ × ۱۴ انچ کی قلمی تحریروں سے ۱½ × ۲ کی جھلی پر لیلی جاتی هیں - عکسی مراسلات جب پہنچتی هیں تو اس جھلی کو ایک شیشه کی پلیٹ پر منڈھکے خوردبین (Glass maginfying) سے یا طلسمی لالٹین کے ذریعه اسکا پرتو ڈالکے پڑھتے هیں - مشقی مراسلات میں یه فرمایش هوتی هے که اس کبوتر کے پکڑنے کی اطلاع فوجی حکام کو دیدی جائے - اسکے علاوہ اس کبوتر کی منزل مقصود' جتنے کبوتر چھوڑے گئے هیں انکی تعداد' انکے سلسله وار نمبر' نیز علم الجو کے متعلق چند عملی نوٹ درج کیے جاتے هیں -

مراسلات دو قسم کے چونگوں میں بھیجے جاتے هیں - ایک قسم کا چونگا فار کے پروں کا هوتا هے جسکا طول ڈیڑھ انچ اور قطر آدھ انچ هوتا هے -

مراسلات روانه کرنے والا اپنے بائیں هاتھ سے کبوتر کو پکڑ کے اسکے سینے کو اپنے سینے سے لگا دیتا هے اور اسکی دم کے درمیانی پروں میں سے ایک کو علحده کرکے اسمیں فار کا پر ڈالدیتا هے ' اور بقیه پر کے دونوں طرف کے ریشوں کو اسطرح دبا دیتا هے که جب مراسلۃ نکال لی جاتی هے تو پھر اپنی اصلی حالت میں آجاتے هیں - اسکے بعد اس پر کی ڈنڈی کے اندر جو خول هوتا هے اسمیں مراسلت ڈالکے دبا سلائی کے نکے سے بند کردی جاتی هے -

[۱] کبوترونکا سفری آشیانه - ایک بالکل بند حالت میں دکھلایا گیا هے اور ایک جالی دار هے -

[۲] نامه بر کبوترونکے اترنے کا منارہ نما اسٹیشن -

دوسری صورت یه هے که الیومینیم کا ایک چونگا کبوتر کی ٹانگ میں باندھدیتے هیں ' اور مراسلت ایک دوسرے چھوٹے چونگے میں رکھکے اس بڑے چونگے کے اندر ڈالدیتے هیں -

هر فوجی نامه بر کبوتر پر بعض خاص نشانات هوتے هیں جن سے وہ فوراً پہچان لیا جاتا هے - بائیں پیر میں الیومونیم کا ایک حلقه هوتا هے' جس پر تاریخ 'کبوترخانے کا پته' اور نمبر شمار منقش هوتا هے - یہی نقوش مع حرف "ن" یا "م" کے بغرض اظہار جنس اسکے بازو پر بھی چھپے هوتے هیں - اسکے علاوہ اجتماع گاہ افواج اور کبوتر کی جنس کا علم اس رنگین مصنوعی هاتھی دانت (Celluloid) کے حلقه سے بھی هو جاتا هے' جو کبوتر کے دھنے پیر میں هوتا هے - یه حلقے بٹی هوئی رسی کی طرح بنائے جاتے هیں اور کئی تاروں کے ان میں بل دیے جاتے هیں - ڈھائی بل نرکی اور ڈیڑھ بل مادہ کی علامت قرار دیگئی هے - اسکے علاوہ سیاہ ' سفید ' نیلا ' سرخ ' زرد ' سبز ' بنفشی کے سات طرح کے رنگ لگے هوتے هیں ' جن سے مختلف اطراف کی علامتوں کا کام لیا جاتا هے -

(اسباب و وسایل)

طریق تربیت کے اس مختصر خاکے کی تکمیل کے لیے یه ضروری معلوم هوتا هے که ان مادی سامانوں کو بھی بیان کردیا جائے ' جو فرانس کے فوجی کبوتروں کی تربیت میں استعمال کیے جاتے هیں - اسمیں نامه بری کا سامان مع کابکوں کے سامان کے شامل هے -

چونکه کبوتروں کو صرف چند مقررہ گھنٹوں هی میں خانوں سے نکالا جاتا هے ' اسلیے هر حصه (کمپا ٹمنٹ) کے دروازے پر خاص داخله کے پنجرے رکھ رهتے هیں - یه پنجرے اس طرح کے بنے هوتے هیں که کبوتر اندر جا تو آسانی سے سکتا هے مگر نکل نہیں سکتا -

پنجرے عموماً ۲ انچ اونچے' ۲۳ انچ لمبے' ۲۸ انچ گہرے هوتے هیں - انکے پہلو آهنی تیلیوں کے هوتے هیں جن میں ڈیڑھ ڈیڑھ انچ باهم فصل هوتا هے - اوپر آهنی جال هوتا هے جسکا هر حلقه ۵ - ۴ انچ کا هوتا هے - یه گنجایش ایسی هے که اندر جانے کے لیے تو کافی هے مگر باهر نکلنے کے لیے بالکل ناکافی هے - سامنے کا بالائی حصه بالکل دونوں پہلوؤں کی طرح هوتا هے مگر زیریں حصه بدنما تاروں کے ایک متحرک چوکھٹے سے بند کردیا جاتا هے - یه چوکھٹا ایک قلابه میں جھولتا رهتا هے جو اس چوکھٹے کی بالائی سلاخ میں جڑا هوتا هے ' اور زیریں سلاخ اسطرح بنی هوتی هے که اس بدنما تاروں کے چوکھٹے کو اندر جانے دیتی هے مگر باهر آنے نہیں دیتی - جب کبوتر واپس آتے هیں تو پنجرے کے سامنے والے تختے پر بیٹھکے اس چوکھٹے کو دھکیلتے هوے اندر چلے جاتے هیں - جب نکلنا هوتا هے تو دور سے کھڑکی اٹھا دیتے هیں -

وہ تختہ جس پر کبوتر آکے بیٹھتے هیں ' اسلیے لمبا بنایا گیا هے تاکه بچوں کو اپنے خانے کا راسته ملنے میں سہولت هو -

وہ آشیانے جنمیں بیٹھکے مادہ انڈے سیتی هے ' بالائی خانوں میں بنائے جاتے هیں - هر خانے میں دو آشیانے هوتے هیں کیونکه پہلی جھول کے بچوں کے نکلنے کے بعد سے تین هفتے کے اندر (یعنے قبل اسکے که بچے خود دانا چگنے کے قابل هو جائیں) جوڑے دوسری جھول کے انڈے دیدیتے هیں - ان خانوں کا بالائی حصه اسطرح بنایا جاتا هے که کبوتروں کے لیے ایک روش سی نکل آتی هے - سامنے کا حصه لکڑی کی هلکی جالی سے بند هوتا هے جو آشیانے کی صفائی کے وقت بآسانی هٹا لی جاتی هے -

کبوتروں کو ایک مقام سے دوسرے مقام پر موتی موتی شاخوں کے پنجروں میں لیجاتے هیں - جب اڑنے کے لیے چھوڑنا هوتا هے تو اس جور دروازے کو کھولدیتے هیں جو پنجرے کے اوپر هوتا هے - یه پنجرے تین مختلف پیمانوں کے هوتے هیں ' جنمیں علی الترتیب ۲۵ سے ۳۰ ' ۱۲ سے ۱۵ ' اور ۴ سے ۶ کبوتر تک آسکتے هیں - پنجرے یا تو ریل کی گاڑیوں میں جاتے هیں یا خچر پر رکھکر لیجاتے هیں -

فوجی حکام جہاں تک هوسکتا هے نامه بر کبوتروں کی پرورش کی حوصله افزائی کرتے رهتے هیں - فرانس کے ملکی (سول)
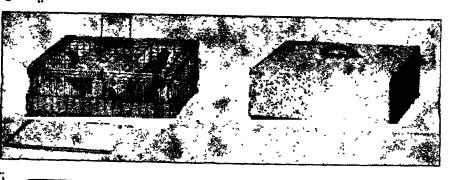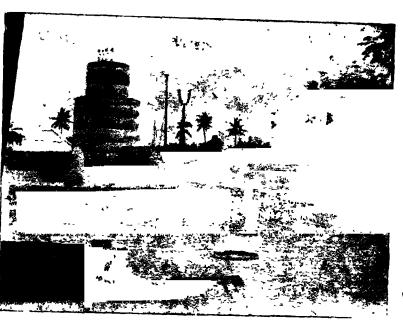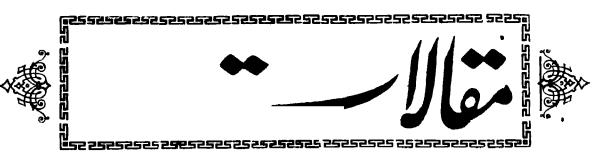
تاریخ قدیم کا ایک فراموش شدہ صفحہ !

نامہ بر کبوتر !

عہد قدیم کی تار برقی اور طیارات !

نامہ بر کبوتروں کي فوجي تربیت کا آغاز اس طرح ہوتا ہے کہ پہلے انہیں کبوتر خانوں کے گرد و پیش کاوے دیے جاتے ہیں -

ہر کبوتر سے یہ چاہا جاتا ہے کہ وہ ہر روز ۵ گھنٹے دن بھر میں دو بار اڑیں -

ان آزمایشي لڑائیوں کي نگراني نہایت توجہ سے کي جاتي ہے - پنجروں کي کھڑکیاں جب کھولي جاتي ہیں تو سپاہي مستعد رہتے ہیں اور اُن کبوتروں کو ڈھابلیوں کي چھت پر بیٹھنے نہیں دیتے - جو چند کبوتر پاس کي چھتوں پر بیٹھکے اپنے رفقاء کے سامنے نافرماني کي بري مثال پیش کرتے ہیں ، اُنہیں بلا تکلف فوراً گولي سے مار دیا جاتا ہے -

اعلی درجہ کے تربیت یافتہ کبوتر غول باندھکے اڑتے ہیں ، جسکي وجہ سے وہ کبھي نظروں سے اوجھل نہیں ہونے پاتے -

نامہ بر کبوتروں کے سفري آشیانے

کورے پٹھے پہلے چند منٹ اڑتے ہیں ، پھر بتدریج بڑھتے جاتے ہیں - یہاں تک کہ تین مہینہ کي عمر میں گھنٹے گھنٹے بھر تک اڑنے لگتے ہیں -

ایک طرح کی نقل و حرکت کے لیے ہمیشہ ایک ہي قسم کے اشارے کیے جاتے ہیں تا کہ کبوتر سمجھہ سکیں کہ انسے کیا کہا جا رہا ہے ؟ کبوتروں کو پنجروں سے نکالنے کے لیے چیخیں ، تالیاں ، اور کمروں کي درمیاني اوتیں کھڑکھڑائي جاتي ہیں واپس بلانے کے لیے کونڈوں میں پاني بھرنے اور زمین پر دانہ ڈالنے کے بعد سیٹي بجائي جاتي ہے -

(نامہ بري کي مشق)

پرواز کے ساتھہ ساتھہ نامہ بري کي مشق بھي شروع کرادي جاتي ہے - مسافت کي مقدار بتدریج بڑھتي رہتي ہے - فراھمي افواج کي حالت میں کبوتر ایسے مقام پر رکھے جاتے ہیں جسمیں اور خروج میں حملے کے وقت سلسلۂ نامہ و پیام ضرور رہنا چاھیے -

جو مقامات ایسے ہیں کہ بعض ذرائع مراسلت کي بربادي کے بعد کبوتروں کو وہاں رکھا جاسکتا ہے ، انکے متعلق سلسلۂ تعلیم کا جاري رکھنا ایک منطقي نتیجہ ہے ، مگر اسکي قسمت میں پابندي نہیں - کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ کبوتر ڈھابلیوں کے ہر طرف اڑائے جاتے ہیں - بارش ، کہر ، اور برف کے زمانے میں اڑانے کي کوشش نہیں کي جاتي - جاڑے کے زمانے کو بالکل غیر مناسب سمجھا جاتا ہے - فروري ، مارچ ، اور اپریل کے مہینے پٹھوں کي نگراني و پرداخت کے لیے وقف ہوتے ہیں -

عمر کے لحاظ سے کبوتروں کے دو درجے ہوتے ہیں - پہلے درجے کے کبوتر یا تمام افواج کي کور جسکي عمر ۱۸ مہینے سے لیکے ۸ برس تک ہوتي ہے ، روزانہ اپني ڈھابلي سے اڑکے وہاں تک جاتے ہیں ، جہاں وہ جنگ کے زمانہ میں رکھے جائینگے - یہ یا تو چھوٹي چھوٹي ٹکڑیوں میں اڑتے ہیں یا کبھي ایک دم سے چھوڑ دیے جاتے ہیں ، مگر بہر صورت انمیں سے ہر ایک کے کاوں کا خیال رکھا جاتا ہے تا کہ ہر کبوتر کي مشق اچھي طرح ہوجاے - بعض کبوتر عرصہ تک فوجوں کي اجتماع گاہوں میں بند رہتے ہیں - نیز ایک زمانے تک کسي خاص راہ پر باقاعدہ ہر روز اڑائے جاتے ہیں -

مسافت کي مقدار پہلے دن ۲۰ کیلومیٹر (ساڑھے ۱۲ میل) ہوتي ہے - تیسرے دن ۳۰ کیلومیٹر - چھٹے دن ۵۰ کیلومیٹر - چودھویں دن ۸۰ کیلومیٹر - بیسویں دن ۱۳۰ کیلومیٹر - ستائیسویں دن ۲۱۰ کیلومیٹر - اور چونتیسویں دن ۳۰۰ کیلومیٹر کردي جاتي ہے -

ایک سال کي عمر کے پٹھوں کو بھي چھہ ہفتے میں قریبا یہي مشق کرائي جاتي ہے - ڈھابلي کے آس پاس چند ابتدائي کاوں کے بعد اولاً ۱۰ - کیلومیٹر تک جاتے ہیں ، اسکے بعد مسافت بتدریج بڑھتي جاتي ہے - یہاں تک کہ چھٹے ہفتہ کے آخر میں ۲۰۰ کیلومیٹر پورے ہوجاتے ہیں -

پرواز کي مشق خشکي یا دریا میں ، جس پر کبوتر خانوں کي مقامي حالت اجازت دے ، کرائي جاتي ہے - دھوپ کي گرمي کے خیال سے کبوتر بہت ہي تڑکے چھوڑے جاتے ہیں - موسم سرما میں شرح پرواز ۸۰ سے لیکے ۹۰ میٹر (ڈیڑھ میل) في منٹ ہوتی ہے - ان مشقوں کے نتائج ، گم شدہ کبوتر ، دیگر سانحات ، یہ سب چیزیں قلمبند ہوتي ہیں -

چونکہ ان مشقوں کا مقصد کبوتروں کو باقاعدہ نامہ بري کي تعلیم دینا ہے ، اسلیے انکے ساتھہ ایسے خطوط بھي کردیے جاتے ہیں جو خاص طور پر اسي غرض سے ہلکے اور محفوظ بنائے جاتے ہیں تا کہ بحفاظت و سہولت جا سکیں -

شيخ عبد البها عباس آفندي

موجوده رئيس البهائيه جو عنقريب هندوستان آنے والے هيں -

اصول و عقائد اور تاريخ و سوانح كي كتابيں صرف بهائي حلقه هي ميں محدود رهيں - على الخصوص كتاب " البيان " جو محمد علي باب نے بطور ايک الهامي كتاب كے پيش كي تهي ' اور جسے اب بهائيه منسوخ قرار ديتے هيں ' اور كتاب " اقدس " جو شيخ بهاء الله نے پيش كي تهي اور جو اب مذهب بهائي كا اصل الاصول اور كتاب وحي آسماني هے ' نيز عبادات و اعمال كے رسائل ' باهمي مشاجرات و مخاصمات كي مصنفات ' بهاء الله اور صبح ازل كے مناظرات ' وغيره وغيره صرف مشاهير علماء بهائيه هي كے پاس رهتي تهيں ' اور عوام بهائيه كو بهي سوائے كتب احكام و عقائد كے اصلي ذخيره بهت كم ديا جاتا تها -

ليكن همارے پاس يه تمام ذخيره موجود هے - كتاب " البيان " اور " اقدس " اور كتاب الصلوٰة وغيره قلمي هيں جنكي نقل بمشكل حاصل كي تهي - انكے علاوه تيس چاليس چهوٹے بڑے مطبوعه رسالے بهي هيں جنسے تمام اصلي اور اندروني حالات پر روشني پڑتي هے -

پچهلے دنوں غالباً چند كرد و ايراني بهائيوں نے قاهره ميں ايک عمده پريس جاري كيا هے جسكا نام مطبع " كردستان العلميه " هے - اس پريس ميں بهي متعدد كتابيں نئي طبع هوي هيں - ازانجمله موجوده رئيس بهائيه شيخ عباس آفندي كے عربي و فارسي رسائل و خطوط هيں جو مختلف سوالات كے جواب ميں لكهے گئے تهے - اسكا قلمي نسخه بعض بهائي دعاة كے پاس پهلے ديكهه چكا هوں - اب چهپنے كي وجه سے بآساني هاتهه آگئي هے -

اسي طرح " گب سيريز " ميں مسٹر اڈورڈ براؤن نے " تاريخ بهائيه " شائع كركے جو در اصل " مقالۂ سياح " كا اصلي نسخه هے اسكي ابتدائي تحريک و ظهور كي پوشيده تاريخ بهي شائع كردي هے -

پس ايک نهايت مفصل اور دلچسپ مضمون مذهب بهائي كي تاريخ پر لكها جاسكتا هے - بشرطيكه لكهنے كي مهلت ملے -

* * *

افسروں میں بہت سے لوگوں کے پاس کبوتر خانے ھیں جنمیں بہت سے تربیت یافتہ نامہ برکبوتر ھیں ' اور جو براہ راست صیغۂ جنگ کی نگرانی میں داخل ھیں -

فرانس کے نامہ برکبوتروں کو سرکاری طور پر تعلیم دینے کی تاریخ سنہ ١٨٧٠ کی جنگ جرمنی و فرانس سے شروع ہوتی ھے - گو اسوقت ان مسکین پرندوں کی تربیت بہت ھی معمولی ہوئی تھی' مگر انہوں نے ایسے عجیب و غریب کام انجام دیے کہ اب آیندہ جنگ میں انکی اعانت پر پورا پورا اعتماد کیا جاتا ھے -

(نامہ بر کبوتر اور طیارات)

غالباً عنقریب کبوتر ایروپلین یعنی ہوائی جہازوں پر بھی حاوی کرینگے ' اگرچہ طیارچیوں کو ان سے طبیعی نفرت ھے کیونکہ وہ کبوتروں کو اپنا ایک خطرناک دشمن سمجھتے ھیں - انکا خیال ھے کہ ایک تیز رو ایروپلین کی رسی کو بھڑ پھڑانے والے کبوتروں سے سخت صدمہ پہنچتا ھے اور پرندے کا پروپلر (Propeller) (ہوائی جہاز کے سامنے کا ایک آلہ) نقص کرنا تو اور بھی خطرناک ہوگا -

ان امور کے انسداد کے لیے یہ تجویز کیا گیا ھے کہ کبوتروں کو چھوڑتے وقت انکا سر بیضے کی طرف کرکے کسی اتنی لمبی نالی میں سے چھوڑا جائے کہ جب تک یہ حیرت زدہ پرند سنبھلکر اوڑنا شروع کرے ' اسوقت تک طیارہ ان سے بہت دور ہوجائے - اس تجویز کا آیندہ موسم سرما میں تجربہ کیا جائیگا "

یہاں تک سائنٹفک امریکن کے مقالہ نگار کے مضمون کا ترجمہ تھا - بہت کم لوگوں کو یہ بات معلوم ہوگی کہ اس وقت تک یورپ کی ایک بڑی حکومت نامہ بر کبوتروں کی تعلیم و تربیت کا ایک ایسا باقاعدہ جنگی صیغہ رکھتی ھے' اور جو فرانس اس عہد دخان و برق میں اپنے ہوائی طیارات سے شہرت حاصل کرچکا ھے' وہ ان قدرتی اڑنے والے نامہ بروں کی طرف سے بھی غافل نہیں ھے' اور بہتر سے بہتر ہوائی جہاز بھی اسے کبوتروں سے بے نیاز نہ کرسکے ھیں !

اسکے بعد ھم نامہ برکبوترونکی تاریخ گذشتہ کی طرف متوجہ ہونگے ' اور علی الخصوص اسلامی عہد کی ترقیات و انتظامات کا تذکرہ کرینگے - کیونکہ یہ فن بھی مسلمانوں کے عہد عروج کا کچھہ کم ممنون نہیں ھے -

عالم اسلامی

یورپ و امریکہ اور مذھب بہائیہ

موجودہ رئیس البہائیہ کا سفر ھند !

جبکہ انگلستان اور امریکہ میں تبلیغ اسلام کی تحریک از سر نو شروع ہوگئی ھے اور توفیق الہی نے اسکے لیے غیر متوقع وسائل بہم پہنچا دیے ھیں' تو یہ ذکر یقیناً قابل توجہ سمجھا جائیگا کہ موجودہ صدی کا ایک نیا ایرانی نژاد مذھب جو برسوں سے اپنی خاموش اور بے صدا دعوۃ کو مشرق و مغرب میں پھیلانے کیلیے غیر معمولی جد و جہد کررھا ھے اور جسکے تفصیلی حالات سے ایران کے باھر بہت کم دلچسپی لی گئی ھے ' امریکہ کی جدت پسندی اور تلاش مذھب سے فائدہ اٹھانے میں بہت کامیاب ہوا ھے ' اور اب انگلستان میں بھی اپنی دعوۃ کی تحریک کا سامان کررھا ھے - یعنی محمد علی باب کی مؤسسہ اور شیخ بہاء اللہ کی ترقی دادہ بہائی تحریک جسکی ابتدا گو ادعاء مہدیہ سے ہوئی ہو لیکن اب وہ ایک بالکل مستقل اور مدعی تجدید شریعت و کتاب مذھب ھے ' اور ایران کے علاوہ بھی اسکے پیروؤں کی اچھی تعداد ھندوستان ' برما ' مصر ' کردستان ' امریکہ ' بغداد' اور عراق عجم میں موجود ھے !

ابھی چند ھفتوں کی بات ھے کہ ایک امریکن بہائی لیڈی نے ھندوستان کا سفر کیا تھا تاکہ بہائی مذھب کی تبلیغ کو تقویت پہنچائے اور عرصے تک کلکتہ میں مقیم رھی تھی - ولایت کی تازہ ڈاک سے معلوم ہوتا ھے کہ شیخ عباس افندی یعنی موجودہ رئیس بہائیہ عنقریب ھندوستان آنے والا ھے -

مسز اسٹی نوہ : ایک امریکن بہائی داعیہ

حال میں ھم سے ایک صاحب علم بزرگ نے مذھب بہائی کی تاریخ و عقائد کے متعلق استفسار کیا ھے - اسکا تفصیلی جواب "اسئلۃ و اجوبتہا" کے سلسلے میں لکھنا چاھتے تھے لیکن واقعۂ ابتلاء نے کئی ھفتہ سے تمام گنجائش روک لی ھے ' اسلیے دیگر سوالات کے طرف متوجہ ہونے کا موقعہ نہیں ملا - ھمارے پاس اس مذھب کی صحیح تاریخ اور تمام عقائد و مختصات و تغیرات کا بہترین مواد عرصے سے موجود ھے' اور متعدد مشاھیر علماء بہائیہ سے بمبئی کے قیام میں نہایت مفصل صحبتیں رھچکی ھیں - بہائی عقائد و اصول کی کتابیں عرصہ تک بالکل قلمی تھیں اور اجنبیوں کیلیے انکا دیکھنا تقریباً محال تھا - پھر بغداد و عکہ اور مصر و امریکہ میں بعض بعض طبع ہوئیں' لیکن انکو بھی اجنبیوں میں تقسیم نہیں کیا گیا اور سوا ے " مقالۂ سیاح " وغیرہ کتب دعوۃ و تبلیغ کے اصل

روزانہ الہـلال

اس رقم میں مختلف قسم کے قرض شامل ہیں - ۲۱,۴۸,۲۱,۸۶۰ پونڈ کي رقم ۱,۸۵۵ اور ۱۸۹۱ کے قرضوں کي ہے جسکا سود ۴ فیصدي ہے - ایک رقم سنہ ۱۸۹۴ کے قرض کي ہے جسکا سود ساڑھے تین فیصدي ہے - ان قرضوں کي ادایگي مصر کے خراج سے ہوتي ہے -

یہ ایک قسم کے قرض تھے - دوسري قسم کے قرضوں کي تعداد ۴۴,۷۲,۳۱۳ پونڈ ہے - اسمیں مندرجۂ ذیل قرض شامل ہیں:

اجارۂ تمباکو کي کمپني کا قرض جو سنہ ۱۸۹۳ع میں ۴ فیصدي پر لیا گیا ہے - ریلوے کمپني کا قرض جو سنہ ۱۹۹۳ع میں ۵ فیصدي پر لیا گیا ہے - صومہ بندرمہ ریلوے کمپني کا قرض جو سنہ ۱۹۱۱ع میں ۴ فیصدي پر لیا گیا ہے - ان قرضوں کي ادایگي بعض مقررہ مالي معاہدوں سے ہوتي ہے -

قرض کي تیسري قسم جنگي کے قرض ہیں - انکي مقدار ۲,۲۶,۴۰,۰۲۴ پونڈ ہے - اسمیں سنہ ۱۹۰۲ اور ۱۹۰۹ کے قرض اور سنہ ۱۹۱۱ع کے قرض کي پہلي قسط بھي شامل ہے - ان تینوں کي شرح سود ۴ فیصدي ہے - انکي ادایگي خود حکومت کو براہ راست کرنا پڑتي ہے -

اس تفصیل سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ آخر فروري سنہ ۱۹۱۱ع تک دولۃ عثمانیہ کے عام قرضوں کي کل مقدار ۲,۹۱,۲۲,۴۲,۹۱۱ فرانک تھی (ایک فرانک دس آنہ کا ہوتا ہے) جسمیں سے اسوقت تک ۳۰۱,۶۲,۲۶,۶۸۵ فرانک ادا ہوچکے ہیں' اور ۲,۶۰,۵۶,۱۶,۲۲۶ فرانک دولہ عثمانیہ کے ذمہ باقي ہیں -

لیکن اسکے بعد ہي دولۃ عثمانیہ دو شدید ہولناک جنگوں میں گرفتار ہوگئي' - علی الخصوص جنگ بلقان میں اسے سخت زیرباري ہوئي اور قرض بجاے کم ہونے کے اور بڑھگیا - چنانچہ جنگ بلقان اور ادرنہ کے واپس لینے سے قبل (آخر جون سنہ ۱۹۱۳ع میں) وزیرمال نے اعلان کیا تھا کہ اسوقت دولۃ عثمانیہ کے ذمہ قرضہاے عام کي مقدار ۱۳,۰۲,۵۴,۴۵۷ عثماني پونڈ یعني ۲,۹۹,۵۸,۵۲,۵۱۱ فرانک ہوگئی ہے -

اسوقت قسطنطنیہ اور یورپ میں عثماني رعایا کي تعداد ۱۸۰۰۰۰۰ لاکھ ہے - ایشیا میں جن ممالک پر دولۃ عثمانیہ عثماني افسروں کے ذریعے حکومت کررہی ہے' انکي آبادي ۱۹۱۰۰۰۰۰ ہے - اگر یہ قرض تمام عثماني رعایا پر تقسیم کیے جائیں تو ہر شخص کے ذمہ ۱۴۳ فرانک پڑینگے -

لیکن پیرس میں جو موتمر مال منعقد ہونے والی ہے' اسمیں ان قرضوں کا ایک حصہ ضرور ریاستہاے بلقان سے لیا جائیگا - اگر یورپ نے انتہائي تعصب سے کام نہ لیا تو امید ہے کہ اس بار کا جسقدر حصہ ریاستہاے بلقان کے ذمہ کیا جائیگا' اسکي مقدار قریباً ۴۶۹۰۰۰۰۰۰ فرانک ہوگی - اسکے بعد دولۃ عثمانیہ کے ذمہ ۲۵۰۰۰۰۰۰۰۰ فرانک اور کچھہ کسور رہجائینگے' جنمیں غیر منتظم قرضوں کے شامل کرنے کے بعد (آخر جون سنہ ۱۹۱۳ ع تک) دولہ عثمانیہ کي کل رقم ۳,۶۸,۱۶,۴۱۷ عثماني پونڈ ہوگي - اس میں وہ قرض بھي شامل ہیں جو مختلف بنکوں سے لیے گئے اور اب اس آخري فرانسیسي قرض سے ادا کیے جائینگے -

---

آپ کے الہلال کا میں کیا زمانہ شیفتہ و مفتون ہے - خدا کرے اس مقدس پرچہ کي اشاعت ہر شہر و قصبہ میں کافي و وافي ہو جائے :

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

براہ کرم مندرجہ ذیل تین خریداروں کے نام وی پي بھیجکر ممنون فرمائیں -

فقیر حقیر شاہ محمد چندا حسیني چشتي نامي کوہ پور شاہ پور - حیدر آباد -

تلخیص و اقتباس

اسد پاشا کي گرفتاري کے متعلق تازہ انگریزي ڈاک میں تفصیلات آگئي ہیں مگر بیانات باہم مختلف ہیں - معلوم نہیں ہوتا کہ دونوں وزارتوں سے اسد پاشا کا استعفا شہزادہ ویڈ کي ملاقات کا نتیجہ ہے یا محافظ فوج میں اضافہ ہونے کا؟ بہر حال ہوا یہ کہ ڈچ جندرمہ (جنگي پولیس) کے افسر اعلی نے اسد پاشا کو حکم دیا کہ اپني فوج کو منتشر کرکے ہتیار حوالے کردے - اس نے انکار کیا - بیان کیا جاتا ہے کہ اسکے بعد اسد پاشا کي فوج نے آتشباري شروع کردي تھي جسکا جواب اس فوجي توپخانہ نے دیا جو پہلے سے بنظر احتیاط موقع (پوزیشن) پر رکھدیا گیا تھا - مگر اسکے بعد اسد پاشا نے صلح کا سفید جھنڈا بلند کردیا -

ایک مشترکہ فوج اسد پاشا کے گھر کي طرف بڑھي اور گرفتار کرکے آسٹریا ہنگري کے ایک کروزر پر لے آئي - یہاں سے وہ ایک اطالي دخاني جہاز پر سوار کرکے برنڈزي بھیجدیا گیا -

اسد پاشا نے ایک اعلان پر دستخط کردیے ہیں' جسکا مطلب یہ ہے کہ وہ البانیا کے معاملات میں شہزادہ ویڈ کے بغیر اجازت دخل نديگا!

ایپرس میں دول کي مداخلت کامیاب ثابت ہوئي - البانیا پر قبضہ کے متعلق بین الملي کمیشن اور ایپرس کي عارضي حکومت کے درمیان کارفو میں ایک اتفاق ہوا ہے - اسکا خلاصہ یہ ہے کہ ملک دو انتظامي ضلعوں (کواٹرز) میں تقسیم کردیا جاے جو والیوں (Prefect) کے ماتحت ہوں - جسقدر یوناني مذہبی و غیر مذہبي عمارات ہیں' وہ سب بدستور قائم رہیں - عام مدارس کے ابتدائي تین درجوں میں تعلیمي زبان الباني اور یوناني' دونوں ہوں - اسیطرح مقامي' انتظامي' اور قانوني کارروائیوں میں بھي یوناني زبان الباني زبان کے پہلو بہ پہلو رکھي جائے - اہل ایپرس سے ہتیار نہ لیے جائیں - جندرمہ (جنگي پولیس) کے لیے اشخاص وہیں سے فراہم کیے جائیں - اس جندرمہ کي خدمات کسي دوسري جگہ کے لیے صرف اسي وقت لي جا سکیں گي جبکہ کسي بڑي طاقت سے مقابلہ کي صورت پیش آجاے اور اسکا فیصلہ بین الملي کمیشن کریگا - یہي کمیشن تنظیم و ادارۂ داخلي اور نئي حکومت کے قیام کا بھی ذمہ دار ہوگا - آخر میں یہ ہے کہ اہل ایپرس کو عام معافي دیجائیگي -

---

گذشتہ مئي کے دوسرے ہفتہ میں بلغاري ایوان سوري کے اندر نہایت گرم صحبتیں رہیں - موضوع بحث یہ تھا کہ بلغاریا کے آخرین مصائب اور نامرادیوں کے لیے گوشف اور دینف کي وزارتیں کہاں تک ذمہ دار ہیں؟ اعضاء (ممبرس) نے اپني اپني جماعتوں کے خیالات بیان کیے - بالاخر ہنگامۂ مباحثہ و مناقشہ کا خاتمہ اس پر ہوا کہ تمام مختلف جماعتوں نے بلغاریا کي تقویت اور اسکے لیے متحدہ سعي و کوشش کو اپنا نصب العین قرار دیا' اور باہمي مناقشات کو مخالفت تک پہنچانے سے باز آگئے -

---

اس سلسلے میں اس حقیقت کا بھي انکشاف ہوگیا جو الہلال آج سے بہت پہلے لکھہ چکا ہے' جبکہ جنگ بلقان جاري تھي' اور بلغاري فتح مندیوں کي خبروں نے دنیا کو حیران بنا دیا تھا - ہم نے لکھا تھا کہ جنگ لولي برغاس کے بعد ہي بلغاري قوت کا خاتمہ

سلطان عبد الحمید نے میرزا یحیی کا ثانی ملقب به " صبح ازل " کو ایڈریا نوپل میں اور بہاء الله کو عکه میں رکھا تھا - یہی عکه بہائی مذہب کا موجودہ مرکز ہے - شیخ بہاء الله کے بعد اسکا بڑا لڑکا " عباس افندی " جانشیں ہوا - وہ ایک صاحب علم ' وسیع المعلومات ' اور نہایت فصیح و بلیغ شخص ہے -

دستوری حکومت کے اعلان تک رئیس بہائیه کو عکه سے باہر نکلنے کی اجازت نه تھی - اعلان مشروطه کے بعد آزادی دیدی گئی - اس وقت سے ابتک شیخ عباس نے متعدد سفر کیے ہیں ' پہلے مصر گیا - پھر امریکه کا سفر کیا جہاں کئی ہزار امریکن بہائی موجود ہیں اور متعدد شہروں میں انہوں نے اپنی مذہبی سوسائٹی (بیت العدل) قائم کر رکھی ہے -

پچھلے دنوں وہ انگلستان آیا اور متعدد صحبتیں تحریک و دعوة کی منعقد کی گئیں - مگر اس بارے میں انگلستان اور امریکه بالکل مختلف آبادیاں ہیں - یہاں مذہبی تحریکیں اس قسم کی سیاحتوں سے قائم نہیں ہوسکتیں - تاہم بعض اخبارات میں ایک نئے ایرانی مذہب کا ذکر کیا گیا ' بعض رسائل نے اپنے نامه نگاروں کو تحقیق عقائد کیلیے بھیجا ' بعض نے انکی اور انکے امریکن اور ایرانی ساتھیوں کی تصویریں شائع کیں - غرضکه کچھه نه کچھه چرچا ہوگیا -

متعدد امریکن عورتیں انکے ہمراہ تھیں جو بہائی ہوگئی ہیں - انہی میں سے ایک نوجوان داعیه حال میں کلکته آئی تھی -

خیال کیا جاتا ہے که شیخ عباس آفندی اب ہندوستان کے سفر کا ارادہ کر رہے ہیں جو تمام دنیا میں مسلمانوں کا سب سے بڑا مرکز ہے اور جہاں گذشته بیس پچیس سال سے بہائی داعی متصل مگر بالکل خاموش کام کر رہے ہیں - غالباً وہ عنقریب سیلون و برما ہوکر ہندوستان پہنچیں -

مقامی معاصر " ہندو پیٹریٹ " نے شیخ عباس اور انکے ساتھیوں کی تصویریں بضمن سفر انگلستان و تذکرۂ داعیۂ امریکه شائع کی ہیں - ہم نے انکے بلاک اشاعت کیلیے منگوا لیے تھے جو آجکی اشاعت میں درج " الہلال " کرتے ہیں -

ان میں پہلی تصویر ایک امریکن بہائیه کی ہے - اسکا نام مسز استے نرق ہے - وہ شیکا گو (امریکه) میں بہائی ہوئی اور پھر تکمیل و تربیت کی غرض سے پانچ سال تک عکه میں مقیم رہی - پچھلے سال بہائی مذہب پر لکچر دینے کیلیے اُس نے مصر کا سفر کیا اور وہانسے گذشته دسمبر میں بمبئی پہنچی - بمبئی میں کچھه دنوں رہکر کرانچی آئی اور کانگریس کے اجلاس میں شریک ہوئی - وہاں سے مدراس گئی اور مدراس سے کلکته آئی -

بہائی مذہب کے داعی جس سرگرمی اور سکوت و سکون کے ساتھه کام کرتے ہیں ' اسمیں ہمارے لیے بڑی ہی عبرت و بصیرت ہے - رنگون ' بمبئی ' کلکته ' اور مدراس میں ایک بڑی تعداد ہندوستانی بہائیوں کی موجود ہیں جنھیں میں شخصاً جانتا ہوں ' لیکن آجتک نه تو اخبارات میں اُنکا کبھی تذکرہ ہوا اور نه عام طور پر لوگوں کو حالت معلوم ہے !

دولت عثمانیه کی موجودہ مالی حالت

قـــرض اور آمـــدنـــی

کسی سلطنت کے عام حالات پر اُسکی مالی حالت کا بہت بڑا اثر پڑتا ہے - خصوصاً دولۃ عثمانیه که یورپ کے ضغط و فشار اور اسکی عجز و درماندگی کی اصلی وجه اسکی مالی حالت ہی ہے - اسلیے ضروری ہے که جب آپ دولۃ عثمانیه پر نظر عام ڈالتے ہوے اسکی مشکلات پر غور کریں ' تو اُسکی مقروضیت کی وسعت اور اُسکی آمدنی کی قلت کو بھی پوری تفصیل کے ساتھه پیش نظر رکھلیں -

دولۃ عثمانیه پر یورپ کے جسقدر قرض ہیں ' آنکی دو قسمیں کی گئی ہیں :

(۱) وہ جو کسی نظام و آئین کے ماتحت ہیں -

(۲) جو اس قید و بند سے آزاد ہیں -

پھر منتظم اور باقاعدہ قرضوں کی بھی ۳ - محرم کے اتفاق (اگریمنٹ) کی رو سے دو قسمیں ہیں -

(۱) وہ جو صیغه قرضہاے عام یعنی (صندوق الدین) کے ذریعه سے ادا ہونگے -

(۲) وہ جو دولۃ عثمانیه نے کسی اجنبی بنک سے اس شرط پر لیے ہیں که وہ خود براہ راست ادا کردیگی -

وربر مال نے اپنے صیغه کی جو رپورٹ سب سے آخر میں شائع کی ہے ' اس سے معلوم ہوتا ہے که آخر فروری سنه ۱۹۱۱ع تک دونوں طرح کے باقاعدہ قرض حسب ذیل تھے :

" دولۃ عثمانیه نے یورپ سے جو قرض اس شرط پر لیے تھے که وہ صیغۂ قرضہاے عام یا صندوق الدین کے ذریعه سے ادا ہونگے ' انکی مجموعی تعداد ۹,۱۳,۵۶,۳۲۸ عثمانی پونڈ ہے - یه صیغه جسوقت سے قائم ہوا ہے اسوقت سے لیکر سنه ۱۹۱۱ع تک اس رقم میں سے کچھه اوپر نو ملین ادا ہوچکے ہیں - اب عثمانی خزانه کے ذمه ۸۲ ملین ۱۰ ہزار ۳ سو ۵۰ ملین پونڈ باقی ہیں - (ایک ترکی پونڈ ۱۲ - روپیه کا ہوتا ہے)

اصلی قرض میں ۵,۷۹,۰۸,۳۲۰ پونڈ کی وہ رقم بھی ہے ' جسکا شمار ان قرضوں میں ہے جو ریلوے کی آمدنی سے ادا ہونگے - اسکا سود ۴ فیصدی ہے ' اور به ۳ محرم کے اتفاق میں منظور بھی ہوچکا ہے - اسکے علاوہ باقی ۲,۳۴,۴۸,۰۰۸ پونڈ میں مندرجۂ ذیل رقمیں شامل ہیں : سنه ۱۸۹۰ ' ۱۹۰۳ ' ۱۹۰۴ ' اور ۱۹۰۵ کے قرض جنکا سود ۴ فیصدی ہے - وہ رقمیں جو دوبارہ سنه ۱۹۰۵ع اور سنه ۱۹۰۸ع میں بغداد ریلوے کی ضمانت پر لی گئی ہیں - انکا سود بھی ۴ فیصدی ہے - سنه ۱۸۹۶ع کا قرض جسکا سود ۵ فیصدی ہے -

دولۃ عثمانیه نے یورپ کے بنکوں سے جو قرض اس شرط پر لیے تھے که وہ خود براہ راست ادا کردیگی ' انکی مجموعی تعداد ۴,۸۵,۹۴,۵۲۴ عثمانی پونڈ ہے - جسمیں سے آخر فروری سنه ۱۹۱۱ع تک قریباً ۴ ملین پونڈ ادا ہوچکے ہیں ' اور ۴,۴۶,۰۸,۸۷۲ پونڈ ابھی عثمانی خزانه کے ذمه واجب الاداء ہے -

جو هم گم گشتگان بادیه گمراهي کي صحیح رهنمائي کـر رهي هے مبادا کہیں هماري نظرونسے گم هو جاے ' اور پهر هم اس ظلمت کده میں روشني کیلیے اسطرح محتاجونکي طرح بهٹکتے هوے پهریں ' جسکے تصور هي سے دل خائف هیں -

عنقریب چند خریدارونکے پتے ارسال خدمت کرونگا ' مگر میرے خیال میں یه کوئي ایسي امداد نهوگي - جس امداد کي منظوري کیلیے جناب سے هم امید وار هیں - اسپر توجه هو !

نیاز کیش

(حافظ) امام الدین اکبر آبادي - خریدار نمبر ۳۸۵۷

(۲)

حضرة الاعز المحترم -

آپ کیوں هم لوگوں سے اسقدر بیزار هوگئے هیں که همارے رنج و الم کا آپکو احساس تک نہیں رها ؟ به خبر که الهلال' محبوب و محترم الهلال' اپنی مالي مجبوریوں کي وجه سے (جو اگر ایک میعاد معینه کے اندر پوري نهوئیں تو خدا نخواسته بند کردیا جائیگا) کیا همارے دلوں کو زخمي کرنیکے لیے نا کافي تهیں' جو آپنے اون باتوں کا اظهار شروع کردیا جو اوس حادثه جانکاه کے وقوع کے بعد پیش آنے والي هیں ؟ یعني یه که " خریداران اخبار کے چندوں کا کیا حشر هوگا ؟ " خدا کے لیے یه باتیں لکهه لکهه کر فدائیان الهلال کے مجروح دلوں پر نمک باشي نه فرمائیے اور اونپر رحم کیجیے - آپنے خدا جانے کیونکر سمجهه لیا هے که الهلال کو جو کام کرنا تها وه کرچکا اور اب اسکی ضرورت باقی نہیں هے ؟ اسکو نو اون سے پوچهنا چاهیے جو اسکي ضرورت کو محسوس کرتے هیں - کیا آپکو اس سے انکار هے که ضروریات زمانه کیطرف متوجه کرنے والا اور مختلف الخیال اشخاص کو ایک مرکز پر لاکر اونسے ضروریات دیني و دنیوي کا انصرام کرانے والا یهي ایک رساله هے - اگر اپکے نزدیک مسلمانوں کي دیني و دنیوي ' سوشیل و پولیٹکل ضرورتیں درجهٔ تکمیل کو پهونچ چکیں اور کوئي مزید احتیاج باقي نہیں رهي تو بسم الله ' کل کے بدلے الهلال کو آج هي بند کر دیجیے - چشم ما روشن - اور اگر ایسا نہیں هے تو خدا کے لیے اس اراده سے باز رهیے اور مسلمانوں پر رحم فرمایے - میں کہتا هوں که آپ جس مدت تک اوسکي ضرورت سمجهتے تهے اب اوسکے بعد هم اوسکي ضرورت پہلے سے زیاده محسوس کرتے هیں - سب سے اهم سوال جو اس رنجیده خیال کا باعث هوا هے ' وه اسکی مالی حالت هے - بے شک توسیع اشاعت کي ضرورت هے ' اور آپ کہانتک نقصان برداشت کر سکتے هیں - لیکن میں نہیں سمجهتا که آپ کیوں ضد پر قائم هیں که قیمت میں اضافه نه کیا جاے - نئے خریدار پیدا کرنے سے یه زیاده آسان هے که قیمت میں قدرے اضافه کردیا جاے - جو لوگ الهلال کے خریدار او ر شایق هیں وه معمولي اخبارون کے خریدار جیسے نہیں هیں - افسوس هے که آپ کو اس کا علم نہیں ' اگر علم هے تو عمداً اغماض کرتے هیں - میں نو یقین کے ساتهه سمجهتا هوں که خریداروں میں سے هر هر فرد دو روپیه سالانه الهلال پر نثار کرنے کو اپنا فرض نہیں بلکه سعادت سمجهے گا اگر آپ اس کا چنده بجاے ۸ - روپیه کے ۱۰ روپیه سالانه کردینگے - اس سے قبل بهی میں لکهه چکا هوں اور دیگر حضرات نے بهي یهي استدعا کي تهي که ایسا کیا جاے لیکن معلوم نہیں اسپر توسیع اشاعت کو کیوں ترجیح دیجاتي هے ؟ اسمیں آپکي ذاتي منفعت کو دخل نہیں هے جسکي وجه سے آپ متامل هیں ' بلکه میں تو یہانتک عرض کرنیکي جرات کرتا هوں که خدا نخواسته کیا آپ کا کانشنس آپکو اجازت دیتا هے که آپ همارے منافع کو صرف اس وجه سے پا مال کردیں که اونسے ایک شائبه آپکي نسبت سوء ظن کا نکلتا هے ؟ یه مسئله الهلال کے بقا وقیام کا هے جسمیں سب مسلمان شریک هیں - زیاده سے زیاده آپ یه کیجیے که ایک قسم ۸ - روپیه کي بهي رهنے دیجیے اور جو صاحب ۸ - روپیه سے زیاده کا بار نه اوٹها سکیں وه اس درجه میں رهیں اور کاغذ کي قسم میں تخفیف کرکے اوسکي کمي پوري کر دیجیے مگر لله بند کرنے کا خیال بهي دل میں نه لائیے - میں آپسے بادب درخواست کرتا هوں که میرے اس معروضه کو الهلال میں چهاپ دیجیے جس سے میري یه غرض هے که دیگر خریداران اخبار بهي اسپر توجه فرمائیں اور اس باره میں جو آنکی راے هو اوس سے بذریعه اخبار مطلع کریں ' نیز اپني بات پر اڑ جانے والے اور اپني ضد سے نه هٹنے والے مولانا سے استدعا کیجاے که وه توسیع خریداري پر زور دینے کي جگهه قیمت کي بیشي کو منظور فرمالیں -

والسلام - آپکا ادنی خـــادم

غلام حسن از امروهه

تین بزرگوں کے نام الهلال بذریعه وي پي کے ارسال فرماویں مزید کوشش جاري هے - تابعدار بنده محمـد امین خریـدار نمبر ۹۱۴ -

هو گیا هے اور صرف اسي لیے بلغاریا اور اسکے حامي بیقرار هیں که آئنده بغیر مزید جنگ کے خط اِیدوس میڈیا هي پر صلح طے هو جائے اور اسی مقصد کیلیے کامل پاشا کو دول یورپ نے طیار کیا تھا -

ویلي پولی کے ایک دولتمند مہاجن اور گملجینا کے مبعوث (ڈپٹی) قسطنطین هاجی کیلشوف نامي نے بلغاری پارلیمنٹ میں بیان کیا که بلغاري فوج کے مرکز اعلی (هیڈ کوارٹر) نے خود اسکو خط ابدوس ومیڈیا کي منظوري کے لیے قسطنطنیه بھیجنا چاها تھا ' اور اس کے لیے کامل پاشا بالکل تیار تھا - اپنے بیان کی توضیح و توثیق کے لیے اس نے چند تار پڑھکر سنائے - پہلا تار ڈینف کا تھا ' جسمیں گوشف سے کہا تھا که خط ابدوس میڈیا کي بابت کامل پاشا سے گفتگو کرنے کے لیے یه شخص جاتا هے - اسکے لیے مجلس کی منظوری حاصل کرو - اسکے جواب میں گوشف نے لکھا که مجلس کسي خاص وفد کے قسطنطنیه بھیجنے کي ضرورت نہیں سمجھتي - اسکے بعد ۲۹ نومبر کو شاہ فرڈیننڈ نے تار دیا که قسطنطین کیلشوف کے متعلق صدر مجلس کي تجویز سے بالکل اتفاق کرتا هوں - نیز فوري کار روائي کي هدایت کرتا هوں - اسکے جواب میں گوشف نے لکھا که " مجلس اس فیصله کی وقت پر اپني سنگین ذمه داري سے با خبر هے " گوشف نے اس تار میں یه بھي لکھا تھا : " آپ مجوزه مقصد کے متعلق وزیر مال کو تار دیں - قسطنطنیه میں بلغاریوں کو آنے کی اجازت نہیں - کیلشوف کا شخصي طور پر جانا نا ممکن هے - انہیں وکیل خاص بنا نا هوگا "

مگر قدرت الهي نے عین وقت پر اپني نیرنگي دکھلائي - کامل پاشا کي وزارت کا خاتمه هوا ' اور انور بے نے باب عالي کا مقفل هال فتح کرلیا - نتیجه یه نکلا که بلغاریا کو بالاخر روز بد دیکھنا پڑا اور مع اپنے اعوان و انصار یورپ کے اپني تمام امیدوں میں ناکام و خاسر رهي !

روس نے تبریز سے ۱۸ - ویں پیادہ پلٹن اور دو توپخانوں کے بریگیڈوں کو قفقاز سے واپس بلا لیا هے - روسي اخبارات اس واقعه کو بہت اچھال رهے هیں - ایک مقتدر اخبار لکھتا هے که غالباً اب اُس بیچیني میں سکون پیدا هوجائیگا ' جس کے متعلق کہا جاتا هے که شمال ایران پر روس کے مسلسل فوجی قبضه کي وجه سے انگلستان میں محسوس کی جا رهي هے - اس سے پہلے بھي کئي بار روسی فوج واپس جا چکی هے مگر پھر اسکي جگه تازہ دم فوج آگئی - سوال یه هے که کیونکر یقین کیا جاسکتا هے که اب اس فوج کی جگه نئي فوج نه آئیگی ؟

بقول تفلس کے ایک نیم سرکاري جرنل کے ' اسوقت شمالي ایران میں ۱۲۴۰۰۰ روسی محافظ فوج موجود هے !

لندن میں علوم و السنۂ شرقیه کے مطالعه و اشاعت کیلیے جو مدرسه قائم هونے والا هے ' اسکے متعلق ٹیرابسٹ میں ایک اپیل شائع هوئي هے جسپر چند مشاهیر انگلستان کے دستخط هیں - اس سے معلوم هوتا هے که لنڈن انسٹی ٹیوشن کي عمارت (جسکي قیمت ایک لاکھه پونڈ هے) قواعد پارلیمنٹ کي رو سے اسکے لیے حاصل کرلي گئي هے - ضروري ترمیم و تغیر کے لیے حکومت نے ۲۰ هزار سے ۲۵ هزار پونڈ تک دینے کا وعدہ بھي کیا هے - یه مدرسه لندن یونیورسیٹی کے متعلق هوگا - مشرق اور افریقه کي اهم زبانیں (جنھیں ۸۰ کرور انسان بولتے هیں) انکی تعلیم پر ۱۴ هزار پونڈ سالانه صرف کیا جائیگا - اسکے مقابله میں اسوقت برلن میں ۱۰ هزار پونڈ اور پیرس میں ۸ هزار پونڈ سالانه صرف هو رها هے - حکومت انگلستان ۴ هزار پونڈ سالانه اور حکومت هند ۱۲۵۰ پونڈ سالانه دیگي - بقیه روپیے کے لیے قوم سے اپیل کی گئی هے -

مسئلـــۂ قیـــام الهـــلال

قاعده هے که جس چیز کي ابتدا هوتي هے اُسکي انتہا بھي لازمي هے ' پس اگر الهـلال اپني دعوة اسلامي کي ابتدائي منزل طے کرچکا هے تو انتہا کا ابھي سوال باقي هے -

صداقت الهي کي راہ میں سخت سے سخت مشکلات کا مقابله کرنا پڑتا هے ' مگر مستقل طور سے اُن مشکلوںکا سامنا وهي شخص کرسکتا هے جو حق و صداقت کي مظلومیت اور دین الهي کي بیکسي و غربت پر از سرتا پا پیـکر اضطراب اور تصویر التہاب بن جائے ' اور جو اپنے دلمیں کچھه اسطرح کا درد اور ٹیس رکھتا هو جسطرح که سانپ کا کاٹا اور اژدهے کا ڈسا هوا مریض تڑپ سے لوٹتـا اور کراهتا هے -

الحمد لله که یه سب کچھه الهـلال میں پایا جاتا هے اور صرف الهلال هی میں - مگر مولانا ! جناب کیلیے خاکسار کا مشوره ایسا هي هوگا جیسے آفتاب اور ذرہ کي مثال - وہ اسلامي نسل کے سچے اور شیدائي اور غیر معمولي افراد ' جو الهلال پـر اپني جان و مال تصدق کرنے کیلیے آمادہ هیں ' کیوں نہیں اونکي مخلصانه خدمات قبول کي جاتي هیں ؟ اگر سب نہیں تو اسیقدر سہي جس سے الهلال کا مالي مسله حل هوجائے - جناب نے متعدد مخلصین کے منی آرڈر واپس کیے ' رجسٹریاں لوٹا دیں ' اور درخواستیں نا منظور کیں ' جنکا حال مجھے معلوم هے ' حتی که وہ لوگ جنھوں نے ریل کي مسافـرت میں جناب سے درخواستیں کیں که همارے نام بھي الهلال جاري کردیجیے ' عمداً انکے نام جاري نہیں کیا گیا - آخر کیوں اسکا سبب ؟

کیا وہ عطیات جناب اپنے لیے ' یا اپنے اخـراجات کیلیے تصور فرماتے هیں ؟ یا اُنکے قبول کرنے میں کسي قسم کي بد نامي اور کسر شان هے ؟ میرے خیال میں هر اعانت پیش کرنیوالا نه تو جناب کي مدد کرنا چاهتا هے اور نه الهلال کي ' بلکه اپني محبت دیني و جوش ملي اور ایثار قلبي کا اظہار کرکے اسلام کي مدد کـرنا چاهتـا هے جسکو آپ ایسا نہیں کـرنے دیتے - غالباً جناب میري اس جرات کو لطف و کرم کي نظر سے دیکھینگے ' اگر میں بالفاظ دیگر یه کہوں که آپ اُن همدردان ملت کو اس ثواب عظیم سے محروم رکھکر اور اُنکے نه رکنے والے جوش قلبي کو روک کر ' خدمت اسلام و مسلمین میں حائل هوتے هیں -

الهلال کے دو هزار نئے خریدار پیدا هوجانے پر بھي اسکے مالي مسلۂ سے تسلي نہیں هوتي کیونکه بہت ممکن هے که یه خریدار دائمي نهو سکیں بلکه عارضی هوں - اسواسطے استدعا هے که جناب علاوہ دو هزار نئے خریدار پیدا هو جانیکے اگر ناظرین و معاونین الهلال کي دوسرے طریقه سے توسیع الهلال کي خدمات قبول فرما لیں تو یه تمام مسلمانوں پر احسان هوگا !

بلاشک ' الهـلال اول دن هي سے غیورانه خاموشي کے نقصات برداشت کـرتا رها هے ' اور گدایانه طلب و سوال کے انعامات پـر اُن نقصانات کو تـرجیح دیتا رها هے ' لیکن تابکے ؟ آخـر اِسکي کوئي حد بھي هے ؟ جبکه نقصانات بھي حد بـرداشت و تحمل سے افزوں هوگئے هوں ؟ ناظرین و معاونین الهلال سے بھي التجا هے که آینده جولائي سے پیشتر هي الهلال کے قیام کیلیے کوئي ایسي شکل اختیار کریں جس سے الهلال کا مالي مسله ایک عـرصه دراز تـک کیلیے حل هوجائے - ورنه هدایت الهي کي یه روشنی

رسالہ کانفرنس نمبر ۱۴

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے ستائسویں اجلاس منعقده بمقام آگره میں جو دلچسپ اور معني خیز مضمون " میکینکل تعلیم اور مسلمان " کے عنوان پر پڑها گیا تها اسکو بغرض رفاه قوم علحده رساله کي صورت میں طبع کیا گیا هے' جو درخواست کرنے پر دفتر کانفرنس سے مفت مل سکتا هے -

خاکســـــار

آفتاب احمد آنریري جوائنٹ سکریٹري کانفرنس - دفتر کانفرنس علي گڈه

جام جھــاں نمــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھي نهوگی

— * —

اس کتاب ے مصنف کا اعلان ھے کہ اگر ایسي قیمتي اور
مفیہ کتاب دنیا بھرکي کسي ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ھــزار روپیــہ نقد انعــام

ایسي کار آمد ایسي دلفـریب ایسي فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھي سستي ھے - یــہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا ے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا ے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کي موجودگي میں گویا ایک بڑي بھاري لائبریري (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذھب و ملت ے انسان ے لیے علمیت و معلومات کا
خزانہ تمام زمانہ کي ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ھئیت - علم بیان - علم عــروض - علــم کیمیا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اهل اسلام ے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ھے کہ مطالعہ کرتے ھي دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا ھو بصارت کی آنکھیں وا ھوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا ےمشہور ادمي آنکے عہد بعہد ے حالات سوانعمري: و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے ے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي ے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کي تمام واقفیت - دنیا بھر ے اخبارات کي فہرست ، آنکی قیمتیں، مقام اشاعت وغیرہ - بھي کھاتہ ے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کی بڑي بڑي کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ھے - حیوانات کا علاج ھاتھي ، شتر ، گائے بھینس ، گھوڑا ، گدھا بھیڑ ، بکري ، کتا وغیرہ جانوروںکي تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ھے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هــر شخص کو عموماً کام پــڑتا ھے) ضابطہ دیواني فوجداري ، قانون مسکرات ، میعاد سماعت رجسٹــري اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت ے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالــک کی بولي هر ایک ملک کی زبان مطلب کي باتیں اُردو ے بالمقابل لکھی هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملــک ے آدمي سے بات چیت کرلو سفــر ے متعلق ایسي معلومات آجتــک کہیں دیکھي نــہ سني هونگي اول هندوستان کا بیان ھے هندوستان ے شہرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگــہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھي جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت ے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کي معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برهما) ے تحقیق شدہ حالات وهاں سے جواهــرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تھوڑے هي دنوں میں لاکھہ پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا ے سفــر کا بالتشریح بیان ملــک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصــر - افــریقہ - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقہ ے بالتفسیر حالات وهانکي درسگاهیں دکھاني کلیں اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جہاز ے سفــر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ھے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسي دلاویزکہ پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ ے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں ے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد ے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑي

گارنــٹي ٥ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں ے بھي کمال کر دکھایا ھے اس عجائب گھڑي ے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي ھے - جو هر وقت آنکھہ مٹکاتي رهتي ھے ، جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتي ھے - ڈائل چیني کا ، پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتي - وقت بہت ٹھیک دیتي ھے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چھین نہ لیں تو همارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

آٹھہ روزہ واچ

گارنــٹی ۸ سال قیمت ٦ چھہ روپیہ

اس گھڑي کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابي دیجاتي ھے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي ھے کہ کبھي ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتي - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہــري نہــایت خو بصورت اور بکس همراہ مفت -

چاندي کي آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کي آٹھہ روزہ واچ - جو کلائي پر بند هسکتي ھے مع تسمہ چرمي قیمت سات روپے

بجلي ے لیمپ

یہ نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ، ابھي ولایت سے بنکر همارے یہاں آئي هیں - نہ دیا سلائي کیضرورت اور نہ تیل بتي کي - ایک لمپ راتکو اپني جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود ھے - رات کیوقت کسي جگہ اندھیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر ے خطرہسے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجہ سے اُٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ھے - منــگوا کر دیکھیں تب خوبي معلوم هوگي - قیمت ؛ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي ھے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروري اطلاع ـــ علاوہ انکے همارے یہاں ہے هر قسم کي گھڑیاں، کلاک اور گھڑیونکي زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنــما مل سکتي هیں - اپنا پتــہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کي جاویگي - جلد منــگوا لیجیے -

منیجر گپتــا اینــڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقــام ٹوھانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

علمی ذخیـــره

(۱) - مآثر الـکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف هے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا وعلما کے حالات هیں - مطبوعه مفید عام پریس آگره حجم ۳۳۸ صفحه قیمت ۲ روپیه -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الـکرام کا دوسرا حصه هے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعه رفاه عام استیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیه -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں که سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکره هے یه تذکره جامعیت حالات کے ساتهه یه خصوصیت رکهتا هے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجه کے هیں - مآثر الـکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسـلام سے اخیر زمانه مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشهور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکره جس کو زبان اردو کے مشهور محسن و سرپرست مسٹر جان گلـکرست نے سنـه ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکهوایا هے - بوقت طبع شمس العلا مولانا شبلي نعماني نے اس کی تصحیح کي هے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانه مقدمه لکها هے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکره هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیه -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جهاد " کا اردو ترجمه - مترجمه مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامه مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا هے که مذهب اسلام بزور شمشیر پهیلایا گیا هے - قرآن ' حدیث ' فقه اور تاریخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت کیا هے که جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعي تهے اور ان کا یه مقصد هرگز نه تها که غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۵) زر تشت نامه - قدیم پارسیوں کے مشهور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشهور مستشرق عالـم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمٰن صاحب نے تالیف کیا هے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیه -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنه کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وکمال کا تذکره مندرج هے - قیمت ۳ روپیه -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالـوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنـه ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار کا ترجمه جس میں ابتداے ظهور اسـلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمه مولوي عبد الغني صاحب وارثی قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کی مشهور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکره مندرج هے نامي پریس کانپور کا مشهور اڈیشن قیمت ۳ روپیه -

(۹) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسنین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح وتفصیل کے ساتهه عربي و فارسي میں بهي کوئی کتاب لکهي نهیں گئي هے - اس کے آخیر میں هندي عروض وقافیه کے اصول وضوابط بهي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چهپوایا هے - حجم ۴۷۴ صفحه - قیمت سابق ۴ روپیه - قیمت حال ۲ روپیه

(۱۰) میڈیکل جیورس پروڈنس یعنی طب متعلقه مقدمات فوجداري هے مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصه تک چهپ چکا هے قیمت سابق ۴ روپیه قیمت حال ۳ روپیه -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستا ولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمه - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامي - یه کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکهي گئی هے - اور اس میں نهایت قدیم زمانه سے لیکر زمانه حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تهذیب وتمدن اور علوم وفنون کے حالات لکهے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتهه مندرج هے - قیمت (۵۰) روپیه -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیه - قیمت حال (۳۰) روپیه -

(۱۳) - داستان ترکتازن هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیه کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نهایت خوش خط چهپي هے - حجم (۲۰۵۶) صفحه قیمت سابق ۲۰ روپیه - قیمت حال ۶ روپیه -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشهور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمه جس میں پهلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقها و محدثین و مورخین وسلاطین وحکما و فقرا و شعـرا وضاع وغیره کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانه مقدمے اور کثیر التعداد حواشی لکهے هیں - مترجم نے ان کا بهی اردو ترجمه اس کتاب میں شامل کردیا هے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۱۵) الغزالي - مصنفه مولانا شبلي نعماني - امام همام ابوحامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پـر مفصل تبصره - حجم (۲۷۲) صفحه طبع اعلی - قیمت ۲ روپیه -

(۱۶) جنـگل میں منـگل - انگلستان کے مشهور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنـگل بک " کا ترجمه - مترجمه مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سهیلي کی طـرز پـر حیوانات کي دلچسپ حکایات لـکهي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحه قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیه -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشهور ڈراما نویس کالیداس کے ڈرامائین کا ترجمه - مترجمه مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مـرحوم - ابتدا میں مـرحوم مترجم نے ایک عالمانه مقدمه لکها هے جس میں سنسکرت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفه مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفه عملي پر مبسوط اور جامع کتاب هے - جس میں افراد انساني کي روحاني ارتقا کی تدابیـر کے ساتهه ساتهه قومي ترقي اور عـزت حـاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیـان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۱۹) اسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنـري حجم (۱۲۲۶) صفحه - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۲ روپیه -

(۲۰) قـران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکهے هیں ' اور الگی هزار الفاظ کي تذکیـر و تانیث بتلائی گئي هے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں - مطبوعه مفید عام پریس آگـره - حجم (۴۲۰) صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشهور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکره مذکور هے قیمت ۳ روپیه -

(۲۳) فهـرست کتب خانه آصفیه - عـربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کی فهرست جس میں هر کتاب کے ساتهه مصنف کا نام سنه وفات - کتابت کا سنه - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیره مندرج هے - جس سے معلوم هوتا هے که بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیره چهوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں اُنهیں اس کا مطالعه کـرنا لازمی هے - حجم ۵۰۰ صفحه - قیمت ۲ روپیه -

(۲۴) دبدبه امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خاں غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمه مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نهایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحه (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیه -

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشهور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمه - حجم (۵۰۰) صفحه (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیه -

المشتهر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانه آصفیه حیـدر آباد دکن
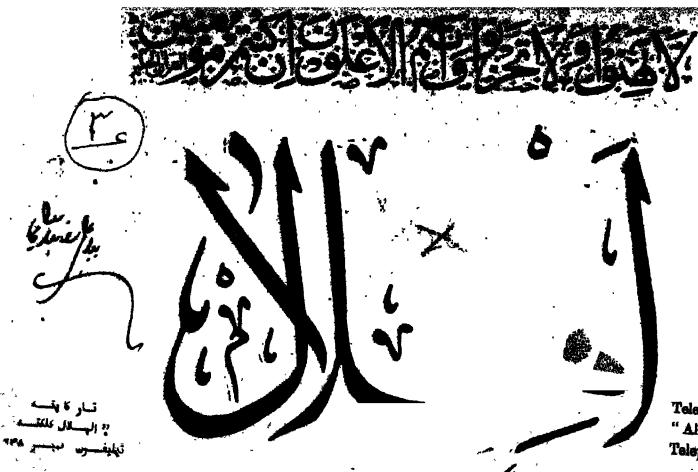
PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۲۵ | کلکتہ: چہارشنبہ ۲۹ رجب ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤

Calcutta: Wednesday, June, 24. 1914.

دار الفنون قسطنطنیہ کے طلبا اور مدارس خارجیہ کا فٹ بال میچ
جو گذشتہ مئی کو میدان جامع احمد میں ہوا

اطـــلاع

اگر معاونین الهلال کوشش
کرکے الهلال کیلیے دو هزار
نئے خریدار پیدا کرسکیں
جو آتهه روپیه سالانه قیمت
ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً
الهلال کا مالی مسئله بغیر
قیمت کے بڑھاے حل هو
جائیگا - منیجر

الهـــلال کي ششماهي مجلدات
قیمت میں تخفیف

الهلال کي شش ماهي مجلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹهه روپیه میں فروخت هوتي تهیں لیکن اب اس خیال سے که نفع عام هو' اسکي قیمت صرف پانچ روپیه کردي گئي ہے -

الهلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود ہے - جلد نهایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشته پر سنهري حرفوں میں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیاده کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیاده هاف ٹون تصویریں بهي هیں - کاغذ اور چهپائي کي خوبی محتاج بیان نهیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچهه ایسي زیاده قیمت نهیں ہے - بهت کم جلدیں باقي رهگئی هیں -

(منیجر)

الهلال

۲۹ رجب ۱۳۳۲ هجری

باب التفسير : قسم علمي

اختــلاف الــوان

صفحه من علم الحيوان

و من اياته خلق السماوات و الارض و اختلاف السنتكم و الوانكم - [۳۰ : ۲۱]

شاهد طبيعة اور جمال کائنات کا ایک سب سے بڑا منظر حسن ' مخلوقات و موجودات کا اختلاف الوان هے - یعنے مختلف رنگوں کی بو قلموني اور انکے اختلاف و تناسب کي حسن آرائي - آسمان کي طرف نظر اٹھاؤ ! آفتاب کي کرنیں ' فضاء محیط کي رنگت ' ستاروں کی چمک ' چاند کي روشني ' قوس قزح کی دلفریبي ' غرضکه اوپر کي هر نظر آنے والي شے میں رنگوں اور انکے اختلاف جمیل کا ظهور موجود هے - خود آفتاب کي روشني هي سات رنگوں کا مجموعه هے جو قوس قزح کے مختلف اللون خطوں میں کبھي کبھي صاف صاف نظر آجاے هیں -

اس سے بھي بڑھکر رنگونکا ظهور زمین پر نظر آتا هے - عالم نباتات کے اُس حسن کدۂ طبیعة پر نظر ڈالو ' جس کا هر ورق سرخ ایک صفحۂ جمال اور هر برگ سبز ایک پیکر دلفریبي و نظر افروزي هے ! اُن بے شمار جڑي بوٹیوں اور عام پیداوار ارضي کو دیکھو جن میں کا هر دانه کتني هي رنگوں کا مجموعه هوتا هے اور جنمیں سے اکثر کا نقاب انکے اصلي چهرے کي رنگت سے مختلف پیدا کیا گیا هے !

یه پهاڑوں کي سر بفلک دیواریں جو زمین کے مختلف گوشوں سے نکلکر دور دور تک چلي گئي هیں ' کبھي تم نے انکي رنگتوں پر بھي غور کیا هے ؟ کوئي سفید هے ' کوئي سرخ هے ' کوئي خاکي هے ' کوئي جلي هوئي سیاه رنگت سے سوخته جسم ' جو یقیناً جمال فطرة کا اصلي رنگ و روغن نهیں هوسکتا !

ان سب کو چھوڑ دو ! خاک کے ذروں کو دیکھو جو تمهارے قدموں کے نیچے پامال غفلت و غرور هوتے هیں - اُن کنکریوں اور مختلف قسم کے پتھروں کے ٹکڑوں پر نظر ڈالو ' جن سے بسا اوقات تمهارے پاے غفلت کو ٹھوکر لگنے کا اندیشه هوتا هے - سمندر کي ته میں اُترنے جاؤ اور کائنات بحري کي پیداوار مخفي کا سراغ لگاؤ - اسکي ته میں کھڑے هو جاؤ اور مٹھیاں بھر بھر کر اسکي ریگ و خاک کو اوپر لے آو ! ان تمام اشیاء و موجودات کے اندر بھي تم دیکھوگے که رنگوں کا نمود حسن اور ظهور جمال اسي طرح موجود هے جیسا عالم نباتات کي ارواح جمیله و اجسام ملونه کے اندر ' اور ان میں سے هر شے بالکل اُسي طرح اختلاف الوان کے اسرار خلقت کا ایک دفتر رنگیں هے ' جس طرح صبح و شام آسمان پر پھیلنے والے لکه هاے ابر کي بوقلموني اور رنگ آرائیاں ' یا قوس قزح کے حلقه کي مختلف رنگتوں کي رعنائي و رنگ نمائي ' جو یقیناً عروس فطرة کے گلے کا ایک رنگین هار هوگا !

متمدن دنیا کي راحت جوئیوں نے تمهیں بهت کم موقعه دیا هوگا که صبح سویرے اٹھکر کسي صحرا یا میدان میں نظارۂ فطرة کیلیے نکل جاو جبکه شاهد قدرت کا چهره بے نقاب هوتا هے ' اور جبکه ملکوت السماوات و الارض اپنے شب خوابي کے کپڑے جلد جلد اُتار کر مختلف رنگتوں کي رنگین چادریں اوڑھ لیتے هیں - یه وقت اختلاف الوان طبیعة کے نظارے کا اصلي وقت هوتا هے - خواه تم غفلت سحر کي کروٹیں بدلتے هوے اپنے مکان کے دریچه سے آسمان پر ایک نظر ڈال لو ' خواه جنگلوں اور صحراؤں میں هو ' خواه باغوں کي روشوں اور سبزه زاروں کي فرش پر چل رهے هو ' خواه کسي دریا کے کنارے جا رهے هو یا سمندر کے وسط میں دوڑنے والے جهاز کي چھت پر کھڑے هو - کهیں هو ' لیکن تمهارے سامنے رنگتوں کے ظهور و نمود اور اختلاف الوان کے حسن و جمال کا ایک ایسا منظر هوگا جسکو دیکھکر بے اختیار اُس مبدء جمال حقیقي اور اُس سر چشمۂ حسن مطلق کے تصور میں تو گم هوجاوگے ' جو اس تمام کائنات الوان و جمال اختلاف الوان کا خالق هے ' جو ان تمام مصنوعات و تکوینات حسینه و جمیله کا صانع هے ' جو ان تمام صفحه هاے نقش و نگار ملونه کا مصور هے ' جسکے دست قدرت کي مشاطگي سے جو شے بني حسین بني ' جسکے قالب تخلیق سے جو وجود نکلا ' دلربا و رعنا بنکر نکلا ' اور جسکے عکس و ظلال لا هوتي سے عالم خلقت کے هر ذره نے اخذ جمال و رعنائي کیا :

فسبحان الله حین تمسون وحین تصبحون ' وله الحمد في السمـــاوات و الارض و عشیاً و حین تظهرون !! (۳۰ : ۱۶)

پس تمام بڑائیاں اور هر طرح کی تقدیس الله کیلیے هو جبکه تم پر شام آتي هے اور پھر جبکه تم صبح کو اُٹھتے هو - اور تمام حمد و ثنا اسي کے لیے هے تمام آسمانوں اور زمینوں میں ' نیزوں کے ڈھلتے هوے اور جبکه تم دو پهر کي روشني میں هو !

آه ! وه خود کیسا حسین هوگا ' جسکے کائنات کي کوئي شے نهیں جو حسین نهو ؟

جسکے نقاب حسن کي دلارائي کا یه حال هے ' اسکے روے جاں طلب کي رعنائي کا کیا حال هوگا ؟ آه ! خود اسي کے سوا کون هے جو اسکے جمال مطلق کا اندازه شناس هو ؟

مشکل حکایتے ست که هر ذره عین اوست
اما نمي تـواں که اشـارت بار کـد !

(الـقـرآن الحكـيـم)

یهي سبب هے که قرآن حکیم میں جهاں کهیں قدرة الهي اور مظاهر خلقت کے عجائب و غرائب پر انسان کو توجه دلائي هے ' وهاں خاص طور پر رنگوں کے ان مظاهر متنوعه و عجائب مختلفه کي طرف بھي اشاره کیا هے ' اور طرح طرح کے رنگوں کے هونے اور انکے اختلاف کو قدرت الهي اور حکمت ربانی کي ایک بهت بڑی علامت قرار دیا هے -

آج هم چاهتے هیں که ان آیتوں پر علمي حیثیت سے ایک اجمالي اور سرسري نظر ڈالیں -

* * *

سب سے پہلے سورۂ روم کي آیة کریمه سامنے آتي هے جسمیں عام طور پر اختلاف الوان کو قدرت الهیه کی نشانی بتلایا هے :

تار کا پتہ - ادرشہ

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاھتی ہے کہ ھندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رھیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی ۴ صور قبل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگی جسمیں گنجی تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاٹے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - اچھے روانہ کیا اور اسی دن روپیے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ھیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزوں کی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کر رھی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

---

چند مستند اخبارات ھند کی راے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ھیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ھیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

برانچ سول کورٹ روڈ سنگاپور -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

بڑا حسن سمجھے جاتے ھیں ' کیا ھیں ؟ وہ جو دودہ کی رنگت سے سفید اور آئینہ کی چمک سے زیادہ درخشندہ ہوتے ھیں ' کہاں سے نکلتے ھیں؟ یہ سنگ سرخ جس سے " روضۂ تاج " کا جمال آتشین نمایاں ہوا ' کہاں سے آیا ؟ نہ تو وہ سفید دودہ سے پیدا ہوا اور نہ سرخ پھولوں کی رنگت جمع کرکے بنایا گیا ' بلکہ دست قدرت نے اسی خاک ارضی کے اندر اسکی تہیں جمائیں اور اسکے طول و عرض کو زمین کی بد رنگ پشت کے اوپر پھیلا دیا ' تاکہ خلقت الہی کا معجزہ ' حسن اباد ارضی کا زیور ' اور اس حیرت آباد عالم میں معرفت الہی اور توجہ الی اللہ کیلیے درس بصیرۃ ہو: ولکن اکثر الناس لا یعلمون !

عالم جمادات و نباتات کے بعد حیوانات کی خلقت کا صفحہ کھلتا ہے - اختلاف الوان و اشکال کے لحاظ سے اسکے عجائب و غرائب بھی عقل کی سرگشتگی اور ادراک کے عجز و اعتراف کا پیام ہے : ربنا ! ماخلقت ھذا باطلا ! پس فرمایا کہ و من الناس والدواب والانعام کذالک ! جس طرح خلقت انسانی کی ہر نوع کے اندر اختلاف الوان کا قانون کام کررہا ہے ' اسی طرح خلقت کا یہ سب سے بڑا نمونہ اور ارتقاء موجودات کی سب سے آخری کڑی بھی طرح طرح کی رنگتوں کا ایک صحیفۂ رنگیں ہے ' اور جو لوگ اسرار وحقائق موجودات کو غور و تدبر سے دیکھتے ھیں ' وھی کچھہ اسکی کنہ اور حقیقت کو بھی سمجھہ سکتے ھیں : ان فی ذالک لایات وما یعقلھا الا العالمون !

(خلاصۂ امور)

اس نظر اجمالی کے بعد غور و فکر کا قدم اور بڑھایئے تو ان آیات کریمہ سے مندرجۂ ذیل امور واضح ہوتے ھیں :

(۱) عالم کائنات کے بے شمار و بے تعداد مظاہر خلقت کی طرح ' رنگوں کا اختلاف بھی قدرت الہی کی ایک بہت بڑی نشانی ہے - کیونکہ اسکے مطالعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ حسن و جمال عالم محض ایک بے ارادہ و تعقل مادۂ خلقت کی حرکت اور ترکیب اتفاقی کا نتیجہ نہیں ہوسکتا - کوئی ارادۂ وراء الوری ضرور ہے جسکے دست قدرت و حکمت کی مشاطگی یہ تمام نیرنگ صناعہ دکھلا رھی ہے !

قرآن کریم نے اسی امر کو دوسری آیتوں میں واضح کیا ہے جبکہ منکرین الہی سے پوچھا ہے کہ :

افمن یخلق کمن لایخلق ؟ افلا تذکرون ؟ (۱۶ : ۱۷)	کیا وہ ہستی جو پیدا کرتی ہے اور وہ جو کچھہ پیدا نہیں کرسکتی ' دونوں برابر ھیں؟ تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ غور نہیں کرتے ؟

یعنی کیا ایک خالق و صانع ہستی جو صفات واجبۂ ارادہ و عقل و علم سے متصف ہے ' اور ایک بے ارادۂ و تعقل شے (خواہ وہ افلاک کی حرکت ہو خواہ اجزاء سالمات دیمقراطیسی) دونوں ایک طرح ہوسکتے ھیں ؟ حالانکہ کائنات کا ذرہ ذرہ ایک صاحب ارادہ و عقل خالق کی ہستی کی شہادت دے رہا ہے !

یہاں صرف " خلقت " کا لفظ فرمایا اور کہا کہ خلق کرنے والا اور وہ جو خلق نہیں کرتا ' دونوں برابر نہیں ہو سکتے - خلق وھی کرسکتا ہے جو ارادہ و تعقل رکھتا ہو - " لا یخلق " کے اندر تمام چیزیں آ گئیں جو قوت خالقیت نہ رکھتی ہوں ' اور خالقیت کیلیے ارادہ و تعقل مستلزم ہے - پس فی الحقیقت اس آیۃ میں نیز اسکی ہم مطلب دیگر آیات میں انھی لوگوں کا رد کیا گیا ہے ' جو وجود الہی کی جگہ کسی بے ارادۂ و تعقل شے کو خلقت عالم کیلیے کافی سمجھتے ھیں ' خواہ وہ یونانیوں کی حرکت افلاک ہو یا موجودہ زمانے کے اجزاء سالمات ابتدائیہ - اِن آیات کو بتوں سے کوئی تعلق نہیں جیسا کہ ابتک سمجھا گیا ہے - اسکی حقیقت بغیر تفصیل و تشریح کے ذھن نشین نہیں ہوسکتی اور وہ مستقل مضمون کی محتاج ہے -

(۲) اختلاف الوان کے اندر بڑی بڑی مصلحتیں اور حکمتیں پوشیدہ ھیں - وہ محض ایک ظہور حسن اور نمایش خلقت یا فطرۃ کا اتفاقی نمود ھی نہیں ہے - کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ہر جگہ تذکیر و تفکر پر کیوں زور دیا جاتا ؟ اور علی الخصوص پہلی آیت میں یہ کیوں کہا جاتا کہ ان فی ذالک لایات للعالمین - یہ صاحبان علم کیلیے اس اختلاف الوان میں بڑی نشانیاں ھیں -

(۳) اخری آیۃ عجیب و غریب ہے - اور اس سلسلے کی ایک آیت ہے جسکی بنا پر بعض نئے استدلالات قرآنیہ میرے ذھن میں ھیں - اختلاف الوان وغیرہ مظاہر خلقت اور اسرار کائنات کا ذکر کرکے فرمایا : انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ! اللہ کے وھی بندے خوف و خشیت اپنے اندر پاتے ھیں جو صاحبان علم ھیں -

اس بیان کے ساتھہ ھی " خشیت الہی " اور " علماء " کا ذکر بغیر کسی ربط حقیقی کے نہیں ہوسکتا - اس سے صاف صاف واضح ہوتا ہے کہ خدا کی ہستی کا یقین ' اسکی شناخت ' اور اسکے صفات کی معرفت کے بغیر اسکا خوف پیدا نہیں ہو سکتا ' اور قرآن کریم اس یقین کے حصول کا ایک بڑا وسیلہ یہ بتلاتا ہے کہ خلقت عالم کے حقائق و اسرار اور اختلاف و تغیرات کی کنہ و حقیقت کا علم حاصل کرو تا کہ مصنوعات کی نیرنگیاں اور عجائب آفرینیاں صانع مطلق کی حکمتوں کا سراغ بتلائیں اور معرفۃ الہی کا یقین و اذعان ترقی کرے - چونکہ یہ کام ان لوگوں کا ہے جو ارباب علم و تحقیق ھیں اور جنکا شمار علماء حقیقت میں ہے - اسلیے فرمایا کہ یہ عجائب عالم اور یہ اختلاف الوان جو کائنات کی ہر نوع اور ہر قسم میں جلوہ گر ہے ' اسکے اسرار و مصالح پر غور کرنے والے اور انکی حقیقت کی جستجو میں رہنے والے ھی وہ بندگان الہی ھیں ' جنکے لیے انکا مطالعہ معرفت الہی کا وسیلہ ہوتا ہے ' اور پھر معرفت الہی مقام خشیت و عبودیت کیلیے راھنما ہوتی ہے - وھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون ؟

(۴) اختلاف الوان ایک قانون خلقت ہے جو تمام انواع میں جاری و ساری ہے - عالم جمادات ' نباتات ' حیوانات ' کوئی نوع نہیں جسکے اندر طرح طرح کی رنگتوں کا ظہور نہو - پس یہ نہیں ہوسکتا کہ ایسا عام ظہور کسی بڑی ھی مصلحت و حکمت پر مبنی نہو ؟

(اشارات علمیہ)

قرآن کریم علم الحیات یا علم الحیوان کی کوئی کتاب نہیں ہے - ان اشارات حکمیہ سے اسکا مقصود صرف یہ ہوتا ہے کہ انسان کو حکمۃ و قدرۃ الہیہ کی طرف توجہ دلائے ' اور ان حقائق کا مطالعہ وسیلۂ تذکیر ' و ذریعۂ عبرت ' و توجہ الی اللہ ہو - نیز ان اشیا کے اسرار و مصالح کی تحقیق و کشف کا اسکے دل میں ولولہ اور شوق پیدا کرے تاکہ وہ انکی تحقیقات کی دشوار گذار راھوں میں قدم رکھے اور معرفت الہی اور حصول مقام خشیت کیلیے راہ علم کی تمام مصیبتوں کو خوشی خوشی برداشت کرلے -

پس چاھیے کہ پہلے ہم سائنس علم کی طرف متوجہ ہوں کہ وہ اختلاف الوان کے متعلق کیا کہتے ھیں ؟ اسکے بعد دیکھیں کہ قرآن کریم کا اسطرف توجہ دلانا اور اس کو ایک آیۃ الہیہ قرار دینا ' ان اسرار و حکم پر مبنی ہے ؟

(البقیۃ تتلی)

ومن آیاته خلق السماوات والارض واختلاف السنتکم والوانکم ان فی ذالک لایــات للعالمیـــن ! (۳۰ : ۲۱)

اور حکمت الہی کی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی آسمانوں اور زمین کی خلقت ہے اور طرح طرح کی بولیوں اور رنگوں کا پیدا ہونا - فی الحقیقت اسمیں بڑی ہی نشانیاں ہیں ارباب علم و حکمت کیلیے !

پھر بعض آیات میں زمین کی پیداوار اور عالم نباتات کے اختلاف الوان کا ذکر کیا جو فی الحقیقت رنگوں کی بو قلمونی کا سب سے بڑا منظر عجیب و موثر ہے :

الم تر ان الله انزل من السماء ماء فسلکه ینابیع فی الارض ثم یخـــرج به زرعاً مختلفاً الوانه ثم یهیج فتریه مصفرا - ثم یجعله حطاما - ان فی ذالک لذکری لاولی الالباب ! (۳۹ : ۲۲)

آیا تم نہیں دیکھتے کہ الله نے اوپر سے پانی اُتارا ' پھر زمین میں اسکے چشمے بہاے ' پھر اُسی پانی سے رنگ برنگ کی کھیتیاں اُگائیں ' پھر وہ کھیتیاں اپنے جوش نمو میں بڑھیں اور طرح طرح کے پھل اور پھولوں سے لد گئیں - اسکے بعد جب اچھی طرح پک چکیں تو تم دیکھتے ہو کہ وہ بالکل زرد پڑجاتی ہیں اور خدا اسے چورا چورا کرڈالتا ہے - بیشک ' عالم نباتات کی اس ابتدا و انتہا اور اختلاف و تغیرات میں ارباب عقل و دانش کے لیے بڑی ہی عبرت ہے '

اسی کی نسبت سورۂ نحل میں فرمایا :

وما ذرا لکم فی الارض مختلفا الوانـــه ' ان فی ذلک لایات لقوم یذکرون ! (۱۶ : ۱۳)

اور بہت سی چیزیں جو تمہارے فوائـد کیلیے زمین سے اُگائی جاتی ہیں جنکی طرح طرح کی مختلف رنگتیں ہیں ' سو ان میں بھی ان لوگوں کیلیے حکمت الہی کی بڑی ہی نشانیاں ہیں جو غور و فکر کو کام میں لاتے ہوں !

نیز سورۂ فاطر میں فرمایا :

الم تر ان الله انزل من السماء ماء فاخرجنا به ثمرات مختلفا الوانها ؟ (۴۵ : ۲۷)

کیا تم غور نہیں کرتے کہ الله نے اوپر سے پانی برسایا اور اس سے طرح طرح کے پھل پیـدا ہوے جنکی مختلف رنگتیں ہیں ؟

اسی طرح شہد کی مختلف رنگتوں پر توجہ دلائی جو مکھی کے اندر سے نکلتا اور قدرۃ الہیہ کا ایک عجیب و غریب نمونہ ہے :

یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه ' فیه شفاء للناس - ان فی ذلک لایات لقوم یتفکرون ! (۱۶ : ۷۱)

انکے اندر سے ایک عرق نکلتا ہے جسکی مختلف رنگتیں ہوتی ہیں - اسمیں انسانوں کیلیے ہم نے شفا اور نفع رکھدیا ہے - ارباب فکر کیلیے اسمیں بڑی ہی نشانیاں ہیں !

اختلاف الوان کا ایک نہایت مدهش منظر پہاڑوں کی مختلف رنگتیں اور انکے سرخ و سفید پتھر بھی ہیں جسے انسان بڑی بڑی عظیم الشان عمارتوں کو خوشنما و دلفریب بناتا اور طرح طرح کے کام لیتا ہے - چنانچہ اسکی طرف بھی ایک جگہ اشارہ کیا :

ومن الجبال جدد بیض و حمر مختلف الوانها و غـــرابـــیب سود (۳۵ : ۲۷)

اور اسی طرح پہاڑوں میں ہم نے مختلف رنگوں کے طبقات پیدا کیے - کوئی سفید ہے کوئی لال ہے - بعض کالے کالے سیاہ ہیں !

یہاں تک تمام کائنات کے عام اختلاف الوان ' اور پھر خاص طور پر عالم نباتات و جمادات کی رنگتوں کا ذکر کیا تھا - اب خاص طور پر عالم حیوانی کے اختلاف الوان پر یہ اشارہ کرکے توجہ دلائی :

ومن الناس والـدواب والانعام مختلف الوانـه کذالک ' انما یخشی الله من عباده العلمـاء - ان اللـــه عزیـــز غفــــور (۳۵ : ۲۷)

اور اسی طرح آدمیوں ' جانوروں ' اور چارپایوں کی رنگتیں بھی کئی کئی طرح کی ہیں جن میں الله نے بڑی بڑی حکمتیں رکھی ہیں - الله کا خوف انہی لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوسکتا ہے جنھوں نے کائنات کے ان اسرار و حقائق کا مطالعہ کیا ہے اور اسکے علم و حکمت سے بہرہ اندوز ہوے ہیں -

(ایک اجمالی نظر)

ان آیات کریمہ پر پہلے ایک اجمالی نظر ڈالو اور دیکھو کہ کس طرح عالم کائنات کی ہر نوع اور اختلاف الوان کے ہر منظر پر ہمیں توجہ دلائی ہے ؟ سب سے پہلے عام طور پر اختلاف الوان کا ذکر کیا اور فرمایا کہ زبانوں اور بولیوں کے اختلاف کی طرح رنگوں کے اختلاف میں بھی حکمت الہیہ اور قدرت سرمدیہ کی بڑی بڑی نشانیاں ہیں - اس طرح انسانی نظروں کو تمام کائنات کی ہئیۃ مجموعی کے جمال الوان اور اختلاف مظاہر و نمایش کیلیے دعوت فکر و تدبر دی تا کہ وہ آسمان کی اُن رنگ آرائیوں کو بھی دیکھیں جنکا جمال وصائی عقل افگن اور جنکے تغیرات ملونہ حیرت فرما ہیں ' اور پھر زمین کے اس بہارستان حسن پر بھی نظر ڈالیں ' جسکی کائنات نباتی اور عالم حیوانی کا ہر گوشہ رنگتوں کی رعنائیوں اور انکے اختلاف و تعدد کی دلفریبیوں کا ایک بہشت زار جمال ہے !

اسکے بعد اس نظر اجمالی کی تفصیل ہوئی اور کائنات کے مختلف انواع و اقسام کے اختلاف الوان کی طرف اشارہ کیا گیا - سب سے پہلے صناع طبیعۃ نے اس سب سے بڑی اعجاز فرمائی کا جلوۂ قدرت دکھلایا جو عالم نباتات کی ارواح حسینہ اور اجسام ملونۂ و جمیلہ کے اندر نظر آتی ہے ' اور جسکے ایک چھوٹے سے پھول اور پتے کے اندر بھی حیرت و مدهوشی کے وہ وہ جلوے پوشیدہ ہیں کہ اگر دنیا کی تمام پچھلی اور آیندہ حکمتیں اور دانائیاں تک جا اکٹھی ہوجائیں ' اور کسی حقیر سے حقیر پھول کی ایک مرجھائی ہوئی کلی کو اٹھا کر (جو انسانی غفلت و سرشاری کے کسی قدم جہل سے پامال ہو چکی ہو) اپنے سامنے رکھہ لیں اور اسکے عجائب و غرائب خلقت کا مطالعہ کرتے رہیں ' جب بھی اُسکا دفتر حکمت ختم نہوگا !

فرمایا کہ غور کرو ' انکی خلقت کس قدر عقلوں کو وقف تعجب اور انسانی دانائی کو ہلاک حیرت کر دینے والی ہے ؟ چند خشک بیج ہیں جو زمین میں ڈالے جاتے ہیں - آفتاب کی روشنی میں گرم ہوتے ' اور آسمان کے پانی سے اندر ہی اندر سڑتے ہیں - پھر وہ کیا چیز ہے جو انکے اندر ایک عجیب و غریب قوت پھوٹنے ' اُبھرنے ' بڑھنے ' پھیلنے ' پھر طـرح طرح کی رنگتوں سے رنگیں ہوکر نمودار ہونے کی پیدا کردیتی ہے ؟ کبھی انکے رنگ الگ الگ ہوتے ہیں ' کبھی کسی خاص تناسب کے ساتھہ کئی رنگوں کا مجموعہ ہوتے ہیں ' اور کبھی ایک ایک پتے اور ورق گل کے اندر کئی کئی رنگتوں کی دھاریاں اور نقش و نگار بن جاتے ہیں !

فتبارک الله احسن الخالقین !

عالم نباتات کی طرح عالم جمادات بھی اختلاف الوان کا عجیب و غریب منظر ہے جسے ترتیب مدارج خلقت کے اعتبار سے نباتات پر مقدم ہونا چاہیے - زمین کے اندر سے طرح طرح کے مختلف رنگوں کے پتھروں کا پیدا ہونا اور پہاڑوں کے اندر سے نکلنا اس سے کم عجیب نہیں ہے جسقدر نباتات کے غرائب و عجائب ہیں - یہ سنگ مرمر اور سنـگ موسی کے بڑے بڑے ستون جنکے نیچے شہنشاہوں کے دربار لگتے ہیں اور جو ایوان ہاے عظمت و جبروت کیلیے سب سے

فصــل گل و طرف جوئبــار و لب کشت
با یــک دو سه اهل و لعبتي حــور سرشت
پیش آر قــدح که بادہ نوشــان صبوح
آســودہ ز مسجــدند و فارغ زکنشت !

ان مرقعات میں سے چار تصویریں "اسفیر" لنڈن نے شائع کردي هیں - انکي نقل هم بھي شائع کرتے هیں - انکے نیچے انگریزي میں رباعیات کا ترجمه بھي درج تھا - تین ترجموں کي اصل رباعیاں یاد آ گئیں اور درج کردي گئیں - لیکن ایک ترجمه اسدرجه مبہم ' مختصر ' اور کسی بہت هي غیر معروف رباعي سے تعلق رکھتا ہے جسکي اصلي رباعي کا سرسري طور سے پته نه لگ سکا - اور صرف اتنی سي بات کیلیے رباعیات کي ورق گرداني کون کرتا ؟ -

(مــکــمل تــرجمه)

ایک بہت بڑي خصوصیت اس ایڈیشن کي یه ہے که اسمیں عمر خیام کي تمام رباعیات کا مکمل انگریزي ترجمه دیا گیا ہے - وہ مشہور فزجیرالڈ کے ترجمه کي طرح نظم میں ہے ' اور کوشش کی گئي ہے که فارسي شاعري کے اس سب سے بڑے قادر الکلام مترجم کا نسق و انداز اور اسلوب خاص هر رباعي کے ترجمه میں ملحوظ رہے - حتی که اسکي جمع و تہذیب کرنے والوں کا خیال ہے که ایک ناواقف شخص فیز جیرالڈ کي نظم میں اور اسکے تراجم میں بمشکل فرق کرسکے گا -

هم نے بعض اردو جرائد میں دیکھا که اس نسخه کي اشاعت کا تذکرہ کرتے هوے انھوں نے اسے پہلا مکمل ترجمه خیال کیا ہے - حالانکه یه صحیح نہیں ہے - اس سے پیشتر ایک بڑي تعداد میں ایسے ایڈیشن شائع هوچکے هیں جن میں فیز جیرالڈ کی ترجمه کردہ رباعیات کے علاوہ کئي سو آور رباعیوں کا ترجمه بھي نظم و نثر میں دیا گیا ہے ' اور بعض میں تو یه التزام کیا ہے که رباعیات کے جس نسخه کو اصل قراردیا ' اسکي تمام رباعیوں کا ترجمه بھي ساتھه ساتھه درج کردیا - اس قسم کے مترجموں میں گارنر ' هنري دے مرناں ' نیکولس ' اور علی الخصوص پروفیسر والا نیڈن ژوکفسکي کا نام قابل ذکر ہے ' جس نے نسخهٔ کلکته اور نسخهٔ سینٹ پیٹرز برگ کي تمام رباعیات کا ترجمه کردیا ہے -

ان میں سے آخر الذکر مستشرق کا نسخه میرے پاس موجود ہے - اس نئے امریکن ایڈیشن سے پہلے یہي ایڈیشن سب سے آخري ایڈیشن سمجھا جاتا تھا - اسمیں سینٹ پیٹرز برگ کے نسخه کي ۴۰۰ رباعیوں کا مکمل ترجمه شامل کیا گیا ہے - دیگر نسخوں کي مترجمه رباعیوں کو شامل کرلیا جاے تو انگریزي ترجمه شدہ رباعیوں کي تعداد پانچ سو تک پہنچ جاتي ہے !

اسي طرح فرانسیسي ' دنمارکي ' الماني (جرمن) اور روسي زبان میں بھي ۷۵ سے ۴۰۰ تک رباعیوں کا ترجمه هوچکا ہے -

لیکن یه ترجمے وہ قبولیت حاصل نه کرسکے جو "مغربي خیام" یعني فیز جیرالڈ کي ۷۵ رباعیوں کیلیے قدرت نے مخصوص کردي تھي - اسکي انگریزي رباعیوں میں جو سلاست و عذوبت اور حسن ترکیب و تاثر بیان پایا جاتا ہے ' اسکے سامنے یه تمام ترجمے اس طرح نظر آتے هیں جیسے کسي اصلي فارسي نظم کے مقابلے میں اسکا بے اثر لفظي ترجمه - فارسي شاعري اور مغربي ادبیات اصولاً اس درجه باهم مختلف هیں که دونوں میں تبائن و تضاد کا ایک انطلانیک بہه رہا ہے - اسے عبور کرنے میں صرف فیز جیرالڈ هي کي همت کام کرگئي ' اور وقت و حالات ' جدت و حداثت ' اتحاد خیالات و مشرب نیز جماعت کے وقتي انفعال و تاثر نے ایک مرتبه اسکا ساتھه دیدیا - یه باتیں همیشه اور هر شخص کے حصے میں نہیں آ سکتیں -

یہي سبب ہے که یه تراجم ایک ادبي یا حکیمانه مترجمه ذخیرہ سے زیادہ وقعت حاصل نه کرسکے - انسے صرف یه کام لیا گیا که غیر فارسي داں ادباء عمریین نے انکے ذریعه بقیه رباعیوں سے بھي واقفیت حاصل کرلي - ان سب میں مسز بورین اور هانفیلڈ کے بعض تراجم نسبتاً زیادہ فصیح و دلنشیں تھے جنھوں نے کیمبرج کے نسخه کي بعض رباعیات کا ترجمه سنه ۱۸۹۰ میں کیا تھا ' اور "مجلس عمر خیام" لنڈن نے سنه ۱۸۹۲ میں شائع کیا - تاهم نه تو وہ فیز جیرالڈ کي طرح عشاق خیام کے وسیع حلقه میں کوئي ادبي محبوبیت حاصل کرسکیں ' اور نه انگریزي ادبیات میں ایک داخلي جزو شعري کي طرح انھیں قبولیت هوئي - انکا شمار بھي "ترجمه" میں ہے - البته اعلی قسم کے تراجم میں -

پس یه کہنا تو صحیح نہیں که نیا امریکن اڈیشن رباعیات کا پہلا مکمل ترجمه ہے - البته اسکي خصوصیت یه بتلائي جاتي ہے که انکے تراجم میں فیز جیرالڈ کے اتباع بلکه همسري کي پوري کوشش کي گئي ہے - فیز جیرالڈ کا اصلي کار نامه "سوئن برن" کے الفاظ میں یه ہے :

"وہ یورپ کا خیام ہے - اس نے ترجمه نہیں کیا ہے بلکه انگریزي میں خیام کي روح شعري کو متشکل و متمثل کردیا ہے - اگر خیــام انیسویں صدي کے انــدر انـگلستان میں پیدا هوتا اور فردوسي کي جگه جوسر کي زبان میں (یعني انگریزي میں) رباعیات کہتا ' تو یقیناً وہ ایسي هي هوتیں. جیسی که اس مغربي خیام کے دل پر مشرقي فیضان لاهوتي سے القا هوئي هیں"

اس ایڈیشن کے مرتب کرنے والوں کا دعوا ہے که فیزجرالڈ نے ایسا ترجمه صرف ۷۵ رباعیوں کا کیا ہے - لیکن یه خیام کي تمام رباعیوں کا ویسا هي مکمل ترجمه هوگا -

ادبا و شعراے عمریین کي ایک بہت بڑي امریکن و انگریزي جماعت نے ترجمه کا نیا کام باهم بانٹ لیا تھا - چند اصول مقرر کرلیے تھے جنکي پابندي کي هر مترجم کوشش کرتا تھا - ان میں سے اکثر مترجم ایسے هیں جنھوں نے ایک ایک رباعي کا ترجمه ایک ایک ششماهي میں کیا ہے - پہلے ترجمه کیا جاتا - پھر تصحیح هوني - پھر قدیم ترجموں سے مقابله هوتا - اسکے بعد نظم کیا جاتا - پھر عرصے تک خود ناظم اپنے مختلف اوقات و اثرات میں کمال استغراق شعریة و شرقیة کے ساتھه پڑھتا ' خاص خاص نغمات مخصوصهٔ خیام میں

مطبوعات جدیده

رباعیات عمر الخیام

ایک نیا امریکن ایڈیشن

پچھلے دنوں بعض اخبارات میں یه خبر شائع هوئي تهی که رباعیات عمر الخیام کا ایک نیا ایڈیشن امریکه میں مرتب هوا هے اور عنقریب شائع هونے والا هے - ولایت کی پچھلي ڈاک میں اسکے تفصیلي حالات آگئے هیں - انسے معلوم هوتا هے که نیو یارک کي ایک بهت بڑي پبلیشر کمپني جان مارٹن اس ایڈیشن کو چهاپ رهي هے' اور متعدد خصوصیات اسمیں ایسي جمع کي گئي هیں جنکي وجه سے یورپ اور امریکه کے "ادباء عمریین" (۱) اسکي اشاعت کا نهایت دلچسپي سے انتظار کررهے هیں -

(مرقعات و رسوم)

اس ایڈیشن کی ایک بڑي خصوصیت انتها درجه کا جمال طباعه اور حسن صورت هے -

عمر خیام کے اس وقت تک بے شمار پر تکلف ایڈیشن مختلف شکلوں میں نکل چکے هیں - لیکن بیان کیا جاتا هے که اس نئے ایڈیشن کے تکلفات کے آگے تمام پچھلے ساز و سامان هیچ نظر آئینگے - علی الخصوص اسکے مرقعات اور تصاویر و رسوم جو دلدادگان خیام کي نظر افروزي کیلیے هر تیسرے چوتهے صفحه کے بعد لگاے گئے هیں :

مشاطه را بگو که بر اسباب حسن دوست
چیزے فزوں کند که تماشا بما رسد!

یه خیالي تصویریں جو آجکل پر تکلف ادبي تصنیفات کے ساتهه چهاپي جاتي هیں' غالباً عام قارئین کرام کو انکي قدر و قیمت کي صحیح اطلاع نه هوگي - مشاهیر گذشته کي تصنیفات کے متعلق خیالی تصاویر بنانا ایک مستقل فن هے' جسکے بڑے بڑے ماهرین و مشاهیر هیں - جب کبهی کوئي نادر کتاب چهپتي هے تو اسکے لیے ان کی خدمات محفوظ کرلي جاتي هے - وه ایک ایک تصویر کیلیے سو سو پاونڈ اجرت پیشگي لیتے هیں !

پچھلے دنوں انگلستان کے ایک کلب نے الف لیله کے ترجمه برٹن کا نهایت پر تکلف ایڈیشن دس جلدوں میں طبع کیا تها' اور اسکے بڑے بڑے مناظر حسن و عشق و خلافة و سلطنت کي تصویریں یورپ کے مشهور ماهرین فن رسوم خیالیه سے بنواکر شامل کتاب کي تهیں - میں نے یه نسخه دیکها هے - پوري کتاب میں اقلاً پچاس مرقع ضرور هونگے - لیکن في مرقع ۳۰ پونڈ سے لیکر دو سو پونڈ تک اُجرت دي گئی تهی !

"رباعیات عمر خیام" بهي پچھلی چوتهائي صدي سے بڑے بڑے مصوران مشهوره کے فکر و تخیل کا ایک معرکة الارا موضوع رها هے - عمر خیام کی صورت کا موزوں تصور کرنے اور اسکي رباعیات کے مطالب کو تماثیل مصوره کي اشکال میں پیش کرنے کیلیے بڑے بڑے مصوروں نے اپنے اپنے جوهر کمال دکهلاے - علی الخصوص موجوده یورپ کے مشهور ترین مصور مسٹر گلبرٹ جیمس کي تصویریں عدیم النظیر تسلیم کي گئیں' جنمیں سے بعض کو فیز جیرالڈ کے ترجمه میں آپنے جا بجا دیکها هوگا -

لیکن امریکن ایڈیشن کے شائع کرنے والوں کا دعوا هے که انهوں نے تمام پچھلے نسخوں سے بهتر مرقعات کا اهتمام کیا هے - ابتک اسقدر روپیه اور دماغ خیام کي تصویروں پر کسی نے صرف نهیں کیا - یورپ کے مشهور مصوروں کي خدمات کئی سال پیشتر سے حاصل کرلی گئي تهیں' اور فارسی شاعري کي ادبي تاریخ اور اُس عهد کے عجمی حکما و شعرا کے لباس و اشکال کا تاریخي مواد اس غرض سے بهم پهنچادیا تها که مصوروں کو بهتر سے بهتر اور اقرب سے اقرب تصور قائم کرنے میں اُنسے مدد ملے -

ان تصویروں میں خود خیام کي تصویریں نهایت اعلي درجه کي کهینچي هیں' اور کامل الفن اشخاص معترف هیں که تمام پچھلي تصویروں سے زیاده مشرقي اور خیام کے خیالات کے لحاظ سے کامل ترقیافه کے مطابق هیں - انکے علاوه سو سے زاید رباعیوں کے بهي مرقع کهینچے هیں اور رنگین اور مطلا و مذهب طبع کیا هے !

(۱) "ادباء عمریین" سے مقصود یورپ اور امریکه کے وه ارباب ادب و شعر اور صاحبان فلسفهٔ و حکمت هیں جو اپنے تئیں عمر خیام کي طرف نسبت دیتے هیں' اور اپنے خیالات و ادبیات میں بالکل اس خراساني حکیم کے پیرو و مقلد هوگئے هیں - کچهه ضرور نهیں که وه مستشرق (اورینٹلسٹ) اور فارسي داں بهي هوں - ایسے بهي هزارها شعرا و ادباء اسؐ حلقه میں داخل هیں جنهوں نے محض فزجیرالڈ یا اس سے کم تر درجه کے مترجمین کے ذریعه خیام کے خیالات سے واقفیت حاصل کي ' مگر رباعیات کے انداز بیان پر اسلوب شاعري سے اس درجه متاثر هوے که اسی رنگ اور اسلوب پر نظم و نثر فخریه لکهنے لگے -

ادبیات

عدل جہانگیری

قصر شاہی میں کہ ممکن نہیں غیروں کا گذر * ایک دن " نورجہاں " بام پہ تھی جلوہ فگن
کوئی شامت زدہ رہ گیر اُدھر آ نکلا * گرچہ تھی قصر میں ہر چار طرف سے قدغن
غیرت حسن سے بیگم نے طمنچہ مارا * خاک پر ڈھیر تھا اِک کشتۂ بے گور کفن !

* * *

ساتھ ہی شاہ جہانگیر کو پہنچی جو خبر * غیظ سے آگئے ابروے عدالت پہ شکن
حکم بھیجا کہ کنیزان شبستان شہی * جاکے پوچھ آئیں کہ سچ یا کہ غلط ہے یہ سخن ؟

* * *

نخوت حسن سے بیگم نے بہ صد ناز کہا : * میری جانب سے کرو عرض بہ آئین حسن
" ہاں مجھے واقعۂ قتل سے انکار نہیں * مجھ سے ناموس حیا نے یہ کہا تھا کہ " بزن "
اسکی گستاخ نگاہی نے کیا اسکو ہلاک * کشور حسن میں جاری ہے یہی شرع کہن "

* * *

مفتی دیں سے جہانگیر نے فتوی پوچھا * کہ شریعت میں کسی کو نہیں کچھ جاے سخن
مفتی دیں نے یہ بے خوف و خطر صاف کہا: * شرع کہتی ہے کہ " قاتل کی اُڑا دو گردن "
لوگ دربار میں اس حکم سے تھرا اُٹھے * پر جہانگیر کے ابرو پہ نہ بل تھا نہ شکن !
ترکنوں کو یہ دیا حکم کہ اندر جاکر * پہلے بیگم کو کریں بستۂ زنجیر و رسن
پھر اسی طرح اُسے کھینچ کے باہر لائیں * اور جلاد کو دیں حکم کہ " ہاں تیغ بزن "

* * *

یہ وہی نورجہاں ہے کہ حقیقت میں یہی * تھی جہانگیر کے پردہ میں شہنشاہ زمن
اسکی پیشانی نازک پہ جو پڑتی تھی گرہ * جاکے بن جاتی تھی اوراق حکومت پہ شکن !
اب نہ وہ نورجہاں ہے ، نہ وہ انداز غرور ، * نہ وہ غمزے ہیں ، نہ وہ عربدۂ صبر شکن !
اب وہی پانوں ہر اِک گام پہ تھراتے ہیں * جنکے رفتار سے پامال تھے مرغان چمن !
ایک مجرم ہے کہ جسکا کوئی حامی نہ شفیع ! * ایک بیکس ہے کہ جسکا نہ کوئی گھر نہ وطن !

* * *

خدمت شاہ میں ، بیگم نے یہ بھیجا پیغام : * خوں بہا بھی تو شریعت میں ہے اِک امر حسن
مفتی شرع سے پھر شاہ نے فتوی پوچھا * بولے جائز ہے ، رضامند ہوں گر بچۂ و زن
وارثوں کو جو دیے لاکھ درم بیگم نے * سب نے دربار میں کی عرض کہ " اے شاہ زمن !
ہم کو مقتول کا لینا نہیں منظور قصاص * قتل کا حکم جو رک جاے تو ہے مستحسن "

* * *

ہوچکا جب کہ شہنشاہ کو پورا یہ یقین * کہ نہیں اسمیں کوئی شائبۂ حیلۂ و فن
اُٹھ کے دربار سے آہستہ چلا سوے حرم * تھی جہاں نورجہاں معتکف بیت حزن
دفعتاً پانوں پہ بیگم کے گرا اور یہ کہا: * " تو اگر کشتہ شدی ، آہ چہ می کردم من "؟

(شبلی نعمانی)

یہ واقعہ اگرچہ عام تاریخوں میں نہیں ہے اور خود جہانگیر نے بھی اسکا تذکرہ نہیں کیا ہے ، لیکن ایک ایسے مستند راوی سے مروی ہے جسکی تنہا شہادت بھی ہر طرح لائق قبول ہے - والہ داغستانی جو حملۂ افاغنہ کے زمانے میں ایران سے نکلا اور محمد شاہ کے عہد میں دہلی آیا تھا ، اپنے ضخیم تذکرۂ شعرا (ریاض الشعرا) میں اس واقعہ کو بادعاء صحت بیان کرتا ہے - جہانگیر کی نسبت اور بھی چند غیر معروف واقعات اس نے بیان کیے ہیں - شیخ نور اللہ شوستری مرحوم کے واقعہ کی وجہ سے وہ جہانگیر کا مخالف تھا اسلیے اسکی روائتیں مداحانہ مبالغہ نہیں ہو سکتیں - (الهلال)

گا تا ' اور دوسروں سے لیے میں پڑھواکر سنتا - جب اس طرح اسکي کیفیت و وجدان کے ذوق و تاثیرکي طرف سے پورا پورا اطمینان ہوجاتا اورکئي کئي مرتبہ ترمیم و اضافہ ہوچکتا ' تو پھر تمام مترجمین کي صحبت میں پیش کیا جاتا اورکئي کئي دن تک محافل و مجالس شعراے عمریین میں اسپر بحث و مذاکرہ ہوتا - جو لوگ باہر کے شریک کار ہیں ' انکے پاس لکھکر بھیجدیا جاتا ' اور اسطرح تمام رائیں جمع کي جاتیں -

ان تمام مراحل کے بعد مترجمہ رباعي داخل کتاب کي جاتي - اس وقت بھي کہ کتاب چھپ رہي ہے اور عنقریب نکلنے والي ہے ' تغیر و تبدل اور اصلاح و نقد کا سلسلہ برابر جاري ہے !

ہر نظم گوہریں کہ بیاد تو گفتہ ام
دل رخنہ کردہ و جگر خویش سفتہ ام !

(رباعیات کي تعداد)

رباعیات عمر خیام کي اصلي تعداد کا مسئلہ اب تک مختلف اور ایک حد تک مشتبہ ہے - مختلف نسخے جو یورپ اور مشرق میں پائے جاتے ہیں ' باہم تعداد میں مختلف ہیں - مصنفین یورپ نے انکي تحقیقات و کشف حقیقت کیلیے بڑي بڑي کوششیں کي ہیں -

سب سے زیادہ قدیم نسخہ ایشیاٹک سوسائٹي بنگال کا ہے جو آٹھویں صدي ہجري کے اواخر کا لکھا ہوا ہے - یعنے عمر خیام کي وفات سے تقریباً تین سو برس بعد کا - اسمیں ۴۰۲ رباعیاں ہیں - میں نے یہ نسخہ ایشیاٹک سوسائٹي میں ممبر ہونے سے پہلے دیکھا تھا - اسکے بعد ایک مرتبہ نکلوانا چاہا تو معلوم ہوا کہ لنڈن گیا ہے اور غالباً مسٹر اڈورڈ براون نے منگوایا ہے - اب عرصے سے بالکل مفقود الخبر ہے - کچھہ پتہ نہیں چلتا کہ کہاں گیا ؟ اسکے ساتھہ گلستان کا وہ قیمتي نسخہ بھي مفقود الخبر ہے جو عالمگیر اورنگ زیب نے نہایت اہتمام سے نقل کرایا تھا ' اور اُس نسخہ کي نقل تھا جو خود شیخ سعدي کے لڑکے کے ہاتھہ کا لکھا ہوا تھا - ڈاکٹر بروکلمین اور سر جان گلگرسٹ نے گلستاں کے ایڈیشن اسي نسخہ سے نقل لیکر شائع کیے تھے -

میں نے کئي بار سکریٹري کو توجہ دلائي کہ برٹش میوزیم سے خط وکتابت کرکے تحقیق کیا جاے - رہیں یہ نسخے گئے ہیں اور رکھہ لیے گئے ہیں - لیکن غریب ایشاٹک سوسائٹي کو اسکي جرأت کب ہوسکتي ہے کہ انڈیا آفس کے زیر اثر کتب خانے سے کسي طرح کا مطالبہ کرے ؟

اسکے بعد سر گور اوسلي کا نسخہ ہے - وہ ایران سے لاے تھے ' اور اب اکسفورڈ کے کتب خانہ بولڈن میں محفوظ ہے - اسکا سال کتابت سنہ ۱۴۶۱ مسیحي ہے - یعني مصنف سے ساڑھے تین سو برس بعد کا نسخہ ہے - انگریزي مترجمین و مولفین نے زیادہ تر اسي نسخہ پر اعتماد کیا ہے مگر اسمیں صرف ۱۵۸ رباعیاں ہیں -

تیسرا قدیمي نسخہ سینٹ پیٹرز برگ کے کتب خانہ کا ہے جسکا عکس پروفیسر والانتین ژوکفسکي (Valentin Zhukovski) نے باعانت بیرن ویکٹر روزین معلم السنۂ مشرقیہ پیٹرز برگ یونیورسٹي شائع کیا ہے ' اور جو نہایت اعلی ترین خط نستعلیق میں فی صفحہ ایک رباعي کی ترتیب سے لکھا گیا ہے - اسکے کاتب نے اپنا نام " سید علي الحسیني " لکھا ہے - سال کتابت سنہ ۱۴۹۹ مسیحی ہے - یعني سر گور اوسلي کے نسخہ سے تقریباً چالیس برس بعد - اسمیں ۳۴۰ رباعیاں ہیں -

چوتھا نسخہ بانکي پور کے کتب خانے کا ہے پانچواں کیمبرج یونیورسٹي کا جو کسي قدیم طہراني نسخہ کي نقل ہے - اول الذکر میں ۶۰۴ رباعیاں ہیں - دوسرے نسخہ میں ۸۰۰ -

انکے علاوہ بے شمار حدیث العہد قلمي نسخے یورپ کے مختلف کتب خانوں میں ہیں جنمیں سے بعض کي مندرجہ رباعیات پندرہ پندرہ سو تک شمار کی گئي ہیں - پروفیسر براؤن نے ایک قدیم نسخہ طہران میں دیکھا تھا جسمیں ۷۷۰ رباعیاں تھیں اور عہد صفویہ کے درمیاني زمانے کا نوشتہ تھا - مگر جو نسخہ طہران میں چھپا ہے ' اسمیں صرف ۲۳۰ رباعیاں ہیں - اسي کي نقل بمبئي میں بھي باربار چھپ چکي ہے -

ایک اور نسخہ پرانا رباعیات کا ہے جسکا ذکر مجھسے آجکل کے ایک روسي سیاح و مستشرق موسیو اموانوف نے کیا ہے جو انہوں نے اصفہان میں دیکھا تھا اور اسکي نقل لیلي تھي -

یہ نقل آجکل میرے ہي پاس ہے - اسمیں ۴۱۷ رباعیاں ہیں اور عام ترتیب ابجدي کي جگہ ابتدا میں حمد و نعت کي تمام رباعیاں جمع کردي ہیں - اسکے بعد بغیر کسي ترتیب کے باقي رباعیاں درج کي ہیں - سیاح موصوف کا بیان ہے کہ اصلي نسخہ سنہ ۸۰۷ ہجري کا نوشتہ ہے - اگر یہ سچ ہے تو یہ نسخہ سب سے زیادہ قیمتي ہے - اور سر گور اوسلي کے نسخہ سے بھي زیادہ اسکو قیمتي سمجھنا چاہیے - اسي خیال سے میں دیگر نسخوں سے اسکا مقابلہ کررہا ہوں - چند رباعیاں اسمیں بالکل نئي ہیں -

بقیـــہ ازاد عـــرب

مسلمانوں کے مسروقہ خزانے کے چند موتي جو باقي رهگئے هیں

تاریـــخ و عـــبـــر!

(۲)

اب همکو ایک نظر عرب کے اُن خطوں پر ڈالني چاهیے جو آزاد عرب کے نام سے مشہور هیں - آزاد عرب سے مراد ان چھوٹي چھوٹي ریاستوں سے ھے جو آجکل جزیرہ نمـاے عرب میں یورروپین قوموں کی ریشـہ دوانیوں کا آماجگاہ هیں - انھي میں مشہور وهابي تحریک نجد اور فرقہ اباضیہ کی سلطنت عمان بھي شامل ھے - انکے علاوہ حضرالموت کا خطہ ھے جس میں قدیم سلطنتوں مارب اور سبا کی بنیادیں رکھي گئي تھیں' اور جو یمن کے ساتھہ عرب معمورہ یا (Arabic Feline) میں شامل ھے -

حضرالموت کے شمال میں نجران و وادي دوسیر کا زرخیز علاقہ ھے - لیکن مشرق کے طرف ایک دشوارگذار ریگستان ھے جو " ربع الخالي" کے نام سے مشہور ھے - اس ریگستاني علاقہ کے علاوہ اور شمالی صحراے شام کو چھوڑ کر' یہ تمام حصہ ایک عظیم الشان سلطنت کے لیے مایۂ ناز هوسکتا ھے - اگر ان خطوں پر یورپ کو دسترس هوتا تو اسمیں شک نہیں کہ اپني مادي ترقیوں میں هندوستان و مصر کے برابر هوے - لیکن دسترس هونا اس لحاظ سے مشکل ھے کہ اس ملک کے آباد اور جنگجو فرقے کسی غیر ملت کے ماتحت رهنا گوارا نہیں کرسکتے - البتہ سلطنت ترکي اگر چاهے تو حکمت عملی سے انکو اپنا حلقہ بگوش بنا سکتي ھے - کیونکہ اول تو یہ علاقے یمن و حجاز کے بالکل محاذي واقع هوے هیں - اسلیے ترک هر طرف سے انپر قابو پانے کي طاقت رکھتے هیں - دوسرے ترک بھي حبل المتین اسلام کے پکڑنے والوں میں سے هیں جن سے عرب کے غیور زیادہ بیگانہ نہیں هوسکتے -

لیکن واقعہ یہ ھے کہ وہ زرخیز خطے جو کبھي قوت اسلامي کا اصلي سرچشمہ تھے' ابھي تک ایسي کسمپرسي کي حالت میں پڑے هوے هیں جس طرح قدیم رومیوں اور فارسیوں کے زمانے میں ان پر ایک دور گذر چکا ھے -

شاید اسوجہ سے کہ عرب کا ملک بہت عرصے تک اپني کم مایگي کیلیے بد نام تھا' اور " وادي غیر ذي زرع" یعنے حوالی مکہ کا اطلاق کل سرزمین عرب پر کیا جاتا تھا - لیکن سیاحوں اور مبصرین جغرافیہ دانان قدیم و جدید کي راے ھے کہ درحقیقت عرب هي کے بعض قطعے باغ عدن کہلائے جانے کے قابل هیں - خطہ نجد جو وسطي عرب پر مشتمل ھے' اور جو ترکي صوبے الحجاز اور الحسا کے درمیان واقع ھے' کسي طرح شام و عراق سے اپني اهمیت و زرعیت میں کم نہیں ھے - اگر زرخیزي هي کو مد نظر رکھا جاے' جب بھي موجودہ عراق کو نجد سے کوئي نسبت نہیں -

نجد وسط عرب کا ایک وسیع اور زرخیز ملک ھے جسکي مجموعی آبادي تقریباً بیالیس لاکھہ سے زاید هوگي - عرب کا سب سے مشہور درخت سمانا جسکا کوئلا دنیا بھر کے درختوں کے کوئلے سے بہتر هوتا ھے' یہاں کی پہاڑیوں میں بکثرت پیدا هوتا ھے - عرار نجد جسکي خوشبو سے پورا جنگل مہک جاتا ھے' اسي خطہ سے تعلق رکھتا ھے[۱] - شتر مرغ کے جھنڈ اور غزال عرب کے قطار اگر عرب میں کہیں پائے جاتے هیں تو وہ بھي خطۂ حسن و شعر ھے - عرب کا مشہور گھوڑا بھي در اصل نجد هي کا گھوڑا هوتا ھے - نجد هی کے بعض حصوں میں لوھے کي کانوں کے نشان پائے جاتے هیں - یہاں کي بھیڑوں کے اون بہت ملایم مثل کشمیري اون کے هوتے هیں - ان خطوں کے بعض ناموں سے اُسکي شادابي کا حال معلوم هوسکتا ھے - مثلاً ریاض (باغ) بلاد الزهور (پھولونکا ملک) بلاد الجوز (آخروٹ کا ملک) وغیرہ وغیرہ -

یہ پہاڑي خطے همارے نیپال اور کشمیر سے کم نہونگے - مگر اس ملک کی طبیعي حالت سے کہیں زیادہ دلچسپ اسکي پولیٹکل حالت ھے - سو برس کا عرصہ گذرا کہ ایک شخص محمد بن عبد الوهاب اس سرزمین سے اٹھا - اسکي پیدایش سنہ ۱۶۹۱ ع میں بتائي جاتي ھے' یعني ٹھیک اسي وقت جبکہ ترکي سلطنت اپنے عروج کے نصف النہار کو پہونچ چکي تھي اور اس نے پہلے پہل یمن میں قدم رکھا تھا - اس شخص کا معاون ابن مسعود نامي ایک رئیس قبائل اور جنگجو آدمي تھا - اس نے یکایک اپني فوجي قوت بڑھا لي - یہاں تک کہ اسکے پوتے نے ایک مرتبہ نکلکر حجاز و اطراف حجاز پر حملہ کردیا اور قابض هوگیا - جس زمانے میں نپولین یورپ میں تہلکہ مچا رہا تھا - اُسي وقت مسعود ترکي سے لڑائیوں میں مشغول تھا -

بالاخر ابراهیم پاشا حاکم مصر نے جو سلطان کے طرفسے مقابلے کے لیے بھیجا گیا تھا' عبد اللہ بن مسعود کو گرفتار کرکے قسطنطنیہ بھیجدیا - اسکے بعد عبد اللہ کے بیٹے نے سلطان نجد کے لقب سے اپنا ملک پھر حاصل کرلیا - ابتدا میں خدیو مصر کو خراج دینے کا اقرار کیا تھا مگر سنہ ۱۸۳۱ میں بالکل مستقل حاکم هوگیا - اسپر مصري و ترکي فوجوں نے حملہ کرکے هف هف اور قطیف (صوبہ الحساء) پر قبضہ کرلیا اور والی نجد کو قید کرکے مصر لے آے - سنہ ۱۸۴۳ میں وہ مصر سے پھر واپس آیا اور سنہ ۱۸۶۵ تک مطلق العنان بادشاہ کي حیثیت سے حکومت کرتا رہا -

اسکے بعد اسکا بیٹا تخت نشیں هوا - مسعود اسکا بھائي تخت کے لیے لڑا اور کامیاب هوا - عبد اللہ ترکي بھاگ گیا اور سلطان سے مدد مانگي - چنانچہ بغداد سے ترکي فوج نے آکر الحساء پر دائمي قبضہ کرلیا -

مسعود سنہ ۱۸۷۳ میں مرگیا - عبد اللہ همیشہ لڑتا رہا اور آخر غالب آیا - سنہ ۱۸۸۶ تک ریاض میں وهی حکمراں تھا -

---

(۱) آہ یہي عرار ھے جسکي بوے عشق آور کي نسبت شاعر عرب نے وصیت کي ھے :

تمتـــع من شمیـــم عرار نجـــد
فمـــا بعد العشیـــة من عـــرار؟ (الہلال)

ایک افتتاحي رسم

جدید وزارت جنگ کا ایک تازہ ترین مرقع

اس مرقع میں انور پاشا مع دیگر وزراے عثمانیہ کے موجود هیں - یہ تصویر اس مرقع کي هے جبکہ برقي ٹریموے کے ایک نئے خط کي افتتاحي تقریب میں تمام اولیاء حکومت شریک هوے تھے -

دولۃ عثمانیہ کے محاصل

دولۃ عثمانیہ کي آمدني کا صحیح گوشوارہ اور مختلف سالوں کا موازنہ کرنا مشکل هے ' البتہ یہ رثوق و یقین کے ساتھ کہا جاسکتا هے کہ اسکي آمدني هر سال بڑھتي هي رهتي هے - اسکي بڑي وجہ سفر و نقل کي سہولت ' موجودہ تمدني وسائل کا حصول ' اور سست رفتار اصلاحات کا نفاذ هے -

آمدني کے ذرائع دو قسم کے هیں :

(۱) ٹیکس -

(۲) ٹیکس کے علاوہ دیگر ذرائع -

جو ذرائع ٹیکس میں شامل نہیں ' وہ حسب ذیل هیں :

(۱) ریلوے کي آمدني

اسوقت تک جسقدر لائنیں دولۃ عثمانیہ میں هیں وہ اکثر دوسري قوموں کي هیں جو ٹھیکہ پر بناتي هیں - اسوقت دولۃ عثمانیہ کو انسے ایک مقررہ رقم ملتي هے - جب ٹھیکہ کي مدت ختم هو جائیگي تو تمام لائنیں دولۃ عثمانیہ کي ملک هو جائینگي ' اور اسطرح کسي نہ کسي وقت انشاء اللہ خزانہ عامرہ کي آمدني میں ایک معتد بہ اضافہ هو جائیگا -

(۲) زمین - دولۃ عثمانیہ کا ایک بہت بڑا ذریعہ اسکي طویل و عریض زمینیں هیں جنمیں هر قسم کے معدني اور نباتاتي خزانے مدفون هیں ' مگر انتظام کا یہ حال هے کہ آج تک انکا صحیح شمار و پیمایش تک نہ هوا - اسوقت ان زمینوں سے جو کچھہ ملتا هے ' چاهے وہ خود زیادہ نہ هو ' مگر انتظام و تدبیر کے بعد جو کچھہ ملسکتا هے ' وہ یقیناً بہت زیادہ هے -

(۳) اوقاف - اوقاف دولۃ عثمانیہ میں بکثرت هیں اگر انکا انتظام اعلی درجہ کا هو تو دولۃ عثمانیہ کو ان سے گونہ گوں فوائد حاصل هوں - شکر هے کہ حکومت کو اسکي طرف توجہ هوئي هے ' حال میں انکے متعلق ایک قانون بصورت تجویز پیش هوا هے جس سے بہت کچھہ توقعات کیے جاسکتے هیں -

(۴) چُنگي - اگر گذشتہ سلاطین عثمانیہ نے اپنے آپ کو بہت سے معاهدوں کا پابند نہ کر دیا هوتا تو تنہا چنگي هي ایک ایسي شے تھي جس سے بے شمار آمدني هو سکتي تھي - کیونکہ بد قسمتي سے ضرورت اور آرایش کي قریباً تمام چیزیں باهر سے آتي هیں اور چنگي سے ملیونها روپیہ وصول هوسکتا هے - لیکن انقلاب کے بعد سے اسکي حالت کچھہ نہ کچھہ روبہ ترقي هے - چنانچہ گو آخر فروري سنہ ۱۹۱۳ع میں روم ایلي اور جزائر کي چنگي شامل نہیں هوئي ' با ایں همہ صرف تین ماہ میں چنگي کي آمدني اس سے کہیں زیادہ هوئي جتني کہ سنہ ۱۹۰۸ اور ۱۹۱۰ میں هوئي تھي -

ترکی قالین

عثماني مصنوعات قدیمہ کي اصلاح و ترقي

ترکي کے قالین صدیوں سے تمام عالم میں مشہور هیں - لیکن یورپ کے دخاني کارخانوں نے جو شکست تمام صنائع قدیمہ کو دي هے ' اسي سلسلے میں یہ نفیس صنعت بھي گمنام هوگئي - حال میں دولۃ عثمانیہ نے تمام ترک قالین بافوں کو بڑے بڑے کارخانوں کي صورت میں منتظم کردینے کي تجویز کي هے ' اور اسکا انتظام هورها هے - یہ تصویر ادرنہ کے ایک کارخانے کي هے جسمیں ایک قالین قریب تکمیل حالت میں دکھلایا گیا هے -

تلخيص و اقتباس

انجمن انگريزي و عثماني (اينگلو آٹومن کميٹي) کے سکريٹري " بيرايست " کے نام ايک خط ميں لکھتے هيں :

" سابق انجمن عثماني کے باني اور موجودہ انجمن انگريزي و عثماني کے سکريٹري کی حيثيت سے ميں اعلان کرتا هوں که ايک منظم جماعت کيليے جو يه کہتي هو که وہ عثماني شاهنشاهي اور عثماني رعايا کے ساتهه انصاف کرنے کي حامي هے (يعنے انگلستان کے ليے) يه ايک اخلاقي خود کشي هے که وہ نه صرف فرانس کے موسيو پير لوتي بلکه روسي اخبار نويس و ريميا کے مراسله نگار موسيو ميشکوف اور انکے علاوہ اور تيس يوروپين ارباب صحافت کي قاطع و عيني شهادات کے هوتے هوے بهي بالکل خاموش رهے ! ان شهادتوں سے ان جگر پاش مظالم کے حالات معلوم هوتے هيں جو مظلوم مسلمانوں پر بلاد بلقان و البانيا ميں بے دردانه کيے جا رهے هيں "

بخارست اور قسطنطنيه کے عهد ناموں کي وجه سے بلقان کي جو نئي صورت پيدا هوگئي هے ' اسکي تصديق کے متعلق حال ميں سر ايڈ ورڈ گرے نے دارالعوام ميں تصريحات کي نهيں - مسٹر ايل ولف جو " گريفک " کے مشهور سياست نگار هيں ' اسکي نسبت خامه فرسائي کرتے هوے لکھتے هيں :

" اس اصول (يعني تصديق دول کے اصول) کو اگر کسيقدر توسيع کے ساتهه بيان کيا جاے ' تو اسکے معني يه هونگے که دولة عثمانيه کے خاتمه (لا قدر الله) کا نتيجه امن يورپ کا خطرہ ميں پڑجانا هے ' اسليے چاهيے که اسکي مقبوضات کي دوبارہ تقسيم يورپ کے اتفاق اور اقتدار کے ساتهه عمل ميں آے -

يه اصول کم و بيش تاريکي کے عالم ميں سنه ۱۸۲۰ ' ۱۸۴۰ ' ۱۸۵۶ ' اور ۱۸۷۱ ' ميں مانا گيا ' مگر صاف طور پر اسکي منظوري اور نفاد سنه ۱۸۷۸ع ميں برلن کانگرس ميں هوا - برلن کانگرس سے پہلے اسکے چهرہ پر " دولة عثمانيه کي سلامتي و خود مختاري " کا پر فريب نقاب پڑا رهتا تها - ليکن سنه ۱۸۷۸ع ميں اپني اصلي شکل ميں جلوہ گر هوگيا - يه عهد نامه سينٹ اسٹي فانو سے دوسرے دن کا واقعه هے جسکي بنا اس فرض کرنے پر تهي که " جنگ نے روس اور دولة عثمانيه کو آزاد کرديا هے اور انهيں اختيار هے که جسطرح چاهيں مسئله شرقيه کا فيصله کرليں "

اس " فرض کردہ اصول " کے خلاف سب سے پہلے آسٹريا نے آواز بلند کي - کونٹ بياست Beust نے لارڈ ڈربي کو ايک نوٹ ميں لکھا که يورپ کے معاهدوں نے سياست مشرقيه کا جو نظام قائم کرديا هے ' اسميں جب کسي قسم کا تغير کيا جاے تو ضرور هے که اسے يورپ کي منظوري حاصل هو - انگلستان نے اس اصول سے اتفاق کيا - اسکے بعد لارڈ سالسبري نے معاهدۂ سينٹ اسٹي فانو کو يورپ کي کسي کانگريس کے حواله کر دينے کے ليے جو مراسله لکھا تها ' اسميں اس اصول کو اسطرح بيان کيا تها :

" کوئي معاهدہ جو حکومت روس اور باب عالي ميں هوگا اور جسکا اثر سنه ۱۸۵۶ اور سنه ۱۸۷۱ کے معاهدوں پر پڑتا هوگا ' وہ اسوقت تک هرگز جائز نهيں قرار پائيگا جب تک که وہ سلطنتيں بهي اسے منظور نه کرليں ' جو ان ميں شريک تهيں "

اسکو خود روس اور تمام بڑي سلطنتوں نے منظور کرليا - اسی سے وہ قانون پيدا هوا جسے " تصديق دول " سے موسوم کرنا چاهيے - يعني جب تک دول سته تصديق نه کريں ' ترکي کے متعلق کوئي معاهدہ معتبر نهيں هو سکتا -

پس ميري سمجهه ميں نهيں آتا که اس کا تعلق عهد نامۂ بخارست سے کيوں نهو ؟ اور اس کے ليے کوئي صحيح وجه کيوں موجود نهيں -

بلا شبه يه سچ هے که بلقاني مقبوضات کی بے اقتدارانه تقسيم سے امن يورپ کو جو خطرات هوسکتے هيں ' وہ ايک حد تک رفع هوگئے هيں ' مگر يهاں تو قانون کا سوال هے !

بهر حال جس چيز کو کونٹ بي است " سياست شرقيه کا نظام " کہتا هے ' وہ سنه ۱۸۷۸ ع سے کليتاً محض زمين يا سيادت و برتري هي کا سوال نهيں رها هے - درحقيقت دول نے شروع هي ميں يه محسوس کرليا تها که ان کے فيصله سے جس آبادي پر اثر پڑيگا ' اسکي بهبودي و فلاح کي ذمه داري جب تک وہ اپنے اوپر نه لينگے اسوقت تک بلقان کے جغرافيۂ سياسي کي نگراني کا انهيں کوئي حق نهيں - اسي سنه ۱۸۳۰ ميں يونان اور سنه ۱۸۵۸ ميں رومانيا کي کامل ترين مذهبي اور ملکي آزادي کے حصول پر اصرار کيا گيا تها - ليکن معاهدۂ برلن ميں ان شرائط نے وسيع تر دائرہ اختيار کرليا اور مشرق ادنی کي تمام سلطنتوں کي بقاء ' هر قسم کي مذهبي اور ملکي مجبوريوں کے انسداد اور هر طبقۂ رعايا کے مساويانه اور آزادانه سلوک سے مشروط هوگئي - يه ذمه داري هميشه کي طرح آج بهي موجود هے - اسليے دول کا فرض هے که وہ ديکهيں که اس " نظام سياست " کو عهد نامه بخارست سے صدمه تو نهيں پهنچ رها هے ؟

البانيا کا هنگامۂ رستخيز هنوز ايک غير منحل عقدہ هے - يورپ کي تازہ ڈاک بهی اسپر کوئي مزيد روشنی نهيں ڈالتی - مسلمانوں کا خروج ' اسد پاشا کی اعانت حکومت ' اسکے صله ميں جلا وطنی ' ابتداً مسلمانوں کي اسکے ساتهه سرد مهري ' پهر همدردي ' يه واقعات کچهه اسدرجه پيچيدہ هيں که هنوز انکي تشريح قبل از وقت هوگي -

ليکن انگريزي سياست خارجيه کا بے انتها ضابط و مخفي مداح " نير ابست " واقعات کي پيچيدگي اور حقيقت کے اخفاء کو تسليم کرتے هوے اپنے مجتهدانه قياس سے ايک حل پيش کرتا هے -

اسکے نزديک اس طلسم کي کنجي علم برداران خروج کا اسلام هے - يه تسليم کرنے کے بعد که يه لوگ مسلمان تهے ' اسے واقعات کا گم شدہ نظام ملجاتا هے - " يعنی مسلمانوں کو شکايت هے که شهزادہ ويڈ کی منظور نظر صرف عيسائی آبادي هے - خود مختاري کے ثمرات سے صرف عيسائيوں هی کے دامن مالا مال هو رهے هيں - پس انکے خروج کا اصلي محرک يهی خيال تها - پہلے اسد پاشا کے متعلق مسلمانوں کا خيال هوا که وہ انکو شهزادہ ويڈ کي نظر عنايت سے محروم کرنا چاهتا هے - اس خيال کو اس واقعه سے اور بهي تقويت هوتی تهی که مسلمان فيوڈل سسٹم (۱) کے خلاف اور اسد پاشا اسکا حامي تها - اس ليے جب وہ دورر پهنچے تو انکو اس سے کوئي همدردي نه تهي ' مگر جب انهوں نے ديکها که انکے مقابله کے ليے صرف عيسائي بهيجے گئے هيں اور نيز يه که اسد پاشا ايک مسلمان (اگرچه وہ مسلمانوں کا دشمن اور عيسائيوں کا حامی هے) جلا وطن

(۱) فيوڈل سسٹم " سے مقصود وہ طرز حکومت هے جسميں ايک مرکزي طاقت کي جگهه مختلف چهوٹے چهوٹے رؤساء اور صاحبان اراضي و املاک باقتدار هوں اور اپني اپني فوجوں کو اپنے صرف سے قائم رکهيں - قديم يورپ اور اسلام ميں دولة سلجوقي وغيرہ کا يهي طرز حکومت تها - فرانس اور انگلستان کے نائٹس مشهور هيں (الهلال)

جب امیر ترکي کو اسکے بهتیجے مهدي نے قتل کردیا اور فضیل تخت نشیں هوا تو ریاض کي فوج میں ایک نوجوان عبد الله بن رشید نامي تها- اسنے دبے پاؤں محل میں جاکر مهدي کو قتل کردیا - اور اسطرح فضیل کو اپنے باپ کا تخت ملگیا - اس نوجوان کو اسکی شجاعت اور وفاداري کے صلے میں اسکے وطن جبل شماز کي گورنري ملگئي -

وہ خود مختار هوکر ایک علحدہ ریاست بنانے کي سعي کرنے لگا اور بهت جلد فضیل کا هم قوت هوگیا - سنه ۱۸۴۴ میں اُس نے انتقال کیا -

بلال ' شعیب ' محمد ' یہ اسکے تین بیٹے تهے - بلال بڑا بیٹا حاکم هوا - اسنے بغداد و بصرہ کے تاجروں کو اپنے پایه تخت میں آباد کیا اور بتدریج ریاض کے وهابي قبائل کا جوا گردن سے اوتارکر پهینکدیا - سنه ۱۸۶۷ میں ایک مرض سے پریشان هوکر اسنے خود کشي کرلي -

شعیب اسکا جانشیں هوا لیکن بلال کے بیٹوں نے ایک سال کے اندر هي مروا ڈالا -

عبد الله کا تیسرا بیٹا محمد ' ریاض میں پناہ گزیں تها - موقع پاکر امیر عبد الله ' فضیل سے اجازت لیکر مابل میں آیا اور اپنے بهتیجے کو قتل کیا - پهر بلال کے باقي بیٹوں کو مار کر سنه ۱۸۶۰ میں خود هي بے غل و غش امیر بن گیا - سنه ۱۸۶۶ میں امیر عبد الله بن فضیل کو اسکے بهتیجوں نے قید کرکے تخت پر قبضه کرلیا - اسوقت سے وسطي عرب میں وهابیوں کے سرخ و سفید علم کے بجاے امیر مایل کا سبز و ارغواني علم لهرانے لگا هے -

امیر مائل محمد بن رشید بابعالي کا باجگذار تها - وہ شریف مکه کو سلطان کے لیے سالانه رقم پیشکش کرتا رها - سنه ۱۸۹۰ میں ریاض کے قدیم حکمراں قبائل نے بغاوت کرکے ریاض کو آزاد کرانا چاها مگر ناکام رهے - سنه ۱۸۹۷ میں محمد بن رشید نے رحلت کی - ارسکا جانشیں عبد العزیز بن شعیب ابتک حکمراں هے - یہ سخت گیري میں محمد بن رشید سے کم مگر سیاست میں اسکا هم پله هے -

(نئي شورش)

ناظرین کرام پر واضح هوگیا هوگا که نجد کي اس پولیٹکل کشمکش میں ترکوں کو کتنا دخل رها ؟ امیر نجد شکست کے بعد سلطان کا ادب ملحوظ رکهتا تها - هر طرح سے انکو اپنا سرپرست جانتا تها - اگر ترکوں کي طرف سے اس تعلق کے مضبوط کرنیکي کوشش هوتي رهتي تو بلا شبه آج ریاست نجد ترکوں کے زیر اقتدار هوتي -

لیکن جب کسي قوم پر زوال آتا هے تو تمام تدابیر ملکي اسکے دماغ سے مفقود هوجاتي هیں - موجودہ جنگ بلقان سے بهي نجدیوں نے فائدہ اٹهایا' اور الحساء کو تاراج کرکے قطیف پر قابض هوگئے -

در اصل اس حرکت و شورش کے اندر ایک پر اسرار هاتهه کام کررها هے ' جسکا نام لیتے هوے مثل اور هندوستانیوں کے همکو بهي ڈرنا چاهیے - مگر هماري بزدلانه چشم پوشي هم پر بهت آفت لاچکي - اب اور کہاں تک خوف کهائیں؟ اسمیں کچهه شک نہیں که گذشته صدي میں خلیج فارس کي حفاظت کے نام سے ساحل عرب پر انگریزوں نے بڑے بڑے طوفان برپا کیے - یہ شورش بهي انهي کا ایک ٹکڑا هے -

ابهي ترکي کا گلا دباکر کویت و بحرین کا معامله طے کرایا جا چکا تها که بیچارے کے سر پر دوسري آفت لائي گئي -

" دیوانهٔ نجد را هوے بس ست " امیر نجد کو اتنا اشارہ کافي تها که سلطان نے انکے قدیمی ملک الحساء کو انگریزوں کے حوالے کربیکا تهیه کرلیا هے - غیور ملک پرست عرب بے اختیار ترکوں کے سر دوڑ پڑے - ربوٹر کي تازہ ترین خبر سے تو یہ پایا جاتا هے که ترک ساحل الحساء چهوڑکر بهاگ گئے هیں - و الله اعلم -

یہ واقعه اگر صحیح هے تو خدا نخواسته مسلمانوں کو ایک بهت بڑي بلا کے مقابلے کے لیے آمادہ هوجانا چاهیے - حجاز کا مشرقي دروازہ نجد تها ' اور اسکي اوٹ صوبه الحساء - اگر اس ابتري میں اس طرف توجه نه کي گئي تو میں وثوق کے ساتهه پیشین گوئي کرتا هوں که ساحل خلیج فارس پر کل هي انگریزي جہاز دکهلائي دینگے جو اس بهانے سے قطیف اور کویت پر گولا باري کرینگے که بحري قزاقوں کا مسکن هورهے هیں اور اُن سے انگریزي تجارت کو سخت نقصان پهنچ رها هے -

پهر امیر نجد کهاں جاتا هے - دو خوبصورت دو ربینیں ' کچهه رنگین چشمے ' دو ایک سنهري گهڑیاں ' دو چار قسم کے باجے ' بس یہ تحفے اسکے لیے کافي هیں - بد بخت مولاي عبد العزیز سلطان مراکش تو صرف ایک سائیکل کو پاکر مدهوش هو گیا تها !

هم نے بارها قرب قیامت کي روایتیں وعظوں میں سني هیں جنمیں بیان کیا گیا هے که تمام اسلامي ممالک پر نصاری قبضه کرلینگے - هم اپنے آنکهوں سے جب شام ' بحر احمر ' عدن ' یمن ' عمان ' فارس کو دوسروں کے قبضے میں دیکهه رهے هیں تو همیں ان روایات کي پوري تصدیق هوجاتي هے - عرب اور ترکوں کي قومي منافرت کے تشویشناک مسئله کي تاریخ کا سر ورق انگلستان کے فارن آفس هي میں هے - آہ ! وہ سلطنت جسنے دوسري صدي هجري میں افریقي ساحل پر ایک زلزله ڈالدیا تها ' جو اسلام میں پهلي ریاست هے جسنے پرتگال اور ڈچ اور انگریزوں کي طرح ماوراء البحر نو آبادیاں بسائي تهیں ' یعنی مشرقي افریقه اور زنجبار ' وہ آج جرمن اور برٹش ایسٹ افریقه میں منقسم هے ! !

عمان بجاے خود ایک با قاعدہ سلطنت هے جو اپني وسعت میں اٹلي کے برابر هے ' اور آبادي میں یونان یا بلغاریه سے کم نهیں - ۳ ملین اباضي خوارج جو گذشته عهدوں سے بچ رهے هیں ' انکا مسکن یهی هے - اسمیں تمام جنوبي ملک کا وہ علاقه بهي شامل هے جو اس خطے کے مشرق میں واقع هے -

ساحل عمان پر بارش بهي معقول هوتي هے جسکے سبب سے ساحلي مقامات برخلاف تمام عرب کے سرسبز هیں - کهجور کے باغ سمندر کے کنارے دور دور تک چلے گئے هیں - اُسکا میدان دو سو میل تک هے - چوڑائي بارہ میل هے - اور عقب میں جبل اخضر کا سلسله هے جسکي چوڑائي ۹۹۰۰ فیٹ اونچي هے اور سمندر میں سو میل سے نظر آتي هے -

عمان کے کچهه خطے شهد اور لوبان کے لیے مشهور هیں - مشهور هے که شهزادي سبا بلقیس نے حضرت سلیمان علیه السلام کے لیے لوبان اور میوہ کي بڑي مقدار بهیجي تهي جو انهیں اطراف سے حاصل کی گئي تهي -

لوبان ایک درخت کي گوندہ هے جو عمان کے پهاڑوں پر بکثرت پایا جاتا هے - عرب بهر میں عمان کا ایک کریال والا اونٹ سب سے افضل هوتا هے - اسي لیے یہ خطه "ام الابل" کے نام سے مشهور هے -

اس ملک کي آب و هوا منطقه حارہ اور معتدله کي درمیاني حالت میں هے - اسکي بلندي ۳ هزار سے ۵ هزار فیٹ تک هے - یهاں پهاڑي ندیاں اور چشمے جاري هیں - بحرین اور عمان کے محاذي ساحل اپنے بیش قیمت موتیوں کے لیے مشهور هیں -

پہلے عمان میں آزاد اماموں کي حکومت تهي جو خانداني لحاظ سے انتخاب نهیں کیے جاتے تهے بلکه جمهوري اصول پر - لیکن سنه ۱۵۰۶ع میں خلیج فارس پر انگریزوں کے نمودار هونے کی وجه سے مسقط بهي سنه ۱۶۵۰ع تک انکے قبضه میں رها - سنه ۱۷۴۱ع میں احمد بن سعید ایک مجهول الحال اونٹ چرانے والے نے سهار کي گورنري حاصل کرلي اور ایرانیوں کو جو پرتگالیوں کے بعد قابض هوگئے تهے ' مسقط سے نکالدیا اور اس خاندان کو قائم کیا جسکي حکومت ابتک براے نام باقي رکهی گئي هے - (رفیقي)

اس میں کم و بیش اضافہ هو رها تها کوئي شخص جسمیں تهوڑا سا بهي انصاف هو' وہ اس خرابي کا ذمہ دار صرف موجودہ جماعت هي کو نہیں سمجهہ سکتا' بلکہ هر ایک نظامت اور هر ایک معتمدي کو اسکا ذمہ دار سمجهے گا - بہر حال ایسے اسباب پیش آے کہ ندوہ کي خرابیاں آهستہ آهستہ تمام هندوستا میں پهیلنے لگیں' اور بہت سے شہروں میں ندوہ کي جماعت سے اصلاح کے مطالبات شروع هوگئے' اور اسلامی اخباروں نے موافقت اور مخالفت میں خاص طور پر دلچسپي لیني شروع کی - اس کشمکش میں ندوہ کي حالت قاآني کے اس شعر کے مطابق تهي :

ایں مي کشدش از چپ' آں مي کشد از راست
مسکین دلکم مانــدہ دریں کشمکش انــدر !

ایسي حالت میں ضرور تها کہ مسلمانوں کا ایک قایم مقام جلسہ کسي شہر میں جمع هوکر اس ناگوار حالت کو دور کرے' اور مسلمانوں کے ان مطالبات کو اعتدال کے ساتهہ ارکان ندوہ کی خدمت میں پیش کرے تاکہ ایکطرف ندوہ کی وہ خرابیاں جو اساسي هیں اور جنهیں دونوں فریق بغیر اختلاف کے تسلیم کرتے هیں دور هوں - دوسري طرف مسلمانوں کو بهي ان اصلاحات پر اطمینان هو جائے' اور ان کي دلچسپي اپني اس تعلیم گاہ کے ساتهہ انهیں حدود پر آجائے جنپر کہ پہلے تهي -

(دو اعتـــراض)

قوم کے بعض بزرگ ۱۰ مئي کے جلسہ پر اعتراض فرماتے هیں کہ :

(۱) اسٹرایک کي حالت میں یہ جلسہ مضر تها - اسٹرایک کے بعد هوتا تو مناسب تها -

(۲) هر ایک تعلیم گاہ کیلیے جو جماعت قوم نے خاص خاص اصول پر مقرر کر دي هے' اس جماعت پر بهروسہ کرنا چاهیے اور چونکہ یہ جلسہ عملاً اس اعتماد کو کهونے والا هے' اور اس سے دوسري تعلیم گاهوں کے لیے بهي مسلمانوں کي ایک عام مداخلت کي ایسي نظیر قایم هوئي هے جو ان کے نیک کاموں میں سد راہ هوگی - اس لیے یہ جلسہ مفید هونے کے بجاے مضر هوگا - ان دونوں اعتراضوں کے جواب ذیل میں عرض کرتا هوں :

(۱) اس جلسہ کو حقیقت میں اسٹرایک سے کچهہ تعلق نہ تها - نہ یہ طلبہ کي کفالت پر غور کرنے کیلیے بلایا گیا تها - تاهم همارا فرض تها کہ هم عام طور پر اس امر کو ظاهر کردینے کہ ۱۰ - مئي کے جلسہ کو اسٹرایک سے کوئي تعلق نہیں هے - چنانچہ سب سے پہلے دهلي میں میرے مکان پر ایک جلسہ ۱۰ - مئي کے جلسہ کو بلانے اور دوسرے انتظاموں کیلیے منعقد هوا - اسمیں جو ریزولیوشن پہلے پاس هوا' وہ اسٹرایک کو ختم کردینے هي سے متعلق تها - هم میں سے کسي ایک کو بهي اسٹرایک سے همدردي نہیں تهي - بلکہ هم اسٹرایک کو سب سے زیادہ خود طلبہ کے لیے مضر سمجهہ رهے تهے - هم نے اس جلسہ کي کار روائي کو بهي چهاپ دیا تها - اهل اسلام نے اپنے روزانہ هفتہ وار پرچوں میں اسے پڑہ بهي لیا تها - اس کے بعد پهر بعض بزرگان قوم کا یہ فرمانا کہ اسٹرایک کي حالت میں جلسہ کا هونا اس موقعہ پر مناسب نہیں تها - کیوں کہ طلبہ کو یا دوسرے اصحاب کو یہ قیاس کرنیکا موقع مل سکتا تها کہ ۱۰ - مئي کا جلسہ اسي اسٹرایک سے تعلق رکهتا هے' میرے خیال میں انصاف سے بالکل بعید هے' اور اگر مجهے میرے احباب معاف فرمائیں تو میں عرض کرونگا کہ میں اسے سخن پروري کي ایک ایسي قسم سمجهتا هوں جو ان اصحاب میں اکثر پائي جاتي هے جو غلط یا صحیح طور پر اپني راے پر جمے رهتے هیں' اور جو کچهہ وہ ایک مرتبہ ظاهر کردیا کرتے هیں اس سے انحراف کرنا اپنے اصول مسلمہ کے خلاف سمجهتے هیں - ابهي تک ۱۰ مئي کی تاریخ نہیں آئي تهي کہ بعض اصحاب کي کوشش سے اسٹرایک ختم هوگئي' اور جلسہ کا کوئي وهمي تعلق بهي اسٹرایک سے باقي نہیں رها - مگر کسقدر لطیف بات هے کہ اب تک بهي ۱۰ - مئي کے جلسہ کی جرائم کي فہرست میں اسٹرایک کا جرم بهي برابر شامل کیا جا رها هے' اور راے کي پختگي کي وہ مثال دکهائي جاتي هے جو نہ پیش هوتي تو زیادہ بہتر تها -

(۲) دوسرے اعتراض کے متعلق گو میں اپنے مضمون میں کچهہ لکهہ چکا هوں' مگر یہاں بهي مناسب سمجهتا هوں کہ کچهہ عرض کروں :

ندوہ میں ابتدا سے خرابیاں پائي جاتي تهیں اور اس کا قانون اساسي اصلاح کا محتاج تها - قانون پر سالها سال سے عمل نہیں هوتا تها' ندوہ روز بروز پست هو رها تها' باهمي قصوب نے اسے اور بهي نقصان پہونچا رکها تها - اسکي یہ حالت کم و بیش دس بیس برس سے هو رهي تهي' اگر تهوڑي دیر کیلیے یہ فرض کرلیجیے کہ ایسي هي حالت کسي دوسري تعلیم گاہ کي هو تو میں دریافت کرتا هوں کہ قوم کو اس میں مداخلت (جایز طور پر) کرني چاهیے یا کسي اور آسماني جماعت کا اسے انتظار کرنا چاهیے جس کے سپرد اس نے یہ خدمت کر رکهي هے ؟ اگر فرض کر لیجیے کہ قوم اس میں مداخلت نہ کرے' تو مجهے یہ سوال کرنے کي اجازت دیجیے کہ کیا وہ اپنے فرض سے غافل نہیں سمجهي جائیگي ؟ اور کیا اس کا یہ گناہ نہیں هوگا کہ جس تعلیم گاہ کے مقصد کے ساتهہ وہ اس قدر دلچسپي رکهتي هے اور جس کے لیے اس نے روپیے اور وقت سے مدد کي هے' اس کي مختلف اور دیرینہ خرابیوں کے معلوم هونیکے بعد بهي وہ خاموش هے' اور انهیں بزرگوں پر اس کي عقدہ کشائي کا بار ڈال رهي هے جن کے ناخن اس کے لیے کچهہ مفید ثابت نہیں هوے ؟

اگر هم میں سے ایک جماعت یہ چاهتي هے کہ قوم کي طرف سے ایسي مداخلت هو' تو اس قسم کے جلسوں کو بے معني طور پر مضر بتانے سے بہتر هوگا کہ وہ اپنے اپنے انسٹي ٹیوشنوں کو ایسي حالت میں نہ رکهے کہ مسلمانوں کي عام جماعت کو توجہ کرنے کي ضرورت هو - اگر آپ چاهتے هیں کہ طبیب آپ کو دوا نہ دے تو آپ پر لازم هے کہ آپ اپني صحت کو بہتر حالت میں رکهیں - اگر آپ بیمار هوں گے اور خود آپ کی چارہ سازي آپ کیلیے مفید نہوگي تو پهر طبیب کي مداخلت ناگزیر امر هے - کیا یہ تعجب خیز بات نہیں هے کہ آپ اپنی تدبیر سے درماندہ هوں' اور دوسرا آپ کو چارہ کار بتانے کے لیے کهڑا هو تو آپ غل مچائیں کہ تمهیں مداخلت کا کوئی حق نہیں هے ؟ اگر تم اس طرح مداخلت کروگے تو همارا نظام بالکل خراب هو جائیگا ؟

(ایــک دهمکــي)

اس سلسلہ میں نا مناسب نہ هوگا اگر میں یہ بیان کروں کہ بعض اصحاب نے مدرسہ طبیہ کا بهي ذکر کیا هے' اور اس طرح مجهے سمجهایا هے کہ تم بهي ایک اسکول رکهتے هو - اگر تمهارے اسکول کے ساتهہ بهي یہي سلوک قوم کي طرف سے هو تو تم کیا خیال کروگے ؟ اس کے جواب میں میں التماس کرتا هوں کہ میں اس روز اپنی خوش قسمتی سمجهونگا' جس روز ملک کا ایک قائم مقام جلسہ مجهہ سے مطالبات کریگا - اگر ایسا هوا تو جو جواب میري طرف سے هوگا وہ صرف اسکي شکرگذاري هوگي اور اس کے نیک مشوروں کو قبول کرنا هوگا - اس وقت کا انتظار کرنا بالکل ایک عبث فعل هے - میں عرض کرتا هوں کہ جس جماعت کا دل

کیا جا رہا ہے ' تو انہیں محسوس ہوا کہ مذہبی تفریق کو جسقدر پہلے سمجھتے تھے ' حقیقت میں اس کہیں سے زیادہ سنگین ہے - اسلیے فوراً وہ اُسکے ہمدرد ہو گئے "

مسئلۂ خروج البانیا کا یہ فلسفہ ہے جو انگلستان کے اخبارات پیش کر رہے ہیں !

یہ حل کس حد تک تشفی بخش ہے ؟ اور اسکے اندر کونسی روح کام کر رہی ہے ؟ اس کا اندازہ قارئین کرام خود کر سکتے ہیں - مسیحی اہل قلم اور سیاست فرما صدیوں سے صرف یہی کام کرتے آئے ہیں کہ اپنے جرائم کو اپنے حریفوں کے سر الزام رکھکر پوشیدہ کریں !

واقعہ کی اہمیت کو کم کرنے کے لیے رپورٹ میں لکھا گیا ہے کہ البانیا کے انقلابی " صرف دہقانیوں اور کسانوں کی ایک غیر ترتیب یافتہ جماعت ہے جسمیں کوئی معتبر شخص نہ تھا " مگر شاید اس تعبیر کی تصنیف کے وقت یہ خیال نہ رہا کہ جب اس تحقیر آمیز بیان کے ساتھ یورپ کے قرار دادہ شہزادہ کے فرار ' تمام شہر کے خوف زدہ ہوجانے ' اور جندرمہ (فوجی پولیس) کی گرفتاری کی خبریں بھی شائع ہونگی ' تو اسوقت البانی حکومت کی کمزوری اور غریب شہزادہ کی بزدلی کا سوال بھی قدرتاً پیدا ہو جائیگا - چنانچہ جن اخبارات کو شہزادۂ وِڈ کے انتخاب سے اختلاف تھا ' وہ ایک طرف رہے ' خود ویسٹ منسٹر گزٹ کو بھی مجبوراً کہنا پڑا ہے : " اس واقعہ سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا شہزادہ وِڈ بغیر یورپ کی فوجی اعانت کے حکومت چلا بھی سکتا ہے یا نہیں ؟ "

شہزادے کے بھاگنے میں جن لوگوں پر شرکت کا شک تھا ' ان میں آسٹریا کا وزیر بھی ہے - اسلیے حکومت آسٹریا نے اعلان کردیا ہے کہ " اس کا وزیر شہزادہ کے عاجلانہ فرار کا ذمہ دار نہیں ہوسکتا - وہ اطالی وزیر کے مشورہ سے ہوا ہے " تعجب ہے کہ ایک جرمن شہزادہ نے ایک ایسے شخص کو پا مردی و ثبات کے باب میں قابل مشورہ کیوں سمجھا ' جسکی قومی شجاعت کی حقیقت صحراء لیبیاء و طرابلس میں طشت از بام ہوچکی ہے ؟

حکومت اطالیہ کے استعماری حوصلے روز بروز پاؤں پھیلا رہے ہیں - طرابلس کی ہڈی اگرچہ ابھی تک حلق میں پھنسی ہوئی ہے مگر اسکا ہاتھ یورپ کے خوان یغما (دولت عثمانیہ) کی طرف بھی بڑھنے سے باز نہیں آتا - اب اسکے پیش نظر ایشیاے کوچک ہے !

طرابلس کی طرح اس موقع پر بھی برطانی سیاست اسکی تائید (بلکہ مداحاً کہنا چاہیے کہ) ایک حد تک اسکی خاطر ایثار کر رہی ہے ! سمرنا آئدین ریلوے کے متعلق ایک برطانی کمپنی کو اپنے استحقاق کا دعوی تھا - حکومت اطالیا اسکے متعلق عرصہ سے کوشش کر رہی تھی ' بالاخر اُسے حکومت برطانیہ کی وساطت سے کامیابی حاصل ہوگئی - حال میں اس کمپنی اور حکومت اطالیا میں ایک معاہدہ ہوا ہے جسکی تفصیل ہنوز معلوم نہیں - لیکن اطالی وزیر خارجیہ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو کامیاب سمجھتا ہے - چنانچہ پچھلے ہفتے ایک تقریر میں اسکی طرف اشارہ کرتے ہوے اس نے کہا : " یہ دراصل اس راہ میں پہلا قدم ہے جو غالباً منفعت طلب ثابت ہوگا "

اس تقریر میں ایشیاء کوچک کے اندر اسی قسم کی دوسری اطالی کوششوں کی طرف بھی اشارے کیے گئے ہیں -

مگر اطالیا جس کو لقمۂ تر سمجھ رہی ہے وہ ان شاء اللہ طرابلس سے بھی زیادہ گلوگیر ثابت ہوگا ' کیونکہ یہ ترکوں کا اصلی وطن ہے اور فوجی نقل و حرکت کے بری راستے موجود ہیں -

مدارس اسلامیہ

۱۰ مئی کا جلسۂ دہلی

(از جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب)

۱۰ مئی کے جلسہ کے بعد میں بہت جلد شملہ آ گیا - لیکن میں برابر اسلامی اخباروں میں ان تمام مضامین کو پڑھتا رہا جو اس جلسہ کے متعلق معزز ایڈیٹروں اور نامہ نگاروں نے لکھے یا اب تک لکھ رہے ہیں ...... مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ میں نے ان واقعات کے پہلو میں جو مختلف اخباروں میں درج کئے گئے ہیں ' صداقت کی روشنی بہت کم دیکھی -

جن بزرگوں نے اب تک ۱۰ مئی کے جلسہ پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے ' ان میں سے بعض حضرات کے متعلق میرا یقین ہے کہ انہیں صحیح اور کافی معلومات کے حاصل کرنیکا وقت نہیں ملا ہے - اس لیے وہ ندوہ کے الجھے ہوے واقعات کے سلجھانے سے قاصر رہے ہیں - لیکن جو کچھ وہ لکھ رہے ہیں اُسے وہ صحیح سمجھ رہے ہیں - ان بزرگوں کے علاوہ دوسرے حضرات وہ ہیں جو اپنے خیالات کے ساتھ واقعات کو مطابق کرنے کی خواہش مند ہیں ' اور ایسی دوربین سے ۱۰ مئی کے جلسہ کے واقعات کو ملاحظہ فرمانے کی تکلیف گوارا کر رہے ہیں ' جسے وہ مفید مطلب چیزوں کے دیکھنے کیلیے تو سیدھے طور پر استعمال کرتے ہیں ' لیکن جب کوئی چیز ان کے خلاف سامنے آتی ہے تو دوربین کو الٹا لگا لیتے ہیں ' تاکہ وہ معمولی حالت سے بہت چھوٹی اور حقیر معلوم ہو ' اور اس طرح وہ اپنے دل کے گہوارہ میں مصنوعی تسلی کو جھلا رہے ہیں !

میں چاہتا ہوں کہ ایک مرتبہ اپنے قلم سے ان واقعات کو جو میرے علم میں صحیح اور یقینی ہیں ' اہل اسلام کے سامنے پیش کردوں ' اور پھر اپنی طرف سے اس بحث کا دروازہ بند کردوں - دوسروں کو اختیار ہے کہ وہ جس وقت تک چاہیں اور جس طریقہ کے ساتھ چاہیں اس بحث کو جاری رکھیں -

سب سے پہلے میں ۱۰ مئی کے جلسہ کی ضرورت پر کچھ لکھونگا ' اس کے بعد جلسہ کے حالات بیان کرونگا ' پھر اس کے نتائج سے بحث کرونگا - اگرچہ یہ تمام باتیں بہت وقت لینے والی ہیں مگر میں کوشش کرونگا کہ اختصار سے کام لوں -

(جلسہ کی ضرورت)

ندوہ ایک ایسی تعلیم گاہ ہے جو اپنی تعلیمی خصوصیتوں کے لحاظ سے دوسری تعلیم گاہوں سے امتیاز رکھتی ہے - اسکا اصلی مقصد یہ تھا اور ہے کہ اس سے جو علماء فارغ التحصیل ہوکر نکلیں وہ اپنے علوم میں ماہر ہونیکے علاوہ دوسری زبانوں سے بھی (جیسے کہ انگریزی زبان ہے) کسیقدر آشنا ہوں ' تاکہ ایک طرف وہ اشاعت اسلام جیسے مقدس اور مہتم بالشان فرض کو ادا کرسکیں ' اور دوسری طرف وہ ان غیر مذہب والوں کے حملہ سے بھی واقف ہوتے اور ان کے جوابات دیتے رہیں ' جو اپنا فرض سمجھ رہے ہیں کہ اسلام کو دنیا کی نظروں میں ایک نہایت ہی کمزور اور ضعیف مذہب ثابت کریں - " ندوہ " کا یہی وہ اعلی اور اہم فرض تھا ' جس نے مسلمانوں کو بہت جلد اپنی طرف کھینچ لیا اور ندوہ کا یہی وہ نصب العین تھا جس نے اسے اور اسلامی مدارس سے ممتاز بنا دیا -

اس ندوہ میں بدقسمتی سے ایسی بے قاعدگی شروع سے چلی آتی تھی ' جو بتدریج ندوہ کی اساس کو کمزور کر رہی تھی ' اور روز بروز

مسئلـــہ ســود کـــي تـــرقي
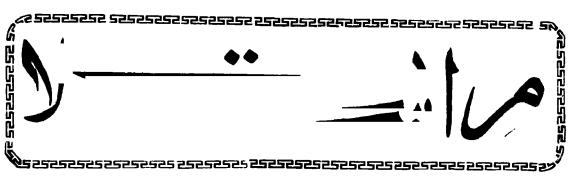
سود کے متعلق میں نے ابتک چند ماہ سے پبلک کو کوئي اطلاع نہیں دي تھي ' حالانکہ پبلک کا حق ھے کہ ان معاملات میں اسکو باخبر رکھا جاے لہذا مفصلۂ ذیل عرض کیا جاتا ھے :

(۱) سود کے بارے میں پہلي کارروائي یہ تھي کہ ۱۴ - اپریل سنہ ۱۹۱۳ ع کو لجیسلیٹو کونسل صوبجات متحدہ میں بحث کے موقع پر ایک تقریر کي تھي ' جسکو چھاپ کر انگلستان اور ھندوستان کے خاص خاص عہدہ داروں اور اڈیٹروں کے پاس بھیجا تھا -

(۲) ایک جلسہ پراونسل کانفرنس صوبجات متحدہ کا جو بمقام فیض آباد سنہ ۱۹۱۳ ع میں ھوا تھا - اس میں سب صوبہ کے منتخب قائم مقام موجود تھے ' وھاں بالاتفاق یہ تجویز منظور ھوئي کہ سود کا قانون نہایت درجہ قابل اصلاح ھے ' اور اس سے کاشتکاروں زمینداروں ' کاریگروں اور چھوٹي تنخواہ کے ملازموں کا بہت نقصان ھے - مناسب ھے کہ گورنمنٹ اسکا انسداد فرماے -

(۳) تیسري منزل اس مسئلہ کي یہ تھي کہ اردو اور بعض انگریزي اخباروں نے میري بجٹ اسپیچ کے متعلق اس مسئلہ پر بحث کرني شروع کي - چنانچہ بیشمار مضامین لکھے گئے اور سنہ ۱۹۱۳ ع کي رپورٹ میں جو حصہ پریس کے متعلق ھے اس میں بیان کیا گیا ھے کہ پریس نے اس سال سود کي اصلاح پرزور دیا -

(۴) جب سے میں نے ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ ع سے کام شروع کیا اور آخر جلسہ اپریل سنہ ۱۹۱۴ ع تک تقریباً کوئي اجلاس کونسل کا ایسا نہیں ھوا ' جس میں مختلف سوالات سود کے بارے میں نہیں کئے گئے انکي تعداد ۳۰ - ۴۰ سے کم نہ ھوگي -

(۵) اسي عرصہ میں زبان انگریزي میں تاریخ مسئلہ سود مرتب کي گئي ' جو ۲۲۸ صفحہ پر شائع ھوئي ھے ' اور دفتر عصر جدید میرٹھہ سے مل سکتي ھے - اس کتاب میں قدیم مصریوں اور ھندؤں سے لیکر حال تک جسقدر قوانین سود کے متعلق ھوے ھیں اُن سب کا ذکر ھے - جو جو دلائل غیر محدود سود کے حق میں بیان کئے گئے ھیں اُن کو توڑا گیا ھے - انگریزي اور اُردو اخبارات اور گورنمنٹ کے نقشہ جات کا اقتباس دیا گیا ھے - مجکو افسوس ھے کہ اس کتاب کا اعلان کرنیکي فرصت نہ ملي - لیکن صوبجات متحدہ کے تمام ممبروں کو اور امپیریل کونسل کے تقریباً تمام ممبروں کو اور مشہور اُردو اور انگریزي اخباروں کو اس کتاب کي ایک ایک جلد بطور ھدیہ بھیج چکا ھوں -

(۶) ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع کو میں نے ایک مسودہ بنام " قانون اصلاح سود " کونسل صوبجات متحدہ میں پیش کیا - اسکے متعلق کونسل میں ھز آنر لفٹننٹ گورنر کي تقریر ملاکر دس تقریریں ھوئیں - جن میں سے نصف تقریریں تائید اور نصف مخالفت میں تھیں ' لیکن مخالف تقریروں نے بھي موجودہ سود کي سختي کو تسلیم کیا تھا - اس مسودہ کا خلاصہ یہ تھا کہ سادہ قرضوں میں عدالتوں کو صرف ۱۲ آنہ في صد سالانہ اور کفالتي قرضوں میں نو فیصد سالانہ سود در سود کی ڈگري کا اختیار ھوگا ' اور کوئي عدالت سادہ قرضوں میں ۶ سال اور کفالتي قرضوں میں ۱۲ سال سے زیادہ کا سود نہ دلاسکے گي - اُسوقت یہ مسودہ نامنظور ھوا تھا - مگر مدراس سیلون کانفرنس میرٹھہ وغیرہ بہت جگہ سے اصلاح قانون سود کا مطالبہ ھوا -

(۷) اگلے دن یعني ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع کو میں نے ایک دوسرا مسودہ قانون جسکا نام تھا " قرضداروں کي منصفانہ داد رسي کا قانون " تیار کر کے سکریٹري کونسل کو بھیجدیا - اس میں عدالتوں کو سود کے گھٹانے کا اختیار دیا ھے - اول ۳۱ مارچ اسکے مباحثـہ کے لیے مقرر ھوئي تھي - میں نے خانگي خطوط بھي اسکي تائید میں موقر ممبران گورنمنٹ اور دیگر ممبران کونسل کے نام روانہ کیے تھے - لیکن مباحثہ ملتوي ھوگیا ' اور گورنمنٹ نے کہا کہ ھم اسپر غور کر رھے ھیں - چنانچہ مسودہ ابھي تک زیر غور ھے - نیز ۱۴ اپریل سـنہ ۱۹۱۴ ع کو جو حال کي بجٹ پر میں نے تقریر کي تھي اسمیں میں نے بتایا تھا کہ موجودہ قانون کسي طرح قائم نہیں رھسکتا - یہ تقریر ۲۴ مئي کے عصر جدید میرٹھہ میں شائع ھوگئي ھے -

(۸) حال میں ایک بڑا جلسہ کلکتہ میں ھوا جسمیں ایک مشہور پادري فادر وان ڈي مرگل نے لیکچر دیا ' اور تمام خرابیاں جو سود کے غیر محدود ھونے سے ھوتي ھے اور پالٹیکل انجمنوں سے میرے مسودہ قانون متذکرہ دفعہ ۶ ضمن ھذا اور دیگر اُمور کے متعلق راے طلب کي -

(۹) اخبار پائنیر کي خبر سے اور جو خط ھز آنر سر جیمس مسٹن نے مجھے حال میں لکھا تھا - اُس سے بھي معلوم ھوتا ھے کہ مسئلہ سود گورنمنٹ اوف انڈیا میں زیر تجویز ھے - تائیدي تقریروں میں آنریبل راجہ کشل پال سنگھ بہادر کی تقریر مندرجہ عصر جدید ۸ مئی سنہ ۱۹۱۴ ع اس قابل ھے کہ صاحبان اخبار اسکو نقل فرمایں -

(۱۰) میں اس گشتي چٹھي کے ذریعہ نہایت زور کے ساتھہ صاحبان اخبار اور پبلک سے اپیل کرتا ھوں کہ گورنمنٹ کے ھاتھہ مضبوط کرنے کے واسطے اس معاملہ پر مضامین لکھیں ' اور جلسے کریں کیونکہ جبتک عام خواھش نہ معلوم ھو گورنمنٹ مجبور ھے کہ نیا قانون نہ بناے - جہاں کہیں جلسہ ھو اسکي روئداد جس اخبار میں درج کي جاے خواہ وہ پرچہ میرے پاس بھیجدیا جاے یا اس قسم کي روئداد عصر جدید میں درج کرنے کے لیے بھیجدي جاے -

غلام الثقلین میرٹھہ - سعید منزل

تـرجمہ اردو تفسیــر کبیــر

جا ھے ' دفتر انجمن طبیه میں تشریف لاے ' تمام کاغذات کو ملاحظه کرے' اور جو نیک مشورہ وہ چاھے مجھے دے ' اور پھر دیکھے که میں اسکے عوض میں اس جماعت کا شکر گذار ھوں گا اور اس کي نیک صلاحوں پر عمل کرونگا ' یا اس کي شکایت کروں گا اور اس کي نیک صلاحوں کو ردي کي ٹوکري میں ڈال دونگا ؟

(جلسه کا انعقاد)

اس مضمون کے ایک حصه کو میں نے ختم کر دیا ھے - اب دوسرے حصه کو شروع کرتا ھوں اور ۱۰ مئي کے جلسه کے متعلق کچھه لکھنا ھوں - مناسب ھوگا که اس حصه کو سہولت بیان کے خیال سے دو حصوں میں تقسیم کردیاجاے :

(۱) ۱۰ - مئی سے پہلے کے واقعات -

(۲) ۱۰ - مئي کے جلسه کے واقعات -

جلسه سے پہلے جو واقعات پیش آے' انھیں بھی اختصار کے ساتھه میں بیان کرنا چاھتا ھوں' تاھم میں سمجھتا ھوں که میرا مضمون اس وجه سے که واقعات ان دونوں حصوں میں زیادہ ھیں ' کچھه نه کچھه طویل ھو ھي جائیگا جس کیلیے معافي چاھتا ھوں -

(۱) دھلي میں دو ھفتے یا اس سے بھي پہلے بعض حامیان و ملازمین ندوہ تشریف لے آئے تھے' اور انھوں نے دھلي کے بعض اصحاب کے ساتھه مل کر مختلف قسم کي مخالفتیں شروع کردي تھیں - چونکه میں نے اس مضمون میں اول سے آخر تک یه ارادہ کر لیا ھے که میں کسی خاص شخص کا کسي واقعه کے ساتھه نام نه لوں - اس لیے میں صرف واقعات کو بغیر ان اشخاص کے ناموں کے جن کا تعلق ان کے ساتھه تھا' ذکر کرونگا ' اور اس کوتاھي کي معافي چاھونگا - ان حضرات نے جو کچھه بھي کیا وہ حسب ذیل ھے :

(الف) اس جلسه کي مخالفت کي غرض سے ڈپٹي کمشنر صاحب کے اجلاس میں ایک درخواست دي که اس جلسه میں فساد کا اندیشه ھے اس لیے یه جلسه نہیں ھونا چاھیے -

(ب) مسجد جامع میں سیرۃ رسول مقبول علیه الصلوۃ والسلام پر ایک جلسه قرار پایا تھا - اس مضمون کے بیان کرنے والے چونکه اصلاح ندوہ کے حامي تھے ' اس لیے اس کے متعلق بھی صاحب ضلع کی خدمت میں ایک عرضي بھیجی گئي تھی که مسجد میں فساد کا اندیشــه ھے - اس جلسه کو بھي روک دیاجائے -

(ج) سیرۃ نبــوي پر جس شخص نے مسجد جامع میں نہایت دلگداز مضمون بیان کیا تھا ' اسکی تکفیر کا فتوی مرتب کیا گیا' جو جلسه کے بعد شائع ھوا -

(د) اسي بزرگ کے عقاید فاسدہ کو اشتہاروں میں چھاپ دربھي اشتعال دلانے کي کوشش کي گئي' تا که جلسه پر اس کا اثر پڑے -

(ہ) بہت سے مختلف قسم کے اشتہارات جو عامیانه تہذیب کا نمونه پیش کرتے تھے ' چھاپ کر وقتاً فوقتاً شائع کیے گئے -

(و) یه تجــویز کي که ۱۰ - مئي کے جلســه میں فساد کردیا جائے تا که یه جلسه بے نتیجه رھے ' اور جو لوگ اس موسم میں اپنے اپنے گھروں کا آرام چھوڑ کر آئے ھیں' وہ بغیر کچھه کیے واپس چلے جائیں -

یه اور آپ یقین کریں که اسي قسم کي اور بہت سي باتیں (جن کا یہاں بیان کرنا گو ضروري ھے ' مگر میں طوالت کے خیال سے ان کا ترک کردینا ھي مناسب سمجھتا ھوں) کي گئیں - اس لیے دھلی کی کمیٹي نے مناسب سمجھا که اب جلسه میں داخل ھونے کے لیے ٹکٹوں کا انتظام کرنا ضروري ھے - اس لیے یه تجویز بدرجه مجبوري محض انتظام کیلیے پاس کي گئي - یه ضروري تھي یا نہیں ؟ اس کا فیصله ھر ایک شخص اوپر کے چند واقعات ھي سے جو " مشتے نمونه از خروارے " کے طور پر بیان کیے گئے ھیں کرسکتا ھے -

الغرض سب سے پہلے آٹھه سو ٹکٹ چھپوائے گئے تھے - لیکن جب یه معلوم ھوا که یه نا کافي ھونگے' نو دو سو ٹکٹوں کا اور انتظام کیا گیا ' کیونکه اسیقدر راما تھیٹر میں گنجایش تھي - یه کل ایک ھزار ٹکٹ تھے' جنھیں اس طرح تقسیم کیا گیا که سو ٹکٹ ان معزز اصحاب کیلیے نامزد کیے گئے جو باھر سے ھماري دعوت پر تشریف لانے والے تھے' اور جن کے جوابوں سے ھم نے ایسا ھي اندازہ کیا تھا ' پانچسو کے قریب شہر کے اُن اصحاب کے نام بھیجے گئے جو عام مجالس میں شریک ھوا کرتے ھیں اور جو کسي نه کسي حیثیت سے مختلف جلسوں اور تقریبوں میں بلاے جاتے ھیں - پندرہ ٹکٹ انجمن خدام کعبه کے ممبروں کے لیے منگائے گئے تھے' وہ بھیجے گئے - اسیطرح کامریڈ کیلیے کچھه ٹکٹ بھیجے گئے - سو ٹکٹوں کے قریب متفرق طور پر خود لوگ آ آ کر لیتے گئے - چند ممبران کمیٹي نے اپنے اپنے احباب کیلیے ٹکٹ مانگے جو اُنھیں دیے گئے - ان کي تعداد بھي سو سے اوپر تھي - مدرسه طبیه کے جسقدر طلبه نے وھاں جانے کي خواھش کي انھیں ٹکٹ بھیجے گئے - غالباً انکي تعداد پچاس یا ساٹھه ھوگي - سو ٹکٹ اس لیے رکھے گئے تھے که ارکان ندوہ اور ان کے ساتھیوں کو دیے جائیں - اس کے ساتھه یه انتظام بھي کیا گیا تھا که جلسه کے وقت اگر کوئي شریف صورت آئے تو آنے روکا نه جاے ۹ مئي کی شب کو میرے مکان پر معزز ارکان ندوہ نے یه طے کر لیا که ۱۰ - مئي کے جلسه میں وہ شریک ھونگے اور تمام جلسه کے سامنے ان میں سے ایک بزرگ نے ان الفاظ میں اعلان کردیا که " ارکان ندوہ نے یه فیصله کر لیا ھے که وہ کل کے جلسه میں شریک نہیں ھونگے " یه اعلان ان تمام معزز ارکان ندوہ کي موجودگی میں کیا گیا جو اُس وقت اُس مجلس مصالحت میں شریک تھے جو میرے مکان پر ھو رھي تھي - ۱۰ مئي کي صبح کو جبکه میں جلسه میں جانے کے لیے تیار تھا ' مجھے دو صاحبوں نے جو ارکان ندوہ کي فرود گاہ سے تشریف لا رھے تھے یه خبر دي که وہ لوگ شکایت کر رھے ھیں که اُن کے پاس ٹکٹ نہیں پہنچے' اور جلسه کا وقت قریب ھے - میں نے اُسي وقت اپنے ایک شاگرد کو ایک بزرگ ندوہ کي خدمت میں بھیجا که " شب کے فیصلے کي وجه سے آپ کي خدمت میں ٹکٹ پیش نہیں کیے گئے ' اب جتنے ٹکٹ درکار ھوں بھیج دیے جائیں - نیز یه معلوم ھونا چاھیے که کن کن بزرگوں کیلیے ٹکٹوں کي ضرورت ھوگي - چونکه اس کا جواب اچھا نہیں ملا اس لیے جب میں جلسه میں پہنچا ' تو میں نے ان لوگوں سے جو ٹکٹوں کي دیکھه بھال کے لیے دروازوں پر کھڑے ھوے تھے یه کہدیا که معزز ارکان ندوہ کو اور جنھیں وہ اپنے ساتھه لائیں ھرگز نه روکنا ' بلکه احترام کے ساتھه پلیٹ فارم پر پہنچا دینا (اگر وہ لوگ تشریف لائیں) اور جہانتک مجھے علم ھے ایسا ھي ھوا - مگر افسوس ھے که اس پر بھي ٹکٹ نه ملنے کي محض نا واجب شکایت دھلي کي انتظامي کمیٹي سے کي جاتي ھے -

(ح) لکھنو سے جو بزرگ تشریف لائے تھے انھوں نے بطور خود اپنے قیام کا انتظام کرنا مناسب خیال کیا ' اور دھلي کي کمیٹي کو کوئي اطلاع نہیں دي - تاھم میں نے خود ان میں سے ایک ممتاز شخص سے التماس کي که گو آپنے بطور خود اپنے ٹھہرنے کا انتظام فرمالیا ھے لیکن میري درخواست ھے که آپ مہرباني فرما کر اپني جماعت کے قیام و طعام کے مصارف مجھے ادا کرنیکي اجازت دیجیے - انھوں نے اچھے الفاظ میں عذر فرمایا اور یه کہا که یه مناسب نہیں ھے (مجھے ان کے الفاظ ٹھیک یاد نہیں ھیں) اس کے بعد بھي غیر ذمه دار اشخاص یه شکایت کرتے ھیں که ندوہ کي حامي جماعت کي مدارات نہیں کي گئي ' اور اس کا سارا الزام دھلي کي کمیٹي کے اوپر رکھنا ھي زیادہ مناسب سمجھتے ھیں -

(باقی آیندہ)

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

ٹیلی فون نمبر ۶۴۸

سالانہ — ۸ — روپیہ

ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

14 MC Leod Street.

CALCUTTA

٦٤٨.

Yearly Subscription Rs. 8

Half yearly „ 4-12

نمبر ۲۵ — کلکتہ چہار شنبہ ۲۹ رجب ۱۳۳۳ ہجري — جلد ۴

Calcutta : Wednesday, June, 24 1914.

اطلاع

معاونین کرام الهلال

جن حضرات نے ششماهي قیمت گذشته جنوري میں دي تهي یا گذشته سال کے جولائي سے سال بهر کیلیے خریدار هوے تهے' انکا حساب جون میں ختم هو گیا هے - جولائي کا پهلا پرچه انکي خدمت میں وي پي جانا چاهیے - یا خود انهیں بذریعه مني آرڈر قیمت بهیج دیني چاهیے -

الحمد لله که الهلال کے دوستوں کا عهد محبت بهت محکم و استوار هے' اور وہ جب ایک مرتبه بندهجاتا هے تو بهت کم توتتا هے - انکا رشته محض کاغذ و سیاهي کي خرید و فروخت کا نهیں هے جسکي کبهي ضرورت هوتي هے اور کبهي ضرورت نهیں هوتي - دل کے زخموں اور جگر کے داغوں کیلیے بهار و خزاں اور امسال و پار سب برابر هیں !

سخن طرازي و دانش هنر نظیري نیست

قبول دوست مگر نالۂ حزیں گردد !

تا هم ایسے موقعه پر که قیام الهلال کا مسئله پیش نظر هے اور توسیع اشاعت کیلیے احباب کرام سعي فرما رهے هیں' خریداران قدیم کو بهي اگر انکے فرض کي طرف توجه دلائي جاے تو غالباً نا موزوں نه هو گا - جن حضرات کي پیشگي قیمت ختم هو گئي هے' انکا آینده کیلیے خریدار رهنا بالکل ویسي هي اعانت هوگي جیسے الهلال کي مالي دقتوں کے رفع کرنے کیلیے نئے خریداروں کا بهم پهنچانا - بلکه اس سے بهي زیاده -

ان حضرات کي خدمت میں جولائي کا دوسرا پرچه وي - پي - جائیگا - امید هے که وہ وصول کرلینگے - یا بصورت دیگر اس اطلاع کو دیکهتے هي ایک کارڈ لکهدینگے که وي - پي - نه بهیجا جاے -

مسئلہ قیام الهلال

بکثرت تحریرات اسکے متعلق جمع هوگئي هیں جن میں سے صرف ایک دو شائع کردي جاتي هیں - سب کیلیے گنجایش نکالنا مشکل هے - توسیع اشاعت کے علاوہ سب سے زیاده زور اضافۂ قیمت پر دیا جاتا هے - بزرگان کرام اور احباب مخلصین کي اس نوازش بیکراں کا نهایت ممنون و متشکر هوں - انشاء الله جولائي کے دوسرے نمبر میں تمام رایوں کا خلاصه پیش کرنے کي کوشش کرونگا - و نسال الله سبحانه و تعالی ان یهدینا سواء السبیل -

" زمیندار "

" زمیندار " کي اپیل کا فیصله هوگیا - نامنظور هوئي - آینده تفصیل کے ساتهه واقعات مقدمه پر نظر ڈالی جائیگي -

مسٹر تلک کی رهائی

مسٹر تلک کي رهائي کے متعلق مختلف افواهیں مشهور تهیں مگر سب غلط نکلیں ' اور وہ ۱۷ جون کو ۱۲ بجکے ۲۵ منت پر رها کردیے گئے -

مسٹر تلک کا بیان هے که رهائي کي خبر ان تک سے مخفي رکهي گئي - ۱۸ ماہ حال یوم دو شنبه کو دو پهر کے وقت وہ مانڈلے سے روانه هوے اور دوسرے دن صبح کو رنگون پهنچگئے - اسی وقت آئي - آر - ایم - اسٹیمر میں بٹهاے گئے اور وہ مدراس روانه هوگیا - مدراس کے سفر میں ۸ دن لگے - ۱۵ ماہ حال کو شب کے وقت جب جهاز سے اترے تو ایک میل ٹرین تیار تهي - اسمیں بٹهاے گئے اور ٹرین پونا روانه هوئي - اس سفر میں پولیس کا ایک محافظ دسته همراہ تها - ٹرین پونا کے بدله مٹسپر میں ٹهري جو پونا سے دو میل کے فاصله پر ایک چهوٹا سا اسٹیشن هے - یهاں مسٹر گائڈر اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل پولیس' ایک سي - آئي - ڈي افیسر ' اور دو اور افسر موجود تهے جنهوں نے انهیں موٹر میں بٹهاکے گهر تک پهنچا دیا -

مسٹر تلک کي صحت اچهي هے - قیام مانڈلے میں انهوں نے اپنا وقت زیاده تر مطالعه و تصنیف میں صرف کیا - چنانچه علم هئیۂ قدیم پر ایک کتاب تین جلدوں میں لکهي هے جو هنوز نا مکمل هے -

ایڈو کیٹ آف انڈیا کو معلوم هوا هے که وہ پہلے انگلستان جائینگے اور ایک مقدمے کي اپیل کے متعلق وکلاء کو هدایات دینگے جو پریوي کونسل میں دائر هے - اسکے بعد جرمني میں چند سال قیام کرینگے ' اور وهانسے آکر اپني بقیه زندگي تصنیف و تالیف میں صرف کردینگے -

لیکن اگر مسٹر تلک اب بهي وهي مسٹر تلک هیں جیسا که انهوں نے دنیا کو یقین دلایا تها تو همیں اس توقع کے ماننے میں تامل هے ' اور اگر سچ نکلے تو افسوس :

تعزیر جرم عشق هے بے صرفه محتسب

بڑهتا هے اور ذوق گنه یاں سزا کے بعد '

" البلاغ "

یکم جولائي سنه ۱۹۱۴ ع سے ایک ماهوار رساله " البلاغ " دار الریاست مالیر کوٹله پنجاب سے زیر ایڈیٹري مهدي حسن صاحب شائع هوگا - جسمیں قومي ' مذهبي ' اخلاقي ' سوشیل اور تعلیمي مضامین درج هوا کرینگے - نصف حجم عالم نسواں کي اصلاح تعلیم اور حمایت حقوق کے لیے وقف هوگا - اسکے کاغذ' اعلی لکهائي اور اعلی' چهپائي کا خاص التزام کیا گیا هے - چنده ۴ روپیه سالانه - حجم ۲۴ صفحه - تقطیع ۲۰ × ۲۶ - درخواست کے ساتهه چنده پیشگي وصول هوے یا وي - پي کی اجازت موصول هونے پر جاري هوسکیگا - نمونه کا پرچه ۲ - آنه کے ٹکٹ بهیجکر طلب فرمائیے -

تمام درخواستیں بنام منیجر " البلاغ پور کاٹیج مالیر کوٹله " آني چاهئیں -

مسئلـــہ قیـــام الهـــلال

کمترین کو پروردگار جل شانہ نے ایسے ملک میں رکھا ہے جہاں مسلمان اسلام کے طریقہ اور نام تک سے بیزار ہیں' ایسے لوگونسے پھر کیا امید ہو سکتی ہے ؟ بتوں اور دیوتوں کی پرستش کرتے ہیں اور جملہ رسومات ہندؤں کے علانیہ کرتے ہیں - اگر انکو منع کیا جاے کہ تم مسلمان ہوکر ایسا کیوں کرتے ہو ؟ تو کہتے ہیں کہ ہمارے آبا و اجداد ایسا ہی کرتے آے ہیں - ہم ایسا ہی کرینگے - ہر چند تلقین کی جاتی ہے مگر نہیں سنتے' اور علانیہ رسومات شنیعہ میں شریک ہوتے ہیں - مسلمانوں کی یہ حالت دیکھکر سواے افسوس اور رنج کے کچھہ نہیں ہوسکتا - نام تو ان مسلمانوں کے ابراہیم ' عبد الرحمان وغیرہ ہوتے ہیں' مگر فعل رام لعل وغیرہ کا کرتے ہیں - باوجود اس قحط الرجالی کے ایک خریدار کا پیدا کرنا بھی معالات سے تھا - اسی اضطراب اور قلق میں تھا کہ ایک ٹھیکہ دار جو محکمہ نہر میں کام کرتا ہے بہ تقریب ملاحظہ نیازمند سے ملاقی ہوا ' اور ان سے اخبار الهلال کی خریداری کے واسطے عرض کیا گیا بہت رد و قدح کے بعد انہوں نے خریداری اخبار کی منظور کی -

خاکسار غضنفر علی چشتی سب اور سیر خریدار الهلال نمبر ۲۰۸۳

اخبار الهلال کے آخری فیصلہ کا مضمون اخبار میں پڑھکر میں بہت مضطرب ہوا ' اور لگا تار کوشش کررہا تھا کہ بتعداد کافی خریدار فراہم کروں - شکر ہے خداوند کریم کا کہ مجھے اپنی کوشش میں کامیابی ہوی - سردست چار اصحاب خریداری پر آمادہ ہوے ہیں -

محمد خلیل اللہ شریف - تحصیلدار تعلقہ نظام آباد - دکن

صدا بصحرا کے جواب میں جو صداے لبیک ہندوستان کے ہر گوشہ سے بلند ہوئی ہے ' اوس سے وہ حضرات واقف ہیں جنکو اخبار الهلال دیکھنے کا فخر حاصل ہے - اوسکے بقا کی ضرورت کا ہر متنفس قائل ہے - چنانچہ اس معاملہ میں درد مند دل رکھنے والے اصحاب نے خامہ فرسائی کی ہے - اس کے بعد مجھہ ہیچمدان کا اِس بارے میں کچھہ لکھنا اپنی کم مایگی کا اظہار کرنا ہے' اسلیے میں صرف یہ دعا کرتا ہوں کہ خدا وند کریم اپنے حبیب پاک کے صدقہ سے اخبار الهلال کی اشاعت کو آپ کی خواہش سے زیادہ ترقی عطا فرماے کہ اسکا یگانہ وجود مسلمانان ہند کیلیے علی الخصوص آیۃ رحمت سے کم نہیں ہے - اگر خدا نخواستہ یہ رسالہ بند ہوجاے تو جو زندگی کے آثار اب مسلمانان ہند میں پیدا ہوچلے ہیں ' وہ یکسر نابود ہوجائینگے -

میں نے فی الحال چار خریدار خاص ضلع نظام آباد میں مہیا کیے ہیں اور خدا چاہے تو عنقریب اور خریدار بھی مہیا کیے جائینگے - وي پي روانہ کر دیجیے -

خاکسار احمد معین الدین حسین - مددگار ناظم جنگلات مستقر نظام آباد - خریدار نمبر (۱۸۳۱) -

ایک خریدار حاضر ہے -

نیاز مند خریدار نمبر ۳۶۲۰

براہ مہربانی مندرجہ ذیل تین صاحبوں کے نام ایک ایک سال کے لیے الهلال جاری فرمائیں -

تابعدار شیخ رحمت - اللہ ہیڈ ماسٹر اسکول گل امام

بالفعل ایک خریدار پیش کرتا ہوں - مزید کوشش جاری ہے -

محمد شمس الدین - از حیدر آباد دکن

مہربانی فرماکر اخبار الهـــلال میرے چچا صاحب کے نام جاری کر دیجیے -

عبد الاحد - جہاونی شاہجہانپور خریدار الهـلال نمبر ۳۱۰۴

مندرجہ ذیل دو اصحاب کے نام الهلال جاری کردیں - اور قیمت بذریعہ وي - پي - پارسل وصول فرمالیں - اس سے پہلے ایک خریدار بھیج چکا ہوں -

خاکسار محمد سعید - اسسٹنٹ انجینیر پشاور

مندرجہ ذیل چار اصحاب کے نام ایک سال کیلیے وي پي الهلال ارسال فرما کر ممنون فرماویں -

محمد یار علی عفی عنہ - خریدار نمبر ۳۸۹۱ از بہاول نگر

الهلال کو پبلک جس عزت کی نظر سے دیکھتی ہے اگر اوسکا اظہار آپ پر نکیا جاے تو یہ بھی ایک نوع کی ناشکری ہے - میری زبان و قلم میں طاقت نہیں کہ جناب کی سچی قومی خدمات کے متعلق کچھہ عرض کرسکوں - خداوند تعالے سے دعا ہے کہ وہ آپکو حوادث زمانہ سے مصئون و مامون رکھے اور ہماری درماندہ قوم کی مساعدت کی مزید توفیق عطا فرماے -

الهلال کے دو پرچہ بذریعہ وي پي حسب ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں -

آپکا خادم

محمد رضا حسین از کھم مپٹہ ضلع ورنگل - علاقۂ نظام

نوٹس بنام والدین طلباء مدرسۃ العلوم علی گڈہ

چونکہ طلباء اسکول اور اونکے والدین کو ان دو کالرا کیس کے بارہ میں جو حال میں اسکول میں وقوع میں آے ہیں کسیقدر پریشانی ہے - لہذا حسب ذیل اطـــلاع اسکی پریشانی دور کرنیکے واسطے شائع کیجاتی ہے :

(۱) بتاریخ ۴ جون سنہ ۱۹۱۴ع سرفراز بورڈنگ ہاؤس کے ایک لڑکے کو ہیضہ ہوا ' اور اوسی روز انتقال ہوگیا -

(۲) ۹ جون سنہ ۱۹۱۴ع کو ممتاز ہاوس کا ایک باورچی بیمار پڑا ' اور فوراً اچھا ہوگیا -

(۳) سرفراز بورڈنگ ہاوس بند کردیا گیا ہے ' اور وہاں کے لڑکے ممتاز بورڈنگ میں منتقل کردیے گئے -

(۴) ممتاز ہاوس کا باورچی خانہ بند کردیا گیا ' اور لڑکوں کو کالج کے باورچی خانہ سے کھانا پکوا کر کھلایا جاتا ہے -

(۵) صرف دو ایسے کیس وقوع میں آے اور اوسکے بعد پھر ہر ایک قسم کی احتیاط کیجا رہی ہے' تاکہ کوئی بیماری پھر نہو -

(۶) والدین کو کسی قسم کی پریشانی اپنے لڑکوں کے بارے میں نہونا چاہیے -

(۷) لہذا اُن والدین سے جنہوں نے اپنے لڑکوں کو بلا لیا ہے درخواست کیجاتی ہے کہ فوراً اونکو روانہ اسکول کردیں' تاکہ جو نقصان انکی تعلیم کا ہو رہا ہے آیندہ نہو -

قائم مقام ہڈ ماسٹر محمڈن کالج اسکول علی گڈہ

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, A. THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLC. HOUSE, 14 MOLEOD STREET, CALCUTTA.

تقلید کرنی چاهی جو دو دو پاونڈ سالانه قیمتوں کے دینے والے بیس بیس هزار خریدار رکهتا هے ' اور ترتیب مضامین و کثرت مواد اور تنوع مذاق و معلومات کے لحاظ سے ان رسائل کا مقابله کرنا چاها جنکی طیاری ارباب علم و تصنیف کی بڑی بڑی حماعتوں کے هاتهه سے هوتی هے ' اور رسالے کے ایک ایک باب اور ایک ایک کالم کیلیے ایک ایک ایڈیٹر مخصوص هوتا هے - تاهم ابناے ملت کی عام حالت نے اجازت نه دی که وه قیمت کی مقدار میں بهی یورپ کی تقلید کرتا ' اور نه ملک کے قحط الرجال اور افلاس علم و مذاق نے اسکا موقعه دیا که وه اپنے کسی معین و مددگار گروه کو اپنے ساتهه دیکهتا - ایک هی وقت میں ' ایک هی قلم سے خالص دینی افکار و جذبات کے مباحث و مقالات بهی لکهے جاتے تهے ' سیاسی مسائل و معاملات پر بهی بحث هوتی تهی ' ادبی و انشائی مضامین بهی ترتیب پاتے تهے - علمی ابواب و تراجم کی بهی فکر کی جاتی تهی ' اور ان سب میں اپنے انداز مخصوص اور معیار کار کا قائم رکهنا بهی ضروری تها -

پهر ایک خاص مقصد دینی اور دعوة اسلامی کا اعلان بهی اسکے پیش نظر تها ' اور اپنے سیاسی معتقدات کی وجه سے (جو اسکے عقیدے میں اسکے خالص دینی معتقدات تهے) طرح طرح کے موانع و مصائب سے بهی هر آن و هر لمحه محصور رهنا پڑتا تها جو بڑی بڑی با اقتدار طاقتوں کی طرف سے پیدا کی جاتی تهیں اور هر طرح کی قوتیں انکے ساتهه کام کر رهی تهیں - صحت سے محرومی ' قدرتی ضعف جسمانی ' زندگی کے بے شمار پیش آنے والے حوادث ' اور حیات شخصی کی عام مشکلات و صعوبات ان کے علاوه هیں ' اور ان سب کا بهی اگر اضافه کردیا جاے تو فی الحقیقت اسکا وجود کاموں اور مقصدوں کے هجوم اور اسباب و قوی کی قلت و ضعف بلکه فقدان و عدم کے اجتماع کا ایک عجیب و غریب نمونه تها !

(نقـــد و احتســـاب نتـــائج)

لیکن با این همه اسباب تحیر و واماندگی ' الحمد لله که چار شش ماهیاں اسپر گذر چکی هیں ' اور اسکا سفر کاموں کی هر شاخ میں بلا توقف و تامل جاری رها هے - پس ان تمام حالات کی بنا پر نهایت ضروری تها که اس سفر کے نتائج پر پوری تفصیل و تشریح سے نظر نقد و احتساب ڈالی جاتی ' اور اندازه کیا جاتا که جو کام هندوستان کی پوری ایک صدی کی حیات طباعة و صحافة اور دور تصنیف و تالیف جدید میں شروع نهوسکا ' اسکو ایک ضعیف اراده ' ایک بے سروسامان آمادگی ' ایک در مانده جد و جهد ' ایک بے اسباب و وسائل سعی و تدبیر ' ایک دائم المرض زندگی ' ایک مبتلاے آلام و موانع اقدام ' ایک معتوب حکومت ' مبغوض امرا ' اور محصور صد اعداء و معاندین هستی ' غرضکه عاجزیوں اور درماندگیوں کی ایک التجاء حقیر ' اور بے سرو سامانیوں اور بیچارگیوں کی ایک دعاء مضطر نے شروع کرکے کس حد تک پهنچایا ؟ اور جبکه دنیا اور دنیا والوں کے پاس اسکے لیے کچهه نه تها ' تو خدا اور خدا کی غیبی نصرت فرمائیوں اور دستگیریوں نے اسکے لیے کیا کیا ؟

بخاک راه ارادت بروے گرد آلود
نشسته ایم بدریوزه تا چها بخشند !

چنانچه تقریباً هر جلد کے اختتام او ر نئی جلد کے فاتحۂ آغاز کے موقعه پر اراده کیا گیا که الهـلال کی تمام گذشته جلدوں پر ایک تفصیلی نظر ڈالی جاے اور اسکے کاموں کی هر هر شاخ پر علحده علحده بحث کی جاے ' لیکن پهر خیال هوا که اپنے کاموں پر خود اپنی نظر ڈالنے کی جگه بهتر هے که اسے اوروں کی نظر و راے پر چهوڑ دیا جاے - انسان کو اگر صرف اپنی نیت اور اراده کے احتساب کی مهلت ملجاے تو یهی بهت بڑی توفیق هے - کاموں اور انکے نتائج کا احتساب دوسرے هی صحیح کر سکتے هیں - اور انهیں پر چهوڑ دینا چاهیے :

بے پرده تاب محرمی راز ما مجوے
خوں گشتن دل از مژۂ و استیں شناس

چنانچه اسی خیال کا نتیجه هے که نئی جلد کا فاتحۂ آغاز لکهتے هوے جب کبهی الهـلال کے کاموں پر نظر ڈالی بهی گئی ' تو صرف دعوة دینیه کے احیـاء هی کا تذکره کیا گیا ' اور اسکے نتائج پر بهی تفصیل کے ساتهه بحث نهیں کی گئی ' بلکه نهایت اجمال و ایجاز کے ساتهه اصل دعوة کے بقا و قیام اور رفع و اشاعة کی طرف اشاره کرکے کار و بار دعوت کے بعض بصائر و مواعظ مهمه کے پیش کر دیدے هی کو کافی سمجها گیا - حالانکه اسکی حیثیتیں متعدد اور اسکے اثرات بے شمار تهے - وه احیاء تعلیمات صادقۂ اسلامیه کا داعی تها ' اسلام کی سنت حربة کی تجدید اور جهاد حق و عدالة کی طرف بلاتا تها ' علم و ادب اسکا موضوع خاص تهے ' طرز تحریر مقالات و انشاء فصول و رسائل میں وه ایک اسلوب جدید اور انداز نو رکهتا تها ' اس نے اردو فن صحافة کی هر شاخ میں اپنی راه سب سے الگ نکالی تهی ' اور اصولی باتوں سے لیکر چهوٹی چهوٹی جزئیات تک میں دوسروں کی تقلید کی جگه وه خود اپنا نمونه دوسروں کے سامنے پیش کرنا چاهتا تها - پس اسکے وجود کے نتائج و اثرات پر نظر ڈالنے اور ان عظیم الشان تغیرات کو شمار کرنے کیلیے جو اردو علم ادب و صحافة میں اس دو سال کی اقل قلیل مدت کے اندر ظاهر هوئے ' کاموں کی متعدد شاخیں سامنے آتی تهیں - تاهم هم نے اس داستان طویل کو کبهی بهی نه چهیڑا اور صرف اسکے مقصد اولی کے تذکره هی پر اکتفا کیا -

آج بهی که بحمد لله و بعونه چوتهی جلد کا اتمام اور نئی جلد کا افتتاح درپیش هے ' هم مناسب نهیں سمجهتے که قارئین کرام کا وقت عزیز اس بحث میں ضائع کریں - علی الخصوص اس وجه سے بهی که اگر یه حکایت شروع کی گئی تو قدم قدم پر ایسے مواقع پیش آئینگے جنهیں فخر و ادعا کی آمیزش سے بچانا مشکل هوگا ' اور یه غذاے مهلک نفس حریص کو جسقدر بهی کم میسر آے بهتر هے -

(حـــاصـــل گـــذارش)

هم کو اپنے سفر میں نکلے هوے دو سال هوگئے - همارا سفر تاریکی میں نه تها ' بلکه دو پهر کی روشنی میں تها اور دنیا اسے دیکهه رهی تهی - هم اگر حرکت میں رهے هیں تو اسپر پرده نهیں پڑا هے ' اور اگر جمود و غفلت میں کهڑے کے کهڑے رهگئے هیں تو وه بهی کوئی راز نهیں هے - اگر اپنے سفر کا کچهه حصه طے کرسکے هیں تو دیکهنے والے اسکی شهادت دیسکتے هیں ' اور اگر راه کی دشواریوں سے رامانده رهگئے هیں تو همت کا تزلزل اور قدم کی لغزش بهی برسر بازار هے - متاع بالکل نئی تهی ' اور اپنے سفر کیلیے خود هی ایک نئی راه نکالی گئی تهی - نه تو همارے سامنے نمونه تها اور نه کوئی راهنمائی کی مادی روشنی :

لب خشک رفت و دامن پرهیز نه کرد
زاں چشمۂ که خضر و سکندر وضو کنند

قوموں اور جماعتوں میں انقلاب و تغیر کی دعوتوں کے نفوذ کا کام ایک ایسا دشوار گذار سفر هے که اگر قرنوں کی بادیه پیمائی اور تگ و دو کے بعد سلامتی کا ایک قدم بهی طے هو جاتا هے ' تو اس کی کامیابی رشک انگیز اور اسکی فتح مندی جشن و نشاط کی مستحق هوتی هے - ایک ٹوٹی هوئی دیوار کو گرا کر

شذرات

خاتمـــۂ جلـــد چہارم

اللهم لا تجعلنا بنعمتك مستدرجين ! ولا بيداء الناس مغرورين ! ولا من الذين يا كلون الدنيا بالدين ! و صل و سلم على رسولك و حبيبك خاتم النبيين ! و على اله و صحبه اجمعين ! !

رهـــرواں را خســتـــگـــي راه نيست
عشق خود را هست و هم خود منزل ست !

الهلال کي جوتهي جلد کا يه آخري رساله هے - آينده نمبر سے پانچويں جلد يعني تيسرے سال کي پہلي شش ماهي شروع هوگي - فالحمد لله الذي هدانا لهذا و ما كنا لنهتدي لو لا ان هدانا الله !

هم کو اس سفر ميں نکلے هوے پورے دو سال هو گئے - ضروري تها که ايک مرتبه الهلال کے گذشته دو ساله سوانح و حالات پر تفصيلي نظر ڈالي جاتي' اور غور کيا جاتا که تلاش مقصود اور طي منازل ميں ابتک اُس کا کيا حال رها هے ؟ طلب و حرکت ميں رها يا تعبر و جستجو ميں ؟ استقامت و جهد سعي رهي يا تزلزل و قناعت ؟ سفر مقصود قطع راه و نظارۂ منازل ميں کامياب هوا يا محض تلاش راه هي ميں تمام همت باديه پيمائي صرف هو گئي ؟

اسکا سفر گو في الحقيقت ايک هي مقصود اصلي کي تلاش ميں تها جو اسکے تمام کاموں پر حاوي هے ' ليکن وقت کي ضرورتوں اور آرزوں کي وسعت نے ضمناً اور بهي بہت سے مقاصد اسکے ساتهه کر ديے تهے -

(تعدد مقاصد و نتائج)

اس نے ايک هي وقت ميں دعوۃ دينيه کے احياء اور امر بالمعروف و نهي عن المنکر کے اعلان کے ساتهه متعدد علمي اور ادبي اغراض کا بار بهي اپنے اوپر لے ليا تها' اور وه ملک کے سامنے اپني تمام ظاهري اور باطني خصوصيات کے ساتهه اعلى و اکمل مذاق کا ايک هفته وار رساله بهي پيش کرنا چاهتا تها - پس اگر اسکے اصلي مقصد ديني اور دعوۃ اسلامي کو بالکل علحده کر ديا جاے' قوم کے مذهبي افکار و اعمال اور سياسي آراء و معتقدات ميں جو عظيم الشان تغيرات و انقلابات هوے هيں' انسے بالکل قطع نظر کرلي جاے' اور محض اس لحاظ سے ديکها جاے که يورپ کے ترقي يافته پريس کے نمونے پر وه اردو کا ايک ادبي' علمي' سياسي' اور مذهبي رساله هے' جب بهي اس دو سال کے اندر اسکے کاموں کا ذخيره اسقدر وسيع هے که نقد و نظر کيليے ايک بہت بڑا ميدان باقي رهجاتا هے ' اور يه سوال سامنے آتا هے که اردو علم ادب اور قوم کے عام ادبي و علمي مذاق پر اسکے وجود سے کس قسم کا اثر پڑا ؟ اور ان شاخوں ميں اسکا سفر ابتک کس قدر راه طے کرسکا ؟ وقت و حالات کے مقابلے ميں اسکي مقدار اميد افزا هے يا مايوسي بخش ؟

(اردو پريس الهـــلال سے پہلے)

هندوستان ميں پريس کي اشاعت و ترويج پر ايک صدي سے زياده زمانه گذر چکا هے - سنه ۱۷۹۸ کي چهپي هوئي کتاب ميرے پاس موجود هے - اس عرصے ميں صدها اخبارات و رسائل اردو زبان ميں نکلے' اور نئي تعليم کي اشاعت نے نئے قسم کے کاموں کا ذوق بهي ايک بڑے وسيع حلقه ميں پيدا کر ديا - ليکن يه کيسي عجيب بات هے که پورے سو برس کے اندر ايک چهوٹي سے چهوٹي مثال بهي اسکي نہيں ملتي که يورپ کے ترقي يافته نمونے پر کوئي عمده هفته وار رساله يا اقلاً ماهوار ميگزين هي اردو ميں نکالا گيا هو' اور اسکي ايک نا کام کوشش هي چند دنوں کيليے کي گئي هو !

روزانه اخبارات پر بهي مسلمانوں کو توجه نه هوئي - زياده تر دو هي قسم کے اخبار نکالے گئے اور انهي پر سب نے قناعت کرلي - يا تو ماهوار علمي و ادبي رسائل نکلے جن ميں سے رسالۂ حسن حيدرآباد اور پادري رجب علي کے پنجاب ريويو کو مستثنى کرديے کے بعد اکثر کي ضخامت تيس چاليس صفحه سے زياده نہوتي تهي' يا پهر هفته وار اخبارات نکلے جو زياده تر پنجاب سے شائع هوے اور دو چار پريسوں نے هفته ميں دوبار نکالنے کي بهي کوشش کي -

پهر انکا بهي يه حال تها که يورپ کے پريس کي کوئي صحيح تقسيم پيش نظر نه تهي - کبهي هفته وار سے روزانه کي تار برقيوں اور دنيا بهر کي خبروں کے اکٹها کر دينے کا کام ليا جاتا تها' اور کبهي ان ميں هفته وار جرنل اور ميگزينوں کي تقليد کرکے چند تاريخي مضامين لوگوں سے لکهوا کر شائع کر ديے جاتے تهے يا خريداروں کي دلچسپي کيليے کوئي ناول شروع کرديا جاتا تها - سب سے بڑي چيز خود ايڈيٹر يا ايڈيٹوريل اسٹاف کي تلاش و محنت هے - مگر اردو پريس ميں يه چيز هميشه مفقود رهي - ايڈيٹري کا مفهوم اس سے زياده نه تها که باهر کي بهيجي هوئي مراسلات کو ايک ترتيب خاص کے ساتهه کاتب کو ديتے جاتا ' اور جب صفحات ختم هوجائيں تو ابتـدا ميں ايک دو کالم لکهکر شائع کرديا - يهي حال هفته وار اخبارات کا تها اور يهي ماهوار رسائل کا - مجهے ايسے اخباروں اور رسالوں کا حال بالکل معلوم نہيں جنميں خود ايڈيٹر يا ايڈيٹوريل اسٹاف اول سے ليکر آخر تک مضامين لکهتا هو يا خاص اهتمام سے لکهواے جاتے هوں - اخبار اور رسالے کا ايک ادبي يا علمي معيار ابتدا سے قائم کرليا اور پهر صرف انهي چيزوں کو درج کرنا جو اسکے مطابق هوں' اسکا تو شايد خيال بهي بہت کم لوگوں کو هوا هوگا - (تہذيب الاخلاق اس بحث سے مستثنى هے)

يورپ ميں " هفته وار رسائل " پريس کا ايک خاص درجه هے - انکے مختلف ابواب هوتے هيں اور هر باب کا ايک موضوع خاص - مراسلات سے اگر مقصود ايڈيٹوريل اسٹاف کے علاوه ديگر ارباب قلم کے مضامين هوں تو ان ميں سے بهي صرف وهي ليے جاتے هيں جو ان ابواب کے متعلق هوتے هيں' ليکن اسکا کوئي نمونه ابتک اردو ميں پيش نہيں کيا گيا تها - اس بارے ميں مصر و شام کي حالت بهي مثل هندوستان کے هے' گو روزانه اخبارات اور ماهوار رسائل ميں بدرجها آگے هے -

(الهـــلال)

پس جو کام پوري ايک صدي کي حياۃ طباعۃ و صحافۃ ميں کوئي بڑي سے بڑي جماعت اور کمپني بهي شروع نه کرسکي' اُسے الهلال نے متوکلاً على الله محض ايک فرد واحد کے دل و دماغ اور شخصي اسباب و وسائل کے ساتهه يکا يک شروع کر ديا ' اور اس حالت ميں شروع کيا که نه تو سرمايه کيليے کوئي مشترکه کمپني تهي' نه انتظام و اداره کيليے کوئي جماعت - نه تو ايڈيٹوريل اسٹاف کيليے اهل قلم کي اعانت ميسر تهي ' اور نه ملک ميں ارباب تصنيف و تاليف کا کوئي ايسا گروه موجود جو يورپ کي طرح اعلى درجه کے مقالات و تراجم سے مدد دينے کيليے مستعد و اهل هو - اس نے ظاهري شکل و صورت کے لحاظ سے اس پريس کي

اگر آپ قبض کی شکایت سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں حرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

درد سر والوں ہمیشہ اپنے پاس رکھئے

درد سر و بام کی دوا

جسیا کچھ بھی ہو اگر درد سر کی شکایت ہو یا زکام سے درد ہوں - چھینک پلکے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں ایک بیمار اپنے درد کو فانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیوں کی ایک شیشی ۲ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں ' اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا - مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے ' اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے - بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے - اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے ' بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے ' اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے - درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تا کہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں ' اور ہم

دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال کے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں ' اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے - نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر و پروپرائٹر
ایچ - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

نئي ديوار کے بنانے کيليے کس قدر سامان اور وقت مطلوب هوتا هے ؟ پهر ان لوگوں کيليے تو وقت کا کوئي سوال هي نه هونا چاهيے جو معتقدات و اعمال کي ايک پوري آبادي کو بدلدينا چاهتے هوں' اور صرف کسي ديوار اور محراب هي کو نهيں بلکه شهر کي تمام عمارتوں کو از سر نو بنانے کے ارزو مند هوں !

کتنے هي عظيم الشان ارادے اور اولو العزم همتيں هيں جنهوں نے اس فکر ميں حسرت و آرزو کے سوا کچهه نه پايا' اور کتنے بڑے بڑے قافلے هيں جو اس تلاش ميں اس طرح گم هوگئے که پهر انکي کوئي خبر دنيا نے نه سني ؟

مپرس زه که ز سرهاے رهوان حرم
نشانهاست که منزل بمنزل افتادست

پس اسکا تو همیں دعوا نهیں هے که هم نے اس تهوڑي سي مدت ميں اپنے سفر کا بڑا حصه طے کرليا اور منزل مقصود کے قريب پهنچ گئے' کيونکه منزل تک پهنچنے کا ان لوگوں کو کبهه اختيار نهيں ديا گيا هے جو اسکي تلاش ميں نکلنا چاهتے هيں - البته همارا ضمير مطمئن هے که هم نے سفر کا اعلان کيا تها' اور الحمد لله که پيهم سفر هي ميں رهے' اور اگر اس منزل مقصود سے قريب تر نه هوے جهانتک همیں پهنچنا هے' تو اس منزل سے بعيد تر تو ضرور هوگئے جهاں سے هم نے سفر شروع کيا تها - اس راه کے مسافر کيليے اتني کاميابي کافي هے - يهاں صرف منزل تک پهنچنے کا خيال هي مقصود نهيں هوتا بلکه منزل کي جستجو ميں چلتے رهنا بهي کم از حصول مقصود نهيں :

رهروان را خستگي راه نيست
عشق خود راهست و هم خود منزل ست !

هم کو اپنے کاموں کي خوبي کا دعوا نهيں هے' ليکن جن حالات اور جن بے سرو سامانيوں ميں کام کر رهے هيں اسکے ليے داد طلب ضرور هيں - وه بهي انسانوں سے نهيں کيونکه آدم کي اولاد کو سچائي کي عدالت نهيں دي گئي هے - وه کهرے کو کهوٹے سے اور اعلی کو ادنی سے پرکهنے ميں هميشه عاجز رهي هے - الله : انما اشکوا بثي و حزني الی الله' و اعلم من الله ما لا تعلمون

بعض ضروري مطالب اس موقعه پر بالاختصار ظاهر کرنے تهے جنکے عرض کرنے کي شايد واقعۂ جلد بعجم لکهتے وقت توفيق ملے - محنت کا معاوضه خود محنت هے اور فرض کو صرف اسي معاوضه کيليے کرنا چاهيے جو خود فرض کے وجود ميں رکهديگئي هے - کام کرنے والوں کے داد و سند کي اصلي جگه خود انهيں کے اندر هے - اپنے سے باهر تلاش کرنا لاحاصل هے - اگر سلامتي نيت اور حسن اراده کے ساتهه کوئي خدمت بن آئي تو يه الله کا فضل هے' اور اگر نيت کے کهوٹ' نفس کي لعنت' اور اغراض کي خباثت نے اس سے محروم رکها تو يه اپنا قصور هے :

ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك من سيئة فمن نفسك -	جو بهتري اور نيکي تمهيں پيش آئي وه الله کي توفيق کا نتيجه هے اور جن برائيوں سے دوچار هوے وه خود تمهارے نفس هي کي کرتوت هے -

و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين - والعاقبة للمتقين -

حادثۂ الیمۂ کرانچی

اس هفته همیں اس درخواست کي نقل ملگئي هے جو کرانچي بائسکوپ کمپني کي فلم "عظيم" کے متعلق محمد هاشم شاه صاحب قريشي نے سٹي مجسٹريٹ کرانچي کي عدالت ميں داخل کي هے اور جسکي بنا پر تماشه بالفعل روکديا گيا هے - هم اسکا خلاصه نقل کرتے هيں - کيونکه اس سے مزيد تفصيل اس ابليسي حمله کي معلوم هوگي جو اس تماشه گاه کے اندر دنيا کي سب سے بڑي مقدس هستي پر کيا گيا هے :

(۱) ملزم مسلکه پروگرام کے بموجب اس هفتے سے حرکت کرنے والي تصاوير دکها رها تها -

(۲) پروگرام ميں ايک فلم کا نام " عظيم " درج هے -

(۳) چوتهي تاريخ کي رات کو مستغيث پکچر پيليس ميں تماشه ديکهنے گيا جهاں اس نے وه تصوير بهي ديکهي جسکا نام " عظيم " هے - پيغمبر اسلام (صلی الله عليه وسلم) اپنے فوجي عهده داروں ميں سے ايک شخص مسمی عظيم کي بي بي سالکه پر عاشق هوجاتے هيں اور عظيم کو لڑائي پر بهيجتے هيں تاکه سالکه کو حاصل کرسکيں - " عظيم " سالکه سے رخصت هوکر لڑائي پر روانه هوتا هے - پيغمبر اسلام (صلعم) اپنے غلاموں ميں سے ايک غلام کو سالکه کے پاس بهيجتے هيں که وه اسکو " عظيم " کے لڑائي ميں مارے جانے کي جهوٹي خبر سنا دے - پهر عظيم کو پهر خبر لگتي هے که اسکي بي بي پيغمبر اسلام کے پاس موجود هے - وه انکے پاس جاتا هے' مگر وه کهتے هيں که سالکه مرگئي هے اور اسکو تسکين ديتے هيں - پهر وه (رسول اکرم) بهت سي خوبصورت عورتوں کو بلا کر " عظيم " سے کهتے هيں که ان ميں سے جس کو چاهو اپني بي بي بنانے کے ليے پسند کرلو - وه انکار کرتا هے اور اس پريشاني ميں اپنے گهر چلا جاتا هے - گهر کے قريب عظيم کو اطلاع ملتي هے که واقعي سالکه زنده هے اور (پيغمبر اسلام صلعم) کے قبضه ميں هے - وه غضبناک هوکر رسول الله (صلعم) کي حرم ميں تلوار ليکر جاتا هے - اور اپني بي بي کو چهڑانا چاهتا هے - پيغمبر اسلام (صلعم) چهپ جاتے هيں اور سالکه کو ترغيب ديتے هيں که وه زهر کهالے - ايسا کرنے سے وه انکار کرتي هے اور " عظيم " سالکه کے سامنے زهر بخش کرتے هوے ديکهه ليتا هے - پيغمبر وهاں سے بهاگ جاتے هيں (نعوذ بالله)اور انکے غلام عظيم کو بيڑياں ڈالکر قيد کرديتے هيں - بالاخر وه کسي نه کسي طرح نکلکر معه اپني بي بي کے بهاگ جاتا هے اور هميشه کے ليے ملک چهوڑ ديتا هے -

(۴) ايسا تماشا مسلمانوں کي مذهبي محسوسات کے ليے سخت نفرت انگيز هے - اگر رسول مقبول (صلعم) کو ايسے نيک کام ميں بهي تصويروں کے اندر مشغول دکهايا جاے' جب بهي اس سے مسلمانوں کے جذبات کو صدمه پهنچيگا - آنحضرت کو اسطرح ايک برے کام ميں مشغول دکهانا سخت هتک اسلام کي هے -

(۵) بهت سے مسلمانوں نے جو اس وقت موجود تهے اپني ناراضگي کا بارہا بلند اظهار کيا' ليکن کچهه توجه نهيں کي گئي - اس تماشه سے سيکڑوں مسلمانوں ميں جوش پيدا هوگيا هے - اگر اسکو فوراً بند نه کيا گيا تو يقيناً بلوه اور خونريزي هوجائيگي - ايک پير صاحب کو جو اسوقت وهاں موجود تهے' بمشکل روکا گيا' ورنه وه ترکي قونصل کو تار دينے پر آماده تهے -

ملزم نے يقيناً دفعه ۲۹۸ تعزيرات هند کے بموجب ارتکاب جرم کيا هے اور التجا کي جاتي هے که اسکے ساتهه بموجب قانون عملدرآمد کيا جاے -

(دستخط) پي ايم ميک انيري وکيل استغاثه -

(دستخط) محمد هاشم - مستغيث کرانچي -

نمبر ۱ | کلکتہ: چہارشنبہ ۶ شعبان رجب ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۵

Calcutta: Wednesday, July, 1. 1914.

خطبات ...

اطلاع

اگر معاونین الهلال کوشش کرکے الهلال کیلیے دو هزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آتهه روپیه سالانه قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الهلال کا مالی مسئله بغیر قیمت کے بڑهاے حل هو جائیگا - منیجر

الهلال کي ششماهی مجلدات قیمت میں تخفیف

الهلال کي شش ماهي مجلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آتهه روپیه میں فروخت هوتي تهیں لیکن اب اس خیال سے که نفع عام هو' اسکي قیمت صرف پانچ روپیه کردي گئي هے -

الهلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود هے- جلد نهایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشته پر سنهري حرفوں میں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیاده کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیاده هاف ٹون تصویریں بهي هیں - کاغذ اور چهپائي کي خوبی محتاج بیان نهیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا هے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچهه ایسي زیاده قیمت نهیں هے - بهت کم جلدیں باقي رهگئی هیں - (منیجر)

شهبال

ایک هفته وار مصور رساله - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا هے - ادبي - سیاسي - علمي اور سائنٹفک مضامین سے پر هے - گرافک کے مقابله کا هے - هر صفحه میں تین چار تصاویر هوتے هیں - عمده آرٹ کاغذ نفیس چهپائي اور بهترین ٹائپ کا نمونه - اگر ترکونکے انقلاب کا زنده تصویر دیکهنا منظور هو تو شهبال ضرور منگائیے - ملنے کا پته :

پوست آفس فرخ بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳
استامبول - Constantinople

جهان اسلام

یه ایک هفته وار رساله عربي ترکي اور اردو - تین زبانونمیں استنبول سے شایع هوتا هے - مذهبي سیاسي اور ادبي معاملات پر بحث کرتا هے - چنده سالانه ۸ روپیه - هندوستاني اور ترکوں سے رشتۂ اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کي سخت ضرورت هے اور اگر اسکے توسیع اشاعت میں کوشش کی گئي تو ممکن هے که یه اخبار اس کمي کو پورا کرے -

ملنے کا پته ادارة الجریده في المطبعة العثمانیه چنبرلي طاش نمبره صندوق البوسته ۱۷۳ - استامبول

Constantinople

ایک سنیاسی مهاتما کے دو نادر عطیئه

حبوب مقوي ـــ جن اشخاص کي قوي زائل هوگئے هوں وه اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواه اعصابي هو یا دماغي یا کسي اور وجه سے بالکل نیست نابود هو جاتا هے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي هے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کرکے انساني ڈهانچه میں معجزنما تغیر پیدا کرتي هے - قیمت ۵۰ گولي صرف پانچ روپیه -

منجن دندان ـــ دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا هے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا هے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا هے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑهوں پر ملا جاوے تو بچه دانت نهایت آساني سے نکالتا هے - منهه کو معطر کرتا هے - قیمت ایک ڈبیه صرف ۸ آنه -

تریاق طحال ـــ تپ تلي کیلیے اس سے بهتر شاید هي کوئي دوائي هوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور قوی کي اصلاح کرتا هے - قیمت في شیشي ۱ روپیه ۴ آنه -

ملنے کا پته - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانه حمیدیه منڈیاله ضلع گجرات پنجاب

اڈیٹر الهلال کي راے

(نقل از الهلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحه ۱۵ [۳۶۱]

میں همیشه کلکته کے یوروپین فرم جیمس مرے کے یهاں سے عینک لیتا هوں - اس مرتبه مجهے ضرورت هوئي تو میسرز - ایم ان - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ کلکته] سے فرمایش کي - چنانچه دو مختلف قسم کي عینکیں بناکر انهوں نے دي هیں ' اور میں اعتراف کرتا هوں که وه هرطرح بهتر اور عمده هیں اور یوروپین کارخانوں سے مستغني کر دیتي هے - مزید بر آں مقابلۂ قیمت میں بهي ارزاں هیں ' کام بهي جلد اور وعده کے مطابق هوتا هے -

[... الکلام آزاد ۴ مئي سنه ۱۹۱۴]

صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرماکے پر همارے لائق و تجربه کار ڈاکٹروںکي تجویز سے اصلي پتهر کی عینک بذریعه وی - پی ارسال خدمت کي جائیگي - اسپر بهي اگر اپکے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدل دي جائیگي -

عینک نکل کماني مع اصلي پتهر کے قیمت ۳ روپیه ۸ آنه سے ۵ روپیه تک - عینک رولڈ گولڈ کماني مع اصلي پتهر کے قیمت ۹ روپیه سے ۱۲ روپیه تک عینک اسپشل رولڈ گولڈ کماني مثل اصلي سونے کے ' ناک چوڑي خوبصورت حلقه اور شاخیں نهایت عمده اور دبیز مع اصلي پتهر کے قیمت ۱۵ - روپیه محصول وغیره ۹ آنه -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجران عینک و گهڑي - نمبر ۱ / ۱۵ ربن اسٹریٹ ڈاکخانه ویلسلي - کلکته

هندوستاني دوا خانه دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کي سرپرستی میں یوناني اور ویدک ادویه کا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگی ادویه اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتهه بهت مشهور هوچکا هے - صدها دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بني هوئی هیں) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اسي کارخانه سے مل سکتے هیں) عالي شاں کار و بار' صفائي ' ستهرا پن ' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف هوگا که :

هندوستانی دوا خانه تمام هندوستان میں ایک هي کارخانه هے -

فهرست ادویه مفت، (خط کا پته)

منیجر هندوستانی دوا خانه دهلي

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
14 MC Leod Street.
CALCUTTA

Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly „ 4-12

الہلال

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ — ۸ — روپیہ
ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

جلد ۵

کلکتہ چہار شنبہ ۶ شعبان ۱۳۳۲ ہجری
Calcutta: Wednesday July, 1. 1914.

نمبر ۱

پرنس سعید حلیم پاشا صدر اعظم دولۃ علیۂ عثمانیہ

جنگی وزارت نے امۃ و حکومت کی عالمگیر ہلاکت و بربادی کے بعد اپنے حسن تدبیر اور قوت نظم و ادارہ سے ترقی و اصلاح کا ایک معتبر القول دور شروع کیا ، اور جنگ طرابلس و بلقان کے بعد بھی باب عالی کی قوت کو اس حالت میں قائم رکھا کہ وہ یونان کو ایک نئی بحری جنگ کیلیے تہدید کرسکے -

تار کا پتہ - ادرشہ

نواب ڈھاکہ کي سرپرستی میں

— :*: —

یہ کمپنی نہیں چاهتي ہے کہ هندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رهیں اور ملک کي ترقی میں حصہ نہ لیں لهذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ہے : —

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگي ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کهیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگي جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جا سکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسي مشین دیگي جسمیں گنجي تیار هوگي جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنـي هر قسم کے کاتے هوے اون جو ضروري هوں محض تاجرانہ نرخ پر مهیا کردیتي ہے - کام ختم هوا - آپ روانہ کیا فوراً اسی دن روپے بھي مل گئے ! پهر لطف یہ کہ ساتھہ هي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

---

لیئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت هیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ہے -

مس کشم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتي هوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماهواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتي هوں -

---

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپني کو میں جانتا هوں - یہ کمپني اس وجہ سے قائم هوئي ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپني نہایت اچھي کام کر رهي ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتي ہے - اسکے ماسوا نہ کم قیمتي مشین منگا کر هر شخص کو مفید هونے کا موقع دیتي ہے - میں ضرورت سمجھتا هوں کہ عوام اسکي مدد کریں -

---

چند مستند اخبارات هند کی راے

— * —

بنگالي — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپني نے بنائے هیں اور جو سودیشي میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تے نہایت عمدہ هیں اور بناوٹ بھی اچھي ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتي چیزونسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلي نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپني نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کي پوري حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا هوسکتا ہے -

برنچ سول کورٹ روڈ سنگالیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

و نادى المنادي بشعارها في جو السماء بين الخافقين: "اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمداً عبده و رسوله" صارخاً بالشهادتين !

هذا كان شان الاسلام و المسلمين و الامر على ذلک ' حتى عمل الشيطان مكائده عليهم ' و القى باسهم بينهم ' و افشى فيهم فتنة الشبهات و الشهوات ' و زينت لهم التقاليد و العادات و المبتدعات - فدب الفساد الاجتماعى فى جسم الامه ' و عم الظلم و الطغيان و الفتنه - و فسد الاخلاق ' و ضعف النفوس ' و تقاعست الهمم ' و فترت العزائم ' و طبع القلوب بالتعبد و التذلل ' والخضوع والخشوع - حتى لا امر بمعروف و لا نهي عن منكر ' و لا تعاون على بر ' ولا تناصر على رفع ضر - فتمزق شمل المسلمين ' و اضاعو السياسة و الدين ' و ردوا الامة اسفل سافلين ' فخسروا الدنيا و الاخرة : ذالک هو الخسران المبين (۲۲ : ۱۱)

اما خسرانهم للدنيا ' فان معظم شعوبهم و بلادهم قد استولى عليها الكفرة الفجرة ' و ما بقى منها في ايديهم قد اوغلت سلطة الكفر في احشائه ' وهي تهدده بسلب دمائه - و اما خسرانهم الاخرة ' فبما ابتدع جماهيرهم في الدين ' و اتبعوا غير سبيل المسلمين الاولين ' فقد وعد الله بنصر الحق و ما هم منصورين ' وكتب الغلب لحزبه و ما هم بغالبين ' و نراهم قد غلب عليهم الذل ' و لله العزة و لرسوله و للمومنين (۶۳ : ۸)

ان دين الله العظيم ' و شريعة رسوله الكريم ' شانه يعلو عن ان يكون مهبطاً للاهواء ' او مثاراً لاختلاف الاصول و الارا ' او الة لسلطان الرؤساء ' فهو حنيفية السمحة ليلها كنهارها ' و ظا هرها كباطنها - و قال سبحانه و تعالى في كتابه الميمون : ان الذين فرقوا دينهم و كانوا شيعاً لست منهم في شي ' انما امرهم الى الله ' ثم ينبئهم بما كانوا يعملون (۶ : ۱۵۹)

مضى زمن النبي صلى الله عليه وسلم ' و الصحابه رضوان الله عليهم ' و اهل الاسلام على غاية من الاستقامة في دينهم - و هم متعاضدون متناصرون ' متحابون متعا شرون - و لم يكن للناس من الفراغ ما يخلو فيه مع عقولهم ' ليبتلو ها بالبحث في بيان عقائد هم ' و ما كان من اختلاف قليل رد الى السنة و الكتاب : اولائك الذين هداهم الله و اولائك هم اولالباب (۳۹ : ۱۷)

كان الامر على ذلك ' و لكن خلف من بعدهم خلف اضاعو الصلوات و اتبعو الشهوات (۱۹ : ۴۰) ففرقوا بين المومنين ' و مزقوا شمل المسلمين ' و صاروا شيعاً ' كل شيعة تعادى الاخرى لمخالفتها ايا ها في المذهب ' و مباينتها فيما احدثت من المشرب - يتنابزون و يتلاعنون ' و يزعمون في ذلك انهم بحبل الله مستمسكون - فقالوا سني و شيعي ' وعربى و عجمي ' وهندي و تركي ' و هذا خارجي يلعن اميرالمومنين ' و هذا شيعي يلعن الخلفاء الراشدين - و السني يكفر الشيعي و يقول انهم الفاسقون ' و الشيعي يقتل السني و يقول انهم الكافرون - و الامم الطامعة من ورائهم يقول انكم مسودون و مستعبدون : الذين فرقوا دينهم و كانوا شيعا ' وكل حزب بما لديهم فرحون (۳۰-۳۲) و يحسبون انهم على شي الا انهم هم الخاسرون (۷ : ۱۷۷)

* * *

و قد طفق المسلمون يشعرون في هذه الايام بانهم ما فقدوا مجد سلفهم الصالحين ' و تلك السعادت التي كانت لابائهم الاولين ' الا لانهم لم يهتدوا بالقرآن ' و لم ياخذوه بقوة و ايقان - و ان الامة فى مرض ' و الدول في حرض ' فاذا لم تبادر بالعلاج ' تم فساد المزاج -

اما ذالك الشعور الطفيف الذي لاح بارقة في آفاق العالم الاسلامي ' فان هو الا اعدادا بطئيا للانتقال الى طور اخر ' مصيره مجهول لعامتهم ' و مرتاب فيه عند خاصتهم ' لا يدرون ايكون ذلك دواء ناجعاً تعقبه السعادة و الهناء ' ام داء عضال ينتهي الى موت زوام ؟ فمنهم اليائس يزيد فى الافساد ' و منهم الراجي يدعو الى سبيل الرشاد - يستوى في ذلك جميع البلاد الاسلاميه ' حرة كانت او مستعمرة ' محتلة كانت او مستقله -

و اما اهل الرجاء (و نحن منهم) فانهم يعرفون ما يحتج به اهل الياس و لا ينكرونه و لهم نظر اخر ابعد ' و راى اسد و ارشد ' يويدونه بايات الكتاب المجيد - و يستدلون عليه بوعد الله العليم الشهيد : و هو الذي ينزل الغيث من بعد ما قنطوا و ينشر رحمته و هو الولي الحميد (۴۲ : ۲۸)

فهذه الدعوة الاصلاحية القرانية التى دعانا اليها المصلحون المرشدون ' و هى التي يدعو اليها " الهلال " من اول نشره و لو كرها الجامدون الجاهلون ' و المتفرنجون المفسدون -

و قد بلغ الهلال الثالثة من عمره في هذا الشهر و هو دائب على صادق الخدمه ' التي يعتقد بها فلاح الملة و نجاح الامه - متبعاً سنن الحق بعلمه و ايقانه بان الحق احق ان يتبع ' و ان ينصت له و يستمع - و الباطل اجدر بالدثور ' و اقتلاع الجذور : و الله ولي الذين امنوا يخرجهم من الظلمات الى النور (۲ : ۲۵۷)

اللهم انقذني من عالم الشقاء ' و اجعلني من اخوان الصفاء ' و اصحاب الوفاء ' و سكان السماء ' مع الصديقين و الشهداء ' انت الله الذي لا اله الا انت فاطر الاشياء ' و نور الارض و السماء ' امنحني فيضا من العلوم الالهيه ' و هذب نفسي با نوار الحكمة النبوية ! وارني الحق حقا و الهمني اتباعه ' وارني الباطل باطلا و احرمني اعتقاده ! !

اللهم ايد دينک القويم بالعلماء العاملين ' و اكشف ببركتهم جهل الجاهلين ' و ارفع بجميل سعيهم غفلة الغافلين ' وهب لمرشديها وجداناً صادقاً ' و علما نافعا ' و قلبا صافيا ' و لسانا بالحق ناطقا - يجاهدون في سبيل الله و لا يخافون لومة لائم ! انك انت السميع مجيب - و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين - و العاقبة للمتقين -

بســـم الله الرحمن الرحیم

فـاتحـــة السنـــة الثـــالثــــة

المجلـد الخامـــس

الحمد لله الذی رضی لنا الاسلام دیناً و نصب لنا الدلالة علی صحته برهانا مبینا - و وعد من قام باحکامه و حفظ حدوده اجراً جسیما - و ذخر لمن و افاه به ثواباً جزیلاً و فوزاً عظیما - و فرض علینا الانقیاد له و لاحکامه - و التمسک بدعائمه و ارکانه - والاعتصام بعراه و اسبابه - فهو دینه الذی ارتضاه لنفسه ، و لانبیائه و رسله ، و ملائکة قدسه ، و لجمیع مخلوقاته ، فبه اهتدی المهتدون - و الیه دعا الانبیاء و المرسلون : افغیر دین الله یبغون ؟ و له اسلم من فی السماوات و الارض طوعاً و کرها و الیه ترجعون (۳ : ۸۳) فلا یقبل من احد دینا سواه من الاولین و الاخرین : و من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الاخرة من الخاسرین (۳ : ۸۵) و حکم سبحانه بانه احسن الادیان ولا احسن من حکمه و لا اصدق منه قیلا : و من احسن دینا ممن اسلم وجهه لله و هو محسن و اتبع ملة ابراهیم حنیفا و اتخذ الله ابراهیم خلیلا (۴ : ۱۲۵) -

فسبحان من جعل دین الاسلام عصمة لمن لجاء الیه - و جنة لمن استمسک به و عض بالنواجذ علیه - فهو حرمه الذی من دخله کان من الامنین - و حصنه الذي من لاذ الیه کان من الفائزین - و من انقطع دونه کان من الهالکین : فمن اهتدی فانما یهتدی لنفسه ، و من ضل فقل انما انا من المنذرین (۲۷ : ۹۲)

و اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له ، شهادة اشهد بها مع الشاهدین - و اتحملها عن الجاحدین !

و اشهد ان محمدا عبده المصطفی ، و نبیه المرتضی ، و رسوله الصادق المصدوق الذي لا ینطق عن الهوی ، ان هو الا وحي یوحی (۵۳ : ۴) ارسله کافة للناس بشیرا و نذیرا ، و داعیاً الی الله باذنه و سراجاً منیرا (۳۳ : ۴۶) فهدي به من الضلالة ، و بصر به من العمی ، و ارشد به من الغي ، و فتح به اعیناً عمیا ، و اذاناً صما ، و قلوباً غلفا - فبلغ الرسالة ، و ادی الامانة ، و نصح الامة ، و جاهد في الله حق جهاده ، و عبد ربه حتی اتاه الیقین - فصلی الله علیه و علی اله الطیبین الطاهرین - و اصحابه المهتدین - و اتباعه الصادقین - و علمائه العاملین - و جمیع الشهداء و الاولیاء و الصالحین - صلوة و سلاماً دائمة بدوام السماوات و الارضین !!

* * *

(و بعد) فان الله جل ثناءه ، و تقدست اسماءه ، بعث محمداً صلی الله علیه و سلم علی فترة من الرسل ، و طموس من السبل - و استوجب اهل الارض ان یحل بهم العقاب - و نظر الله سبحانه الیهم ، فمقتهم عربهم و عجمهم الا بقایا من اهل الکتاب (۱) و استند کل امة الی ظلم ارائهم ، و حکموا علی الله باباطیلهم واهوائهم - و ظهر الفساد في البر و البحر بما کسبت ایدي الناس (۳۰ : ۴۱) - من جمیع الشعوب و الاجناس - و ملاءت الارض بشرک المشرکین ، و ضلالة المضلین ، و ظلم الظالمین ، و هدایة الضالین ، و قیادة الغارین ، و سیاسة المستبدین - و اصبحت الدماء مسفوکة ، و الا عراض مهتوکة ، و القوی منهوکة ، و الاموال مسلوبة و منهوبة - والعدل ممقوتاً و العدوان مرموقا - حتی انت الارض من جور الظالمین - و استغاثت السماء من طغیان الکافرین - و سمع رب العزة انین المظلومین و بکاء الباکین : و اوحي الیهم ربهم لنهلکن الظالمین (۱۴ : ۱۳)

ففلق الله سبحانه بمحمد (صلی الله علیه وسلم) صبح الایمان - و طلع شمس الهدایة من مشرق العرفان - و ملاء الافاق نوراً و ابتهاجا - و دخل الناس في دین الله افواجا - انزل علیه کتابا ، احتج علی صحة العقائد في الانفس و الافاق - و بین فوائد ما دعا الیه من العبادة و مکارم الاخلاق - و اشار الی مصالح الناس فیما شرعه من الاحکام و السنن - و نبه علی مفاسد ما حرمه علیهم من المنکرات و الفواحش ظهر منها و ما بطن - و جعل النظر والفکر اساس الدین - و قضی علی الوثنیة التي اذلت البشر و استعبدتهم الملوک المستبدین ، و رؤساء الروحانیین ، و امراء الظالمین - و قرر حریة الوجدان و الاجتهاد - في جمیع الاعمال و الاعتقاد - و جاء بالبینات و الهدی - فنهی عن التقلید و اتباع الهوی - و عظم شان الفکر والعقل ، و جعله هو المخاطب بفهم النقل - فامتاز دینه علی سائر الادیان ، و بطلت دعوة الشیطان ، و تلاشت عبادة الاوثان ، و ذل المثلثة عباد الصلبان ، و تقطعت الامة الظالمة في الارض کقطع السراب في القیعان - حتی ارتفع دین الله غایة الارتفاع و الاعتلاء ، بحیث صار اصلها ثابت و فرعها في السماء (۱۴ : ۲۴)
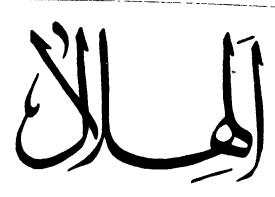
(۱) الحدیث خرجه مسلم عن عیاض بن حمار-

۶ - شعبـان - ۱۳۳۲ هجري

خـطبات و مواعـــظ

(۱)

ان الحـــکم الا للـــه

ان الحکم الا لله (۱۳ : ۴۰)	فالحکم لله العلي الکبیر!
افحکم الجاهلیة یبغون ؟	(۴۰ : ۱۲)
ومن احسن من الله	وهو خیر الحـاکمین
حکمـا لقـوم یوقنـون	(۱۳ : ۱۰۹)
(۵ : ۵۳)	الا ' له الحکم ' و هو
و له الحکم والیه ترجعون !	اسرع الحـــاسبین '
(۲۸ : ۷۰)	(۶ : ۶۲)

لوگ دنیا میں سیکڑوں قوتوں کے محکوم هیں - ماں باپ کے محکوم هیں ' دوست و احباب کے محکوم هیں ' استاد اور مرشد کے محکوم هیں ' امیروں ' حاکموں اور پادشاهوں کے محکوم هیں ' اگرچه وہ دنیا میں بغیر کسي زنجیر اور بیڑي کے آے تھے مگر دنیا نے انکے پاؤں میں بہت سي بیڑیاں ڈال دي هیں -

لیکن مومن و مسلم هستی وہ هے جو صرف ایک هي کی محکوم هے - اسکے گلے میں محکومي کي ایک بوجھل زنجیر ضرور هے پر مختلف سمتوں میں کھینچنے والي بہت سي هلکي زنجیریں نہیں هیں - وہ ماں باپ کي اطاعت اور فرماں برداري کرتا هے ' کیونکه اسکے ایک هي حاکم نے ایسا کرنے کا حکم دیا هے - وہ دوستوں سے محبت رکھتا هے ' کیونکه اُسے رفیقوں اور ساتھیوں کے ساتھه سچے برتاؤ کي تلقین کي گئي هے - وہ اپنے سے هر بزرگ اور هر بڑے کا ادب ملحوظ رکھتا هے ' کیونکه اسکے ادب آموز حقیقی نے اسے ایسا هي بتلایا هے - وہ پادشاهوں اور حاکموں کا حکم بھي مانتا هے ' کیونکه حاکموں کے ایسے حکموں کے ماننے سے اُسے نہیں روکا گیا هے جو اسکے حاکم حقیقي کے حکموں کے خلاف نہوں - وہ دنیا کے ایسے پادشاهوں کي اطاعت بھی کرتا هے جو اسکي آسماني پادشاهت کي اطاعت کرتے هیں کیونکه اسے تعلیم دي گئي هے که وہ همیشه ایسا هي کرے - لیکن یه سب کچھه جو وہ کرتا هے ' تو اسلیے نہیں کرتا که ان سب کے اندر کوئي حکم ماننا اور انکو جھکنے کي جگه سمجھتا هے ' بلکه صرف اسلیے که طاعت ایک هي کیلیے هے ' اور حکم صرف ایک هي کا هے - جب اُس ایک هي حکم دینے والے نے ان سب باتونکا حکم دیدیا ' تو ضرور هے که خدا کیلیے اِن سب بندوں کو بھي مانا جاے ' اور الله کي اطاعت کي خاطر وہ اسکے بندوں کا بھي مطیع هوجاے !

* * *

پس فی الحقیقت دنیا میں هر انسان کیلیے بے شمار حاکم اور بہت سي جھکانے والي قوتیں هیں - لیکن مومن کیلیے صرف ایک هي هے - اسکے سوا کوئي نہیں - وہ صرف اسی کے آگے جھکتا هے ' اور صرف اُسي کو مانتا هے - اسکي اطاعت کا حق ایک هی کو هے ' اسکي پیشاني کے جھکنے کي چوکھٹ ایک هي هے ' اور اسکے دل کي خریداري کیلیے بھي ایک هي خریدار هے - وہ اگر دنیا میں کسي دوسري هستي کي اطاعت کرتا بھي هے تو صرف اُسي ایک کیلیے ' اسلیے اسکي بہت سي اطاعتیں بھي اُس ایک هي اطاعت میں شامل هو جاتي هیں :

مقصود ما زدیر و حرم جز حبیب نیست
هرجا کنیم سجده بـداں آستاں رسـد !

حضرت یوسف (علیه السلام) نے قید خانے میں اپنے ساتھیوں سے کیا پوچھا تھا ؟

ارباب متفرقون خیر ام الله الواحد القهار؟ (۱۲ : ۳۹)	بہت سے معبود بنالینا بہتر هے یا ایک هي قہار و مقتدر خدا کو پوجنا ؟

یہي وہ خلاصهٔ ایمان و اسلام هے ' جسکي هر مومن و مسلم کو قرآن کریم نے تعلیم دي هے که :

ان الحکم الا لله ' امر الا تعبـــدوا الا ایاه !	" تمام جہان میں الله کے سوا کوئي نہیں جسکی حکومت هو - اس نے همیں

حکم دیا هے که اسکے سوا اور کسی کو نه پوجیں اور نه کسي کو اپنا معبود بنائیں "

یہی " دین قیم " هے جسکي پیروي کا حکم دیا گیا :

ذالك الدین القیم ' و لکن اکثر الناس لا یعلمون (۲۲ : ۴۰)

* * *

حدیث صحیح هے که فرمایا :

لا طاعة لمخلـــوق في معصیـة الخـالـق ! (بخاري و مسلم)	جس بات کے ماننے میں خدا کي نافرماني هو ' اسمیں کسي بندے کي فرماں برداري نه کرو !

اسلام نے یه کہکر في الحقیقت اُن تمام ما سوی الله اطاعتوں اور فرماں برداریوں کی بندشوں سے مومنوں کو آزاد و حر کامل کردیا ' جنکي بیڑیوں سے تمام انسانوں کے پاؤں بوجھل هو رهے تھے ' اور اس ایک هي جمله میں انساني اطاعت اور پیروي کي حقیقت اس وسعت اور احاطه کے ساتھه سمجھا دي که اسکے بعد اور کچھه باقي نه رها - یہي هے جو اسلامي زندگي کا دستورالعمل هے ' اور یہي هے جو مومن کے تمام اعمال و اعتقادات کی ایک مکمل تصویر هے - اس تعلیم الهي نے بتلادیا هے که جتني اطاعتیں ' جتني فرماں برداریاں ' جتني وفا داریاں ' اور جسقدر بھي تسلیم و اعتراف هے ' صرف اُسي وقت تک کیلیے هے ' جب تک که بندے کي بات ماننے سے خدا کی بات نه جاتي هو ' اور دنیا والوں کے وفادار بننے سے خدا کي حکومت کے آگے بغاوت نه هوتي هو - لیکن اگر کبھي ایسي صورت پیش آجاے که الله اور اسکے بندوں کے احکام میں مقابله آ پڑے ' تو پھر تمام طاعتوں کا خاتمه ' تمام عہدوں اور شرطوں کي شکست ' تمام رشتوں اور ناطوں کا انقطاع ' اور تمام دوستیوں اور محبتوں کا اختتام هے - اس وقت نه تو حاکم حاکم هے نه پادشاہ پادشاہ ' نه باپ باپ هے نه بھائي بھائي - سب کے آگے تمرد ' سب کے ساتھه انکار ' سب کے سامنے سرکشي ' سب کے ساتھه بغاوت - پہلے جسقدر نرمی تھي ' اتني هی اب سختي چاهیے ! پہلے جسقدر اعتراف تھا ' اتنا هي اب تمرد چاهیے - پہلے جسقدر فرماں برداري تھي ' اتني هی اب نافرماني مطلوب هے - پہلے جسقدر جھکاؤ تھا ' اتنا هي اب غرور هو - کیونکه رشتے کٹ گئے اور عہد توڑ ڈالے گئے - رشته دراصل ایک هي تھا اور یه سب رشتے اسي ایک رشتے کی خاطر تھے - حکم ایک هي کا تھا ' اور یه سب اطاعتیں اُسي ایک کی اطاعت کیلیے تھیں - جب

ادبیات

آثار علمیۂ خطیہ

مرزا غالب مرحوم کی ایک غیر مطبوعہ غزل (۱)

ممکن نہیں کہ بھول کے بھي آرمیدہ ہوں * میں دشت غم میں آھوے صیاد دیدہ ھوں
ہوں دردمند ' جبر ہو یا اختیار ہو * گہ نالۂ کشیدہ گہ اشک چکیدہ ھوں
جاں لب پہ آئي تو بھي نہ شیریں ہوا دھن * از بسکہ تلخي غم ھجراں چشیدہ ھوں
نے سبحہ سے علاقہ نہ ساغر سے واسطہ * میں معرض مثال میں دست بریدہ ھوں
ھوں خاکسار پر نہ کسي سے ہے مجھکو لاگ * نے دانۂ فتادہ ھوں نے دام چیدہ ھوں
جو چاھتے نہیں وہ میري قدر و منزلت * میں یوسف بقیمت اول خریدہ ھوں
ہرگز کسي کے دل میں نہیں ہے مري جگہ * ھوں میں کلام نغز نئے نا شنیدہ ھوں
اھل ورع کے حلقہ میں ہرچند ھوں ذلیل * پر عاصیونکے زمرہ میں میں برگذیدہ ھوں

پاني سے سگ گزیدہ ڈرے جس طرح (اسد)
ڈرتا ھوں آئینہ سے کہ مردم گزیدہ ھوں

التجاے پروانہ

وہ زمانہ بھي ہے تجھکو یاد ' اے شمع حرم ؟ * نور کے سایہ میں تیرے جبکہ آسودہ تھے ھم ؟
اب مگر تجھہ میں نہیں ہے وہ گداز سیل نم ؟ * یا ھمیں میں درد آسا آگئي ہے خوے رم ؟

دیدۂ خونناب کي وہ دجلہ باري کیا ھوئی ؟
کیا ھوئي راتوں کي میري آہ وزاري کیا ھوئي

تو وھي ہے ' اور ترے شعلہ کي رعنائی وھي * عارض روشن کی تیري محفل آرائي وھي
تیرے جلوہ میں نہاں ہے سوز فرمائی وھي * ذرہ افزائي وھي حسن تپش زائی وھي

در خور آھنگ سوزش بال پروانہ نہیں
ورنہ یہ تیري ضیا تو اب بھي بیگانہ نہیں

ھاے وہ دن' جب ترا شعلہ اُدھر تھا برق کوش * اور ادھر تھا وقف سوزش خرمن صد صبر و ھوش
طور پرور تھا اُدھر گر جلوۂ خورشید جوش * رشک موسیٰ تھا اِدھر ہر ذرۂ آئینہ پوش

وہ ھجوم نازکی ہر لحظ جلوہ تازیاں !
اور وہ انبوہ نیاز عشق کی جانبازیاں !

سینہ جوشش گاہ سیل وسعت آمال تھا * ولولوں کي موج سے ہر قلب مالا مال تھا
یہ سکون نکبت و ذلت جو دور از حال تھا * کارگاہ صد تپش آسودہ زیر بال تھا

سور نغمہ سے غرض معمور تھا ھستي کا ساز
دل مثال آئینہ تھا گریہ بردار گداز

* * *

تجھکو کیا ' اک ھم نہیں تو اور پروانے بہت * حسن تیرا چاھیے ' مجھہ سے ھیں دیوانے بہت
لطف ساقي ہو تو ساغر اور پیمانے بہت * پردہ داري ہو ترے شب کي تو افسانے بہت

ہر پتنگے میں کہاں لیکن وہ شعلہ باریاں ؟
خاک میں اب بھي لگن کے ھونگي کچھہ چنگاریاں !

(نیاز فتح پوري)

---

(۱) اسکي اصلي سرخي " آثار ادبیۂ خطیہ " ہے لیکن اسکا بلاک اس وقت طیار نہ تھا - آثار علمیۂ خطیہ کا دیدیا گیا -

ہمارے اسلاف کرام کی یہ تعریف کی گئی تھی کہ :

اشداء علی الکفار ' کافروں کے لیے نہایت سخت ہیں پر آپسمیں
رحمـاء بینهـــم ! نہایت رحم والے اور مہربان !

پر ہم نے اپنی تمام خوبیاں گنوا دیں ' اور دنیا کی مغضوب قوموں کی تمام برائیاں سیکھہ لیں - ہم اپنوں کے آگے سرکش ہوگئے اور غیروں کے سامنے ذلت سے جھکنے لگے - ہم نے اپنے پروردگار کے آگے دست سوال نہیں بڑھایا لیکن بندوں کے دستر خوان کے گرے ہوے ٹکڑے چننے لگے - ہم نے شہنشاہ ارض و سما کی خداوندی سے نافرمانی کی مگر زمین کے چند جزیروں کے مالکوں کو اپنا خداوند سمجھہ لیا - ہم پورے دن میں ایک بار بھی خدا کا نام ہیبت اور خوف کے ساتھہ نہیں لیتے ' پر سیکڑوں مرتبہ اپنے غیر مسلم حاکموں کے تصور سے لرزتے اور کانپتے رہتے ہیں !

یا ایها الانسان ما غرک بربک الکریم ' الذی خلقک فسواک فعدلک ' فی ای صورة ما شاء رکبک ' کلا ' بل تکذبون بالدین ' و إن علیکم لحافظین ' کراماً کاتبین ' یعلمون ما تفعلون - ان الابرار لفی نعیم ' و ان الفجـار لفی جحیـم ' یصلونها یوم الـــدین ' و ما هم عنها بغائبین ' و ما ادراک ما یـوم الدین ؟ ثم ما ادراک ما یوم الدین ؟ یوم لا تملـک نفس لنفس شیا ' و الامر یومئذ لله ! (۸۲ : ۶)

اے سرکش انسان ! کس چیز نے تجھے اپنے مہربان اور محبت کرنے والے پروردگار کی جناب میں گستاخ کر دیا ہے ؟ وہ کہ اس نے تجھے پیدا کیا ' تیری ساخت درست کی ' تیری خلقت کو اعتدال بخشا ' اور جس صورت میں چاہا تیری شکل کی ترکیب کی ' پھر وہ کس کی وفاداری ہے جس نے تجھے اس سے باغی بنا دیا ہے ؟ نہیں ' اصل یہ ہے کہ تمھیں اسکی حکومت کا یقین ہی نہیں ' حالانکہ تم پر اسکی طرف سے ایسے بزرگ نگرانکار متعین ہیں ' جو تمھارے اعمال کا ہر آن احتساب کرتے رہتے ہیں ' اور تمھارا کوئی فعل بھی انکی نظرت مخفی نہیں - یاد رکھو کہ ہم نے ناکامی اور کامیابی کی ایک تقسیم کردی ہے - خدا کے اطاعت گذار بندے عزت و مراد اور فتح و کامرانی کے عیش و نشاط میں رہینگے ' اور بدکار و نا فرمان خدا کی پادشاہی کے دن نامرادی و ہلاکت کے عذاب میں مبتلا ہونگے ' جس سے کبھی نکل نہ سکیں گے - یہ خدا کی پادشاہی کا دن کیا ہے ؟ وہ دن جسمیں کوئی کسی کے لیے کچھہ نہ کر سکے گا اور صرف خدا ہی کی اُس دن حکومت ہوگی !

اس سے پہلے کہ خدا کی پادشاہی کا دن نزدیک آے ' کیا بہتر نہیں کہ اسکے لیے ہم اپنے تئیں طیار کرلیں ؟ تا کہ جب اُس کا مقدس دن آے تو ہم یہ کہکر نکال نہ دیے جائیں کہ تم نے غیروں کی حکومت کے آگے خدا کی حکومت کو بھلا دیا تھا ' جاؤ کہ آج خدا کی پادشاہت میں بھی تم بالکل بھلا دیے گئے ہو ! لا بشری یومئذ للمجرمین :

و قیل الیوم ننساکم کما نسیتم لقاء یومکم هذا ' و ماواکم النـار و ما لکم من ناصرین - ذالـــکم بانکـــم اتخذتم آیات الله هزواً و غرتکم الحیاة الدنیا ' فالیوم لا یخرجون منها ولا هم یستعتبون ! (۴۵ : ۳۳)

اور اُس وقت ان سب سے کہا جائگا کہ جس طرح تم نے اِس دن کی حکومت الہی کو بھلا دیا تھا ' آج ہم بھی تم کو بھلا دینگے - تمھارا ٹھکانا آگ کے شعلے ہیں اور کوئی نہیں جو تمھارا مدد گار ہو - یہ اس کی سزا ہے کہ تم نے خدا کی آیتوں کی ہنسی اوڑائی ' اور دنیا کی زندگی اور اسکے کاموں نے تمھیں دھوکے میں ڈالے رکھا - پس آج نہ تو عذاب سے تم نکالے جاؤگے ' اور نہ ہی تمھیں اسکا موقع ملے گا کہ توبہ و استغفار کرکے خدا کو منالو - کیونکہ اسکا وقت تم نے کھو دیا !

* * *

آج خدا کی حکومت اور انسانی پادشاہتوں میں ایک سخت جنگ بپا ہے - شیطان کا تخت زمین کے سب سے بڑے حصے پر بچھا دیا گیا ہے - اسکے گھرانے کی وراثت اسکے پوجنے والوں میں تقسیم کردی گئی ہے ' اور " دجال " کی فوج ہر طرف پھیل گئی ہے - یہ شیطانی پادشاہتیں چاہتی ہیں کہ خدا کی حکومت کو نیست و نابود کر دیں - انکی دہنی جانب دنیوی لذتوں اور عزتوں کی ایک ساحرانہ جنت ہے ' اور بائیں جانب جسمانی تکلیفوں اور عقوبتوں کی ایک دکھائی دینے والی جہنم بھڑک رہی ہے - جو فرزند آدم خدا کی پادشاہت سے انکار کرتا ہے ' یہ دجال کفر و ظلمت اسپر اپنی جادو کی جنت کا دروازہ کھولدیتے ہیں کہ حق پرستوں کی نظر میں فی الحقیقت خدا کی لعنت اور پھٹکار کی جہنم ہے : لابثین فیها احقاباً لا یذوقون فیها برداً و لا شرابا (۷۸ : ۲۳) اور جو خدا کی پادشاہت کا اقرار کرتے ہیں ' انکو اپنی ابلیسی عقوبتوں اور جسمانی سزاؤں کی جہنم میں دھکیل دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ : حرقوه و انصروا آلهتکم (۲۱ : ۶۸) مگر فی الحقیقت سچائی کے عاشقوں اور راست بازی کے پرستاروں کیلیے وہ جہنم جہنم نہیں ہے - لذتوں اور راحتوں کی ایک جنة النعیم ہے ' کیونکہ انکے ایمان و ایقان کی صدا یہ ہے کہ :

فاقض ما انت قاض ! انما تقضی هذه الحیاة الدنیا ! انا امنا بربنا لیغفر لنا خطایانا (۲۰ : ۷۵)

اے دنیوی سزاؤں کی طاقت پر مغرور ہونے والے پادشاہ ! تو جو کچھہ کرنے والا ہے کر گذر ! تو صرف دنیا کی اس زندگی اور گوشت اور خون کے جسم ہی پر حکم چلا سکتا ہے بس چلا دیکھہ ! ہم تو اپنے پروردگار پر ایمان لاچکے ہیں تاکہ ہماری خطاؤں کو معاف کرے - تیری دنیاوی سزائیں ہمیں اس کی راہ سے باز نہیں رکھہ سکتیں '

چونکہ یہ سب کچھہ ہو رہا ہے ' اور زمین کے ایک خاص ٹکڑے ہی میں نہیں بلکہ اسکے ہر گوشے میں آج یہی مقابلہ جاری ہے ' تو بتلاؤ ' پرستاران دین حنیفی ان دجاجلۂ کفر و شیطنت اور اس حکومت و امر الہی میں سے کس کا ساتھہ دینگے ؟ کیا اِن کو اُس آگ کے شعلوں کا ڈر ہے جو دجال کی حکومت اپنے ساتھہ ساتھہ سلگاتی آتی ہے ؟ لیکن کیا انکو معلوم نہیں کہ انکا مورث اعلی کون تھا ؟ دین حنیف کے اولین داعی نے بابل کی ایک ایسی ہی سرکش حکومت کے مقابلے میں خدا کی حکومت کو ترجیح دی ' اور اُسے آگ میں ڈالنے کیلیے شعلے بھڑکاے گئے ' پر اسکی نظر میں ہلاکت کے وہ شعلے گلزار بہشت کے شگفتہ پھول تھے : قلنا یا نار کونی برداً و سلاماً علی ابراهیم ! (۲۱ - ۶۹)

کیا انکے دلمیں دنیوی لذتوں اور عزتوں کی اُس جھوٹی جنت کی طمع پیدا ہوگئی ہے جسکے فریب باطل سے یہ جنود شیطانی انسانی روح کو فتنہ میں ڈالنا چاہتی ہے ؟ اگر ایسا ہے تو کیا انہیں خبر نہیں کہ مصر کا پادشاہ حکومت الہی کا منکر ہوکر اپنی عظیم الشان گاڑیوں اور بڑی بڑی رتھوں سے اور اُس ملک سے جس پر اسے " رب اعلی " ہونے کا گھمنڈ تھا ' کتنے دن متمتع ہوسکا ؟

ان فرعون علا فی الارض و جعل اهلهـــا شیعـاً یستضعف طائفة منهم ' یذبح ابناءهم و یستحی نسـاءهم ' انه کان من

فرعون ارض مصر میں بہت ہی بڑھہ چڑھہ نکلا تھا - اس نے ملک کے باشندوں میں تفریق کرکے الگ الگ گروہ قرار دے رکھے تھے - ان میں سے ایک گروہ بنی اسرائیل کو اسقدر کمزور اور بے بس

اِنکے ماننے میں اُس سے انکار' اور اِنکی وفاداری میں اُس سے بغاوت ہونے لگی' تو جس کے حکم سے رشتہ جوڑا تھا' اُسی کی تلوار نے کاٹ بھی دیا' اور جسکے ہاتھہ نے ملایا تھا' اسی کے ہاتھہ نے الگ بھی کردیا کہ لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق!

سرور کائنات اور سید المرسلین (صلعم) سے بڑھکر مسلمانوں کا کون آقا ہوسکتا ہے؟ لیکن خود اُس نے بھی جب عقبہ میں انصار سے بیعت لی' تو فرمایا کہ والطاعة في معروف (۱) میری اطاعت تم پر اُسی وقت تک کیلیے واجب ہے' جب تک کہ میں تم کو نیکی کا حکم دوں - جب اس شہنشاہ کونین کی اطاعت مسلمانوں پر نیکی و معروف کے ساتھہ مشروط ہے تو پھر دنیا میں کون پادشاہ' کونسی حکومت' کون سے پیشوا' کون سے رہنما' اور کونسی قوتیں ایسی ہوسکتی ہیں جنکی اطاعت ظلم و عدوان کے بعد بھی ہمارے لیے باقی رہے؟

آدم کی اولاد دو کی محکوم نہیں ہوسکتی - وہ ایک سے ملیگی' دوسرے کو چھوڑیگی - ایک سے جوڑیگی' دوسرے سے کٹیگی - پھر خدا را مجھے بتلاؤ کہ ایک مومن کس کو چھوڑیگا اور کس سے ملیگا؟ ایک ملک کے دو بادشاہ نہیں ہوسکتے - ایک باقی رہیگا - ایک کو چھوڑنا پڑیگا - پھر مجھے بتلاؤ کہ مومن کی اقلیم دل کس کی پادشاہت قبول کریگی؟ کیا وہ اس سے ملیگا جسکی حالت یہ ہے کہ:

و يقطعون ما امر الله به ان يوصل؟ (۲ : ۲۵)
خدا نے جسکو جوڑنے اور ملانے کا حکم دیا ہے وہ اُسے توڑتے اور جدا کرتے ہیں'

کیا اُسکی پادشاہت قبول کریگا جسکی حالت کی تصویر یہ ہے؟

و يفسدون في الارض' اولائك هم الخاسرون! (۲ : ۲۵)
وہ دنیا میں فتنہ و فساد پھیلاتے ہیں اور انجام کار وہی ناکام و نامراد رہینگے!

اور کیا اُسکی پادشاہت سے گردن موڑ لیگا جو پکارتا ہے کہ:

يا ايها الانسان! ما غرك بربك الكريم! (۸۲ : ۶)
اے غافل انسان! کیا ہے جسکے گھمنڈ نے تجھے اپنے مہربان اور پیار کرنے والے آقا سے سرکش بنا دیا ہے؟

مگر آہ' یہ کیسے ہوسکتا ہے؟

كيف تكفرون بالله وكنتم امواتا' فاحياكم' ثم يميتكم' ثم يحييكم' ثم اليه ترجعون' (۲ : ۲)
تم اُس شہنشاہ حقیقی کی حکومت سے کیونکر انکار کروگے جس نے تمہیں اُس وقت زندہ کیا جبکہ تم مردہ تھے - وہ تم پر پھر موت طاری کریگا - اسکے بعد دوبارہ زندگی بخشے گا' پھر تم سب اُسی کے پاس بلا لیے جاؤ گے'

دنیا اور اسکی پادشاہیاں فانی ہیں - انکے جبروت و جلال کو ایک دن مٹنا ہے - خدائے منتقم و قہار کے بھیجے ہوے فرشتہ ہاے عذاب انقلاب و تغیرات کے حربے لیکر اُترنے والے ہیں - انکے قلعے مسمار ہوجائینگے - انکی تلواریں کند ہوجائینگی' انکی فوجیں ہلاک ہونگی' انکی توپیں انکو پناہ نہ دینگی - انکے خزانے انکے کام نہ آئینگے - انکی طاقتیں پست و نابود کردی جائینگی - انکا تاج غرور انکے سر سے اُتر جائیگا - انکا تخت جلال و عظمت واژگوں نظر آئیگا:

و يوم تشقق السماء بالغمام و نزل الملائكة تنزيلا - الملك يومئذ للرحمن' و كان يوما على الكافرين عسيرا (۲۵ : ۲۸)
اور جس دن آسمان ایک بادل کے ٹکڑے پر سے پھٹ جائیگا' اور اس بادل کے اندر سے فرشتے جوق جوق اُتارے جائینگے' اس دن کسی کی پادشاہت باقی نہ رہیگی - صرف خداے رحمن ہی کی حکومت ہوگی' اور یاد رکھو کہ وہ دن کافروں کیلیے بہت ہی سخت دن ہوگا!!

پھر اُس دن جبکہ رب الافواج اپنے ہزاراں ہزار قدوسیوں کے ساتھہ نمودار ہوگا اور ملکوت السماوات والارض کا نقیب پکاریگا:

لمن الملك اليوم؟ لله الواحد القهار! (۴۰ : ۱۶)
آجکے دن کس کی پادشاہی ہے؟ کسی کی نہیں' صرف خداے واحد و قہار کی!!

تو اس وقت کیا عالم ہوگا اُن انسانوں کا' جنھوں نے پادشاہ ارض و سماء کو چھوڑ کر مٹی کے تودوں کو اپنا پادشاہ بنا لیا ہے' اور انکے حکموں کی اطاعت کو خدا کے حکموں کی اطاعت پر ترجیح دیتے ہیں؟ آہ اُس دن وہ کہاں جائینگے جنھوں نے انسانوں سے صلح کرنے کیلیے خدا سے جنگ کی' اور اپنے اُس ایک ہی آقا کو ہمیشہ اپنے سے روٹھا ہوا رکھا؟ وہ پکارینگے پر جواب نہ دیا جائیگا - وہ فریاد کرینگے پر سنی نہ جائیگی وہ توبہ کرینگے پر قبول نہ ہوگی - وہ نادم ہونگے پر ندامت کام نہ دیگی!

اے انسان! اُس دن کیلیے تجھہ پر افسوس ہے! ويل يومئذ للمكذبين (۸۶ : ۱۵)

و قيل ادعوا شركاءكم فلم يستجيبوا لهم!
انسے کہا جائیگا کہ اب اپنے اُن خداوندوں اور حاکموں کو پکارو جنکو تم خدا کی طرح مانتے تھے اور خدا کی طرح اُنسے ڈرتے تھے - وہ پکارینگے' پر کچھہ جواب نہ پائینگے!

بس وہ معلم الہی' وہ داعی ربانی' وہ مبشر و منذر' وہ رحمة للعالمین' وہ محبوب رب العالمین' وہ سلطان کونین' آگے بڑھیگا' اور حضور خداوندی میں عرض کریگا:

وقال الرسول: يا رب ان قومي اتخذوا هذا القرآن مهجورا! (۲۵ : ۳۲)
اے پروردگار! افسوس ہے کہ میری اُمت نے قرآن کی ہدایتوں اور تعلیموں پر عمل نہ کیا اور اس سے اپنا رشتہ کاٹ لیا - اسی کا یہ نتیجہ ہے جو وہ آج بھگت رہے ہیں!

اللهم صل وسلم عليه وعلى اله و صحبه و اتباعه الى يوم الدين!

* * *

بس سفر سے پہلے زاد راہ کی فکر کرلو! اور طوفان سے پہلے کشتی بنا لو - کیونکہ سفر نزدیک ہے' اور طوفان کے آثار ظاہر ہوگئے ہیں - جنکے پاس زاد راہ نہوگا وہ بھوکے مرینگے' اور جنکے پاس کشتی نہوگی وہ سیلاب میں غرق ہو جائینگے - جب تم دیکھتے ہو کہ مطلع غبار آلود ہوا اور دن کی روشنی بدلیوں میں چھپ گئی' تو تم سمجھتے ہو کہ برق و باراں کا وقت آ گیا - پھر تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ دنیا کی امن و سلامتی کا مطلع غبار آلود ہو رہا ہے' دین الہی کی روشنی ظلمت کفر و طغیان میں چھپ رہی ہے' مگر تم یقین نہیں کرتے کہ موسم بدلنے والا ہے' اور طیار نہیں ہوتے کہ انسانی پادشاہتوں سے کٹ کر خدا کی پادشاہت کے مطیع ہو جاؤ؟ کیا تم نہیں چاہتے کہ خدا کے تخت جلال کی منادی پھر بلند ہو' اور اسکی زمین صرف اسی کیلیے ہو جائے' حتى لا تكون فتنة و يكون الدين لله (۲ - ۱۸۹)؟

* * *

آہ! ہم بہت سوچکے اور غفلت و سرشاری کی انتہا ہوچکی - ہم نے اپنے خالق سے ہمیشہ غرور کیا لیکن مخلوقوں کے سامنے کبھی بھی فروتنی سے نہ شرمائے - ہمارا وصف یہ بتلایا گیا تھا کہ:

اذلة على المومنين اعزة على الكافرين! (۵ : ۵۷)
مومنوں کے ساتھہ نہایت عاجز و نرم مگر کافروں کے مقابلے میں نہایت مغرور و سخت -

---

(تصحیح) پہلے فارم کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ عربی فاتحۂ جلد خامس میں کئی غلطیاں رہگئی ہیں - دوسرے صفحہ - سطر ۳۳ میں "يستوي في ذلك جميع البلاد" ہے - حالانکہ "جميع" کا لفظ اوپر کی سطر کیلیے پروف میں لکھا تھا گیا جو وہاں دیدیا گیا - اصلی عبارت یوں ہے: تستوي في ذالك البلاد الاسلاميه -

فهرس المجلد الرابع

از
جنوري سنه ۱۹۱۴ ع
تا
جون سنه ۱۹۱۴ ع

القسم المنثور

الف

ب

پ

ت

المفسدین - و نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلهم ائمة و نجعلهم الوارثین - و نمکن لهم فی الارض و نری فرعون و هامان و جنودهما منهم ما کانوا یحذرون - (۲۸ : ۳)

سمجھہ رکھا تھا کہ انکے فرزندوں کو قتل کرتا اور انکے اعراض و ناموس کو برباد کرتا - اسمیں شک نہیں کہ وہ زمین کے مفسدوں میں سے بڑا ہی مفسد تھا - لیکن با این همه ہمارا فیصلہ یہ تھا کہ جو قوم اس کے ملک میں سب سے زیادہ کمزور سمجھی گئی تھی ' اسی پر احسان کریں ' اسی قوم کے لوگوں کو وہاں کی سرداری و ریاست بخشیں ' انہی کو وہانکی سلطنت کا وارث بنائیں ' اور انہی کی حکومت کو تمام ملک میں قائم کرا دیں - اس سے ہمارا مقصد یہ تھا فرعون و ہامان اور اسکے لشکر کو جس ضعیف قوم کی طرف سے بغاوت و خروج کا کھٹکا لگا رہتا تھا ' اسی کے ہاتھوں انکے ظلم و استبداد کا نتیجہ انکے آگے آئے !

* * *

مسلمانو ! کیا متاع آخرة بیچ کر دنیا کے چند خزف ریزوں پر قناعت کی خواہش ہے ؟ کیا اللہ کی حکومت سے باغی رہکر دنیا کی حکومتوں سے صلح کرنے کا ارادہ ہے ؟ کیا نقد حیات ابدی بیچکر معیشت چند روزہ کا سامان کررہے ہو ؟ کیا تمھیں یقین نہیں کہ :

ما هذه الحیاة الدنیا الا لهو و لعب ' و ان الدار الاخرة لهی الحیوان (۲۹ :)

یہ دنیا کی زندگی (جو تعلق الہی سے خالی ہے) اسکے سوا اور کیا ہے کہ فانی خواہشوں کے بہلانے کا ایک کھیل ہے ؟ اصلی زندگی تو آخرة ہی کی زندگی ہے جسکے لیے اس زندگی کو طیار کرنا چاہیے -

اگر تم صرف دنیا ہی کے طالب ہو ' جب بھی اپنے خدا کو نہ چھوڑو - کیونکہ وہ دنیا و آخرت دونوں بخشنے کیلیے طیار ہے - تم کیوں صرف ایک ہی پر قناعت کرتے ہو ؟

و من کان یرید ثواب الدنیا فعند اللہ ثواب الدنیا و الاخرة (۴ : ۱۳۳)

اور جو شخص دنیا کی بہتری کا طالب ہے ' اس سے کہدو کہ صرف دنیا ہی کیلیے کیوں ہلاک ہوتا ہے ؟ حالانکہ خدا تو دنیا اور آخرة دونوں کی بہتری دیسکتا ہے - وہ خدا کے پاس آئے اور آخرة کے ساتھہ دنیا کو بھی لے !

مسلمانو ! پکارنے والا پکار رہا ہے کہ اب بھی خدائے قدوس کی سرکشی و نافرمانی سے باز آجاؤ ' اور پادشاہ ارض و سماء کو اپنے سے روٹھا ہوا نہ چھوڑو ' جسکے روٹھنے کے بعد زمین و آسمان کی کوئی ہستی بھی تم سے من نہیں سکتی ! اس سے بغاوت نکرو ' بلکہ دنیا کی تمام طاقتوں سے باغی ہوکر صرف اسی کے وفادار ہوجاؤ !

پھر کوئی ہے جو اس آواز پر کان دھرے ؟ فهل من مستمع ؟ آسمانی پادشاہت کے ملائکۂ مکرمین اور قدوسیان مقربین اپنے نورانی پروں کو پھیلائے ہوے اس راست باز روح کو ڈھونڈہ رہے ہیں جو مخلوق کی پادشاہت چھوڑکر خالق کی حکومت میں بسنا چاہتی ہے - کون ہے جو اس پاک مسکن کا طالب ہو ' اور پاکباز روحوں کی طرح پکار اٹھے کہ :

ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان آمنوا بربکم ' فآمنا - ربنا فاغفرلنا ذنوبنا و کفر عنا سیاتنا و توفنا مع الابرار ! ربنا و آتنا ما وعدتنا علی رسلک و لا تخزنا یوم القیامة ' انک لا تخلف المیعاد ! ! (۳ : ۱۹۰)

اے ہمارے حقیقی پادشاہ ! ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو تیری پادشاہت کی آواز دے رہا تھا - اے ہمارے ایک ہی پادشاہ ! ہم نے تیری پادشاہت قبول کی پس ہمارے گناہ معاف کر ! ہمارے عیوب پر پردہ ڈال ! اپنے نیک بندوں کی معیت میں ہمارا خاتمہ کر ! تو نے اپنے منادی کرنے والوں کی زبانی ہم سے جو وعدے کیے تھے ' وہ پورے کر ! اور اپنی آخری پادشاہت میں ہمیں ذلیل و خوار نکر کہ تو اپنے وعدوں سے کبھی ٹلتا نہیں ! !

زمیندار کی اپیل

گذشتہ ہفتہ کی اشاعت میں قارئین کرام یہ خبر پڑھچکے ہیں کہ " زمیندار پریس " لاہور کی اپیل کا فیصلہ ہوگیا - ضمانت اور ضبطی ' دونوں کی اپیلیں نامنظور ہوئیں -

اس خبر کو سنکر نہ تو ہمیں افسوس ہوا اور نہ تعجب - ہم نے اسکو سنا اور بالکل اسی سنجیدگی اور اطمینان کے ساتھہ سنا جس طرح ایک عامة الورود اور متوقع واقعہ کی خبر کو سننا چاہیے - تعجب ہمیشہ اس واقعہ پر ہوتا ہے جو توقع کے خلاف ہو ' اور شکایت اسی وقت آتی ہے جب امید آکے جا چکی ہو - لیکن جبکہ توقع پیدا ہی نہ ہوئی تو تعجب کس بات پر کیا جائے ؟ اور جہاں امید نے قدم نہیں رکھا وہاں اسکے جانے کا صدمہ کیوں ہو ؟ نظائر و نتائج کا وافر ذخیرہ ہمارے سامنے موجود ہے ' اور وہ اس درس حقیقت کیلیے کافی ہے کہ بحالت موجودہ ہمیں کیا توقعات رکھنی چاہییں ؟ ہندوستان اپنی سیر حیات اور دوران بقاؤ ممات کی جس منزل سے گذر رہا ہے ' وہ دنیا میں ہمیشہ قوموں اور ملکوں کو پیش آچکی ہے ' اور ہمارا معاملہ نیا نہیں ہے - اس منزل کے سوانح تاریخ میں بھی پڑھے جا سکتے ہیں جبکہ وہ گذشتہ حکایتیں سناتی ہے اور موجودہ عہد کے واقعات میں بھی دیکھا جاسکتا ہے جو دنیا کے مختلف حصوں میں پیش آرہے ہیں - یہ منزل پہلی ہے جہاں پہنچکر آیندہ منزلوں کیلیے طیار ہونا چاہیے - پہلی منزل ہی کے مشاہدات سے بے ہمت ہوکر رہروان مقصود کو گریز نہیں کرنا چاہیے -

اس منزل میں پہنچکر توقعات کا پیمانہ الٹ دیا جاتا ہے اور امیدیں یکسر منقلب ہوجاتی ہیں - یہاں جسقدر بھی ناکامی و مایوسی اور ضغط و فشار ہو ' عین متوقع اور بالکل امیدوں کے مطابق ہے ' اور جب کبھی حق و حقیقت کی صورت نظر آجائے ' بالکل خلاف توقع اور محض غیر مترقبہ ہے - پہلی صورت کو پوری سنجیدگی کے ساتھہ جھیلنا چاہیے ' مگر دوسری حالت پر تعجب و حیرت کرنا چاہیے !

پس اگر تم دیکھو کہ کلکتہ ہائی کورٹ میں رسالہ مظالم مقدونیہ کا مقدمہ ناکام رہا تو تم کو بالکل متعجب نہ ہونا چاہیے کیونکہ در اصل ایسا ہی ہونا چاہیے تھا - لیکن جب تم چیف جسٹس کی اس رائے کو پڑھو جو پریس ایکٹ کے متعلق دی گئی ہے ' تو سخت تعجب کرو کیونکہ یہ بالکل توقع کے خلاف ہے !

اسی طرح اگر نرمل کانت کلکتہ ہائی کورٹ سے رہائی پا گیا تو یہ بالکل خلاف توقع ہے - لیکن اگر زمیندار کی اپیل چیف کورٹ لاہور میں نا منظور کردی گئی تو یہ بالکل ٹھیک ہے ' اور کوئی وجہ نہیں کہ اسپر تعجب کیا جائے کیونکہ ایسا ہی ہونا بھی چاہیے تھا :

و ما تخفی صدورهم اکبر ' قد بینا لکم الآیات ان کنتم مومنین !

پس ہمیں زمیندار کی اپیل کے خارج ہونے پر ذرا بھی تعجب نہیں ہے اور نہ اس سے ہماری تاسف انگیز معلومات میں کوئی اضافہ ہوا ہے - جب پریس ایکٹ کے تسلط و احاطۂ مستبدانہ کے آگے کلکتہ ہائی کورٹ کی شاندار عدالتی روایات بھی کچھہ کام نہ دیسکیں ' اور وہ جماعت جس نے گورنمنٹ ہند کے ایک کرور روپیہ سے زیادہ قیمت کے مقدمات کو انصاف اور حقیقت کے آگے کوئی چیز نہ سمجھا تھا ' بالکل مجبور ہوگئی کہ پریس ایکٹ کے ایک محض بے قیمت عمل کے آگے اپنی بے بسی کا اعتراف کرے ' تو پھر ظاہر ہے کہ اور عدالتوں سے کیا امید ہوسکتی ہے ؟

البتہ نہایت ضروری ہے کہ واقعات مقدمہ پر تفصیل و بسط سے نظر ڈالی جائے ' کیونکہ وہ بہت ہی عجیب ہیں ' اور کامیابی و ناکامی سے قطع نظر ' جس طریقہ سے اثبات جرم کا کام لیا گیا ہے ' اسکا اثر نہایت وسیع اور مخدوش ہے - ہم انشاء اللہ تفصیلی نظر ڈالنے سے باز نہیں رہینگے -

ن

ه

ی

القسم المنظوم

الرسوم و الصور

الف

ب

پ

ت

ث

ج

بـاب التفسير : قسم علمـي

اختــلاف الــوان

صفحـة من علم الحيــوان

(۲)

هم نے گذشته نمبر میں قرآن کریم کي وہ آیتیں جمع کردي تھیں جن میں رنگوں کے اختلاف و ظہور کی طرف اشارہ کیا ہے - اور آخر میں حسب ذیل نتائج اخذ کیے تیے :

(۱) قرآن کریم کي آیات سے راضح هوتا هے که مثل آور بے شمار مظاهر خلقت کے رنگتوں کا اختلاف بهی خدا کي قدرت کي ایک بہت بڑي نشاني ہے -

(۲) اختلاف الوان کے اندر قدرت الهي کی حکمتیں اور مصلحتیں پوشیدہ هیں جنکو صاحبان عقل و فکر هي سمجهه سکتے هیں -

(۳) اختــلاف الــوان ایک قانون هے جو هر نوع میں جاري و ساري هے - پس یه کیسے هوسکتا هے که ایک ایسا عام ظهور مصالح و اسرار پر مبنی نهو' جبکه قدرت الهیه کا کوئي فعـل حکمت سے خالي نہیں ؟

اسکے بعد هم نے لکھا تھا کہ شارحین علم کي تحقیقات اس بارے میں معلوم کـرني چاهیے که وہ اختــلاف الـوان کو کس نظـر سے دیکھتے هیں ؟

آج هم صرف حیوانات کی رنگتوں کے اختلاف پر نظر ڈالینگے -

(اختـلاف الـوان اور علـم الحیوان)

یه مسئلـه علم الحیات (بایو لواجي) اور علم الحیوانات (زوا لواجي) کا مشترک موضوع ہے -

جسقدر تحقیقات اس رقت تک هوئي هیں' وہ گو ایک مرتب صورت میں مدون کردي گئي هیں' تاهم انهیں ابتدائي درجه سے آگے بڑھنے کا موقع نہیں ملا ہے' کیونکہ مقاصد و علل کا بہت کم حصه سامنے آیا هے اور بہت بڑا میدان ابهي باقي هے -

علماے " وظائف الاعضا " (فزي یوا لوجي) کے ایک گروہ کي تحقیقات یه هے که حیوانات میں اختلاف الوان محض فزي یوا لوجیکل اسباب سے پیدا ہوا هے ' اور اسمیں قدرت کے کسی ارادے اور قصد یا تقدیر و تخمین کو دخل نہیں هے (فزي یوا لوجي کا صحیح ترجمه " علم وظائف الاعضا " هے - " فزي یوا لوجیکل اسباب " یعنے وہ اسباب و موثرات جنکا تعلق علم وظائف الاعضا سے هے) پس هم پلے انکي تحقیقات کا خلاصه درج کرتے هیں :

(فزي یوا لو جیکـــل اسبــــاب)

" مادي اشیاء خواہ وہ حیوانات هوں یا نباتات و جمادات ' انکے لیے اکثر حالتوں میں رنگ لازمي هے - حیوانات اور نباتات ایک طرف رهے' جمادات میں بهي بمشکل کوئي ایسي مثال ملیگي جسکا پانی اور بعض خاص غازوں (گیس) کي طرح کوئي خاص رنگ نه هو - چونکه تمام حیوانات اور نباتات کے جسم جمادات سے مرکب هیں' اسلیے طبیعي طور پر انکے جسموں میں ان جمادات کے رنگوں کا موجود هونا ضرور ي هے - البته همار ي آنکھوں کو صرف وهي رنگ نظر آتا هے جو جسم کي بالائی سطح سے قریب هوتا هے - مگر جب کسی جسم کی تشریح کي جاتي هے تو اسمیں ان تمام جمادات کے رنگ یا انکے آثار نظر آجاتے هیں جنسے انکا قوام مرکب هوتا هے -

علم الحیات کی اصطلاح میں حیوانات کي ایک قسم پروٹوزوا (Protozoa) (۱) یا حیوانات اولی هے - جس قسم کے حیوانات پر اس اصطلاح کا اطلاق هوتا هے انکی نسبت ایک اهم سوال یه هے که کیا در حقیقت وہ سلسلۂ حیوانات کا اولین حلقه هیں یا ان سے پہلے بھی کوئی اور کڑی هونی چاهیے ؟ قطعی جواب تو اسکا کوئی نہیں دیا گیا اور غالباً دیا بهی نہیں جا سکتا - البته یه معلومات موجودہ یه مسلم هے که اس رقت تک جسقدر حیوانات دریافت هوے هیں' ان سب میں بسیط ترین اور اولین حیوان یہی هیں -

ان حیوانات کے جسم سے ایک خاص قسم کا لیس دار مادہ نکلتا هے - اس مادہ سے جب بالو کے ذرہ ملتے هیں تو فوراً چپک جاتے هیں اور ان سے ایک خول (کیس) سا تیار هوجاتا هے - عموماً اس خول کا رنگ حیوان کے جسم کا رنگ سمجها جاتا هے - غور کرو که اسمیں رنـگ کس شے کا هوگا ؟ ظاهر هے که بالو کے علاوہ اور کسي شے کا نہیں هوسکتا -

حیوانات کے ظاهري اعضاء کی طرح اندروني اعضاء کے رنگ بهی مختلف هوتے هیں - مثلاً جگر کا رنگ اور هے آنتوں کا اور' دل کا رنگ ایک هے اور گردہ کا دوسرا - وهلم جرا - مگر ظاهري اعضاء کي طرح انکے رنگوں کا اختلاف بهي فزیا لوجیکل اسباب هي کا نتیجه هے - چنانچه انکي کیمیاوي تشریح کے نتائج اسکي تشفي بخش شہادت دیتے هیں " انتهی

(تحقیـق مـزید)

یہاں تـک علم وظائف الاعضا کي اُس جماعت کے بیان کا خلاصه تها جو کہتي هے که اختلاف الوان محض حیوانات کی جسماني ترکیب کا ایک اتفاقي نتیجه هے - اسمیں فطرۃ کے کسي خاص ارادہ اور مقصد کو دخل نہیں -

لیکن اگر اس تحقیق کو تسلیم کرلیا جاے تو اسکے معني یه هونگے که قران کریم کا اختلاف الوان کو قدرت الهي کي ایک نشاني قرار دینا اور بار بار " ان في ذالك لایات لقوم یتفکرون " ' " ان في ذالك لایات للعالمین " اور " ان في ذالك لذکری لاولی الالباب " کہنا (نعوذ بالله) بالکل باطل هے ' کیونکه نشاني وهي چیز

(۱) " پروٹوزوا " کا مایۂ ترکیب دو یوناني لفظ (Protos) اور (Zoa) هیں جنکے معني علی الترتیب " ابتدائي " اور " حیوان " هیں - عربی میں پروٹوزوا کا ترجمه " حیوانات اولی " هوا هے جو اس اصطلاح کے ٹھیک لفظي معني هیں -

جب حيوانات اُن حصوں ميں رهنے لگے تو قانون مطابقة نے جس طرح انكي تمام جسماني حالت اور قوى كو انكے وسط (گرد و پيش) كے مطابق بنا ديا ' اسي طرح ضرور تها كه انكي رنگت بهي انكے وسط كے مطابق هوتي - كيونكه قانون مطابقة هر جسماني انفعال پر موثر هے -

چنانچه تحقيقات سے نظر آتا هے كه ايسا هي هوا - حيوانات كي ايك بهت بڑي تعداد كے متعلق ثابت هوچكا هے كه انكے جسم كى رنگت بعينه ويسي هے ' جيسي رنگت انكے گرد و پيش كے درختوں ' پهولوں ' پتوں ' پتهر ' اور زمين كي هے - يا اُن طبيعي موجودات كي هے جنسے وہ خطه گهرا هوا هے - علماء نشوؤ ارتقاء نے اس حالت كو ايك خاص موثر طبيعي تسليم كيا هے - وہ كهتے هيں كه يه " مماثلت وسط " هے - يعنے گرد و پيش كے مطابق حيوانات كے جسم كے رنگ كا بهي هونا -

مثلاً شير نيستان ميں رهتا هے - اسكا اصلي وطن وهي هے گو وہ كسي غار كے اندر يا دريا كے كنارے بهي ليٹا هوا نظر آجاے - پس اسي ليے اسكى كهال كے بالوں كا رنگ دهاري دار ' خاكى ' يا مٹيالا هوتا هے -

بعض شير ايسے هيں جو ريگستان ميں رهتے هيں - ريت كى رنگت تمهيں معلوم هے - پس انكے جسم كى رنگت بهى گرد آلود ' زردي مائل ' اور بالكل ريت كى سى هوتى هے !

قطب شمالى كى دب كى رنگت ديكهى گئى هے كه بالكل سفيد هوتي هے ' كيونكه اسكے وطن كى زمين هميشه برف سے سفيد رهتى هے - اسى طرح بے شمار پرند هيں جو درختوں ميں آشيانے بناتے هيں ' اور انكى رنگت بالكل ان پتوں كى سى هوتى هے جو ان درختوں كي شاخوں ميں لگتے هيں -

يه مماثلت خواہ حيوانات اولى (Protozoa) كے ليس دار جسم كے ساتهه خارجي اجزاء ارضيه كے ملجانے كا نتيجه هو جيسا كه علماء وظائف الاعضا كا قول اوپر گذرچكا هے ' يا كسي مخفي قانون طبيعي كا نتيجه هو جيسا كه بحمد الله همارا اعتقاد هے ' مگر بهرحال قانون نشو و ارتقا كے علما تسليم كرتے هيں كه اسكے اندر بعض بيش بها منافع اور حكمتيں نظر آتي هيں !

ار انجمله ايك حكمت جس تـك هم انساني دسترس پاسكى يه هے نه يه مماثلت حيوانات كي زندگي كے بقا اور دشمنوں سے حفظ كا ايك بهت بڑا وسيله هے - به اگر نه هوتي نو هزارها حيوانات دنيا سے نابود هوجاتے - اس مماثلت كي وجه سے وہ اپنے دشمنوں اور اپنے سے قوي تر حيوانات كي نظروں سے پوشيده هوجاتے هيں - كيونكه انكي رنگت اور انكے گرد و پيش كے اشيا كي رنگت ايك هي هے ' اسليے انكے دشمن كي نظريں انكے وجود كو اور گرد كي چيزوں سے الگ كرکے نهيں ديكهه سكتيں اور وہ انكے حملے سے محفوظ رهجاتے هيں - گويا رنگت انكے ليے ايك بهترين كمين گاہ كا كام ديتي هے !

برفستان كے اندر ان جانوروں كو ديكهه لينا كسقدر مشكل هے جنكي رنگت كي سفيدي اور برف كي سفيدي ميں كچهه فرق نهيں ؟ ريگستان كے اندر ان جانوروں كو كيونكر دور سے پهنچانا جاسكتا هے جو ريت كے كسي ٹيلي كے ساتهه لگ كر ليٹ گئے هيں ' اور انكى كهال بالكل اسي رنگ كي هے ' جو رنگت كه ريت كي هوتي هے ؟

اسكا صحيح اندازہ ان لوگوں كو هوسكتا هے جو شكار كے شائق هيں ' اور بسا اوقات جنگلوں ميں سانپ كي نكلي هوئي دم كو ايك خوشنما اور رنگين پته سمجهه كر پكڑ ليا هے ' حالانكه وہ اُس رنگت والي جلد كا سانپ تها ' جس رنگت كے پتوں اور گهانس سے جنگل كا وہ ٹكڑا بهرا هوا هے !

يه دنيا تنازع للبقا (Struggle for Exeslence) كا ميدان كارزار هے ' اور هر حيوان اپنے دشمنوں كي بڑي بڑي صفيں اپنے سامنے ديكهتا هے جو اسكے قرب و جوار هي ميں پهيلي هوئي هيں ' يا اس فضا ميں اڑتي پهرتي هيں جو اسكے اوپر پهيلا هوا هے - پس غور كرو كه اگر ان حيوانات كي رنگت اُس زمين اور وسط كے مطابق نه هوتي جسميں وہ رهتے هيں ' تو انكے ليے اپنے گهروں سے نكلكر تلاش غذا ميں پهرنا اور زنده رهنا كسقدر مشكل هو جاتا ؟ ليكن قدرت الهيه اور حكمت ربانيه نے انكي رنگت كو انكے وسط كي رنگت كے مثل بناكر انهيں دشمنوں كى نظروں سے آڑ ميں كرديا - وہ نكلتے هيں ' زمين پر پهرتے هيں ' ايك درخت سے اڑكر دوسرے درخت پر جاتے هيں ' مگر انكے دشمن اكثر اوقات پهچان نهيں سكتے - وہ كسي درخت كي شاخ يا مٹي كے تيلے كے ساتهه لگ كر چهپ جاتے هيں ' اور انكا رنگ ان چيزوں كے ساتهه ملكر دشمنوں كي نظروں كو دهوكا ديديتا هے : ان في ذالك لايات لقوم يتفكرون !

يه مماثلت كيونكر پيدا هوني هے ؟

اگر ايك طبيعيانه مذاق ركهنے والا قدرت كي نوازش و مهرباني كے علاوہ كسي دوسرے جواب كا بهي طالب هو تو اسكا جواب يه كه ان حيوانات ميں پہلے وہ تمام رنگ پيدا هوے جنهيں علم وظائف الاعضاء كے قاعدہ سے پيدا هونا چاهيے تها ' مگر بعد كو انتخاب طبيعي كا عمل شروع هوا جسكے معني يه هيں كه فطرة صرف قوي ' موافق ' مناسب ' موزوں ' اور صحيح و سالم چيزوں هي كو باقي رهنے ديتي هے اور نشو و نما كيليے چهانٹ ليتى هے - باقي معدوم و نابود هوجاتے هيں - پس يه انتخاب جب نافذ هوا تو صرف وهي رنگ رهگئے جو انكے وسط و محيط كے مناسب تهے ' اور بقيه رنـگ بهت سے اعضاء كي طرح ناپيد هرگئے -

(انتخاب جنسي)

اس سے بهي بڑهكر اختلاف الوان كے مصالح و اسرار كا سراغ اُس نظريه سے لگتا هے جسے انتخاب جنسي (Sexnal Selection) كهتے هيں -

خواہ اسباب كچهه هوں ' مگر واقعه يه هے كه هر قسم كے حيوانات كي خاص خاص اور الگ الگ غذائيں هيں - علم وظائف الاعضاء كي رو سے جسم پر جن چيزوں كا اثر پڑتا هے ' انميں ايك بهت بڑي شے غذا بهي هے - غذا كا اثر رنگ پر بهي پڑتا هے جو بقدر استعداد طبيعي كم و بيش هوا رهتا هے -

چنانچه ديكها گيا هے كه حيوانات كي غذاؤں كے رنگ اگر روشن هيں تو خود انكے جسم كے رنگ بهي روشن هيں - اگر غذا كا رنگ تاريك هے تو خود انكا رنگ بهي تاريك هے -

مثلاً طوطا زيادہ تر پهل كهاتا هے ' اسليے اسكا قيام پهل والے درختوں ميں رهتا هے - درختوں كے رنگ عموماً روشن هوتے هيں اسليے اسكا رنگ بهى روشن هے - يا بعض قسم كي مكهياں هيں جو اصطبلوں ميں رهتي هيں - چونكه وہ نجاست پر زندگي بسر كرتي هيں جسكا رنگ تاريك هوتا هے ' اسليے خود انكا رنگ بهي تاريك هو جاتا هے -

ايك عرصے كے استعمال سے جانوروں كو اپني غذاؤں كے رنگ سے ايك خاص قسم كي موانست و الفت پيدا هو جاتي هے ' اسليے جب ان كي تناسلي خواهش ميں حركت هوتي هے تو وہ دوسري جنس كے انهيں افراد كى طرف بالطبع زيادہ مائل هوتے هيں جنميں

هوسكتي هے جسكے اندر خلقت قدرت و فطرة كے اسرار و حكم اور معارف و مصالح پوشيدہ هوں ' ليكن اگر وہ محض حيوانات كے جسماني حالات كا ايک ايسا نتيجه هے جسميں فطرة كے كسي خاص مقصد اور غرض كو دخل نہيں ' تو اسكے وجود و حكمت كي نشاني كيونكر هوسكتي هے ؟

به حيثيت مسلمان هونے كے هم اس تحقيق پر قانع نہيں هوسكتے ' كيونكه همارا اعتقاد يه هے كه " ربنا ! ما خلقت هذا باطلا ! " خدايا ! تونے اس عالم كائنات كي كوئي چيز بهي بغير كسي مقصد و مصلحت كے نہيں بنائي هے - اور هم كو بتلايا گيا هے كه : وما خلقنا السماء و الا رض و ما بين هما لاعبين (۲۰ : ۱۶)

پس هماري تشفي صرف وهي علم كرسكتا هے ' جو قدرت كے اسرار خلقت كو هم پر منكشف كردے - هماري كتاب هدايت نے هم كو ايسي هي تحقيقات كا عادي بنايا هے ' اور همارا معيار علم به حيثيت حامل قران هونے كے اس بارے ميں حاملين علم سے بهت ارفع و اعلى هے - فتعالى الله عما يقولون : ما لهم بذلك من علم ان هم الا يظنون ! (۴۵ : ۳۰) بل هم في شك يلعبون ! (۴۴ : ۹)

(قانون مقـايسه)

خود علماے حيوانات و علم الحيات هي نے هميں يه بتلايا هے كه جاندار چيزوں كي باليدگي ايک عام قانون كے ماتحت هوتي هے جسكو " موازنه " يا " مقايسه " كہسكتے هيں - يعني مختلف اشيا كو باهم قياس ميں لانا اور انكا موازنه كرنا - يه قانون جسطرح حيوانات كے قد ' حجم ' اور اندروني ساخت ميں نافذ هے ' بالكل اسيطرح رنگ ميں بهي جاري هے - چنانچه جب هم مختلف اللون حيوانات كو غور سے ديكهتے هيں ' تو انكي رنگا رنگي اسي قانون كے ماتحت نظر آتي هے -

اگر ايک جانور كے دهنے بازو پر كوئي خاص رنگين خط يا گل هے تو ضرور هے كه دوسرے بازو پر بهي بعينه ' اسي جگه ' ويسا هي رنگ هوگا ' كيونكه دونوں بازوؤں كا خمير ايک هي قسم اور ايک هي مقدار كے مادے سے بنا هے -

شير اور چيتے كے جسم كو ديكهو - مور كے پروں كا مطالعه كرو - كس نظام و ترتيب اور تناسب و تقابل كے ساتهه ايک بہتر سے بہتر نقاش كي طرح نقاشي كي گئي جس سے زيادہ متناسب اور با قاعدہ نقش و نگار هو نہيں سكتے - مختلف قسم كے هوائي پرندوں پر نظر ڈالو' اور ان چهوٹي چهوٹي تتليوں كو ديكهو جو شام كو اڑتي هوئي ديواروں پر آكر بيٹهه جاتي هيں ! انكے پروں ميں نقش و نگار رنگين كا نمود كيسا باقاعدہ ' كيسا منظم ' كيسا مرتب ' كس درجه با اصول هے ؟ ايک معمولي نقاش چند لكيريں بهي كهينچتا هے تو كسي نه كسي تصوير و نقش كے مقصد اپنے كو سامنے ركهتا هے - پهر كيا قدرت كي اتني بڑي نقاشي محض ايک بے قصد و مقصد اتفاق اور تركيب جسمي هى كا نتيجه هے اور كوئى غرض اور كوئي حكمت اسميں پوشيدہ نہيں ؟ هل عندكم من علم فتخرجوہ لنا ؟ (۶ : ۱۴۸) فما لكم كيف تحكمون ؟ (۱۰ : ۴۵) و يجعلون لله ما يكرهون ؟ (۱۶ : ۶۲)

علماے حيوانات قانون مقائسه كو رنگوں ميں ايک باقاعدہ موثر قانون تسليم كرتے هيں اور كہتے هيں كه اگرشير كے خطوط ميں ايک محسوس تسوبه اور نظام محفوظ هوتا هے' تو اسكي وجه صرف يہي قانون هے جسكے سبب سے اسكے دونوں پہلوؤں ميں مماثلت و مساوات نظر آتي هے -

* بيشک ' بعض مثاليں ايسي بهي مليںگي جہاں يه قانون بظاهر غير موثر نظر آئيگا ' ليكن جب زيادہ دقت نظر سے كام ليا جائيگا تو معلوم هو جائيگا كه در اصل وهاں بهي يه قانون محفوظ هے مگر كسي غيـر طبيعي سبب سے (مثـلاً مختلف قسموں كے باهمي اختلاط سے' يا گرد و پيش كے بعض موثرات خارجيه سے' يا بعض عوارض اور انكے توارث وغيرہ سے) يه حالت پيدا هوگئي هے -

(مماثلت وسط)

پس هم تلاش و جستجو ميں آگے بڑهتے هيں ' اور علم الحيوانات كي بلند تر تحقيقات و معلومات كو ڈهونڈهتے هيں - همارے سامنے محققين نائزين كا ايک گروہ آتا هے جس نے اسرار الوان كا غائر تر نظر سے مطالعه كيا هے' اور اسے محض فزي يو لوجيكل موثرات كا نتيجهٔ بے قصد سمجهه لينے پر هماري طرح قانع نہيں هے - اس بارے ميں هميں سب سے زيادہ مشہور معلم' چارلس ڈارون كا ممنون هونا چاهيے جس نے اپنے سفر امريكه كے جمع كردہ جانوروں كے متعلق تحقيقات كرتے هوے اس موضوع كي طرف اشارہ كيا ' اسكے بعد بعض حكماء حال هيں جو علم الحيوانات كي تحقيق طلب راهوں ميں تلاش منزل مقصود كيليے تگ و دو كر رهے هيں -

قانون نشو و ارتقا يا ڈارون ازم كا ايک بنيادي مسئله (Feleslogy) هے جس كا ترجمه " قانون مطابقة " كيا گيا هے' اور " باثرات وسط " سے بهي اسے تعبير كرتے هيں - الهلال جلد ۳ نمبر ۲۴ ميں ڈاكٹر رسل ريلس پر مضمون لكهتے هوے هم اس قانون كي تشريح كرچكے هيں -

مختصر لفظوں ميں اسكا خلاصه يه هے كه حيوانات پر انكے گرد و پيش اور مولد و موطن كے تمام حالات كا اثر پڑتا هے اور رفته رفته انكے اعضا اور جسم ميں تغيرات پيدا كرديتا هے - جس قسم كي آب و هوا ميں رهتے هيں' جس طرح كا مكان انهيں ملتا هے' جيسي غذا انكے اندر جاتي هے ' اسي كے مطابق انكے اندر جسمي تغيرات بهي هوتے رهتے هيں' اور اسي كے مناسب انكے جسم كي هر شے هو جاتي هے - گرد و پيش كے حالات كو عربي ميں " وسط " كہتے هيں جو انگريزي كے لفظ (Middle) كا ترجمه هے - اسي اصطلاح كو هم نے بهي اختيار كيا هے -

اسي قانون مطابقة سے اختلاف الوان كے ايک بہت بڑے بهيد كا سراغ لگتا هے -

علماے حيوانات كي تحقيق ابهي هم لكهه چكے هيں كه اشيا كا رنگ اُن اجزاء كے رنگ كا نتيجه هوتا هے جنسے وہ تركيب پاتے هيں - مثلاً پته سبز هوتا هے اسليے كه اسميں كلوروفيل (Chlorophyll) هوتا هے جو سبز هے - خون سرخ هوتا هے كيونكه وہ بے شمار چهوٹے چهوٹے كرويات دمويه سے مركب هے اور انكا رنگ سرخ هے (۱)

پس صرف نباتات و جمادات كو پيش نظر ركهو اور غور كرو كه كرهٔ ارض كے مختلف حصوں ميں عالم نباتات و جمادات كي جسقدر پيدا وار هيں ' انكي رنگت اُن اجزاء كي وجه سے ايک خاص قسم كي هوگئي هے جنكي اُن حصوں ميں قدرت نے كثرت و فراواني ركهي هے - اور اسيليے هر حصهٔ زمين ميں كسي خاص رنگت كا غلبه و احاطه هے -

(۱) " كرويات دمويه " سے مراد وہ بے شمار چهوٹے چهوٹے كرے هيں جو خون ميں پائے جاتے هيں اور خوردبين سے نظر آتے هيں - ٹركي كے بعض مترجمين " حبيبات خورد بيني " كي اصطلاح سے بهي انهيں موسوم كرتے هيں - علماے تشريح نے دريافت كيا هے كه خون كے ايک ايک قطرہ ميں كئي كئي كروڑ كرويات دمويه هوتے هيں ! !

یه صحیح ھے که ان میں سے بعضوں کي مشابہت بہت ھي وھمي ھے مگر اسکے مقابله میں بعض کي مشابہت حیرت انگیز طور پر نہایت نمایاں بھي ھے اور یقیناً دقت نظر کے ساتھه تفتیش کي متحمل ھوسکتي ھے - مثلاً بي آرکڈ (Bee Orchid) جسکا اصطلاحي نام افرس اپیفرا (Aphrys Apifera) ھے' کیا ھے؟ ایک چھوٹا سا اعلی درجه کا رنگین بھونرا ھے - بازو' سر' مونچھیں (Antinnea) روئیں دار حسم' سبھي کچھه اسمیں موجود ھے - اسي طرح نام نہاد فلائي ارکڈ (Fly Orchid) کا' جسکا اصطلاحی نام (Aceras Anthropphoria) ھے' عام اثر بہت ھي تعجب انگیز ھے - پھولوں کي قطاریں سبز پتلیوں کی صفیں معلوم ھوتي ھیں - البته وہ بہت ھي عجیب و غریب فلائي ارکڈ جسکو آفرس میو سیفرا (Ophrys Muoifera) کہتے ھیں' اسمیں اس قسم کي مشابہت چنداں قوي نہیں ھے - تاھم ایک قوي تخیل اپني ساحرانه طاقت سے اگر چاھے تو اسکے پروں' مونچھوں' اور آگے کي طرف نکلے ھوے سر کو بلا سکتا ھے- اسکے پروں کا زیریں حصه ایک پتلي کے مانند ھے جو شب خوابی کے کپڑے پہني ھوئي ھے' اور اسکے سینه پر ایک پٹکا بندھا ھے!

ان مثالوں میں مشابہت کا اصلي سبب انکی کلیوں کي نچلی پنکھڑی (Labellum) کی خاص قطع ھے -

مسلمه طور پر آرکڈ کي کسی صنف کا شمار بہت مخصوص و ممتاز پھولوں میں نہیں کیا جاتا' حالانکه انکے حیرت انگیز تغیرات اگر تمامتر نہیں تو زیادہ تر کیڑوں کي مداخلت کا نتیجه ھیں - ان میں سے اکثر پھولوں کي تلقیح (۱) (Pollination) محض کیڑوں کي آمد پر موقوف رهتي ھے - چنانچه جب تک کیوپڈ کے (یوناني علم الاصنام میں عشق کا دیوتا ھے - الهـلال) یه پر دار پیامبر نہیں آتے اسوقت تک وہ اس قابل نہیں ھوتے که ان میں ایک بیج بھي پیدا ھو-

نچلي پنکھڑي کے ایک نباتاتي پلیٹ فارم پر یه کیڑے آکر اترتے ھیں' اور رس (Nectar) کے لیے پھول کا کونه کونه تلاش کرتے وقت اس پر کھڑے رهتے ھیں - چونکه آرکڈ کو ان کیڑوں سے شدید تعلق ھے' اسلیے ھمیں تسلیم کرلینا چاھیے که ھر موقع پر نچلي پنکھڑي کي مخصوص قطع کا مقصد کم و بیش انھي مہمانوں کیلیے سہولت پیدا کرنا ھوگا جنکي ضیافت زیر بحث پھول خاص طور پر کیا کرتے ھیں -

بڑے آرکڈ کے تمام خاندان کی شکلوں میں بیحد اختلاف ھے اس کے مطالعه سے معلوم ھوتا ھے که ھر شکل ایک خاص قسم کے کیڑے کو اپني طرف کھینچنے یا اسے سنبھالے رکھنے کے لیے بنائي گئي ھے -

بہت سے لڑکے گـل طـائر کیـنري (canary bird flower) یا زحاف کیـنري (canary creeper) سے واقف ھونگے - اس کو اصطـلاح میں (Tropolum canariense) (۱) کہتے ھیں - یہـاں ھم دیکھتے ھیں که اسکي کلیونکي غیر معمولي شکل صرف کیڑے ھي کي آمد کے لیے ھے - معلوم ھوتا ھے که اس قسم کے پودوں کي کلیاں خاص طور پر ایک لنبي زبان والے کیڑے کی حاجت روائي کے لیے بنائي گئي ھیں جو پھول پر نہیں بیٹھتا - صرف اسکے سامنے اپنے جلد جلد حرکت کرنے والے پروں پر معلق رهتا ھے - اسي حالت میں وہ اپني زبان نکالتا ھے اور پھول کي "مہمیز" میں (یعني پھول کا وہ حصہ جو مہمیز کے کانٹے کی طرح اُبھرا ھوا ھوتا ھے) چبھو دیتا ھے' اسوقت اس کا سر پھول کے اندام نہاني (۲) (Pistil) یا عضو رجولیت (Stamer) پر ھوتا ھے' اور پہلي صورت میں ماده تولید جمع کرتا ھے اور دوسري صورت میں ماده تولید نکالتا ھے -

---

(۱) قدرت نے حیوانات کو نر اور ماده' دو صنفوں میں تقسیم کیا ھے - موجوده علمـاء نباتات کا یه خیال ھے که یه تقسیم حیوانات کي طرح نباتات میں بھي جاري ھے - چنانچه جب پھولوں کو خورد بیني آلات سے دیکھا جاتا ھے تو ایک ھي قسم کے پھولوں میں ایسے اجزا نظر آتے ھیں جو اپني ساخت اور وظائف طبیعي میں ایک دوسرے سے مختلف ھوتے ھیں - اِن مختلف اجزا کے اندر مختلف نوعیت کے مادے ھوتے ھیں - جب یه مادے باھم ملتے ھیں تو پھل یا بیج پیدا ھوتا ھے - یہي پھول کی ولادت ھے -

انگریزی میں اس اختلاط و امتزاج کو Pollination کہتے ھیں -

نباتات میں نر اور ماده کی تقسیم کوئي نیا نظریه نہیں ھے - عربوں کو آج سے بہت قبل یعني عین عہد جہل و بدویت میں بھي اس کا علم تھا اگرچه اُسکا دائره صرف کھجور تک محدود تھا - اسکو وہ اپني اصطلاح میں "تابیر" کہتے تھے -

یہي شے ھے جس سے جناب رسالت پناہ (صلعم) نے مدینه والوں کو منع فرمایا تھا' مگر جب اس سال پھل نہیں آئے تو پھر اجازت دیدي اور فرمایا که انتم اعلم بامور دنیاکم -

تابیر کا دوسرا نام تلقیح ھے -

تلقیح کا ماده "لقح" ھے' لقح کا استعمال محاورات عرب میں مختلف طور پر ھوتا ھے - لقح اونٹ اور اونٹنی کے اجتماع تناسلي کو کہتے ھیں - یہي لقح کھجوروں کي تابیر کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ھے - اسي کا ایک مشتق یعني "لاقح" اس ھواء کے لیے بھي بولا جاتا ھے جسکے چلے بغیر بادل نہیں برستے - آخر الذکر محاوره قران حکیم میں بھي استعمال کیا گیا ھے - سوره حجر میں خدا تعالی نے اپنے احسانات کے سلسله میں جہاں زمین کي زرخیزگي اور آسمان کي بارش کا ذکر کیا ھے' وھاں فرمایا: و ارسلنا الریاح لواقح فارسلنا من السماء ماء

[بقیه حاشیه پہلے کالم کا]

تلقیح کا لفظ ابتداً نباتات میں سے صرف کھجور کے لیے استعمال جاتا تھا' مگر جب سے عربي نباتات کي تذکیر و تانیث کا نظریه رائج ھوا ھے' اسوقت سے یه لفظ توسعاً (Pallination) کي جگه بھی استعمال کیا جاتا ھے - منه -

---

(۱) (Topalolum) ایک قسم کي بیل ھے جو جنوب امریکه میں ھوتی ھے - اسکي بہت سي قسمیں ھیں - ایک کا ذکر مضمون میں آیا ھے - جنوب امریکه میں اس بیل کي کاشت بھي ھوتي ھے - اسکے پھولوں کے متعلق مشہور ھے که وہ بہت بے قاعده ھوتے ھیں - "کینري برڈ فلاور" اور "کینري کریپر" اسکے انگریزي نام ھیں -

(۲) گذشته حاشیه میں ھم لکھه آئے ھیں که ایک ھی قسم کے پھولوں میں بلکه بسا اوقات ایک ھي پھول میں دو ایسے جزء ھوتے ھیں جنکي شکل اور فرائض طبیعي مختلف ھوتے ھیں اور اسي بنا پر علماء نباتات نے درختوں میں نر اور ماده کي تقسیم کي ھے -

جو جزء یا عضو نر کے فرائض ادا کرتا ھے اسے (Staman) اور جو ماده کے فرائض ادا کرتا ھے اسے (Pistil) کہتے ھیں -

مثلاً گلاب کا پھول لیجیے اور اسکے درمیاني حصه کو بغور دیکھیے جہاں آپکو بہت سے زیرے مجتمع نظر آئینگے - یہي مقام ھے جہاں اعضاء تذکیر و تانیث ھوتے ھیں - یه زیرے نہایت ھي
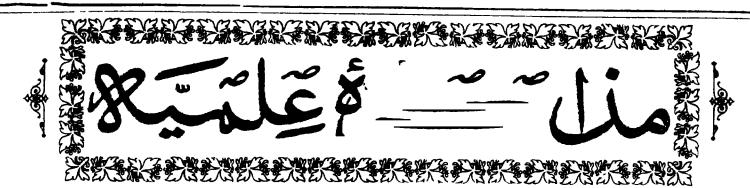
انکي غذاؤں کے رنگ زیادہ نمایاں هوتے هیں - یهي شے هے جسکو انتخاب جنسی کهتے هیں - پس جس طرح قانون ارتقا کا انتخاب طبیعي ایک مدت مدید کے بعد پوري نوع کي نوع میں انقلاب پیدا کردیتا هے' اسیطرح انتخاب جنسي بهی انواع کے رنگ پر حیرت انگیز تغیرات طاري کر دیتا هے -

بهت سے جانور ایسے هیں جنکے رنگ عام طور پر تو معمولي حالت میں رهتے هیں' مگر جب انکے توالد و تناسل کا موسم آتا هے اور نر اور مادے کي یک جائی ضرورري هوتي هے تو رنگوں میں ایک دلفریب چمک دمک اور ایک خاص رونق و حسن پیدا هوجاتا هے - حیوانات کي بعض انواع یعنی کبوتر' فاخته' مور' ایسي هیں' جو اتحاد تناسلي سے پہلے اپني مادہ کو اپنے طرف مائل کرنے کے لیے مستانه رقص و تواجد کرتے (یعنے ناچتے) اور اپنے پروں کے دلفریب رنگوں کي ایک خاص انداز سے نمایش کرتے هیں - اسکي وجه سے انکے اندر دلفریبي و رعنائي کي کشش پیدا هوجاتي هے جو بے اختیار مادہ کو اپني طرف کهینچتي هے اور جذبۂ طبیعی کیلیے اختلاف الوان ایک بهت بڑا معین خارجي هوجاتا هے !

غرضکه حیوانات کي جنسي خواهش پر رنگوں کا اثر پڑتا هے' اور زیادہ تر وهي رنگ موثر هوتے هیں جو محبوب و دلفریب' نظر افروز اور دلپسند هوتے هیں - اس سے ثابت هوا که حیوانات کي نسل کي افزایش و حفاظت کیلیے قانون انتخاب جنسي اپنا کام کرتا رهتا هے اور حیوانات کي رنگت ایک بهت بڑے مقصد حیات کو پورا کرتي هے !

(خلاصۂ مباحث)

هم نے بهت اختصار و ایجاز سے کام لیا کیونکه ابهي اختلاف الوان کا بهت بڑا میدان یعنے عالم نباتات کي بحث باقي هے - امید هے که مندرجۂ ذیل امور قاریین کرام کے سامنے آ گئے هونگے :

(۱) اختلاف الوان کے متعلق شارحین و حاملین علم نے جو کچهه تحقیق کیا هے' اسمیں ابهي تحقیقات مزید کي بهت بڑي گنجایش باقی هے - تاهم موجودہ تحقیقات سے بهي ثابت هوتا هے که اختلاف الوان کے اندر حکمت الهیه نے بعض عجیب و غریب اسرار و مصالح رکهے هیں' اور آگے چلکر نهیں معلوم آور کسقدر اسرار منکشف هوں ؟ قرآن حکیم اسي لیے انهیں حکمت الهي کي نشاني کهتا هے -

(۲) قرآن حکیم نے اُس زمانے میں جبکه انسان کي معلومات محدود تهی' اسرار خلقت کے چهرے پر نقاب پڑا تها' اور اسکے مخاطب وہ لوگ تهے جو علم و حکمت سے بالکل نا آشنا تهے' اختلاف الوان کو الله کي قدرت و حکمت کي نشاني قرار دیا اور فرمایا که اسمیں صاحبان عقل و فکر کیلیے بڑے بڑے اسرار و بصائر هیں - آج علم الحیوان اور علم الحیات کي تحقیقات اسکي تصدیق کرتي هے اور انسان نے صدیوں کي تحقیق و تفتیش کے بعد چند مصالح کا سراغ لگایا هے - یه خدا کے کاموں کي انساني تحقیق هے اور وہ خدا کے کلمات کا مجموعه هے - پهر کیا یه اسي کا "قول" نهیں جسکے "فعل" کے اسرار و مقاصد کي تحقیقات کي جا رهي هے ؟

لا تبدیل - " لکلمات الله " ولا تبدیل " لخلق الله " !

صحیفۂ فطرت کا ایک دلچسپ صفحه

عالم نباتات اور حیوانات

مختلف الجنس اشیاء میں حیرت انگیز مشابهت

(مقتبس از سائنٹیفک امریکن)

دنیا کی جن اشیاء میں کوئي حقیقي تعلق نهیں هے' انکي شکل یا ساخت میں مشابهت کا سراغ لگانا ایک دلچسپ علمي مشغله هے - چاهے ابتداء میں یه کام ایک طفلانه حرکت معلوم هو' مگر اس حیثیت سے اسکے مفید هونے میں تو کسي کو کلام نهیں هوسکتا که اس سے تخیل کو تحریک هوتي هے اور نفس کو تحقیق کي ایک ایسي راہ اپنے سامنے نظر آجاتی هے جو بهت سے اهم اکتشافات تک پهنچا دیسکتي هے -

اس مشغله کا تعلق خاص کر کم سن طلبه کي تربیت سے هے' کیونکه ایک درجه کے لڑکوں کے اندر فهم آمیز مطالعه سے دلچسپي پیدا کرنے میں جو دقتیں پیش آتي هیں' انهیں وہ لوگ فوراً تسلیم کرلینگے جنهیں مدرس کي حیثیت سے کوئي تجربه حاصل هے - بالفاظ دیگر انکے لیے ایک ایسي شے کي ضرورت هے جو نفس کي کل کو چلائے' اور یه خدمت اس مشغله سے بخوبي انجام پاسکتي هے -

مثلاً ممکن هے که ایک پهول یا کیڑے کے صرف دیکهنے سے یه مقصد حاصل نه هو لیکن اگر هم اس پهول یا کیڑے اور کسي دوسري مانوس و مالوف شے میں کوئي ایسي مشابهت بتلا سکیں جس سے تعجب اور حیرت پیدا هو یا بے اختیار هنسي آ جاے' تو صرف اسي ایک ابتدائي نقطه سے چلکر اور مختلف درمیاني مراحل سے گذرکر' هم بڑے بڑے سوالات ساخت طبیعي' رشته باهمي' گرد و پیش کے حالات کے ساتهه مطابقت' وغیرہ وغیرہ تک طالبعلم کو لیجاسکتے هیں - اور اسکے اندر ایک ایسي دلچسپي پیدا کرسکتے هیں جو خشک علمي مباحث میں هر دماغ کو نهیں هوسکتي !

مثال کے طور پر آرکڈ (Orchid) (۱) نامي پهول کو لیجیے - اسکي چند قسموں کے عام نام ایسے هیں جنسے خیال پیدا هوتا هے که یه حیوانات کے بعض اعضاء سے مشابهت رکهتے هیں - آرکڈ کي قسمیں یه هیں :

میں آرکڈ (Man Orchid) -

اسپائڈر آرکڈ (Spider Orchid) -

لیزرڈ آرکڈ (Lazard orchid) -

مونکي آرکڈ (Mankey Orchid) -

(۱) Orchid ایک درخت هے جسکا دوسرا نام Aphrys هے - اسکي بهت سي قسمیں هیں جن میں سے بعض مشهور اور دلچسپ اقسام کا ذکر اس مضمون میں کیا گیا هے -

یه درخت زیادہ تر ان ممالک میں هوتا هے جو بحر میڈیٹرین کے کنارہ پر واقع هیں - ان کي پیدایش کا موسم فصل بهار اور آغاز گرما کا زمانه هوتا هے -
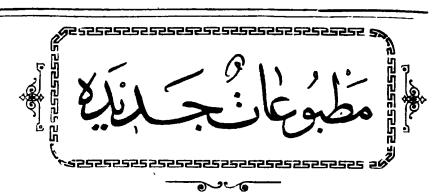
رباعیات عمر الخیام

ایک نیا امریکن ایڈیشن

(۲)

ان رباعیوں کے کي نعداد اختلاف نے یه مسئلۂ پیدا کردیا که اصلي رباعیوں کي تعداد کتني هے ؟ اور یه جو زیاده سے زیاده تعداد تک رباعیاں موجود هیں' یه سب کی سب عمر خیام هی کی هیں یا نهیں ؟

مستشرقین عمر یيین کا عرصه تک یهی خیال رها که جسقدر زیاده رباعیاں نکلتي آتی هیں' وه سب کي سب عمر خیام هي کی هیں' اور جن نسخوں میں تعداد کم هے' وه یا تو ناقص هیں یا کسی شخص نے اپنے مذاق کے مطابق اصل دیوان رباعیات کا انتخاب کرلیا هے - چنانچه جب کبھي کسي زیاده تعداد والے نسخه کي ان میں سے کسي کو اطلاع ملي تو وه اس درجه خوش هوا' گویا علوم و حکمت قدما کا کوئي گم شده ذخیره هاتهه آگیا هے' یا برباد شده مدرسۂ اسکندریه کے کتب خانے کا سراغ ملگیا هے !

غالباً سب سے پہلے مستشرق بزرگ و شهیر' پروفیسر والانتین زوکوفسکي (Valentin Zhukovski) نے اس غلطي کو محسوس کیا' اور ایک محققانه رساله عمر خیام پر لکھکر ثابت کیا که بڑي تعداد رباعیات منسوبۂ خیام کي الحاقي هے' اور بعد کو کسي غلط فهمي کي وجه سے خیام کی جانب منسوب هوگئي هے -

یه رساله سنه ۱۸۹۷ میں " المظفریه " کے رسائل کے ساتهه سینٹ پیٹرزبرگ سے چھپ کر شائع هوا - اس وقت سے یورپ اور امریکه کے عمر یيین و خیامیین کے حلقه میں الحاقي رباعیات کي تحقیق و تجسس کي ایک نئي کاوش پیدا هوگئي هے -

پروفیسر زوکوفسکي نے اپنے دعوے کے ثبوت میں ۸۲ رباعیاں پیش کي هیں جو مختلف معروف و متداول نسخوں میں خیام کي طرف منسوب هیں' حالانکه خیام سے انهیں کوئي تعلق نهیں - وه در اصل شیخ عطار' خواجه حافظ' مولانائے روم' شیخ عبد الله انصاري' اور انوري وغیره متوسطین شعرائے ایران کي هیں -

اس مضمون کو پڑهکر مستشرقین فرنگ نے الحاقي رباعیات کی تلاش شروع کردي - پروفیسر براون نے ۱۲ رباعیوں کا اور ثبوت بهم پهنچایا هے - انکے بیان کے مطابق اسوقت تک کل ۱۰۱ رباعیاں الحاقي ثابت هوچکي هیں - (ان نئي الحاقي رباعیوں کی تفصیل کیلیے پروفیسر براؤن کي تاریخ ادبیات ایران : Literary History of Persia, باب ۱۲ - صفحه ۲۴۶ سے ۲۵۹ تک دیکھیے)

اسمیں شک نهیں که پروفیسر والانتین زوکوفسکي کي تلاش و جستجو قابل تحسین هے' لیکن افسوس که مستشرقین کے بعض دیگر مباحث خیامیه کي طرح یه بحث همارے لیے چنداں قیمتي نهیں هوسکتي' اور نه اس بارے میں پروفیسر مذکور کی تحقیقات کے هم محتاج تھے -

اگر وه مشرق کے کسي ایسے شخص کي اعانت بهم پهنچا لیتے جو فارسي شاعري کا تهوڑا سا بهي ذوق رکھتا هے اور عام تذکروں اور دیوانوں کا مطالعه کرچکا هے' تو اس مشکل کي قیمت چند سرسري لمحوں کي نظر سے زیاده نه نکلتي اور بغیر کسي زحمت و تلاش کے اس سوال کا حل ملجاتا - بلکه جس حد تک وه حل کرسکے هیں' اس سے کہیں زیاده وسیع و تشفي بخش هوتا -

اصل یه هے که الحاقي کلام کا سوال صرف خیام هي تک محدود نهیں هے بلکه ایک حد تک عام هے - الحاقي منسوبات کي عام بلا سے شاید هي کوئي مشهور شاعر بچا هو - اس درجه سے بهي نظر بلند کیجیے اور عام طبقۂ مشاهیر و اعاظم مصنفین متقدمین و متوسطین کو دیکھیے تو هر علم و فن کے ارباب کمال اسي مصیبت سے دوچار نظر آئیں گے - آج کتني هی تصنیفات هیں جو امام ابو حنیفه' جابر طرطوسي' ابن قتیبه' امام غزالی' ابو معشر فلکی' فخر الدین رازي' بوعلی سینا' معلم ثانی' ابن عربی' محقق طوسي وغیره' سے منسوب هیں جنکي مصنفات هر عهد اور هر حصۂ عالم میں معروف و متداول رهیں' لیکن نظر دقت سے دیکھا جائے تو از سر تا پا الحاقي هیں !

حکیم عمر الخیام (۱)

ناصر خسرو' فردوسي' خواجه حافظ' جلال الدین رومی' حکیم سنائی' سب کے دیوانوں کا یهي حال هے - لیکن جن لوگوں کو ایک ادنی ذوق بهي فارسی شاعري اور مختلف اعصار ادب و علوم کے متعلق حاصل هے اور هر شاعر کے انداز مخصوص اور افکار مختصه کے متعلق نظر و بصیرۃ رکھتے هیں' وه بغیر کسي زحمت و کاوش کے باول نظر اندازه کرلیتے هیں که کس قدر کلام اصلي هے اور کس قدر بعد کو اغلاط رواۃ و کاتبین اور سهو و التباس ناقلین یا بعض دسائس و اغراض متعصبه و دنیه سے ملادیا گیا هے ؟

علی الخصوص عمر خیام کے متعلق تو یه مسئله کچھه بهي دشوار نه تها - اسکا انداز بیان و نظم ایک خاص طرز کا هے - وه اپنے افکار شعریه و حکمیه میں بعض ایسي خصوصیات رکھتا هے جو چند رباعیوں کے مطالعه کے بعد هي نمایاں هوجاتي هیں اور کسي دوسرے کا کلام سامنے آکر دهوکا نهیں دیسکتا -

(۱) مصورین یورپ نے ابتک عمر خیام کی جسقدر تصویریں کھینچي هیں' ان سب میں مسٹر گلبرٹ جیمس کے قلم صنیع کا عموماً زیاده اعتراف کیاگیا هے جس نے کئي سال ایک ایراني فیلسوف کے تصور میں بسر کرڈالے - یه تصویر اسي تصویر کو پیش نظر رکھکر منشي رحمت الله صاحب رعد نے " سوانح نظام الملک سلجوقي " کیلیے بنائي تهي - جو في الحقیقت هندوستان میں سنگي طباعت و مصوري کے ایک کهنه مشق ماهر هیں -

ترایپیولم نامی ایک پھول ھے جو سبز پتیوں کے ایک بیروني لفافه میں رھتا ھے - اس لفافے کو اصطلاح میں (Calyx) (۱) کہتے ھیں - اس کا رنگ چمکدار اور اسکي شکل اسطرح لمبي ھوتی ھے که مہمیز کا کانٹا سا معلوم ھوتا ھے - اسی کا زیریں تنگ حصه رس کا مخزن ھے - اسمیں کبھي کبھی اس قدر کثرت سے رس ھوتا ھے که ار خود ابلکے نیچے تک آجاتا ھے - اسي " مہمیز " سے طائر کیلري کا سر اور گردن بنتا ھے - رھي دم تو وہ پھیلي ھوئي پنکھڑیوں سے پیدا ھو جاتي ھے - اسکي شکل ھو بہو ایک جاندار مخلوق کي سي ھوتي ھے - جب وہ کلي کي حالت میں ھوتا ھے تو معلوم ھوتا ھے که ایک چڑیا بیٹھی ھے !

(گرم ممالک کا Birth worth)

(Arlisolochia gigas) نامی ایک آور پھول ھے جس کی نا شگفته کلي راج ھنس سے مشابہت کا ایک دلچسپ نمونه پیش کرتي ھے - یه اور اسکے ساتھه کي اکثر اور قسمیں گرم مکانوں (۱) (Hot house) میں ملینگي .... یه تمام عجیب و غریب پھول جو اعجوبگي میں آرکڈ کے حریف ھیں' ان دو پر والی مکھیوں کو اپني طرف کھینچنے اور پھر انکو گرفتار کرنے کے لیے بنائے گئے ھیں جو نجاست اور مردار کھاتي ھیں' اور اسے دوسري بہتر سے بہتر غذا پر ترجیح دیتي ھیں - انکي بدبو اور زردي نعفن کی طرف خیال کو متوجه کرتي ھے جس سے انسان کو سخت نفرت پیدا ھو جاتي ھے -

اس پھول کي مختلف قسموں کي ساخت میں ایک گونه اختلاف ھے' تاھم ان کي مشابہت کے اصلي مناظر یه ھیں :

(۱) ایک ترغیب دینے والا رقبه (۲) وہ چیز جو ایک حلق یا ڈیوڑھی کی طرف رھنمائي کرتي ھے (۳) وہ راہ جو ایک اندروني کمرہ یا قید خانه میں لیجاتي ھے -

راج ھنس سے " اے - بي گاس " نامي مکھیوں کي مشابہت ھمیں مذکورہ بالا تشریح کے سمجھنے کے قابل بنا دیتي ھے - راج ھنس (یعني وہ کلي جو راج ھنس معلوم ھوتي ھے) کا جسم پھیلکے ترغیب دینے والا رقبه بنجاتا ھے - یه ایک وسیع کشادگي ھے جو ۲۶ انچ لمبي اور ۱۱ - انچ چوڑي ھوتي ھے - تمام سطح پر خون نما ارغواني رنگ کي رگوں کا جال پھیلا ھوا ھے - اور اسپر اس قسم کے بالوں کي صفیں بچھي ھیں جنکي نوکیں اندر کي طرف مائل ھیں -

جو مکھي اس ترغیب دینے والے رقبه پر بیٹھتي ھے' اسے پھول کي بدبو کلي کي گردن میں جانے کي ترغیب دیتي ھے - یه گردن ایک عجیب طلسم ھے - وہ آنے وقت تو مکھي کو بے تکلف آنے دیتا ھے اور بال جانے میں سہولت پیدا کردیتے ھیں' مگر جب باھر نکلنا چاھتي ھے تو وھي بال روک لیتے ھیں اور مجبوراً اندر کے کمرہ میں جو راج ھنس کي گردن کے نیچے ھوتا ھے' گھستي چلي جاتي ھے - یہاں اسے اصلي یا صنعتي اعضاء سے ملنا پڑتا ھے -

اس کمرہ میں مکھیاں قید ھوجاتي ھیں - ان میں سے جو مکھیاں دوسرے پھولوں سے آتي ھیں وہ اپنے ھمراہ مادۂ تولید بھي لاتي ھیں - اسطرح اندام نہاني (Pistil) کي تلقیح وجود میں آ جاتي ھے -

اعضاء تناسل جب بلوغ کو پہنچتے ھیں تو ان مقید مکھیوں کے جسم پھر مادۂ تولید سے آلودہ ھوجاتے ھیں' اور جب تک پھول پژمردہ اور اسکے حلق کے بال خشک نہیں ھو جاتے' اسوقت تک انھیں اس قید سے رھائی نہیں ملتی - [البقیة تتلی]

[بقیه حاشیه صفحه ۱۳ کا]

باریک خطوط یا ریشوں میں قائم ھوتے ھیں - ان زیروں اور ریشوں کے اجتماع سے ایک نیزہ سا بنگیا ھے جسکے سرے پر ایک بھرا ھوا مشکیزہ ھے - اسکا وسط نیزہ کے سرے پر ھے' اور دونوں گوشوں میں سے ایک گوشه ایک طرف کو زیادہ مائل ھے - یہي وہ عضو ھے جو فرائض رجولیت ادا کرتا ھے - اس مشکیزہ نما زیرے میں زرد رنگ کا ایک غبار بھرا ھوتا ھے جسکو انگریزي میں (Pollen) اور عربي میں " طلع " کہتے ھیں - خود اس مشکیزہ نما زیرہ کا اصطلاحي نام (Anther) ھے - عربي میں کبھي تو بعینه یہي الفاظ استعمال کرتے ھیں اور کبھي اسے " مخزن الطلع " سے بھي تعبیر کرتے ھیں -

لیکن کبھي ریشے اور ریزے کي اجتماعي صورت یه ھوتي ھے که ایک نیزہ ھے جسکے سرے پر ایک دھانه سا پیدا ھو گیا ھے' اور وہ بالکل کھلا ھوا ھے - یه عضو فرائض نسائیت ادا کرتا ھے - اسی واسطے ھم نے اس کا ترجمه رحم کیا ھے - انگریزي میں اس عضو کو (Pistal) اور اس دھانه کو اسٹیگما (Stigma) کہتے ھیں - یہی وہ حصه ھے جو مادۂ تولید کو لیکے اندر پہنچاتا ھے - اسٹیگما ایک ریشه پر قائم ھوتا ھے اور اندر سے کھوکلا ھوتا ھے - اسلیے عربي میں اسے " قناۃ " کہتے ھیں - انگریزي میں اس کا نام (Style) ھے - اسکے بعد ایک تھیلی سي ھوتي ھے جسمیں بیج پیدا ھوتے ھیں اور ابتدائي پرورش پاتے ھیں اسے (ovary) کہتے ھیں - عربي میں اسکا ترجمه " مبیض " کیا گیا ھے - اسٹیگما میں ھر وقت ایک لیسدار مادہ رھتا ھے - مادہ تولید جب اس میں داخل ھوتا ھے تو اس لیسدار مادہ کے ساتھه مل کے " قناۃ " کے واسطه سے " مبیض " تک پہنچ جاتا ھے -

(۱) یعني وہ غلاف یا لفافه جسمیں کلی کھلنے سے پہلے ملفوف ھوتي ھے اور جو کھلنے کے بعد بھی اکثر باقي رھتی ھے - اسکو انگریزي میں (calyx) کہتے ھیں اور عربي میں " کمامه " اکمام اسکي جمع ھے -

(مسئلہ قیام الهـــلال)

براے خدا و رسول الھلال کے بند کرنیکے خیال کو بالکل ترک کردیں - خدا کے لیے قوم کي حالت پر رحم کریں - اگر یه رساله بند ھوگیا' تو یقین جانیے که قوم پھر مردہ کي مردہ ھو جائیگي - میرا ایمان ھے که اس رساله جیسا مفیـد کوئي رساله یا اخبار ھندوستان میں نہیں نکلا اور نه ھے - اگر آپکے دل میں قومي درد ھے تو ضرور اسکي اشاعت بدستور جاري رکھئیگا - اگر اسکي آمدني سے ضروریات پوري نہیں ھوتیں تو کیوں نہیں اسکي قیمت بڑھا دي جاتي ؟ یا تو آپ چندہ قبول کریں یا اسکي قیمت بڑھائیں -

آپکا دلي تابعدار - عبد الغني - از لاھور

حضرۃ المحترم - آپکے اخبار الھلال کي مالي حالت کے ضعف نے میرے دل پر بہت گہرا اثر کیا - ارادہ تو یہي تھا که البــلاغ بیروت یا العدل قسطنطنیه کو اپنے نام جاري کراتا' مگر اب التماس کرتا ھوں که جون کا پہلا پرچه مندرجه ذیل پته پر ارسال فرمائیں -

نیـــاز منـــد

عبد العزیز - عربک پروفیسر مشن کالج - پشاور

مفصله ذیل تین اصحاب کے نام الهـــلال جاري فرمائیں -

خریدار نمبر ۲۱۰۲ از سري نگر کشمیر

مدارس اسلامیہ

۱۰ مئي کا جلسۂ دهلي

(از جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب)

(۲)

(۲) اب جلسہ کے واقعات سنیے :

(الف) سب سے پہلے پریسیڈنٹ کے انتخاب کا مسئلہ ہے - جلسہ هي میں جناب پریسیڈنٹ صاحب سے صدارت کیلیے استفسار کیا گیا اور انہوں نے مہربانی فرماکر اپنی رضامندي ظاهر فرمائي - پھر ان کے نام کی تحریک و تائید کي گئي - اس وقت کسي بزرگ نے کھڑے هوکر اختلاف نہیں کیا - چونکہ یہ جلسہ ندوۃ العلماء کے متعلق تھا اس لیے یہ بہتر سمجھا گیا کہ کسي عالم کا انتخاب کیا جائے - میں بالکل یقین دلاتا هوں کہ پریسیڈنٹ صاحب کے خیالات کے متعلق کسی کو بھي معلوم نہ تھا کہ کیا هیں' نہ اس لحاظ سے ان کا انتخاب کیا گیا تھا - خدا کے فضل سے جناب پریسیڈنٹ صاحب اس وقت هم میں موجود هیں - ان سے دریافت کرلیا جائے کہ کس کس نے اون سے جلسے سے پہلے کیا کیا کہا تھا' اور انھیں کیا کیا هدایت کي تھي ؟ بہرحال ان کا انتخاب کیا گیا - گو اور اچھے اچھے علماء بھي جلسہ میں تشریف رکھتے تھے ' لیکن قومي جلسوں کے قواعد و ضوابط کے متعلق (تحریک صدارت کرنے والوں کي ناقص راے میں) جناب پریسیڈنٹ صاحب کو گروہ علماء میں نسبۃ زیادہ واقفیت معلوم هوتي تھي - فرض کرلیجیے کہ اگر ان کا انتخاب نہ هوتا' تو میں دریافت کرنا چاهتا هوں کہ جس بزرگ کو دوسرے اصحاب اس جلسہ کي صدارت کیلیے پیش کرتے تو کیا اس قسم کے اعتراضات سے ان کا اسم گرامي محفوظ رهسکتا تھا - مثلاً اگر کسي تعلیم یافتہ شخص کو اهل جلسہ پیش کرتے تو سب سے پہلے اسکي نسبت بھي یہ اعتراض نہیں کیا جاتا ؟ کم سے کم مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ صدر انجمن صاحب جلسہ سے بہتر ایسے جلسہ کو زیر انتظام رکھہ سکتے ' جیسا کہ ۱۰ مئي کا جلسہ تھا -

(ب) اس کے بعد میرے خطوط پیش کرنے کا واقعہ ہے - میں نے جلسہ میں وہ خطوط اور مضامین پیش کیے تھے جو اس کي موافقت و مخالفت میں میرے پاس آئے تھے - جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے کسي ایک خط کو بھی نہیں چھوڑا تھا - مجھے معلوم تھا کہ جلسہ کي موافقت کے خطوط زیادہ هیں اور اسیطرح مختلف شہروں کي انجمنوں نے جو کارروائیاں اپنے اپنے جلسوں کی بھیجي تھیں وہ بھي جلسہ کی موافقت میں زیادہ تھیں - اگر میں ان تمام کو پڑھتا تو کم ازکم ڈیڑہ گھنٹہ جلسہ کا صرف هوتا اور مجھے معلوم تھا کہ جلسہ کو تھکا دینے والي طوالت دي جائیگي - اس لیے میں نے یہ کہکر کہ "یہ خطوط جلسہ کي موافقت میں میرے پاس آے هیں لیکن ان کے پڑھنے میں آپ صاحبوں کا وقت ضایع هوگا - اس لیے ان موافق اور مخالف خطوط کو میں میز پر رکھے دیتا هوں ' جس صاحب کا دل چاهے انہیں دیکھہ لے" پھر میں نے کاغذات میز پر رکھدیے - کسي صاحب نے اتني تکلیف نہیں فرمائي کہ انہیں دیکھتے نہ کسي شخص نے مجھہ سے خواهش کي کہ انہیں پڑھنا چاهیے - لیکن کیا تو یہ کیا کہ جلسہ کے بعد یہ اعتراض کرنے لگے کہ ان خطوط کو جو ندوہ کي موافقت میں زیادہ تھے نہیں پڑھا گیا - اب بھي وہ سب فایل میں موجود هیں - جس صاحب کا دل چاهے انہیں پڑھکر اپنا اطمینان فرمالیں' اور دیکھہ لیں کہ موافقت کا حصہ ان میں زیادہ ہے یا مخالفت کا ؟

(ج) جلسہ کي بد نظمي کا بوجھہ بھي جلسہ کرنیوالوں کي گردن پر ڈالنا ایک تسلیم شدہ بات سمجھي گئي ہے - مگر واقعات کبھي چھپانے سے نہیں چھپ سکتے - اصل واقعہ یہ ہے کہ اس جلسہ کو برهم کرنے کا قدرتي طور پر بعض اصحاب کے دلوں میں خیال تھا اور انکي دلي خواهش تھي کہ اس جلسہ میں کوئي کارروائي نہ هوسکے - اس کے ثبوت میں میں یہ عرض کرنا چاهتا هوں کہ سب سے پہلے بولنے کے لیے جو صاحب کھڑے هوے تھے وہ ندوہ کے ایک معزز رکن تھے' اور پیهم جو کوشش اس فریق کي طرف سے بولنے کي هوئي وہ بھي کسي شخص پر پوشیدہ نہیں ہے - یہانتک کہ اسٹرایک کا ریزولیوشن جو سراسر اس گروہ کے لیے مفید تھا ' اسپر کم سے کم دو گھنٹہ تک جھگڑا کیا گیا - بالاخر پیش کرنیوالے نے اسے واپس لے لیا - اس کے علاوہ هر ایک شخص بولنے کے لیے کھڑا هوتا تھا' اور جب اُسے روکا جاتا تھا تو وہ کہتا تھا کہ همیں بولنے سے روکا جاتا ہے - لیکن بولنے کي یہ حالت تھي کہ صرف اسٹرائک کے ریزولیوشن نے دو گھنٹے لیلیے تھے' اور آخر میں وہ واپس لے لیا گیا تھا - خبر نہیں واپس نہ لینے کي صورتمیں اور کتنی دیر لگتي - صاحبان ندوہ میں سے بعض اصحاب نے علی الاعلان یہ کہا کہ جلسہ کو جلد ختم کرنے کي کوشش کي جاتي ہے' حالانکہ هم ایک مہینہ تک بحث کیے جائینگے - پھر شاید اس مدت کو بڑھا کر انھوں نے ایک سال یا قیامت تک کی ایک چھوٹي سي قید بھی لگادي تھي - (مجھے الفاظ و مضمون ٹھیک یاد نہیں) -

ایک طرف یہ حالت تھی - دوسري طرف لوگ ان بحثوں سے تنگ آ گئے تھے اور ان مقرروں کی تقریروں میں آخر کار دراندازي کرنے لگے تھے - ایک اور گروہ تھا ' جو اس وجہ سے کچھہ خوش نہ تھا کہ ابھی تک ان میں سے بعض مقرروں کو صدر انجمن صاحب نے بولنے کی اجازت نہیں دي تھی - اس گروہ کے بعض اصحاب بھي جلسہ کي بدنظمی کے ایک حد تک ذمہ دار تھے - اب ان واقعات کو پیش نظر رکھکر فیصلہ کرلیا جاے کہ کون کس حد تک جلسہ کی بدنظمی کا بوجھہ اٹھا سکتا ہے - '

ایک بزرگ رکن ندوہ نے جو درویش و عالم بھی هیں ' مجھہ سے خود فرمایا کہ بس اب هماري راے تو یہ ہے کہ اس جلسہ کو ختم کردیجیے ' کیونکہ گڑبڑ هورهی ہے - میں نے ان سے عرض کیا کہ اگر آپ کو جلسہ میں بیٹھنے سے تکلیف هو تو آپ مکان جاکر آرام فرمائیں ' یہ جلسہ اپنا کام کرکے ختم هوگا - کیا یہ واقعات نہیں تھے ؟ اور کیا ان سے یہ نہیں سمجھا جاسکتا کہ در اصل جلسہ کو کون بدنظمی کا شکار بنارها تھا ' اور جلسہ بغیر نتیجہ کے ختم کرنے کا کون خواهش مند تھا ؟ اس کے بعد یہ بھی سنیے کہ جب پریسیڈنٹ صاحب نے کمیٹی کے انتخاب کے ریزولیوشن پیش هوتے وقت یہ فرمایا کہ میں مخالف اور موافق پانچ پانچ حضرات کو بولنے کی اجازت دوں گا ' اس کے بعد ووٹ لے لونگا - تو اس کی بھی مخالفت کی گئی - مگر جب پانچ پانچ حضرات دونوں طرف کے اپنی اپنی تقریریں ختم کرچکے اور پریسیڈنٹ صاحب راے لینے کے لیے آمادہ هوے ' تو ارکان ندوہ میں سے اکثر حضرات اسی وقت جلسہ میں سے تشریف لیگئے -

(د) صدر انجمن صاحب پر یہ غلط الزام لگایا جاتا ہے کہ انھوں نے لکھنو کے کسی نواب زادہ کو جلسہ سے علیحدہ کرنیکا حکم دیا - حالانکہ اسکی کچھہ بھی اصلیت نہیں ہے -

(ہ) یہ کہا جاتا ہے کہ جلسہ میں بہت سے اصحاب سکھائے هوے تھے - اس کے متعلق گذارش ہے کہ جس ذریعہ سے آپ

تصوف و اخلاق سنائی اور عطار' دونوں کہتے ہیں - رزم و جنگ فردوسی اور نظامی' دونوں نے لکھا ہے - خمریات اور جام و صراحی حافظ کی طرح سب کے ہاتھ میں ہے - تغزل اور راز و نیاز عشق سے سعدی کی طرح خسرو اور نظیری کی طرح عرفی کی کائنات شعر بھی معمور ہے' لیکن اس سے کیا ہوتا ہے ؟ گو ان سب کا لباس اور شکل و صورت ایک ہو لیکن ادائیں تو خاص خاص ہیں جو کسی طرح صاحبان نظر سے چھپ نہیں سکتیں :

من انداز قدت را می شناسم !

میں تو کہتا ہوں کہ اس شخص کیلیے فارسی شاعری کے ذوق و مطالعہ کا دعوا حرام ہے جسمیں اتنی ادا شناسی بھی نہو کہ صرف کلام سنکر ایک شاعر کو اسکے دوسرے ہم رنگ و ہم فکر شاعر سے تمیز کرلے :

هر که خواهد میل دیدن ' در سخن بیند مرا !

علاوہ بریں جو رباعیات عمر خیام کے نام سے منسوب کی گئی ہیں' انکا بڑا حصہ فارسی کے تذکروں اور دیوانوں میں دیگر شعرا کے نام سے موجود ہے جسکے لیے کسی بڑے علمی تجسس کی ضرورت نہیں - تذکرہ دولت شاہ' مراۃ الخیال' آتشکدہ' مجمع الفصحا' والہ داغستانی' اس درجہ کی مشہور کتابیں ہیں کہ معمولی درجہ کے فارسی دانوں نے بھی انہیں ضرور دیکھا ہوگا - ان میں وہ رباعیات دوسروں کے کلام میں ہر شخص دیکھہ سکتا ہے - شیخ بو علی سینا کی یہ رباعی ہمارے یہاں بچہ بچہ کی زبان پر ہے :

در دهر چو یک منی و آن هم کافر
پس در همه دهر یک مسلمان نبود

لیکن بعض نسخوں میں اسے عمر خیام کے نام سے لکھدیا ہے - ہمارے یوروپین محققوں کو یہ ثابت کرنے کیلیے بڑی ہی جانکاہ محنتیں گوارہ کرنی پڑیں کہ یہ رباعی خیام کی نہیں بلکہ شیخ کی ہے !

اسی طرح شیخ جامی کی لوائح' لمعات' شرح ابن فرض وغیرہ رسائل میں جو رباعیات وحدۃ الوجود وغیرہ کے متعلق بکثرت درج کی گئی ہیں' انکو بھی بعض ناقلین نے خیام کی طرف منسوب کردیا - پروفیسر ژوکفسکی نے انکی تحقیقات میں کئی سال بسر کردیے اور سینٹ پیٹرز برگ کے کتب خانے کی ایک ایک کتاب دیکھہ ڈالی' حالانکہ شیخ جامی کے یہ رسائل نہایت عام اور کثیر الاشاعۃ ہیں' اور بمشکل کوئی فارسی داں شخص ایسا ہوگا جس نے انہیں نہ پڑھا ہو !

شیخ جامی کے بعد سب سے زیادہ التباس شیخ الاسلام انصاری کی بعض رباعیات میں ہوا ہے - شیخ کی مناجاتوں کا عام انداز یہ ہے کہ وہ پہلے نثر مسجع میں ایک دعا مانگتے ہیں یا رحمت و رافت الہیہ سے مخاطبہ کرتے ہیں - اسکے بعد ایک قطعہ یا رباعی مناسب مقام ایراد کرکے دوسرا مخاطبہ شروع کرتے ہیں - یہ رباعیات اکثر خود انہی کی ہوتی ہیں - کہیں کہیں دوسروں کی بھی لے لیتے ہیں - سوز و گداز' والہانہ طلب و سوال' عاشقانہ شکوہ و شکایت' اور عارفانہ و حکیمانہ حکم و مقالہ' شیخ الاسلام کی نظم و نثر کی خصوصیات ہیں مگر یہی باتیں ایک دوسرے فلسفیانہ رنگ میں خیام کے ہاں بھی ہونی ہیں - عوام کو اسمیں دھوکا ہوا اور شیخ کی بہت سی رباعیاں خیام کے نام سے نسخوں میں لکھدیں - رباعیات خیام کا جو نسخہ آجکل ایران اور ہندوستان میں رائج ہے' اسمیں بھی شیخ کی متعدد رباعیات ملگئی ہیں -

(ایک نئی دریافت)

یہاں تک تو ہم نے ان الحاقی رباعیات کے متعلق لکھا ہے جنکی تعداد ایک سو سے متجاوز ہے اور جنکا بڑا حصہ پروفیسر والانتین ژوکفسکی نے تحقیق کیا ہے' مگر اب ہم مستشرقین یورپ کی تحقیقات سے الگ ہوکر خود نظر ڈالنا چاہتے ہیں - خیام کی مسلمہ رباعیات میں سے جنکو تمام ناقدین و محققین و عمریین نے خیام کے مخصوص نوادر فکر و شعر میں سے شمار کیا ہے' ایک رباعی یہ ہے :

من بندۂ عاصیم ' رضاے تو کجاست ؟
تاریک دلم ' نور و صفاے تو کجاست ؟
ما را تو بہشت اگر بطاعت بخشی
آن بیع بود ' لطف و عطاے تو کجاست ؟

اکثر تذکرہ نویسوں نے بھی اس رباعی کو خیام کے ترجمہ میں لکھا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ایک نہایت ہی بلند ترین مقام عبودیۃ و تذلل و اعتراف ہے جو بہتر سے بہتر طریقے' اور موثر سے موثر انداز میں شاعر نے اسمیں بیان کیا ہے - اسکا حقیقی لطف صرف انہی صاحبان حال و کیفیت کو حاصل ہو سکتا ہے جو اس مقام تک پہنچ چکے ہیں -

قرآن حکیم میں برادران یوسف (علی نبینا و علیہ السلام) کا عزیز مصر سے یہ کہنا اسی نکتہ کی طرف اشارہ ہے :

جئنا ببضاعۃ مزجاۃ فاوف لنا الکیل' و تصدق علینا ' ان اللہ یجزی المتصدقین !	ہم ایک ناقص پونجی لیکر تیرے سامنے حاضر ہوے ہیں' لیکن تو اسکے نقص اور کمی کو نہ دیکھہ

بلکہ اپنے لطف و کرم پر نظر رکھکر ہمیں بھرپور غلہ دیدے - یہ خرید و فروخت اور برابر کا معاوضہ نہیں ہے' تجھسے بطور صدقہ و عطیہ کے طلبگار ہیں - خدا صدقہ دینے والوں کو اسکا بدلہ ضرور ہی دیتا ہے ! " بدریوزہ گری آمدہ ایم نہ بہ تجارت "

و قال المتنبی :

وهبت علی مقـدار کفی زماننـا
و نفسی علی مقـدار کفك یطلب !

لیکن خیام کے مطالعہ کرنے والے تعجب سے سنینگے کہ یہ رباعی خیام کی نہیں ہے بلکہ عارف مشہور و جلیل سلطان ابو سعید ابو الخیر قدس اللہ سرہ کی ہے !

سلطان ابو سعید کا کلام نظم غالبا ایک جگہ جمع نہیں کیا گیا - صرف تذکروں میں چند رباعیات مل جاتی ہیں - ان مشہور رباعیات میں یہ رباعی نہیں ہے - اسی لیے کسی شخص کو اسکی نسبت شبہ پیدا نہیں ہوا - لیکن شیخ کے حالات و مقامات میں ایک نہایت صحیح کتاب انکے پوتے شیخ محمد بن المنور بن ابو سعید نے لکھی ہے جسکا نام " اسرار التوحید فی مقامات الشیخ ابی سعید " ہے - اسکا مطالعہ کرتے ہوے یکایک اس رباعی پر میری نظر پڑگئی - اسکے مصنف نے تصریح کردی ہے کہ ایک خاص وجدانی حالت میں یہ دو بیتی شیخ کی زبان پر جاری ہوئی تھی -

اگر مزید تلاش کی جاے تو عجب نہیں کہ اسی طرح الحاقی رباعیات کے متعلق غیر متوقع معلومات جمع ہوجاے -

(نیا امریکن ایڈیشن)

اس تفصیل سے مقصود یہ تھا کہ نئے امریکن ایڈیشن کی منتخبہ رباعیات کی مقدار پر نظر ڈالی جاے - بیان کیا گیا ہے کہ اسمیں ۴۱۸ رباعیوں کا ترجمہ دیا گیا ہے -

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ایڈیشن کے مولفین کے نزدیک اصلی مقدار اتنی ہی ہے - مگر ہم کو یقین ہے کہ اسمیں ایک بڑی تعداد الحاقی رباعیات کی ہوگی - کیونکہ اگر سر گور اوسلی کے نسخے کی تمام رباعیات اصلی تسلیم کرلی جائیں' جب بھی اتنی تعداد اصلی رباعیات کی ثابت نہیں ہوتی -

بہر حال ہمیں تکمیل و اشاعت کا انتظار کرنا چاہیے - مطالعہ کے بعد صحیح راے قائم کی جاسکے گی -

کنیڈا میں هندوستانیوں کي حالت زار

کنیڈا میں هندوستانیوں کے رهنے کے مکان -
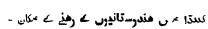
" تم لوگ همارے ملک میں حاکم بننے کیلیے آتے هو - هم تمهارے یہاں قلي بننے کیلیے جاتے هیں - اسپر بهي تم همیں آنے كي اجازت نہیں دیتے ؟ "

[گردت سنگه]

سردار تیجا سنگه جو کنیڈا کے نو اباد هندوستانیوں کے ایک با اثر لیڈر هیں -

اُن چار جانباز هندوستانی عورتوں میں سے ایک عورت جو جابرانه قانون کا مقابله کرنے کیلیے کنیڈا میں داخل هوگئی هیں !

بهر زمین که رسیدیم آسماں پیدا ست !

کنیڈا میں جو جهاز نوآباد هندوستانیوں کو لیکر سردارگردت سنگه گئے تهے اور جو بالاخر ظلم اور جنسیت قومی کے تعصب سے شکست کها کر غالباً واپس آجانے والا هے' اسکے ساحل کنیڈا تک پہنچنے سے پیشتر مندرجه ذیل مراسلت مشهور اهل قلم سیته نہال سنگه نے گریفک لندن کو بهیجي تهي' جو تازه ولایت کی ڈاک میں آیا هے :

"کنیڈا میں هندوستانیوں کي نو آبادي کا مسئله سخت خطرے کي حالت میں نظر آتا هے - ۳۷۵ هندوستاني ایک جاپانی جهاز میں کولمبیا روانه هوگئے هیں - هندوستان کے ایشیائیوں نے یه جهاز جاپان کے ایشیائیوں سے کرایه پر لیا هے' اور دونوں یکساں طور پر کنیڈا سے اپنے حقوق کے داد خواه هیں !

هندوستاني نہایت استقلال و جوش اور جاں نثاري کے ولولوں کے ساتهه روانه هوے هیں ' اور اس بات پر تلے هوے هیں که برطاني رعایا هونیکی حیثیت سے اپنے حقوق حاصل کرینگے - انکا مقصود ایک عملی آزمایش کے ذریعه اس سوال کو حل کرنا هے که آیا سلطنت برطانیه کا ایک جز هونے کے لحاظ سے انهیں کنیڈا میں رهنے کا حق حاصل هے یا نہیں ؟

ان هندوستانیوں میں زیاده تعداد اُن سپاهي پیشه سکهوں کی هے جو زمانهٔ حال کی انگریزي لڑائیوں میں ایک تاریخي افتخار حاصل کرچکے هیں - وه تاج انگلستان کے لیے هندوستان کے اندر اور هندوستان' سے باهر (مثلاً سرحد افغانستان ' تبت' چین سمالي لنیڈ) میں لڑچکے هیں اور بارها اپنا خون بهاچکے هیں - ان لوگوں میں شاید هي کوئي شخص ایسا هوگا جسکو یه دعوا نه هوگا که اسکے قریب اور محبوب رشته داروں میں سے کوئی نه کوئی سر فروش اس سلطنت کے لیے اپنا خون بها چکا هے' جسکے تاج سلطنت کا سب سے زیاده قیمتي نگینه هندوستان هے - بهر حال اس بحث کو چهوڑ دو که سکهوں کے حقوق ایک وفادار برطاني سپاهی هونے کي حیثیت سے خاص نوعیت رکهتے هیں - عام قومي اور قانونی لحاظ سے دیکهو ' جب بهی یه ایک نہایت هي افسوسناک اور ناقابل تحمل منظر هے - هندوستان هی کے باشندے هیں جنهوں نے محنت و مزدوري کرکے ان نو آبادیوں کو یورپ کي دار الحکومتوں کا هم سر بنا دیا هے ' لیکن آج نہایت بے دردي کے ساتهه ان پر اسکا دروازه بند کیا جا رها هے - بظاهر ایسے پر فریب قواعد وضع کیے گئے هیں جنسے معلوم هوتا هے که یه دروازه چند رکاوٹوں کے ساتهه ایک کهلا هے' مگر فی الحقیقت وه پوري طرح بند کردیا گیا هے - مثلاً ایک طرف یه قاعده رکها هے که نوآباد هندوستاني کلمبیا میں ایک هي ٹکٹ پر نه آے ' دوسري طرف حکم دیدیا گیا هے که اگر وه کسي جگهه جهاز بدلے تو اُسکو آگے بڑهنے کي اجازت نه دي جاے - اسکا صاف مطلب یهي هوا که کوئی هندوستانی کولمبیا نه جاے - یه قانون یہاں تک سخت کردیا گیا هے که نو آباد هندوستانیوں کي بی بیاں بهي اپنے شوهر کے پاس جانے سے روک دي گئی هیں - یه ایک ایسي کهلي وحشت هے جسے اسکی حالت پر چهوڑ دینا کوئي انسان گوارا نه کریگا !

مظلوم هندوستانیوں کي بے بسي کا ایک منظر ! کنیڈا کے حکام صیغهٔ مهاجرة نے نو آباد هندوستانیوں کو یہان مقید کردیا هے !

جو هندوستانی بیشتر سے وهاں موجود هیں' ان پر بهي نوکریوں کا دروازه بند کردیا گیا هے - ساتهه هي ایک طرف تو حکام نے هندوستانیوں کي بیبیوں کو اندر

حضرات چاهیں اس امر کو تحقیق فرمالیں که جو صاحب باهر سے بلائے هوے تشریف لاے تهے' ان میں سے کسي صاحب سے بهی هم لوگوں نے کچهه فرمایش کی تهی؟ دهلی میں جو پانچسو کے قریب ٹکٹ تقسیم کیے گئے تهے' کیا ان کے پاس هم لوگوں نے کسی آدمی کو کچهه سمجهانے کے لئے بهیجا تها؟ کیا مدرسه طبیه کے طلباء سے هماري کمیٹی کے کسی شخص نے کچهه فرمایش کی تهی؟ بیشک کمیٹی کے سب ممبر ایک خیال کے تهے اور ان کے اکثر احباب ان کے هم خیال تهے اخبارات میں کافی مضامین نکل چکے تهے - دهلی کے بهت سے پڑهے لکهے حضرات ان مضامین کو پڑه پڑهکر اپنی اپنی رائیں قائم کرچکے تهے - ایسي حالت میں اکثر اصحاب کا اصلاح ندوه پر اتفاق تها - جس کی ضرورت کو ندوه کے انصاف پسند حضرات نے خود بهی تسلیم کرلیا تها اور ۱۰ - مئی کے جلسه میں اس کا باقاعده اعلان بهی هوچکا تها - ان تمام باتوں کو پیش نظر رکهکر دهلی کے جلسه کي عام راے کے متعلق صرف یهی صحیح قیاس هو سکتا هے که وه اصلاح ندوه کے مرید تهے اور کسی سے سبق لینے کے محتاج نه تهے -

(و) یه تو بار بار لکها جاتا هے که جلسه میں مدرسه طبیه کے طلبه موجود تهے' لیکن کسی منصف مزاج نے نه نهیں لکها که مدرسه امینیه کے اور بعض دیگر اسلامی مدارس کے طلبه بهی جلسه میں اچهی تعداد میں موجود تهے' جو بغیر ٹکٹ کے آگئے تهے' اور جنهیں جلسه میں شریک هونے سے کسی نے بهي نهیں روکا تها - ایک طرف کسي طالب العلم کو داخل هونے سے منتظمین نهیں روکتے تهے - اور دوسري طرف وه یه دیکهه رهے تهے که حامیان ندوه میں سے بعض اصحاب ایک ایک ٹکٹ کو بار بار استعمال کررهے هیں' اور ان لوگوں کو داخل کررهے هیں جنهیں وه کسی نه کسی خاص غرض سے داخل کرنا چاهتے تهے - کیا کوئی شخص یه کهه سکتا هے که منتظمین نے رواداري کے برتاؤ کے سوا کچهه بهی ان امور پر نوٹس لیا -

(ز) یه بهی اعتراض کیا جاتا هے که ریزولیوشن زبردستی پاس کرلیے گئے حالانکه اکثر حاضرین جلسه ان کے خلاف تهے - یه اعتراض اور اسی قسم کے بعض دوسرے اعتراضات حقیقت میں اس قابل هیں که ان کا کوئي جواب نه دیا جاے تو زیاده بهتر هے - اگر یه بات سمجهه میں آسکتی هےکه جلسه خلاف هو اور کوئي ریزولیوشن پاس کرلیا جاے' تو اعتراض بهی سمجهه میں آسکتا هے - واقعه یه هے که جب موافقت کے لیے هاتهه اٹهانیکو کہا گیا تو تقریباً سب نے هاتهه اٹهاے' لیکن جب مخالفت کے لیے هاتهه اٹهاے گئے تو میں نے خوب غور کرکے دیکها' صرف دو هاتهوں کے سوا کوئي تیسرا هاتهه هوا میں بلند نه تها ا جلسه میں سینکڑوں آدمي تهے اور وه اس امر کی آسانی کے ساتهه شهادت دے سکتے هیں - ان سے دریافت کرلیا جاے تو اور بهی بهتر هوگا -

(نتـائـج عـاجلـــه)

میں مختصر طور پر جلسه کے حالات بیان کرنے کے بعد اس جلسه کے نتائج پر بحث کرنا چاهتا هوں جس کا وعده میں نے اپنے اس مضمون کے ابتدائی حصه میں کیا تها -

میں اس جلسه کا نتیجه سمجهتا هوں که ان بزرگان ندوه نے جو انصاف پسند هیں' اصلاح کي طرف قدم بڑهایا هے' اور وه اب اچهي حد و جهد اصلاح کیلیے کر رهے هیں - ۱۴ جون کو انهوں نے اپنی انتظامي کمیٹی کے جلسه کو بلایا هے' اور اجنڈے میں حسب ذیل امور درج کئے هیں - جن میں سے اکثر امور اصلاح سے تعلق رکهتے هیں -

(۱) (الف) منظوري کار روائي جلسه هاے انتظامیه گذشته -

(ب) حساب نه ماهه دار العلوم و ندوة العلماء پیش هوگا -

(۲) جن مدرسین کي نسبت مهتمم صاحب دارالعلوم نے اپني رپورٹ شائع شده میں لکها هے که انهوں نے طلبه کي اسٹرایک میں حصه لیا هے' ان کا معامله بعرض تصفیه پیش هوگا -

(۳) جن طلبه نے اسٹرایک کي تهي انکي وه درخواستیں پیش هوں گي جن میں انهوں نے اپنے قصور کي معافي چاهي هے' میں نے (ناظم صاحب نے) تا تصفیه جلسه انتظامیه ان کو دار العلوم اور دار الاقامة دونوں سے مستفیض هونیکا عارضي حکم دیا هے -

(۴) سالانه ندوة العلماء کے طلب کرنے کي جلد سے جلد ضرورت هے' لهذا اس کے لئے تاریخ اور مقام کا تعین کیا جائیگا -

(۵) مراسله ریاست بهوپال و رامپور مشعر التواء امداد تعدادي ۵۰۰ روپیه سالانه بلا تعین مدت (پیش هوگا)

(۶) یه میر مفتي عبد الله صاحب اور قاضي تلمیذ حسین صاحب کي رخصت کے متعلق هے)

(۷) ماسٹر دین محمد صاحب کے متعلق هے)

(۸) (فقیهه اول کي جگه کے انتظام کے متعلق هے)

(۹) انتخاب ممبران مجلس هاے دار العلوم و مال و کونسل نظامت ومهرست انتخاب اراکین نامزد شده (جو منسلک هے)

(۱۰) تجویز متعلق نگراني بورڈنگ هاؤس -

(۱۱) معامله جلسه دهلي منعقده ۱۰ مئي سنه ۱۹۱۳ ومراسله مولوي ثناء الله صاحب پریسیڈنٹ جلسه دهلي بابت اطلاع تقرر کمیٹي براے اصلاح ندوه -

(۱۲) دیگر ضروري امور جو اس وقت تک هنگامي طور پیش آجائیں یا ضروري تحریرات -

اس اجنڈا سے صاف معلوم هوتا هے که ارکان ندوه اپنے فرائض کے ادا کرنیکے کا اهتمام کررهے هیں جو امید هے که پورے هوں گے - اگر وه پورے هوگئے تو جسقدر انهیں خوشی هوگي اسیقدر هندوستان کے ان تمام مسلمانوں کو بهی هوگی جو ندوه کے ساتهه دل چسپی رکهتے هیں -

اس کے علاوه ناظم صاحب ندوه نے اعلان کردیا هے که هم قواعدو ضوابط کو درست کرنا چاهتے هیں اور اس غرض کے لیے وه عام مسلمانوں کو دعوت دے رهے هیں - پس ۱۰ - مئي کي منتخب شده کمیٹي بهي اپنے خیالات کو ان حضرات کي خدمت میں پیش کرےگي' اور یهي اس کا فرض هے - ان تمام باتوں کا جو نتیجه هوگا' امید هے که بهتر هوگا اور ۱۰ - مئي کے جلسه کي غرض کسي نه کسي طرح پوري هوجائیگي - کیونکه معزز ارکان ندوه میں چند حضرات خاص طور پر معامله فهمي میں ممتاز هیں - وه اچهي طرح جانتے هیں که هٹ اور ضد سے ندوه کو نقصان پهونچنے کا اندیشه هے' اور صحیح مطالبات کو قبول کرنا ندوه کي فلاح اور بهبود کا باعث هوگا - دوسري صورت میں قوم کے ایک حصه کی دل چسپي ندوه کے ساتهه ساقط هوجانیکا خوف هے - بس مجهے امید هے که خدا نے چاها تو تمام معاملات درست هوجائیں گے' اور آخرکار سب ملکر ندوه کے ایسے هي خادم بن جائیں گے - جیسے کے پہلے تهے' اور رافعات کو متفق هوکر بالکل بهلا دیں گے -

بهت سے ایسے اعتراضات میں نے چهوڑ دیے هیں جو گو صحیح نهیں مگر میں انهیں مهتم بالشان نهیں سمجهتا هوں - نیز میں نے ایسے واقعات بهي ترک کردیے جن کا اس وقت ذکر کرنا مصلحت کے خلاف هے اور وه فریقین میں پهر ناگوار بحث کے باعث هوجائیں گے - اگر ذمه دار اشخاص ایسی بحثوں کو چهیڑیں گے تو میں واقعات کو دهرانے کے لئے حسب ضرورت مجبور هونگا -

محمد اجمل

میرے خیال میں جو خریدار اس وقت ہیں اُنھی کو بذریعہ الہلال اطلاع دیکر قیمت ڈیوڑھی یا دوگنی کردینے کی خبر دینی چاہیے - میں اُمید رکھتا ہوں کہ جتنے خریدار اس وقت الہلال کے موجود ہیں وہ انشاء اللہ تعالی بڑی خوشی اور رضا و رغبت کے ساتھہ اضافہ کو منظور کرکے قیمت ادا کرینگے -

میری عرض کرنے کی کچھہ ضرورت نہ تھی' جن جن اشخاص نے الہلال دیکھا ہوگا وہ جانتے ہونگے ' اور آپ بھی اچھی طرح واقف ہیں - بے شک دعوۃ دینی اپنی پہلی منزل سے گذر چکی ہے مگر اسکا قیام و استحکام صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ تعلیمات برابر جاری رہیں اور ترغیب و تحریص کا سلسلہ نہ ٹوٹے - خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے الہلال کو قائم و بر قرار رکھے اور اسکے دلی ارادوں کو کامیاب فرماوے -

محمد زمان ' معرفت محمد ابراہیم ' ٹھیکہ دار
از کلو - ایس - ایس - برما

افسوس مسئلہ الہلال پر خریداران الہلال نے پوری توجہ نہ کی ' اگر ایک ایک خریدار بڑھاتے تب بھی مسئلہ الہلال کی بابت آپ کو نمبر ۱۹ و نمبر ۲۰ میں درج کرنا نہ پڑتا - خدا تعالی اس چراغ کو قائم رکھیگا - میرے نام الہلال کی قیمت بجاے آٹھہ روپیہ کے بارہ روپیہ درج کی جاوے - دوسرا پرچہ زیادتی چندہ کا وی - پی - روانہ فرماویں ایک خریدار پہلے دیچکا ہوں- دوسرے کا پتہ درج ذیل ہے -

فضل الہی از کلو- ایس - ایس - برما

الہلال کی نسبت میری راے یہ ہے کہ یہ پرچہ ملک کیواسطے رحمت الہی ہے' اسکی کسیطرح کی کمزوری ملک کے واسطے سب سے بڑی مصیبت ہوگی ' لہذا اگر آپ اسکی قیمت میں اضافہ کردیں تو میں نہایت خوش ہونگا تا کہ مالی کمزوری باقی نہ رہے- دو خریدار جدید پیش کرتا ہوں -

محمد یونس عفی عنہ -۱۰ار ملیح آباد - لکھنؤ

تاریخ حیات اسلامیہ

مسئلـــۂ قیـــام الهـــلال

الهلال نمبر ۱۲ کا مضمون بعنوان " مسئلہ قیام الهلال کا آخري فیصلہ " پڑھکر ایسا صدمہ هوا که اسکا اظہار احاطۂ تحریر سے باهر ہے - نہیں معلوم کونسا جادو اس مضمون میں تھا که پڑھتے هی دل هاتھه سے جاتا رها اور آنکھوں کے سامنے اندهیرا چھا گیا - مولانا ! سچ سچ عرض کررها هوں که اول تا آخر ایک ایک لفظ مکرر سہ کرر پڑھا ' اور غور کرتا رها اور کرتا هوں که نه معلوم هم عاجزوں کیلیے کونسا انقلاب اور کیا حشر هونے والا ہے ؟

جناب نے فرمایا ہے که " الهـلال نے خدا سے مہلت مانگی تھي که اپنے سامنے اپنے بعض مقاصد کو دیکھه لے " اور " اب دیکھتا هوں که الهلال اپنا پہلا کام پورا کرچکا ہے اور اپنے بعض مقاصد اپنے سامنے دیکھه رها ہے " لیکن مولانا ! خود اپنے هي ضمیر سے فیصلہ طلب کیجیے که کیا " بعض مقاصد " هي کے پورا کردینے سے کام انجام پاسکتا ہے ؟ اگر نہیں تو پھر کیا هم گم گشتگان ضلالت کو نیم بسمل چھوڑ نے هي کے لیے الهلال جاري کیا گیا تھا ؟ اگر ایسا تھا (خدا نه کرے که ایسا هو) تو بہتر تھا که اس کام کا بیڑا هي نه اٹھایا جاتا - یه کہاں کا انصاف اور قانون ہے که ادھورا چھوڑ کر اعراض کیا جاے -

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۹ کا)

آندکي ممانعت کردي ' دوسري طرف یه رپورٹ عام طرحسے پھیلادي گئي که هندو (هندوستانیوں کو کینیڈا میں هندو کہا جاتا ہے خواہ وہ مسلمان هی کیوں نه هوں - جس طرح عرب هر باشندۂ هند کو هندو کہتے هیں - الهلال) بالطبع نہایت اوباش هیں - اور انکي اخلاقي و معاشرتی حالت اس متمدن ابادي متحمل نہیں هو سکتي !

وہ هندؤں کی جماعت جو کینیڈا میں کوماگاتومارو جہاز پر روانہ هوئي ہے ' صرف یه دکھلانا چاهتي ہے که کینیڈا کی گورنمنٹ کیسے پیچیدہ طریقوں سے هندوستانی نو آبادیوں کو روک رهي ہے ؟

یه جہاز جو هندوستان سے روانه هوا ہے اسمیں کوئی کاریگر نہیں ' مستري نہیں - فقط کھیت کے قلی هیں - یه غیر معمولی ملازم نہیں هیں ' اسوجہ سے انھیں مجبور نہیں کیا جاسکتا که هندوستان لوٹ جائیں -

اس بات کو ذاتي طور پر تحقیق کرنے کے بعد همیں پته لگا ہے که سکھوں کے ساتھه کلمبیا میں جو اسقدر سختي کی جاتی ہے ' اسمیں ایک حد تک غلط فہمي کو بھي دخل ہے - وہ ایسے وقت میں آئے جبکه وهاں کے لوگ چینیوں اور جاپانیوں سے بگڑے هوے تھے - چونکه یه بھي مشرقي تھے اسلیے انکے ساتھه بھي چینیوں اور جاپانیوں کي طرح سلوک کیا گیا اور اس بات کا خیال کیا نہیں کیا گیا که هندوستاني برطاني رعایا هیں -

سلطنت کے نقطۂ خیال سے هر خیر خواہ برطانیه اس واقعه کو افسوس کي نظروں سے دیکھیگا - اگر کینیڈا نے یه اشتعال انگیز طریقہ قائم رکھا تو بہت ممکن ہے که هندوستان میں سخت بے چیني اور اضطراب پھیل جاے " (نہال سنگھ)

میں نہایت عاجزي سے گذارش کرتا هوں که " مسئلۂ قیام الهلال کے آخري فیصلہ " کا فیصلہ جلدي سنا دیجیے تاکه انتشار و تردد رفع هو جو اب نہایت شاق گذر رها ہے - اگر فیصلہ موافق هوا تو فبہا ' اور اگر نفي میں هوا تو پھر به تعمیل آپکے اس بقول کے که " ایک قطعی فیصلہ کرنے میں میرے ساتھه هو جائیں " یه احقر بھي آپکا ساتھه دینے سے گریز نہیں کریگا - انشاء الله تعالی - الحمد لله میں بھي پہلي منزل پوری کرچکا هوں اور میرے سامنے بھي دوسري منزلیں کھول دي گئي هیں - میں بھی انکے طے کرنے کے لیے کمر بستہ هوجاؤنگا - ناظرین الهلال بھي اپنی پہلي منزلیں ختم کرچکے هونگے اور دوسري کے طے کرنے کیلیے تیار هونگے ' اگر وہ خدا نخواستہ اپني آیندہ منزلیں طے کرنے کے لیے تیار نہیں هیں تو انا لله و انا الیه راجعون -

آخر میں ناظرین الهـلال سے درخواست ہے که ۱۲ روپیه سالانه قیمت دینے پر تیار هوجائیں - اگر وہ رضامند نہیں هیں تو ایک پیسه کا کارڈ ڈالکر خریداري سے سبکدوش هوجائیں - اگر کوئي ایسا خط وصول نه هو تو ۱۲ - روپیه پر رضامند سمجھ لیا جاے اور آیندہ ۱۲ روپیه سالانه قیمت مقرر کردي جاے -

تین خریداروں کي فہرست منسلک عریضہ هذا ہے -

احمد علي خریدار نمبر ۳۸۹۲ - از بھٹنڈا -

آپکے اخبار کے مضامین نے جو اثر میرے دل پر کیا ہے اسکا حال مجھے هي معلوم ہے - آپکا اخبار بے علموں کیلیے ایک ایسا مقدس ذریعۂ علم ہے ' جس سے بہت دین اسلام کی حقیقي اور روحاني معلومات حاصل هوتي هیں - خداوند کریم آپکو جزاے خیر دے - ایسے اخبار کیلیے قیام و عدم قیام کا سوال پیدا هونا هم مسلمانوں کیلیے حیف ہے - میرا تو یه خیال ہے که هر مسلم کے هاتھه میں یه پرچه هونا چاهیے - فی الحال تین اصحاب کے نام اخبار روانه کیجیے آیندہ بھي انشاء الله کوشش کرونگا - وما توفیقي الا بالله -

براے خدا الهلال کے بند کرنیکا هرگز ارادہ بلکه وهم بھي نه فرمائیں الله مددگار ہے فقط والسلام -

عزیز الدین - خریدار نمبر ۳۹۹۳ از لاهور

آج اتفاق سے ایک بزرگ سے الهلال کا پرچه نمبر ۲۰ اور ۱۹ جو ایک ساتھه شائع هوا ہے ' چند مدت کے لیے دیکھنے کو ملگیا - الهلال کي توسیع اشاعت کیلیے اهل دل حضرات جان و دل سے کوشاں هیں - خاکسار ایک غریب طالب العلم ہے ' عربي پڑھتا ہے ' اتني اوقات نہیں جو آٹھه روپیه گھر سے دیکر الهلال کا خریدار بن جاؤں - کیا یه ممکن ہے که آپ میرے اس عریضہ کو اپنے پرچه کے کسي گوشه میں جگھه دیدیں ؟ بہت ممکن ہے که میري عرضي شرف قبولیت کو پہونچ جاے ' اور کوئي صاحب دل حضرت ایک سال کے لیے الهلال میرے نام آپکو قیمت بھیجکر جاري رادیں -

خاکسار سید محمد منصور احمد

مقام اورین - ڈاکخانه کجرہ - ضلع مونگیر

الهـــلال :

ادارۂ الهلال کا اغاز اشاعت سے یه طریقه رها ہے که توسیع اشاعت اور اعانت طلبا وغیرہ کي غرض سے بھي کسي پر بار ڈالنا پسند نہیں کیا گیا اور پہلے سال پانچ سو پرچے طلبا کو نصف قیمت پر ' اور سو کے قریب مفت ' اور اسي طرح دوسرے سال چھه روپیه قیمت پر کئي سو پرچے جاري کردیے -

یه پہلي درخواست ہے جسکا جواب ادارۂ الهلال نے خود نہیں دیا بلکه قارئین کرام کے آگے بغرض جواب پیش کیا ہے -

هر فرمایش میں الهـــلال کا حوالہ دینا ضروری هے

رینلڈ کي مسٹر یز اف دي کورٹ اُف لندن

یہ مشہور ناول جو کہ سولہ جلدونمیں هے ابھي چھپ کے نکلي هے اور تھوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتھائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیہ اور اب دس ۱۰ روپیہ - سنہرکي جلد هے جسمیں سنهري حروف کي کتابت هے اور ۳۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیہ میں وي - پي - اور ایک روپیہ ۱۴ آنہ محصول ڈاک -

امپیرئیل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بہو بازار - کلکتہ

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائین

ایک عجوب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ' یہ دوا دل دماغی شکایتونکو دفع کرتی هے - پژمردہ دلونکو تازہ کرتي هے - یہ ایک نہایت موثر ٹانک هے جوکہ ایکساں مرد اور عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمال سے اعصاب رئیسہ کو قوت پہونچتی هے - هسٹریہ وغیرہ کو بھی مفید هے چالیس گولیونکی بکس کی قیمت دو روپیہ -

زینو ٹون

اس دوا کے بیرونی استعمال سے ضعف باہ ایک بار کی دفع هو جاتی هے - اس کے استعمال کرتے هی آپ فائدہ محسوس کرینگے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ -

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رها -

یہ دوا آب نزول - فیل پا وغیرہ کے واسطے نہایت مفید ثابت هوا هے - صرف اندروني و بیرونی استعمال سے شفا حاصل هوتی هے -

ایک ماہ کے استعمال سے یہ امراض بالکل دفع هو جاتی هے قیمت دس روپیہ اور دس دنکے دوا کی قیمت چار روپیہ -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواہ دوبتي جنون ' مرگی والہ جنون ' غمگین رهنے کا جنون ' عقل میں فتور ' بے خوابي و مزمن جنون ' وغیرہ وغیرہ دفع هوتی - هے اور وہ ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے کہ کبھي ایسا گمان تک بھي نہیں هوتا کہ وہ کبھی ایسے مرض میں مبتلا تھا -

قیمت في شیشي پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/8 Cornwallis Street, Calcutta.

ایک بولنے والي جڑی

اگر آپ اپنے لا علاج مرضوں کي وجہ سے مایوس هوگئے هوں تو اس جڑي کو استعمال کرکے دوبارہ زندگي حاصل کریں - یہ جڑي مثل جادو کے اثر دیکھاتي هے - بیس برس سے یہ جڑي مندرجہ ذیل مرضوں کو دفع کرنے میں طلسمي اثر دکھا رهي هے -

ضعف معدہ ' گراني شکم ' ضعف باہ تکلیف کے ساتھہ ماهوار جاري هونا - هر قسم کا ضعف خواہ اعصابي هو یا دماغي ' آب نزول وغیرہ -

جڑي کو صرف کمر میں باندھي جاتی هے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ

ایس - سی - هر - نمبر ۲۹۵ اپر چیتپور روڈ - کلکتہ

S. C. Har 295, Upper Chitpor Road Calcutta

پسند نہونے سے واپس

همارا من موهني فلوٹ هارمونیم سریلا فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جاویگي یہ ساگوں کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بہت هي عمدہ اور بہت روز تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیہ اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیہ ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ و ۷۰ و ۸۰ روپیہ نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیہ هے آرڈر کے همراہ ۵ - روپیہ پیشگي روانہ کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۳/۱۰ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ -

Commercial Harmonium Factory N.o 10/ 3 Lover Chitpur Roud Calcutta

---

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کھوئی هوئي قوت پھر دوبارہ پیدا هوجاتي هے - اسکے استعمال میں کسی قسم کي تکلیف نہیں هوتی - مایوسي مبدل بخوشي کر دیتي هے قیمت فی شیشی دو روپیہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسي تکلیف اور بغیر کسي قسم کي جلد پر داغ آنے کے تمام روئیں اڑجاتی هیں - قیمت تین بکس آٹھ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

آر - پي - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road. Calcutta.

سنکاری فلوٹ

تین سال کي گارنٹي

بہترین اور سریلي آواز کي هارمونیم
سنگل ریڈ C سے تک C یا F سے F تک
قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیہ
ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیہ
اسکے ماسوا هرقسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یہاں موجود هے -
هر فرمایش کے ساتھہ ۵ روپیہ بطور پیشگي آنا چاهیے -

R. L. Day. 34/1 Harkata Lane, Calcutta.

پچاس برس کے تجربہ کار

ڈاکٹر رائے - صاحب کے - سی - داس کا ایجاد کردہ - آزالا سہائے جو مستورات کے کل امراض کے لیے تیر بہدف هے ' اسکے استعمال سے کل امراض متعلقہ مستورات دفع هوجاتی هے ' اور نہایت هي مفید هے - مثلاً ماهوار نہ جاري هونا - دفعتاً بند هو جانا - کم هونا - بے قاعدہ آنا - تکلیف کے ساتھہ جاري هونا - متواتر یا زیادہ مدت تک نہایت زیادہ جاري هونا - اس کے استعمال سے بانجھ عورتیں بھي باردار هوتي هیں -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیہ -

سوا تسهائے گولیاں

یہ دوا ضعف قوت کے واسطے تیر بہدف کا حکم رکھتي هے - ایسا هي ضعف کیوں نہ هو اسکے استعمال سے اسقدر قوت معلوم هوگي جوکہ بیان سے باهر هے - شکستہ جسموں کو از سرنو طاقت دیکر مضبوط بناتي هے ' اور طبیعت کو بشاش کرتي هے -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیہ

Swasthasahaya Pharmacey, 30/2 Harrison Road, Calcutta.

سلوائٹ

اس دوا کے استعمال سے هرقسم کا ضعف خواہ اعصابي هو یا دماغي یا اور کسي وجہ سے هوا هو دفع کردیتي هے ' اور کمزور قوی کو نہایت طاقتور بنا دیتي هے - کل دماغي اور اعصابي اور دلي کمزوریونکو دفع کرکے انسان میں ایک نہایت هي حیرت انگیز تغیر پیدا کردیتي هے - یہ دوا هر عمر والے کے واسطے نہایت هی مفید ثابت هوئي هے - اسکے استعمال سے کسي قسم کا نقصان نہیں هوتا هے سوائے فائدہ کے

قیمت في شیشي ایک روپیہ

S. C. Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street, Calcutta.

حکمت بالغہ ! حکمت بالغہ !

مولوی احمد مکرم صاحب عباسی چریا کوٹی نے ایک نہایت مفید سلسلہ جدید تصنیفات و تالیفات کا قائم کیا ہے - مولوی صاحب کا مقصود یہ ہے کہ قران مجید کے کلام الہی ہونے کے متعلق آجتک جس قدر دلائل قائم کیے گئے ہیں اُن سب کو ایک جگہہ مرتب و مدون کردیا جاے - اس سلسلہ کی ایک کتاب موسوم بہ حکمۃ بالغہ تین جلدوں میں چھپ کر تیار ہو چکی ہے -

پہلی جلد کے چار حصے ہیں - پہلے حصے میں قران مجید کی پوری تاریخ ہے جو اتقان فی علوم القران علامہ سیوطی کے ایک بڑے حصہ کا خلاصہ ہے - دوسرے حصہ میں تواتر قرآن کی بحث ہے ' اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن مجید جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوا تھا وہ بغیر کسی تحریف یا کمی بیشی کے ویسا ہی موجود ہے ' جیسا کہ نزول کے وقت تھا ' اور یہ مسئلہ کل فرقہاے اسلامی کا مسلمہ ہے - تیسرے حصہ میں قرآن کے اسماء و صفات کے نہایت مبسوط مباحث ہیں - جن میں ضمنا بہت سے علمی مضامین پر معرکۃ الارا بحثیں ہیں - چوتھے حصے سے اصل کتاب شروع ہوتی ہے - اس میں چند مقدمات اور قرآن مجید کی ایک سو پیشین گوئیاں ہیں ' جو پوری ہو چکی ہیں - پیشین گوئیوں کے ضمن میں علم کلام کے بہت سے مسائل حل کئے گئے ہیں ' اور فلسفۂ جدید جو نئے اعتراضات قرآن مجید اور اسلام پر کرتا ہے ان پر تفصیلی بحث کی گئی ہے -

دوسری جلد - ایک مقدمہ اور دو بابوں پر مشتمل ہے - مقدمہ میں نبوت کی مکمل اور نہایت محققانہ تعریف کی گئی ہے - آنحضرت صلعم کی نبوت سے بحث کرتے ہوے آیۃ خاتم النبیین کی عالمانہ تفسیر کی ہے - پہلے باب میں رسول عربی صلعم کی ان معرکۃ الارا پیشین گوئیوں کو مرتب کیا ہے ' جو کتب احادیث کی تدوین کے بعد پوری ہوئی ہیں ' اور اب تک پوری ہوتی جاتی ہیں - دوسرے باب میں ان پیشین گوئیوں کو لکھا ہے ' جو تدوین کتب احادیث سے پہلے ہو چکی ہیں - اس باب سے آنحضرت صلعم کی صداقت پوری طور سے ثابت ہوتی ہے -

تیسری جلد - اس جلد میں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علماے یورپ کے مستند اقوال سے ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلعم امی تھے' اور آپ کو لکھنا پڑھنا کچھہ نہیں آتا تھا - قرآن مجید کے کلام الہی ہونے کی نو عقلی دلیلیں لکھی ہیں - یہ عظیم الشان کتاب ایسے پر آشوب زمانہ میں جب کہ ہر طرف سے مذہب اسلام پر نکتہ چینی ہو رہی ہے ' ایک عمدہ ہادی اور رہبر کا کام دیگی - عبارت نہایت سلیس اور دل چسپ ہے ' اور زبان اردو میں اس کتاب سے ایک بہت قابل قدر اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر سہ جلد (۱۰۶۴) لکھائی چھپائی و کاغذ عمدہ ہے - قیمت ۵ روپیہ *

نعمت عظمی ! نعمت عظمی !

امام عبد الوہاب شعرانی کا نام نامی ہمیشہ اسلامی دنیا میں مشہور رہا ہے - آپ دسویں صدی ہجری کے مشہور ولی ہیں - لواقح الانوار صوفیاے کرام کا ایک مشہور تذکرہ آپ کی تصنیف ہے - اس تذکرہ میں اولیاء - فقراء اور مجاذیب کے احوال و اقوال اس طرح پر کانت چھانٹ کے جمع کئے ہیں کہ ان کے مطالعہ سے اصلاح حال ہو اور عادات و اخلاق درست ہوں اور صوفیاے کرام کے بارے میں انسان سوء ظن سے محفوظ رہے - یہ لا جواب کتاب عربی زبان میں تھی - ہمارے محترم دوست مولوی سید عبدالغنی صاحب وارثی نے جو اعلی درجہ کے ادیب ہیں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپی رکھتے ہیں اس کتاب کا ترجمہ نعمت عظمی کے نام سے کیا ہے - اس کے چھپنے سے اردو زبان میں ایک قیمتی اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر دو جلد (۷۲۶) خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۵ روپیہ *

مشاہیر الاسلام ! مشاہیر الاسلام ! !

یعنے اردو ترجمہ وفیات الاعیان مترجمہ مولوی عبد الغفور خان صاحب رامپوری' جس میں پہلی صدی ہجری کے اواسط ایام سے ساتویں صدی ہجری کے خاتمہ تک دنیاے اسلام کے بڑے بڑے علماء فقہا قضاۃ شعراء متکلمین نحویین لغویین منجمین مہندسین مؤرخین محدثین زہاد عباد امراء فقراء حکماء اطبا سلاطین مجتہدین و صناع و مغنین وغیرہ ہر قسم کے اکابر و اہل کمال کا مبسوط و مفصل تذکرہ - جسے بقول (موسیودی سیلن) کے

" اہل اسلام کی تاریخ معاشرتی و علمی کی واقفیت کے واسطے اہل علم ہمیشہ سے بہت ہی اندرکی نگاہوں " سے دیکھتے آئے ہیں "

یہ کتاب اصل عربی سے ترجمہ کی گئی ہے' لیکن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمہ کرتے وقت اس کے اس انگریزی ترجمہ کو بھی پیش نظر رکھا ہے' جسے موسیودی سیلن نے سنہ ۱۸۴۲ع میں شائع کیا تھا - سواے اس کے اصل کتاب پر تاریخ ' تراجم ' جغرافیہ ' لغت ' انساب اور دیگر مسائل دینی کے متعلق کثیر التعداد حواشی اضافہ کئے ہیں - اس تقریب سے اس میں کئی ہزار اماکن و بقاع اور قبائل و رجال کا تذکرہ بھی شامل ہوگیا ہے - علاوہ بریں فاضل مترجم نے انگریزی مترجم موسیودی سیلن کے وہ قیمتی نوٹ بھی اُردو ترجمہ میں ضم کردے ہیں جن کی وجہ سے کتاب اصل عربی سے بھی زیادہ مفید ہوگئی ہے - موسیودی سیلن نے اپنے انگریزی ترجمہ میں تین نہایت کارآمد اور مفید دیباچے لکھے ہیں مشاہیر الاسلام کی پہلی جلد کی ابتدا میں ان کا اُردو ترجمہ بھی شریک کردیا گیا ہے - اس کتاب کی دو جلدیں نہایت اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپوائی گئی ہیں' باقی زیر طبع ہیں - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۴) مآثر الکرام یعنے حسان الہند مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی کا مشہور تذکرہ مشتمل بر حالات صوفیاے کرام و علماے عظام - صفحات ۳۳۸ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ خوشخط قیمت ۲ روپیہ -

(۵) افسر اللغات - یعنے عربی و فارسی کے کئی ہزار متداول الفاظ کی لغت بزبان اردو صفحات (۱۲۲۶) قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۶) فغان ایران - یعنے اردو ترجمہ کتاب اسٹرینگلنگ آف پرشیا - مصنفۂ مسٹر مارگن شوسٹر سابق وزیر خزانہ دولت ایران صفحات ۴۶۲ مع ۲۱ تصاویر عکسی قسم اعلی - جلد نہایت خوبصورت اور عمدہ ہے قیمت صرف ۵ روپیہ -

(۷) داستان ترکتاران ہند - کل سلاطین دہلی اور ہندوستان کی ایک جامع اور مفصل تاریخ ۵ جلد کامل صفحات (۲۶۵۶) کاغذ و چھپائی نہایت اعلی قیمت سابق ۲۰ روپیہ قیمت حال ۶ روپیہ

(۸) تمدن عرب - قیمت سابق ۵۰ روپیہ قیمت حال ۳۰ روپیہ

(۹) الفاروق - علامہ شبلی کی مشہور کتاب قیمت ۳ روپیہ -

(۱۰) آثار الصنادید - سرسید کی مشہور تاریخ دہلی کانپور کا مشہور اڈیشن با تصویر قیمت ۳ روپیہ -

(۱۱) قواعد العروض - مولانا غلام حسین قدر بلگرامی کی مشہور کتاب علم عروض کے متعلق عربی و فارسی میں بھی کوئی ایسی جامع کتاب موجود نہیں - نہایت خوشخط کاغذ اعلی صفحات ۴۷۴ - قیمت سابق ۴ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۲) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف رڈیارڈ کپلنگ کی کتاب کا اُردو ترجمہ از مولوی ظفر علی خان صاحب بی - اے - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۳) علم اصول قانون - مصنفۂ سر ڈبلیو - ایچ - ریٹگن - ال - ال - ڈی کا اُردو ترجمہ جو نظام الدین حسن خان صاحب بی - اے - بی - ال - سابق جج ہائیکورٹ حیدر آباد اور مولوی ظفر علی خانصاحب بی - اے کی نظر ثانی کے بعد شائع ہوا ہے - مترجمہ مسٹر مانک شاہ دین شاہ ششن جج دولت آصفیہ - آخر میں اصطلاحات کا فرہنگ انگریزی و اُردو شامل ہے کل تعداد صفحات ۸۰۸ - قیمت ۸ روپیہ -

(۱۴) میڈیکل جیورس پروڈنس - حضرت مولانا سید علی بلگرامی مرحوم کی مشہور کتاب یہ کتاب وکیلوں - بیرسٹروں اور عہدہ داران پولیس و عدالت کے لئے نہایت مفید و کارآمد ہے - تعداد صفحات ۳۸۰ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۵) تحقیق الجہاد - مصنفۂ نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم بزبان اُردو - مسئلہ جہاد کے متعلق ایک عالمانہ اور نہایت مفصل کتاب صفحات ۴۱۲ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۶) شرح دیوان اُردو غالب - تصنیف مولوی علی حیدر طبا طبائی - یہ شرح نہایت قیمتی معلومات کا ذخیرہ ہے - غالب کے کلام کو عمدہ طریقہ سے حل کیا گیا ہے صفحات ۳۴۸ مطبوعہ حیدر آباد قیمت ۲ روپیہ -

(۱۷) تیسیر الباری - یعنے اُردو ترجمہ صحیح بخاری بین السطور حامل المتن صفحات تقریباً (۳۷۵۰) نہایت خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۲۰ روپیہ -

تمام مسلمانون کو ان کتابون کا پڑھنا نهـایت ضــروری هے

الاســـــلام سب سے پہلي بات جو مسلمانوں کے لیے ضروري ہے یہ هے کہ وہ مذهب اسلام کے عقاید ضروریه سے واقف هوں' اور ان کو خدا اور رسول خدا صلے الله علیه وسلم کے ارشاد کے مطابق درست رکھیں - کیونکه اگر عقائد درست نہیں تو اعمال برباد هیں - آجتک بچوں اور عورتوں کو ایمان و اعتقاد کی باتیں سکھانے کے لیے کوئي کتاب نہیں لکھي گئی تھي - مولانا فتح محمد خان صاحب مترجم قرآن مجید نے الاسلام لکھکر اس ضرورت کو پورا کردیا هے - خدا کی توحید کا جس کو آمیزش شرک سے پاک رکھنا نہایت ضروري هے' بچوں کي سمجھه کے مطابق جیسا عمدہ بیان اس کتاب میں هے- یقیناً کسي کتاب میں نہیں - علماے کرام نے اس کتاب کو بہت پسند فرمایا' اور نہایت مفید بیان کیا هے - مولوي نذیر احمد صاحب نے تو انداز بیان سے خوش هوکر جا بجا الفاظ تحسین سے داد سخن شناسي بھی دي هے - بعض اسلامی ریاستوں اور انجمنوں نے اسکو اپنے مدارس میں داخل نصاب دینی کردیا هے - پس اگر آپ اپنے اهل و عیال کو صحیح الاعتقاد اور خالص مومن بنانا چاهتے هوں تو یه کتاب انکو ضرور پڑھوا لیجے - قیمت آٹھه آنے -

نفائس القصص و الحکایات پهــلا حصه

اس کتاب میں وہ قصے جو قرآن مجید میں مذکور هیں اُردو میں لکھے گئےهیں - اول تو قصے جو انسان کو بالطبع مرغوب هیں' پھر خلاق فصاحت کے بیان فرمائے هوئے' ناممکن تھا کہ جو شخص کلام خدا سے ذرا بھي محبت رکھتا هو' اور اُس کے دل میں قرآن مجید کی کچھه بھي عزت و عظمت هو وہ ان کے پڑھنے یا سننے کي سعادت حاصل نه کرتا - یہي سبب هے که تھوڑے هي عرصے میں یه کتاب اب چوتھي بار چھپي هے - پڑھنے والا انکو پڑھکر پاکیزہ خیال اور صالح الاعمال بنتا هے - مسلمانوں کے لیے یه کتاب نعمت عظمی هے قیمت چھه آنے -

نفائس القصص و الحکایات دوسرا حصه

اس کتاب میں وہ قصے اور حکایتیں جو کتب حدیث میں مرقوم هیں' انتخاب کرکے اُردو میں جمع کی گئي هیں - ان سے بھی وهي فائدہ حاصل هوتا هے' جو قرآن مجید کے قصوں سے هوتا هے - نہایت پرلطف اور بیش بہا چیز هے - قیمت پانچ آنے

یه تینوں کتابیں به نشان ذیل دستیاب هوتی هیں :

نذیــر محمد خان کمپني - لاهــور

الہلال کی ایجنسی

هندوستان کے تمام اُردو' بنگله' گجراتي' اور مرهٹی هفته وار رسالوں میں الهـلال پہلا رساله هے' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کي درخواست بھیجیے -

مینیجر

روغن بیگم بهـــار

حضـرات اهلکار امراض دماغي کے مبتـلا وگرفتار' وکلا' طلبه' مدرسین' معلمین' مولفین' مصنفین' کیخدمت میں التماس هے که یه روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھي دیکھا اور پڑھا هے' ایک عرصے کي فکر اور سونچ کے بعد بہترے مفید ادویه اور اعلی درجه کے مقوي روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا هے' جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخه هے' اسکے متعلق اصلي تعریف بھي قبل از امتحـان و پیش از تجربه مبـالغه سمجھي جا سکتي هے صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یه امر ظاهر هو سکتا هے که آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹر کبیراجي تیل نکلے هیں اور هندو بالعموم لوگ استعمال بھي کرتے هیں آیا یه یوناني روغن بیگم بہار امراض دماغي کے لیے بمقـابله تمام مروج تیلوں کے کہانتک مفید هے اور نازک اور شوقین بیگمـات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا هے - اکثر دماغي امراض کبھي غلبۂ برودت کیوجه سے اور کبھي شدت حرارت کے باعث اور کبھي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هو جاتے هیں' اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کي رعایت رکھي گئي هے تاکه هر ایک مزاج کے موافق هو مرطوب و مقوي دماغ هونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پھولوں کي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهیگا' اسکي بو غسل کے بعد بھي ضائع نہیں هوگي - قیمت في شیشی ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپیه ۸ آنه -

بٹیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث یوناني میڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي یعنے - بٹیکا ـــ کے خواص بہت هیں' جن میں خـاص خـاص باتیں عمر کي زیادتي' جواني دائمي' اور جسم کي راحت هے' ایک گھنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه کي آزمایش کي ضرورت هے - راما نرنجن تیله اور برنمبر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے آبا و اجداد سے پایا جو شہنشاہ مغلیه کے حکیم تھے - یه دوا فقط همکو معلوم هے اور کسي کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجي جائیگي -

" ونڈر فل کائیور " کو بھي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه بارہ آنه -

ممسک پلس اور الکٹریک ریگر پرسٹ پانچ روپیه بارہ آنه محصول ڈاک ۲ آنه -

یوناني گوٹ پاؤڈر کا سامپل یعني سرکے درد کي دوا لکھنے پر مفت بھیجي جاتي هے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکته

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

دہلی میں علمی خزانہ

(۱) عظیم الشان قرآن شریف - جس پر تیس روپے والی تفسیر حقانی کا خلاصہ - سجاوندی - لغت و اعراب چڑھے ہوئے ہیں - ہدیہ مجلد آٹھ روپے غیر مجلد ساڑھے چھ روپے

(۲) داستان پاستان - فاتحہ تاتی ہسپانیہ چار جلد قیمت ساڑھے چار روپے

(۳) چمنستان عرب حج کے مکمل حالات قیمت سوا روپیہ

(۴) لباب الاحادیث مسایل اسلام قیمت بارہ آنے

(۵) اولیائے دہلی - بزرگان دہلی کے مسلسل حالات قیمت آٹھ آنے

(۶) مجلد مجموعہ کلام اقبال قیمت اٹھارہ آنے

(۷) یاسمین - [illegible] متعلقات دنیا ایک افسانے کے پیرایہ میں قیمت [illegible]

(۸) راحت زمانی مستورات کیلئے بیش بہا کتاب ہے قیمت [illegible]

(۹) [illegible] زبان کی شیرینی [illegible] قیمت آٹھ آنے

(۱۰) اتالیق نسواں [illegible] قیمت [illegible]

(۱۱) [illegible] نسواں [illegible] قیمت [illegible]

(۱۲) انقلاب ترکی - قیمت [illegible] روپے

(۱۳) سکندر نامہ فارسی مکمل - قیمت چودہ آنے

(۱۴) آثار دہلی [illegible] - قیمت چھ آنے

[illegible]

اپنا فاضل وقت روپیــہ حاصل کرنے مین صرف کیجیــے

اپنے مکان پر فرصت کے وقت کام کرکے روپیہ زیادہ حاصل کیجیے - نا تجربہ کاري کا خیال نہ کیجئے - اگر آپ اپني آمدني میں ترقي کرنا چاہیں تو ہملوگ آپکو مدد دیسکتے ہیں - اتنا جتناکہ تین روپیہ روزانہ چست وچالاک کاریگرونسے کیا جاسکتا ہے - ہر جگہہ - ہر مذہب - ہر فرقہ اور ہر قوم کے ہزاروں آدمی اپنا فاضل وقت روپیہ حاصل کرنے میں صرف کر رہے ہیں - پھر آپ کیوں نہیں کرتے ؟

پوری حالت کیـواسطے لکھیـں - اسکو چھوڑ نہ دیں - اج ھی لکھیں - اطمینـان شدہ کاریگران ھر جگہـہ کیـا کہتـے ھیں ؟ پڑھیـے :

جہجر ضلع روہتــک
۲۰ ڈسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع

میںنے کل خط آپکا پایا جسکا مین ممنون ہون - دو درجن جوڑہ مردانہ جرابین حسب ہدایت آنجناب ٹھیک بناکر روانہ کرتا ہون - یقین ہے کہ یہ سب منظور ہونگی - میں آپکے اس حسن سلوک کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں - میں خوشی کیساتھہ دریافت کنندہ کو سفارش کرونگا اور اگر آپ اپنے نئے خریدارونکو ہمارا حوالہ دیں تو اُنکو بھي سفارش کرونگا - ہم اُن لوگونکو جو اُسکے خواستگار ہین سکھلا سکتے ہین - میں آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون -

دستخط بی - اس - اصغر حسن (علیگ)

گـنـیـز و ھیلـر ایـنـڈ کمپنـي ڈپارٹمنٹ نمـبـر ۳ - ۲۱۱
لـنـڈ سی اسٹـریٹ - کـلـکتــہ

Dept. No. 3.

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان هیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصه هوگا ' اور کام کاج کهانے پینے نہانے میں هرج اور نقصان نه هوگا کہانے میں بدمزه بهی نہیں هے -

قیمت سوله گولیوں کی ایک ڈبیه ۵ آنه محصول ڈاک ایک ڈبیه سے چار ڈبیه تک ۵ آنه

یه دو دوائیں همیشه اپنے پاس رکهیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبهی آپکو درد سر کی تکلیف هو یا ریاح کے درد میں چهٹ پٹاتے هوں تو اسکے ایک ٹکیه نگلنے هی سے پل میں آپکے بیمار ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت باره ٹکیونکی ایک شیشی ۲ آنه محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنه -

نوٹ — یه دونوں دوائیاں ایک ساتهه منگانے سے خرچ ایک هی کا پریگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن ۔ نمبر ۵ ۔ تارا چند دت اسٹریٹ کلکته

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هی کرنا هے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود هیں ' اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تهی تو تیل - چربی - سکه - کهی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجها جاتا تها - مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چهانٹ کی تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر خوشبودار بنا یا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسی ظاهری تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے' اور عالم متمدن سود کے ساتهه فائدے کا بهی جویاں هے - بنابریں هم نے سالها سال کی کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موهنی کسم تیل " تیار کیا هے - اسمیں نه صرف خوشبو سازی هی سے مدد لی هے ' بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا هے ' اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب کهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتی هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے - درد سر ' نزله ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز هوتی هے نه تو سردی سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے بگڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت فی شیشی ۱۰ آنه علاوه محصول ڈاک -

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بهی هے که اُن مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبی مشوره کے میسر آسکتی هے - همنے خلق الله کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردی هیں تا که اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجائے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی هیں ' اور هم

دعوے کے ساتهه کہه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال کے هر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بهی لاحق هو ' یا وه بخار ' جسمیں متلی اور قے بهی آتی هو - سردی سے هو یا گرمی سے - جنگلی بخار هو - یا بخار میں درد سر بهی هو - کالا بخار - یا آسامی هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهی هوگئی هوں ' اور اعضا کی کمزوری کی وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بهی استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتی هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کی وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی هے - نیز آسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاهلی رهتی هو - کام کرنے کو جی نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهی اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتی هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی هوجاتے هیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیه - چار آنه
" چهوٹی بوتل باره - آنه
پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتی هے
المشتہر و پرو پرائٹر
ایچ - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

جام جہـاں نـما

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ہــزار روپـہ نقد انعـام

ایسی کار آمد ایسی دلفـریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یـہ کتاب خرید کر گویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کرلئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا کے تمام سربستہ راز حاصل کر لیے صرف اس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عـروض - علـم کیمیا - علـم بـرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے هی دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا هو بصارت کی آنکھیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی اپنے عہد بعہد کے حالات سوانعمری، و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' اُنکی قیمتیں ' مقام اشاعت وغیرہ - بھی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتھی ' شتر ' گائے بھینس ' گھوڑا ' گدھا بھیڑ ' بکری ' کتا وغیرہ جانوروں کی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی دوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے هـر شخص کو عموماً کام پـڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹـری استامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـک کی بولی هر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اُردو کے بالمقابل لکھی هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفـر کے متعلق ایسی معلومات آجتک کہیں دیکھی نـہ سنی هونگی اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وهاں کی تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگـہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شدہ حالات وهاں سے جواهـرات حاصل کرنے کی ترکیبیں نمونے هی دنوں میں ، لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفـر کا بالتشریح بیان ملـک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصـر - افـریقہ - جاپان - آسٹریلیا - هر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وهانکی درسگاهیں دکھانی

گلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفـر کا مکمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑی

گارنـٹي ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی هوئی ہے - جو هر وقت آنکھہ مٹکاتی رهتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتی ہے - ڈائل چینی کا، پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجیے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو همارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

آٹھہ روزہ واچ

گارنـٹي ۸ سال قیمت ۶ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے نہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں ہوتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگـڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہـری نہـایت خوبصورت اور بکس همراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بندھسکتی ہے مع تسمہ چـرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر همارے یہاں آئی هیں - نہ دیا سلائی کیضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لمپ اُنکو اپنی جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندهیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرہسے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجہ سے اُٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم هوگی - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی هوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے همارے یہاں سے هر قسم کی گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی هیں - اپنا پتـہ صاف اور خوشخط لکھیں تاکہ مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیجے -

منیجر گپتا اینـڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـام توهانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry. (Punjab)

جہان اسلام

جہان اسلام کے پرچے دفتر الہلال سے ۳ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر منگوائیں -

منیجر

شہبال

ایک هفتہ وار مصور رسالہ - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا ہے - ادبي - سیاسي - علمی اور سائنٹفک مضامین سے پرہے - گرافک کے مقابلہ کا ہے - ہر صفحہ میں تین چار تصاویر ہوتے ہیں - عمدہ آرٹ کاغذ نفیس چھپائي اور بہترین ٹائپ کا نمونہ - اگر ترکونکے انقلاب کا زندہ تصویر دیکھنا منظور ہو تو شہبال ضرور منگائیے - ملنے کا پتہ :

پوسٹ آفس فرح بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳

استامبول - Constantinople

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیئہ

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوى زائل ہوگئے ہوں وہ اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابي ہو یا دماغي یا کسي اور وجہ سے بالکل نیست نابود ہو جاتا ہے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي ہے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کر کے انساني ڈھانچہ میں معجز نما تغیر پیدا کرتی ہے - قیمت ۵۰ گولي صرف پانچ روپیہ -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا ہے - ہلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاوے تو بچہ دانت نہایت آساني سے نکالتا ہے - منہہ کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیہ صرف ۸ آنہ -

تریاق طحال — تپ تلي کیلیے اس سے بہتر شاید هي کوئي دوائي ہوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کر کے بتدریج جگر اور قوى کي اصلاح کرتا ہے - قیمت في شیشي ۱ روپیہ ۴ آنہ -

ملنے کا پتہ - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانہ حمیدیہ منڈیالہ ضلع گجرات پنجاب

ہندوستاني دوا خانہ دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کي سرپرستي میں یوناني اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدہا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بني ہوئي ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اِسي کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالي شان کار و بار' صفائی' ستھرا پن' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :

ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک هي کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت، (خط کا پتہ)

منیجر ہندوستانی دوا خانہ دهلي

الہلال کي ششماہی مجلدات قیمت میں تخفیف

الہلال کي شش ماہي مجلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد آٹھہ روپیہ میں فروخت ہوتي تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو' اسکي قیمت صرف پانچ روپیہ کردي گئي ہے -

الہلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود ہے - جلد نہایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشتہ پر سنہري حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ہاف ٹون تصویریں بھي ہیں - کاغذ اور چھپائي کي خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسي زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقي رہگئی ہیں -

(منیجر)

جہان اسلام

یہ ایک هفتہ وار رسالہ عربي ترکی اور اردو - تین زبانونمیں استنبول سے شایع ہوتا ہے - مذہبي سیاسي اور ادبي معاملات پر بحث کرتا ہے - چندہ سالانہ ۸ روپیہ ہندوستاني اور ترکوں سے رشتۂ اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کي سخت ضرورت ہے اور اگر اسکے توسیع اشاعت میں کوشش کي گئي تو ممکن ہے کہ یہ اخبار اس کمي کو پورا کرے -

ملنے کا پتہ ادارۃ الجریدہ في المطبعۃ العثمانیہ چنبرلي طاش نمبرہ صندوق البوستہ ۱۷۳ - استامبول

Constantinople

ایڈیٹر الہلال کي رائے

(نقل از الہلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحہ ۱۵ [۳۶۱]

میں ہمیشہ کلکتہ کے یورپین فرم جیمس مرے کے یہاں سے عینک لیتاہوں - اس مرتبہ مجھے ضرورت ہوئي تو میسرز - ایم ان - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱۸/۱ رپن اسٹریٹ کلکتہ] سے فرمایش کي - چنانچہ دو مختلف قسم کي عینکیں بنا کر انہوں نے دي ہیں ' اور میں اعتراف کرتا ہوں کہ وہ ہرطرح بہتر اور عمدہ ہیں اور یورپین کارخانوں سے مستغني کر دیتي ہے - مزید برآں مقابلۃً قیمت میں بھي ارزاں ہیں ' کام بھي جلد اور وعدہ کے مطابق ہوتا ہے -

[ابو الکلام آزاد ۲ مئي سنہ ۱۹۱۴]

صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائے پر ہمارے لائق و تجربہ کار ڈاکٹرونکي تجویز سے اصلي پتھر کی عینک بذریعہ وي - پي ارسال خدمت کي جائیگي - اسپر بھي اگر اپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدل دي جائیگي -

عینک نکل کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک - عینک رولڈ گولڈ کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۶ روپیہ سے ۱۲ روپیہ تک - عینک اسپیشل رولڈ گولڈ کماني مثل اصلي سونے کے ' ناک چوڑي خوبصورت حلقہ اور شاخیں نہایت عمدہ اور دبیز مع اصلي پتھر کے قیمت ۱۵ - روپیہ محصول وغیرہ ۶ آنہ -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجران عینک و گھڑي - نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلي - کلکتہ

AL-HILAL.
Proprietor & Chief Editor,
Abul Kalam Azad
14. McLeod Street.
CALCUTTA
Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly 4-14

نمبر ۲ کلکتہ: چہار شنبہ ۱۳ شعبان ۱۳۳۲ ھجري جلد ۵
Calcutta: Wednesday, July, 8. 1914.

شذرات

حادثۂ کرانچي

کرانچي کي بائسکوپ کمپني کے مقدمے کے متعلق پچھلے ھفتے ھم نے کچھہ نہیں لکھا - باوجودیکہ ھمیں معلوم ھوچکا تھا کہ مجسٹریٹ نے مقدمہ خارج کردیا ھے -

اسکا سبب یہ تھا کہ تفصیل صحیح کے منتظر تھے اور اُن وجوہ کو معلوم کرنا چاھتے تھے جنکي بنا پر مقدمہ خارج کیا گیا ھے -

جس تار میں مقدمے کے خارج کیے جانے کي خبر دي گئي تھي ' اسی میں میر محمد ایوب صاحب بیرسٹرایٹ لا کرانچی کا یہ بیان بھي نقل کیا تھا کہ " اس فلم کو (حضرة) پیغمبر اسلام (صلے اللہ علیہ وسلم) سے کوئي تعلق نہیں " نیز ظاھر کیا تھا کہ انھوں نے یہ راے فلم کے دیکھنے کے بعد قائم کي ھے -

مجسٹریٹ شہر نے خود جاکر اس فلم کو دیکھا اور اسکے بعد مدعي سے کہا کہ مقدمہ اٹھا لے - اُس نے انکار کیا اور مقدمہ خارج کردیا گیا -

اس تار کے پڑھنے سے یہ خیال پیدا ھوتا تھا کہ بہت ممکن ھے ' اس معاملے میں عام مسلمانوں کو کچھہ غلط فہمی ھوگئي ھو' اور انھوں نے عربي لباس میں تصویریں دیکھکر بجاے خود یہ نتیجہ نکال لیا ھو کہ پیغمبر اسلام (صلے اللہ علیہ وسلم) کو اس عالم میں دکھلایا گیا ھے -

یہ بھي بالکل سچ ھے کہ مراکش ' مصر ' سوڈان ' اور بلاد عرب کے بعض امرا ؤ رؤساء کے متعلق فرانس میں صدھا حکایتیں تصنیف کي گئي ھیں اور ان میں مسلمانوں کي دولت ' خونریزي ' ظلم و سفاکي ' نفس پرستی ' اور حرم کي فرضي زندگی کے مکروہ واقعات دکھلائے گئے ھیں - بعض حکایتوں میں آخري نتائج کسی قدر تحسین نما ھوتے ھیں - مثلاً ایسي حکایتیں جن میں انکي شجاعت ' دوست نوازي ' وفاے عہد ' اور مہمان پرستي کے مناظر بھي آتے ھیں ' تاھم چونکہ مسلمانوں کے متعلق صدھا غلط بیانیوں کا اعتقاد عام طور پر راسخ ھوگیا ھے - اسلیے ان میں بھي کثرت ازدواج ' شدت و افراط طلاق ' اور حرم کي مکروہ و وحشیانہ عیش پرستي کا تذکرہ ضرور ھي آجاتا ھے -

کئي سال ھوے ' ایک باھر کی کمپنی بمبئی میں آئي تھی - میں نے اسکا چھپا ھوا پروگرام دیکھا تھا جسکی سرخی " مولائی حفیظ کا انصاف " تھی - پڑھنے سے معلوم ھوا کہ ایک مراکشی امیر اور ایک فرانسیسی جنرل کی بیوي کا قصہ ھے - مراکشی امیر مولائی حفیظ سلطان مراکش کے ھاں اسے دیکھکر عاشق ھوجاتا ھے اور صحرائی بدؤں کی ایک جماعت بھیجکر گرفتار کرلیتا ھے - فرانسیسی جنرل اپنی حکومت سے طالب اعانت ھوتا ھے مگر وہ کچھہ نہیں کرسکتی ' اور بڑي تلاش و جستجو کے بعد بھی مفقود الخبر عورت کا پتہ نہیں لگتا - آخر وہ سلطان کے پاس جاتا ھے اور اسکے تخت کا پایہ پکڑکے روتا ھے - سلطان متاثر ھوکر وعدہ کرتا ھے اور بادیہ نشین قبائل کے ایک شیخ کو بلاتا ھے - شیخ جاتا ھے اور ایک پرانے کھنڈر کے غار نما تہہ خانے سے عورت کو نکالکر رھا کردیتا ھے -

اسکے بعد مراکشي امیر گرفتار ھوتا ھے اور سلطان کے آگے مقدمہ پیش کیا جاتا ھے - وہ حکم دیتا ھے کہ ایک خونخوار شیر کے پنجرے میں زندہ ڈالدیا جاے -

اس حکایت میں بظاھر تو یہ معلوم ھوتا ھے کہ ایک مسلمان سلطان کے انصاف ' مساوات ' اور عدالت میں عدم امتیاز مسلم و مسیحي کا نمونہ پیش کیا گیا ھے - لیکن در حقیقت اس سے ایک طرف تو مسلمان امرا کي وحشت و نفس پرستي دکھلانا مقصود ھے ' دوسري طرف انصاف کے پردے میں مولاے عبد الحفیظ کي خونخواري اور درندگي ' کہ مجرم کو زندہ شیر کے آگے ڈالدیا !

میں اس فلم کو دیکھنے کیلیے گیا - میرے ساتھہ ایک پارسي شخص تھا - جب مراکشي امیر کے حرم کے وحشیانہ مناظر آتے تو وہ ھنسنے لگتا - میں نے کہا کہ واقعات میں جو جزئیات دکھلاے گئے ھیں وہ عقلاً مستبعد ھیں ' اور کوئي مسلمان ایسا نہیں کرسکتا - اُس نے کہا : " اس حکایت کا مصنف مسلمانوں کا دوست ھے - ایک مسلمان بادشاہ کا انصاف دکھلا رھا ھے - وہ انپر تہمت نہیں تراش سکتا " میں نے کہا کہ اگر تمھارا عقیدہ یہ ھے تو جس غرض سے حکایت لکھي گئی تھي وہ حاصل ھوگئي !

غرض اسمیں شک نہیں کہ اس بارے میں غلط فہمی بھي ھوسکتي تھی ' اور میر محمد ایوب صاحب کی شہادت اسکی تصدیق میں بیان کي گئي تھي -

مگر دوسري طرف مسلمانوں کي درخواست تھي ' جسمیں نہایت وثوق کے ساتھہ دعوا کیا گیا تھا اور پروگرام کی نقل شامل کردي تھی - سینی میٹوگراف کا قاعدہ ھے کہ ھر منظر سے پہلے ایک صفحہ سادہ سامنے آتا ھے جسپر اسکے متعلق مختصر حالات لکھے ھوتے ھیں - صدھا آدمي جو تماشا گاہ میں برافروختہ ھوگئے تھے ' اُن میں کوئي نہ کوئي تو ضرور انگریزي جانتا ھوگا اور اُس نے پڑھا ھوگا کہ کیا لکھا ھے ؟

ایسي حالت میں یہ مان لینا بھي مشکل تھا کہ دعوا سرے سے ایک جاھلانہ حماقت کا نتیجہ ھے اور اسکي کوئي اصلیت نہیں -

CALCUTTA

عام طور پر ایسا باور کرنے کے وجوہ پائے جاتے هیں یا نہیں ؟ تو اسکا فیصله کرانچی کے مسلمان هی بہتر کرسکتے هیں - باهر کے لوگوں کیلیے بہت مشکل ہے که وہ تمام وجوہ و دلائل کا اندازہ کرسکیں - لیکن اب جبکه وہ خود انکار کرتا ہے اور بقول سندهه گزٹ کے " تعلیم یافته " مسلمانوں کی اعانت اسکے ساتهه ہے' تو کم از کم یه بتلانا اسکا فرض ہے که " دي پرافت " سے خود اس نے کیا سمجها تها ؟ اور کس " نبی " کا قصه دکهلا رہا تها ؟ اگر وہ صحیح جواب نہیں دیسکتا تو سمجهه میں نہیں آتا که مقدمه کس بنا پر خارج کردیا گیا ؟

کامرید میں ایک اور تار چهپا ہے' اسمیں لکها ہے که میر محمد ایوب صاحب اب مسلمانوں کے ساتهه اعتراض میں شریک هوگئے هیں اور آیندہ اعتراضي جلسه میں حصه لینگے - یه اگر سچ ہے تو اس معاملے میں انکي راے کا اضطراب و اختلاف بالکل نا قابل فہم ہے - سمجهه میں نہیں آتا که جبکه انکي شہادت مسٹر گربن فیلڈ کیلیے اسقدر مفید هوئي ہے' تو هم کس قسم کا فائدہ حاصل کریں ؟

موجودہ حالت یه بیان کی گئي ہے که کلکٹر کرانچی نے فلم کي ضبطي کا وعدہ کیا ہے' گو قانوناً اسکے دکهانے کیلیے پیکچر پیلس کو پوري آزادي ملگئی ہے -

لیکن همارے خیال میں مسلمانان کرانچی کو صرف وعدوں هی پر مطمئن نه هو جانا چاهیے' بلکه کوشش کرني چاهیے که ایک قطعي فیصله حاصل کریں - اگر انکي کوشش بے سود نکلی تو باهر کے مسلمان انکي اعانت کیلیے هر وقت طیار هیں -

بابو گنگا پرشاد ورما

آنریبل راے بہادر بابو گنگا پرشاد ورما کی وفات هندوستان کي ان ضائعات عظیمه میں سے ہے' جنکے ماتم میں ملک کے هرفرد کو حصه لینا چاهیے -

وہ هندوستان کے اُن مخصوص افراد عالیه میں سے تھے جنهوں نے اپني زندگی کے هرعمل کو سچی خدمت اور بے لوث ملک پرستی کا نمونه بنایا تها' اور جنکا وجود اس صداقت کی ایک زندہ شہادت تهی که سچائی کے ساتهه کام کرنے والے کیونکر اپنے لیے راہ عمل و رفعت پیدا کرتے هیں' اور کس طرح اُن مدارج کو استحقاق و اهلیت کے ساتهه طے کرتے هیں' جنهیں بغیر حق و فضیلت کے حاصل کرنے کیلیے نادان انسان مضطرب رهتا ہے ؟

انکی زندگي کی ابتدا ایک ایسے بے شان و حیثیت طالب العلم کي زندگی سے هوتی ہے' جو میٹرکولیشن کے امتحان میں ناکام رهچکا تها - اسکے بعد انهوں نے " هندوستانی " نکالا' اور صوبجات متحدہ کے ایک اردو اخبار نویس کی زندگی سے پبلک میں آئے -

اس واقعه پر پورے تیس سال گذر چکے هیں - ایک قرن تک یه بے حقیقت ابتدا مختلف راستوں سے اپنے شاندار انتہائی مقصود کي طرف بڑهتی رهی -

لیکن آج هم " هندوستانی " کے ایڈیٹر اور ایک میٹرک فیل هندوستاني کی وفات پر ماتم نہیں کر رهے هیں' بلکه همارے سامنے تیس سال کي ایک شاندار عملی زندگی کے فقدان کا دلخراش ماتم ہے' جو اولو العزمیوں اور فضائل و محاسن سے معمور تهی - وہ اردو کے بہترین ملکی اخبار کے ایڈیٹر تھے - ملک کی سب سے بڑي سیاسي جماعت کے سرگرم رکن تھے - هندوستان کے ایک اهم ترین صوبے کے پولیٹکل اور تعلیمي رهنما تھے' جس نے تیس سال تک ملک کی مصیبتوں کو کم کرنے کے جد و جهد میں بڑے آدمیوں کي طرح حصه لیا' اور اپني قابلیت' دانشمندي' فہم و تدبر' اصابت راے' اعتدال فکر' عزم و ثبات' سچي خدمت' اور بے لوث محنت کا ایسا ذخیرہ فراهم کردیا' جو بجا طور پر هندوستان کی جدید سیاسي و عملی زندگي کی ایک پر فخر سوانح عمري هوسکتا ہے !

ملک کی هر بہتر اور مفید تحریک کیلیے انهوں نے اپنی زندگي کو وقف کردیا تها - وہ ایک ایسی زندگي رکهتے تھے' جو کسی وقت بهي محنت سے خالی نه تهي -

پچیس تیس برس سے همارے ملک میں ملکي کاموں کي زندگی بسر کرنے کا شوق پیدا هوگیا ہے اور اسمیں مقبولیت و مرجعیت اور جلب توجه حکام و حکومت کي بعض ایسي کششیں هیں' جنکي وجه سے هرشخص اس زندگی کے خواب دیکهنے لگتا ہے -

مگر بابو گنگا پرشاد هندوستان کے ان مخصوص لوگوں میں سے تھے' جنکا وجود اس خواب کي سچی تعبیر تهی' اور بہت کم ایسے خوش نصیب هیں جنکے لیے ملکي خدمت کا خواب' خواب پریشاں کی جگه ایک رویاء صادقه ثابت هوا ہے !

اسمیں شک نہیں که انکا احسان صوبجات متحدہ پر اور علی الخصوص لکهنؤ پر سب سے زیادہ ہے' مگر في الحقیقت وہ تمام هندوستان کے خادم تھے' اور همیں چاهیے که انکي زندگي کي عزت کو صوبوں کی تقسیم سے بالا تر سمجهیں - بلا شبهه انهوں نے لکهنؤ کو اپنی بے نظیر دانشمندي اور محنت و جانفشاني سے بہت شاندار بنا دیا' لیکن وہ جو کچهه لکهتے پڑهتے رهے' اسمیں تمام هندوستان کے شاندار بننے کا بهي بیج موجود ہے' اور وہ اس سے کم نمایاں نہیں ہے جسقدر لکهنؤ میونسپلٹي کے کاموں میں نظر آتا ہے - وہ تیس سال تک ایک ایسے عمدہ اخبار کو مرتب کرتے رهے جسکی نسبت همیشه همارا خیال یه رها که وہ اردو کا بہترین اخبار ہے - جسقدر صحیح سیاسي تعلیم اور خالص معلومات وہ اپنے پڑهنے والوں کیلیے فراهم کرتا رها' شاید هي کوئی اور اخبار ایسا کر سکا هو - انکي وفات اردو پریس کیلیے خاصةً ایک حادثۂ شدیدہ ہے -

هندو مسلمانوں کے اتحاد کے متعلق انکے خیالات نہایت قیمتي تھے' اور جہاں تک همیں معلوم ہے' هم وثوق کے ساتهه کہه سکتے هیں که انهوں نے کبهی بهي حمله آورانه قومیت کا وہ افسوس ناک رویه اختیار نہیں کیا' جو بعض هندو اور مسلمان لیڈر اختیار کرتے هیں - وہ همیشه پنجاب کے اُن هندو اخبارات کو ناپسند کیا کرتے تھے جنکي پالیسی کي موجودگي متحدہ هند کے تصور کے ساتهه کبهی بهی جمع نہیں هوسکتی - خود مجهسے انهوں نے بارها کہا که ایسے لوگوں اور اخبارات سے بڑهکر ملک کا کوئي دشمن نہیں - خواہ وہ مسلمان هوں خواہ هندو -

پچهلے دنوں جب میں رامپور سے دهلي جا رها تها تو امروهه کے اسٹیشن پر انسے سرسري ملاقات هوئی - افسوس که یہی آخري ملاقات تهی - هندو مسلمانوں کے اتحاد کے عملی کام کی نسبت عرصے سے میرے بعض خاص خیالات هیں - اس ملاقات میں سرسري طور پر انکا تذکرہ کیا اور کہا که آپ اپنے صوبے میں سب سے پہلے اس کی آزمایش شروع کردیں - انهوں نے پوري مستعدي کے ساتهه اس سے اتفاق کیا تها اور کہا تها که خاص اسی کام کیلیے ایک مرتبه لکهنو آؤ اور صوبے کے بعض دیگر لیڈر بهی شریک صحبت کیے جائیں تو غور و مشورہ کے بعد کام شروع کیا جاے -

اخبار " هندوستاني " کو قائم رکهنا انکي اولین یاد گار ہے - اسکے بعد صوبے کے ارباب راے کو غور کرنا چاهیے که زیادہ مفید اور موزوں صورت میں اور کونسي یادگار هوسکتي ہے ؟ همیں امید ہے که اگر فنڈ کهولا گیا تو بلا استثنا هندو مسلمان' سب شریک هونگے -

هم نے کرانچي کے بعض باخبر اور موثق اشخاص کو تار دیا - اسکے جواب میں جو تحریر آئي ' وہ مراسلات کے صیغه میں درج کردي گئي هے - اسکے مطالعه سے اس مشکل کا اصلي حل منکشف هوجا تا هے -

اس اثنا میں جو مراسلة مسٹر محمد علي نے کي تهي ' وہ بهي معزز معاصر " کامریڈ " نے شائع کردي هے' اور علی الخصوص اسکا وہ حصه قابل غور هے جسمیں میر ایوب صاحب کا آخري تار درج هے -

ان تمام بیا نات کے پڑھنے سے معلوم هوتا هے که جو پروگرام شائع کیا گیا تها' اسمیں حسب قاعدہ صرف فلم کا نام دیا تها اور لکها تها که " عظیم " کا واقعه دکهلایا جائیگا - کوئي تصریح نه تهي که اس واقعه کا تعلق کس شخص سے هے' اور کس نے عظیم کي بیوي کے ساتهه وحشیانه سلوک کیا تها ؟ لیکن جب تماشه دکهلایا گیا تو اسمیں " دي پرافت " (النبي) کا لفظ موجود تها' اور صدها آدمیوں نے اُسے اپني آنکهوں سے دیکها - خود میر محمد ایوب (جنکا اضطراب حال اور متضاد و متذبذب طرز شهادت اس بارے میں نهایت افسوس ناک هے) " کامریڈ " کو لکهتے هیں که " تماشے میں پرافت کا لفظ دکهلایا گیا تها "

معزز مراسله نگار کرانچي وثوق کے ساتهه اپني چشم دید شهادت پیش کرتے هیں که تماشے کے پورے هال میں " دي پرافت " کے معنی " عرب کے نبي " هي کے سمجهے گئے ' تمام یورپین اور پارسي شرکاء نے ایسا هي یقین کیا ' اور مختلف مناظر کو دیکهکر باواز بلند ایسے جملے کہے جن میں " پیغمبر عرب " کي طرف اشارہ کیا گیا تها - تماشے کا " پرافت " بالکل عربي لباس میں تها ' اونٹ پر سوار تها ' معجزات دکهلا رها تها ' اور لوگوں کو مخاطب کرکے ملکوں کے فتح' قوموں کي تسخیر ' مال غنیمت کے حصول ' اور پادشاهت کے قیام کي بشارت دیتا تها - سب سے زیادہ یه که " خوني جهاد " کا حکم بهي اسکے احکام خاص میں سے دکهلا یا گیا تها ' اور لوگوں کو لونڈي غلام بنا لینا اسکا دائمي مشغله تها - یه دونوں چیزیں اُس تصویر کے نمایاں خال و خط هیں جو عموماً یورپ کے سوانح نویس اور علي الخصوص مشنري مصنف پیغمبر اسلام (صلے الله علیه وسلم) کي اپنے دهنوں میں بناتے هیں - ان تمام حالات کي موجودگی میں قدرتي طور پر هر شخص وهي نتیجه نکالیگا جو عام مسلمانان کرانچي نے نکالا ' اور کوئی وجه نهیں که ایسا نتیجه نه نکالا جاتا - اگر " دي پرافت " سے مقصود کوئی اور شخص تها' تو فلم میں اسکي تشریح کردیني چاهیے تهي - تشریح کسي طرح کي نهیں کي گئي - ایک عرب کو مشهور عربی خصائص کے ساتهه پیش کیا گیا ' اور وہ تمام باتیں اسکے ساتهه دکهلائي گئیں جو معاندین شیاطین اسلام کے باني کی نسبت بیان کیا کرتے هیں - پهر کها گیا که یه ایک " نبي " کا قصه هے - ایسي حالت میں سواے اُن عجیب الخلقت عقلوں کے جو شاید کرانچي کے بعض تعلیم یافته مسلمانوں کو دي گئي هوں' دنیا بهر کي عقلیں تو یهي سمجهیں گي که باني اسلام و پیغمبر عرب کا قصه دکهلایا جا رها هے -

رها میر محمد ایوب بیرسٹرایٹ لا کی شهادت کا بیان تو همیں افسوس کے ساتهه کهنا پڑتا هے که میر صاحب نے کرانچي سے باهر کے مسلمانوں کو پهلي مرتبه اپني نسبت معلومات دیتے هوے کوئي مناسب حالت اختیار نهیں کی ' اور بهتر تها که وہ مسئله کي اهمیت اور نتائج کو پوري طرح محسوس کرکے ایک اصلی راہ اعتدال اختیار کرتے - انهوں نے پیکچر پیلس کے مینیجر کي وکالت کا بار لا حاصل اپنے سر لے لیا' حالانکه بغیر اس نا مناسب پوزیشن کے وہ اصلي حقیقت کو غلط فهمیوں سے الگ کرسکتے تهے - وہ کهتے هیں که " جب انهوں نے یه فلم دیکهي تو خیال کیا که ان بهت سے احمقانه فلموں میں سے هے جو فرانس میں مراکش کي زندگي دکهلانے کیلیے تیار کي گئي هیں' اور جنهیں فرانس کے لوگ اپنے اخلاقي اور مذهبي معیار کے مطابق سمجهکر بنایا کرتے هیں "

لیکن ساتهه هي وہ اپنے اُس تار میں جو کامریڈ کو بهیجا هے' صاف صاف یه بهي تسلیم کرتے هیں که " فلم کے مناظر میں " دي پرافت " (النبي) کا لفظ دکهلا یا گیا تها "

یقیناً جس وقت فلم کے مناظر کي نسبت انهیں " مراکشي زندگي " کي تفسیر و توجیه کا خیال هوا تها ' اسي وقت " دي پرافت " کا لفظ بهي اُنکي نظر سے گذرا هوگا -

پهر یه کیسي عجیب بات هے که فلم کے پورے مناظر میں کهیں بهي " مراکش " کا نام نهیں آیا هے' تاهم میر صاحب نے اپنے ذهني قیاس اور خیالي توجیه کي بنا پر سمجهه لیا که یه مراکش کی وہ تصویر هے جو " فرانسیسی معیار اخلاق و مذهب " کے مطابق بنائی گئی هے ' لیکن " دي پرافت " کا لفظ بے شمار اشارات و قرائن کے ساتهه خود فلم کے اندر دکهلایا جا رها تها ' اسکو دیکهکر اور پڑهکر بهي کیا مسٹر محمد هاشم یه راے قائم نهیں کرسکتے تهے که یه پیغمبر عرب کا قصه هے ؟ ان هذا لشی عجاب !

میر محمد ایوب صاحب کا بغیر کسی تصریح و تحریر کے " مراکشي زندگی " کي توجیه کرلینا تو قطعاً معقول هے - کیونکه وہ (بقول مقامی اینگلو انڈین معاصر کے) ایک " تعلیم یافته " اور " انگلینڈ ریٹرن " جنٹلمین هیں ' مگر دوسرے زیادہ عام مسلمانوں کا " دي پرافت " کے لفظ کي موجودگي ' عربي زندگي' عربی لباس ' اور نبوت کے اظهارات اور معجزات کے ادعا کے معائنه کے بعد بهی " پیغمبر عرب و اسلام " سمجهنا اور یقین کرنا معقول نهیں هوسکتا - کیونکه بدقسمتی سے وہ ایسي قابلیتیں حاصل کرنے سے محروم رهے هیں ' جو ایک مسلمان کو باوجود مسلمان هونے کے اسلام کے " خطرناک مذهبی جوش و هیجان " سے غیر متاثر بنا دیتے هیں ! ساء ما یحکمون !

اس سے همارا مقصود یه نهیں هے که هم میر صاحب کے بیانات کو سر تا سر غلط سمجهتے هیں ' یا همارا خیال هے که کرانچي پیکچر پیلس میں جو فلم " عظیم " کي دکهلائي گئي ' وہ یقیناً پیغمبر اسلام (علیه الصلوة والسلام) هي کے متعلق تهي - بلکه هم صرف یه ظاهر کرنا چاهتے هیں که میر صاحب نے اپني راے ظاهر کرنے میں نهایت نادانشمندانه بے احتیاطي کی ' اور غیر مسلم معاصرین کو بغیر کسي قصور کے مسلمانوں پر هنسنے کا موقعه دیا - اگر انکي راے میں فلم کا پیغمبر اسلام کے متعلق هونا قطعي الثبوت نه تها ' تو وہ پوري آزادي کے ساتهه راے دیتے ' لیکن ساتهه هي " دي پرافت " کے لفظ کي تصریح اور دیگر قرائن و اشارات کے مجموعی اثر کو نظر انداز بهي نه کرتے - انکے لیے معتدل راہ عمل یه تهي که وہ ایک طرف تو مسلمانوں کو سمجهاتے که واقعه کي اصلیت میں غلط فهمي اور اشتباہ کی گنجایش نظر آتی هے' اسلیے صبر و تحقیق سے کام لیں' اور وہ خود هي صبر سے کام لے رهے تهے - دوسري طرف حکام کو توجه دلاتے که نبي کے لفظ کا هونا ایک نهایت وزني شهادت اس بات کیلیے هے که دیکهنے والوں کا انتقال ذهني پیغمبر اسلام کے طرف هو - ایسي حالت میں یه فلم یقیناً توهین آمیز هے اور دفعه (٢٩٨) تعزیرات هند اور دفعه ١٢ پریس ایکٹ تک پهنچ جاتي هے - گرین فیلڈ اس بات کیلیے ذمه دار هے که وہ بتلاے که " نبي " کے لفظ سے اسکا مقصود کیا هے ؟ گو وہ اس فلم کا مخترع نهیں ' لیکن قانوناً اسکي تمام ذمه داري اسی کے سر هے کیونکه وہ اس فلم کو دکهلا رها هے -

رها اس امر کا قطعی فیصله که في الحقیقت گرین فیلڈ نے اس فلم کو پیغمبر اسلام کا قصه سمجهکر دانسته دکهلا یا یا نهیں' اور

لیکن اگر اُس مقام کے مسلمانوں کی حالت ایسی نہیں ہے کہ روپیہ کا انتظام هو سکے یا کوئی انجمن اور جماعت کارکن موجود نہیں ہے کہ پورا انتظام کر سکے ' تو اس صورت میں همیں اطلاع دینی چاهیے کہ کم از کم اسقدر انتظام وهاں کے مسلمانوں سے ممکن ہے - باقی کا انتظام جماعت خود کرلیگی -

اگر کسی وجہ سے ایسی حالت ہے کہ کچھہ بھی انتظام ممکن نہیں مگر وهاں کام کی ضرورت بھی شدید ہے' تو یہ تیسری صورت ہے - اس صورت میں بھی متوکلاً علی الله هم اعلان کرتے هیں کہ هم سے بلا توقف خط و کتابت کی جاے - انشاء الله تمام مصارف اپنے ذمے لیکر حسب ضرورت دعاة و سیاحین کا انتظام کردیا جایگا -

(۸) " حزب الله " کیلیے کوئی فنڈ قائم نہیں کیا گیا ہے اور نہ اسکے شرکاء سے ابتک کوئی رقم دائمی یا یکمشت طلب کی گئی ہے - دنیا پہلے روپیہ مانگتی ہے - پھر کام کرتی ہے - لیکن همارے نزدیک ترتیب برعکس هونی چاهیے - همارا اعتقاد یہ ہے کہ جس طرح روپیہ کاموں کیلیے سب سے زیادہ ضروری چیز ہے ' اسی طرح اسکا وجود بہتر سے بہتر کاموں کیلیے سخت و شدید مہلکات و موانع میں سے بھی ہے - هم ابتدا سے اس کام کو آجکل کی انجمنوں اور مجلسوں کے عام قواعد و رسوم سے بالکل الگ هو کر کر رهے هیں ' اور همارے پیش نظر اپنے گذشتہ اور بھلاے هوے نمونے هیں :

لب تشنگی و راہ دگر بردہ ایم ما !

(۹) هم مختصراً یہ بھی بتلادینا چاهتے هیں کہ ان دعاة و سیاحین کا کام کیا هوگا ؟ کیونکہ ابتک اسکا کوئی نمونہ قوم کے سامنے نہیں آیا ہے - بہت ممکن ہے کہ وہ " وعظ " و " تعلیم " اور " تبلیغ و دعوة " کے نام سے کسی غلطی میں پڑجاے -

یہ محض وعظ فروشی کی بساط تجارت بچھانے والا کوئی گروہ نہوگا جو چند دنوں کیلیے ایک دکاندارانہ دورہ کرکے آگے بڑھجاتے هیں ' بلکہ جماعۂ دعاة و سیاحین سے مقصود ایسے ارباب صدق و خلوص هیں ' جو انشاء الله تعالے اپنے کاموں اور اپنی سچی اور راست بازانہ زندگی میں قوم کیلیے ایک نمونہ ثابت هونگے - وہ مجاهدین فی سبیل الله کا گروہ ہے جس نے اپنی تمام بہتر سے بہتر اور اعلی سے اعلی دنیوی امیدوں اور توقعات و تعلقات سے کنارہ کش هوکر اور لذائذ و نعائم حیات کی امنگوں اور خواهشوں سے دل کو صاف کرکے ' اپنی پوری زندگی خدمت دین و ملت کیلیے وقف کردی ہے ' اور الله اور اسکے ملائکۂ مقربین کو اپنی قربانی اور جاں فروشی کے عہد و میثاق کا گواہ قرار دیا ہے - وہ نہ تو دنیا کے طالب هوسکتے هیں اور نہ دنیوی عروجاہ کے خواستگار ' نہ آرام و راحت کے متلاشی هوسکتے هیں ' نہ عمدہ بستروں اور لذیذ و قیمتی غذاوں کے آرزومند ' کیونکہ اِن تمام چیزوں کو وہ اپنے پیچھے چھوڑ آے هیں - اگر ان چیزوں کے طالب هوتے تو خود بخود انھیں کیوں چھوڑ دیتے ؟ وہ الله کی رضا اور اسکے کلمۂ حق کی خدمت کی راہ میں سیر و سیاحت کرینگے ' اور تمام دقتیں اور مصیبتیں جو اس راہ میں پیش آئینگی ' انھیں خوشی خوشی برداشت کرینگے - کیونکہ یہی وہ کانٹے هیں جنکی تلاش میں اُنھوں نے پھولوں کو چھوڑا ہے ' اور یہی وہ درد و بیقراری ہے جسکی محبت میں انھوں نے آرام و راحت کی زندگی کو اُسکے دشمنوں کی طرح ٹھکرا دیا ہے -

وہ فقیروں کی طرح نکلینگے - دیوانوں کی طرح آوارہ گردی کرینگے - اور جہاں کہیں ٹھہرینگے ' خاکساروں کی طرح ٹھہرینگے - نہ تو وہ کسی سے نذر و نیاز لینگے اور نہ کسی پر ایک پیسہ کا بار ڈالینگے - ضرورت کے مطابق انکے کام هونگے - وہ قران کریم کا درس دینگے ' حدیث نبوی کی تعلیمات بیان کرینگے ' عام دینی مسائل و معتقدات سے لوگوں کو باخبر کرینگے ' تعلیم یافتہ اصحاب کے مذهبی شکوک اور موجودہ عہد کے اعتقادات و اعمال الحادیہ کی اصلاح کرینگے - عام مجلسوں میں ' انجمنوں میں ' مسجدوں میں ' ایک واعظ کی طرح جائینگے - ذکر میلاد کی مجلسوں میں مولود پڑھینگے ' اور هر موقعہ پر لوگوں کو الله اور اسکی مرضات کی طرف بلائینگے - مساجد کی جماعت و جمعہ کا صحیح و شرعی انتظام اور اس سے هر طرح کے فوائد و نتائج کا حاصل کرنا انکا ایک بہت بڑا کام هوگا -

صرف انھی کاموں تک انکی همت ختم نہو جائیگی - بلکہ ضرورت پڑیگی تو وہ بیماروں کے شب باش تیمار دار ' ضعیفوں کیلیے بلا عذر خادم ' مسجدوں کیلیے بلا تنخواہ کے خطیب و موذن ' بچوں کے لیے مفت کے معلم ' غرضکہ هر حال میں مسلمانوں کے خادم اور مخدوم ' دونوں هونگے ' اور هر خدمت کو انجام دینے کیلیے مستعد رهینگے -

یہ تو انکے کاموں کی ایک مختصر سی تفصیل تھی - جامع لفظوں میں انکا مقصد یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ " مسلمانوں کے دینی اعتقادات و اعمال کی اصلاح و درستگی ' اور اُنھیں اعتقاداً و عملاً ایک سچا مسلمان ' راسخ الاعتقاد مومن ' اور اولوالعزم و بلند ارادہ مجاهد فی سبیل الله بنادینے کی سعی کرنا ' اور مسلمانوں کے عام طبقات کے اندر وہ تمام معلومات ضروریہ اپنے وعظ و بیان سے پیدا کردینا ' جو ایک عالم و صاحب فضل شخص کو از روے علم و کتاب حاصل هیں "

اسکے لیے ضروری ہے کہ ایسے لوگ مختلف مقامات میں رهجائیں ' اور عرصے تک کیلیے اس طرح مقیم هوجائیں گویا وهی انکا گھر ہے اور وهیں انکو اخیر تک بسنا اور زندگی گذارنا ہے - سلف صالحین کے داعیوں کا یہی اسوۂ حسنہ همارے سامنے ہے - محض ادعائی واعظوں کی چند روزہ گشتوں اور دوروں سے نہ تو کبھی کوئی اثر پیدا هوا ہے - اور نہ کسی گروہ کے اندر اس سے کوئی تبدیلی پیدا هوئی - تبدیلی تعلیم سے پیدا نہیں هوتی بلکہ اون چیزوں سے حاصل هوتی ہے جنکے لیے محض شریعت کے بھیجدینے کی جگہہ انبیاء کرام علیهم السلام کے ظہور و قیام کو الله نے ضروری قرار دیا تھا -

پس وہ اپنے تمام تعلقات و محبوبات سے بے پروا هوکر خدمت اسلام و مسلمین کے رشتے کو ترجیح دینگے ' اور ایک روز سے لیکر سالہا سال تک کیلیے مقیم هوجائینگے ' تا آنکہ انکی خدمات کے قابل اطمینان نتائج پیدا هوجائیں اور مزید قیام کی ضرورت باقی نہ رهے -

انکا طریق درس قرآن و سنت و عموم تعلیم و تبلیغ انهی اصولوں کے ماتحت هوگا جو دعوۂ الهلال کے اصل الاصول هیں -

فقیر ابو الکلام - کان الله لہ -

اطـــلاع

عرب کمپنی سے اطلاع ملی ہے کہ جدہ (پہلوان) آگبوٹ ۲۱ جولائی کو حجاج لیکر جدہ جانیوالا ہے -

نرخ بتفصیل ذیل ہے :

تنتق ۶۰ روپیہ - چھتری ۹۰ روپیہ - سکنڈ سلون فلور ۱۰۰ روپیہ - فرسٹ سلون فلور ۱۲۰ روپیہ - سکنڈ کلاس ۱۴۰ روپیہ - فرسٹ کلاس ۲۰۰ روپیہ - مگر تنتق کا ٹکٹ ۴۰ روپیہ کو بک رها ہے -

محافظ حجاج بمبئی

مسئلۂ قیام الہلال

" مسئلہ قیام الہلال " کا ابتک میں کوئی قطعی فیصلہ نہ کرسکا - میں نے لکھا تھا کہ پہلی جولائی تک فیصلے کو ملتوی رکھا جاتا ہے - آج ۶ جولائی ہے لیکن میرا تذبذب بدستور باقی ہے -

ایک طرف اُن کاموں کو دیکھتا ہوں جنکا وقت ہاتھہ سے نکلا جا رہا ہے اور الہلال کی گرفتاری مہلت نہیں دیتی کہ انکے لیے کافی وقت صرف کروں - " حزب اللہ " کے متعلق تمام ابتدائی مراحل طے ہوچکے ہیں ' کام شروع ہوچکا ہے ' اور آیندہ کاموں کے اجراء کیلیے ضرورت ہے کہ کم ازکم چھہ سات ماہ کلکتہ سے باہر رہا کروں اور تمام کاموں سے الگ ہوکر صرف اسی کیلیے وقف ہو جاؤں ' لیکن اگر ایسا کروں تو الہلال کو کس پر چھوڑوں ؟

دوسری طرف الہلال کی بقا ؤ ضرورت کا سوال ہے - سچی بات یہ ہے کہ خود میری طبیعت بھی گوارا نہیں کرتی کہ اسے بند کردیا جائے -

اگر کسی نہ کسی طرح جاری رکھا جائے ' تو سب سے پہلا سوال مالی مسئلہ کا سامنے آتا ہے - اس دو سال کے اندر جسقدر مجھہ سے ہوسکا خاموشی کے ساتھہ روپیہ لٹاتا رہا - خداے علیم ہی بہتر جانتا ہے کہ کس طرح اب تک کام چلا ہے اور کس قدر مالی قربانیوں کے بعد اسکا ایک ایک نمبر نکالا گیا ہے ؟ اب اقلاً اتنا تو ہو جانا چاہیے کہ جمع و خرچ برابر ہو جائے ' یا آیندہ نقصان بھی ہو تو جزئی ہو -

میری طبیعت کسی طرح منظور نہیں کرتی کہ قیمت بڑھائی جائے یا احباب پر کوئی اور مالی بار ڈالا جائے - حتی کہ کبھی اسکی بھی خواہش نہ کی کہ غیر مستطیع شائقین اور طلبا تک الہلال کو پہنچانے کیلیے کوئی اعانتی فنڈ قائم کیا جائے - ہمیشہ خود ہی صدہا پرچے مفت ' صدہا نصف قیمت پر ' اور اسکے بعد چھہ روپیہ پر جاری کرتا رہا - اسکی وجہ سے مالی نقصان اور زیادہ وسیع ہوگیا ہے -

میں نے توسیع اشاعت کی خواہش کی کہ ہر طرح موزوں اور آسان تھی - میں سچے دل سے اعتراف کرتا ہوں کہ احباب کرام نے اس بارے میں پوری طرح کوشش کی ' اور جسقدر سعی وہ اپنے اپنے حلقے میں کرسکتے تھے ' اس سے ذرا بھی دریغ نہیں کیا - لیکن مشکل یہ ہے کہ نقصانات اسقدر زیادہ ہیں کہ ایک معین و محدود زمانے کی سعی اسکی تلافی کر نہیں سکتی - دو ہزار نئے خریداروں کا جلد پیدا ہو جانا آسان نہیں ہے - نتیجہ یہ نکلا کہ اب تک مطلوبہ تعداد کے مقابلے میں رفتار اشاعت بہت ہی کم رہی - میں سمجھتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ چھہ سات سو خریدار نئے فراہم کیے گئے ہونگے -

بہر حال اکثر مراسلات میں زور دیا گیا ہے کہ چار ہفتے تک اور نتائج کا انتظار کیا جائے اور فیصلے میں جلدی نہ کی جائے - میں اسکی تعمیل کرتا ہوں اور مزید انتظار اور غور و فکر کیلیے آمادہ ہوں - لیکن یہ قطعی اور بالکل ناگزیر ہے کہ اگست کے پہلے ہفتے تک آخری فیصلہ ہو جائے - میرے دوستوں کو یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ آج نہیں ' تین ہفتے کے بعد سہی ' لیکن ایک قطعی فیصلہ بہر حال ناگزیر ہے -

اعلان

جماعۃ حزب اللہ

الا ' ان حزب اللہ ہم الغالبون !

۱۳۳۱ ہجری

(۱) " حزب اللہ " کے مختلف مدارج اور جماعتوں میں سے ایک جماعت " السائحون العابدون " کی ہے - جنکا کام یہ ہے کہ تبلیغ و ہدایت اور نشر و اشاعت تعلیم قرآن و سنت کیلیے ہمیشہ سفر و گردش میں رہیں ' اور جس جگہ زیادہ ضرورت دیکھیں ' وہاں ایک روز سے لیکر سالہا سال تک کیلیے اس طرح مقیم ہوجائیں کہ :

نشستہ ایم کہ از ما غبار برخیزد !

(۲) جو چند طالبان حق اس جماعت میں منتخب ہوے ہیں ' انہوں نے اپنی سیاحت شروع کردی ہے -

(۳) یہ سیاحت ہندوستان اور بیرون ہند ' دونوں کیلیے ہے ' لیکن ہندوستان کو مقدم رکھا گیا ہے ' اور اسی سے کام شروع کیا گیا ہے -

(۴) کن مقامات میں تبلیغ و تعلیم اور احتساب و دعوت کی زیادہ ضرورت ہے ؟ اور کن مقامات میں کس قسم کی ضرورتیں مقدم ہیں ؟ اسکی نسبت صحیح معلومات حاصل کرنے کیلیے " حزب اللہ " کے مفتشین سال گذشتہ اور سال رواں میں تحقیقات کرچکے ہیں - صرف دو صوبوں کے متعلق رپورٹ کی تکمیل باقی ہے - تاہم اس اطلاع کے ذریعہ عام اعلان کیا جاتا ہے کہ مختلف مقامات کے باخبر مسلمان اپنی مقامی معلومات کی بنا پر بھی ہمیں اطلاع دیکر دعاۃ و سیاحین طلب فرما سکتے ہیں -

(۵) جن شہروں ' قصبوں ' اور دیہاتوں میں مسلمانوں کی مذہبی حالت افسوس ناک ہو ' اعمال دینیہ کی پابندی بالکل مفقود ہو ' رسم و رواج ' بدعات و زوائد ' فتنۂ و فساد کا نسبتاً زیادہ ظہور ہو ' عام اخوت و ہمدردی ' مصائب اسلامی کا احساس ' جماعتی کاموں کا شوق ناپید ہو ' تو ایسے مقامات میں سب سے پہلے دعاۃ کو جانا اور قیام کرنا چاہیے - پس ہم چاہتے ہیں کہ اس طرح کے مقامات کے لوگ ہمیں فوراً اطلاع دیں ' اور حسب ضرورت ایک یا دو " داعی " طلب کریں -

(۶) اسکے علاوہ جن مقامات کے مسلمان اپنے یہاں قرآن کریم کا باقاعدہ درس جاری کرانا چاہتے ہوں ' مواعظ و خطبات صحیحہ و صادقہ کے آرزو مند ہوں ' مجالس میلاد اور عام تقریبات میں سچے اور حقیقی اسلامی مواعظ کو سننا چاہتے ہوں ' وہ بھی ہمیں فوراً اطلاع دیں - بحمد للہ سال بھر کی سعی کے بعد ہم طیار ہیں کہ اپنے پیش نظر معیار سے نسبتاً اقرب اشخاص بھیج سکیں -

(۷) دعاۃ و سیاحین کے طلب کرنے کے دو طریقے میں :

پہلی صورت یہ ہے کہ جن مقامات کے مسلمان انہیں طلب کریں ' اقلاً انکے ضروری مصارف کا انتظام خود کرلیں ' اور ایسا کرنا کچھہ مشکل نہیں ہے - صرف ایک محلے کے مسلمان بھی جمع ہوکر چاہیں تو کر سکتے ہیں - اکثر مقامات پر اسلامی انجمنیں قائم ہیں اور وہ اتنا روپیہ فراہم کر سکتی ہیں جو ایک یا دو شخص کی ضروریات کیلیے کافی ہو -

میں ظاهر هونگي : فقال صلی الله علیه وسلم : لا تزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق ' لا یضرهم من خذلهم ' حتی یاتي امر الله وهم غالبون - (مسلم ' ترمذي ' ابن ماجه ' بروایت ثوبان)

وکم من فئة قلیلـة غلبت فئة کثیرة باذن الله والله مع الصابرین ! (۲ : ۲۵)

اور کتنی هی چھوٹي جماعتیں هیں جو الله کی نصرة پاکر بڑي بڑي جماعتوں پر غالب آگئیں اور الله همیشه صبر کرنے والوں کے ساتھه هے !

* * *

اسکے بعد تیسري جلد شروع هوئي - اسکے فاتحۂ آغاز میں بیان کیا گیا تھا که حق و صداقت کا ظهور ایک قانون روحانی اور سنة الهی کے ماتحت هوتا هے جو ابدي غیر متغیر حقیقت کے ساتھه اُس وقت سے کام کررها هے ' جس وقت سے که انسان کیلیے هدایت و ضلالت کي راهیں کھولی گئي هیں - علی الخصوص امة مرحومه کی هدایت و احیاء کیلیے اُس نصرة فرماے حق و عدالة کے کاروبار عجیب و غریب رهے هیں - وه همیشه قیام حق و خذلان باطل کیلیے اپنے چند بندوں کو چن لیا کرتا هے اور انکے دلوں کو حق و هدایت کیلیے کھولدیتا هے - وه گو بظاهر حقیر و ضعیف هوتے هیں لیکن به باطن الله کی روح قاهره انکے اندر کام کرتی هے ' اور نصرة غیبی کے ملائکۂ مسومه انکے ساتھه ساتھه چلتے هیں - خدا انکے تمام کاموں کو اپنا کام بنا لیتا هے اور انکي تمام انسانی قوتوں کي جگه اپنی الهي قوتیں رکھدیتا هے - انکی هر آواز حق و صداقت کي آواز هوتی هے ' اور انکا هر قدم جو اٹھتا هے ' دست الهي کی رهنمائی میں اٹھتا هے - وه چونکه ان بندوں کے ذریعه هدایت امة و قیام حق و عدالة کا کام لینا چاهتا هے ' اسلیے انکے کاموں میں کچھه اس طرح کی قوت فاتحانه و مسخرانه رکھدیتا هے که وه شهنشاهوں کي طرح حکم کرتے اور صاحبان تخت و تاج کی طرح بے خوف و هراس کام کرتے هیں ' اور کوئي انسانی قوت نهیں هوتی جو انهیں نقصان پهنچا سکے ' یا انکے اُن کاموں میں مانع هوسکے جنکو مشیت الهی نے انکے هاتھوں انجام دینا قرار دے لیا هے - وه جب بولتے هیں تو انکي آواز میں صداے حق کي روح بولتي هے جو انساني دلوں کو مسخر اور ارواح متمرده کو مفتوح کر لیتي هے - اور جب نظر اٹھاتے هیں تو انکي آنکھوں سے نور الهی کے شعلے چمکتے هیں جسکی خیره کن روشنی کے مقابلے کی کوئي نظر تاب نهیں لاسکتی - انکي تعلیمات و بیانات کا ایک حرف بھی خدا رائگاں هونے نهیں دیتا ' اور هر لفظ جو صادق نیتوں اور الهي ارادوں کے ساتھه انکي زبان سے نکلتا هے ' ایک روحانی امانت هوتي هے جو مومنین مخلصین اور مسلمین قانتین کے دلوں میں محفوظ و مصئون کردي جاتي هے !

ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا ' تتنزل علیهم الملائکـة الا تخافوا ولا تحزنوا ' و ابشروا بالجنة التی کنتـم توعدون - نحن اولیائکم في الحیاة الدنیا وفی الاخرة ' ولکم فیها ما تشتهي انفسکم ولکم ما تدعون ' نزلا من غفور رحیم - ومن احسن قولا ممن دعا الی الله وعمل صالحاً وقال انني من المسلمیـن ! (۴۱ : ۳۱)

"جن لوگوں نے اقرار کیا که صرف الله هی همارا پروردگار هے اور پھر اپنے کاموں کے اندر اس اعتقاد کا ثبوت دیکر درجۂ استقامت حاصل کرلیا ' سو الله کي طرف سے اطمینانیة اور سکینة کے فرشتے نازل هونگے اور انکو مطمئن کر دینگے که نه تو کسي طرح کا خوف اپنے دلوں میں لاؤ اور نه غمگین هو ! اور اس جنت کی زندگي کي نعمتوں میں رهو جسکا تم ایسے استقامت والے مومنوں سے وعده کیا گیا تھا - دنیا کی زندگي میں بھي هم تمهارے مددگار هیں اور آخرة میں بھی - تم کو طاقت اور اختیـار بخشـدیا گیـا - جس چیـز کو تمهـارا جي چاهے تمهـارے لیے مهیـا هے ' اور جو چیز تم الله سے مانگوگے تمهیں ملجائیگي - یه درجه تمهیں خداے غفور الرحیم کے طرف سے مرحمت هوا هے - اور اس سے بڑھکر اور کس شخص کي بات هو سکتی هے جو لوگوں کو خدا کے نام کی دعوة دے ' نیز اعمال صالحه انجام دے ' اور اسکا دعوا صرف اتنا هی هو که میں مسلمانوں میں سے ایک مسلم هوں ؟ "

پس انکا وجود سر تا سر ایک تائید الهی اور نصرة غیبي هوتا هے جو عام حالات و خیالات سے بالکل متضاد و متخالف حقیقتوں کے ساتھه ظاهر هوتا هے ' اور فتح صداقت و غلبۂ حقانیت کے نئے نئے سامانوں اور بندو بستوں کے ساتھه کام کرتا هے - تا آنکه مشیت الهي پوری هوتی هے ' حق و صداقت کي روشني کفر و ضلالت کي تاریکي پر غالب آتی هے ' " یوم الله " کی عظمت "ایام ابلیسیه" کے کارخانوں کو درهم و برهم کردیتی هے ' اور شیطان اور اسکے مظاهر خبیثیه کي جگه خداے رحمان کی دعوة کي فتح مندي دو پهر کے سورج کی طرح عالم آشکارا هو جاتی هے :

یومئـــذ یفرح المومنون بنصر الله ینصر من یشـاء و هو العـــزیز الحکیـم - وعد اللـــه ' لا یخلف وعده ' و لکن اکثر الناس لا یعلمون - یعلمون ظاهراً من الحیاة الدنیا وهم عن الاخرة هـــم غافلون ! (۳۰ : ۴)

وه دن هوگا که الله کي مدد و نصرت کے ظهور سے ایمان والوں کیلیے خوشی اور راحت هوگي - وه جس کی چاهتا هے مدد کرتا هے - وه عزیز و رحیم هے - یقین رکھو که یه الله کا وعده هے - اور الله اپنے وعده کے خلاف کبھي بھي نهیں کرتا - البته بهت سے لوگ هیں جو اس حقیقت کو نهیں سمجھتے - یه وه لوگ هیں که انکا علم دنیا کي ظاهری زندگي تک محدود هے - اور آخرة سے بالکل غافل هوگئے هیں !

* * *

آخري فاتحۂ جلد جدید ' گذشته جنوري کے مقالات افتتاحیه تھے جو غالباً تین نمبروں میں مسلسل نکلے - اب وقت آگیا تھا که اس دعا کو دهرایا جاتا جو الهـــلال نے اپنا سفر شروع کرتے وقت علانیه مانگي تھی ' اور اس لطف الهی اور توفیق ربانی کے عجائب و خوارق آشکارا کیے جائے که کیونکر اُس نے الهلال کے " بعض مقاصد" کو ڈیڑھ سال کي اقل قلیل مدت کے اندر تکمیل و بلوغ تک پهنچا دیا ' اور کس طرح اسکي غیبي نصرت و تائید نے اُن تمام مهیب اور طاقتور قوتوں کے استیلا و تسلط سے هر موقعه پر اسکي حفاظت کي ' جو اسکي هستي کو بالکل نیست و نابود کردینا چاهتي تهیں ؟ وه کلمۂ حق کا ایک بیج تھا جسے ایک نهایت درمانده و مسکین هاتھه نے محنتوں اور مشقتوں کي راتیں جاگ کر اور بے چینی و اضطراب کے دن کاٹ کر اس امتحان زار صداقت میں تن تنها بویا تھا ' اور نهیں جانتا تھا که هلاکتوں اور بربادیوں کے طوفان اسکے منتظر هیں ' یا فتح و مراد کے فرشتے اسپر اترنے والے هیں ؟ تاهم جبکه اسکا هاتھه زمین پر دانه پھینک رها تھا ' تو اسکي نظریں آسمان پر لگی تھیں - اور جبکه وه زمین سے اپنا معامله شروع کر رها تھا ' تو اسکا اصلي رشته آسمان والے سے تھا - قبل اسکے که زمین بیج کو قبول کرے ' اس نے دعا مانگی تاکه وه آسمانوں میں قبول کرلیا جاے :

و اذا سالک عبادي عني فانـــي قریب اجیب دعوة الداع اذا دعان ' فلیستجیبـــوا لـــی و لیومنوا بی ' لعلهـــم یرشدون (۲ : ۱۸۲)

اور جب میرے بندے میرے بارے میں تم سے سوال کریں تو انهیں کهدو که میں تو انسے بالکل هي قریب هوں - جب کوئي بنده میرے سامنے آتا اور دعا مانگتا هے تو میں هر دعا مانگنے والے کي دعا کو سنتا اور قبول کرتا هوں - دیکھو ! تمهارے ساتھه میرا سلوک کیسا لطف و محبت کا
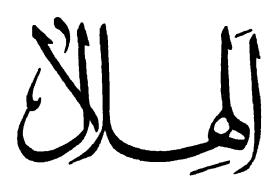
۱۳ - شعبـــان - ۱۳۳۲ هجـــري

فـاتحـــة السنـــة الـثـــالـثـــه

هـذا بيا ن للناس

و هدي و رحمـــة لقوم يوقنون !

فيضي گماں مبرکه عم دل نهفته ماند
اسرار عشق انچه تواں گفت گفته ایم !

الهلال‘ یا دعوة دعدهٔ الاهیه " امر بالمعروف و نہی عن المنکر " کی زندگی کے تیسرے سال کا یہ عہد ابتدائی ہے - چار جلدیں مکمل ہوچکیں اور اس رسالے سے پانچویں جلد کا آغاز ہے :

فالحمد لله في البداية و الانتهاء ‘ و الشكر له في الضراء و السراء ‘ و نسأل الله ان يرزقنا ‘ كمال الحسنى ‘ و سعادة العقبى ‘ و خير الاخرة و الاولى !

میں نے اس سفر کو جس دعاء مقدس سے شروع کیا تھا ‘ اور اسکی ہر شش ماہی منزل کے وصول پر جس دعاء کو ہمیشہ دھراتا رہا ‘ وہی دعا آج بھی رفیق کار و مونس راہ و ملجاء آمال ہے :

رب ادخلني مدخل صدق و اخرجني مخرج صدق ‘ و اجعلني من لدنک سلطانا نصـــيـــرا ! (۱۷ : ۷)

اے پروردگار ! اس سفر میں جو میں نے شروع کیا ہے ‘ ایک بہتر مقام تک پہنچائیو ‘ اور دشمنوں کے ہجوم سے نکالیو تو مدد و مراد کے ساتھہ نکالیو ! گو میں ضعیف و ناتوان ہوں مگر تو اپنی توفیق و نصرة سے کارزار حق و باطل میں مجھے غلبۂ و فتح عطا فرما !

(فواتح سنین و مجلدات جدیدہ)

آغاز اشاعت الهلال سے اس عاجز کا طریقہ یہ رہا ہے کہ ہر نئی جلد کا آغاز ایک مبسوط و مفصل فاتحۃ الکتاب سے ہوتا ہے جو نئی جلد کیلیے مثل دیباچہ یا مقدمہ کے ہوتا ہے ‘ اور ادبیات عربیہ کے خطبات حکمیہ کے طرز پر لکھا جاتا ہے - اُردو میں اس طرح کے فواتح سنین و مجلدات کی تحریر منجملہ الهلال کی مخصوصات و اولیات کے ہے -

یہ فواتح سنین فی الحقیقت الهلال کے تمام مقالات و فصول میں اپنے مطالب و مقاصد کے لحاظ سے ایک خاص اہمیت رکھتے ہیں ‘ اور اسکے تمام مقاصد کا لب لباب اور اسکے تمام جہاد لسانی و قلمی کا خلاصۂ امور و حاصل معتقدات ہیں - اگر ایک طالب حق و بصیرۃ الهلال کی تمام جلدوں کو نظر انداز کردے ‘ اور صرف ان فواتح مجلدات ہی کو نظر و تفکر کے ساتھہ ایک بار پڑھلے ‘ تو میں سمجھتا ہوں کہ اسکے لیے بس کرتا ہے - کیونکہ کار و بار دعوة و اصلاح کے قیام و ظہور ‘ هدایة الاهیه کے اعلان و نتائج ‘ قوانین ربانیه کے اثرات و نفاذ ‘ اور ناموس نصرة حق و خذلان باطل کے عجائب و خوارق متذکرۂ قرآن حکیم کے متعلق جو معروضات و معارف ان میں بیان کیے گئے ہیں ‘ اگر گوش حق نیوش باز اور دیدۂ بصیرة وا ہو تو ان میں سے ہر بیـان موعظۃ و حکمت کا ایک دفتر درس اور تصفیۂ قلوب و تنویر افکار کیلیے ایک صحیفۂ هدایت ہے :

فیضی گماں مبرکه عم دل نهفته ماند
اسرار عشق انچه تواں گفت گفته ایم !

اور ایسا کہنا خود میرے لیے کسی فضیلت و ادعا کا موجب نہیں ہوسکتا - کیونکہ ان میں جو کچھہ لکھا گیا ہے ‘ وہ بکسر قران حکیم سے ماخوذ ہے ‘ اور اسی کے ارشادات کی حرف بحرف ترجمانی ہے - پس اگر دلوں کے ایقان و بصیرة کیلیے اسمیں ہدایت نہیں ہے تو پھر دنیا میں اور کونسی آواز ہے جو انسانوں کو پکاریگی ؟ کونسا ہاتھہ ہے جو گمراہوں کو تھامے گا ؟ اور اور ہے جو تاریکی سے نکالکر روشنی میں پہنچائیگا ؟ و من لم یجعل الله له نورا فماله من نور :

لقد جاء کم من الله نور و کتاب مبین - یهدي به الله من اتبع رضوانه سبل السلام و یخرجهم من الظلمات الی النور و یهـــدیهم الی صراط مستقیـــم (۵ : ۱۸)

بیشک تمہارے پاس الله کی طرف سے روشنی اور ہر بات کو بیان کرنے والی کتاب آئی - الله اسکے ذریعہ سلامتی کے راستے اس شخص پر کھول دیتا ہے جو اسکی رضا چاہتا ہے اور ‘ پھر اسے ہر طرح کی تاریکی سے نکالکر روشنی میں لاتا اور صراط مستقیم پر چلاتا ہے !

ان فی ذالک لذکری لمن کان له قلب او القی السمع و هو شهید ! (۵۰ : ۳۷)

* * *

اس سلسلے میں سب سے پہلے الهلال کی اولین جلد پر نظر پڑتی ہے جسکا مقالۂ افتتاحیه چند ارادوں کے اظہار و اعلان کے بعد حضرۃ باری (عز اسمه) میں ایک خاص دعا مانگتے ہوے ختم کردیا گیا تھا ‘ اور فی الحقیقت اُس مختصر سی دعاء کے دس بارہ جملوں کے اندر ہی الهلال کے کاموں کی پوری تاریخ پوشیدہ ہے -

* * *

اسکے بعد جنوری سنه ۱۹۱۳ میں دوسری جلد شروع ہوئی - یہ وقت وہ تھا کہ ایک شش ماہی کے اندر ہی اندر الهلال کی دعوت ہندوستان کے مشرق و مغرب تک پہنچ چکی تھی ‘ اور اعلاء کلمه ‘ و رفع ذکر ‘ و رجوع قلوب ‘ و اجتماع الناس ‘ و سلطان تبلیغ ‘ و نفوذ دعوة کا ایک ایسا ما فوق العادہ ظہور ارباب حق کیلیے بشارت فرما اور معاندین و منکرین کیلیے حسرت افزا تھا ‘ جو دعوة و انقلاب کی تاریخ میں ہمیشہ تعجب و تحیر کے ساتھہ یاد کیا جائیگا : و ما جعله الله الا بشری لکم و لتطمئن قلوبکم به ‘ و ما النصر الا من عند الله العزیز الحکیم ‘ لیقطع طرفا من الذین کفروا او یکبتهم فینقلبوا خائبین ! (۳ : ۱۲۲)

پس اس جلد کا آغاز دعوة امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی تاریخ سے ہوا ‘ اور اُس سلسلۂ الہی کے بقا و قیام پر توجه دلائی گئی جو حفظ کلمۂ حق ‘ و دفع منکرات ‘ و احیاء امۃ ‘ و ہدایت عموم الناس کیلیے تاریخ اسلام میں ہمیشه اپنی دائمی زندگی کا ثبوت دیتا رہا ہے ‘ اور جسکی پیشین گوئی زبان وحی نے روز اول ہی سے کردی تھی - جب کہ فرمایا کہ امۃ مرحومه کی حیات ایمانی و بقاء معنوی کیلیے ہمیشه ایک طائفۂ مہتدین اور گروہ مومنین صالحین باقی رہیگا - اسکی بہت بڑی علامت یہ ہوگی کہ باوجود قلت تعداد و فقدان اسباب و ضعف ظاہری کے ‘ وہ جیوش ضلالت اور سلطان کفر و فساد پر فتح پائیگا ‘ اور اسکے مخالفین و منکرین کی تمام کوششیں رائگاں جائینگی جو اسکی مقاومت

علــوم القــران
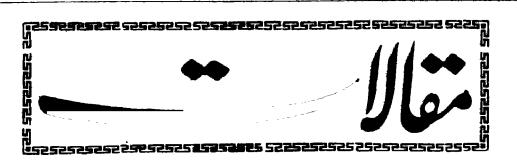
یعنی مسلمانوں نے قران مجید کے متعلق کون کون علوم ایجاد کیے اور ان پر کتني کتابیں لکھیں ؟

(٤)

مباحث باقیه متعلق الفاظ القران

از مولانا السید سلیمان الزیدي پروفیسر عربي پونا کالج

علوم القران کے عنوان سے ایک سلسلۂ مقالات اس جلد کے ابتدائي نمبروں میں شروع هوا تها جسکا آخري نمبر ۲۵ فروري کي اشاعت میں نکلا تها - ان نمبروں میں قران حکیم کے متعلق ۲۰ علوم کا تذکرہ هوچکا هے - لخري عنوان الفاظ القران تها - اسکا بقیه حصه آج سے پهر شروع کیا جاتا هے -

(۲۱ ــ هجــاء القــرآن)

عجائب قدرت الهي کا ایک نمونه یه هے که دنیا میں تقریباً ۵۰۰۰ زبانیں بولي جاتي هیں جو باوجود اختلاف شدید ' حروف هجاء کي آواز میں (باستثناے چند حروف) بالکل متحد ومشترک هیں - لیکن یهه اتحاد و اشتراک انکے الفاظ کے اتحاد و اشتراک پر ذرا بهي موثر نہیں هے - زیادہ سے زیادہ ۳۲ یا ۳۳ حروف هیں جو کم وبیش دنیا کي پانچ هزار زبانوں کے لیے همیشه جدید اور غیر مشترک الفاظ کا ذخیرہ فراهم رکهتے هیں !

عربي زبان تمام السنۂ سامیه سے زیادہ حروف رکهتي هے - عبري جو باعتبار ادبیات و علوم تمام سامي زبانوں میں سب سے زیادہ قدیم هے ' اوسکي بنیاد صرف ان ۲۲ حروف پر هے :

اب ج د - (گ) ہ و ز - ح ط ي - ک ل م ن - س ع ف (پ) ص - ق ر ش ت -

انکا مجموعه ابجد - هوز - حطي - کلمن - سعفص - قرشت - هے - عربي زبان میں ٦ حرف زیادہ هیں : ث خ ذ - ض ظ غ - جنکا مجموعه ثخذ اور ضظغ هے -

اس تفصیل سے تم نے سمجهه لیا هوگا که عربي زبان میں حروف هجاء کي به تبعیت عبري ترتیب کیا تهي ؟ یعني در اصل اسطرح تهي :

اب ج د ' ہ و ز ' ح ط ي ' ک ل م ن ' س ع ف ص ' ق ر ش ' ت ث خ ذ ' ض ظ غ -

بعد از اسلام سب سے اول جس چیز کو عربي زبان حیطۂ تحریر میں لائي ' وہ قران مجید هے - کسي چیز کو لکهنے کے لیے حروف هجا کي ترتیب و تحسین کوئي ضروري شے نہیں ' لیکن اوسکے پڑهنے کے لیے یقیناً سب سے اول حرف هجاء کي ' اور پهر اوسکو بحسن و صحت پڑهسکنے کے لیے حروف هجاء کي ترتیب صحیح و آسان کي ضرورت هوتی هے - چنانچه سب سے پہلے مسلمانوں نے حروف هجاء کو آسان ترین و بهترین ترتیب میں مبدل کیا ' اور تمام هم شکل و متحد الصورت حروف کو یکجا کردیا - مثلاً :

ا ' ب ت ث ' ج ح خ ' د ذ ' ر ز ' س ش ' ص ض ' ط ظ ' ع غ ف ق ' ک ' ل ' م ' ن ' ہ ' و ' ي -

حروف هجاء کے تلفظ کي ایک اور مصیبت تهي - عبري میں که السنه سامیه کي مهذب ترین شاخ تهي ' تلفظ کي صورت یه تهی -

الف - بتهه ' گیمل ' دالهه ' هے ' واو ' زین ' حتهه ' طتهه ' یود ' کاف ' لامیز ' مم ' نن ' سن ' عین ' فے ' صمخ ' قف ' رش ' شن ' تاو -

قران مجید کے لیے حروف هجاء کي تهذیب و ترتیب میں اس اختلاف تلفظ کو بهي دفع کیا گیا اور حتي الامکان ایک متحد و متساوي الصوت تلفظ وضع کیا گیا مثلاً الف ' بے ' تے ' ثے - الخ - یا الف ' با ' تا ' ثا ' الخ -

الغرض یه مباحث ایسے تهے ' جو مسئله تدوین علوم قرانیه میں سب سے اول بحث و ترتیب کے لائق تهے ' چنانچه دوسري اور تیسري صدي کے علمانے ان مباحث پر بهی منفرد و مخصوص کتابیں لکهیں جنکا نام عموماً " هجاء المصحف " هے - ابن ندیم جو چوتهي صدي کا مصنف هے ' اوس نے اس موضوع پر متعدد تصنیفات کا ذکر کیا هے ' جیسے : هجاء المصحف یحیی بن حارث ' هجاء المصحف ابن شیب ' هجاء المصحف احمد بن ابراهیم الوراق - وغیر ذلک -

(۲۲ ــ النقــط و الشــکل في القــران)

عربي زبان میں ابتداءاً حروف هجا میں نقطے نہیں هوتے تهے ' اسلیے اکثر اهل عجم کي نظر میں حروف باهم متشابه معلوم هوتے تهے اور وہ صحیح نہیں پڑہ سکتے تهے - حجاج بن یوسف ثقفي کے تمام اوراق عمل میں سیاهي کے سوا اور کچهه نہیں ' تاهم اگر ان میں کچهه اُجالا هے تو یهي هے که اوس نے قران کو اس مشکل سے نجات دي -

چنانچه چنـد علما کي مدد سے اوس نے نقطے ایجاد کرائے - اس پر بهي غلطي رفع نهوئي تو قران کے الفاظ پر شکل یعني زبر ' زیر ' اور پیش لگائے - اکثر عربي کتابوں میں تم نے " اعجام " اور حروف " معجم " پڑها هوگا - اسکے اصلي معني یه هیں که " لفظ عربي کو عجمي بنانا " چونکه یه نقطے عجمیوں کي خاطر ایجاد کیے گئے تهے ' اسلیے حروف هجاء پر نقطے لگانا گویا " اعجام " هونا تها - یعني عربي لفظ کو عجمي بنانا تها -

چونکه یه علامات بالکل نئي تهیں اسلیے ان کے قواعد و اصول کیلیے مستقل تصنیفات کي ضرورت تهي - علماے اسلام نے یه ضرورت بهی باحسن وجوہ پوري کي اور حسب ذیل کتابیں یادگار چهوڑیں :

کتاب النقط و الشکل خلیل بن احمد (واضع علم عروض) المتوفي سنه ۱۷۰ ھ - کتاب النقط و الشکل محمد بن عیسی ' کتاب النقط و الشکل یحیي بن مبارک یزیدي النحوي المتوفي سنه ۲۰۲ ھ - کتاب النقط و الشکل ابو حاتم سجستاني المتوفي سنه ۲۴۸ ھ (یه کتاب جداول و دوائر پر مشتمل هے) کتاب النقط و الشکل ابن قتیبه دینوري المتوفي سنه ۲۷٦ ھ

ھے ؟ پس چاھیے کہ تم بھی میری سنو اور مجھپر سچا ایمان لاؤ - کچھہ عجب نہیں کہ ھدایت و ارشاد کا دروازہ تم پر کھل جاے "

اور بیشتر اسکے کہ اس سے باھر رد و قبول' فتح و شکست' اور موت و حیات کا فیصلہ ھو' اس نے خود اپنے اندر ھی اسکا فیصلہ کرلیا - اس نے دعا مانگی کہ اگر اسکی امة مرحومہ اور اسکے کلمة الحق کی خدمت کی کوئی حقیقی طلب اسکے اندر موجود ھے' اور نیت کے خلوص اور ارادے کی سچائی کا ایک ادنی حصہ بھی اسے ملا ھے تو اسکو مہلت دی جاے' اور غیبی نصرتوں کا دروازہ اسپر کھل جاے - لیکن اگر ایسا نہیں ھے تو پھر اسکے ساتھہ وھی کیا جاے جسکا ھر تخم باطل اور اعلان فساد مستحق ھے : لاتستوی الحسنہ و لا السئیة (۴۱ :) -

ان اللہ سیبطلہ ' ان اللـــہ لا یصلـــح عمل المفسدین (۱۰ : ۸۱)

اللہ تعالے کا قانون ھے کہ وہ بہت جلد جھوتے کاموں کو باطل کردیگا - اللہ کبھی مفسدوں کے کاموں کو کامیاب ھونے نہیں دیتا !

پس اسکی دعا قبول ھوئی : فستجاب لہ ربہ (۱۲ : ۳۴) اور اسے مہلت بھی دی گئی اور نصرت بھی مرحمت ھوئی - اسکے " بعض مقاصد " تکمیل کو پہنچے ' اور انکی تکمیل کی راہ میں کوئی طاقت مانع نہ ھوسکی : و یحق اللہ الحق بکلماتہ و لو کرہ المجرمون - (۱۰ : ۸۲)

ضرور تھا کہ یہ دعا دھرائی جاتی اور اسکے نتائج سے جو فیصلہ حق و باطل کا کیا ھے وہ عالم آشکارا ھوتا - چنانچہ یہی اعادۂ صحیحہ اور تکرار حقیقت تھی جس سے گذشتہ فاتحة الکتاب شروع ھوا -

اسکے ساتھہ ھی " قانون نصرة حق و خذلان باطل " کے متعلق قران حکیم کی تصریحات اور انکے بعض مخصوص معارف بیان کیے گئے تھے' اور ان علائم و آثار کی توضیح کی تھی جو دعوة الی الحق کیلیے خدا کی بتلائی ھوئی نشانیاں ھیں - پھر " کلمۂ طیبہ " اور " کلمۂ خبیثہ " کے دو درختوں کا حال لکھا تھا جو زمین میں یکساں اسباب و عزائم کے ساتھہ بوئے گئے' ہر ایک نے اپنی شاخوں میں فتح و مراد کا پھل پایا اور دوسرے نے اپنے اوپر ھلاکت اور خسران کی آندھیاں چلتی ھوئی دیکھیں' و مثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثة اجتثت من فوق الارض ' ما لہا من قرار (۱۴ : ۲۶) کلمة طیبة کشجرة طیبة ' اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء (۱۴ : ۲۵)

* * *

پھر ان تمام بیانات سے بھی بڑھکر ایک امر اھم و عظیم تھا جسکو واضح و بین کردینا بہت ضروری تھا - پس تیسرے نمبر میں اس سوال پر بحث کی گئی کہ یہ سب کچھہ جو ھوا اور ھو رھا ھے' اور یہ تمام اظہارات و تصریحات جو بہتوں کی نظروں میں ما فوق العادہ قوتوں کا ادعا اور غیر معمولی مدارج کا اعلان ھے' آغاز کار سے کیے جا رھے ھیں' تو انکا مقصود حقیقی کیا ھے' اور ان تمام کامیابیوں کی فضیلت کس کو پہنچتی ھے ؟

چنانچہ اچھی طرح واضح کردیا تھا کہ نہ تو یہ کوئی غیر معمولی دعوا ھے' اور نہ مخفی طاقتوں اور روحانی خوارق کے ظہور کا کوئی اعلان ھے - بلکہ ایک نہایت ھی عام اور معمولی بات ھے - اتنی معمولی بات کہ ھمیشہ اسکی حقیقت کو تمام انسانوں نے تسلیم کیا ھے - اور اب بھی ھر زبان سے کہلوا دی جاسکتی ھے اور ھر شخص ایک عام بات کی طرح اسے کہتا اور مانتا ھے - تم میں سے کون ھے جسکا یہ اعتقاد نہیں ھے کہ سچی اور نیک بات ھمیشہ کامیاب ھوتی ھے اور حق جس زبان سے نکلے' فتح و مراد کو اپنا منتظر پایگا ؟ پھر اگر ایسا ھی ھوا تو یہ کوئی ایسی نئی بات نہیں ھے جسپر تعجب کیا جاے اور اسے ایک ما فوق العادہ دعوا سمجھا جاے - اسمیں نہ تو سچ بولنے والے کیلیے کوئی فضیلت ھے' اور نہ یہ داعی حق کی غیر معمولی بزرگی و کمال کا کوئی ثبوت ھے - کیونکہ سچ خود ھی اپنا راستہ پیدا کرتا ھے اور دعوة حق خود ھی اپنے خواص دکھلاتی ھے - عام اس سے کہ اسکا بولنے والا کون ھے اور کتنی فضیلت رکھتا ھے ؟

پھر ایک مومن روح کا اعتقاد تو یہ ھونا چاھیے کہ خدا اگر چاھے تو اپنی سچائی کیلیے پتھر کے ٹکروں اور جلانے کی لکڑیوں سے بھی وہ کام لیلیے جو بڑے بڑے انسان نہیں کرسکتے - پھر اگر ایک عاجز و قصورمند ھستی کے ھاتھوں اسکا کوئی کام انجام پاگیا تو یہ کونسی عجیب بات ھے ؟ اگر ایمان مر نہ گیا ھو اور دلوں سے اعتقاد الہی کہو نہ دیا ھو تو نہ صرف ھر مسلمان کو اسے مان ھی لینا چاھیے' بلکہ خود کرکے قوة حق و صداقت کے معجزوں کو آزمانا چاھیے - اور دیکھہ لینا چاھیے کہ خداے ناصر و قیوم انکے ساتھہ کیا کرتا ھے ؟

ایمان و حقانیت تو وہ چیز ھے کہ اسکی پکار بلند کرنے والے کو حق پہنچتا ھے کہ تمام دنیا کو اپنے آگے مسخر اور تمام طاقتوں کو اپنے آگے سربسجود بتلاے - وہ اگر ایسا دعوا کرے تو اسمیں رائی برابر بھی غرور نہ ھوگا - بلکہ ایک ایسی بات ھوگی جیسے کوئی دن کو دن اور رات کو رات کہے - یا یہ کہے کہ دو اور دو چار ھوتے ھیں اور جب پانی برستا ھے تو اناج پیدا ھوتا ھے - کیونکہ وہ مومن ھے اور صرف مومن ھی کو ساری عزتیں' ساری فتح مندیاں' اور ھر طرح کی عظمتیں اور رفعتیں پہنچتی ھیں :

و للہ العـــزة و لرسولہ و للمومنین - و لکـــن المنافقین لا یعلمـــون (۶۳ : ۸)

عزة صرف اللہ کیلیے ھے' اسکے رسول کیلیے ھے' اور مومنوں کیلیے - مگر افسوس کہ جو لوگ منافق ھیں وہ اس حقیقت سے بے خبر ھیں !

(فاتحة السنة الثالثة)

ان تمام فواتح سنین میں دعوة الہلال کی کامیابیوں کا ذکر کرتے ھوے مناسب نہ سمجھا گیا کہ کامیابی کے ان حالات و حوادث پر بھی تفصیل کے ساتھہ نظر ڈالی جاے جن سے اس دعوة الاھیہ کی مدت دو سالہ معمور ھے' اور واضح کیا جاے کہ یہ کامیابی کن کن راھوں اور کن کن صورتوں میں نمودار ھوئی ؟ کیونکہ اول تو یہ موضوع نہایت اطناب طلب تھا - ثانیاً الہلال کے کاموں کے نتائج و سوانح اسقدر روشن اور آشکارا تھے کہ محض سرسری اشارہ اور اجمالی تذکرہ کردینا ھی انکے لیے کافی تھا -

لیکن آج پانچویں جلد کو شروع کرتے ھوے مناسب معلوم ھوتا ھے کہ اس موضوع پر بھی ایک اجمالی نظر ڈالی جاے اور کاروبار دعوت کے تمام دیگر پہلوؤں سے قطع نظر کرکے صرف اسکی کامیابی اور تکمیل مقاصد کے واقعات کو بحث و نظر کیلیے مخصوص کرلیا جاے - تقریباً تین جلدوں سے برابر دعوة الہلال کی کامیابی اور مخالفین منکرین اور معاندین مفسدین کے عدم تسلط و استیلا ' و خذلان اعمال ' و خسران آمال کا ذکر کیا جا رھا ھے - پس ضروری ھے کہ الہلال کی مخالفت و معاندت کی تاریخ و سوانح پر بھی ایک بار نظر ڈال لی جاے - عجب نہیں کہ ضمناً اسمیں بہت سے ایسے مواعظ و بصائر حوالہ قلم ھوں جو شاید کسی مستقل عنوان کے ساتھہ بمشکل تحریر میں آتے -

لیکن قبل اسکے کہ اصل بیان شروع ھو' ایک مختصر تمہید ضروری ھے - اور اسلیے یہ مضمون تین نمبروں میں ختم ھوگا - مگر اس کا ھر ٹکرہ بجاے خود مستقل ھوگا -

و الحمد للہ رب العالمین -

صحیفۂ فطـــرت کا ایک دلچسپ صفحـــه

عـــالـــم نبـــاتات اور حیـــوانات

مختلف الجنـس اشیـاء میں حیـرت انگیـــز مشـــابهـت

(۲)
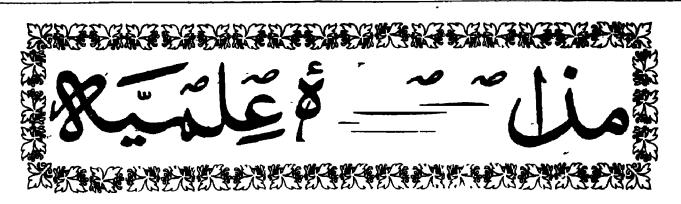
پھولوں کي مشابهت کی جتني صورتیں هیں' ان میں سب سے زیادہ حیرت انگیز (Schuberati (1) grandiflora) نامي پھول کي مشابهت ہے - اسے دور سے دیکھیے تو معلوم هوتا ہے کہ ایک مہربان شکل اور کہن سال آدمي آپکو دیکھه رہا ہے ! هر انساني خط و خال کي شبیه نهایت مکمل طور پر اسمیں موجود ہے اور هو بهو ایک انسان کا چہرہ بنگیا ہے - اسکی هر شاخ میں متعدد پھول هوتے هیں' اور شاخ خم کھا کر عرض میں دهنے سے بائیں طرف چلی جاتی ہے - اسلیے هر شاخ میں بجاے ایک چہرے کے مسلسل کئي چہرے پیدا هوگئے هیں !

آرکڈ کي طرح یہاں بھي مادہ تولید کے ذرات ملکر چھوٹے چھوٹے ڈلے بنجاتے هیں جنہیں مناسب قد کے کیڑے توڑ کے مادہ کو دوسرے پھولوں تـک لیجاتے هیں - اس درخت کے پھول میں جو رس هوتا ہے اسی کي تلاش میں کیڑے آتے هیں' اور عضو رجولیت کے کالم (ستون) پر بیٹھه جاتے هیں - بیٹھتے هی انکے پیر ان طویل اور عمیق شگافوں میں چلے جاتے هیں جو اُسکے تمسخر انگیز چہرے کے هر طرف پیدا هوگئے هیں - جب کیڑا بھاگنا چاهتا ہے تو اُسکے پیر اوپر کی طرف جا کے سیاہ قرصوں (یعنی چہرہ کي آنکھوں) کے ایک تنـگ سوراخ میں پھنس جاتے هیں' اور وہ اپنے پانوں نکالنے کیلیے سخت جد و جہد کرنے لگتا ہے - اس کشمکش میں آنکھوں کے قرص مع مادۂ تولید کي دونوں ڈلیوں کے ٹوٹ جاتے هیں اور اسطرح عروس گل کے حاملہ هو جانے کا سامان پیدا هو جاتا ہے !

جب کبھي کوئی بڑا اور طاقتور کیـڑا پھنستا ہے تو یہ تدبیر پوري طرح انجام پاتی ہے' لیکن اگر چھوٹا اور کمزور کیڑا گرفتار هوا تو پھر وہ نہیں نکل سکتـا - وهیں مرکے رهجاتا ہے' اور وہ مقصد (یعنے تلقیح) فوت هوجاتا ہے جسکے لیے یہ تدبیریں کي گئي تھیں - اسي لیے ان پھولوں کو " ظالم " یا " صیاد " (Pinching trop) پھول بھي کہتے هیں جو اپنے عشق و محبت کي کامجوئیوں میں اسقدر جلاد اور خونریز هیں !

جب کوئي طاقتور کیڑا مادہ تولید نکالکے لیجاتا ہے تو اس مادہ میں ایک ایسي حرکت پیدا هوتي ہے جسکی وجہ سے انکے پھیلے هوے اجزا سمٹکے مختصر هو جاتے هیں - اس سے یہ فائدہ هوتا ہے کہ جب کیڑا دوسرے پھول پر جا کے بیٹھتا ہے تو اُسکے رحم میں یہ مادہ بآسانی داخل هو جاتا ہے - ان پھولوں کے قرب و جوار میں بکثرت بھڑیں اور دوسرے قسم کے کیڑے ملینگے جنکے پیروں میں مادۂ تولید کي ڈلیاں یا اُن آنکھوں کے ٹکڑے لگے هونگے جن سے یہ مادۂ تولید نکالا گیا ہے -

(Acarus calmus) (۱) کے کھلنے کا طریقہ بھي عجیب وغریب ہے - اسوقت اسکے پھولوں کا نقشہ حیرت انگیز طور پر ایک گول صف کے مشابہ هوجاتا ہے !

اس پھول کا تعلق (Orantiaceal) کی قسم سے ہے - یہ در اصل مشرقي ایشیا کا پھول ہے مگر اب دوسرے ملکوں میں بھي هونے لگا ہے' اور جنوبي روس میں تو اسکا مربہ بھي بنایا جاتا ہے - وهیں سے اُسکي جڑیں آتي هیں - ان جڑوں سے ایک قسم کا خوشبودار' محرک' مقوي' مگر تلخ عرق نکلتا ہے جو بعض شربتوں میں طبی طور پر ملایا جاتا ہے -

تلقیح نفس (یعني از خود تلقیح کا هونا اور کسی دوسرے پھول کے مادہ تولید کا عدم حصول جسکو اصطلاح میں Self-pollination کہتے هیں) یا ازدواج نفس (یعني نر اور مادہ الگ الگ نہ هوں - خود هي نر بھي هو اور مادہ بھی جسے اصطلاح میں Autogamy کہتے هیں) همارے سوال کے دائرہ سے خارج ہے کیونکہ هر پھول کا رحم مرکز مادۂ تولید کے نکلنے سے پہلے هي مرجھا جاتا ہے - هاں یہ صحیح ہے کہ نخدہ کے بالائي پھولوں کے رحم میں نیچے کے پھولوں کے عضو رجولیت سے مادہ تولید نکالا جاسکتا ہے' مگر یہ اسیوقت تـک بار آور هو سکتا ہے جب تک کہ اسمیں کیڑوں کي اعانت شریک نہ هو -

لڑکے نہایت شوق سے اس پھول کے بھچے هوے جبڑوں کو

---

(۱) Schubertia ایک درخت ہے جو جنوبي امریکہ میں هوتا ہے - اسکے پتے پیچ و خم دار هوتے هیں - پتیوں کي سطح پر بکثرت باریک بال هوتے هیں اور توڑا جاے تو اندر سے دودھ کي طرح سفید عرق نکلتا ہے - اسکي مختلف قسمیں هیں جنمیں سے ایک مشہور قسم Schu. Grandiflora ہے -

(۱) Acarus یعني ایکرس ایک قسم کا درخت ہے جسکي مختلف قسمیں هیں - ان اقسام میں سب سے زیادہ دلچسپ قسم Acarus Calmus ہے جسکا ذکر مضمون میں آیا ہے - ایکیرس انگلستان میں زیادہ تر ساحلي اور مرطوب مقامات میں هوتا ہے - انگلستان کے علاوہ هندوستان اور شمال امریکہ کے سرد حصوں میں بھی پایا جاتا ہے -

(۲۳ ـــ اجزاء القـــرآن)

هر کتاب تحصیل فوائد اور تسهیل مطالب کي غرض سے مختلف ابواب و فصول پر منقسم هوتي هے - صحف الهیه بهي اس اصول سے مستثنی نهیں - تورات مختلف پرق (فرق) یعني منازل' اور مختلف اصحاح یعني سور پر منقسم هے قران مجید کي اصلي تقسیم معنوي تو سورتوں پر هے' لیکن لوگوں نے تلاوت کی آساني کے لیے مختلف اجزاء پر اسکو منقسم کردیا هے - ان تقسیمات کا مدعی صرف الفاظ و عبارات کي متساوي تقسیم هے' تاکه پڑهنے والوں اور حواله دینے والوں کو سهولت و آساني هو -

قرون اولی کے عباد و زهاد علی العموم قران کی کامل تلاوت ایک هفته میں ختم کردیتے تھے - اس مناسبت سے قران کی سب سے پهلی لفظي تقسیم یه هوئي که سات ٹکڑوں پر منقسم کیا گیا جن میں سے هر ایک کو " حزب " (ٹکڑا) یا " منزل" کهتے هیں که تلاوت قران کا مسافر هر روز وهاں اپنے سفر الی الله کي ایک منزل ختم کرتا هے -

تلاوت کا اس سے زیاده سهل طریقه یه هے که هر مهینے میں ایک بار ختم کیا جاے - اس بنا پر لوگوں نے قران کو تیس روز کے حساب سے برابر برابر تیس حصوں پر تقسیم کردیا' جن کا نام " پاره" یا " جزء " هے -

پهر هر پاره دو برابر حصوں میں منقسم هوتا هے - جنکو " نصف " کهتے هیں - نصف کے بهي دو ٹکڑے هیں جن میں سے هر ایک کا ایک ایک "ربع" هے- لیکن اصلاحاً ایک ٹکڑے کو ربع' دو ٹکڑے کو نصف' تین ٹکڑے کو ثلث' اور چاروں ٹکڑوں کو ملاکر ایک " پاره " کهتے هیں -

قران مجید کے ان مختلف اجزا و اقسام کي تعیین که کهاں سے شروع هوتے هیں؟ کهاں ختم هوے هیں؟ کهاں تک نصف هے؟ کهاں ربع هے؟ کهاں ثلث هے؟ محتاج تالیف و ترتیب تهي' اسلیے دوسري اور تیسري صدي کے علماے نحو و ادب نے اس احتیاج سے بهي قران کریم کو مستغني کردیا - اجزاء القران ابوبکر بن عیاش الموجود سنه ۱۲۷ ح (یه کتاب ۳۰ پاروں کي تقسیم میں هے) اجزاء القران حمید بن قیس الهلالي' اسباع القران (۷ منازل کي تفصیل) حمزه زیات المتوفی سنه ۱۵۶ - اجزاء القران سلیمان بن عیسی' اجزاء القران کسائي نحوي المتوفی سنه ۱۸۸' اجزاء القرآن ابو عمر الدوري الموجود سنه ۲۰۲ -

(۲۴ ـــ مقطوع القران و موصوله)

کسی ایسي کتاب کے لیے جو متنوع المعاني اور مختلف المطالب هو' اوس کو پڑهتے وقت نهایت ضروري هے که عبارت کا توڑ جوڑ اور ختم و شروع ایسے فقره پر کیا جاے' جس سے عبارت بے ربط اور معني مختلط نهوں' اسي کا نام قطع و وصل هے - قران مجید کي تلاوت کے لیے بلکه صحیح طور مطالب سمجهنے کے لیے نهایت ضروري هے که قران مجید کي مقطوعات و موصولات سے واقفیت هو - حسب ذیل کتابیں اسي واقفیت کا ذریعه هیں مقطوع القران و موصوله عبد الله عامر یحصبي قاري شام المتوفی سنه ۱۱۸' مقطوع القرآن وموصوله حمزه بن حبیب الزیات قاري بصره المتوفي سنه ۱۵۶' مقطوع القران و موصوله علي بن حمزه کسائي قاري کوفه المتوفی سنه ۱۸۸ -

(۲۵ ـــ عدد آي القران)

جسطرح عام کتابوں کي هر فصل و باب کي ترکیب فقروں سے هوتي هے - اسي طرح قران مجید کی هر سورة آیتوں سے مرکب هوتي هے - " آیة " عربي میں (اور اُوۃ عبري میں) لغة' نشان و علامت' کے مرادف هے' اور اصطلاحاً عبري میں تورات کے ایک حرف کو بهي اُوۃ کهتے هیں که وه اپنے مدلول علیه کے لیے صرف ایک قسم کا نشان اور علامت هے - لیکن عربي کي اصطلا ح اس سے زیاده وسیع قرار دي گئي هے' اور وه قرآن کے پورے ایک فقره پر حاوي هے -

آیت یا فقره کسکو کهتے هیں؟ کسي کلام مسلسل کے اوس مختصر ٹکڑے کو جو اداے مطلب او ر تفهیم معني میں مستقل هو - اس تعریف کي رو سے ممکن هے که کلام کا ایک ٹکڑا جسکو هم اداے مطلب کے لیے مستقل سمجهتے هوں' تم نه سمجهتے هو' پس یه بالکل ممکن هے که اگر ایک فریق کے نزدیک سوره فاتحه کے سات ٹکڑے هوں یعني سات آیتیں' تو دوسروں کے هاں چهه هوں یا آٹهه' اسي پر پورے قرآن مجید کي تمام آیات کي تعداد کو قیاس کر لو -

قران مجید کے تحفظ و صحت کي اخیر حد یهه هے که مسلمانوں نے اس کے ایک ایک حرف' ایک ایک لفظ' اور ایک ایک آیت کا شمار کر لیا هے - حروف اور الفاظ کی تعداد میں تو زیادت و نقص نهیں هو سکتي' لیکن بربناے تفصیل ما فوق' آیات کي تعداد میں اختلاف راے ممکن هے' چنانچه " علم عدد آي القرآن " کا موضوع یهي مسئله هے -

علم القرءة کي تفصیل میں اوپر گذر چکا هے که فنون قران کے لیے قرون اولی میں ۵ مشهور اسکول (درسگاه) تهے : مکه معظمه' مدینه مبارکه' بصره' کوفه' شام - ان میں سے هر اسکول نے اپني تحقیق و راے کے مطابق آیات قرانیه کی تعداد و شمار پر مستقل رسائل ترتیب دیے هیں -

مکه معظمه

کتاب العدد عطاء بن یسار الفقیهه' کتاب العدد فزائی' کتاب حروف القرآن خلف البزار -

مـــدیـــنه مبارکـــه

کتاب العدد نافع قاري مدینه المتوفی سنه ۱۶۹' کتاب العدد عیسی المدني' کتاب العدد اسماعیل بن ابی کثیر القاري -

کـــوفـــه

کتاب العدد حمزة الزیات قاري کوفه المتوفی سنه ۱۵۶' کتاب العدد خلف النحوی الکوفی' کتاب العدد محمد بن عیسی الکوفي' کتاب العدد علي بن حمزه الکسائي النحوي قاري کوفه المتوفی سنه ۱۸۹ ه -

بصـــره

کتاب العدد ابن معافا' کتاب العدد عاصم الجحدري' کتاب العدد حسن بن حسن بصري' عدد اي القرآن محمد بن مستنیر قطرب المتوفي سنه ۲۰۶ -

شـــام

کتاب العدد یحیی بن حارث الدماري' کتاب العدد خالد بن معدان' کتاب اختلاف العدد وکیع الفقیه -

یه قدما کي تصنیفات هیں' متاخرین میں موصلي (نام نهیں معلوم) کي ذات الرشد' اور ابو معشر عبد الکریم بن عبد الصمد الطبري المتوفی سنه ۴۷۸ کي تعداد الاي القران وغیره اسي فن کی کتابیں هیں-

[الباقي یاتي]

هندوستـان ميں ايـک بڑا کيـڑا هوتاهے جسے " سانپ " کہتے هيں - اسے يه لقب اسليے ملا هے که اسکے (Attacus attas) اگلے پر کے سرے ايسے نظر آے هيں جيسے ايک پر غضب کوبرا (ايک قسم کے زهردار سانپ) کا سرهے جو کسي تصوير کے خاکے ميں دکهايا گيا هے !

اس خاندان کے دوسرے کيڑوں کے اگلے پروں پر بهي بهت سے خوشنما اور تعجب انگيز صفيں هوتي هيں - چنانچه اس ڈروپنگ برڈ (Drooping bird مرجهانيوالي کلي) کو ديکهيے جو " چاند " نامي کيڑے کے اگلے پروں پر نظر آتي هے - يه ' اور اسي قسم کے اور نمونے جو تتليوں اور کيڑوں کے پروں پر هوتے هيں ' گوناگوں وضعوں اور طرح طرح کے نمونوں کا ايک ايسا ذخيرہ جمع کردیتے هيں جن سے مصور بہت فائدہ اٹها سکتے هيں - جب انهيں نئی نئي وضعوں کے القا و الهام کی ضرورت هوتي هے تو فطرۃ کی يه مصنوعات عجيبه و غريبه انکے سامنے نمونه کیلیے آ جاتي هيں - اگر يورپ کي بہت سي صنعتوں اور نقش و نگار کے کاموں کے اصل کا سراغ لگايا جاے تو يقيناً انهي کيڑوں کے پر نکلينگے - کشمير اور هندوستان کي مشهور شالوں کے نمونوں ميں (cethocia) نامي جنس کے نقش و نگار تتليوں هی کے رنگ هيں جنکي نقل اتاري گئی هے -

(مـــرقـــع)

اس مضمون کے ساتهه اُن پهولوں اور کيڑونکا کا ايک مرقع بهی ديا جاتا هے جنکا ذکر گذشته اور آج کے نمبر ميں آيا هے - بائيں جانب سے به ترتيب ديکهتے آئيے - تصويريں دو کالم ميں کردي گئي هيں - پہلے کالم کو ختم کر کے دوسرے کالم کو شروع کيجيے گا :

(۱) " سانپ " نامی هندوستاني کيڑا جو کوبرے کا سر معلوم هوتا هے -

(۲) يه " موت کے آوارہ گرد کيڑے " کي تصوير هے ' جسکے جسم پر انسان کي کهوپريوں کي متقاطع هڈيوں کی شکل هوتي هے -

(۳) يه " مرجهانے والي کلی " هے ' جو " چاند " نامی کيڑے کے اگلے پروں پر نظر آتي هے -

(۴) وہ تتلی جس کے پروں پر انگريزي کے (80) هندسه کی شکل هوتی هے -

(۵) يه گل ڈرو پيولم هے - اسکي شکل هو بهو ايک نهايت عمده لقا کبوتر کي سی هوتی هے - اس پهول کي دو تصويريں دي گئي هيں - ايک تصوير پوري طرح کهلے هوے پهول کي هے - اسي ليے اسميں مشابهت بهت واضح هے - دوسري تصوير ايک نيم شگفته کلي کي هے ' اسليے زياده نماياں نهيں هے -

(۶) اولين نظر ميں يه معلوم هوتا هے که بهت سي انساني کهوپرياں هيں ' جو يکے بعد ديگرے رکهدي گئي هيں ' مگر در حقيقت يه وہ پهلياں هيں جنميں اسنيپ ڈراگن Snap-dragon نامي درخت کے بيج هوتے هيں -

(۷) يه ايکرس کيلمس نامي درخت کے پهول کی تصوير هے جس کا ذکر گذشته نمبر ميں کيا گيا هے -

(۸) يه اس پهول کي تصوير هے جو ايک پير مرد کے مشابه هوتا هے - اس کا ذکر اس نمبر کے گذشته حصه ميں آيا هے -

(۹) Aristolochia کا ذکر اس مضمون کے گذشته نمبر ميں آيا هے - يه اسی کي کلي هے - اس کلي کو اگر ايک رخ سے ديکهيے تو معلوم هوتا هے که راج هنس کے چهرہ کا ايک غير مکمل خاکه هے -

اقتـراعيـات

حقوق پرستـــان انگلستان کے تازہ ترين سوانح و حوادث

اقتراعيه (يعني عورتوں کے سياسي حقوق کے تحريک) دراصل حق انتخاب کا مطالبه هے - يه اس صنف کي طرف سے کيا گيا هے - جسے تورات مقدس کي روايت کے بموجب محض مرد کے دل بهلانے کے ليے پيدا کيا گيا تها - ليکن اس دل بهلانے والے کهلونے کے مطالبات نے اب ايسي خطرناک صورت اختيار کرلي هے که سارا انگلستان درد و اضطراب سے چيخ اٹها هے ' اور جيسا که مقامي اينگلو انڈين معاصر کے مراسله نگار لندن نے لکها هے " انکا وجود انگلستان کے ليے ايک سخت ترين اجتماعي خطرہ هوتا جاتا هے جسکي برباد کن ترقي کي رفتار بهت هي تيز هے - اس اجتماعي خطرہ کا اگر جلد تدارک نه کيا گيا تو مسٹر ڈوايل کا يه اعلان عملاً سامنے آجائيگا که " لوگ قانون کو اپنے هاتهوں ميں لے لينگے ' اور ان عورتوں کو خود سزا دينگے جو مردوں کو سزا دينے ميں اب بالکل ناقابل برداشت هوگئي هيں " -

اقتراعيه کي دراز دستيوں کا دائرہ اسقدر وسيع هوگيا هے که ايک ادنی پوليسمين سے ليکر شاہ عهد تک ' اور گولف اور ٹينس کلبوں کے خيموں سے ليکر مصنوعات نفسيه کي گيلريوں اور مقدس مذهبی مقامات و آثار تک انکي دست درازي سے محفوظ نهيں !

(پوليسمين)

وہ لال پگڑي والی طاقت جسکے تمرکے چهونے سے ڈنڈے کی ايک معمولی جنبش هزارها هندوستاني مردوں کے بهرے مجمع کو منتشر کر ديتي هے ' انگلستان ميں خوبصورت هيئت اور رعب انگيز فيمتي وردي کے اندر بهت با قاعده هے - تاهم گرفتاري کا قصد ايک طرف رها ' اگر محض بچانے کے خيال سے بهي کوئی پوليسمين ان عورتوں کو پکڑتا هے تو بقول مراسله نگار انگلشمين " اس حفاظت کا صله اُسے ايک زنانه ايڑي کے بوٹ کي ٹهوکر کي شکل ميں ملتا هے " !

يه کسي نازک اندام کي لا ابالانه ٹهوکر نهيں هوتي که " ضرب حبيب مبيب " کا لطف آئے ' بلکه ايک ايسي عورت کی جس نے اچهي طرح اس عجيب اسلحه کے استعمال کي مشق کرلي هے ' اور جو وزن ميں ۹ اسٹون (۱) سے بهي کهيں زياده هے ! وہ اسقدر زور سے بے محابا اور اسطرح تاک کے تا اصول ٹهوکر مارتي هے که جنگ پيشه سپاهي حيرت سے مبهوت رهجاتا هے !

هندوستان ميں پوليس کے کسي غير قانوني حکم کي بهي نافرماني کم از کم ۲۴ گهنٹه حوالات ميں رکهنے کے ليے کافی هوتي هے - ممکن هے که آپ انگلستان کو بهي اسی پر قياس کرليں ' اور کهيں که چونکه اس نے اداے فرائض حکومت ميں مداخلت کي هے اسليے دفعه (۲۲۴) عايد کي جاتي هے - اور يقيناً دو سال قيد کي مستحق هے - مگر يه قياس صحيح نهوگا - گوري رنگت کی پوليس گوري آبادي کيليے هم سادہ رو وحشيوں کا سا قانون نهيں رکهه سکتي - انگلستان کا ضابطه فوجداري ايسے موقع پر پوليسمين کو

(۱) ايک اسٹون ۱۴ - پونڈ کا هوتا هے -

چٹکی سے نوچتے هیں' جسکا نام (Antirrhinum) (۱) نہایت هي مناسب اور موزوں ہے -

لارڈ اوبیبري اس پهول کو ایک ایسے مضبوط صندوق سے تشبیه دیتے هیں جسکي کنجي صرف بهونرے هي (Humble bee) کے پاس ہے ' کیونکه چهوٹے چهوٹے کیڑے تاج (Corolla) (۲) کي بند پنکهڑیوں میں سے اپنا راسته نکالنے میں کامیاب نہیں هوسکتے -

اس پهول کي تلقیح کے لیے ایک بڑي زبان والي مکهي کي ضرورت هوتي ہے - اسکا عضو نسائي ایک قسم کي زیر زمین راہ ہے جسمیں سے هوکے کیڑا رس تک پہنچسکتا ہے اور جو بالکل اسکے کنارے میں هوتا ہے - اس راہ کے سرے پر اسکي چهت کي طرف دبے هوے مادہ تولید میں ملفوف اینتهر هوتے هیں - پهول کے امتحان سے صاف نظر آتا ہے که اگر کیڑے اندر جا سکتے تو وہ ان مرکز هاے مادہ تولید کو مس کیے بغیر اس تک پهنچ جاتے -

بڑي مکهي سے یه راہ بالکل بهر جاتي ہے ' اسلیے جب وہ باهر نکلتي ہے تو خود بخود اسکي روئیں دار پیٹهه کے ساتهه مادہ تولید کے ذرات بهي لگ کے چلے آتے هیں -

یه واقعات هیں جن سے اس پهول کے ان بهچے هوے جبڑوں کے حالات کي تشریح هوتي ہے جو اپنے کهلنے کے لیے شه زور کیڑوں کو همیشه صلاے زور آزمائي دیتا رهتا ہے -

اس پهول کا سب سے زیادہ دلچسپ حصه کیپسیول ہے (۳)

(۱) یه ایک قسم کا درخت ہے جسکي ۱۴ قسمیں هیں - اسکا اصلي وطن بحر میڈیٹرینین ہے مگر بسا اوقات کلوفرنیا میں بهي نظر آجاتا ہے -

(۲) " کارولا " پهول کا وہ حصه ہے جو کلي کے اندر اور بار آور حصه کے گرد هوتا ہے - اسکا وجود عموماً معض دو تین پتیوں هي سے عبارت هوتا ہے جو تکمیل نشو کے بعد بڑي هوجاتي ہے - یه پتیاں بالائي غلاف (عمامه) کي پتیوں سے زیادہ خوشنما اور پر رونق هوتي هیں - انگریزي میں انکو (Corolla) کہتے هیں جو ایک لاطیني نژاد لفظ ہے - لغت میں اسکے معني تاج کے هیں - اسي لیے هم نے بهي تاج هي ترجمه کیا -

(۳) وہ ایک تهیلي ہے جسمیں بیج رهتے هیں - عربي میں اسکو " خریط " کہتے هیں -

اس مضمون کا یه مقصد نہیں که اس میں تمام تعجب انگیز مشابہتوں کي ایک مکمل فہرست پیش کي جائے - اگر ایسا کیا جاے تو اس موضوع پر ایک مبسوط کتاب لکهنے والے مصنف کا بوجهه هم اپنے سر لے لینگے حالانکه اسکے لیے بالکل طیار نہیں هیں - همارا مقصود صرف یه ہے که چند دلچسپ صورتوں کا اجمالي تذکرہ کردیں اور اسپر توجه دلائیں که اس موضوع سے تعلیم میں کیونکر فائدہ اٹهایا جا سکتا ہے ؟ پڑهنے والے اپنے تخیل اور مشاهدہ کي قوت سے کام لینگے تو انهیں اس موضوع کے متعلق قریباً بے پایاں سلسلوں کے دریافت کرنے میں کوئی دقت نه هوگي -

(عالم حیوانات)

اب تک تو نباتات کا ذکر تها - اب هم حیوانات کو لیتے هیں -

کیڑوں کے پر جس قسم کے نقش و نگار کے نمونے پیش کرتے هیں' اگر انکو جمع کیا جائے تو انمیں بہت سي مختلف صنعتوں اور تصویروں کا سراغ ملیگا - هم نے اپنے مضمون کے ساتهه صرف ایک دو پروں کي تصویر دي ہے - غالبا ان تصویروں میں سب سے زیادہ تعجب انگیز نشان وہ ہے جو بالکل رومن اعداد کا عدد ۸۰ - یعني 80 لکها هوا دکهائي دیتا ہے - اور جو جنوبي امریکه کي تتلي (Catagramma) نامي کے پچهلے پروں پر هوتا ہے - بے شک یه عدد اس جنس کي تمام انواع میں پوري طرح واضح نہیں ہے' مگر عموماً پچهلے پر کي اندروني سطح پر 80 یا 88 کا نشان ضرور هوتا ہے - اسیواسطے جو لوگ برازیل میں ان تتلیوں کو پکڑتے هیں' وہ انهیں " ایٹتي ایٹ " (اٹهاسي) کہتے هیں -

وہ کیڑے جو موت کا سر (Death's Head) کہلاتے هیں' انکے سینے کے نقش و نگار بهي ایک نہایت دل نشیں منظر ہے - کیونکه وہ انساني کهوپریوں اور انکي متقاطع هڈیوں کي نہایت عمدہ نقل هوتي هیں' اور انهیں دیکهکے جرمن سواروں کے مشہور رسالے کا نشان یاد آجاتا ہے !

جرمني اور پولینڈ میں (جہاں یه کیڑے کثرت سے هوتے هیں) انکو (Death's head phantom " موت کے سر کي تصویر " یا (Wandering death bird) یعني " موت کے آوارہ گرد کیڑے " کہتے هیں - وهاں کے جاهل کسانوں کا عقیدہ ہے که وہ بہت هي منحوس اور بد اثر هیں !

تهي اور کچهه زمين پر کهنچي چلي جاتي تهي - انهي کے ساتهه ساتهه ليدي بلوم فيلد اور انکي همشير بهي باهر نکل آئيں -

بيان کيا جاتا هے که اس واقعه پر شاه يا ملکه نے چنداں توجه نه کي - دربار اس طرح اپني حالت پر رها گويا کچهه هوا هي نهيں - چنانچه جو لوگ پيچهے تهے جب انهوں نے مس بلوم فيلڈ کو مع اپني والده اور همشيره کے اسطرح جاتے ديکها تو وه سمجهے که يه بے هوش هوگئي هے -

يه بيانات هيں جو شائع کيے گئے هيں ' ليکن اصلي واقعه اب اسقدر مختلف اور مخفي هوگيا هے که کچهه نهيں کهلتا ' صورت حال کيا پيش آئي تهي ؟

(ايک تاريخي کليسا)

يه دن انگلستان کے ليے ايک منحوس و نامبارک دن تها ' کيونکه ايک طرف تو دربار کي اسطرح توهين هوئي - دوسري طرف وه اپنے ايک نهايت تاريخي و ديني سرمايه سے محروم هوگيا -

اقتراعي عورتوں نے ڈربي شائر کے مشهور اور تاريخي گرجے ميں آگ لگا دي - ريورينڈ جان رهائيٹيکر اسکے ريکٹر (ايک مذهبي عهده هے) بلاے گئے - ڈربي کا آگ بجهانے والا انجن بهي آيا ' مگر کيا حاصل ؟ چهت گر چکي تهي ' شعلے هوا ميں بلند هو هو کے گاؤں بهر ميں آتشزدگي کا اعلان کر رهے تهے - آفتاب طلوع هوا تو لوگوں نے اس عظيم الشان تاريخي کليسا کي سوخته اور برهنه ديواريں ديکهيں - مشهور طبيعي چارلس ڈارون ' اسکے چچا کي يادگاريں ' اور انکے علاوه اور جسقدر آثار عتيقه اس کليسا ميں موجود تهے ' سب کے سب جلکر خاک سياه هو گئے - وه پرانا خوشنما پرده جو اس کليسا کے آثار محفوظه ميں ايک نهايت ممتاز يادگار تهي ' وه قديم کتابيں جنکو اهل شائر نهايت تقديس و احترام کي نظر سے ديکهتے تهے اور جو پڑهنے کے ڈسک ميں رکهي رهتي تهيں ' وه اسکي عظيم الشان ' محکم ' خوبصورت عمارت جسکو ديکهنے کيليے سياح آتے تهے ' آه ! سب برباد هوگئے ! عورت ' نازک ' حسين ' دلربا ' محبت طلب عورت نے سب برباد کر ديا ! کليسا کي عمارت نارمن طرز تعمير کي ايک خاص يادگار تهي - اگرچه اس عهد کي بني هوئي چيزوں ميں سے صرف ايک جنوبي دروازه هي باقي رهگيا تها ' مگر وه بهي کچهه کم با عظمت نه تها - اس دروازه کے متعلق اثريين (آرکيا لوجسٹس) کا اندازه تها که وه سنه ۱۱۵۰ ع کا بنا هوا هے -

مگر اس تذکره سے کيا حاصل ؟ "عورت" اب بربادي و هلاکت کي ديوي بنگئي هے - وه سب کچهه جلاديگي ! سب کچهه برباد کرديگي !

(گيلري)

تصاوير کے عجائب خانوں اور گيلريوں پر تو اتنے حملے هو چکے هيں که اب معمولي حملوں کا تذکره کوئي خاص دلچسپي نهيں رکهتا - ليکن هم جس واقعه کا ذکر کرنا چاهتے هيں وه اس عام حکم سے مستثني هے - کيونکه اسکے ساتهه ايک خط بهي ملا هے جو اقتراعيات کے جذبات و حيات کا ايک عبرت انگيز آئينه هے -

بونڈ اسٹريٹ ميں مصنوعات نفيسه کي ايک گيلري هے جو "ڈور گيلري" کهلاتي هے - هفته کي ڈاک ميں ايک کم سن اور حسين عورت اپنے گون ميں ايک کلهاڑي چهپاے هوے آئي ' اور نظر بچا کے دو تصويروں کو کلهاڑي سے کهرچ ڈالا - ان دونوں تصويروں ميں سے ايک کا نام " مجروح عشق " تها - يه بارٹولوزي نامي مشهور مصور کي کنده کاري (انگريونگ) کا نمونه تهي ' اور بالاخر اسي حسن کے هاتهوں مجروح هوئي جو دنيا ميں عشق کا حريف قديم هے !

دوسري گرينڈ کيسلي ويدس کي تصوير تهي - اس پر آبي رنگ (واٹر کلر) تها - يه تصوير جان شيپلينڈ کے زور قلم کا نتيجه تهي اور سو پونڈ ميں خريدي گئي تهي - گيليري کے نگران و مهتمم کو کسي طرح اسکا علم هوگيا - اس نے اپنے حسين مجرم کو پکڑ لينا چاها - ليکن يهاں حسن کا ظهور ويسا نرم و لطيف نه تها جيسا که ابتک رها هے - عورت کے پوري طرح گرفت ميں آنے سے پہلے ايک نهايت سخت کشمکش هوئي ' حتى که غريب گيلري کا مهتمم زخمي هوگيا !

جسکا تو قاتل هو اسکے واسطے
کونسي لذت هے خنجر سے لذيذ !

يه عورت مارلو اسٹريٹ کے مجسٹريٹ کي عدالت ميں حاضر کي گئي - گواهي ميں زخمي مهتمم نے تفصيل کے ساتهه بيان کيا که کيونکر اس نے گيلري کے جنوبي و مغربي حصے ميں شيشه ٹوٹنے کي آواز سني ' اور جب وه آيا تو اس نے ديکها که ايک هاتهه کلهاڑي ليے شيپلينڈ کي تصوير کے پاس متحرک هے - پهر آگے آتے ديکهکے کس طرح عورت نے کلهاڑي اس پر بهي اٹهائي مگر اس نے نهايت هشياري سے کام ليا اور فوراً ٹوٹ پڑنے کے بدلے دريافت کيا که اس نے يه حرکت کيوں کي ؟ جسکے جواب ميں عورت نے کها که بس يهي ايک راسته هے جو همارے واسطے اب باقي رهگيا هے -

اس نے کها که دوسري تصوير بهي خراب هوگئي هے -

اسکے بعد ايک خط اسي گيلري ميں پڑا ملا جسکا مضمون يه تها :

" اگر تم ان حرکتوں کو روکنا چاهتے هو تو همارا انصاف کرو - هم اپنے مطالبه سے دست بردار هونے سے پہلے اپني جان ديدينے کے ليے تيار هيں - هم تمام دروازوں کو کهٹکهٹا چکے هيں ' اور هر جگهه سے مايوس هوکے ادهر آئے هيں - بيشک هم گذشته زمانے ميں بهت هي زن نما تهے مگر همارا وه دور ختم هوگيا - اب هم مردوں سے بهي بهتر جنگ کے ليے تيار هيں - تم همکو قتل کرنے کا حکم ديسکتے هو ' ليکن همارے مرنے سے هماري تحريک مرده نهيں هوسکتي - اگر هم ميں سے ايک مرجائيگي تو اسکي جگهه دس بهنيں اور پيدا هوجائينگي - ميں (يعني کاتبۂ خط) بهي جنگ ميں شريک هوگئي هوں "

(خانقاه ويسٹ منسٹر)

ليکن ان سب ميں بربادي کي شديد ترين کوشش وه تهي جو حال ميں کي گئي هے - خانقاه ويسٹ منسٹر اپني اهميت و عظمت کے لحاظ سے انگلستان کي سب سے بڑي خانقاه هے - يهي جگهه هے جهاں کے کليسا ميں شاه انگلستان کي تاجپوشي هوتي هے -

اس ميں ايک بمب کا گولا رکها گيا تاکه اسکي عمارت کا خاتمه کردے - حسن اتفاق سے اسکي ساخت نامکمل رهگئي تهي ' اسليے وه ناقص طور پر پهٹا ' اور خانقاه کي بهترين اشياء مثلاً سکون کا پتهر ' تاجپوشي کي کرسي ' شاه ايڈورڈ کنفيسر کا چيپل وغيره ' بچ گئے - ورنه يه تمام عظيم الشان يادگاريں دهواں بنکر اڑ جاتيں ' اور اس عظيم الشان عمارت کے بهترين حصے بهي گر کر ريزه ريزه هو جاتے !

حق نہیں دیتا که اپنی حفاظت کے لیے اس حمله آور عورت کو ترکي به ترکي جواب دے !

(مجسٹریٹ)

مجسٹریٹ جو هندوستان میں اپنے زیر انتظام شہر کا پادشاہ هوتا ہے' او ر بغیر کسي تامل کے مچھلي بازار کانپور کے ایک نہتے مجمع پر مسلسل ۱۰ منٹ تک ۶۰۰ کار توسوں کي بارش کراسکتا ہے ' اسکي وقعت ان عورتیں اتني بهي تو نہیں کرتیں جتني هندوستان کے کسی بڑے شہر میں پولیس کے جمعدار یا داروغه کي هوتي ہے !

" نیلي هال" اور " گریس رو " دو اقتراعیه عورتیں هیں جنکا چالان چند اقتراعي سازشوں کے سلسلے میں پولیس نے کردیا تها - جب پیشی کا دن آیا تو مسٹر پال ٹیلر نامي مجسٹریٹ کي عدالت میں حاضر کي گئیں - ابهی مسٹر باڈکن وکیل استغاثه نے کهڑے هوکے مجسٹریٹ کو مخاطب هی کیا تها که " نیلي هال " نے پولیس کے جبریه کهانا کهلانے کا افسانه چهیڑ دیا - مسٹر ٹیلر سر جهکائے سنا کیے - تهوڑي دیر کے بعد انهوں نے سر اٹهایا هي تها که هال چیخ اٹهي :

" تم کو اجهي معلوم ہے که هم پر کیا کیا ظلم کیے گئے هیں (یعني کس طرح بجبر کهانا کهلایا گیا ہے ؟) اسلیے اگر تم غیرت مند هوگے تو هم سے آنکهیں چار نه کرسکوگے "

اسکے جواب میں مسٹر ٹیلر نے کہا : " قصور معاف - یه خود کرده مصائب هیں "

اس پر هال برهم هوکے بول اٹهي : " اس کا مزه تم نہیں جانتے - کیونکه تم پر کبهي پڑي هي نہیں "

" رو " نے بهي اپني سہیلي کي تائید کي ' اور نہایت بے باکي سے ظاهر کیا که اسے مجسٹریٹ کا چہره دیکهکے خوف آتا ہے - گویا مجسٹریٹ آدمي نہیں ہے - ایک موانسٹر (عجیب الخلقت جانور) ہے - اس پر مسٹر ٹیلر نے ایک زهرخند هنسي کے ساتهه کہا :

" تم نہیں چاهتیں که میں تمهیں برابر دیکهتا رهوں ؟ کیوں ؟ ایسا هي ہے نا ' یا چاهتی هو ؟ بولو ! "

هال اور برهم هوگئي - جهلا کے بولي :

" اگر تمهیں دن بهر میں تین بار زبردستي کهانا کهلایا جاتا تو تم اسطرح نه هنستے "

اب مجسٹریٹ صاحب بهي ذرا هلے او رکسي قدر غضب آلود سنجیدگي کے ساتهه کہا :

" میں بهي تم پر هنستا هوں پهر کیا تم مجهے بهي الزام دیتي هو ؟ بولو ! "

اتنا سننا تها که " هال " اور " رو " دونوں آگ بگولا هوگئیں اور کئي دفعه زور زور سے چلائیں " مسٹر باڈکن اسے (یعنی غریب مجسٹریٹ کو) روکو "

اسکے بعد اس عجیب الخلقت مقدمے کی کارروائي شروع هوئي - اثناء شہادت میں دونوں نے کئي بار کہا :

" هم نہیں چاهتے که همارا مقدمه چلایا جاے - همکو یوں هی سزا دیدو "

مگر مقدمه کي کارروائي هوتي رهي - ایک پولیس کا گواه پیش هوا - اسکے بعد مقدمه آینده کے لیے ملتوي کردیا گیا - جب " هال " اور " رو " باهر لائي گئیں تو دونوں بہت زور سے چلائیں :

" خیر ' کچهه پروا نہیں - هم لوگ برابر لڑتے رهینگے ! لڑتے رهینگے !! لڑتے رهینگے !!!

(شــاه اور ملکه)

ان واقعات کا ذکر هم نے اس خیال سے کیا که وفاکیش اور اطاعت بردار هندوستان کي همت کے لیے یهي واقعات لرزه انداز و دهشت انگیز هیں ' ورنه جس جماعت کا اسوقت ذکر هو رہا ہے ' وه تو خود وزیر اعظم مسٹر ایسکویتهه کو بر سر مجلس بارها ذلیل و رسوا کرچکی ہے ' اور پهر اتنا هي اسکے طائر جرأت کا سدرة المنتهی نہیں ہے - وه اس عرش عظمت و جلال تک بهي پرواز کرچکي ہے ' جو انگلستان کي دنیا میں احترام و اجلال کي آخرین منزل ہے !!

مسز نیلی هال پولیس کے قبضے میں - کشمکش ' مقابله ' اور بالاخر شکست !

پادشاه کے ساتهه گستاخانه جرأت کي ابتدا تو اس سرفروشانه اقدام سے هوتی ہے جو ایک اقتراعیه نے گهڑ دوڑ کے میدان میں دکهلایا تها ' اور شاهي گهوڑے کو پکڑنے کي لاحاصل کوشش میں اپني جان تک گنوا دي تهي ' مگر اسکے بعد ایک دوسرا واقعه پیش آیا جسکے متعلق انگریزوں کا خیال ہے که " وه مہذب دنیا کي نظروں میں انگریز عورت کي گستاخي اور بد تہذیبی کا ایک شرمناک ترین منظر ہے " - شاید ایسا هي هو !

ڈرائنگ روم کا شاهي دربار تها - شاه اور ملکه رونق افروز تهے ' اور درباري باري باري سے گذر رہے تهے - کوئي گیاره بجنے والے تهے که لیڈي ڈارن شینڈ اپني همشیره مسز والٹروینڈ کي طرف سے مراسم دربار ادا کرکے هٹیں ' اور انکے بعد لیڈي بلوم فیلڈ مع اپني دونوں لڑکیوں کے آگے بڑهیں -

لیڈي بلوم فیلڈ شاه کے حضور آداب بجا لاچکي تهیں اور ملکه کے لیے جهکنے والي هي تهیں که یکایک ایک شیریں اور پر از نغمه و موسیقیت آواز بلند هوئي ' اور تمام دربار حیرت زده هوگیا :

" یور مجیسٹیز ! خدا کے واسطے !! .... "

لیڈي بلوم فیلڈ نے مڑکے دیکها تو انکي لڑکي گهٹنوں کے بل بیٹهي هوئي ہے ' اور دونوں هاتهه شاه اور ملکه کے آگے پهیلا هوے ہے !

یه منظر دیکهکے وه گهبراهٹ میں پیچهے مڑي - اتنے میں اسکي دوسري لڑکي نے بڑهکے اپني بہن کا هاتهه پکڑلیا - جب تک سر ڈي - ڈاسن بهي آ گئے جو لارڈ چمبیرلین کے ساتهه شاه کے بائیں جانب کهڑے تهے - ان دونوں نے چند دیگر اشخاص کي مدد سے مس بلوم فیلڈ کو اسطرح باهر نکالا که کچهه تو لوگوں کے هاتهه میں

هوائی ریل

(ایک گھنٹہ میں ٣٠٠ میل کی رفتار)

ایک عظیم الشان اختراع

قوۃ دفع کے نتائج معجزہ

فرانس کے ایک مشہور مخترع و موجد نے ایک ایسی ریل طیار کی ہے جو موجودہ صدی کا سب سے بڑا محیر العقول معجزۂ علم سمجھی جائیگی - فاصلے کی تکالیف کو دور کرنے اور وقت کی طاقت کو مغلوب کرنے والے آلوں میں کوئی بھی اس ریل کا مقابلہ نہیں کر سکتا - یہ ایک معلق هوا پر چلنے والی ریل ہے جو فی منٹ ٥ میل تک مسافت طے کریگی -

عام ریلوں کی طرح اسمیں سٹیم سے مدد نہیں لی گئی ہے - جس طرح یورپ میں سٹیم کی جگہہ برقی طاقت سے اب بکثرت کام لینے لگے هیں اور اس کو هر جگہہ قدرت کی سب سے بڑی طاقت تسلیم کرتے هیں، اسی طرح هوائی ریل میں بھی برق هی کا دست اعجاز کام کرتا ہے -

اس ریلوے کا نام (Lavitated Railway) ہے - اسکا موجد ایک فرانسیسی ہے جسکا پورا نام عمائل بیشیل (Emile Bachelet) ہے - بیشیل ٢٢ سال تک امریکا کے سرکاری محکمہ تعمیرات میں ملازم رہچکا ہے -

(٢٢ - سالہ جہاد علمی)

بیشیل کو ایک بار خیال هوا کہ اگر هم ثقل کو اسطرح اپنے اختیار میں کرنا چاهیں کہ وہ وسط هوا میں بغیر کسی محسوس سہارے کے معلق رہے تو ایسا کیونکر کر سکتے هیں؟ اس خیال میں وہ ٢٢ سال تک غلطاں و پیچاں رہا - گو اسکی جد و جہد سخت عرقریز و جانفشاں، اور اسکے مقابلے میں نتائج همیشہ مایوس کن اور همت شکن رہے، تاهم اس نے کبھی بھی سر رشتۂ صبر و استقلال هاتھہ سے نہ دیا اور اپنی کوششوں کو برابر جاری رکھا - یہاں تک کہ بالاخر وهی هوا جو هر مستقل اور مسلسل کوشش کے لیے وعدہ کیا گیا ہے، یعنی فرانسیسی اخبارات نے اسکی کامیابی کا اعلان ایک غلغلہ انداز مضمون کے ذریعہ کردیا!

(ایجاد کی روح)

قدرت نے مقناطیس میں قوت دفع وجذب، دونوں رکھی هیں جنکو اصطلاح میں علی الترتیب (Attraction) اور (Repulsion) کہتے هیں -

یعنی جس طرح مقناطیس اپنی کشش کی طاقت سے کسی شے کو اپنی طرف کھینچ سکتا ہے، اسی طرح اسے پیچھے بھی هٹا سکتا ہے -

انسان نے مقناطیس کی قوت جاذبہ کو دریافت کرلیا اور اس سے فائدہ بھی اٹھایا - چنانچہ قطب نما اسی کا صدقہ ہے جسکی برکت سے بڑے بڑے طوفاں خیز اور ناپید کنار سمندروں کے قلب کو چیرتے هوئے جہاز گزر جاتے هیں - لیکن اسکی قوت دافعہ عرصے تک مخفی رهی - بعضوں کو علم هوا بھی تو بیشیل سے پہلے کسیکو اس سے فائدہ اٹھانیکی توفیق نہ ملی -

بیشیل پہلا شخص ہے جس نے اس معطل قوت کی طرف توجہ کی، اور ٢٢ سالہ شب هاے انتظار اور روز هاے امید پر ماتم کرنے کے بعد وہ آج تمام عالم سے خراج تحسین لے رہا ہے! - فنعم اجر العاملین!

(ریل کا نظام)

بیشیل کی ریل میں نہ تو انجن هوتا ہے اور نہ معمولی پہیے هیں، نہ دندانہ دار پہیوں کا کوئی مربوط و باهم وابستہ سلسلہ ہے اور نہ وہ احتکاک (رگڑ) جو بیجان جسم میں حرکت پیدا کردیتی ہے -

پھر یہ ریل کیونکر چلتی ہے؟

گاڑی ایک پٹری پر رکھی رهتی ہے - اس پٹری میں خم هوتے هیں جنمیں مقناطیس کی قوت دافعہ بھری هوتی ہے - جب چلانا مقصود هوتا ہے تو ایک بٹن کو دبا دیتے هیں، جسکے بعد قوت دافعہ کی رو گاڑی میں ساری هوجاتی ہے اور گاڑی اسکے دھکے سے هوا میں بلند هو جاتی ہے - گاڑی کے هوا میں بلند هونے کے بعد قوت دافعہ کا کام ختم هو جاتا ہے -

لیکن صرف گاڑی کے اچھل جانے سے نہ تو اصلی مقصد پورا هو سکتا ہے، اور نہ اسکے لیے یہ ایجاد کسی قابل تحسین اعجوبگی یا ندرت کی مستحق ہے - اسلیے درحقیقت ایجاد کا اصلی کمال اسکے بعد سے شروع هوتا ہے -

موجد نے یہ انتظام کیا ہے کہ گاڑی کے هوا میں بلند هونے کے بعد اسے معاً برقی رو ملجاتی ہے جسکے سہارے پر وہ تھمی رهتی ہے، لیکن دیکھنے والا کو یہ سہارا نظر نہیں آتا -

لیکن برقی رو بھی صرف اسیقدر کر سکتی ہے کہ اسے گرنے نہ دے - آگے بڑھنے کا سوال پھر بھی باقی رهجاتا ہے -

اسکے لیے موجد نے یہ انتظام کیا ہے کہ تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر سولینائڈ رهتے هیں - یہ سولینائڈ مقناطیس کے هوتے هیں - گاڑی کی رفتار جب مزید قوت کی طالب هوتی ہے تو فوراً ان میں قوت پہنچائی جاتی ہے، اور اس قوت کی وجہ سے گاڑی برابر آگے بڑھتی رهتی ہے -

(هوائی ریل کا نمونہ)

لندن کے عین وسطی حصہ میں ایک عالیشان عمارت کے اندر هوائی ریل کا نمونہ رکھا گیا ہے - گرافک کا نامہ نگار خاص اپنے مشاهدہ کو نہایت دلچسپ طرز سے بیان کرتا ہے - یہ نمونہ هلکا سا قریباً ٢٠ سیر پختہ وزن کے برابر هوگا - اسکی گاڑیاں سگار کی طرح گاؤدم شکل کی هیں تاکہ حرکت کے وقت هوا سے زیادہ رگڑ نہ پیدا هو - گاڑیاں زمین سے دو فٹ فاصلے پر برقی آلے کی پیچ درپیچ تاروں کے سہارے پر قائم رهتی هیں - جب برقی بٹن کو
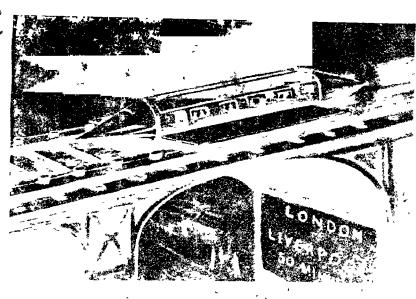
ادبیات

اسـوہ حسـنـہ

هجرۃ نبوي (صلی الله علیه و سلم)

جب که آمـادۂ خوں ہوگئے کفـار قریش ، * لاجرم سـرور عالـم نے کیا عـزم سفـر

کوئي نوکر تھا ، نه خادم ، نه برادر ، نه عزیـز ، * گھر سے نکلے بھي تو اس شان سے نکلے سرور !

اِک فقـط حضرت بوبکـر نے ہمراہ رکاب * اُن کی اخلاص شعاري تھی جو منظور نظـر

رات بھر چلتے تھے ، دن کو کہیں چھپ رہتے تھے ، * که کہیں دیکھـه نـه پائے کوئي آمادۂ شـر

چونکه سو اونٹ کا انعام تھا قاتل کے لیے ، * آپ کے قتـل کو نکلے تھے بہت طالب زر

انہي لوگوں میں سـراقه خلف جعشم تھے * جن کو فاروق [۱] نے کرے کے پہنائے تھے گہر

تین دن رات رہے ثور کی غاروں میں نہاں * تھا جہاں عقرب و افعي کي حکومت کا اثر

بیم جان ، خوف عدو ، ترک غذا ، سختی راہ ، * اِن مصایب میں ہوئي اب شب ہجرت کی سحر

* * *

یاں مدینے میں ہوا غل که رسول آتے ہیں * راہ میں آنکھـه بچھـانے لگے ارباب نظـر

لـڑکیاں گانے لگیں ذوق میں آکر اشعـار * نغمه ہائے " طلع البدر " سے گونج اٹھے گھر

ماں کی آغوش میں بچے بھي مچل جانے لگے ! * نازنینان حـرم بھی نـکل آئیں باھـر !

آل نجـار [۲] چلے شہر سے ہوکـر تیـار * زرہ و جوشن و چار آیینۂ و تیغ و سپر !

* * *

دفعتـاً کوکبـۂ شـاہ رسـل آ پہنچـا * غل ہوا : صـل علی خیـر الناس و بشـر

جلوۂ طلعت اقـدس جو ہوا عکس فگـن * دفعتاً تار شعاعي تھـا ہر اِک تار نظـر

طور سے حضرت موسیٰ کي صدا آتی تھی : * آج ایک اور جھلـک سی مجھے آتی ہے نظر !

* * *

سب کو تھی فکر که دیکھیں یه شرف کسکو ملے * میہماں ہوتے ہیں کس اوج نشیں کے سرور ؟

سب کے کہتے تھے که خلوت گہ دل حاضر ہے ! * آنکھیں کہتي تھیں که در آور بھی طیار ہیں گھر !

* * *

ہاں مبـارک تجھے اے خاک حـریم نبوي * آج سے تو بھی ہوئی خاک حرم کی ہمسر !

صـل یا رب ، علی خیـر نبـي و رسـول !

صـل یا رب ، علی افضـل جـن و بشـر !

[۱] جب ایران فتح ہوا اور کسری کے ملبوسات اور موتیوں کے ہار غنیمت میں ہات آے تو حضرت عمر نے حضرۃ سراقه کو پہناکر دیکھا تھا - کیونکه یه بہت جامه زیب تھے -

[۲] نجار کا خاندان آنحضرت سے ننہالي رشته رکھتا تھا -
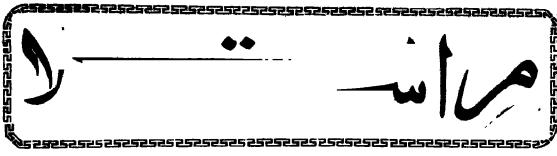
اعلان از جانب خدام کعبہ

میں حسب الحکم جناب خادم الخدام صاحب به اجلاس ارکان اصلیه یه درخواست کرتا هوں که جو جو برادران ملت امسال حج بیت الله شریف کو اپنے اپنے اخراجات سے تشریف لیجانیوالے هیں - وہ براہ کرم انجمن کے دفتر کو جسقدر جلد ممکن هو اطلاع دیں که وہ کس وقت روانه هونیوالے هیں ؟ یہاں به تجویز زیر عمل هے که اُن حضرات کا جو انجمن میں داخل هوچکے هیں ایک منتخب وفد بدین غرض ترتیب دیا جائے که وہ دوران سفر کے کل حالات و ضروریات پر حسبِ منشاء انجمن خدام کعبه ایک ایسي تحقیقات فرمائے جو انجمن کو آئندہ خدمات کے لیے مشیر راہ کا کام دے - نیزجناب شریف مکه اور افیسران دولت عثمانیه سے تبادلۂ خیالات کرکے صاف صاف بتلائے که حجاج وزوارکو کس کس قسم کي تکالیف وضروریات سے سابقه پڑتا هے' اور اُنکے دفع کرنے اور آسانیاں بہم پہنچانے کے کیا ذریعے اور وسائل هوسکتے هیں ؟ اس وفد کي ترتیب کے متعلق بہتر صورت یه هوسکتي هے که جب جانیوالے حضرات کے نام معلوم هوجائیں تو اُن میں سے جند پرجوش' جفاکش' هر معامله پر غائر نظر ڈالنے اور هر معامله کی حقیقت دریافت کرنیوالے حضرات کا انتخاب عمل میں لایا جائے' اور انکو پہلے دهلي شریف لانے اورباهم مشورہ کرنے کي تکلیف دي جائے - یا اگر یه ممکن نهو تو ایک وقت و تاریخ مقرر کي جائے تاکه بمبئي میں اس وفد کي ترتیب اور انتخاب ممکن هوسکے -

میں حسب الحکم ارکان اصلیه به تعمیل فقرہ نمبر ۵ روئداد مذکور الصدر ۲۶ جون سنه ۱۹۱۴ ع کو بمبئي بدیں عرض حاضر هوگیا هوں که حجاج و زوار کے واسطے دوران ایام قیام بمبئي میں خرید ٹکٹ وجائے قیام وروانگي وغیرہ میں انجمن کي جانب سے مع دیگر شیدائیوں کے اپني خدمت بجا لاؤں - انجمن خدام کعبه کي جانب سے گورنمنٹ بمبئي حج کمیٹي کي خدمت میں ایک مراسله بدیں استدعا بهیجدیا گیا هے که انجمن کي خدمات سے فائدہ اُٹھایا جائے - پس امیدوار هوں که جانے والے حضرات جس قدر جلد ممکن هوسکے اپنے اپنے ارادوں سے دفتر کو مطلع فرماویں -

شوکت علي بي - اے - معتمد انجمن خدام کعبه
جمعیت اصلیه دهلي

(بمبئي کا پته :- نمبر ۱۳ اسپلینڈ روڈ - مکان انربل سر فاضل بهائي کریم بهائي - بمبئي)

اپیل برائے وظائف

همارے قوم کو ابهي پورے طور سے معلوم نہیں هے که علیگڈہ کالج میں صدها طلبا نے جو اعلی تعلیم حاصل کي هے ان میں بہت بڑي تعداد ایسے طلبا کي هے جنکو اگر کالج اور کانفرنس سے مالي مدد نه دي جاتي تو وہ علم کي نعمت سے قطعاً محروم رہ جاتے - انجمن " القرض " اور آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کو جسقدر آمدني قوم کے روشنضمیر اصحاب کي فیاضي کي بدولت هوتي رهي هے اسکا بڑا حصه قوم کے هونهار غریب طلبا کي امداد میں صرف هوتا رها هے' جسکا نتیجه یه هے که ملک کے تمام صوبجات میں قومي کالج کي تعلیم اور تربیت یافته نه صرف نظر آتے هیں بلکه با اثر اور با وقعت مدارج پر ممتاز هیں -

سر سید علیه الرحمة اور نواب محسن الملک مرحوم کے زمانه میں وظائف کیلیے خاص چندہ هوتا تها اور اس کا فنڈ علحدہ رهتا تها - لیکن اسکے بعد جب کانفرنس کے کام میں وسعت هوئي اور اسکي آمدني میں اضافه هوا تو اسي میں سے وظائف کے لئیے بڑا حصه صرف هوتا رها - لیکن سنه ۱۹۱۱ ع میں مسلم یونیورسٹي کیوجه سے کانفرنس کیلیے چندہ قطعاً وصول نہیں کیا گیا' اور سنه ۱۲ و ۱۹۱۳ ع میں جنگ بلقان اور عام قومي انتشار کے سبب سے کانفرنس کي آمدني بہت کم هوئي - با وجود اسکے وظائف کي تعداد اور مقدار میں کمي نہیں کیگئي' اور پچھلے سال تک تقریباً ایک هزار روپیه ماهوار وظائف پر صرف هوتا رها - لیکن گذشته تین سالوں میں چونکه آمدني نہیں هوئي اسلیے یه خرچ اس رقم میں سے کیا گیا' جو گذشته چهه سال میں پس انداز کي گئي تهي - مگر اب سب خرچ هوچکي هے' اور اب نه کانفرنس فنڈ میں گنجایش هے' اور نه وظائف فنڈ میں' اور حالت یه هے که کالج میں داخله کا وقت قریب آنے کي وجه سے درخواستوں پر درخواستیں طلباء کي چلي آرهي هیں' اور ان میں بہت سے ایسے هیں جن کي اگر مدد نه کي جائے تو ان کو تعلیم ترک کرنا پڑیگي - میں عرصه سے ممبران سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹي کي توجه اسطرف مبذول کررها هوں اور رؤسا کي خدمت میں عرضداشتیں بهیج رها هوں لیکن اسوقت تک کچهه نتیجه بر آمد نہیں هوا -

ممکن هے که کسي کو یه خیال هو که یه مدد صرف ایک کالج کے لیے چاهي جاتي هے' اور مسلمانوں کي تعلیمي ضرورتیں سب جگه یکساں هیں - اگر کسیکا ایسا خیال هو تو وہ قابل اصلاح هے' کیونکه علیگڈہ کالج میں طلبه علیگڈہ خاص کے تعلیم نہیں پاتے بلکه جو مدد دي جاتي هے وہ هندوستان کے کل صوبجات کے مستحق طلبه کو دي جاتي هے - علاوہ اسکے یه خوب سمجهه لینا چاهیے که تمام صوبجات کے هونهار طلبه کي خواهش هوتي هے که وہ علیگڈہ کالج میں تعلیم پاویں - لیکن اگر ان کي مدد نه کي جاوے تو ان میں سے بہت سے نا کام رهتے هیں - اسلیے اس کالج کے غریب طلبا کي مدد کرنا في الحقیقت کل ملک کے مسلمانوں کي تعلیم میں مدد کرنا هے - آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس اس کالج کے طلبه کی مدد اسي وجه سے کرتي که یه دار العلوم مرکزي هے' اور اسکے ذریعه سے کل صوبجات کے هونهار مسلمانوں کي مدد هوسکتي هے - علاوہ ازیں کانفرنس کے وظائف صرف کالج تک محدود نہیں هیں بلکه یه وظائف تمامي صوبجات میں اور مختلف کالجوں میں دیے جاتے هیں - اسوقت علاوہ علیگڈہ کے لاهور' بریلي' میرٹهه' لکهنؤ' اله آباد' کلکته' پونا' بمبئي' ناگپور' جے پور - وغیرہ میں یه وظائف دیے جاتے هیں' بلکه بعض طالبعلموں کو انگلستان کي تعلیم کے لیے بهي وظیفه دیا جاتا هے - ماسواء اسکے وظائف کسي خاص تعلیم کے لیے مخصوص نہیں هیں' بلکه آرٹ کي تعلیم انجنیري' ڈاکٹري' ٹریننگ وغیرہ کے لیے هر قسم کي مدد دي جاتي هے - ان وجوہ سے کانفرنس کے وظائف کو مقامي وظیفه خیال کرنا بالکل غلط هے -

پس اب یه اپیل قوم سے کي جاتي هے' اور استدعا هے که وظائف فنڈ کے لیے جو جس سے هوسکے وہ جلد عطا کرے - اس مصرف سے بہتر هماري قوم میں اور مقاصد بہت کم هو سکتے هیں - بیسیوں درخواستیں رکهي هوئي هیں اور انکي منظوري کا انحصار اسي پر هے که وظائف فنڈ میں کچهه روپیه وصول هو -

(آفتاب احمد آنریري جائنٹ سکریٹري آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس)

دباتے هیں تو فوراً گاڑیاں الیومیدیم کے تاروں سے علحدہ هوکر هوا میں معلق هوجاتي هیں - اس کے بعد آلۂ دافع (پروپیلر) کے ذریعہ حرکت کہاتے هي تیر کیطرح اس تیزي سے دوڑنے لگتي هیں که انساني نظر ان کا پیچھا نہیں کرسکتي -

(شرح رفتار)

اس قسم کي ریل گاڑیوں میں نه تو خود گاڑیاں کوئي وزن رکھتي هیں ' نه سڑک کوئي مقاومت (Resistance) کرتي ہے' اور نه پہیوں اور انکي رگڑ کا جھگڑا ہے - اسلیے یه کہنا بالکل بجا هوگا که رفتار کي سرعت کا دار و مدار صرف هوا کي مقاومت پر ہے - جہاں هوا کا فشار اور دباؤ Pressure یا تصادم کم هوگا' وهاں یقیناً اسکي رفتار بھی زیادہ هوگي' اور جہاں یه دونوں یا ان میں سے کوئي ایک زیادہ هوگي' اسي کے تناسب سے رفتار میں بھی کمی هوتی جائیگی -

خیر' یه تو اصولی بحث تھی - سوال یه ہے که اسوقت تک اسکی رفتار کا اوسط کیا رہا ہے ؟ اسوقت تک جسقدر تجربے هوچکے هیں انکی بنا پر موجد کا اندازہ یه ہے که اس ریل کی شرح رفتار ۳ سو میل فی گھنٹه هوگی !

(مراسلات اور مسافر)

موجد نے اسوقت تک جو نمونه پیش کیا ہے ' وہ صرف نامه بري کے لیے موزوں ہے - چنانچه خود موجد کو بھی اس کا اعتراف ہے - وہ اس ریل کو صرف ڈاک کے لیجانے کے لیے پیش کرتا ہے' البته اسکا دعوی ہے که یه نظام اصلاً مسافروں کے لے جانے سے بھی عاجز نہیں ہے - اسمیں کسیقدر اضافه و ترمیم کی ضرورت هوگی - اسکے نزدیک جن گاڑیوں پر مسافروں کو لیجانا هو' اُن میں ایک پٹري کے بدلے دو پٹریاں اور سوالے نائد کے بدلے آلۂ محرک Motor اور هوائي دافع Aerial propellor لگانا چاهیے -

(پیرس سے سینٹ پیٹرزبرگ دس گھنٹوں میں)

هوائي ریل کے ذریعه پیرس سے پیٹرز برگ میں (جن کا باهمی فاصله ۳۰۰۰ میل ہے) صرف - ۱۰ گھنٹے کے اندر جاسکتے هیں - اسي طرح هوائي ریل لندن سے برلن تک ۵ گھنٹوں میں پہنچ جائیگي - پلائي موتھ سے ایک خط کا جواب تین گھنٹه کے اندر آسکیگا !

(هوائی ریل کا مستقبل)

اس کا موجد اس بات کا مدعي ہے که اگر پروپیلر مضبوط هو اور برقي طاقت کافي پیمانه پر طیار هوسکے' تو هوائی ریل کے ذریعه فی گھنٹه ۶۰۰ میل تک جاسکتے هیں ' یعني اسکی رفتار ایک منٹ میں ۱۰ میل هوگی - اس کا خرچ بھي بہت کم هوگا - یعنی ۳۰۰ میل تک آدھ سیر وزن لے جانے میں صرف ۲ پیسه خرچ هوتا ہے -

(تین تصویریں)

اس مضمون کے ساتھه تین تصویریں دي گئي هیں :

(۱) پہلي تصویر میں اس ریل کے داخلي آلات دکھلائے گئے هیں - ماسٹر کینھه الڈرٹن نامی ایک بچه بٹھا دیا گیا ہے - کیونکه ابھي ریل اسقدر چھوٹی ہے که بڑے آدمي کي اسمیں گنجایش نہیں -

(۲) دوسري تصویر " گریفک " لندن کے نامه نگار نے بنا ئی ہے ' اس سے ریل کي بیروني شکل کا جو مثل سگار کے گاؤ دم ہے' اندازہ کیا جا سکتا ہے - اگر ریل لندن میں جاري هوئي تو اسکي صورت ایسي هوگي -

(۳) تیسري پیرس کے رساله " الستریشن " سے نقل کي گئي ہے جو اس ریل کے نمونے کي اصلي تصویر ہے' اور خود موجد نے شائع کی ہے -

(مسئله قیام الهلال)

آج الهلال مورخه ۱۳ و ۲۰ ماہ مئی سنه ۱۹۱۴ع کا ڈبل پرچه ملا - پہلے هی صفحه پر شذرات کے ضمن میں جو نوٹ مسئله قیام الهلال کی نسبت تھا ' اُسے پڑھکر از حد بیقرار هوں ' مگر کیا کروں مجبور هوں - آپ کسي کو اس کار خیر میں حصه لینے کا موقعه دیتے هي نہیں -

آپنے جو دو هزار نئے خریداروں کے واسطے لکھا ہے تو اول تو یه تعداد اگر برابر کوشش کیجاوے جب بھی کہیں عرصه میں جاکر پوري هوگي' کیونکه حق و صداقت کے جویاں صادق اور سچے دل والے لوگ بہت کم هونگے - اور اگر خریدار هو بھي جائیں ' تو یه معلوم نہیں که وہ دائمي خریدار هیں یا عارضي ؟

میرے خیال میں جو خریدار اس وقت هیں اُنھي کو بذریعه الهلال اطلاع دیکر قیمت ڈیوڑھی یا دوگنی کردینے کي خبر دیدیني چاهیے - میں اُمید رکھتا هوں که جتنے خریدار اس وقت الهـــلال کے موجود هیں وہ انشاء الله تعالی بڑي خوشي اور رضا و رغبت کے ساتھه اضافۂ قیمت کو منظور کرکے قیمت ادا کردینگے -

میري عرض کرنے کي کچھه ضرورت نه تھی ' جن جن اشخاص نے الهـــلال دیکھا هوگا وہ جانتے هونگے ' اور آپ بھي اچھي طرح واقف هیں - بے شک دعوۃ دینی اپني پہلی منزل سے گذر چکی ہے - لیکن اسکا قیام و استحکام صرف اسي صورت میں ممکن ہے که تعلیمات برابر جاري رهیں اور ترغیب و تحریص کا سلسله نه ٹوٹے - خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے الهلال کو قائم و بر قرار رکھے اور اوسکے دلي ارادوں کو کامیاب فرماوے -

محمد زمان ' معرفت محمد ابراهیم ' ٹھیکه دار
ارکلو - ایس - ایس - برما

مسئلـــــه قيـــام الهـــلال

اردو پریس اور کم ازکم اسلامی پریس میں صرف الہلال هي کو به خاص شرف حاصل تھا که اسکے مالـک و اڈیٹر نے خدا کا نام لیکر بغیر اپیلین شایع کرے اور بغیر طویل و عریض اشتہاري مضامین چھپوانے کے چپ چاپ اور بک بیک ایک نہایت سخت کڑے وقت میں :

مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

الہلال جاري کر دیا اور اس مسحرانه دوت کے ساتھه جاري کر دیا که هندوستان کي اخباري دنیا میں اسکي نظیر ملنی مشکل ھے - مگر هماري بد بختي ھے که تھوڑے عرصه سے الہلال میں بھی اس قسم کے مضامین نکلنا شروع ھوگئے ھیں جسسے معلوم ھوتا ھے که اسکي مالي حالت قابل اطمینان نہیں - حقیقت یه ھے که الہلال کے مضامین " صدا بصحرا " کے ناظرین الہلال کے دل ھلا دیے ھیں' اور اس سلسله میں اڈیٹر صاحب کے آخري نوٹ نے جو الہلال کي ۱۳ اور ۲۰ - مئي کي یکجائي اشاعتوں میں شائع ھوا ھے ' دلوں پر اور بھی بجلي گرا دي ھے - معلوم نہیں مولانا ناظرین الہلال کي اس محبت و الفت کا امتحان کرنا چاھتے ھیں جو ان کو اپنے پیارے الہلال سے ھے ' یا کوئي اور ایسي بات پیدا ھوگئي ھے که اب الہلال کي خدمت سے کنارہ کشي اختیار کرنا چاھتے ھیں - بہر حال کچھه بھي ھو مولانا کے اس خیال اور عذر سے تو کم از کم مجھے اتفاق نہیں که " پہلی منزل آپ طے کرچکے ھیں ' احیاے ملت اور دعوت دیني کے اعلان و اشاعت کا احساس اب اپنی ابتدائی منزلوں سے گزر چکا ھے .. .. اور الہلال کي دعوت نے اپنا پہلا کام پورا کر دیا ھے "

میں نہیں جانتا الہـلال سا اخبـار ھو ' اور پھر اسکي کمي اشاعت کي شکایت اور رونا ھو ؟ اگر ایسا ھے تو پھر صاف ظاھر ھے که الہلال کا یه دعوا (که اس نے پہلي منزل اپنے کام کي ختم کرلي ھے اور اب اسے دوسرے زیادہ ضروري کاموں کي طرف جانا ھے) بالکل غلط اور سراسر بے بنیاد ھے - اگر قوم میں ابھي تک الہلال جیسے اخبار کو زندہ رکھنے کي ضرورت کا احساس پیدا نہیں ھوا ' تو میں کہونگا که الہلال نے ابھي پہلي منزل کیا معنی پہلي منزل کا پہلا میل بھي طے نہیں کیا - " صدا بصحرا " جیسے زبردست مضامین شایع ھوں ' اور پھر دو ھزار جدید خریدار مہیا نه ھوں ؟

مسلمانوں کي سیاسي ' ادبی ' اور مذھبي زندگي میں انقلاب پیدا کرنے والے الہلال کي زندگي کا فیصله آیندہ جولائي اور اخیر جون میں کیا جایگا - دیکھیے اس دن هماري قسمت کا کیا فیصله ھونا ھے ؟ لیکن میں قوم سے بالعموم اور ناظرین الہـلال سے بالخصوص اپیل کرتا ھوں که اس فیصله کي اھمیت کا وہ خدا را بر وقت اندازہ لگا لیں - اگرچه اڈیٹر صاحب نے اسقدر وعدہ فرمایا ھے که وہ ایک بار اور عام مشورہ کرکے اپني راہ اختیار کرینگے - لیکن اس سے بڑھکر شرمناک بات اور کیا ھو سکتي ھے که آیندہ جولائي تک مطلوبه تعداد جدید خریداران کي پوري نه ھو ؟ اس مشورہ کي ضرورت ھي پیش نہیں آئیگي اگر موجودہ ناظرین الہـلال تھوڑي سی کوشش اور توجه سے بھي کام لیں گے - خاکسار اس سلسلے میں چار خریدار الہلال کي نذر کرتا ھے ' اور اڈیٹر صاحب سے میري درخواست ھے که آیندہ جولائي سے وہ میرے نام ایک پرچے کي جگه جو اسوقت جاري ھے ' ۵ پرچے الہـلال کے بھیجا کریں - امید ھے که دیگر اصحاب بھي اس طرف فوراً توجه فرمائینگے ' اور مسئلۂ قیام الہلال جو اسوقت بے انتہا تشویش اور پریشاني کا موجب ھو رھا ھے خود بخود حل ھو جائیگا - ورنه خدا نخواسته اگر الہلال بند ھوگیا تو اس سے جو نقصان عظیم قوم کو برداشت کرنا پڑیگا ' اسکی تلافي کسي طرح ممکن نه ھوگی -

الہـلال اگر بوجه کمی اشاعت اور زیادتي اخراجات کے مزید مالي قربانیوں کا متحمل نہیں رھا ھے تو قوم کا فرض ھے که وہ اس بارہ میں الہـلال کو ھر طرح امداد دے اور ھر ممکن کوشش الہلال کو زندہ رکھنے کي جاے -

مقبـــول از کشمیر

حکمت بالغہ ! حکمت بالغہ !

مولوي احمد مکرم صاحب عباسي چریا کوٹي نے ایک نہایت مفید سلسلہ جدید تصنیفات و تالیفات کا قائم کیا ہے - مولوي صاحب کا مقصود یہ ہے کہ قران مجید کے کلام الہي ہونے کے متعلق آجتک جس قدر دلائل قائم کیے گئے ہیں اُن سب کو ایک جگہہ مرتب و مدون کردیا جاے - اس سلسلہ کي ایک کتاب موسوم بہ حکمۃ بالغہ تین جلدوں میں چھپ کر تیار ہو چکي ہے -

پہلي جلد کے چار حصے ہیں - پہلے حصے میں قران مجید کي پوري تاریخ ہے جو اتقان في علوم القران علامۂ سیوطي کے ایک بڑے حصہ کا خلاصہ ہے - دوسرے حصہ میں تواتر قرآن کي بحث ہے ' اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن مجید جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوا تھا ' وہ بغیر کسي تحریف یا کمي بیشي کے ویسا ہي موجود ہے ' جیسا کہ نزول کے وقت تھا ' اور یہ مسئلہ کل فرقہاے اسلامي کا مسلمہ ہے - تیسرے حصہ میں قرآن کے اسماء و صفات کے نہایت مبسوط مباحث ہیں - جن میں ضمنا بہت سے علمي مضامین پر معرکۃ الارا بحثیں ہیں - چوتھے حصے سے اصل کتاب شروع ہوتي ہے - اس میں چند مقدمات اور قرآن مجید کي ایک سو پیشین گوئیاں ہیں جو پوري ہو چکي ہیں - پیشین گوئیوں کے ضمن میں علم کلام کے بہت سے مسائل حل کئے گئے ہیں ' اور فلسفۂ جدیدہ جو نئے اعتراضات قرآن مجید اور اسلام پر کرتا ہے ان پر تفصیلي بحث کي گئي ہے -

دوسري جلد ایک مقدمہ اور دو بابوں پر مشتمل ہے - مقدمہ میں نبوت کي مکمل اور نہایت محققانہ تعریف کي گئي ہے - آنحضرت صلعم کي نبوت سے بحث کرتے ہوے آیۃ خاتم النبیین کي عالمانہ تفسیر کي ہے - پہلے باب میں رسول عربي صلعم کي ان معرکۃ الارا پیشین گوئیوں کو مرتب کیا ہے ' جو کتب احادیث کي تدوین کے بعد پوري ہوئي ہیں ' اور اب تک پوري ہوتي جاتي ہیں - دوسرے باب میں ان پیشین گوئیوں کو لکھا ہے ' جو تدوین کتب احادیث سے پہلے ہو چکي ہیں - اس باب سے آنحضرت صلعم کي صداقت پوري طور سے ثابت ہوتي ہے -

تیسري جلد - اس جلد میں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علماے یورپ کے مستند اقوال سے ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلعم امي تھے' اور آپ کو لکھنا پڑھنا کچھہ نہیں آتا تھا - قرآن مجید کے کلام الہي ہونے کي دو عقلي دلیلیں لکھي ہیں - یہ عظیم الشان کتاب ایسے پر آشوب زمانہ میں جب کہ ہر طرف سے مذہب اسلام پر نکتہ چیني ہو رہي ہے ' ایک عمدہ ہادي اور رہبر کا کام دیگي - عبارت نہایت سلیس اور دل چسپ ہے ' اور زبان اردو میں اس کتاب سے ایک بہت قابل قدر اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر سہ جلد (۱۰۶۴) لکھائي چھپائي و کاغذ عمدہ ہے - قیمت ۵ روپیہ *

نعمت عظمی ! نعمت عظمی !

امام عبد الوہاب شعراني کا نام نامي ہمیشہ اسلامي دنیا میں مشہور رہا ہے - آپ دسویں صدي ہجري کے مشہور ولي ہیں - لواقح الانوار صوفیاے کرام کا ایک مشہور تذکرہ آپ کي تصنیف ہے - اس تذکرہ میں اولیاء - فقراء اور مجاذیب کے احوال و اقوال اس طرح پر کانت چھانت کے جمع اُئے ہیں کہ ان کے مطالعہ سے اصلاح حال ہو اور عادات و اخلاق درست ہوں اور صوفیاے کرام کے بارے میں انسان سوء ظن سے محفوظ رہے - یہ لا جواب کتاب عربي زبان میں تھي - ہمارے محترم دوست مولوي سید عبدالغني صاحب وارثي نے جو اعلی درجہ کے ادیب ہیں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپي رکھتے ہیں اس کتاب کا ترجمہ نعمت عظمی کے نام سے کیا ہے - اس کے چھپنے سے اردو زبان میں ایک قیمتي اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر دو جلد (۷۲۶) خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۵ روپیہ *

مشاهیر الاسلام ! مشاهیر الاسلام ! !

یعنے اردو ترجمہ وفیات الاعیان مترجمہ مولوي عبد الغفور خان صاحب رامپوري ' جس میں پہلي صدي ہجري کے اواسط ایام سے ساتویں صدي ہجري کے خاتمہ تک دنیاے اسلام کے بڑے بڑے علماء فقہا قضۃ شعراء متکلمین نحوئین لغوئن منجمین مہندسین مورخین محدثین زہاد عباد امراء فقراء حکماء اطبا سلاطین مجتہدین و صناع و مغنین وغیرہ ہر قسم کے اکابر و اہل کمال کا مبسوط و مفصل تذکرہ -

جسے بقول (موسیودي سیلن)

" اہل اسلام کي تاریخ معاشرتي و علمي کي واقفیت کے واسطے اہل علم ہمیشہ سے بہت ہي قدر کي نگاہوں سے دیکھتے آئے ہیں

یہ کتاب اصل عربي سے ترجمہ کي گئي ہے' لیکن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمہ کرتے وقت اس کے اس انگریزي ترجمہ کو بھي پیش نظر رکھا ہے' جسے موسیودي سیلن نے سنہ ۱۸۴۲ع میں شائع کیا تھا - سواے اس کے اصل کتاب پر تاریخ ' تراجم ' جغرافیہ ' لغت ' انساب اور دیگر مسائل دیني کے متعلق کثیر التعداد حواشي اضافہ کئے ہیں - اس تقریب سے اس میں کئي ہزار اماکن و بقاع اور قبائل و رجال کا تذکرہ بھي شامل ہوگیا ہے - علاوہ بریں فاضل مترجم نے انگریزي مترجم موسیودي سیلن کے وہ قیمتي نوٹ بھي اُردو ترجمہ میں ضم کردے ہیں جن کي وجہ سے کتاب اصل عربي سے بھي زیادہ مفید ہوگئي ہے - موسیودي سیلن نے اپنے انگریزي ترجمہ میں تین نہایت کارآمد اور مفید دیباچے لکھے ہیں مشاہیر الاسلام کي پہلي جلد کي ابتدا میں ان کا اُردو ترجمہ بھي شریک کردیا گیا ہے - اس کتاب کي دو جلدین نہایت اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپوائي گئي ہیں' باقي زیر طبع ہیں - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۴) مآثر الکرام یعنے حسان الہند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کا مشہور تذکرہ مشتمل برحالات صوفیاے کرام و علماے عظام - صفحات ۳۳۸ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ خوشخط قیمت ۲ روپیہ -

(۵) افسر اللغات - یعنے عربي و فارسي کے کئي ہزار متداول الفاظ کي لغت بزبان اردو صفحات (۱۲۲۶) قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۶) فغان ایران - یعنے اردو ترجمہ کتاب اسٹرینگلنگ آف پرشیا - مصنفۂ مسٹر مارگن شوسٹر سابق وزیر خزانہ دولت ایران صفحات ۴۶۲ مع ۲۱ تصاویر عکسي قسم اعلی - جلد نہایت خوبصورت اور عمدہ ہے قیمت صرف ۵ روپیہ -

(۷) داستان ترکتازان ہند - کل سلاطین دہلي اور ہندوستان کي ایک جامع اور مفصل تاریخ ۵ جلد کامل صفحات (۲۶۵۶) کاغذ و چھپائي نہایت اعلی قیمت سابق ۲۰ روپیہ قیمت حال ۹ روپیہ

(۸) تمدن عرب - قیمت سابق ۵۰ روپیہ قیمت حال ۳۰ روپیہ

(۹) الفاروق - علامہ شبلي کي مشہور کتاب قیمت ۳ روپیہ -

(۱۰) آثار الصنادید - سر سید کي مشہور تاریخ دہلي کانپور کا مشہور اڈیشن با تصویر قیمت ۳ روپیہ -

(۱۱) قواعد العروض - مولانا غلام حسین قدر بلگرامي کي مشہور کتاب علم عروض کے متعلق عربي و فارسي میں بھي کوئي ایسي جامع کتاب موجود نہیں - نہایت خوشخط کاغذ اعلی صفحات ۴۷۴ - قیمت سابق ۴ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۲) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف ردیارڈ کپلنگ کي کتاب کا اُردو ترجمہ از مولوي ظفر علي خان صاحب بي - اے - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۳) علم اصول قانون - مصنفۂ سر ڈبلیو - ایچ - رٹیگن - ال - ال - ڈي کا اُردو ترجمہ جو نظام الدین حسن خان صاحب بي - اے - بي - ال - سابق جج ہائیکورٹ حیدر آباد اور مولوي ظفر علي خانصاحب بي - اے کي نظر ثاني کے بعد شائع ہوا ہے - مترجمہ مسٹر مانک شاہ دین شاہ ششن جج دولت آصفیہ - آخر میں اصطلاحات کا فرہنگ انگریزي و اُردو شامل ہے کل تعداد صفحات ۸۰۸ - قیمت ۸ روپیہ -

(۱۴) میڈیکل جیورس پروڈنس - حضرت مولانا سید علي بلگرامي مرحوم کي مشہور کتاب بہ کتاب وکیلوں - بیرسٹروں اور عہدہ داران پولیس و عدالت کے لئے نہایت مفید و کارآمد ہے - تعداد صفحات ۳۸۰ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۵) تحقیق الجہاد - مصنفۂ نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم بزبان اُردو - مسئلہ جہاد کے متعلق ایک عالمانہ اور نہایت مفصل کتاب صفحات ۴۱۲ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۶) شرح دیوان اُردو غالب - تصنیف مولوي علی حیدر طبا طبائي - یہ شرح نہایت قیمتي معلومات کا ذخیرہ ہے - غالب کے کلام کو عمدہ طریقہ سے حل کیا گیا ہے صفحات ۳۴۸ مطبوعہ حیدر آباد قیمت ۲ روپیہ -

(۱۷) تیسیر الباري - یعنے اُردو ترجمہ صحیح بخاري بین السطور حامل المتن صفحات تقریباً (۳۷۵۰) نہایت خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۲۰ روپیہ -

" كتاب مرقوم يشهدہ المقربون (۸۳ : ۱۸)

" وي ذالك مليننا مس المتنا مسون ! " [۸۳ : ۲۳]

السحـــر الحـــلال

في

مجلـــدات الهـــلال

تو اے که سحـــر سخن گستـــران پیشینی

مباش منکر " غالب " که در زمانهٔ تست !

(۱) " الهـــلال " تمام عالم اسلامي میں پہلا هفته وار رساله ہے جو ایک هي وقت میں دعوة دینیهٔ اسلامیهٔ کے احیاء ' درس قرآن و سنت كي تجدید ' اعتصام بحبل الله المتین و وحدة کلمهٔ امة مرحومه كي تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیه و فصول ادبیه ' و مضامین و عناوین سیاسیهٔ و فنیه کا مصور و مرصع مجموعه ہے - اسکے درس قرآن و تفسیر و بیان حقائق و معارف کتاب الله الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اُردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشهاد قرآني نے تعلیمات الاهیه كي محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونه پیش کیا ہے ' وہ اسدرجه عجیب و موثر ہے که الهلال کے اشد شدید و اعدی عدو مخالفین و منکرین تک اسکي تقلید کرنے کیلیے ساعي هیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور هیں - اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جمله ' ایک ایک ترکیب ' بلکه عام طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و نسج بیان اس وقت تک کے تمام اُردو ذخیرہ میں مجددانه و مجتهدانه ہے -

(۲) قـرآن کریم کی تعلیمات اور شریعة الالهیه کے احکام کو جامع دین و دنیا و حاوي سیاست و اجتماعیة ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپني خصوصیات کے لحاظ سے کوئي قریبي مثال تمام عالم اسلامي میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام هندوستـان میں پہلي آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکي تمام سیاسي و غیر سیاسي معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت كي تلقین كي ' اور سیاسی آزادي و حریت کو عین تعلیمات دین و مذهب كي بنا پر پیش کیا - یہاں تک که دو سال کے اندر هي اندر اسے هزاروں دلوں ' هزاروں زبانوں ' اور صدها اقلام و صحائف سے معتقدانه نکلوا دیا !

(۴) وہ هندوستان میں پہلا رساله ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادي و عملی الحاد کے دور میں توفیق الهی سے عمل بالاسلام والقران كي دعوت کا از سر نو غلغله بپا کردیا ' اور بلا ادنی مبالغه کے کہا جاسکتا ہے که اسکے مطالعه سے بے تعداد و بے شمار مشککین ' مذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام راسخ الاعتقاد مومن ' صادق الاعمال مسلم ' اور مجاهد في سبیل الله مخلص هوگئے هیں - بلکه متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر کے شہر هیں جن میں ایک نئي مذهبي بیداری پیدا هوگئی ہے : و ذلک فضل الله یوتیه من یشاء و الله ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص علم مقدس جہاد في سبیل الله کے جو حقائق و اسرار الله تعالی نے اسکے صفحات پر ظاهر کیے ' وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و مرحمت خاص ہے -

(۶) طالبان حق و هدایت ' مشتاقان علم و حکمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الاهیه و علوم نبوہ غرضکه سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعهٔ اور کوئي نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکي خبریں اور بحثیں پراني هوجاتی هوں - وہ مقالات و فصول عالیه کا ایک ایسا مجموعه ہے ' جن میں سے هر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے ' اور هر زمانے اور وقت میں اسکا مطالعه مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید هوتا ہے -

(۷) چهه مہینے میں ایک جلد مکمل هوتي ہے - فہرست مواد و تصاویر به ترتیب حروف تہجي ابتدا میں لگا دی جاتي ہے - ولایتي کپڑے كي جلد ' اعلی ترین کاغذ ' اور تمام هندوستان میں وحید و فرید چهپائي کے ساتهه بڑي تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلي اور دوسري جلد دوبارہ چهپ رهي ہے تیسری اور چوتهي جلد کے چند نسخے باقی رهگئے هیں تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتهي جلد میں (۱۲۵) سے زاید هاف ٹون تصویریں بهي هیں ' اس قسم كي دو چار تصویریں بهي اگر کسي اردو کتاب میں هوتی هیں تو انکی قیمت دس روپیه قرار دی جاتي ہے -

(۹) با ایں همه قیمت صرف پانچ روپیه ہے - ایک روپیه جلد كي اجرت ہے -

بہت ممکن ھے که الھلال کی قیمت بڑھا دی جاے - اگـر ایسـا ھوا تو پھـر مکمل جلـدوں کی قیمت بھی زیادہ ھـــو جائیگـــی

تمام مسلمانوں کو ان کتابوں کا پڑھنا نہایت ضـــروری ھے

الاســـــلام سب سے پہلی بات جو مسلمانوں کے لیے ضروری ہے یہ ہے کہ وہ مذہب اسلام کے عقاید ضروریہ سے واقف هوں' اور ان کو خدا اور رسول خدا صلے الله علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق درست رکھیں - کیونکہ اگر عقائد درست نہیں تو اعمال برباد هیں - آجتک بچوں اور عورتوں کو ایمان و اعتقاد کی باتیں سکھانے کے لیے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی تھی - مولانا فتح محمد خاں صاحب مترجم قرآن مجید نے الاسلام لکھکر اس ضرورت کو پورا کردیا ہے - خدا کی توحید کا جس کو آمیزش شرک سے پاک رکھنا نہایت ضروری ہے' بچوں کی سمجھہ کے مطابق جیسا عمدہ بیان اس کتاب میں ہے - یقیناً کسی کتاب میں نہیں - علماے کرام نے اس کتاب کو بہت پسند فرمایا' اور نہایت مفید بیان کیا ہے - مولوی نذیر احمد صاحب نے تو انداز بیان سے خوش هوکر جابجا الفاظ تحسین سے داد سخن شناسی بھی دی ہے - بعض اسلامی ریاستوں اور انجمنوں نے اسکو اپنے مدارس میں داخل نصاب دینی کردیا ہے - پس اگر آپ اپنے اهل و عیال کو صحیح الاعتقاد اور خالص مومن بنانا چاهتے هوں تو یہ کتاب انکو ضرور پڑھوا لیجیے - قیمت آٹھہ آنے -

نفائس القصص و الحکایات پہلا حصہ

اس کتاب میں وہ قصے جو قرآن مجید میں مذکور هیں اردو میں لکھے گئے هیں - اول تو قصے انسان کو بالطبع مرغوب هیں' پھر خلاق فصاحت کے بیان فرمائے هوئے' ناممکن تھا کہ جو شخص کلام خدا سے ذرا بھی محبت رکھتا هو اور اس کے دل میں قرآن مجید کی کچھہ بھی عزت و عظمت هو' وہ ان کے پڑھنے یا سننے کی سعادت حاصل نہ کرتا - یہی سبب ہے کہ تھوڑے هی عرصے میں یہ کتاب اب چوتھی بار چھپی ہے - پڑھنے والا انکو پڑھکر پاکیزہ خیال اور صالح الاعمال بنتا ہے - مسلمانوں کے لیے یہ کتاب نعمت عظمی ہے قیمت چھہ آنے -

نفائس القصص و الحکایات دوسرا حصہ

اس کتاب میں وہ قصے اور حکایتیں جو کتب حدیث میں مرقوم هیں' انتخاب کرکے اردو میں جمع کی گئی هیں - اور ان سے بھی وهی فائدہ حاصل هوتا ہے' جو قرآن مجید کے قصوں سے هوتا ہے - نہایت پر لطف اور بیش بہا چیز ہے - قیمت پانچ آنے

یہ تینوں کتابیں بہ نشان ذیل دستیاب هوتی هیں :

نذیـر محمد خان کمپنی - لاهـور

الہلال کی ایجنسی

هندوستان کے تمام اردو' بنگلہ' گجراتی' اور مرهٹی هفتہ وار رسالوں میں الهلال پہلا رسالہ ہے' جو باوجود هفتہ وار هونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی هیں تو ایجنسی کی درخواست بھیجیے -

منیجر

روغن بیگم بهـــار

حضـرات اهلکار' امراض دماغی کے مبتلا و گرفتار' وکلا' طلبہ' مدرسین' معلمین' مولفین' مصنفین' کیخدمت میں التماس ہے کہ یہ روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھی دیکھا اور پڑھا ہے' ایک عرصے کی فکر اور سونچ کے بعد بہتیرے مفید ادویہ اور اعلی درجہ کے مقوی روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا ہے' جسکا اصلی ماخذ اطباے یونانی کا قدیم مجرب نسخہ ہے' اسکے متعلق اصلی تعریف بھی قبل از امتحـان و پیش از تجربہ مبالغہ سمجھی جا سکتی ہے - صرف ایک شیشی ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یہ امر ظاهر هو سکتا ہے کہ آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹری کبیراجی تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھی کرتے هیں آیا یہ یونانی روغن بیگم بہار امراض دماغی کے لیے بمقـابلہ تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمـات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا ہے - اکثر دماغی امراض کبھی غلبۂ برودت کیوجہ سے اور کبھی شدت حرارت کے باعث اور کبھی کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هو جاتے هیں' اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کی رعایت رکھی گئی ہے تاکہ هر ایک مزاج کے موافق هر مرطوب و مقوی دماغ هونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پھولوں کی خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهیگا' اسکی بو غسل کے بعد بھی ضائع نہیں هوگی - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک ۵ آنہ درجن ۱۰ روپیہ ۸ آنہ -

بٹیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمی شباب کا اصلی باعث یونانی میڈیکل سائنس کی ایک نمایاں کامیابی یعنے -

بٹیکا ــــ کے خواص بہت هیں' جن میں خـاص خـاص باتیں عمر کی زیادتی' جوانی دائمی' اور جسم کی راحت ہے' ایک گھنٹہ کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبہ کی آزمایش کی ضرورت ہے -

راما برهمن تیلہ اور برهمیر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شہنشاہ مغلیہ کے حکیم تھے - یہ دوا فقط همکو معلوم ہے اور کسی کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجی جائیگی -

" ونڈر فل کائیھر " کو بھی ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیہ بارہ آنہ -

میسک بلس اور الکٹریک ریگر برسٹ پانچ روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک ۲ آنہ -

یونانی کورٹ پاؤڈر کا سامپل یعنی سر کے درد کی دوا لکھنے پر مفت بھیجی جاتی ہے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یونانی میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

دہلی میں علمی خزانہ

(۱) عظیم الشان قرآن شریف - جس پر [illegible] روپیے والی تفسیر حقانی کا خلاصہ [illegible] واعراب چڑھے ہوے ہیں - ہدیہ مجلد آٹھ روپیے غیر مجلد ساڑھے چھہ روپیے

(۲) داستان پاستان - [illegible] قیمت ساڑھے چار روپیہ

(۳) چمنستان عرب عجم کے مکمل حالات قیمت [illegible]

(۴) لباب الاحادیث مسایل اسلام قیمت بارہ آنے

(۵) اولیائے دہلی - بزرگان دہلی کے مسلسل حالات قیمت آٹھ آنے

(۶) مجلد مجموعہ کلام اقبال - قیمت اٹھارہ آنے

(۷) یاسمین - [illegible] تعلقات دنیا ایک افسانے کے پیرایہ میں قیمت [illegible]

(۸) راحت زمانی - مستورات کیلئے بیش بہا کتاب ہے قیمت [illegible]

(۹) مہرافروز - بیگماتی زبان کی شیرینی سے لبریز قیمت آٹھ آنے

(۱۰) اتالیق نسواں - دس حصے قابل دید ہیں قیمت پانچ روپیے

(۱۱) حامی نسواں - طرز تمدن سے معمور قیمت چھہ آنے

(۱۲) انقلاب ٹرکی - قیمت ڈیڑھ روپیہ

(۱۳) سکندر نامہ فارسی مکمل - قیمت چودہ آنے

(۱۴) آثار دہلی و دربار دہلی - قیمت چھہ آنے

(۱۵) طب - اخلاق - ادب - انشاء وغیرہ کی جملہ کتب - کتب سرکاری وکتب انجمن حمایت الاسلام کتب تاریخ اسلامی

(۱۶) راز و نیاز کے کارڈ - [illegible] درجن و [illegible] درجن

(۱۷) سراج الاخبار کابل فارسی - دولت علیہ خداداد افغانستان کا باتصویر [illegible] اخبار چندہ سالانہ [illegible]

ملنے کا پتہ - جنرل نیوز ایجنسی اینڈ [illegible] دہلی [illegible]

جام جهـان نمـا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هــزار روپیــه نقد انعــام

ایسی کار آمد ایسی دلفـریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یــه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کی ضروریات کا نایاب مجموعه

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عـروض - علـم کیمیا - علـم بـرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے هی دلمیں سرور آنکھوںمیں نور پیدا هو' عبارت کی آنکھیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی آنکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری: و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' آنکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتھی ' شتر ' گائے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ ' بکری ' کتا وغیرہ جانوروںکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی سوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هــر شخص کو عموماً کام پــڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹـری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـک کی بولی هر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اُردو کے بالمقابل لکھی هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفـر کے متعلق ایسی معلومات آجتـک کہیں دیکھی نـہ سنی هونگی اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وهاں کی تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگـہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شدہ حالات وهاں سے جواهــرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے هی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفــر کا بالتشریح بیان ملـک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصــر - افــریقہ - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وهانکی سیرگاهیں دکھانی کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجالیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گهڑي

گارنـٹي ٥ سال قیمت صرف چهه روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی هوئی ہے - جو هر وقت آنکھہ مٹکاتی رهتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتی ہے - ڈائل چینی کا' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو همارا ذمہ ایک منگاؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهه روپیہ -

آٹهه روزه واچ

گارنـٹی ۸ سال قیمت ٦ چهه روپیه

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگـڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چهه روپے - زنجیر سنہــری نہــایت خوبصورت اور بکس همراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بندھ سکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر همارے یہاں آئے هیں - نہ دیا سلائی کیضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لیمپ اپنی جیب میں یا سرھانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرہسے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجہ سے اُٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منـگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم هوگی - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی هوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے همارے یہاں سے هر قسم کی گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونـکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنـما مل سکتی هیں - اپنا پتــہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منـگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منـگوا لیجے -

منیجر گپتـا اینـڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقــم توهانه - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں حرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۹ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھہ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن منیجر ۳ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں ' اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا - مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنا یا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے ' اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے - بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے - اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے ' بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے ' اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے - درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تا کہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں ' اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال کے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں ' اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی رچالاکی آجاتی ہے - نیز اسکی سابق تندرستی از سرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر پروپرائٹر

ایچ - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳ کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

مسلمان مستورات کی دینی، اخلاقی، مذہبی حالت سنوارنیکا بہترین ذریعہ

نہایت عمدہ خوبصورت ایکہزار صفحہ سے زیادہ کی کتاب بہشتی زیور قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ محصول ۷ آنہ -

جسکو ہندوستان کے مشہور و معروف مقدس عالم دین حکیم الامۃ حضرت مولانا محمد اشرفعلی صاحب تھانوی نے خاص مستورات کی تعلیم کے لیے تصنیف فرماکر عورتوں کی دینی و دنیاوی تعلیم کا ایک معتبر نصاب مہیا فرما دیا ہے - یہ کتاب قرآن مجید و صحاح ستہ (احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) و فقہ حنفی کا اردو میں لب لباب ہے - اور تمام اہل اسلام خصوصاً حنفیوں کیلیے بے حد مفید و نافع کتاب ہے - اسکے مطالعہ سے معمولی استعداد کے مرد و عورت اردو کے عالم دین بن سکتے ہیں - اور ہر قسم کے مسائل شرعیہ اور دینوی امور سے واقف ہو سکتے ہیں - اس نصاب کی تکمیل کیلیے زیادہ عمر اور زیادہ وقت کی ضرورت نہیں - اردو پڑھی ہوئی عورتیں اور تعلیم یافتہ مرد بلا مدد استاد اسکو بہت اچھی طرح پڑھ سکتے ہیں - اور جو لڑکیاں یا بچے اردو خواں نہیں وہ تھوڑے عرصہ میں اسکے حصہ اول سے ابجد پڑھکر اردو خواں بن سکتے ہیں - اور باقی حصوں کے پڑھنے پر قادر ہو سکتے ہیں - لڑکیوں اور بچوں کے لیے قرآن مجید کے ساتھہ اسکی بھی تعلیم جاری کردی جاتی ہے اور قرآن مجید کے ساتھہ ساتھہ یہ کتاب ختم ہو جاتی ہے (چنانچہ اکثر مکاتب و مدارس اسلامیہ میں یہی طرز جاری ہے) - اس کتاب کو اسقدر قبولیت حاصل ہوئی ہے کہ اسوقت تک بار بار چھپکر ساتھہ ستر ہزار سے زیادہ شائع ہو چکی ہے - دہلی، لکھنؤ، کانپور، سہارنپور مراد آباد وغیرہ میں گھر گھر یہ کتاب موجود ہے - انکے علاوہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں صدہا جلدیں اس کتاب کی پہنچ چکی ہیں، اور بعض جگہہ مسجد کے اماموں کے پاس رکھی گئی ہے کہ نماز کے بعد اہل محلہ کو سنا دیا کریں - اس کتاب کے دس حصے ہیں اور ہر حصے کے ۹۶ صفحات ہیں اور ساڑھے ۳ آنہ قیمت -

حصہ اول الف باتا - خط لکھنے کا طریقہ - عقائد ضروریہ - مسائل رسم غسل وغیرہ -

حصہ دویم حیض و نفاس کے احکام نماز کے مفصل مسائل و ترکیب

حصہ سویم روزہ، زکوۃ، قربانی، حج، منت، وغیرہ کے احکام -

حصہ چہارم طلاق، نکاح، مہر، ولی عدت وغیرہ -

حصہ پنجم معاملات، حقوق معاشرت زوجین، قواعد تجوید و قرات -

حصہ ششم اصلاح و تردید رسوم مروجہ شادی غمی میلاد عرس چہلم دسواں وغیرہ -

حصہ ہفتم اصلاح باطن تہذیب اخلاق ذکر قیامت جنت و نار -

حصہ ہشتم نیک بی بیوں کی حکایتیں وسیرت و اخلاق نبوی -

حصہ نہم ضروری اور مفید علاج معالجہ تمام امراض عورتوں اور بچوں کا -

حصہ دہم دنیاوی ہدایتیں اور ضروری باتیں حساب وغیرہ و قواعد ڈاک -

گیارھواں حصہ بہشتی گوہر ہے جسمیں خاص مردوں کے مسائل معالجات اور مجرب نسخے مذکور ہیں - اسکی قیمت ساڑھے ۷ آنہ - اور صفحات ۱۷۴ ہیں - پورے گیارہ حصوں کی قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ اور محصول ۷ آنہ ہے - لیکن پوری کتاب کے خریداروں کو صرف ۳ روپیہ کا ویلو روانہ ہوگا، اور تقویم شرعی و بہترین جہیز مفت نذر ہوگا -

بہترین جہیز - رخصت کے وقت بیٹی کو نصیحت حضرت مولانا کا پسند فرمایا ہوا رسالہ قیمت دو پیسہ -

تقویم شرعی - یعنی بطرز جدید اسلامی جنتری سنہ ۱۳۳۲ھ جسکو حضرت مولانا اشرف علی صاحب کے مضامین سے عزت بخشی ہے - دیندار حضرات کا خیال ہے کہ آجتک ایسی جنتری مرتب نہیں ہوئی قیمت ڈیرہ آنہ -

راقم

فقیر اصغر حسین ہاشمی - دارالعلوم مدرسۃ اسلامیہ دیوبند ضلع سہارنپور

پبلک کی دلچسپی و فائدہ رسانی

کا سامان بہم پہنچانا اور خالص ہمدردی کی سپرٹ میں ملک و قوم کی سچی خدمت بجا لانا اخبار " ہمدرد " کا اس کے یوم اجراء سے مقصد رہا ہے، اور اس مقصد کو زیادہ وسعت و سہولت کے ساتھہ انجام دینے اور ہر حیثیت و درجہ کے آدمیوں تک پہنچنے کی خاطر ہمدرد نے بجاے عربی ٹائپ کے یکم جولائی سنہ ۱۹۱۴ سے مقبول عام خط نستعلیق اختیار کیا ہے، جسمیں وہ بجلی کی طاقت سے چلنے والی لیتھو گراف مشینوں پر اعلی درجہ کے اہتمام سے چھاپا جائیگا - اس تبدیلی رسم الخط کے باعث مضمون میں دگنی گنجایش پیدا ہوگئی ہے، اور ہندوستان و ممالک غیر کی ضروری تاربرقیاں - سبق آموز رائیں اور دلچسپ و مفید عام مضامین زیادہ مقدار میں جلد سے جلد شایع کرنیکا موقعہ بہم پہنچا ہے - اس کے ساتھہ ہی قیمت بھی پہلے کی نسبت بقدر نصف گھٹا دی گئی ہے، اور اب زیادہ استطاعت نہ رکھنے والے اصحاب بھی مقامی ایجنسیوں سے روزانہ " ہمدرد " ایک پیسہ فی پرچہ کے حساب سے خرید سکتے ہیں، اور ۱۲ روپیہ سالانہ - ۲ روپیہ ۸ آنہ ششماہی اور ۳ روپیہ ۲ آنہ سہ ماہی - چندہ معہ محصول ڈاک پر براہ راست دفتر سے منگا سکتے ہیں - آپ اپنے ہاں کی ایجنسی سے ایک پرچہ خرید کر، یا دفتر سے نمونہ منگا کر دیکھیں -

المشتہر -

منیجر اخبار " ہمدرد " کوچۂ چیلاں دہلی

Printed & Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 14 Mcleod Street, CALCUTTA.

جہان اسلام

جہان اسلام کے پرچے
دفتر الہلال سے ۳ آنہ کا
ٹکٹ بھیجکر منگوائیں -
منیجر

شہبال

ایک هفتہ وار مصور رسالہ - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا ھے - ادبي - سیاسي - علمی اور سائنٹفک مضامین سے پر ھے - گرافک کے مقابلہ کا ھے - ھر صفحہ میں تین چار تصاویر ھوتے ھیں - عمدہ آرٹ کاغذ نفیس چھپائي اور بہترین ٹائپ کا نمونہ - اگر ترکونکے انقلاب کي زندہ تصویر دیکھني منظور ھو تو شہبال ضرور منگائیے - ملنے کا پتہ :

پوسٹ آفس فرنچ بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳
Constantinople - استامبول

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیئہ

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوی زائل ھوگئے ھوں وہ اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابي ھو یا دماغي یا کسي اور وجہ سے بالکل نیست نابود ھو جاتا ھے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي ھے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کرکے انساني ڈھانچہ میں معجز نما تغیر پیدا کرتي ھے - قیمت ۵۰ گولي صرف پانچ روپیہ -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ھے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا ھے - ھلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ھے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاے تو بچہ دانت نہایت آساني سے نکالتا ھے - منہہ کو معطر کرتا ھے - قیمت ایک ڈبیہ صرف ۸ آنہ -

تریاق طحال — تب تلي کیلیے اس سے بہتر شاید ھي کوئي دوائي ھوگي - تب تلي کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور خون کي اصلاح کرتا ھے - قیمت فی شیشي ۱ روپیہ ۴ آنہ -

ملنے کا پتہ - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانہ حمیدیہ
منڈیالہ ضلع گجرات پنجاب

ھندوستاني دوا خانہ دھلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کي سرپرستي میں یوناني اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ھے وہ عمدگی ادویہ اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ھوچکا ھے - صدھا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بني ھوئی ھیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسي کارخانہ سے مل سکتے ھیں) عالی شان کار و بار، صفائي، ستھرا پن، ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ھوگا کہ :
ھندوستانی دوا خانہ تمام ھندوستان میں ایک ھي کارخانہ ھے -
فہرست ادویہ مفت، (خط کا پتہ)

منیجر ھندوستانی دوا خانہ دھلي

الہلال کي ششماھی مجلدات

قیمت میں تخفیف

الہلال کي شش ماھي مجلدیں مرتب و مجلد ھونے کے بعد آٹھہ روپیہ میں فروخت ھوتي تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ھو، اسکي قیمت صرف پانچ روپیہ کردي گئي ھے -

الہلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود ھے - جلد نہایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشتہ پر سنہري حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ھاف ٹون تصویریں بھي ھیں - کاغذ اور چھپائي کي خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ھے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسي زیادہ قیمت نہیں ھے - بہت کم جلدیں باقي رھگئی ھیں -
(منیجر)

جہان اسلام

یہ ایک هفتہ وار رسالہ عربي ترکي اور اردو - تین زبانونمیں استنبول سے شایع ھوتا ھے - مذھبي سیاسي اور ادبي معاملات پر بحث کرتا ھے - چندہ سالانہ ۸ روپیہ - ھندوستاني اور ترکوں سے رشتۂ اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کي سخت ضرورت ھے اور اگر اسکے توسیع اشاعت میں کوشش کي گئي تو ممکن ھے کہ یہ اخبار اس کمي کو پورا کرے -
ملنے کا پتہ ادارۃ الجریدہ في المطبعۃ العثمانیہ چنبرلي طاش
نمبرہ صندوق البوستہ ۱۷۳ - استامبول
Constantinople

اڈیٹر الہلال کي راے

(نقل از الہلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحہ ۱۵ [۳۶۱]

میں ھمیشہ کلکتہ کے یوروپین فرم جیمس مرے کے یہاں سے عینک لیتاھوں - اس مرتبہ مجھے ضرورت ھوئي تو میسرز - ایم ان - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱/۱۵ ربن اسٹریٹ کلکتہ] سے فرمایش کي - چنانچہ دو مختلف قسم کي عینکیں بنا کر انہوں نے دي ھیں، اور میں اعتراف کرتا ھوں کہ وہ ھرطرح بہتر اور عمدہ ھیں اور یورپین کارخانوں سے مستغني کر دیتي ھے - مزید برآں مقابلۃ قیمت میں بھي ارزاں ھیں، کام بھي جلد اور وعدہ کے مطابق ھوتا ھے -

[ابو الکلام آزاد ۲ مئي سنہ ۱۹۱۴]

صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمانے پر ھمارے لائق و تجربہ کار ڈاکٹر وںکي تجویز سے اصلي پتھر کي عینک بذریعہ وي - پي ارسال خدمت کي جائیگي - اسپر بھي اگر ٹھیک موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدل دي جائیگي -

عینک نکل کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۹ روپیہ تک - عینک رولڈ گولڈ کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۹ روپیہ سے ۱۲ روپیہ تک - عینک اسپیشل رولڈ گولڈ کماني مثل اصلي سونے کے، ناک چوڑي خوبصورت حلقہ اور شاخیں نہایت عمدہ اور دیرپا مع اصلي پتھر کے قیمت ۱۵ - ۰ روپیہ محصول وغیرہ ۶ آنہ -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجران عینک و گھڑی - نمبر ۱/۱۵ ربن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

Telegraphic Address-"Alhilal" Calcutta
Telephone Nº 648.
AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad
14 Mcleod Street,
CALCUTTA
Yearly Subscription, Rs 8
Half yearly .. Rs 4 12

مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ — ۸ — روپیہ
ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

نمبر ۳ | کلکتہ: چہار شنبہ ۲۰ شعبان ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۵
Calcutta · Wednesday July, 15. 1914.

الاسبوع

البانیا کی حالت روز بروز ابتر ہوتی جاتی ہے اور ایسا ہونا طبیعی ہے - کیونکہ یورپ جس قسم کی حکومت پر البانیوں کو مجبور کررہا ہے وہ انکے ملکی اور ملی مصالح اور حیات و جذبات کے لیے قاتل ہے -

دورزو کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بدبخت شہر پر ایک رات بھی امن و سکون کی نہیں گذرتی - گویا اس کے لیے غروب آفتاب جنگ کا اعلان ہے' اور جب رات زیادہ آجاتی ہے تو آتشیں اسلحے اپنے تماشے دکھانے لگتے ہیں ۔

یورپ کے پاس سب سے زیادہ کامیاب ہتھیار جھوٹ ہے' اور اسلام کے مقابلہ میں جب کبھی اسے میدان جنگ میں شکست ہوتی ہے تو وہ اس شکست کا انتقام ٹیلی گراموں' سفارت خانوں' اور اخبارات کے دفتروں میں لے لیتا ہے !

البانی مسلمان جو تعداد میں ۹۵ فیصدی ہیں' چاہتے ہیں کہ انکا بادشاہ مسلمان ہو - یہ مطالبہ جزیرہ نماے بلقان کی دوسری قوموں کی طرف سے تو ایک جائز مطالبہ تھا ' چنانچہ اسی بناء پر انگلستان نے یونان اور روس نے بلغاریا کو ترکی کی غلامی کے بار سے سبکدوش کردیا ' مگر اب جبکہ یہی مطالبہ مسلمان البانیوں کی طرف سے کیا گیا ہے تو یہ بغاوت اور سرکشی ہے جسکے لیے دھمکی دی گئی ہے کہ اس کا نتیجہ سلب خود مختاری اور بین القومی احتلال ہوگا ! ویل للمطففین !

لیکن شاید ضمیر کی ملامت (اگر ضمیر یورپ میں اسلامی معاملات کے لیے زندہ سمجھا جاسکتا ہو) اور اس دھمکی کی نامعقولیت نے اس پر قائم رہنے نہ دیا - اسلیے اب ایک نو تصنیف نغمہ خبروں کے اس گراموفون میں بھرا گیا ہے جسکی کنجی انگلستان کے ہاتھہ میں ہے -

ریوٹر اطلاع دیتا ہے کہ " دورزو میں ایک اجتماع ہوا جسمیں تمام اطراف و اکناف البانیا کے ۴۰ قائمقام موجود تھے - موجودہ حالت پر ایک سرگرم مباحثہ کیا گیا - گو اس کارروائی کا کوئی نتیجہ ابھی تک نہیں نکلا ہے' تاہم یہ امر خاص طور پر قابل لحاظ ہے کہ شہزادہ ویڈ کی حکومت کے بقاء و استحکام کے لیے مسلمانوں اور عیسائیوں میں پورا اتفاق تھا " سبحانک ھذا بہتان عظیم !

شہزادہ ویڈ کو رومانیا سے کیا کیا امیدیں نہ تھیں ؟ مگر شاید وہ وقت قریب آگیا ہے جبکہ امیدوں کا پردۂ فریب چاک ہوجایگا - دورزو کی تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ البانیا کے امن و نظام کے لیے رومانیا سے فوجی اعانت ملنے کی کچھہ امید نہیں -

اسلیے بعض مشیران کار یہ راے دیتے ہیں کہ بین الملی فوج کے لیے کوشش کرنی چاہیے -

حال میں سینٹ پیٹرسبرگ میں ایک موتمر اسلامی منعقد ہوئی تھی' جسمیں یورپین اور ایشیائی روس کے ۴۰ سے زاید مبعوث (وکلا) شریک ہوے - اس موتمر کا اصل مقصد یہ تھا کہ وہ تمام کوششیں جو اسوقت منتشر و متفرق طور پر مسلمانان روس کی دینی و غیر دینی مصالح کی حفاظت میں مصروف کار ہیں' ان سب میں ایک مرکزیت اور تنظیم پیدا کردی جاے -

مسئلہ تعلیم کے متعلق اس موتمر نے یہ راے قائم کی کہ جب تک عورتوں میں تعلیم کی اشاعت نہ ہوگی اسوقت تک نئی اسلامی نسل کوئی صحیح و مطلوب ترقی نہیں کرسکتی -

بالآخر السٹر نے اپنے صوبے کی علحدہ گورنمنٹ کا اعلان کرکے السٹر پارلیمنٹ قائم کر ہی لی - اس گورنمنٹ نے اپنا مطمح نظر یہ قرار دیا ہے کہ ملک میں قانون ' امن ' اور انتظام کی حفاظت کی جاے' ساتھہ ہی آئرش پارلیمنٹ میں السٹر کے بجبر شامل کرنے کے خلاف جنگ کی جاے ' مگر اسطرح کہ سلطنت برطانیہ کے ساتھہ کوئی اعلان بغاوت نہو -

جب سے یہ خبر شایع ہوئی ہے' اسوقت سے انگلستان میں ایک ہنگامۂ قلم و زبان برپا ہے - مختلف جماعتوں کے اخبارات میں اسکے متعلق: اہمیت و حقارت ' اعتراض و جواب ' الزام و حمایت ' اور تحسین و تقبیح سے لبریز مضامین شائع ہو رہے ہیں -

سر ایڈورڈ کارسن نے فدا کاران السٹر کی فوجی قواعد دیکھتے ہوے ایک پر جوش تقریر کی اور کہا :

" بظاہر صلح کی کوئی امید معلوم نہیں ہوتی ' لیکن بہر حال اگر عزت کی صلح ناممکن ہوئی تو پھر عزت کی جنگ کی جاےگی "

بیلی مینا میں مسٹر والٹر لونگ نے لوگوں سے کہا :

" حکومت اب تمہاری حکومت نہیں رہی - اسکے خلاف اپنے لیڈر سر ایڈورڈ کارسن کی پیروی کرلو "

جہاز کوماگاٹا کے متعلق آخری فیصلہ ہوگیا - اسے واپس آنا پڑیگا - عدالت اٹاوا کے نزدیک ہندوستانیوں کے اخراج کے متعلق حکومت کے قواعد بالکل جائز اور عین عدل و انصاف ہیں ۔

کوماگاٹا کے مظلوم مسافروں نے درخواست کی کہ انہیں واپسی کیلیے مدد دی جاے - اسکے جواب میں گورنمنٹ نے لکھا کہ مدد نہیں دی جاسکتی ' تاکہ تمہاری حیرانی اوروں کے لیے وسیلۂ عبرت ہو !

سچ یہ ہے کہ جو ملک عزت سے محروم ہوگیا ہو اسکا وجود صرف عبرت ہی کیلیے کارآمد ہو سکتا ہے -

مشا هیر اسلام رعایتی قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ۳ آنہ رعایتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الہي رحمة الله علیه ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۴) حضرت خواجه حافظ شیرازي ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۵) حضرت خواجه شاه سلیمان تونسوي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۶) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۷) حضرت امیرخسرو ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۸) حضرت سرمد شهید۔ ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ انه رعایتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعایتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعایتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۱۴] حضرت شیخ بهاالدین ذکریا ملتاني ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۱۵) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنه رعایتي ۱ انه (۱۷) حضرت اما غزالي ۵ آنه رعایتي ۲ آنه (۱۸) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۴ آنه رعایتي ۶ پیسه (۱۹) شمس العلما آزاد دهلوي ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذیر احمد ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتي ۲ انه (۲۳) رائٹ انریبل سید امیرعلي ۲ انه رعایتي ۳ پیسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله علیه ۵ آنه رعایتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ۵ انه رعایتي ۲ انه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۲۷] ترقي معظم ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۲۸] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیري ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۰] حضرت ابونجیب سهروردي ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۱] حضرت خالدبن ولید ۵ آنه رعایتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ۹ انه رعایتي ۲ انه ۲ پیسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انه رعایتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۳ انه رعایتي ۱ پیسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۹ انه رعایتي ۱۰ پیسه [۳۶] حضرت امام جنید ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۷] حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنه - رعایتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدین بختیار کاکي ۳ - آنه رعایتي ۱ - آنه ۳۹) حضرت خواجه معین الدین چشتي ۵ - آنه - رعایتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شیر پلیونا اصلي قیمت ۵ آنه رعایتي ۲ آنه - سب مشاهیر اسلام قریباً دو هزار صفحه کي قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیه ۸ - انه - (۴۰) زندگاني پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انه رعایتي ۹ - انه (۴۱) آئینه خود شناسي تصوف کي مشهور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رهبر ۵ آنه - رعایتي ۳ - انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه رعایتي ۹ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - انه - رعایتي ۳ انه - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ۱ روپیه ۸ انه [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه قریبًا هزار صفحه کي تصوف کي لا جواب کتاب ۲ روپیه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے مشہور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي معه انکي سینه به سینه او ر صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے هیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع هوا هے اور جن خریداران نے جن نسخوں کي تصدیق کي هے انکي نام بهي لکهدئے هیں - علم طب کي لاجواب کتاب هے اسکي اصلي قیمت چهه روپیه هے اور رعایتي ۳ روپیه ۸ انه [۴۸] الجریان اس نا مراد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۴۹] صابون سازي کا رساله ۲ انه رعایتي ۳ پیسه -(۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد اُستاد کے انگریزي سکهانے والي سب سے بہتر کتاب قیمت ایک روپیه [۱۵] اصلي کیمیا گري یه کتاب سونے کي کان هے اسمیں سونا چاندي رانگ سیسه - جسته بنانے کے طریقے درج هیں قیمت ۲ روپیه ۸ آنه۔

حرم مدینه منوره کا سطحی خاکه

---:*:---

حرم مدینه منوره کا سطحي خاکه یا (Plan) هے جو ایک مسلمان انجنیرنے موقعه کي پیمایش سے بنایا هے - نهایت دلفریب متبرک اور روغنی معه رُول وکپڑا پانچ رنگوں سے طبع شده قیمت ایک روپیه - علاوه محصول ڈاک -

ملنے کا پته — منیجر رساله صوفي پنڈي بہاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

هز مجسٹي امیر صاحب افغانستان کے ڈاکٹر نبي بش خان کي مجرب ادویات

جواهر نور العین بیس روپیه ماشه والا خالص ممیرو بهي جواهر نورالعین کا مقابله نہیں کرسکتا - اور دیگر سرمه جات تو اسکے سامنے کچهه بهي حقیقت نہیں رکهسکتے - اس کي ایک هي سلائي سے ۵ منٹ میں نظر دوگني ' دهند اور شبکوري دور ' اور کرے چند روز میں ' اور پهوله ' ناخونه ' پربال ' موتیابند ' ضعف بصارت عینک کي عادت اور هر قسم کا اندها پن بشرطیکه آنکهه پهوٹي نه هو ایک ماه میں رفع هو کر نظر بحال هوجاتي هے - اور آنکهه بنوانے اور عینک لگانے کي ضرورت نہیں رهتي ' قیمت في ماشه درجه خاص ۱۰ روپیه - درجه اعلی ۴ روپیه - درجه اول ۲ روپیه -

حبوب شباب اور دنیا بهر کي طاقتور دواؤں سے اعلی اور افضل ' مولد خون اور مبهي اور مقوي اعصاب هیں - نا طاقتي اور پیر و جوان کي هر قسم کي کمزوري بہت جلد رفع کرکے اعلی درجه کا لطف شباب دکهاتي هیں - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

طلسم شفا هر قسم کا اندروني اور بیروني درد اور سانپ اور بچهو اور دیوانه کتے کے کاٹنے سے زخم کا درد چند لمحه میں دور ' اور بد هضمي ' قے ' اسهال ' منه اور ' زبان ' حلق اور مسوڑوں کي ورم اور زخم اور جلدي اور امراض مثلاً چنبل ' داد ' خارش ' پتي اچهلنا ' خناق ' سرطان ' دانت کي درد ' گنٹهیا اور نقرس وغیره کیلیے ازحد مفید هے - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

حسن افروز ایک منٹ میں سیاه فام کو گلفام بنا کر اور چهره کي چهایاں اور سیاه داغ دور کرکے چاند سا مکهڑا بناتا هے - قیمت في شیشي ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

تریاق سگ دیوانه اِس کے استعمال سے دیوانه کتے کے کاٹے هوئے مریض کے پیشاب کے راسته مچهر کے برابر دیوانه کتے کے بچے خارج هوکر زهر کا اثر زائل ' اور مریض تندرست هوجاتا هے - قیمت في شیشي ۱۰ روپیه نمونه ۳ روپیه -

طلائے مهاسه چهره کے کیلوں کي ورم ' درد اور سرخي رفع ' اور پکنا اور پهوٹنا مسدود کرکے انہیں تحلیل کرتا هے - قیمت في شیشي ایک روپیه - حبوب مهاسه اِن کے استعمال سے چهره پر کیلوں کا نکلنا موقوف هوجاتا هے قیمت في شیشي ایک روپیه -

اکسیر هیضه هیضه ایک ایسي مرض نہیں هے که هر ایک حکیم اور ڈاکٹر کامیابي کے ساتهه اِنکا علاج کرسکے - لهذا ایک واحد دوا اس کے علاج کیلئے کافي نہیں هوا کرتي - اسکے ۳ درجے هوتے هیں - هر درجه کي علامات اور علاج مختلف هے - پس جس کے پاس اکسیر هیضه نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ موجود نه هوں وه خواه کیسا هي قابل اور مستند ڈاکٹر کیوں نه هو اس مرض کا علاج درستي سے نہیں کرسکیگا - لهذا وبا کے دنوںمیں هر سه قسم کي اکسیر هیضه تیار رکهني چاهئے - قیمت هر سه شیشي ۳ روپیه -

پته : — منیجر شفاخانه نسیم صحت دهلی دروازه لاهور

درجنوں بیکار نتواں زیستن
آتشم تیزست و داماں می زنم!

یہ بالکل سچ ہے اور یہی میرے دل کا اصلی زخم ہے - لیکن افسوس کہ وہ یہ کہتے ہوے اپنی اور اپنے گرد و پیش کی حالت بھول گئے - میں صرف اس حالت پر توجہ دلا دینا انکے جواب کیلیے کافی سمجھتا ہوں -

اس قسم کے تمام کاموں کیلیے اولین شے تقسیم عمل ہے - یعنے متعدد اشخاص اور جماعتوں کا موجود رہنا جن میں سے ہر شخص یا جماعت کام کے ایک ایک حصے کو اپنے ذمے لیلیے ' اور ان سب کی مجموعی مساعی و اعمال سے تکمیل مقصد ظہور میں آے -

پس صورت یہ ہونی چاہیے کہ ایک جماعت تو ہمیشہ صرف تحریک و دعوت اور تنبہ و ایقاظ کے کاموں میں مشغول رہے' تاکہ بیداری قائم اور غفلت کا استیلاء مقہور و مخذول رہے - دوسری جماعت اس تحریک کے نتائج سے کام لے ' اور جو استعداد پیدا ہوتی جاے اسے ضائع نہونے دے -

ہماری اصلی بدبختی یہی ہے کہ اس قسم کے کام کرنے والے ناپید ہیں اور کوئی حقیقی تقسیم عمل ہو نہیں سکتی - میں دو سال تک اسی چیز کی تلاش میں رہا کہ کسی طرح دونوں کاموں کو ایک ہی وقت میں انجام دیا جاسکے مگر اپنی محرومی سے کامیاب نہوا -

* * *

اب میرے سامنے صرف دو ہی راہیں ہیں - پہلی راہ یہ ہے کہ محض تحریک و قیام دعوۃ ہی کے کام میں مشغول رہوں ' اور اسکے علاوہ جو دینی' علمی ' ادبی ' سیاسی' اور عام اصلاح و ترقی کی شاخوں میں الہلال کام کر رہا ہے یا کرسکتا ہے ' اس پر قناعت کر لوں - یہ میدان بھی کام کرنے والے کیلیے کچھہ کم قدر و قیمت نہیں رکھتا اور بجاے خود ایک بڑی سے بڑی خدمت ہے - مگر کیا کروں' دل ہمت طلب صرف اتنے پر قناعت نہیں کرتا - میں دیکھہ رہا ہوں کہ وقت کم اور فرصت مفقود ہے - آمادگیاں ضائع جا رہی ہیں ' اور استعداد بغیر جمعیت افکار و عمل کے بھٹک رہی ہے - بیج ڈالا جاچکا ہے مگر کوئی نہیں جو آبپاشی کا سامان کرے - کس دل سے گوارا کروں کہ ایسا دیکھوں اور آنکھیں بند کرلوں ' اور اپنے تمام بہترین عزائم کو سپرد خاک کردوں ؟

پھر یہ بھی ہے کہ ہماری حالت اوروں کی سی نہیں ہے - اب وقت اسکا نہیں رہا کہ آھستہ آھستہ ایک ایک منزل کو طے کیا جاے - اب تو معرکۂ جنگ درپیش ہے - ہر سپاہی جو کچھہ کرسکتا ہے کرے' اور صرف اپنے ایک ہی فرض پر قناعت نہ کرلے -

پس خواہ کچھہ ہی کیوں نہو ' میں نے تو روز اول جو فیصلہ کرلیا ہے اور جسکے اندر اس قادر قیوم نے میرے دل کا اصلی سکھہ اور میری روح کی حقیقی لذت رکھدی ہے' اسے ترک نہیں کرسکتا - ممکن ہے کہ میں اپنی قوت اور اپنے بس سے تن تنہا زیادہ کام کرنے کی طلب میں پوری طرح کامیاب نہوں ' لیکن وہ ناکامی جو تلاش کے بعد ہو' اس سے بہتر ہے کہ ناکامی کے خوف سے تلاش ہی نہ کی جاے - کامیابی محض اشخاص و تعینات سے وابستہ نہیں ہے - وہ کہ حقیقی یقین کی آواز صرف اسی کے منہہ سے نکلتی ہے ' کہہ رہا ہے کہ صادق نیتوں کے لیے ناکامی نہیں ہوسکتی - مجھے کامیابی نہو' مگر یہ تو طے شدہ ہے کہ میرے مقصد کو طلب و جستجو کی ہر منزل میں فتح مندی اور کامیابی ہی ہوگی : ربنا علیك توکلنا والیك انبنا والیك المصیر! ربنا لا تجعلنا فتنۃ للذین کفروا ' و اغفرلنا ربنا ' انك انت العزیز الحکیم !! (٦٠ : ٥) ربنا افرغ علینا صبراً و ثبت اقدامنا و انصرنا علی القوم الکافرین ! (٢ : ١٨٢)

* * *

رہی دوسری صورت یعنے اپنے ارادوں اور طلب و اضطراب کے مطابق "دوسری منزل" کے جن کاموں کو شروع کرچکا ہوں' انہیں تکمیل تک پہنچانے میں لگ جاؤں اور اسکے سوا چارہ بھی نہیں' تو حقیقت یہ ہے کہ متضاد سمتوں کی کشمکش و کشاکش سے میں عاجز آگیا ہوں - ایک ہی وقت میں تن تنہا اعلان و دعوت کے کاموں اور خدمات علمیہ و ادبیہ کو بھی قائم رکھنا ' نیز دوسری منزل کے کاموں کو بھی کرنا بہت دشوار ہے - جو کام اب درپیش ہیں انکے لیے پورے وقت کے صرف کردینے کی ضرورت ہے ' اور اکثر اوقات کلکتہ سے باہر رہنے کی اور ایسے کاموں سے گھر جانے کی جن میں شغل تحریر و کتابت و ترتیب و تدوین رسائل کی مہلت نہیں ملسکتی -

میں دو سال تک اس فکر میں رہا کہ اقلاً اتنا ہی انتظام ہو جاے کہ الہلال جاری رہے ' اور اگر پورا وقت نہیں نکال سکتا تو اور کاموں کیلیے نصف وقت تو نکال سکوں - لیکن تجربے سے ثابت ہوا کہ ایسا ہونا بحالت موجودہ آسان نہیں - پس اگر ان کاموں میں مصروف ہوتا ہوں تو الہلال کا مسئلہ سامنے آ جاتا ہے ' اور حیران رہجاتا ہوں کہ کیا کروں ؟

* * *

الہلال کی ترتیب اور دائمی مشغولیت کیلیے جس طرح ایک پوری جانکاہ اور دماغ پاش زندگی چاہیے ' اسکا اندازہ میرے دوستوں کو نہیں ہے :

بحرام سوے کلبۂ احزان من شبے
تا بنگری کہ عشق تو با ما چہ میکند ؟

ایک پرچہ الہلال کا اٹھا کر دیکھیے اور اسکے تمام ابواب پر نظر ڈالیے - اگر اسقدر مواد محض نقل ہی کیا جاے - جب بھی اسکے لیے ایک دو آدمی کافی نہیں ہوسکتے - چہ جائیکہ دماغ کا بہ یک وقت ان سب کو مدون کرنا اور تمام شرائط و خصائص کے تحفظ کے ساتھہ لکھنا - پھر انکی ترتیب و نگرانی اور نظر عمومی و نظم مجموعی -

بلا شبہ مجھے بعض حضرات سے مدد بھی ملتی ہے جسکے لیے میں انکا ممنون ہوں ' لیکن وہ مدد ایسی نہیں ہے جو الہلال کو بہ حیثیت الہلال میری عدم موجودگی میں قائم رکھے -

* * *

یہ کشمکش ہے جسمیں گرفتار ہوں' اور اسی کے طرف میں نے اشارہ کیا تھا - افسوس ہے کہ بعض حضرات نے اسپر غور نہیں فرمایا اور متعجب ہوکر پوچھنے لگے کہ الہلال کو بند کردینے کا خیال کیوں پیدا ہوا ہے' اور " پہلی منزل " سے مقصود کیا ہے ؟ حالانکہ مقصود تو صاف تھا اور حالات بالکل غیر پیچیدہ -

* * *

یہ دوسری منزل " جماعۃ حزب اللہ " کی تکمیل ہے -

" حزب اللہ " کے اعلان کو ایک سال ہوگیا - اس عرصے میں جو ابتدائی مراحل اسکے متعلق ضروری تھے ' رفتہ رفتہ طے ہوتے رہے ' اور متعدد اہم الامور مراتب کی انجام دہی کی حق سبحانہ نے توفیق دی - ایک بڑا کام کلکتہ میں کسی مرکزی درسگاہ اور " دارالجماعۃ " کی تعمیر و تاسیس تھی' سو الحمد للہ کہ اسکے متعلق بھی تمام انتظامات تکمیل کو پہنچگئے ہیں اور انشاء اللہ پہلی رمضان المبارک کو اسکا بنیادی پتھر نصب کردیا جائیگا : الذی انزل فیہ القرآن -

اب اسکے بعد جو کام ہیں ' انکے لیے ضرورت ہے کہ کچھہ عرصے تک کیلیے اپنا پورا وقت صرف کروں' اور یکسوئی کے ساتھہ اسکی تکمیل کیلیے وقف ہو جاوں -

یہی " دوسری منزل " ہے جسمیں اب کسی طرح توقف نہ ہونا

شذرات

مسئلۂ قیام الہلال

" پہلی منزل "

مسئلۂ قیام الہلال کو پیش کرتے ہوے اس عاجز نے لکھا تھا کہ " دعوت الہلال اپنی پہلی منزل سے گذر چکی ہے " بعض احباب کرام کو اسکے سمجھنے میں غلطی ہوئی - حالانکہ " صدا به صحرا " کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا تھا ' اسمیں ایک حد تک اسکی تصریح کردی گئی تھی -

میں تفصیل کے ساتھہ نہیں لکھہ سکتا - مختصر یہ ہے کہ الہلال متعدد حیثیتیں رکھتا ہے - از انجملہ ایک حیثیت دعوة و تحریک کی ہے - تحریک کے لیے پہلی منزل یہ ہے کہ دلوں کی غفلت دور کی جاے ' عام احساس و بیداری پیدا ہو جاے ' اور جن مقاصد کیلیے پکارا جا رہا ہے وہ ہزاروں دلوں میں اپنا گھر بنا لیں -

جب ایسا ہو جاے تو دعوت اپنی " پہلی منزل " سے گذر گئی - اسکے بعد اس سے سخت تر اور مہم تر منزلوں کی طرف بڑھنا چاہیے - استعداد و قبول مثل تخم ریزی کے ہے - اسکے بعد آبپاشی کی فکر کیجیے - تا کہ کھیت پوری طرح نشو و نما پاے ' اور فصل آے تو کاٹنے کے لیے ہر شاخ اپنا ذخیرہ پیش کر سکے -

* * *

اِس آبپاشی کی مختلف صورتیں ہیں اور اسی کو میں " دوسری منزل " قرار دیتا ہوں -

الہلال به حیثیت داعی الی الحق ہونے کے اسلیے آیا تھا تا کہ سنة مقدسۂ حریة اسلامیه کا احیاء کرے ' اور اسلام کی تعلیمات حقه کو انکی اصلی وسعت اور محیط کل صورت میں پیش کردے - نیز بتلاے کہ تعلیم الہی محض چند احکام وضو و طہارت ہی سے عبارت نہیں ہے جیسا کہ بد بختی سے سمجھا جا رہا ہے ' بلکہ وہ ایک نظام اجتماعی و مدنیۂ صالحه کا نام ہے ' جو انسانوں کے فلاح و نجاح کے لیے سنن الہیه کے ماتحت ہر قسم کی اعلی ترین ہدایات اپنے اندر رکھتی ہے ' اور اس نے مقام انسانیت کو اسقدر ارفع و اعلی کر دیا ہے کہ دنیا کی کوئی دوسری الہامی و حکمی تعلیم اسکی نظیر پیش نہیں کرسکتی - وہ اصلاح عالم او ر نظام کائنات کا ایک قانون ہے جو تمام مخلوقات و موجودات پر حاوی ہے ' اور جب کبھی کسی گروہ یا ملک نے رفعت و عظمت حاصل کی ہے تو اسی نظام کے ماتحت آکر ' گو اس نے اسلام کی حقیقت نہ پہچانی ہو اور طرح طرح کے مختلف ناموں سے اُسے تعبیر کیا ہو :

فاقم وجهك للدين حنيفا ' فطرة الله التي فطر الناس عليها - لا تبديل لخلق الله ' ذلك الدين القيم ' و لكن اكثر الناس لا يعلمون (۳۰:۲۹)

* * *

چنانچہ اس نے اپنی آواز بلند کی اور تمام مخالف و مفسد قوتوں کے خلاف اعلان جہاد کردیا - اس راہ میں سب سے بڑا بت وہ ہیبت اور مرعوبیت تھی ' جو کفر و ارباب کفر اور انکے خلفاء مضلین کی مسلمانوں کے دلوں پر چھا گئی تھی ' جسکو بعض منافقین مفسدین اور ملحدین مارقین نے اپنی ابلیسانہ مساعی سے اور زیادہ محکم و جا گرفتہ کردیا تھا ' اور جسکی وجہ سے اس پوری نصف صدی کے اندر کسی مسلمان کی زبان اُن کلمات الہیه کی دعوة و احیاء کیلیے نہ کھل سکی جو مذہب اسلام کی اصل اساس و بنیاد نظام ہیں ' اور جن سے کتاب و سنت کے تمام اوراق و صحائف بھرے ہوے ہیں ' اور سلف صالحین نے اپنی بڑی بڑی مقدس زندگیاں انہی کی دعوت اور پکار میں بسر کردی ہیں -

پس سب سے پہلے اس نے اسی طاغوت اعظم اور ابلیس شرک و کفر مجسم کو اپنی بے پردہ دعوة کا نشانہ بنایا ' اور اتباع اسوۂ مقدسۂ ابراہیمی کی روح سے معمور ہوکر علانیہ پکار اٹھا :

تا لله لا كيدن اصنا مكم بعد ان تولوا مدبرين (۲۱ : ۵۸)

افتعبدون من دون الله ما لا ينفعكم شيئاً ولا يضركم ؟ اف لكم ولما تعبدون من دون الله افلا تعقلون ؟ (۲۱ : ۶۷)	کیا تم خدا کو چھوڑ کر ایسے (لوگوں) کی غلامی کرتے ہو جو نہ تو تم کو کچھہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان ؟ تف ہے تم پر اور تمہارے اُن خداوندوں پر جنہیں خدا کو چھوڑ کر تم پوجنے لگے ہو ! تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ ایسی سچی بات بھی تمہاری عقلوں میں نہیں سمائی ؟ "

* * *

الحمد لله کہ ضلالت و افساد کے بہت سے چھوٹے چھوٹے بت در نیم ہوکر گرچکے ہیں ' " طاغوت اعظم " کی ہیبت و مرعوبیت کی جگہہ ہزارہا قلوب مومنین مخلصین میں خداے ابراہیم و محمد (علیہما الصلواة و السلام) کی عظمت حقیقی اور عبودیۂ صادقه جا گزیں ہو چکی ہے ' اور احساس و افکار کے انقلاب عام کا ایک ایسا عدیم النظیر اور محیر العقول منظر سامنے ہے جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا !

پس اتباع اسوۂ ابراہیمی و محمدی (علیہما الصلوة و السلام) و اطاعت اوامر اسلامیه ' و جوش خدمت کلمۂ اسلام و مسلمین ' و دفع بدعات و رزائد ' اور تبلیغ دین الخالص کتاب الله و سنة رسوله کی جو دعوة شروع کی گئی تھی ' الحمد لله کہ وہ عام طور پر " قبول " کرلی گئی ہے - اسی قبولیت کو میں " پہلی منزل " سے تعبیر کرتا ہوں -

اب دوسری منزلیں اسکے بعد کی ہیں - ازانجملہ یہ کہ اس استعداد کو فوراً ایک ایسی منظم و نافذ صورت میں منتقل کردیا جاے کہ اعمال و افعال میں اسکا ظہور پوری قوت و تأثر کے ساتھہ نمایاں ہو جاے ' اور یہ جو تبدیلی مختلف گوشوں اور افراد میں پھیلی ہوئی اور متفرق ہے ' اسے یکجا و مجتمع کرکے ایسی جماعتیں پیدا کی جائیں جو قولاً و عملاً دعوة اسلامیه کی حامل ہوں ' اور سلف صالح و مسلمین اولین کے فراموش کردہ طریقوں کے مطابق چلکر ایک عام تبدیلی مسلمانوں کے دینی معتقدات و اعمال میں نافذ و ساری کر دیں -

* * *

ہر کام کیلیے دعوت ضروری ہے ' اور اسلیے اعلان و اظہار بھی ضروری - لیکن اعلان و اظہار کا عہد ختم ہو گیا - اب خاموشی و گمنامی کا دور حقیقی شروع ہونا چاہیے - آگ جب تک نہیں ملی تھی ' اُسکی طلب میں شور و ہنگامہ تھا - پر جب ملگئی تو اب جلنے اور سوز و تپش کی لذت حاصل کرنے کے سوا اور کوئی مشغلہ نہ ہونا چاہیے :

کاں سوختہ را جاں شد و آواز نیامد !

الحمد لله کہ یہ عاجز شور و ہنگامہ کے عین عروج میں بھی سکوت و خاموشی کے اعمال کی لذت سے بے خبر نہ رہا ' البتہ ضرورت جس استغراق و استہلاک کی ہے ' اسکی مہلت بوجہ مشغولیت الہلال نہ ملسکی -

* * *

اکثر حضرات اس امر پر زور دیتے ہیں کہ دعوة و تحریک کے قیام کیلیے ضروری ہے کہ اُسکا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے - میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ ایک واقعی صداقت ہے جسے اسکے صحیح و اصلی موقعہ پر وہ دہرا رہے ہیں - اگر الفاظ بدل دیے جائیں تو انکا مقصود زیادہ واضح ہو جایگا - آگ کے شعلے مطلوب ہیں تو سلگا کر چھوڑ نہ دینا چاہیے - ہر وقت اسے ہوا پہنچاے اور پنکھا جھلتے رہنے کا بھی بندو بست کرنا ضروری ہے :

۲۰ - شعبـــان - ۱۳۳۲ هجـــري

بسلسلـــۂ فاتحـــۃ السنـــۃ الثـــالثـــہ

اولیـــاء اللــہ و اولیـــاء الشیطـــان

اصحـــاب النـــار و اصحـــاب الجنۃ

تفسیـــر القـــرآن کا ایـــک باب
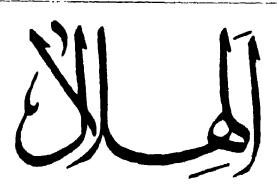
قران حکیم کے تدبر و مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حق و باطل ' ایمان و کفر' نور و ظلمت ' تعلق علوي و رشتۂ سفلی' اور اعمال صالحہ و کاروبار مفسدہ و سیئہ کے اختلاف کے اعتبار سے دو بالکل متضاد اور باهمدگر مخالف گروہ دنیا میں همیشہ سے ہوے چلے آے ھیں' اور جب کبھی حق و باطل کا معرکہ گرم ہوتا ہے تو انہیں دو جماعتوں کی قطاریں ایک دوسرے کے مقابلے میں صف آرا ہوتي ھیں - قران حکیم نے مختلف ناموں سے ان دونوں جماعتوں کا ذکر کیا ہے اور جابجا انکے آثار و علائم اور خواص و اعمال کی تشریح کی ہے -

مثلاً ۳۲ سے زیادہ مقامات میں ایک ایسی جماعت کا ذکر کیا ہے جس نے اپنے دلوں کو حق کے قبول کیلیے مستعد کرلیا ہے اور جو اپنی تمام قوتوں اور تمام جذبوں سے اللہ اور اسکی صداقت کو چاھنے والی اور پیار کرنے والی ہے' اور اسلیے اللہ نے بھی اسے اپنا دوست اور ساتھي بنا لیا ہے -

اس جماعت کو " اولیاء اللہ" کے لقب سے پکارا گیا ہے - یعنے وہ خدا کے دوست ھیں اور اسکے چاھنے والوں کے گروہ میں داخل ھیں - چنانچہ سورہ بقر میں فرمایا :

اللہ ولی الذین امنوا یخرجھم من الظلمات الی النور (۲ : ۲۵۷)	اللہ تعالی مومنوں کا ولی (دوست) ہے- وہ انہیں تاریکي سے نکال کر روشني میں لاتا ہے -

آل عمران میں کہا :

و اللــہ ولی المــومنین (۳ : ۶۸)	اور اللہ مومنوں کا " ولي " یعني دوست ہے -

سورۂ جاثیہ میں متقین کہا :

واللہ ولی المتقیــن -	اللہ متقي انسانوں کا ولي ہے -

سورہ اعراف میں صالحین کہا :

و ھو یتولی الصالحین (۷ : ۱۹۵)	اللہ صالح انسانوں کا دوست ہے -

اولیاء اللہ کی پہچان -

سورۂ جمعہ میں اس گروہ کیلیے ایک آزمایش بتلائي' جسمیں پڑکر معلوم ہو جایگا کہ کون اولیاء اللہ میں سے ہے اور کون اولیاء الشیطان میں سے ؟

قل یا ایھا الذین ھادوا ان زعمتم انکم اولیاء للہ من دون الناس فتمنو الموت ان کنتم صادقین (۶۲ : ۶)	اے پیغمبر یہودیوں سے کہدو کہ اگر تم کو اس بات کا دعوا ہے کہ تمام بندوں میں سے صرف تــم هي اللہ کے ولي اور دوست ہو' تو اسکي آزمایش یہ ہے کہ خــدا کي راہ میں موت کی آرزو کرو - اگر تم سچے ہوگے تو ضرور ایسا ھي کروگے -

اس آیۃ سے ثابت ہوا کہ اللہ کے دوستوں کی سب سے بڑي پہچان یہ ہے کہ جب انہیں جان دیدے اور زندگی اور اسکي لذتوں سے دست بردار ہوجانے کی دعوت دي جاتی ہے تو وہ لبیک کہتے ہوے اسطرح دوڑتے ھیں 'گویا بھوکوں کو غذا کي اور پیاسوں کو پاني کي پکار سنائي دي- پر جو جھوٹے ھیں اور اللہ کي ولایت سے محروم ' وہ انکار کر دیتے ھیں اور یہ انکے جھوٹے ہونے کی مہر ہے جو خود انہوں نے اپنے اوپر لگا دي :

ولا یتمنونہ ابدا بما قدمت ایدیھم واللہ علیم بالظالمین !	اور یہ اللہ اور اسکي صداقت کی دوستي کا جھوٹا دم بھرنے والے کبھی بھی موت کي تمنا کرنے والے نہیں - کیونکہ انہوں نے ایسے کام کیے ھیں جو انہیں موت کے تصور سے ڈراتے ھیں اور زندگي کي مہلت کو غنیمت سمجھے ہوے ھیں -

موت کی تمنا سے مقصود ہرگز یہ نہیں ہے کہ کوئي آدمی موت کو پکارے اور اسکے لیے التجا کرے - اللہ کا مقصود اس سے یہ تھا کہ سچے اور جھوٹے کي پہچان کیلیے ایک کسوٹي دیدے - پس فرمایا کہ اگر خدا کے دوست ہو تو موت کی تمنا کرو - یعنے اسکے لیے اور اسکے کلمۂ حق کیلیے ایسے کاموں میں پڑو جن میں جان دینے ' اپنا خون بہانے ' اپنے جسم کو طرح طرح کي مہلک مشقتوں میں ڈالنے ' اور زندگی کے عیش و نشاط سے محروم ہونے کی ضرورت ہے - اسکے بعد پھر خود ھی فیصلہ کیا کہ یہ کام اولیاء اللہ کا ہے - اولیاء الشیطان کبھي بھي ایسا نہیں کرینگے - کیونکہ یہ موت کے نام سے ڈرتے اور کانپتے ھیں' اور زندگی کے عشق میں پاگل ہو گئے ھیں :

قل ان الموت الذي تفرون منہ ' فانہ ملاقیکم ' ثم تردون الی عالم الغیب والشھادۃ ' فینبئکم بما کنتم تعملـــون ! (۶۲ : ۸)	انسے کہدو کہ اے نفس پرستو ! جس موت سے کہ تم اسقدر بھاگتے ہو' وہ کچھہ تمھیں چھوڑ نہ دیگي- ایک دن ضرور ھي آئیگي - پھر تم اسی خدا کے طرف لوٹائے جاوگے جو پوشیدہ اور ظاہر سب کچھہ جانتا ہے -

لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون -

سورۂ یونس میں انکي ایک بہت بڑي علامت یہ بتلائي کہ انکے لیے خوف اور غم نہ تو دنیا میں ہوتا ہے اور نہ آخرۃ میں :

الا ' ان " اولیاء اللہ " لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون - الذین آمنوا و کانوا یتقون - لھم البشری فی الحیاۃ الدنیا و فی الاخرہ' لا تبدیل لکلمات اللہ' ذالك ھو الفوز العظیـم ! (۱۰ : ۶۲)	یاد رکھو کہ " اولیاء اللہ " پر نہ تو کسي طرح کا ڈر اور خوف طاري ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے - یہ وہ لوگ ھیں کہ اللہ پر سچي روحوں کی طرح ایمان لاے اور اپنے اعمال میں اسکا خوف پیدا کیا - پس انکے لیے دنیا کي زندگی میں بھی خوشخبري ہے اور آخرۃ میں بھي - یہ اللہ کا قانون ہے اور اللہ کے کلمــات میں ذرا بھي تبدیلي نہیں ہوتي - انسان کیلیے یہي سب سے بڑي کامیابی ہے !

دارالسلام

سورۂ انعام میں اُن ارباب حق کا ذکر کیا جنکے دلوں کو خدا نے اسلام کیلیے کھولدیا ہے : فمن یرد اللہ ان یھدیہ ' یشرح صدرہ للاسلام- اور جو اُن لوگوں کے مقابلے میں ھیں جنکے دل فشار کفر و ضلالت سے

چاهیے - نہیں کہہ سکتا کہ کیونکر یہ تمام کام انجام پائیںگے ؟ بجز اسکے کہ اللہ تعالی کوئی ایسا سامان مہیا کردے جس سے ایک طرف الہلال کی صداے دعوت و خدمات علمیہ و ادبیہ کا سلسلہ بھی قائم رہے - دوسری طرف اسکا وجود " دوسری منزل " کی تکمیل و اعمال میں بھی مانع نہو !

ربنا اتنا من لدنك رحمة و هئی لنا من امرنا رشدا !
(١٨ : ١٠) ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا ' و هب لنا من لدنك رحمه ' انك انت الوهاب ! ربنا انك جامع الناس لیوم لا ریب فیه ' ان اللہ لا یخلف المیعاد (٣ : ٨) ربنا انك اتیت فرعون و ملاءہ زینة و اموالا فی الحیاة الدنیا - ربنا لیضلوا عن سبیلك ' ربنا اطمس علی اموالهم ' و اشدد علی قلوبهم ' فلا یومنوا حتی یروا العذاب الالیم ! (١٠ : ٨٨)

مسجد کانپور کی تعمیر جدید کا مسئلہ پیش کردیا گیا

متولیان مسجد جواب دیں
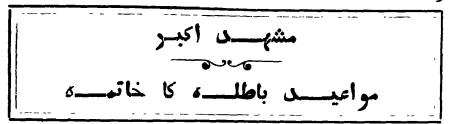
الذین یتخذون الکافرین اولیاء من دون المومنین' ایبتغون عند هم العزة ؟ فان العزة للہ جمیعا - (٤ : ١٣٦)

هز ایکسلنسی لارڈ هارڈنگ کے فیصلے کے بعد مسجد مچھلی بازار کانپور کی از سر نو تعمیر کا مسئلہ چھیڑ دیا گیا تھا - هز آنر سر جمیس مسٹن نے کانپور میں متولیان مسجد سے ملاقات کرکے بعض رقوم کا اعلان کیا تھا اور کہا تھا کہ تیس چالیس هزار روپیہ صرف کرکے از سر نو مسجد کی تعمیر کی جاے - بعض متولیوں نے کہا کہ هم بغیر مسلمانوں کے مشورہ کے کچھہ نہیں کہہ سکتے - اسپر انہوں نے " مسلمانوں " کے لفظ کی تعریف دریافت فرمائی اور کہا کہ کیا تمام دنیا کے " مسلمانوں " سے راے لی جائیگی ؟

جواب میں کہا گیا کہ اگر ممکن هو تو ایسا بھی کیا جاسکتا ہے -

اسکے بعد بالکل خاموشی رہی اور کچھہ معلوم نہ هوا کہ کیا هو رہا ہے ؟ بعض اصحاب سے هم نے تحقیق کیا تو معلوم هوا کہ ابھی کوئی فیصلہ نہیں هوا - همیں یقین تھا کہ مسجد مچھلی بازار کے متولی حادثۂ گذشتہ کے بعد اسقدر جلد خود راے اور شتر بے مہار نہ هو جائینگے کہ ایک ایسے اهم معاملہ کے متعلق جسکی قیمت میں مسلمانوں کا خون ' بیواوں کی آهیں ' اور یتیم بچوں کے اشک هاے حسرت دیے جا چکے هیں ' بغیر مسلمانوں کے علم و حصول راے کے آخری فیصلہ کر دینگے -

لیکن اسی اثنا میں برتھہ ڈے کی فہرست خطابات شائع هوئی اور کانپور کے دو مسلمانوں کو " خان بہادر " اور " خانصاحب " کا خطاب دیا گیا - بظاهر یہ ایک بے تعلق بات تھی اسلیے هم نے زیادہ توجہ نہ کی - صلہ همیشہ پچھلی خدمتوں کا ملتا ہے نہ کہ مستقبل خدمات کا - اور ایسے مزدور جنہیں پوری ایک شش ماهی کے بعد کام کی اجرت ملی هو' بہر حال رحم کے مستحق هیں - انہیں چھوڑ هی دینا بہتر ہے -

مگر هم ایران کے ایک صائب الراے حکیم کا قول بھول گئے تھے :

کہ مزدور خوش دل کند کار بیش !

٧ جولائی کی صبح کو ڈپٹی محمد علی " خان بہادر " اور عنایت حسین " خانصاحب " کلکٹر صاحب کے هاں گئے - وهاں سے واپس آکر مسجد کے چار متولیوں کو جن میں سب سے زیادہ قابل ذکر مجید احمد اور بساطی بازار کا مشہور " کریم احمد " ہے ' اپنے ساتھہ لیا - اِن لوگوں کے پاس مجوزہ تعمیر مسجد کا ایک سادہ نقشہ تھا ' نیز کلکٹر کے نام ایک درخواست تھی - درخواست میں لکھا تھا کہ " حضور ' فیض گنجور ' غریب پرور ' خداوند بندگان " وغیرہ و غیرہ من التعبد والتذلل والتخرافات - آستان بوسی و باریابی کے بعد نقشہ اور درخواست پیش کی گئی اور اُسی وقت " منظور کرکے " بغیر حق ادخال میونسپل بورڈ واپس بھی کردی گئی : یخادعون اللہ والذین

مسئلۂ مسجد کانپور کا آغاز جس قوت و استیلا و عظمت و نفوذ کے ساتھہ هوا تھا ' اور جس طرح مسلمانوں کے اجتماع عام اور قوۃ دینی نے مقامی حکومت کے استیلاء کو شکست فاحش دی تھی ' افسوس کہ اسی طرح اسکا خاتمہ بھی کمال غفلت و نادانی اور لغزش و تزلزل پر هوا - لے دیکے اب تمام امیدیں صرف مسجد کی مستقبل حالت پر رهگئی تھیں اور چونکہ علانیہ وعدہ کیا گیا تھا کہ سڑک کی تعمیر کے وقت میونسپل بورڈ میں بہتر تجاویز منظور هو جائینگی ' اسلیے مسلمان خاموش تھے اور سمجھتے تھے کہ اس مرتبہ متولیان مسجد اپنی گذشتہ سنۂ نفاق کی تجدید نہ کرینگے ' اور انہیں غافل رکھکر ملت فروشی کا سودا نہ چکا لینگے - مگر افسوس کہ انکی غفلت سے پورا پورا فائدہ اٹھایا گیا ' اور نفاق کا درخت وهی پھل لایا جو بہر حال اُسے لانا تھا -

تاهم متولیان مسجد اور انکے خداوند ان نعمت کو هم مطلع کردیتے هیں کہ اُنہوں نے مسلمانوں کی غفلت کو جسقدر مفید مطلب سمجھہ لیا ہے ' خوش قسمتی سے ابھی اسدرجہ نہیں ہے ۔ سمندر کی سطح کو ساکن دیکھکر مغرور نہ هو جانا چاهیے - بہت ممکن ہے کہ اسکی تہہ میں لہریں چھپی هوئی هوں - وہ اگر ساکن و پر امن هونا جانتا ہے تو هیجان و تلاطم بھی اسکے خواص میں داخل هیں - یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ اُس مسجد کی قسمت کا فیصلہ چار متولیوں کے هاتھوں میں چھوڑ دیا جاے جسکے لیے هم اپنا خون بہا چکے هیں ' اور جسکے دھبے ابتک مسجد کی دیوار پر باقی هیں گو اُنکے محو کر دینے کی غرض سے جدید تعمیر کیلیے فیاضانہ اصرار کیا جا رہا ہے - مسجد خدا کی ہے اور علی الخصوص مسجد کانپور تو تمام مسلمانوں کا مسئلہ بنگئی ہے - اسکے لیے انہوں نے اپنی جانیں دی هیں ' روپیہ لٹایا ہے ' خطرات میں پڑے هیں ' اور مہینوں آگ کے انگاروں پر لوٹے هیں - بساطی بازار کے چند دکانداروں کو خان بہادر اور خانصاحب اپنے همراہ لیجاکر نقشے منظور کراتے هیں تو کرا لیں - مسلمان ایک مدت کیلیے بھی انہیں کوئی وقعت نہیں دیسکتے - وہ کبھی اپنی رضا و خاموشی سے موقع نہ دینگے کہ بغیر عام اعلان و منظوری کے مسجد کی عمارت میں ایک رائی برابر بھی تبدیلی هو ' اور اس بارے میں انتہائی جد و جہد جو وہ کر سکتے هیں ضرور کرینگے -

هم اِس مضمون کے ذریعہ متولیوں کو توجہ دلاتے هیں کہ وہ اس وقت تک کی تمام کار روائی فوراً شائع کر دیں اور بتلائیں کہ انہوں نے کس قسم کا نقشہ پیش کیا ہے ' اور کیا طے پایا ہے ؟ هم کبھی بھی اس مسئلہ کو غفلت میں گم هو جانے کیلیے نہیں چھوڑ سکتے -

هم کو مسجد کی نئی تعمیر اسطرح منظور نہیں - نہ هم اسکی شاندار عمارت بنانے کیلیے صوبجات متحدہ کی " فیاض " گورنمنٹ کو زحمت دینا چاهتے هیں - همیں همارے افلاس و فقر پر چھوڑ دیا جاے - هم مسجد کو اُسکی موجودہ حالت پر رهنے دینگے ' اور شرعاً بھی وهاں کسی بڑی مسجد کی ضرورت نہیں ہے جسکے لیے غیر مسلم ارباب فیض کی اعانت منظور کی جاے -

اکتفا کرونگا - امید ہے کہ عنقریب بسلسلۂ " باب التفسیر " ایک مستقل مضمون اس موضوع پر لکھہ سکوں -

ما وجدنا علیہ آبائنا

ازانجملہ اس جماعت کا ایک خاصہ یہ ہے کہ جب کبھی اولیاء اللہ اسے برائیوں اور معصیتوں سے روکتے ہیں تو وہ کہتی ہے کہ :

وجدنا علیہ اباءنا و اللہ امرنا بها ' قل : ان اللہ لا یامر بالفحشاء اتقولون علی اللہ ما لا تعلمون ؟ (۷ : ۲۷)

ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریقہ پر پایا اور اسی کا ہمیں حکم دیا گیا ہے - اسکے جواب میں ان گمراہوں سے کہدو کہ خدا نے کبھی بھی اپنے بندوں کو برائیوں اور فواحش کا حکم نہیں دیا - کیا تم اللہ کی نسبت وہ باتیں کہتے ہو جنھیں نہیں جانتے ؟

خسران عاقبت

اولیاء الشیطان کی ایک بہت بڑی علامت یہ بھی ہے کہ کامیابی و فلاح انہیں نصیب نہوگی اور عاقبت کار گھاٹے ٹوٹے ہی میں رہینگے :

و من یتخذ الشیطان ولیـاً من دون اللـہ فقد خسر خسراناً مبینا - یعدهـم و یمنیهم و ما یعدهـم الشیطـان الا غرورا (۴ : ۱۱۸)

" اور جس شخص نے اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا دوست بنایا تو یقیناً بڑے ہی سخت گھاٹے ٹوٹے میں پڑا - شیطان اپنے دوستوں اور پجاریوں سے طرح طرح کے وعدے کرتا اور بڑی بڑی امیدیں دلاتا ہے' لیکن جان رکھو کہ شیطان جو کچھہ وعدے کرتا ہے اُن میں دھوکے اور فریب کے سوا کچھہ نہیں ہے "

تخویف شیطانی !

شیطان اپنے ولیوں اور پجاریوں کے ذریعہ اللہ کے ولیوں اور پرستاروں کو ہمیشہ ڈراتا اور دھمکاتا رہتا ہے - مگر مومنوں کیلیے کوئی خوف نہیں :

انما ذالکـــم الشیطان یخوف اولیائہ' فلاتخافو هم و خافون ان کنـتم مومنین ! (۳ : ۱۷۵)

" بیشک ' یہ شیطان تھا جسکا قاعدہ ہے کہ اللہ کے دوستوں کو اپنے دوستوں کی جماعت کا ڈراؤ دکھلاتا ہے - مگر اے مسلمانو ! تم اس سے ذرا بھی نہ ڈرنا - اگر تم سچے مسلمان ہو تو بس ہماری ہی حکومت کا خوف کرو ! "

یخرجونهم من النور الی الظلمات

ایک بہت بڑا فرق حالت یہ بھی ہے کہ " اولیاء اللہ " ایسے عہد میں ہوتے ہیں جبکہ حق اور سچائی معدوم ' مگر باطل اور فساد عام ہوتا ہے' اور گمراہی کی تاریکی اس طرح پھیل جاتی ہے کہ کوئی گوشـہ بھی پوری طرح روشن و منور نہیں ہوتا - ایسی ہی سوسائٹی اور اسی طرح کے گرد و پیش میں وہ پرورش پاتے ہیں' اور انہی خیالات و اعتقادات کو آنکھیں کھولکر ہر طرف دیکھتے ہیں - انکے سامنے جو کچھہ ہوتا ہے وہ بھی یکسر گمراہی ہوتی ہے' انکے کان جو کچھہ سنتے ہیں اسمیں بھی ضلالت ہی کی صدا آتھی ہے ' اور دماغ و فکر جو کچھہ سونچتا ہے اُسکا سامان بھی سرتا سر گمراہی و باطل ہی کے واسطے سے میسر آتا ہے !

لیکن جبکہ وہ اس طرح چاروں طرف کی پھیلی ہوئی اندھیاری میں گھرے ہوئے ہیں تو یکایک خدا کا ہاتھہ چمکتا ہے' اور انہیں گمراہی سے نکالکر حق و ہدایت کے اُجالے میں لے آتا ہے - انکی ہدایت کی مثال بالکل ایسی ہوتی ہے جیسے کوئی معذور آدمی اندھیری رات میں ٹھوکروں سے قریب اور غاروں کے کنارے کھڑا ہو اور اندھوں کی طرح دیکھنے اور چلنے سے معذور ہوگیا ہو - اتنے میں ایک واقف راہ اور با خبر ہاتھہ ظاہر ہوکر اُسکا ہاتھہ تھام لے' اور ٹھوکروں سے بچاتے ہوے اور گڑھوں اور غاروں سے نگرانی کرتے ہوے ایک سیدھے اور محفوظ شاہراہ سے منزل مقصود تک پہنچا دے -

یا یوں سمجھنا چاهیے کہ جبکہ گمراہی اور باطل پرستی کی رات آنکھوں کو اندھا اور بصارت کو بے فائدہ کردیتی ہے' تو اُس وقت خدا تعالی اپنے دوستوں کیلیے ہدایت کا سورج چمکا دیتا ہے' اور انکے دلوں کا اسکی روشنی کے اخذ و انعکاس کیلیے انشراح کردیتا ہے !

لیکن جو لوگ قواے الہیہ کی جگہہ قواے شیطانیہ کو اپنا مولی اور آقا بناتے ہیں ' اور شیطان کے عاشقوں اور پیار کرنے والوں کے جرگے میں شامل ہوجاتے ہیں ' سو اُنکی حالت ان لوگوں سے بالکل برعکس ہوتی ہے- پہلی جماعت تاریکی سے نکل کر روشنی میں آتی ہے - پر یہ جماعت روشنی سے نکال کر تاریکی میں ڈالی جاتی ہے - پہلی جماعت کی اصلی اور ابتدائی حالت تاریک ہوتی ہے مگر اللہ اُنہیں سعادت و ہدایت کی نورانیت میں نکال لاتا ہے - دوسری جماعت کے لیے ابتدا میں تو ہدایت و سعادت موجود ہوتی ہے لیکن بعد کو شیطان سعادت سے نکالکر شقاوت میں دھکیل دیتا ہے- چنانچہ سورۂ بقر کی آیۂ کریمہ اوپر گذرچکی ہے - اسکے لفظوں پر غور کرو :

اللہ ولی اللہ الذین امنـوا یخرجهـــم من الظلمـات الی النور ' والذین کفروا اولیـاؤهم الطـاغوت ' یخرجونهـم من النور الی الظلمات -

اللہ مومنوں کا دوست اور ولی ہے - وہ اُنہیں تاریکی سے نکالکر روشنی میں لاتا ہے - مگر جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی ' انکے دوست طاغوت ہیں جو انہیں اللہ کی روشنی سے نکالکـر شیطان کی اندھیاری میں ڈالتے ہیں !

اولیاء اللہ کی نسبت کہا کہ یخرجهم من الظلمات الی النور- اور اولیاء الشیطان کیلیے کہا : یخرجونهم من النور الی الظلمات -

و یحسبون انهم مهتدون

ایک علامات انکی یہ بھی ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے زعم باطل میں اپنے تئیں حق و ہدایت پر سمجھتے ہیں - اسکا انہیں بڑا دعوا ہوتا ہے اور بڑا ہی گھمنڈ ' حالانکہ وہ ہدایت سے اسقدر دور ہوتے ہیں جسقدر باوجود اتصال کے روشنی سے تاریکی :

انهم اتخذو الشیاطین اولیـاء من دون اللہ و یحسبـــون انهـــم مهتدون (۷ : ۲۹)

انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانی قوتوں کو اپنا دوست بنا لیـا ہے - با ایں ہمہ اس زعم باطل میں گرفتـار ہیں کہ وہی راہ ہدایت پر ہیں !

وحی شیطـــانی

شیاطین ہمیشہ اپنے اولیاء پر وحی کرتے رہتے ہیں تاکہ خدا کے دوستوں سے شیطانی الہامات کے مطابق بحث و جدل کرسکیں اور انہیں اللـہ کی بادشاہت سے نکالکر شیطـانی حکومتوں میں داخل ہونے کی ترغیب دیں :

و ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءهم لیجادلوکم' و ان اطـعـتـمـوهـــم انکـــم لمشـــرکون ! (۶ : ۱۲۱)

اور شیاطین اپنے ولیوں کی طرف وحی کرتے رہتے ہیں ' تاکہ وہ تمہارے ساتھہ شیطانی اُلقا کے بموجب بحث وجدل کریں - لیکن اگر تم نے انکی باتوں کی اطاعت کرلی تو جان رکھو کہ پھر تمہارا شمار بھی مشرکوں میں ہوگا !

(حزب اللہ و حزب الشیطان)

قرآن کریم ان دو جماعتوں کو ایک دوسری اصطلاح سے بھی موسوم کرتا ہے - سورۂ مائدہ میں مسلمانوں کو اس سے منع کیا ہے کہ اللہ اور اسکی شریعت کے مقابلے میں یہود و نصاری کو اپنا ولی بنائیں :

لا تتخذو الیهود و النصاری اولیاء - اسکے بعد فرمایا ہے کہ اگر لوگ اللہ کی دوستی کی راہ چھوڑ کر الگ ہوجائیں ' تو اسلام کے کاموں کا کچھہ بھی نقصان نہ ہوگا - خدا ایک دوسری جماعۂ سچے مومنوں اور اپنے دوستوں کی پیدا کردیگا " جنکی ولایت الہی اور محبت ربانی یہاں تک بڑھی ہوگی کہ وہ اللہ کے چاہنے والے ہونگے اور اللہ اُنسے پیار کریگا : یحبهم ویحبونہ - پھر کہا کہ :

اسقدر تنگ هوگئے هیں که اب انکا انشراح روحاني هو نهیں سکتا : و من یرد ان یضله' یجعل صدره ضیقاً حرجاً - اسکے بعد اول الذکر جماعت کے لیے بشارت دي :

لهم دار السلام عند ربهم و هو " ولیهم " بما کانوا یعملون (٦ : ١٢٧)	انکے پروردگار کے پاس انکے لیے امن اور سلامتي کا گھر هے اور انکے نیک عملوں کے صلے میں وهي انکا " ولي " هے !

قال انني من المسلمین

سوره حم سجده میں ان مومنین کاملین کا حال بیان کیا هے جنهوں نے پہلے مقام عبودیة و اعتراف ربوبیت حاصل کیا - پھر مقام استقامت و ثبات عمل و ایمان تک مرتفع هوے : ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا - انکي نسبت فرمایا که : تتنزل علیهم الملائکة الاتخافوا و لا تحزنوا ' وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون - یعني ایسے صاحبان استقامت و کاملین پر نزول ملائکه هوتا هے ' جو طمانیة و سکینة اور بے خوفي و بے غمی کا مقام ان پر طاري کردیتے هیں اور حسن نعمة جنت کا وعده کیا گیا هے اسکي انهیں بشارت دیتے هیں اور کہتے هیں که :

نحن " اولیائکم " في الحیاة الدنیا و في الاخرة ' ولکم فیها ما تشتهي انفسکم ولکم فیها ما تدعون - نزلا من غفور رحیم - و من احسن قولاً ممن دعا الی الله و عمل صالحاً و قال انني من المسلمین ! (٤١ : ٣٠)	هم تمهارے مددگار هیں دنیا میں بھي اور آخرة میں بھي - اور تمهیں اس حیاة بہشتي میں هر طرح کا اختیار اور حکم بخشدیا گیا هے - جس جیز کو تمهارا جي چاهے تمهارے لیے مهیا هے' اور جو نعمت الله سے مانگو گے تمهیں عطا هوگي - یه مقام تمهیں خداے غفور الرحیم

کی طرف سے عطا هوا هے - اور ظاهر هے که اُس شخص سے بڑھکر اور کس کي بات هو سکتی هے جو الله کي طرف لوگوں کو دعوة دے اور اعمال صالحه اختیار کرے - نیز کہے که میں مسلم هوں ؟

اولیاء الشیطان

لیکن اس جماعت کے مقابلے میں ایک دوسري جماعت هے جو اپنے خواص واعمال میں بالکل اسکي ضد اور مخالف واقع هوئي هے - قران کریم اسے " اولیاء الشیطان " سے تعبیر کرتا هے - قران کي اصطلاح میں وه تمام قوتیں جو تعلق الهی اور رشتۂ حق و صداقت کے مخالف هیں ' شیطاني قوت هیں' اور ان میں هر قوت اور هر عمل شیطان لعین کا ایک مظهر خبیث هے - پس جو لوگ حق و عداله کی راه روشن سے هٹکر اعمال باطله کي تاریکي میں گم هوئے هیں اور الله کا رشته انکے هاتهوں میں نہیں هے' وه خواه کسي حال اور کسي شکل میں هوں' لیکن درحقیقت شیطان کے ولي' اسکے پرستار' اسکی نسل کے جاکر' اور اسکی بادشاهت کے علام هیں -

یهی وه شیطان کی ولایت اور پرستش هے جسکے متعلق بنی ادم سے ربوبیة الاهیه نے عهد لیا تھا :

الم اعهد الیکم یا بنی ادم ان لا تعبدو الشیطان انه لکم عدوا مبین - وان اعبدوني ' هذا صراط مستقیم ؟ (٣٦ ! ٥٩)	اے اولاد آدم ! کیا همنے تمهیں تاکید نہیں کردي تهي که شیطان کي پوجا نه کرنا - وه تمهارا کهلا دشمن هے ؟ اور یه که صرف هماري هي بندگی کرنا یهي انسان کیلیے سیدها راسته هے ؟

چنانچه سوره اعراف میں صاف صاف اسکی تصریح کی :

فریقاً هدی ' و فریقاً حق علیهم الضلالة ' انهم اتخذو الشیاطین اولیاء من دون الله ویحسبون انهم مهتدون ! (٧ : ٢٨)	خدانے دو فرقوں میں سعادت و شقاوت کو تقسیم کردیا - اُسنے ایک جماعت کو هدایت دي هے اور ایک فریق هے که گمراهي اسپر چها گئي هے - یه وه لوگ هیں (یعني دوسري جماعت کے گمراه)

که انهوں نے خدا کو چهوڑ کر شیطانوں کو اپنا ولي بنا لیا هے' اور با ایں همه اس زعم باطل میں گرفتار هیں که وهي راست پر چل رهے هیں -

اسي سورة میں اس سے کچهه پہلے ایمان و مومنین کے مقابلے میں " اولیاء الشیطان " کا ذکر کیا هے -

انا جعلنا الشیاطین اولیاء للذین لا یومنون (٧ : ٢٧)	هم نے شیطانوں کو اُن لوگوں کا ولی یعنی آشناء و همدم بنادیا هے جو ایمان سے محروم هیں -

معرکۂ قتال و جدال

پس اس اٰیة سے صاف صاف همارا استدلال واضح هوگیا - یعنے دو فرقے هیں جن میں سے ایک کو خدا نے اولیاء الله کے نام سے پکارا ' اور دوسرے کي نسبت تصریح کي که اُس نے شیطان کو اپنا ولي بنا لیا هے -

سورۂ کہف میں شیطان کا ذکر کر کے فرمایا :

افتتخذونه و ذریته اولیاء من دوني وهم لکم عدو ؟ بئس للظالمین بدلا ؟ (١٨ : ٥١)	ایا تم هم کو چهوڑ کر شیطان کو اور اُسکي نسل کو اپنا ولی بناتے هو حالانکه وه تمهارا دشمن هے ؟ ظالموں کیلیے یه کیا هي برا بدله هے که وه خدا کی جگه نسل شیطاني کے ماتحت آگئے !

معرکۂ قتال و جدال

پس ایک طرف تو " اولیاء الله " هیں' اور دوسري طرف " اولیاء الشیطان " - " اولیاء الشیطان " کے بهی مثل اولیاء الله کے مختلف مدارج و مراتب هیں - آخري مرتبه درجه " کفر " هے اور اسکا سب سے بڑا اصل و اشقی گروه " الکافرین " کا هوتا هے - یه دونوں جماعتیں همیشه ایک دوسرے کے مقابلے میں صف آرا رهتی هیں اور باهم معرکۂ جنگ و قتال گرم رهتا هے :

الذین آمنوا یقاتلون في سبیل الله ' والذین کفروا یقاتلون في سبیل الطاغوت - (٤ : ٧٥)	پس جو لوگ مومن اور الله کے ولی هیں' وه تو الله کي راه میں لڑتے هیں مگر جن لوگوں نے " کفر" اختیار کیا وه " طاغوت " کي راه میں لڑنے کیلیے نکلتے هیں !

طاغوت

" طاغوت " سے مراد یهی قوة ابلیسي و شیطاني اور اسکے مختلف مظاهر هیں - خواه وه پتهر کے بت هوں یا بولنے والے انسان - اسي لیے سورۂ بقر کی آیة کریمه میں اولیاء الله کا ذکر کرکے اولیاء الشیطان کی نسبت فرمایا که والذین کفروا ' اولیائهم الطاغوت (٢ : ٢٥٧) جن لوگوں نے حق سے انکار کیا ' انکا دوست اور ولی خدا نہیں هے - طاغوت هیں -

حکم قتال

غرضکه پہلی جماعت الله کي راه میں اپنے تئیں قربان کرنے کے لیے نکلتي هے ' اور دوسري جماعت شیطان کي راه میں جنگ و قتال کرنے کے لیے :

فقاتلوا اولیاء الشیطان ' ان کید الشیطان کان ضعیفا - (٤ : ٧٥)	" پس اولیاء الشیطان کو قتل کرو تاکه دنیا ظلم و فساد سے نجات پاے اور صرف الله کیلیے هوجاے - شیطان کے مکر و فریب

خواه کتنے هي مهیب اور ڈراونے نظر آئیں' تاهم یقین کرو که اولیاء الله کے مقابلے میں بالکل کمزور و ضعیف هیں "

اگر اُن تمام آیتوں کو جمع کیا جاے جن میں ان متضاد و متخالف دو جماعتوں کے خواص و اعمال کا اور انکي پہچان کي نشانیوں کا ذکر کیا گیا هے تو مضمون اسقدر بڑھجاے' که اصل مطلب کي گذارش کي نہیں معلوم کتني اشاعتوں کے بعد نوبت آے - پس میں نہایت اختصار سے کام لونگا اور صرف اشارات موجزه پر
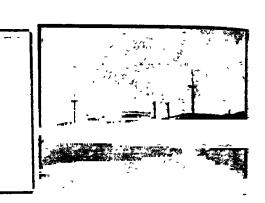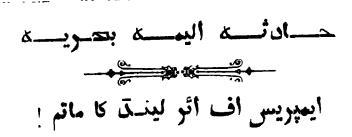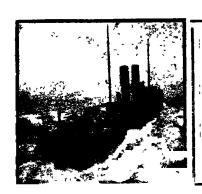
حــادثــه اليمــه بحـريــه

ايمپريس اف ائر لينڈ کا ماتم !

حفظ ما تقدم کي ايک نئي تجويز

آيندہ جهاز کا هر تخته بجاے خود ايک جهاز هوگا !

جهاز ايمپريس کي مهيب تباهي کے حالات اخبارات ميں شائع هوچکے هيں - ليکن هم منتظر تھے که ولايت کي ڈاک ميں جزئيات حادثه کے متعلق پوري تفصيل اور مصور رسائل ميں ضروري مناظر آجائيں تو الهلال کيليے مضمون ترتيب ديں -

ولايت کي گذشته ڈاک ميں اسکے متعلق نهايت مفصل اور دلچسپ مواد آگيا هے -

موجودہ فن مصوري کي ايک شاخ واقعات و حوادث کي تعداد مرسومه و مصورہ هے - يعني کسي واقعه کے تمام حالات و جزئيات سامنے رکھکر اسکي تصوير بنانا ' اور اسکے ذريعه اُن دقيق و مشکل جزئيات واقعه کو ذهن نشين کر دينا جو محض عبارت و بيان سے ذهن نشين نهيں هوسکتيں -

قديم زمانے کے مصور خيالي قصص و حکايات کيليے تصويريں بناتے تھے - انکا مقصود بھي يهي تھا - ليکن اب يه فن اسقدر ترقي کرگيا هے که چھوٹے چھوٹے واقعات اور معمولي حوادث بھي بڑے بڑے مصور صفحات و مرقعات کے ذريعه سمجھاے جاتے هيں - اور ايک ايک واقعه کے متعلق دس دس تصويريں بنائي جاتي هيں تاکه اسکا هر حصه نظروں کے سامنے آجاے -

جهاز " ايمپريس " کے حادثے کے متعلق بھي يورپ کے مصور رسائل نے بے شمار تصويريں شائع کي هيں اور اُن ميں هر تصوير کسي نه کسي اهم اور پر از معلومات پهلو کو واضح کرتي هے - اگر ايک سو صفحے حادثه کي تفصيل بيان کرنے ميں سياہ کردے جائيں ' جب بھي اسقدر صحيح اور تشفي بخش معلومات حاصل نهونگي جسقدر ان تصويروں ميں سے ايک چھوٹي سي تصوير بتلاديسکتي هے - هم چند تصويريں شائع کرتے هيں -

(تفصل حادثه)

مگر پهلے حادثه کي اصلي صورت ذهن نشين کر ليني چاهيے - حادثه دو جهازوں ميں تصادم سے هوا - دونوں کے کپتان زندہ بچگئے جو موجود هيں اور اپني اپني بريت کي کوشش کر رهے هيں - اسليے دونوں کے بيانات ميں اختلاف هے اور ايک دوسرے کو ملزم قرار ديتے هيں - صحيح واقعه کا معلوم کرنا مشکل هوگيا هے - همنے کوشش کي هے که دونوں بيانات کے متفق عليه حصے کو اختيار کريں -

جهاز ايمپريس آف ائرلينڈ مقام کيو بک (اسٹريليا) سے ۱۴۶۷ مسافر ليکر ليورپول کي طرف روانه هوا - ۱۸۰ - ميل راسته طے کيا تھا که شب کے وقت کھر کي زيادتي کي وجه سے اسے رک جانا پڑا - يه مقام جهاں وہ رکا ' فادر پوئنٹ Father point (۱) سے زيادہ دور نه تھا -

ليکن اسي اثنا ميں ناروے کا ايک جهاز سامنے سے آرها تھا جس کا نام " اسٹوارسٹيڈ " هے - ايمپريس کے کپتان کا بيان هے که اس نے دو ميل کے فاصلے سے اسے ديکھا ' اور لاسلکي (بے تارکي خبر رساني) کے ذريعه اپنے وجود سے مطلع کيا -

ايمپريس کا خيال تھا که اسٹوارسٹيڈ داهنے هوکر نکل جائيگا - اسٹو ارسٹيڈ کهتا هے که ميں نے اس اطلاع پر عمل کيا ليکن خود ايمپريس سامنے آگيا - بهر حال جب دونوں جهاز قريب هوے تو غالباً دونوں نے ايک دوسرے کو کترا کر نکل جانے کي کوشش کي - ليکن کهر بهت زيادہ تھا اور انجن پوري قوت ميں تھے- ايمپريس نے اسٹو ارسٹيڈ کو اپنے داهنے چھوڑ نے کي کوشش کي اور اسليے (بقول خود) جهاز کا رخ اور زيادہ بائيں جانب کرديا - اسٹوارسٹڈ بجاے اسکے که داهني جانب هوکر نکلجاتا ' سيدها بڑهتا چلا آيا ' اور عين اُس وقت جبکه ايمپريس داهني طرف مڑنے کي وجه سے اسٹوارسٹيڈ کے سامنے عرض ميں آگيا تھا ' بخط مستقيم بڑهکر اسکے درمياني حصے کے سامنے پهنچ گيا -

يهي موقعه اس وقت تک حادثه کا اصلي وقت سمجھا گيا هے - دونوں جهاز ٹکراے - مگر بالمقابل هوکر نهيں ٹکراے - کيونکه اسٹوارسٹيڈ سيدها آرها تھا اور ايمپريس اُسکے عرض ميں آگيا تھا - اگر دو نوں کو انسان فرض کرليں جو ليٹے هوے تھے' تو صورت حادثه يوں هوگي که اسٹوار سٹيڈ کے سر کي ايمپريس کے سينے سے ٹکر لگي ' اور پچھلي جانب کي ديوار کا تخته انڈے کے چھلکے کي طرح ٹوٹ کر الگ هوگيا !

(لا سلکي)

جس وقت يه حادثه هوا ايمپريس لا سلکي تار (بے تارکي خبر رساني) کے مرکزي اسٹيشن سے بهت قريب تھا - حادثے کے ساتھه هي اس نے اپني مصيبت کي اطلاع دي ' اور فوراً دو دخاني کشتياں اعانت کيليے روانه هوگئيں - ان ميں سے ايک کا نام ليڈي ايويلن اور دوسرے کا نام يوريکا تھا -

(۱) فادر پوينٹ درياے سينٹ لارنس کے ايک لا سلکي (بے تار کي خبر رساني) کے اسٹيشن کا نام هے - يهاں هر وقت متعدد چھوٹے اسٹيمر موجود رهتے هيں -

اس صفحه کي چار تصويروں ميں داهني جانب کي پهلي تصوير جهاز استوار سٹيڈ کي اور دوسري ايمپريس کي هے -
بائيں جانب ميں پهلي ليڈي ايويلن اور دوسري يوريکا کي هے -

انما وليكم الله و رسوله و الدين آمنوا ' الدين يقيمون الصلوة و يوتون الزكواة و هم راكعون - و من يتول الله والدين امنوا فان "حزب الله" هم الغالبون (٥ : ٦١)

" مسلمانو ! تمهارا دوست الله اور اسکا رسول هے ' اور وہ مومن جو ایمان لاچکے هیں ' جو صلوۃ الهی کو دنیا میں قائم کرتے هیں ' جو خدا کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے هیں' اور جو هر وقت الله اور اسکے حکموں کے آگے جهکے رهتے هیں - پس جو شخص الله ' اسکے رسول ' اور مومنوں کا دوست و ولي هوکر رهیگا " حزب الله " وہ میں سے هے ' اور یقین کرو کہ " حزب الله " هی کے لوگ غالب هونے والے هیں ! "

اس آیۂ کریمه سے معلوم هوا کہ جو لوگ الله کے ولي اور اسکے دوست هیں ' انکا ایک نام لسان الله الحکیم میں " حزب الله " بهی هے - " حزب " کهتے هیں گروہ اور جماعت کو - حزب الله سے مقصود وہ لوگ هوے جو الله کي جماعت هیں -

چنانچه سورۂ حشر میں فرمایا کہ جو لوگ الله کی محبت کی راہ میں دنیا کے تمام رشتوں کی کچهه پروا نه کریں ' حتی کہ ماں باپ اور عزیز و اقربا کی محبت اور دامنگیري کو بهی هیچ سمجهیں ' اور خدا کي پکار جب انکے کانوں میں پڑ جاے تو سب کو چهوڑ چهاڑ کر اسی کی طرف دوڑ جائیں ' تو ایسے لوگ " حزب الله " هیں :

اولائك " حزب الله " الا ان حزب الله هم المفلحون - (٥٨ : ٢٢)

یهي لوگ " حزب الله " هیں - سن رکهو کہ یقیناً " حزب الله " هی کے افراد فلاح پانے والے هیں !

جس طرح اولیاء الله کا ایک نام یا ایک درجه " حزب الله " هے - اسي طرح " اولیاء الشیطان " کا بهی دوسرا نام " حزب الشیطان " هے :

استحوذ علیهم الشیطان فانسا هم ذکر الله ' اولائك " حزب الشیطان ' الا ان " حزب الشیطان " هم الخاسرون ! (٥٨ : ١٩)

شیطان اور اسکي قوتیں ان پر مسلط هوگئي هیں - پس انهوں نے خدا کے ذکر اور رشتے کو فراموش کردیا هے - یهی لوگ " حزب الشیطان " هیں - اور جان رکهو کہ حزب الشیطان کیلیے آخر کار نقصان اور خسران هي هے !

(اصحاب النار و اصحاب الجنه)

پهر یهی وہ دو جماعتیں هیں جنکو صدها مقامات میں " اصحاب النار " اور " اصحاب الجنه " کے لقب سے بهی یاد کیا گیا هے ' اور انکے اعمال و خواص کي جابجا توضیح کی هے - چنانچه سورۂ بقر والي آیه کو ایک بار اور پڑهو اور اسکے بقیه ٹکڑے کے الفاظ پر غور کرو :

و الدین کفروا اولیاء هم الطاغوت ' یخرجونهم من النور الی الظلمات ' اولائك " اصحاب النار " هم فیها خالدون ! (٢ : ٢٥٨)

اور جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی ' سو انکے اولیاء طاغوت هیں جو انهیں نور و هدایت سے نکال کر ظلمات ضلالت میں مبتلا کرتے هیں - یہ لوگ " اصحاب النار " هیں اور همیشه دوزخي عذابوں میں رهینگے -

اس آیۂ کریمه سے معلوم هوا کہ جن لوگوں کے اولیا و سردار " طاغوت " هوں (اور " طاغوت " سے مراد بهي شیطان اور اسکے خلفاء و مظاهر هي هیں) تو ایسے لوگ " اصحاب النار " هیں' کیونکه انکي زندگي همیشه آگ میں جلتے رهنے کي اور سوختني هوگی - روح کي راحت اور دل کا سکهه انهیں نصیب نه هوگا -

اس سے پہلے ایک آیۃ گذر چکي هے جسمیں " اولیاء الله " کي نسبت فرمایا کہ : تتنزل علیهم الملائکة الا تخافوا ولا تحزنوا ' وابشروا بالجنة التي کنتم توعدون

اس آیۂ کریمه میں خاص طور پر اولیاء الله کو "جنت" کی بشارت دي گئی هے - پس فی الحقیقت وهي " اصحاب الجنة " بهي هیں - کیونکه انکي حیات دنیوي و دیني' جسمي و روحي' ظاهري و معنوي ' هر حال اور عهد و دور میں کامیابیوں ' فتح مندیوں ' آرام و رحت ' نعائم و لذائذ ' اور عیش و نشاط کی زندگي هوگي !

اعمال و خصائص

سورۂ یونس میں " اصحاب الجنة " اور " اصحاب النار " کي تعریف پوري وضاحت کے ساتهه بتلا دي هے ' اور یه بهي واضح کردیا هے کہ دونوں جماعتوں کے اعمال کیسے هوتے هیں؟ اور کن نتائج کي بنا پر ایک کو جنت والونکي اور ایک کو نار والوں کی زندگی ملتی هے ؟

الدین احسنوا ' الحسنی و زیادہ و لا یرهق وجوههم قتر و لا ذله ' اولائك " اصحاب الجنه " هم فیها خالدون - (١٠ :)

" اور جن لوگوں نے دنیا میں اچهے اور بهلائي کے کام کیے ' انهیں نیک کاموںکے بدلے میں ویسي هی بهلائي اور فلاح ملیگي ' بلکه انکے حق سے بهی زیادہ ملیگی - انکو کبهي بهي ناکامی کا غم ' شکست کی رسوائي ' اور نامرادي و تذلل کي ذلت پیش نه آئیگي - یهي لوگ " اصحاب الجنة " هیں جو همیشه بهشتي زندگی میں رهینگے "

اسکے بعد دوسرے گروہ کی حالت بتلائي :

والدین کسبوا السیئات ' جزاء سیئة مثلها و ترهقهم ذله ' ما لهم من الله من عاصم ' کانما اغشیت وجوههم قطعاً من اللیل مظلماً ' اولائك " اصحاب النار " هم فیها خالدون ! (١٠)

اور جن لوگوں نے دنیا کے کاموں میں برائی حاصل کي اور بدي کا راسته اختیار کیا ' تو یه ظاهر هے کہ فطرة الهي برائي کا بدله ویسی هی برائي سے دیگي - ذلت اور نامرادي سے انکے چهرے ایسے کالے پڑ جائینگے گویا رات کي چادر ظلمت کا ایک ٹکڑہ پهاڑ کر انکے چهروں پر ڈالدیا گیا هے - الله کے اس عذاب سے انهیں کوئی نهیں بچا سکتا - یهی لوگ " اصحاب النار " هیں جنکے لیے همیشه دوزخي زندگي هوگي "

ان دو آیتوں کی اگر اپنے مذاق کے مطابق تفسیر کروں تو ایک مستقل کتاب هوجاے - اسلامی تعلیم کي حقیقت اور قرآن حکیم کے اصول درس حقائق و معارف کا ایک بحر ذخار هے جو ان دو چار جملوں کے اندر بند کردیا گیا هے : ختامه مسك ' و في ذلك فلیتنافس المتنافسون !

ثواب و عذاب کي حقیقت ' نتائج اعمال اور مکافات عمل کے فطري اور طبیعي اصول کی تشریح ' مذهب و اخلاق کي اساسات اصلیه اور امتیازات عملیه ' قانون تعالی و تسفل بشري کے مبادي حقائق ' اصحاب جنة و اصحاب نار کي قدرتي تقسیم ' فطرة کا قانون عمل بالمثل ' اور انسان کیلیے راہ سعادت و هدایت کی کلي اور اصولي تعلیم ' غرضکه شریعت و اخلاق اور حکمت و تعلیم کي کوئی اصولي بحث ایسي نهیں هے جو ان دو آیتوں پر متفرع نهوتي هو' اور انکي طرف ایک واضح و بین اشارہ ان میں نه کردیا گیا هو - تا وقتیکه تفسیر القرآن کي تحریر و توزیع کا مستقل انتظام نهو' ضمني طور پر یه چیزیں بیان میں نهیں آسکتیں (١)

(١) یهاں کا حاشیه ایک مستقل مضمون کي صورت میں زیر عنوان مقالات درج هے -

ایک نئی اسکیم

جہاز ایمپریس کی تباهی کے اسباب حسب ذیل تھے :

(۱) تقابل کی حالت میں متقابل جہازوں کی غلط فہمی اور کہر کی شدت کی وجہ سے معائنہ کی مشکلات -

(۲) جہاز کے تختوں کے ٹوٹ جانے کی حالت میں جہاز کی بالکل بے بسی -

(۳) اس قسم کے اسباب کا نہ هونا جنکی وجہ سے تھوڑے عرصے کے اندر بڑی تعداد مسافروں اور اسباب و سامان کی بچائی جاسکے -

(۴) حوادث کے وقت محض اُن چھوٹی چھوٹی کشتیوں پر اعتماد جنھیں نہ تو بڑی تعداد میں جہاز رکھہ سکتا ہے اور نہ بڑی تعداد مسافروں کی اُن میں آسکتی ہے -

(۵) انجن کے ٹوٹ جانے کے بعد کسی دوسرے وسیلہ کا باقی نہ رهنا جو جہاز کو غرق هونے سے بچا سکے -

ان اسباب میں آخری اسباب کو سب سے زیادہ دخل تھا - اگر غفلت اور غلط فہمی کی وجہ سے تصادم هوگیا تھا' تو محض تصادم هی سے اتنی بڑی انسانی تعداد هلاک نہیں هو سکتی تھی - تصادم کے بعد صدها انسان زندہ جہاز میں موجود تھے - اگر ایسے اسباب مہیا هوتے جو جہاز کو انجن ٹوٹنے کے بعد بھی کھینچکر لاسکتے یا مسافروں کو جہاز سے الگ کرلیتے' تو حادثہ کوئی بڑا نقصان نہ پہنچا سکتا -

ان تمام اسباب پر غور کرکے بعض متخرعین بحریہ نے ایک نئی اسکیم نکالی ہے' جسکے مطابق آیندہ جہاز بنائے جائینگے' اور اُن تمام خطرات کا انسداد هو جائیگا جو اسطرح کے حوادث کے وقت موجب هلاکت و بربادی هوتے هیں -

فن آلات بحریہ و جہاز رانی کے مشہور ماهر فن' مسٹر فرانک تی - بولین Frank T. Bullen نے اس اسکیم کو پسند کیا ہے -

اس اسکیم کا ما حصل یہ ہے کہ جہاز کی بالائی سطح کے تمام حصے آیندہ سے ایسے بنائے جائیں' جو جہاز سے الگ هونے کی صورت میں ایک بہت بڑے تیرنے والا تختہ کا کام دیں' اور جڑے هونے کی صورت میں معمولی ڈیگ هوں - انکی وجہ سے نہ تو جہاز میں کوئی نئی چیز بڑهانی پڑیگی اور نہ کوئی نیا آلہ لگانا پڑیگا - جس طرح اب جہاز کی بالائی سطح پر تختے هوتے هیں' ویسے هی تختے اس وقت بھی رهینگے - لیکن انکی تعداد تو برتر زیادہ هوگی' اور جہاز کے هرحصے کو (جو اسطرح کا تختہ بن سکتا ہے) تیرنے والا تختہ بنا دیا جائیگا -

جہاز کی بالائی سطح کے تمام حصے' سب سے اوپر کی نشست کی جگہ' ڈائیننگ هال' ڈرائنگ روم' بال روم' اور اسی طرح تمام بڑے بڑے مکانوں کی چھتیں' سب ایسے تختوں سے بنائی جائیں گی جو هر وقت اپنی جگہ سے الگ هوسکیں' اور مستقل حالت میں ایک بہت بڑے تیرنے والے کشتی نما تختے کی صورت اختیار کرلیں- علی الخصوص جہاز کی چھت صرف انهی سے پاٹی جائیگی -

تصویر نمبر ۲ کسی واقعی جہاز کی تصویر نہیں ہے بلکہ یہ فرض کرکے کہ اسکیم کے مطابق ایک جہاز بنگیا ہے اور وہ حادثہ میں مبتلا هوگیا ہے' دکھلایا گیا ہے کہ کیونکر اس اسکیم کی بدولت اسے بچایا جاسکتا ہے' اور کس طرح جہاز کے تیرنے والے تختے دریا میں ڈالے جارہے هیں؟

(۱) یہ جہاز کا تیرنے والا تختہ نمبر [۱] ہے - جہاز کے ٹوٹنے کے بعد یہ پانی میں تیرنے لگتا ہے- اسکے اوپر آهنی جالیاں هیں -

(۲) یہ تیرنے والا تختہ نمبر [۲] ہے - یہ اس طرح بنایا گیا ہے کہ جس رخ هوا چلتی ہے اس طرف کو نکلا هوا ہے - چندڈھیلی جالیوں کے ذریعہ اسے جہاز سے وابستہ کردیا گیا ہے - جالیاں اسلیے بنائی گئی هیں تا کہ تیرنے میں سهولت هو - عموماً هر تیرنے والے تختے میں مستول' بادبان' متحرک ڈانڈے' اور پانی کے حوض تیار رهتے هیں تا کہ جہاز سے الگ هوتر معاً دریا میں تیرنا شروع کردیں -

(۳) یہ جہاز کی پوری دیوار ہے جو طول میں چلی گئی ہے مگر در اصل تیرنے والے تختوں کا مجموعہ ہے- ان تختونکی مجموعی طاقت سے زخمی جہاز کھینچ کر لایا جاسکتا ہے - اگر یہ تختے هوتے تو ایمپرس انجن کے بیکار هونے سے ڈوب نہ جاتا - ان میں سے هر تختے کا طول ۱۰ - فٹ اور عرض ۴۰ - فٹ ہے - اس حساب سے تمام تختوں کا مجموعی رقبہ ۲۴ - هزار مربع فیٹ هوا - اتنی بڑی قوت یقیناً جہاز کھینچ کر لیجا سکتی ہے -

(۴) جہاز سے ڈاک کے تھیلے اور سامان خورونوش وغیرہ اتارا جا رها ہے -

(۵) یہ وہ جھولے هیں جنمیں بیٹھکر مسافر ان تختوں پر چلے آئینگے - دکھلایا ہے کہ مسافر جھولوں میں بیٹھے هوے اتر رہے هیں -

(۶) مستول کا باد بان -

(۷) ملاحوں سے بھری هوئی کشتیاں جو تیرنے والے تختوں کو کھینے کیلیے اُتر رہے هیں -

(۸) یہ ایک خاص قسم کا تختہ ہے جسکے اندر کاگ بھرا هوا ہے تاکہ پانی میں کسی طرح ڈوب نہ سکے -

(۹) اُتارنے سے پہلے تیرنے والے تختے کی حالت -

(۱۰) یہ وہ پٹڑیاں هیں جہاں سے تختے اٹھائے جاتے هیں -

(۱۱) ایک تختہ اتارا جاچکا ہے - دوسرا اتارنے کیلیے تیار کیا جا رها ہے -

(۱۲) اس تختے کو اُتارنے کیلیے بالکل تیار کرچکے هیں -

(۱۳) اگر کشتیوں کی سی صورت نہ بنائی جاے تو تختے کی صورت ایسی هوگی -
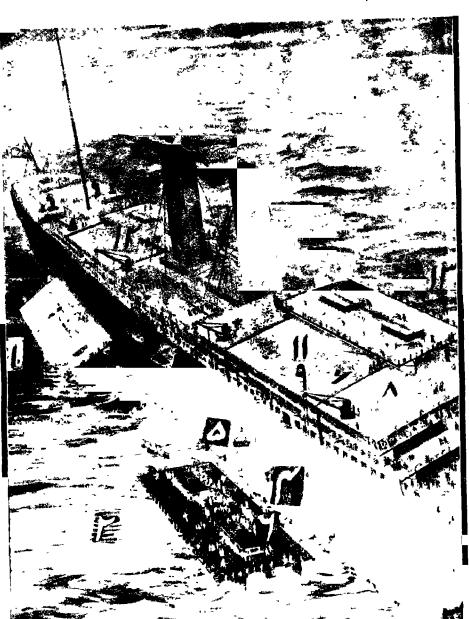
لیکن ان درنوں کشتیونکا پہنچنا کچھہ مفید نہ ہوا - تصادم نے امپریس کو بالکل برباد کردیا تھا - جہاز کا ایک تہائی حصہ ٹوٹ گیا تھا جسکی رجہ سے ڈوبنے میں بہت کم رقفہ لگا - صرف چار کشتیاں اُتاری جاسکیں جن میں ۴۴۴ آدمی سوار ہوگئے اور بچ گئے - باقی ۱۰۲۳ انسانوں کو چند لمحوں کے اندر' خشکی سے صرف ۱۸۰ میل کے فاصلے پر' نئی دنیا کے تمام سامانوں اور بندربستوں کے ساتھہ' بالاخر قعر سمندر کا گوشہ نصیب ہوا !!

(حادثـہ کا اثـر)

ٹکرانے کے ساتھہ هي ایمپریس کے پچھلے حصے کي دیوار بالکل ٹوٹ گئي - یہ وہ حصہ تھا جسکے اندر انجن کا گھر تھا ' اور اسکے بعد هي مسافروں کے داخلي کمرے (کیبن) تھے - حادثہ رات کے رقعت ہوا - تمام لوگ بے خبر بستروں پر لیٹے تھے - ٹکر کا اثر سب سے پہلے انجن پر ہوا ' اسکے سامنے کا تختہ ٹوٹ کر الگ ہوگیا ' اور پانی کے سیلاب کے اندر پہنچکر انجن کو بیکار کردیا - بحري سفر میں

(۵) اس خط کے ذریعہ وہ راستہ بتلایا ہے جس سے ایمپرس گذرا -

(۶) ایوریکا جو اعانت کے لیے روانہ ہوا -

[اب نمبر ۷ سے لیکر نمبر ۹ تک ایمپرس کا وہ حصہ دکھلایا ہے جو تصادم سے ٹوٹ گیا تھا -]

(۷) ان تمام کمروں میں جتنے مسافر تھے یا تو اپنے بستروں هي پر مرگئے یا ڈوب گئے - سیکڑوں کو تو اٹھنے اور حادثے کو سمجھنے کا موقعہ هي نہیں ملا -

(۸) اس حصے میں جو سوراخ ہوا ' زیادہ تر اسي راہ سے سمندر کو اندر جانے کا موقع ملا -

(۹) یہاں سب سے پہلے ٹکر لگي اور انجن میں پاني بھر گیا -

(۱۰) اس خط کے ذریعہ وہ راہ دکھلائي ہے جسپر سے گذرکر اسٹوارسٹیڈ جہاز ایمپرس سے متصادم ہوا اور پھر پیچھے ہٹا -

(۱۱) اسٹوارسٹیڈ پیچھے ہٹ رہا ہے (ایمپرس کا بیان ہے کہ ٹکر لگنے کے ساتھہ هي اُس نے اسٹوارسٹیڈ کو لا سلکي کے ذریعہ کہا
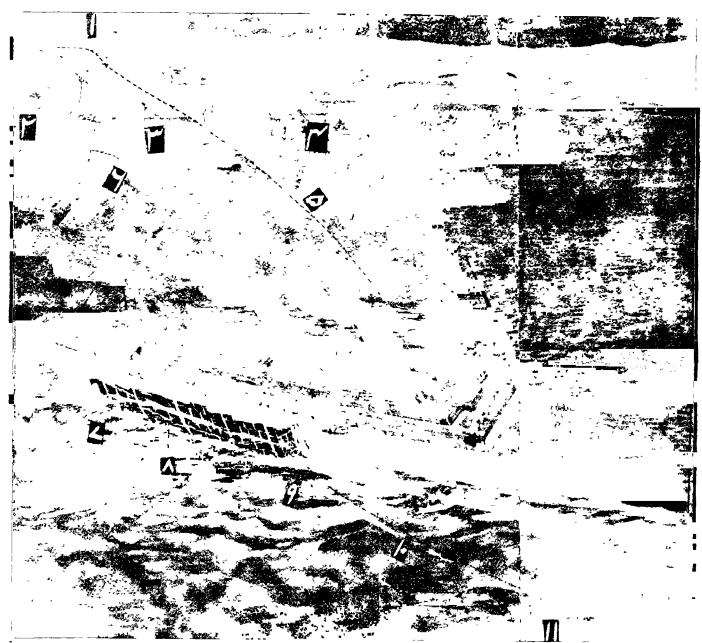
مغرور انسان کا سب سے زیادہ اعتماد دھریں اور بھاپ کے اس بت هي پر ہوتا ہے - سب سے پہلے قدرت نے اسي دیوتے کو بیکار کردیا !

اسکے ساتھہ هي وہ حصہ تھا جو جہاز کے داخلي کمروں کے بالمقابل تھا - انکے اندر کے تمام مسافر یا تو اندر هي مرگئے یا پانی کے سیلاب میں غرق ہوکر بہہ گئے !

تصـــویر نمبر [۱]

اس تصویر میں حادثہ کي صورت دکھلائي گئي ہے - تصویر میں نمبر دیدیے ہیں - انکي تشریح حسب ذیل ہے :

(۱) مقام کیوبک جہانسے ایمپرس روانہ ہوا -

(۲) ریموسکی - یہ وہ جگہ ہے جہاں ایمپرس کي تباهي کے بعد بقیہ ۴۴۴ مسافر اُتارے گئے -

(۳) لیڈي ایولن لا سلکي کے ذریعہ خبر پاکر اعانت کیلیے جا رہا ہے !

(۴) دریاے سینٹ لارنس -

کہ پیچھے نہ ہٹے اور اسي طرح ایمپرس سے لگا ہوا آگے بڑھتا جاے - اس سے مقصود یہ تھا کہ اگر معاً پیچھے ہٹ گیا تو ایمپرس کا جسقدر حصہ ٹوٹ گیا ہے ' وہاں سے فوراً پاني بھرنا شروع ہوجائیگا اور بچنے کے لیے مہلت نہ ملیگي - اگر تصادم کے بعد اسي طرح درنوں جہاز ملے رہے تو شکستہ تختے کچھہ عرصے تک نہیں گرینگے اور کچھہ مہلت درستگي یا بچاؤ کي مل رہیگي -

اسٹوارسٹیڈ کا بیان ہے کہ بیشک مجھسے ایسا چاہا گیا تھا مگر میں توانین طبیعۃ کے آگے مجبور تھا - ٹکر کے بعد هي جہاز خود بخود پوري طاقت سے پیچھے ہٹا ' اور میں نے ہرچند روکنا چاہا مگر کامیابي نہوئي - یہ جواب بالکل صحیح ہے - اسٹوارسٹیڈ کا کپتان طبیعۃ کي قوۃ دفع کو کیونکر روک سکتا تھا ؟

بہر حال تحقیقات ہو رہي ہے - لارڈ میرلنڈن کی زیر ریاست کمیشن مصروف تفتیش ہے - ممکن ہے کہ کمیشن کا فیصلہ اس اختلاف بیان کا تصفیہ کرے -)
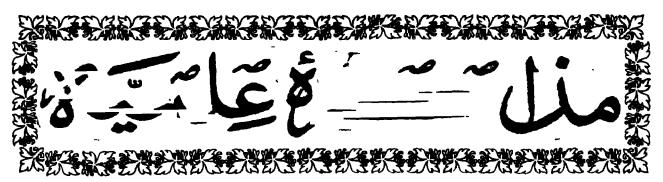
ریڈیم اور اسکے اثرات

(از جناب مولوی محمد عبد الله صاحب وکیل
سکریٹری انجمن اصلاح تمدن - ناندیر - دکن)

عجائب زار کائنات جن معجزہ نما اشیا سے معمور ہے' انمیں ایک عجیب شے ریڈیم بھی ہے جو ایم - کوری آف پیرس (M. Curie of Paris) نے اپنے مرنے سے آٹھہ سال پیشتر سنہ ۱۸۹۸ع میں دریافت کیا تھا - ریڈیم خالص سونے سے تین ہزار مرتبہ زیادہ رزنی ہے' اوسکا رنگ معمولی ٹیبل سالٹ (نمک) کے مانند ہے - ابتک صرف چند ارنس ریڈیم زمین سے نکالا اور صاف کیا گیا ہے -

چند دن ہوے امریکہ کے رسالہ میکلیورس میگزین (Macluras Magzine) نے وہ گفتگو شائع کی تھی' جو مسٹر کیلیو لینڈ موفٹ (Mr. Clevelrss moffet) اور ایم - کوری اور اوسکے لیبوریٹری اسسٹنٹ مسٹر ایم - ڈین (M. Danve) میں ہوئی تھی - رسالہ مذکورہ سے اوسکا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے - یقین ہے کہ قارئین کرام کی دلچسپی کا موجب ہوگا :

" مسٹر موفٹ " جب ایم - کوری سے ملے تو اُنھوں نے اس موقع سے فائدہ اُٹھا کر اُسکے مددگار مسٹر ڈین سے چند ابتدائی سوالات ریڈیم کے متعلق کیے - مسٹر موفٹ اگرچہ ریڈیم کے تمام حالات کا مطالعہ کرچکے تھے' با ایں ہمہ یہ سوالات اسلیے تھے کہ وہ ریڈیم کے حالات ایسی زبان سے سننا چاہتے تھے جو اُسکے متعلق نہایت صحیح ترین معلومات بیان کرنیکا حق رکھتی ہے -

مسٹر موفٹ — کیا یہ سچ ہے کہ ریڈیم سے حرارت اور روشنی ہمیشہ اور مسلسل پیدا ہوتی رہتی ہے اور یہ کہ وہ ایک بے اندازہ قوت کا منبع ہے ؟

مسٹر ڈین — ہاں یہ بالکل سچ ہے کہ صاف شدہ ریڈیم بغیر کسی مضر اثر کے پیدا کیے' ہماری ایجاد کردہ خوشنما آلات کے دریعہ روشنی اور حرارت دونوں پیدا کرتا ہے -

مسٹر موفٹ — کیا یہ روشنی چمکتی ہوئی ہوتی ہے ؟

ایم ڈین — ہاں یہ روشنی بالکل چمکتی ہوئی ہوتی ہے - ایم - کوری آپکو اسکی روشنی بتلائینگے -

مسٹر موفٹ — کیا دوسرا شخص اسکو نہیں بتلا سکتا ؟

ایم - ڈین — اسکے متعلق اگرچہ بہت سے نظریے قائم کئے گیے ہیں لیکن اُنکے ذریعہ بتلانا کسیقدر مشکل ہے -

ایم - ڈین نے مسٹر موفٹ سے ریڈیم کی چند اور تاثیرات کا ذکر کیا جو نہایت ہی عجیب ہیں - علاوہ روشنی اور حرارت کے اس عجیب دھات سے تین قسم کی نا معلوم شعاعیں بھی نکلتی رہتی ہیں' اور جس سرعت کے ساتھہ روشنی حرکت کرتی ہے' اوسی سرعت سے یہہ بھی حرکت کرتی ہیں - اگر ان شعاعونکو خاص طریقے سے استعمال کیا جاے تو حسب ذیل اثار پیدا کرتے ہیں :

ان شعاعونکے اثار مفید اور مضر دو قسم کے ہوتے ہیں -

مفید آثار :

(۱) زندگی کو قوت بخشتا ہے -

(۲) ایسے جراثیم کو ہلاک کرتا ہے جو زندگی کے لیے خطرناک ہیں - کسی درد کا خصوصاً خورہ (Lupus) کا نہایت عمدہ علاج ہے -

مضر آثار :

(۱) جسم میں نا قابل محسوس درد پیدا کرتا ہے -

(۲) زندگی کو فنا کردیتا ہے -

دوسرے دن مسٹر موفٹ نے دیکھا کہ ایم - کوری ایک چھوٹے سے چینی کے برتن پر جھکے ہوے ہیں جسمیں سات سو پونڈ ریڈیم آھستہ آھستہ گھولا جا رہا ہے - مسٹر موفٹ کے دریافت کرنے پر اونھوں نے کہا کہ ریڈیم کو غلیظ دھاتوں سے پاک کرکے خالص ریڈیم اسی طرح حاصل کیا جاتا ہے - لیبوریٹریوں دار التجارب یا معمل میں ماہرین کی آزمایش کیلیے ریڈیم کی انتہائی صفائی اور اسمیں بلور کی سی چمک پیدا کرنے میں سخت احتیاط کی ضرورت ہے' کیونکہ اُسکے ضائع ہوجانے کا خوف ہر وقت دامنگیر رہتا ہے - چنانچہ اسی بے احتیاطی کی وجہ سے چند ہفتہ پیشتر مجھہ سے ½ گرین ریڈیم ضائع ہوچکا ہے - یہ ضائع شدہ ریڈیم ایک چھوٹی سی نلکی میں رکھا ہوا تھا - یہ نلکی ایک دوسری نلکی میں ڈالکر اُسمیں سوراخ کردیا گیا تھا - ان دونوں نلکیوں کو ایک برقی انگیٹھی پر رکھکر گرم کرنا شروع کیا - جب دو ہزار درجہ تک حرارت پہونچ گئی تو یکایک دونوں نلکیاں ٹوٹ گئیں اور یہ گراں بہا شے ضائع ہوگئی - بظاہر میری غفلت کے سواء اس حادثہ کا اور کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا -

مسٹر موفٹ نے پھر دریافت کیا کہ جب ریڈیم میں صلابت آجاتی ہے تو کیا وہ اپنی شکل بدلدیتا ہے ؟ ایم - کوری نے جواب دیا کہ نہیں' اُسوقت بھی اُسکی شکل بلور کے سفید ٹکڑے کے مانند ہوتی ہے' اور سفید سفوف میں صاف کرنے کے بعد معمولی نمک کی طرح معلوم ہوتا ہے - ریڈیم کے چند ٹکڑے یہاں پڑے ہیں - اُنکے دیکھنے سے تم پر واضح ہوجائیگا -

اب پروفیسر کوری نے ریڈیم کی شعاعوں کے آثار دکھلانے کے لیے میز کے خانے سے شیشہ کی ایک چھوٹی نلکی نکالی جسکے اندر سفید سفوف تھا' نلکی دیا سلائی سے زیادہ موٹی نہ تھی - اس کے دونوں طرف مہریں لگی تھیں اور اُسپر سیسے کی ایک تہ چڑھی ہوئی تھی - سیسہ نلکی پر اس غرض سے چڑھایا گیا تھا کہ جب کوئی شخص نلکی کو پکڑے تو اُن مضر شعاعوں سے محفوظ رہے جو ہر وقت نلکی سے نکلتی رہتی ہیں - سیسہ مضر شعاعوں کو روکدیتا ہے - پروفیسر نے کہا کہ نلکی کے اندر ریڈیم ایک مضطرب حالت میں رہتا ہے اور اسکی حرارت ۵,۰۰,۰۰۰ درجہ ہوتی ہے - اگر میں اسکو تمہارے ہاتھہ یا جسم کے کسی دوسرے حصے پر رکھدوں تو تم اس حرارت سے واقف ہوجاؤگے -

مسٹر موفٹ — مجھے تو کچھہ حرارت محسوس نہیں ہوتی -

پروفیسر — بے شک' ابھی محسوس نہیں ہوگی اور جب کہ ریڈیم کو میں نے پہلے بارچھوا تھا تو مجھے بھی محسوس نہیں ہوئی تھی -
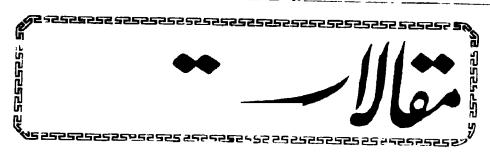
بـاب الـتـفـسـيـر :

بعض مبـاحث مهـمه

(حاشيه متعلق مقالـهٔ افـتـتـاحيـه)

اس هفته کے مقالهٔ افتتاحیه میں دو آیتیں ایسی آگئي هیں جن پر مستقل عنوان سے نظر ڈالني تهي - لیکن اسکی ابهی الهلال میں گنجایش نهیں - حاشیے میں کسی قدر تفصیل کی گئی' مگر حاشیه اسقدر بڑهگیا که ایک مستقل مضمون کی طوالت پیدا هوگئي - خیال هوا که اسے ایک مستقل مضمون کي طرح باب التفسیر کے تحت میں دیدیا جاے - قارئین کرام پہلے ملاحظه فرمالیں که مقالهٔ افتتاحیه کے صفحه ۴ کالم ۲ سطر آخري میں نمبر (۱) دیا گیا هے - اسي کے متعلق یه حاشیه هے -

(۱) الذین احسنو' الحسنی و زیادہ' ولا یرهق وجوههم قتر ولا ذله' اولائك اصحاب الجنة هم فیها خالدون (۱۰ : ۲۳)

اِس آیۃ میں " ولا یرهق وجوههم قتر " کا لفظ آیا هے " قتر " کے معني تاریک غبار کے هیں - چهرے کی سیاهی اور دهوئیں کے معنوں میں بهی بولتے هیں - کم کرنے کے معنی میں بهی آتا هے - " ذلۃ " خضوع و انکسار اور انتہا درجه کی عاجزي اور اپنے تئیں حقیر کرنے کو کهتے هیں - پس آیۃ کا لفظی ترجمه یه هوا که جو لوگ اصحاب الجنة هیں " انکے چهروں پر سیاهي اور ذلت کبهي نه چهائیگي " حاصل مطلب یه هے که کبهي انکي حالت ایسي نهوگي جو رسوائي' حقارت' مایوسي' اور شکستگي کی هو - هر طرح کی انساني اور قومی ذلتیں اسمیں داخل هیں - سب سے بڑي ذلت محکومي و غلامي هے جو کبهي الله اپنے دوستوں اور مومنوں کیلیے پسند نهیں کرسکتا بشرطیکه اسکے سچے مومن هوں -

دوسري آیه میں " اصحاب النـار " کیلیے فرمایا که " ترهقهم ذلة " اور کہا که " کانما اغشیت وجوههم قطعاً من اللیل مظلما " - " قطع " بفتح الطاء " قطعه " کی جمع هے - ایک قرأت میں بسکون طاء بهي آیا هے - " قطع " کے معني ایک ٹکڑے اور حصے کے هیں - اسلیے اس آیۃ میں " قطعا من اللیل " کا ترجمه " رات کا ایک ٹکڑہ " هوگا (قال ابن السکیت : القطع طائفة من اللیل) اسي لیے هم نے ترجمه میں " رات کی چادر ظلمت کا ایک ٹکڑہ " لکها هے - (دیکهو ترجمهٔ آیت مقالهٔ افتتاحیه میں) مقصود یه هے که انکے چهرے شدت ذلت و ناکامي اور شکست و مایوسي سے ایسے کالے کلوٹے هو جائینگے' گویـا رات کي اندهیـاري انکے منهه پر چها گئي هے !

اس تشبیه کي اصل یه هے که قرآن حکیم نے هر جگه ایمان کو " روشني و نور " اور ضلالت و کفر کو " تاریکي و ظلمت " قرار دیا هے : لقـد جائکم من الله نور و کتاب مبین (۵ : ۱۸) الله نور السماوات والارض (۲۴ : ۳۵) و من لـم یجعل الله لـه نوراً فماله من نور (۲۴:۴۰) هو الذي ینزل علی عبده آیات بینات لیخرجکم من الظلمات الی النور (۵۷ : ۹) الحمد لله الذي خلق السماوات و الارض و جعل الظلمات و النور (۶ : ۱)

اس آیۃ میں اصحاب النار کی نسبت کہا که انکے چهرے تاریک هونگے - یه ٹهیک ٹهیک اُس حالت ایماني و اسلامی کي ضد هے جو دوسري جگه مومنوں کیلیے فرمائي هے - یعني انکے ایمان و اعمـال حسنه کي روشني و نورانیت کی شمع انکے سامنے روشن رهیگی :

یوم لایخزي الله النبي والذین آمنـوا معه' نورهـم یسعی بین ایدیهـم و بایمانهـم : یقـولـون ربـنـا ! اتمـم لنـا نـورنـا ! (۶۶ : ۸)

وہ عاقبت کار اور ظهور نتائج کا وقت که خدا اس دن اپنے نبی کو اور اُن لوگوں کو جو اسکے سـاتهه ایمان لائے هیں' کبهي شرمنده و رسوا نه کریگا - انکا نور انکے آگے اور انکے دهني طرف ساتهه ساتهه چلےگا' اور وہ الله سے التجا کرینگے که اے پروردگار ! همارے اس نور کو کامل کردے اور آخر تک قائم رکهه !

اسي طرح سورهٔ حدید میں ایمان و کفر اور مومنین و منافقین کی تقسیم کرکے نور و ظلمت هي کی مثال دي هے :

یـوم تـری المومنین والـمومنـات یسعی نورهم بایدیهم و بایمانهم' بشـرا کـم الـیـوم ! (۵۷ : ۱۲)

اُس دن تم مسلمان مردوں اور عورتوں کو دیکهوگے که انکا نور انکے آگے آگے اور انکے ساتهه ساتهه چل رها هوگا' اور انسے کہا جائیگا که آجکے دن تمهارے لیے فتح و مراد کي بشارت هے !

لیکن منافقین و مضلین اس " نور " سے محروم هونگے اور نہایت حسرت کے ساتهه مومنوں کی حالت دیکهینگے - اسکي مثال یوں فرمائي :

یـوم یقول المنافقون والمـنافقـات للذین آمنوا : انظرونا نقتبس من نورکم ! قیل ارجعوا ورائـکم فالتمسوا نـوراً (۵۷ : ۱۳)

اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں سے کهینگي که ذرا همارا انتظار کرو که هم بهي تمهارے اس نور سے کچهه روشني حاصل کرلیں - مگر انسے کہا جائیگا که ایسا نهیں هوسکتا - آگے مت بڑهو - پیچهے هٹو اور کوئي اور روشني تلاش کرلو -

اندلس کے ایک شاعر نے اپنے نقاب پوش خلیفه کو مخاطب کرکے اس آیت کو نظم کر دیا تها :

انظرونا نقتبس من نورکم
ان هذا نور رب العالمین !

بهر حال اس " نور " سے مراد وہ الهي روشني هے جو " اولیاء الله " اور " اصحاب الجنة " کو اپنے اعمال صالحه کے نتائج سے حاصل هوتي هے اور انکے تمام اعمال و افعال کو ضلالت کي تاریکي سے پاک کر دیتي هے - اسکا ساتهه ساتهه چلنا اس طرف اشارہ هے که جس آدمي کے ساتهه اندهیري رات میں روشني هو' اور وہ اسکے ساتهه اس طرح کردي جاے که جهاں جاے ایک مشعل راہ دکهلاتي اسکے آگے هو' تو وہ کبهي ٹهوکر نهیں کهائیگا اور نه کبهي بهٹکےگا - اسي طرح سچے مومنوں اور الله کے پرستاروں کیلیے هدایت و سعادت کي ایک مشعل روشن هو جاتي هے' جو همیشه انکے ساتهه رهتي هے' اور جهاں جائیں انکے ساتهه ساتهه حرکت کرتي هے - نه تو کبهي انپر تاریکي چها سکتي هے' اور نه انکے لیے ٹهوکر اور گمراهي هے -

[بقیه مضمون کے لیے صفحه ۱۷ ملاحظه هو]

باب الصحة و تدبير المنزل

خطـــرنـاک مـکهـــي !

ان الله لا يستحيي ان يضرب مثلا ما بعوضة (۲ : ۲۴)

حال میں مکهیوں کے متعلق ڈاکٹر اڈورڈ راس کي تحقیقات نے علمي و طبي حلقوں کو اس موضوع پر خاص توجه دلائي هے - ڈاکٹر موصوف مشهور سر رونا لڈ راس کے بهائي هیں اور علم الجراثیم (بکٹریوالوجي) کے مسائل کي تکمیل و تحقیق سے خاص دلچسپي رکهتے هیں -

ایک مختصر سا مضمون انکا "گریفک" میں نکلا هے جسمیں عام پبلک کي واقفیت کیلیے سرسري طور پر اپني تحقیقات کي طرف اشاره کیا هے - هم اسکا خلاصه مع ایک دلچسپ تصویر کے شائع کرتے هیں - (الهـــلال)

(تندرستي کا جهاد)

سائنس کے تجارب سے یه بات ثابت هوگئي هے که گهر کي معمولي مکهیاں سخت خطرناک چیزیں هیں - یهي هوائي سیّاح هیں جو ایک شخص کي بیماري دوسرے تک لیجاتي هیں ' اور اسلیے اسقدر حقیر نهیں هیں جسقدر که عام طور پر سمجها جاتا هے - هر گهر کیلیے جسمیں صحت اور تندرستي کي قیمت محسوس کي جاتي هو' ضروري هے که انکي تعداد کم کرنے کیلیے ایک سخت جهاد شروع کردے ' تاکه وہ بیماریاں جو ایک جگه سے دوسري جگه منتقل هوتي هیں ' کم هوجائیں اور کچهه دنوں کے بعد بالکل معدوم -

(هلاک کرنے کي کوشش)

ایک طریقه ان بیماري پهیلانے والي مکهیوں کے کم کرنے کا یه هے که انهیں هلاک کردیا جاے ' اور اسي لیے " مکهي مار " کاغذ کا استعمال بهت سے مقامات میں ' خاصکر امریکه کے شهروں میں شروع هوگیا هے - لیکن تجربه سے معلوم هوتا هے که یه چنداں مفید نهیں - اسطرح کے وسائل سے مکهیاں اتنی تعداد میں هلاک نهیں هو سکتیں ' جس سے انکي مهیب تعداد میں کوئي بڑي کمي واقع هوسکے - گهراؤ مکهیوں کے بچے گرمي کے موسم میں بهت زیاده مقدار میں پیدا هوجاتے هیں ' اور انکي هلاکت اور پیدایش کا مقابله کرنے سے پیدائش کي تعداد هر حال میں زیاده هي رهتي هے -

پس دراصل مارنے کي کوشش کي جگه اس بات کي سعي کرني چاهیے که کسي طرح انکي پیدایش کو کم کیا جاے - کسي بیماري کے علاج سے پیشتر اس بیماري کے نه هونیکي تدبیر هي کیوں نه کي جاے ؟ سب سے بهتر طریقه اس کا یه هے که صفائي کا بهت زیاده لحاظ رکها جاے - صفائي سے یه فائده هوگا که کیڑے آپ هي آپ دور هو جائینگے اور بیماریاں جو اُنکے ساتهه آتي هیں بالکل غائب هوجائینگي - یه طریقه پداما اور نهر سویس کے کنارے مچهروں کے دفعیه کے لیے برتا گیا ' اور نهایت کامیاب ثابت هوا -

(موطن و مولد)

گهراؤ مکهیاں میلي اور گندي جگهوں میں انڈے دیتي هیں - موسم گرما میں ایک ماده مکهي قریب ڈیڑهه سو انڈے سڑے هوئے پتوں یا مکان کے کوڑے کرکٹ یا غلیظ راستوں میں دیتي هے - ان انڈوں سے کچهه دنوں کے بعد بے شمار چهوٹے چهوٹے کرم پیدا هوجاتے هیں - پانچ دن گذرنے کے بعد انکي شکل چنے کے مانند گول هوجاتي هے - دسویں دن دو پاؤں اور جهه پر مکمل طور پر نکل آتے هیں - اسي کا نام مکهي هے -

نیلے پیٹ والے مکهي بهي اسي طرح انڈے دیتي هے - مگر فرق صرف اسقدر هے که وہ زیاده تر سڑے هوئے گوشت میں انڈا دیتي هے -

(جراثیم)

گهراؤ مکهي اور چهوٹي مکهي اپنے پاؤنکو مرض مقامات میں آلوده کرکے بیماري کے کیڑے اپنے ساتهه لے لیتي هے اور غذا کي تلاش میں اڑتي هے - بیماري کے کیڑے بکثرت اسکے پاؤں میں لپٹے هوے هیں ' اور اسکي ڈنک بهي مهلک جراثیم کي ایک پوري آبادي هوتي هے - پهر وہ دوده کے جگ میں ' چاے کي پیالي میں ' روٹي کے ٹکڑے پر ' اور هرطرح کي غذاؤں اور انساني جسم و اعضا پر آکر بیٹهتي هے ' اور بغیر قصد کے صدها مهلک کیڑوں کو پهیلا دیتي هے جو فوراً اپنا کام شروع کردیتے هیں - بعض مکهیاں کیڑے کو نگل لیتي هیں - وہ اُس کے اندر جاکر اور بڑهتے هیں اور اسکے بعد جب مکهي بیٹهتي هے تو وهي کیڑے نکل کر جمع هو جاتے هیں !

(ان الله یحب المتطهرین)

هم لوگ تهوڑي سی توجه بهي با قاعدگي کے ساتهه اس طرف کریں ' تو بربادیوں کي اس بهت بڑي فوج سے نجات پاسکتے هیں - هم لوگوں کو چاهیے که اپنے رهنے کے تمام مقامات کو هر طرحکي کثافت اور میلے پن سے پاک کردیں - اگر هم نے ایسا کردیا تو اسکے یه معني هونگے که اپنے دشمنوں کو بیخ و بنیاد سے نیست و نابود کردیا - کیونکه اصلي سوال پیدایش کا هے ' اور مکهي صرف کثافت اور غلاظت هي میں انڈے دیتي هے - هر گرد آلود اور میلي جگه کم سے کم هفته میں ایک بار ضرور هي صاف کردیني چاهیے -

حال میں اخبارات نے مکهیونکے خلاف اعلان جنگ کیا هے - نیز حفظان صحت کے محکموں کے ڈاکٹر اُن کے دور کرنے کي تدابیر صحت کے ساتهه ڈهونڈ رهے هیں - لیکن جب تک لوگوں کو خود صفائي کي طرف توجه نهوگي ' یه کوششیں کچهه مفید نهیں هو سکتیں -

یه کہکر پروفیسر نے اپني قمیص أتاري اور اپنا بازو مجهے دکهلایا جسمیں زخم کي وجه سے ابهي تک سرخي اور گہرا داغ موجود تها -

اسي سلسله میں انہوں نے اپنے دوست پروفیسر بیکرل (Pro. Becquerel) کا تجربه بیان کیا که وه لندن کے سفر میں اپنے تجارب دکهلا نے کے لیے ریڈیم کی ایک نلکي اپنی واسکت کي جیب میں رکهکے لیگئے - ابتداے سفر میں تو انہیں کچهه تکلیف نہیں هوئي - لیکن دو هفته کے بعد پروفیسر نے دیکها که جیب کے نیچے کي جلد سرخ هوگئي هے اور جهڑ رهي هے - آخر کار اس جگہه ایک گہرا اور تکلیف ده زخم هو گیا جو کئي هفته تک اچها نه هوا - ریڈیم کے ان زخموں میں یه ایک عجیب خاصیت پائي جاتي هے که شعاعوں کے اثر کرنے کے بعد وه ایک عرصه تک بالکل نظر نہیں آتے ؛

مسٹر موفٹ نے ایم - کوری سے دریافت کیا که کیا اسوقت بهي ریڈیم حرارت اور روشني پیدا کرتا هے ؟

ایم - کوري ــــ بے شک ' روشني اور حرارت دونوں پیدا کرتا هے - روشني کے تجربه کے لیے میں تمهیں ایک تاریک کوٹهري میں لیجاؤنگا اور وهاں اُسکی روشنی دکهاؤنگا - حرارت کے متعلق جو دریافت کرنا چاهتے هو تو تهرمامیٹر کے ذریعه تم معلوم کر سکوگے که به نسبت اطراف کي هوا کے ریڈیم کی نلکي ڈیڑه درجه زیاده گرم هے !

مسٹر موفٹ ــــ کیا یه نلکي همیشه ایسی هي گرم رهیگي ؟

ایم - کوري ــــ جهانتک مجهے علم هے یه همیشه گرم رهیگی - اب میں اس نلکي کو یونہی رکهه دیتا هوں اور تم دیکهوگے که منجمد ریڈیم خود بخود رقیق هوتا چلا جائیگا -

مسٹر موفٹ ــــ یه همیشه رقیق هوتا رهتا هے ؟

ایم کوري ــــ میں اپني تجربه کے بناء پر کہه سکتا هوں که یه همیشه هوتا هے -

اسکے بعد پروفیسر ایم - کوري مجهے ایک تاریک حجره میں لے گئے ' اور میں نے نلکي سے نہایت صفائی کے ساتهه روشنی نکلتے دیکهی - یه روشني اتني چمکتي هوئي تهي که ایک مطبوعه کتاب بآساني پڑهي جاسکتي تهي - پروفیسر نے کہا که $\frac{1}{10}$ گرام ریڈیم پندره مربع انچ سطح زمین کو روشن کردیتا هے جو پڑهنے کے لیے بالکل کافي هے - اسي طرح ایک کیلوگرام (٢ ، ٢) پونڈ ریڈیم میں بیس مربع فیٹ رقبه کا حجره روشن هوجاتا هے - یه روشني اور زیاده چمکنے لگے اگر سلفائڈ اف زنک کے پردے ریڈیم کے نزدیک رکهے جائیں - لیکن اس قسم کی روشني کے پیدا کرنے کے لیے بہت صرف هوتا هے - کسي آبادي میں اگر ریڈیم کی روشني کیجاے ' تو وه آبادی فالج اور دوسري اعصابي امراض میں مبتلا هو جائیگي - اور اسی وجه سے آینده ایک زمانے تک ریڈیم کي روشني صرف تجربه گاهوں کے عجائبات هی میں رهیگی -

کچهه دیر تاریک حجره میں ٹهیرنے کے بعد ایم - کوري نے ریڈیم کي نلکی دبیز کاغذ میں لپیٹ کر مسٹر موفٹ کے هاتهه میں دیدي اور کہا که آنکهیں بند کر کے اس نلکي کو اپني پلکوں پر رکهو اور زور سے دباؤ - مسٹر موفٹ نے انکے کہنے پر عمل کیا اور اُنکو آنکهه کے بیروني حصے میں وسیع روشني کا اثر محسوس هونے لگا - ایم - کوري نے اُنکو یقین دلایا که یه روشني آنکهه کے بیروني جانب نہیں بلکه اندروني حصه میں هے - پروفیسر نے مسٹر موفٹ کو هدایت کي که ریڈیم کي نلکي کو زیاده عرصه تک پلکوں پر نرکهیے کیونکه اوسکا نتیجه یهه هوگا که یا تو بصارت کو سخت صدمه پهنچیگا یا بصارت بالکل جاتي رهیگي -

دوسرا تجربه ریڈیم کو پیشاني پر رکهکر کیا گیا - اس مقام پر بهی باوجود آنکهیں بند هونیکي مدهم روشني کا اثر نظر آنے لگا - شعاعوں نے سر کي هڈیوں میں سے نفوذ کرکے آنکهه کے ڈهیلے پر اپنا اثر ڈالاتها -

ریڈیم کي شعاعیں ابتک امراض چشم میں استعمال کي گئي هیں ' اور موتیا بن کي تشخیص کا نہایت عمده ذریعه ثابت هوئي هیں ' ان سے معلوم هو جاتا هے که رٹینا (Retina) بے نقص هے یا نہیں ' اور عمل جراحي کہاں تک کامیاب هو گا ؟

موتیا بن کی وجه سے اگر کسي شخص کي بصارت جاتي رهي هے اور وه ریڈیم کي روشني میں دیکهه سکتا هے ' تو اُسکي بصارت واپس هوسکتي هے - اگر ریڈیم کی روشني میں بهي نہیں دیکهه سکتا تو بصارت کی واپسی کي اُمید نہیں -

ابتک زمین سے بہت کم ریڈیم نکلا هے ' اور ایم - کوري کو زمین کے اندر زیاده مقدار میں ریڈیم موجود هونیکے متعلق شک هے - اُنکا بیان هے که قرب و جوار کي کانوں میں ریڈیم اتنی کم مقدار میں پایا جاتا هے که کئی سو مربع گز چٹانوں میں کہیں کہیں اوسکے آثار پاے جاتے هیں -

کان سے ریڈیم نکالنے کی اُجرت بهی اُسکے نکالے جانے میں مانع هے -

الهـــلال :

ریڈیم کے متعلق الهلال کی دوسري جلد میں ایک مفصل مضمون نکل چکا هے ' جسمیں بتلایا هے که کیونکر ڈاکٹر ایم کوري اپنے انکشافات میں کامیاب هوا ؟ قارئین کرام اسپر بهي ایک نظر ڈال لیں -

عالم اسلامی

جدید عثمانی کارخانہ ھاے صناعی

جدہ میں آب شور کو شیریں بنانے کا کارخانہ

جدہ سے سرزمین حجاز کی سرحد شروع ہوتی ہے ' جہاں آب شیریں ہمیشہ سے ناپید ہے - مکۂ معظمہ اور مدینہ منورہ (زاد اللہ شرفہما) میں چند کنوؤں اور نہر زبیدہ کے سوا اور کوئی منبع آب نہیں - جدہ اگرچہ ساحلی مقام ہے لیکن سمندر کا نمکین پانی پینے کے کام میں نہیں آسکتا -

دولۃ عثمانیہ نے سرزمین حجاز کی ترقی واقتصاد پر از سرے نو توجہ شروع کردی ہے - اس سلسلے میں ایک قابل ذکر شئے سمندر کے پانی کو میٹھا پانی بنانے کا دخانی کارخانہ ہے جو نہایت وسیع پیمانہ پر قائم ہوا ہے - اور اب بغیر صرف و مشقت کے صدھا گیلن میٹھا پانی ہر شخص حاصل کر لے سکتا ہے -

یہ تینوں تصویریں اسی کارخانے کی ہیں - پہلی تصویر کارخانے کے ایک خاص حصہ کو نمایاں کرتی ہے ' جہاں پانی لینے والوں کا ہجوم ہے - دوسری تصویر کارخانے کے آلات اور مشینری کا نمونہ دکھلاتی ہے ' جہاں سمندر کے پانی سے نمک نکال لیا جاتا ہے ' اور چند لمحوں کے اندر پانی میٹھا ہو جاتا ہے -

تیسری تصویر صناعی آب شیریں کا مرکزی حوض ہے جہاں ہر وقت پانی موجود رہتا ہے ' اور اہل شہر میں تقسیم ہوتا ہے -

[بقیہ مقالات صفحہ ۱۶]
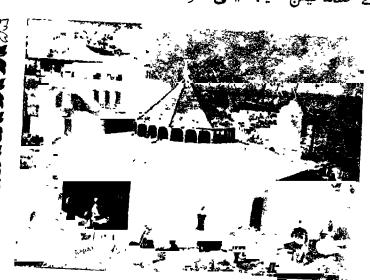
پس اس آیۃ میں " اصحاب النار " کی نسبت جو یہ کہا ہے کہ انکے چہروں پر تاریکی چھا جائیگی ' تو یہ ٹھیک ٹھیک " اصحاب الجنۃ " کی اس حالت کے مقابلے میں ہے جو پچھلی آیتوں میں بیان کی گئی ہے : نورھم یسعی بین ایدیھم و بایمانھم !

آیۃ متذکرۂ متن کے متعلق ایک اور نکتہ بھی قابل درس و فہم ہے جسپر توجہ دلاے بغیر نہیں رہسکتا - فرمایا کہ " للذین احسنوا الحسنی و زیادۃ " جن لوگوں نے نیکی اور بھلائی کے کام کیے ' انہیں ویسا ہی نیک اجر بھی ملیگا - نیز اس سے بھی کچھہ زیادہ - یعنی جسقدر عمدہ کام کیے ہیں انکے مطابق تو نتائج حاصل ہی ہونگے ' لیکن اسکے علاوہ بطور لطف و مرحمت کے بھی بہت کچھہ عطا کیا جائیگا -

اس آیۃ کریمہ میں نیکی کے بدلے نیکی کی مقدار سے کہیں زیادہ معاوضہ ملنے کی بشارت دی ہے ' لیکن دوسری آیت میں جب برائی اور بد عملی کا ذکر کیا ہے تو وہاں صرف اسیقدر ہے : " والذین کسبوا السیئات جزاء سیئۃ مثلھا - جن لوگوں نے برائی حاصل کی تو جیسی برائی کی ' ویسا ہی اسکا بدلہ بھی پائینگے -

یہاں " زیادۃ " نہیں کہا بلکہ " مثلھا " کا لفظ کہا - جس سے ثابت ہوا کہ نیکی کا بدلہ نیکی کے مقدار سے زیادہ ملیگا ' پر بدی کیلیے اتنی ہی سزا ہوگی جتنی کہ بدی کی گئی ہے - اسی قسم کی ہوگی جس قسم کی وہ بدی تھی -

اللہ کی عدالۃ حقہ کا یہی اصول لطف و مرحمت ہے - وہ نیکی کے معاوضہ میں فیاض و رحیم ہے ' لیکن بدی کی سزا دینے میں صرف عادل - اگر ثواب کی طرح عذاب میں بھی یہ " زیادتی " کا اصول عمل میں آتا ' تو نہیں معلوم اس معصیت سراے عالم کا کیا حال ہوتا ؟ شاید ایک ہستی بھی زمین پر باقی نہ رہتی - کمال قال سبحانہ :

ولو یواخذ اللہ الناس بظلمھم ما ترک علیھا من دابۃ ولکن یوخرھم الی اجل مسمی (۱۶ : ۶۳)

اور اگر اللہ انسانوں کو انکے ظلم و گناہ پر پورا پورا پکڑتا اور سزا دیتا تو زمین پر ایک حیوان بھی باقی نہ رہتا اور اپنی بد اعمالیوں کی پاداش میں سب کے سب برباد و ہلاک ہوجاتے - لیکن وہ عفو و درگذر سے کام لیتا ہے اور انکے معاملے کو چھوڑ دیتا ہے - یہاں تک کہ انکے کاموں کے قدرتی نتائج کے ظہور کا وقت آجاے اور وہی سزا انکے لیے بس کرتی ہے !

قران حکیم میں دوسری جگہ اسے کھول کر بالکل واضح کر دیا ہے :

من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا ' و من جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلھا - (۶ : ۱۶۰)

جو شخص نیکی اور بھلائی کے ساتھہ ہمارے سامنے آئیگا تو اسکا بدلہ دس گنا زیادہ ملیگا - اور جو بدی لیکر آئیگا تو اسکے لیے کچھہ زیادتی نہوگی ' بلکہ ٹھیک ٹھیک اتنی ہی سزا پائیگا جتنی کہ اس نے بدی کی ہے !

اسی طرح سورۂ نمل اور سورۂ قصص میں کہا : من جاء بالحسنۃ فلہ خیر منھا (۲۷ : ۸۹ و ۲۸ : ۸۴)

کاش " البصائر " نکلتا اور مباحث کلام اللہ کیلیے کافی میدان بحث و نظر ہاتھہ آتا - اسطرح ضمناً نہ توجہ بھر کر لکھا جاسکتا ہے ' اور نہ کوئی مرتب اور منظم سلسلہ شروع ہوسکتا ہے -

هم لوگوں میں سے هر شخص مکھي کے مقابلے میں حصه لے سکتا هے - کیونـکه هم سے هر شخص خواه وہ کتنا هي غریب هو' اپنے گھروں کو مکھیوں سے پاک رکھه سکتا هے- هفتے میں ایک بار صبح کے وقت اپنے گھر کو اچھي طرح دیکھه لو که صفائی اور چیزوں کي ترتیب کا کیا حال هے ؟ سب سے پہلے باورچي خانے سے معائنه شروع کیا جاے - برتن رکھـنے کي جگھوں کو دیکھیں' موري خانه کھلوائیں' جنس اور اشیا کے ظروف کا تجسس کریں - تفتیش اس بات کي هوني چاهیے که هر گوشه صاف هے یا نہیں ؟ اسکے بعد خصوصیت کے ساتھه گھر کے ان تمام موقعوں کو بذات خاص دیکھنا چاهیے جو کوڑا کرکٹ پھینکنے اور کثافت جمع هونے کی جگھیں هیں - هماري زندگي کي سلامتي کا رشته گھر کے انھیں ادنے اور حقیر گوشوں کے هاتھه میں هے - اگر انکو جلد جلد صاف کرنے کا انتظام کرلیا گیا تو پھر اس معرکے میں فتح هي فتح هے - چاء کی پتیاں اور بچا هوا کھانا پھینک دینا مکھیوں کو انڈه دینے کیلیے بلانا هے - اسکي بڑي احتیاط رکھني چاهیے -

(غطـــو الانا ء !)

ایک بہت بڑا اصولي نکته یه هے که کھانے کي هر چیز هر حال میں ڈھانپ کے اور بند کرکے رکھني چاهیے - انھیں کھلا چھوڑ دینا هي اسکا سبب هوتا هے که مکھي آکر بیٹھے اور اپنے پانوں کے لپٹے هوے قاتل کیڑوں کو ڈالدے !

(زندگي کا مسئله)

صفائي کا مسئله زندگی کا مسئله هے ' اور اس شخص سے بڑھکر کوئي احمق نہیں جو اپني زندگی نوکروں کے اعتماد پر چھوڑ دے -

جنـگی جهازوں کا قاعده هے که هر اتوار کی صبح کو کپتان اور دیگر افسر جهاز کے گوشے گوشے کو صفائي کیلیے دیکھتے هیں - هم لوگوں کو بھی چاهیے که اپنے گھر کے کپتان بن جائیں' اور اسي طرح هفته میں چند گھنٹے زندگی اور صحت کیلیے صرف کریں -

یه بھي ضروري هے که هم اپنے همسایوں کو مکھیوں کی خطرناک حالت سے اچھي طرح مطلع کردیں اور ان سے التجا کریں که وہ بھی همارے مقابلے میں شریک هوں - اسطرح ایک مجموعی طاقت مکھیوں کے دفعیه میں سرگرم جهاد هونی چاهیے - بچوں کو بھی اسکے متعلق ابتدا سے تعلیم دینا نہایت ضروري هے ' اور ان صدها تعلیموں سے یقیناً مقدم جو اسکولوں کے اندر دي جاتی هیں -

اگر هم لوگ اپنے گھر کو پاک و صاف رکھیں تو همارے بچوں کی صحت اچھی رهیگي ' گرمي میں جو بیماریاں بکثرت هوتی هیں بالکل نه هونگی ' ٹائیفوڈ کم هو جائیگا ' ڈاکٹر کا بل بھي کم آیا کریگا ' گھر کا هر فرد چین اور سکھه کی زندگی بسر کریگا - خدا اور اسکے بندے ' دونوں کی خدمت صرف تندرست آدمی هی کرسکتا هے - پس آؤ ' هملوگ اسي کے مطابق عمل کریں !

(مـــلاحظـــات)

آج جبکه علوم کی انتہائي ترقیات و کشفیات سے یه نتیجه اخذ کیا گیا هے که مکھیوں سے غذا کو بچانا چاهیے' اور سخت تاکید کي جا رهي هے که غذا کو ڈھانپ کر رکھا کرو ' تو آن احادیث نبویه کو بھي یاد کرلینا چاهیے جن میں نہایت اصرار سے تاکید کي گئي هے که کوئي چیز کھانے کي کھلي نه رکھو -

اس قسم کي احادیث بکثرت وارد هیں' اور عموماً کتب حدیث کے ابواب اطعمه و آداب اکل و شرب میں درج کي گئي هیں - بعض کتابوں میں " تغطیة الاوانی " کا مستقل باب رکھا گیا هے اور اسکے تحت میں اس قسم کي تمام حدیثیں جمع کردي هیں - ان سب پر نظر ڈالنے کیلیے بہترین کتاب جمع الجوامع هے - امام غزالي نے بھي احیاء میں ذکر کیا هے - هم صرف بخاري و مسلم کي ایک متفق علیه حدیث یہاں نقل کردیتے هیں :

جاء رجـل من الانصار باناء	آنحضرت (صلعم) کی خدمت میں
من لبن الی النبی صلی	ایک شخص برتن میں دودھ لایا -
الله علیه و سلم - فقـــا ل	آپنے دیکھکر فرمایا که تونے اسے ڈھانکا
الا خمـــرتـــه و لـــو ان	نہیں - کسی تنکے هي سے سہي -
تعـــرض علیـــه عـــوداً -	لیکن ڈھانک دینا ضروري هے !

اسکے علاوہ متعدد حدیثوں میں " غطو الاناء " (یعنی برتنوں کو ڈھنکا هوا رکھو) بھي آیا هے -

اس سے همارا مقصود اُس مسلک کو اختیار کرنا نہیں هے' جو آجکل کے بعض مصنفین و اهل قلم حضرات کا هر نئي تحقیق کو کسي قدیمي تعلیم سے تطبیق دینے کا هے - اکثر صورتوں میں ایسي کوششیں محض بے معني و لغو هوتی هیں - هم صرف یه دکھلانا چاهتے هیں که احادیث نبویه میں مفید تعلیمات کا بہت بڑا حکیمانه ذخیره موجود هے -

(مـــرقـــع)

اس مضمون کے ساتھه ایک تصویر بھی دي گئی هے' جسمیں دکھلایا هے که مکھي کیونکر انڈے دیتي هے اور مہلک کیڑے کس طرح اسکو اپنی قاتل سیاحت و نفوذ کا مرکب بناتے هیں ؟ تصویر میں جابجا نمبر دیدیے هیں - یہاں انکی تشریح کردي جاتی هے - تصویر سامنے رکھه لیجیے :

(١) مکھي کے انڈے اپني اصلي مقدار میں -

(٢) مکھي کے بچے انڈوں سے نکل رهے هیں -

(٣) مکھي کے بچے -

(٤) انڈے اصلي حالت سے بہت بڑا کرکے دکھلاے هیں -

(٥) مکھی کے پانوں جن میں بیماري کے خورد بیني کیڑے (میکروب) لپٹ جاتے هیں - دونوں جانب پرونکے نیچے اُسکی ٹانگیں دکھائي دیتی هیں - ٹانگونکے سروں پر × کا نشان بنا دیا هے- اسي طرح سامنے کی چار ٹانگوں کے سروں پر بھي یهي نشان هے - نیز منه کے سامنے بھی نشان دیا هے - یه تمام مقامات خورد بیني کیڑوں کے جمع هونے کے هیں -

(٦) یه بیماري کے خورد بیني کیڑوں کی صورت هے - انکے اصلی جسم کو کئي سو مرتبه بڑا کرکے دکھلایا هے -

(٧) مکھي کي زبان - اصل سے بدرجها بڑي کرکے دکھلائي هے -

(٨) مکھي کي زبان کا وہ حصه جو خورد بیني کیڑوں کو جمع کرتا هے -

(٩) خورد بیني کیڑے لپٹے هوے هیں -

(١٠) مکھي کا پانوں - اصل سے بدرجها بڑا کرکے دکھلایا هے -

کیسا سمجھتا ہوں اور وہ کونسی بعض خوبیاں ہیں جو مجھے نظر آتی ہیں؟ مختصراً عرض کرونگا - یہ ایک نہایت ضروری مبحث ہے - ضرورت تھی کہ اسپر تفصیلی نظر ڈالی جاتی اور مشرح لکھاجاتا - مگر با وجود اختصار ملحوظ رکھنے کے تحریر طویل ہوئی جاتی ہے' اور یہ بھی چاہتا ہوں کہ جلد سے جلد وہ شائع ہوجاے - پس مختصر اشارات عرض کرونگا -

اسلام اور اسلامیونکو خداے کریم و رحیم نے منجملہ بیشمار نعمات و عطاے دینی و دنیوی کے ایک نعمت غیر مترقبہ قران کریم عطا فرمائی ہے جو ہمارے تمام امراض روحانی و جسمانی کی ایک ہی دوا و علاج ہے' اور ہماری روزانہ زندگی کا ایک ہی قابل تعظیم دستورالعمل ہے - ہماری ہر ضرورت خواہ وہ دینی ہو خواہ دنیوی' اسی کے زیر حکم ہونی چاہیے -

مگر صد حسرت و افســوس ہماری غفلتوں اور گمراہیوں پر! اس زریں و متبرک اصول کو جب سے ہم فراموش کربیٹھے ہیں' کونسی تباہی ہے جو نازل نہیں ہوئی ' اور کونسا حادثہ ہے جو ہمپر نہیں گذرا؟ فن طبابت میں تشخیص مرض دشوار ہے اور جب مرض کی تشخیص صحیح ہوجاے تو پھر ازالۂ سبب مرض مشکل نہیں رہجاتا - الهلال کی پہلی اور قابل تعظیم خصوصیت یہی ہے کہ اُسنے سب سے اول سبب اصلی کی تشخیص کی - اور بلا شبہہ الهـلال ہی وہ مصلح اعظم و اول ہے جسنے اخباری احسام میں قران کریم کی روح پھونکدی اور گم کشتگان بادیہ ضلالت کو صراط مستقیم بتا دی - یعنی مدتوں کی سوئی ہوئی قوتونکو چند ماہ کے اندر بیدار کردیا ' اور یہی اُسکا وہ مسلک محبوب ہے جسپر ہمیں ہزار جان سے نثار ہونا چاہیے -

دوسری خصوصیت اُسکی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا وعظ ہے - یعنی وہ برائیوں سے بچنے اور بھلائیوں کے اختیار کرنے کی تعلیم و تلقین کرتا ہے - یہی وہ تعلیم ہے جو ہمارا اساس کار ہو تو تمام روگ دور ہو جائیں -

تیسری خصوصیت اُسکی راہ حق و صداقت میں مجاہدہ و بے نظیر استقلال و ثبات ہے - میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ اگر اس عصیاں آباد ہند میں ایک متنفس بھی اُسکے مطابق آواز بلند کرنیوالا باقی نہ رہے ' اور تمام دنیا کی حاکم و قاہر قوتیں اُسکی دشمن ہو جائیں' پھر بھی اُسکے پاے ثبات و استقلال کو فضل الہی سے جنبش نہوگی : و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء !

ان تین عظیم و جلیل خصوصیتوں کے بعد بیشمار خصوصیات اور بھی ہیں جو ہر ہفتہ نئے نئے انداز و کرشمونکے ساتھہ جلوہ آرا ہوتی ہیں -

پھر اُنکا طرز نو و جدید ' اُسکی رزم و بزم ' اُسکی متانت و ظرافت' اُسکی انشاپردازی و بلاغت ' ہمدردی انام' خدمات اسلام' واقفیت عامہ ' تبحر علمی ' علوم و فنون ' بصائر و حکم ' با قاعدہ و منظم اشاعت' تقسیم ابواب و فصول ' تسمیہ عناوین وغیرہ وغیرہ ' بے شمار خصائص ہیں کہ ہر صفت کو تمام مطبوعات میں عدیم النظیر و بیمثال پا تا ہوں -

اگر مفصل لکھا جاے تو الهلال کی ہر ہر خوبی بجاے خود ایک مبحث ہے - مختصر یہ کہ وہ امۃ مرحومہ کیلیے چودھویں صدی کی ایک قابل صد فخر و نازش نعمت ہے - اُسکی خوبیاں اور فضایل گنانے سے بہ کہیں زیادہ بہتر ہے کہ جنھوں نے ابتک نہ دیکھا ہو دیکھیں' اور پڑھیں' سوچیں' اور سمجھیں -

الهلال کے قیام کے مسئلہ کا اختیار آپکو نہیں' مشتاقان و شیفتگان هلال کو ہے - اگر وہ مالی دقتونسے بند کیا جاتا ہو تو جاں نثاران هلال کو ایثار مال سے نہ روکیے - ایک طرف تو آپ کی غیور طبیعت کی یہ سختی کہ قبول خدمات سے انکار شدید' اور دوسری طرف اُسکے بند کردینے کی تدبیہ و تہدید !

ہم بھی منہہ میں زبان رکھتے ہیں
کاش پـوچھو کہ مـدعا کیا ہے ؟

خریدار نمبر ۴۰۷۳

خصـــايـص مقدسه الهـــلال

طرز دگراں وداع کردی ! * طرز دگر اختـــراع کـــردي !

آپ جيسے بلند نظر اور مستقل خيال نزرگ کيخدمت ميں دفعۀ کچهه عرض کرنيکي جرات کرنا شايد نتيجه خيز نہيں هوسکتا - جب سے که صدا بصحرا کے عنوان سے الهلال ميں مضمون شايع هوا هے ' ميں مضطرب رها هوں اور سخت متفکر - چاهتا رها که کچهه عرض کروں ' مگر مانع گذارش يه فکر رهي که عرض کروں تو کيا عرض کروں ؟ ابتک جسقدر مکاتيب اس بارے ميں شيفتگان و دلدادگان هلال کے شائع هوچکے هيں ' اُنميں صاحبان همت و حيثيت کيا کيا کچهه نه کرچکے ' اور اب کيا باقي رهگيا هے جسکے عرض کرنے کے ليے ميں اپنے قلب کو مضطر پاتا هوں ؟

هلال کا هر نمبر جب نظر افروز چشم نظارہ گياں هوتا هے تو اپنے ساتهه کچهه جملے ' کچهه الفاظ ايسے بهی رکهتا هے جسکے خيال سے قلب کا کچهه عجيب حال هوجاتا هے - خصوصاً نمبر ٢١ ديکهنے کے بعد عرض حال کيليے مجبور هوگيا هوں -

ميں ايک نهايت ناچيز حيثيت رکهتا هوں - الحمد لله که خدائے کريم نے جمع مال کی فکر سے مجهے آزاد رکها هے - الهلال عرصه سے بالالتزام ديکهتا هوں ' مگر کسي خريدار سے مانگ کر - الهلال کے پهونچنے کا دن جب آتا هے تو خريدار صاحب کے مکان پر جاتا هوں اور اکثر ايسا هوتا هے که يا تو وہ نہيں ملتے يا پرچه نہيں ملتا هے - ادهر شوق و اشتياق کا يه تقاضا ' اور ادهر بے بضاعتي کا يه حال که ميں بقيمت اُسے خريد نہيں سکتا ! بالاخر جنوري سنه ١٤ع سے ادارۂ الهلال نے مجهے اطلاع دي که تمهارا چنده وصول هوگيا - آينده پرچه پهونچے‌گا - اب خريداران الهلال کي آستاں بوسي موقوف هوئي اور ڈاکخانه کي حاضري مقرر هوگئي :

خود هي چلکر نه بلا لائيں کر آنے ميں هے دير !

پرچه پهونچنے ميں جب کبهی ايک روز کي دير هوجاتي هے تو عرض نہيں کيا جا سکتا که وہ انتظار کسدرجه شديد هوتا هے ؟ اور اگر دو پرچے ايک ساتهه آنے کا حال معلوم هو تو دوسرا هفته بڑي هي دقت سے ختم هوتا هے -

پس جس محبوب و مطلوب کي تلاش ميں کوچه گردي کرني پڑتي هو ' جس حسن مجسم کا يکروزہ فراق بهي بيتاب کرديتا هو ' جس محب رنگيں ادا کي چند روزہ جدائی آنکهونکو انتظار کا روگ لگا ديتي هو - يعني جس شاهد مقصود کي چند لمحوں يا چند دنوں کي مفارقت بهي برهم زن متاع هوش و خرد هو ' خدارا ' انداز کيجيے که اُسکے فراق دايمي کا خيال دل و دماغ پر کيا کيا بجلياں نه گراتا هوگا ؟ پهر يه حالت ميري هي نہيں هے بلکه خريداران الهلال کے بيشتر حصے کا بعينه يهي حال هے :

هم هوے تم هوے که مير هوے
انہيں زلفونکے سب اسير هوے

مشاهدات کي بنا پر کہنا پڑتا هے که الهــلال ايک هي مقبول انام اور محبوب خواص و عوام پرچه هے اور لوگ اُسے حرز جاں بنا کر رکهتے هيں - ميں نے اُسکا کوئی ورق ناکارہ هوتے نہيں ديکها - کوئي حصه ناقابل حالت ميں نہيں پايا - هاں يه اکثر ديکها هے که شوقين طبع اور نفاست پسند لوگ نهايت خوشنما و بيش قيمت جلد بندي کراکے اپنے کتب خانے ميں ايک ممتاز اضافه کرليا کرتے هيں - موجوده عالم اسلامي کی هر چهپنے والي شے ميں جو شرف و قبوليت عامه اسکو حاصل هے ' وہ عديم النظير و بديع المثال کہا جا سکتا هے - هر بات کي کوئي وجه ضرور هوا کرتی هے - محبت کسي شے کي بلحاظ اُسکی خوبيونکے هوتی هے - ارباب بصيرت و اصحاب قابليت کا فرض تها که الهلال کو نقد نظر سے ديکهتے تاکه بدفعة واحدة اُسکے خصايص و فضايل سامنے آجاتے ' اور اُسکی وہ خوبياں جو اُسے وحيد الوجود و عديم المثال بنائے هوے هيں ' عام هوجاتيں - ميں الهلال کو اپني ناچيز اور ناقص خيال ميں

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھي نہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بھرکي کسي ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ایسي کار آمد ایسی دلفریب ایسي فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھي سستي ہے - یہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے - اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیجیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیجیے صرف اِس کتاب کي موجودگی میں گویا ایک بڑي بھاري لائبریري (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذھب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کي ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - عم ھئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسي اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ ہر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے ھي دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا ہو' بصارت کی آنکھیں وا ھوں - دوسرے ضمن میں تمام دنیا کےمشہور آدمی آنکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمري و تاریخ - دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے - ہر موسم کیلیے تندرستي کے اصول - عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کي تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کي فہرست ' آنکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بہي کھاتہ کے قواعد - طرز تحریر انشا بروے انشاپردازي - طب انساني جسمیں علم طب کی بڑي بڑي کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج ھاتھی ' شتر ' گا ئے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ ' بکري ' کتا وغیرہ جانوروںکي تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے ہر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیواني فوجداري ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹري اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کي بولي ہر ایک ملک کی زبان مطلب کي باتیں اُردو کے بالمقابل لکھي ھیں آپ ھی وہاں جاکر روزگار کر لو اور ہر ایک ملک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفر کے متعلق ایسي معلومات آجتک کہیں دیکھي نہ سني ہونگي اول ہندوستان کا بیان ہے ہندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وہاں کي تجارت سیر گاھیں دلچسپ حالات ہر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے ھیں اسکے بعد ملک برھما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان (روبی واقع ملک برھما) کے تحقیق شدہ حالات وہاں سے جواھرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تھوڑے ھی دنوں میں لاکھہ پتي بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کي ھیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا بالتشریح بیان ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ - جاپان - اسٹریلیا - ہر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وہانکي درسگاھیں دخانی کلیں اور صنعت و حرفت کي بانیں ریل جہاز کے سفر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسي دلاویز کہ پڑھتے ہوے طبیعت باغ باغ ھو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک ۱ روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

---

تصویر دار گھڑي

گارنٹي ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھي کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني ھوئي ہے - جو ہر وقت آنکھہ مٹکاتي رہتي ہے' جسکو دیکھکر طبیعت خوش ھو جاتي ہے - ڈائل چیني کا' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتي - وقت بہت ٹھیک دیتي ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چھین نہ لیں تو ھمارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

---

آٹھہ روزہ واچ

گارنٹي ۸ سال قیمت ٦ چھہ روپیہ

اس گھڑي کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابي دیجاتي ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ھیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے ھیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتي - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہري نہایت خوبصورت اور بکس ھمراہ مفت -

چاندي کي آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کي آٹھہ روزہ واچ - جو کلائي پر بندھسکتي ہے مع تسمہ چرمي قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ہر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھي ولایت سے بنکر ھمارے یہاں آئي ھیں - نہ دیا سلائي کیضرورت اور نہ تیل بتي کي - ایک لمپ ہاتھہ

اپني جیب میں یا سرھانے رکھلو جسوقت ضرورت ھو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود ہے - رات کیوقت کسي جگہ اندھیرے میں کسی موذي جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ھو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرہ سے بچ سکتے ھو - یا رات کو سوتے ھوے ایکدم کسیوجہ سے آنکھہ کھل پڑے تو سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبي معلوم ھوگي - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني ھوتي ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروري اطلاع — علاوہ انکے ھمارے یہاں سے ہر قسم کي گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکي زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتي ھیں - اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کي جاویگي - جلد منگوا لیجیے -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقام توھانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

Printed & Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 14 Mcleod Street, CALCUTTA.

حسن قبول

ہندوستان بھر کے مشہور ترین حکیم۔ وید۔ ڈاکٹر۔ ایڈیٹر۔ اور مشاہیر متفق ہیں کہ۔ نہ صرف باعتبار خوشبو و لطافت کے بلکہ طبی اعتبار سے بھی۔

تاج روغن گیسو دراز عدیم المثال ایجاد ہے

(ملاحظہ ہون اسناد)

تاج روغن بادام و بنفشہ فی شیشی (۱۲؍) تاج روغن زیتون یاسمین فی شیشی (۱۲؍)

تاج روغن آملہ و بنولہ فی شیشی (۱۰؍) علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ ۵؍ فی شیشی

تمام مشہور سوداگرون یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

ایجنٹون کی ضرورت ہے

ساختہ تاج مینوفیکچری ایمپی و دہلی صدر دفتر دہلی

چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجئے

نواب **وقار الملک** بہادر فرماتے ہیں "میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ اپنے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہوئے اور خدا کرے کہ آیندہ بھی کامیاب ہوں"

جناب **سید شرف الدین** صاحب بہادر چیف جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔ "تاج روغن گیسو دراز کو جو مجھے اتنی شفقت سے پیش کیا گیا تھا استعمال کیا ہے۔ میں نے اسکو دلفریب خوشبو کا بلکہ دماغ کو سرور دینے والا اور ساتھ ہی بالون کو نرم رکھنے والا روغن پایا۔ میں اسکے استعمال کی سفارش کرونگا"

جناب لسان العصر **سید اکبر حسین** صاحب **اکبر** الہ آبادی فرماتے ہیں۔ "روغن (بادام و بنولہ وغیرہ) کے خواص طبی کتابوں میں مندرج ہیں۔ ان چیزوں کو خوشبو میں بڑی حکمت کی ہے۔ یہ ترکیب لائق تعریف ہے کیا بھینی بھینی دلکش خوشبو ہے "سر دستہ تیل" ہونے کے لئے یہ بہت اچھا ہوگا۔ دماغ کیلئے خوشبو کا تیل اچھا ہے۔ دیکھو ابھی مست ہوئی ہے کہ تیل اچھا ہے"

جناب شمس العلما ابو محمد **عبد الحق** صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔ "تاج روغن گیسو دراز جسم کے اندر و خاص کر اعصاب و زبالات وغیرہ کو خشکی کے اثر سے محفوظ رکھتا ہے اسلئے قوی اور پٹھوں کو طاقتور کرتا ہے۔ اس میں زیادہ خوبی یہی ہے کہ ایک قسم کی عمدہ اور دلکش خوشبو مگر لطیف۔ اور نیند لانے میں تو عجیب الاثر چیز ہے"

جناب پروفیسر ڈاکٹر **محمد اقبال** صاحب اقبال۔ ایم۔ اے۔ بیرسٹر ایٹ لا۔ لاہور۔ "یہ کہہ سکتا ہوں کہ تاج کے استعمال سے دماغ کو آرام اور قلب کو راحت ملتی ہے مجھے یقین ہے کہ یہ خوشرنگ تیل ہندوستان کے دل و دماغ پر حکومت کریگا"

جناب مولانا **عبد الحلیم** صاحب شرر لکھنوی "ہر ایک تیل میں نفاست کے ساتھ مذاق کے پھولوں کی خوشبو پیدا کی گئی ہے جو نہایت مفرح۔ شیرین۔ اور مستقل ہے۔ کئی دن سے میں استعمال کرتا ہوں۔ ہمارے اکثر شعرا اور نفیس مزاج احباب نے ان تیلوں کو بہت پسند کیا"

جناب مولوی **محمد عبد الغفار** خانصاحب اختری ملہ۔ سکرٹیری میونسپل بورڈ غازی آباد۔ "اس تیل میں بعض ایسے عجیب اوصاف معلوم ہوتے ہیں جن سے عام طور پر بازار کے مروجہ مشہور اور مستعمل روغن خالی نظر آتے ہیں جو اہتمام بلیغ انہوں نے تاج کی تکمیل میں کیا ہے۔ اس سے انکا غیر معمولی استقلال پایا جاتا ہے۔ اگر صرف پیکنگ ہی کی نفاست پر غور کیا جائے تو یہ ظاہر ہوگا کہ تاج مینوفیکچری نے ایسی ذہانت دکھلائی ہے جو ہندوستان کے تاجر پیشہ اصحاب کیلئے قابل تقلید ہے"

چند مشہور اطباء کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز میں سے خود بھی استعمال کیا۔ یہ تیل دماغ کو آرام پہونچانے اور اسے تقویت دینے میں اچھا فائدہ رکھتا ہے۔ اس میں بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ میں نے تاج میڈیکل کارخانہ کو بھی دیکھا ہے"

جناب شفاء الملک حکیم **رضی الدین احمد** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز مسکن اور مقوی دماغ ہے۔ بالوں کو نرم کرتا ہے اسکی نفیس خوشبو و تازہ دماغ کو ایسی تسکین دیتی ہے کہ نوم راحت کیلئے محرک کہنی بیجا نہیں"

جناب لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر زیڈ۔ اے۔ **احمد** صاحب ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس فرماتے ہیں۔ "تاج روغن گیسو دراز قدرتی تخموں سے کشید کئے ہوئے تین مختلف تیل ہیں۔ جو نہایت عمدگی سے صاف کرکے اور ادویہ کی ترتیب سے تیار کئے گئے ہیں۔ ان تینوں روغنوں کی خاصیت الگ الگ عجیب لفریب اختلاف پر مبنی ہے اور جو انسانی دماغ کیلئے بہترین ہیں مجھے یقین ہے ان تیلونکا دائمی استعمال بچوں سے لیکر بوڑھوں تک کو مفید ہوگا"

جناب حکیم حافظ **محمد عبد الولی** صاحب لکھنوی سکرٹری مدرسہ طبیہ لکھنو فرماتے ہیں۔ "تاج میر آئل کو میں نے اکثر مرضا کو استعمال کرایا مفید پایا گیا اور خوشبو میں تو بہت ہی مرغوب ہو۔ یہ ایجاد حقیقتاً قابل قدر ہے"

جناب پنڈت **مان سنگھ** صاحب وید۔ سکرٹری آل انڈیا ویدک طبی یونانی کانفرنس دہلی فرماتے ہیں "روغن بادام و روغن زیتون کے اثرات اہل ہند کو خود معلوم ہیں انکی نسبت میرے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں آملہ کی نسبت یہ کہنا چاہتا ہون کہ یہ پہلے اور ہمارے موروثی طریقہ علاج میں بالون اور دماغ کیلئے بہترین چیز تصور کیا گیا ہے اب کارخانہ تاج مینوفیکچری نے ممدوح آملہ کو بنولہ کے تیل میں شامل کرکے ایک نہایت لطیف و دلکش خوشبو میں بسا دیا ہے جس کا ہم پایہ مرکب طب قدیم و جدید میں اب تک دیکھنے میں نہیں آیا۔ میں تاج روغن گیسو دراز کی ہر سہ اقسام کو بہت پسند کرتا ہوں اور انکے مفید ہونے کا معترف ہون"

چند مستند اخبارات ہند کا حسن قبول

الہلال کلکتہ۔ جلد ۲ نمبر ۱۰۔ "اسمیں شک نہیں کہ خوشبو شیشی کی اپنے حال پر شاہد ہے۔ بہتر ہوگا کہ لوگ ابھی نئے کارخانہ کی ہمت افزائی کریں۔ شاید اس جامعیت سے تمام پہلوؤں کو تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے۔ یورپ کے موجودہ اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے"

روزانہ زمیندار لاہور۔ جلد ۳۔ نمبر ۹۰۔ ۱۳ اپریل ۱۹۱۳ء "حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی۔ تاج روغن گیسو دراز کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اسلئے ہمیں یقین ہے کہ تاج مینوفیکچری دہلی نے ان لوگوں کیلئے مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آراستگی و زیبایش کا خاص شوق رکھتے ہیں"

روزانہ وطن لاہور۔ جلد ۲ نمبر ۳۰۰۔ ۱۵ اپریل ۱۹۱۳ء "تاج میر آئل مشہور ڈاکٹروں حکیموں اور ویدوں سے اپنی عمدگی اور فائدہ کی تصدیق حاصل کرچکا ہے۔ ہمیں بھی اسکی خوشبو اور تیل کے اوصاف میں پورا ہونیکا اعتراف ہے"

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ۱۳ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ خوشرنگ دماغ کو ٹھنڈا رکھنے والا مفرح تیل ہے۔ جو کمپنی کے اہل سائنٹیفک دیکھنے سے عام پسند معلوم ہوتا ہے"

روزانہ اودھ اخبار لکھنو۔ جلد ۵۵ نمبر ۹۲۔ ۱۹ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ تیل بالوں کو نرم کرتا ہے اور مرطب مقوی دماغ ہے اسکی دلربا خوشبو مشام جان کو معطر کرتی ہے۔ ہم نے بھی اس تیل کو استعمال کیا اور حقیقت میں مفید پایا۔ جن صاحبان کو دماغی کام کرنے پڑتے ہیں انکے لئے یہ تیل نہایت نفع بخش ہوگا"

اردوئے معلّٰی علی گڈھ۔ نمبر ۴ جلد ۵۔ ۱ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ تین مختلف قسم کے تیلوں کے نمونے ملے ہیں جنہیں بالوں کو بڑھانے والے۔ انکو سیاہ و نرم رکھنے والے اور گرنے سے روکنے والے وغیرہ نظر کو بڑھانے والے دواؤں شامل ہیں اور جنمیں تازہ پھولوں کی تازہ خوشبو دی گئی ہے۔ ان تیلوں کی تعریف مشہور حکیموں نے کی ہے۔ خود ہم نے بھی انکو استعمال کیا اور ہر طرح سے قابل اطمینان پایا"

مندرجہ بالا خیالات کا اثر معلوم آپ پر کیا ہو۔ مگر ہم خوش ہیں کہ ہم نے ایک حد تک تاج روغن گیسو دراز کی مقبولیت کا ایک مختصر مگر اہم ترین خاکا آپکو دکھلانے میں کامیاب ہوئے ہیں بس ضرور ہے کہ آپکی توجہ کو بھی اس طرف منعطف ہونا چاہیے۔ تاج مندرجہ ذیل تین مختلف اقسام و خوشبو کے مفید ترین روغن گیسو ہیں۔

"تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد اور صاف مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

تاج روغن بادام و بنفشہ فی شیشی ۱۲؍ — تاج روغن زیتون و یاسمین فی شیشی ۱۲؍ — تاج روغن آملہ و بنولہ فی شیشی (۱۰؍)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصول ڈاک فی شیشی ۵؍ ایک شیشی پر ۵؍ دو شیشیوں پر ۸؍ اور تین شیشیوں پر ۱۰؍ مزید خرچ دار مقرر ہیں ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے بہتر ہے کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں کو تاج میر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کی تلاش کر لیجئے اس لئے کہ باستثنائے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر مال کارخانہ کی قیمت پر بآسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی ایک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں (یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر) ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ تھوڑے مقامات میں جہاں مال خریدنے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اخبارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط ہو۔ نیز ہر حالت میں قبل حکم تعیینی نہیں ہے)

المشتہر

مینیجر دی تاج مینوفیکچری ایمپی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ "تاج" دہلی

حکمت بالغـہ ! حکمت بالغہ !

مولوي احمد مکرم صاحب عباسي چریا کوٹي نے ایک نہایت مفید سلسلہ جـدید تصنیفات و تالیفات کا قائم کیا ہے - مولوي صاحب کا مقصود یہ ہے کہ قـران مجید کے کـلام الہي ہونے کے متعلق آجتـک جس قدر دلائل قائم کیے گئے ہیں اُن سب کو ایک جگہہ مرتب و مدون کردیا جاے - اس سلسلہ کي ایک کتاب موسوم بہ حکمۃ بالغـہ تین جلدوں میں چھپ کر تیار ہو چکي ہے -

پہلي جلد کے چار حصے ہیں - پہلے حصے میں قران مجید کي پوري تاریخ ہے جو اتقان في علوم القران علامۂ سیوطي کے ایک بڑے حصہ کا خلاصہ ہے - دوسرے حصہ میں تواتر قرآن کي بحث ہے ' اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن مجید جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوا تھا ' وہ بغیر کسي تحریف یا کمي بیشي کے ویسا ہي موجود ہے ' جیسا کہ نزول کے وقت تھا ' اور یہ مسئلہ کل فرقہاے اسلامي کا مسلمہ ہے - تیسرے حصہ میں قرآن کے اسماء و صفات کے نہایت مبسوط مباحث ہیں - جن میں ضمناً بہت سے علمي مضامین پر معـرکۃ الارا بحثیں ہیں - چوتھے حصے سے اصل کتاب شروع ہوتي ہے - اس میں چند مقدمات اور قرآن مجید کي ایک سو پیشین گوئیاں ہیں جو پوري ہوچکي ہیں - پیشین گوئیوں کے ضمن میں علم کلام کے بہت سے مسائل حل کئے گئے ہیں ' اور فلسفۂ جدیدہ جو نئے اعتراضات قرآن مجید اور اسلام پر کرتا ہے ان پر تفصیلي بحث کي گئي ہے -

دوسـري جلد ایـک مقدمہ اور دو بابوں پر مشتمل ہے - مقدمہ میں نبوت کي مکمل اور نہایت محققانہ تعـریف کي گئي ہے - آنحضـرت صلعم کي نبوت سے بحث کـرتے ہوے آیۃ خاتم النبین کي عالمانہ تفسیر کي ہے - پہلے باب میں رسول عربي صلعم کي ان معرکۃ الارا پیشین گوئیوں کو مرتب کیا ہے ' جو کتب احادیث کي تـدوین کے بعد پوري ہوئي ہیں ' اور اب تـک پوري ہوتي جاتي ہیں - دوسـرے باب میں ان پیشین گوئیوں کو لکھا ہے ' جو تدوین کتب احادیث سے پہلے ہو چکي ہیں - اس باب سے آنحضرت صلعم کي صداقت پوري طور سے ثابت ہوتي ہے -

تیسري جلد - اس جلد میں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علماے یورپ کے مستند اقوال سے ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلعم امي تھے' اور آپ کو لکھنا پڑھنا کچھہ نہیں آتا تھا - قرآن مجید کے کـلام الہي ہونے کي سو عقلي دلیلیں لکھي ہیں - یہ عظیم الشان کتاب ایسے پر آشوب زمانـہ میں جب کہ ہر طـرف سے مذہب اسلام پر نکتۃ چیني ہو رہي ہے ' ایک عمدہ ہادي اور رہبر کا کام دیگي - عبارت نہایت سلیس اور دل چسپ ہے ' اور زبان اردو میں اس کتاب سے ایک بہت قـابل قـدر اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر سـہ جلد (١٠٦٤) لکھائي چھپائي و کاغـذ عمدہ ہے - قیمـت ٥ روپیہ *

نعمت عظمـــیٰ ! نعمت عظمـــیٰ !

امام عبد الوہاب شعراني کا نام نامي ہمیشہ اسلامي دنیا میں مشہور رہا ہے - آپ دسویں صدي ہجری کے مشہور ولي ہیں - لواقح الانوار صوفیاے کرام کا ایـک مشہور تذکرہ آپ کي تصنیف ہے - اس تذکرہ میں اولیاء - فقراء اور مجاذیب کے احوال و اقوال اس طرح پر کانٹ چھانٹ کے جمع کئے ہیں کہ ان کے مطالعہ سے اصلاح حال ہو اور عادات و اخلاق درست ہوں اور صوفیاے کرام کے بارے میں انسان سوءِ ظن سے محفوظ رہے - یہ لا جواب کتاب عربي زبان میں تھي - ہمارے محترم دوست مولوي سید عبدالغني صاحب وارثي نے جو اعلی درجہ کے ادیب ہیں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپي رکھتے ہیں اس کتـاب کا تـرجمہ نعمت عظمیٰ کے نام سے کیا ہے - اس کے چھپنے سے اردو زبان میں ایک قیمتي اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر دو جلد (٧٢٦) خوشخط کاغذ اعلی قیمت ٥ روپیہ *

مشاہیـــرالاسلام ! مشاہیـــر الاسـلام ! !

یعنے اردو ترجمہ وفیات الاعیان مترجمہ مولوي عبد الغفور خان صاحب رامپوري ' جس میں پہلي صدي ہجري کے اواسط ایام سے ساتویں صدي ہجري کے خاتمہ تـک دنیاے اسلام کے بڑے بڑے علمـاء فقہـا قضاۃ شعراء متـکلمین نحولین لغوئن منجمین مہـندسین مؤرخین محدثین زہاد عباد امراء فقراء حکـماء اطبا سـلاطین مجتہدین و صناع و مغنین وغیرہ ہر قسم کے اکابر و اہل کمال کا مبسوط و مفصل تذکرہ -

... موسیودي سیلن

" اہل اسلام کي تاریخ معاشرتي و علمي کي واقفیت کے واسطے اہل علم ہمیشہ سے بہت ہي قدر کي نگاہوں سے دیکھتے آئے ہیں

یہ کتاب اصل عربي سے ترجمہ کي گئي ہے' لیکن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمہ کرتے وقت اس کے اس انگریزي ترجمہ کو بھي پیش نظر رکھا ہے' جسے موسیودي سیلن نے سنہ ١٨٤٢ع میں شائع کیا تھا - سواے اس کے اصل کتاب پر تاریخ ' تراجم ' جغرافیـہ ' لغت ' انساب اور دیگر مسائل دیني کے متعلق کثـیر التعداد حواشي اضافہ کئے ہیں - اس تقریب سے اس میں کئي ہزار اماکن و بقاع اور قبائل و رجال کا تذکرہ بھي شامل ہوگیا ہے - علاوہ برین فاضل مترجم نے انگریزي مترجم موسیودي سیلن کے وہ قیمتي نوٹ بھي اُردو ترجمہ میں ضم کردے ہیں جن کي وجہ سے کتاب اصل عربي سے بھي زیادہ مفید ہوگئي ہے - موسیودي سیلن نے اپنے انگریزي تـرجمہ میں تین نہایت کارآمد اور مفید دیباچے لکھے ہیں مشاہیر الاسلام کي پہلي جلد کي ابتدا میں ان کا اُردو ترجمہ بھي شریک کر دیا گیا ہے - اس کتاب کي دو جلدین نہایت اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپوائي گئي ہیں' باقي زیر طبع ہیں - قیمت ہر دو جلد ٥ روپیہ -

(٤) مآثر الکرام یعـنے حسان الہند مولا نا میر غلام علي آزاد بلـگرامي کا مشہور تذکرہ مشتمل بر حالات صوفیاے کرام و علما ے عظام - صفحات ٣٣٨ مطبوعـہ مطبع مفید عام آگرہ خوشخط قیمت ٢ روپیہ -

(٥) افسر اللغات - یعنے عربي و فارسي کے کئي ہزار متداول الفاظ کي لغت بزبان اردو صفحات (١٢٢٦) قیمت سابق ٦ روپیہ قیمت حال ٢ روپیہ -

(٦) فغان ایران - یعنے اردو ترجمہ کتاب اسٹرینـگلنگ آف پرشیا - مصنفۂ مسٹر مارگن شوسٹر سابق وزیر خزانـہ دولت ایران صفحات ٤٦٢ مع ٢١ تصاویر عکسي قسم اعلی - جلد نہایت خوبصورت اور عمدہ ہے قیمت صرف ٥ روپیہ -

(٧) داستان ترکتازان ہند - کل سلاطین دہلي اور ہندوستان کي ایک جامع اور مفصل تاریخ ٥ جلد کامل صفحات (٢٦٥٦) کاغذ و چھپائي نہایت اعلی قیمت سابق ٢٠ روپیہ قیمت حال ٦ روپیہ

(٨) تمدن عرب - قیمت سابق ٥٠ روپیہ قیمت حال ٣٠ روپیہ

(٩) الفاروق - علامہ شبلي کي مشہور کتاب قیمت ٣ روپیہ -

(١٠) آثار الصنادید - سرسید کي مشہور تاریخ دہلي کانپور کا مشہور اڈیشن با تصویر قیمت ٣ روپیہ -

(١١) قواعد العروض - مولا نا غـلام حسین قدر بلـگرامي کي مشہور کتاب علم عروض کے متعلق عربي و فارسي میں بھي کوئي ایسي جامع کتاب موجود نہیں - نہایت خوشخط کاغذ اعلی صفحات ٤٧٤ - قیمت سابق ٤ روپیہ قیمت حال ٢ روپیہ -

(١٢) جنـگل میں منـگل - انـگلستان کے مشہور مصنف رڈیا رڈ کپلنـگ کي کتاب کا اُردو ترجمہ از مولوي ظفر علي خان صاحب بي - اے - قیمت سابق ٤ روپیہ - قیمت حال ٢ روپیہ -

(١٣) علم اصول قانون - مصنفۂ سر ڈبلیو - ایچ - ریٹـگن - اِل - اِل - ڈي کا اُردو ترجمہ جو نظام الدین حسن خان صاحب بي - اے - بي - اِل - سابق جج ہائیکورٹ حیدر آباد اور مولوي ظفر علي خانصاحب بي - اے کي نظر ثاني کے بعد شائع ہوا ہے - مترجمہ مسٹر مانـک شاہ دین شاہ شمن جج دولت آصفیہ - آخر میں اصطلاحات کا فرہنـگ انـگریزي و اُردو شامل ہے کل تعداد صفحات ٨٠٨ - قیمت ٨ روپیہ -

(١٤) میڈیکل جیورس پروڈنس - حضرت مولانا سید علي بلگرامي مرحوم کي مشہور کتاب یہ کتاب وکیلوں - بیرسٹروں اور عہدہ داران پولیس و عدالت کے لئے نہایت مفید و کارآمد ہے - تعداد صفحات ٣٨٠ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ قیمت سابق ٦ روپیہ قیمت حال ٣ روپیہ -

(١٥) تحقیق الجہاد - مصنفۂ نواب اعظم یار جنـگ مولوي چراغ علي مرحوم بزبان اُردو - مسئلہ جہاد کے متعلق ایک عالمانـہ اور نہایت مفصل کتاب صفحات ٤١٢ قیمت ٣ روپیہ -

(١٦) شرح دیوان اُردو غالب - تصنیف مولوي علي حیـدر طبا طبائي - یہ شرح نہایت قیمتي معلومات کا ذخیرہ ہے - غالب کے کـلام کو عمدہ طریقـہ سے حل کیا گیا ہے صفحات ٣٤٨ مطبوعـہ حیدر آباد قیمت ٢ روپیہ -

(١٧) تیسیر البـاري - یعنے اُردو ترجمہ صحیح بخاري بین السطور حامل المتن صفحات تقریباً (٣٧٥٠) نہایت خوشخط کاغذ اعلی قیمت ٢٠ روپیہ -

المشتہر عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں هرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر زکام کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا زکام کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن ۔ منشی تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں ' اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا - مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے ' اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے - بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے - اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے ' بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے ' اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے - دردسر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تا کہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاوے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں ' اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں ' اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے - نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے .
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر و پروپرائٹر
ایچ - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

---

[٥]

تمام مسلمانوں کو ان کتابوں کا پڑھنا نہایت ضروری ہے

الاسلام سب سے پہلی بات جو مسلمانوں کے لیے ضروری ہے یہ ہے کہ وہ مذہب اسلام کے عقاید ضروریہ سے واقف ہوں' اور ان کو خدا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق درست رکھیں - کیونکہ اگر عقائد درست نہیں تو اعمال برباد ہیں - آجتک بچوں اور عورتوں کو ایمان و اعتقاد کی باتیں سکھانے کے لیے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی تھی - مولانا فتح محمد خان صاحب مترجم قرآن مجید نے الاسلام لکھکر اس ضرورت کو پورا کردیا ہے - خدا کی توحید کا جس کو آمیزش شرک سے پاک رکھنا نہایت ضروری ہے' بچوں کی سمجھہ کے مطابق جیسا عمدہ بیان اس کتاب میں ہے - یقیناً کسی کتاب میں نہیں - علماے کرام نے اس کتاب کو بہت پسند فرمایا' اور نہایت مفید بیان کیا ہے - مولوی نذیر احمد صاحب نے تو انداز بیان سے خوش ہوکر جابجا الفاظ تحسین سے داد سخن شناسی بھی دی ہے - بعض اسلامی ریاستوں اور انجمنوں نے اسکو اپنے مدارس میں داخل نصاب دینی کردیا ہے - پس اگر آپ اپنے اہل و عیال کو صحیح الاعتقاد اور خالص مومن بنانا چاہتے ہوں تو یہ کتاب انکو ضرور پڑھوا لیجیے - قیمت آٹھہ آنے -

نفائس القصص و الحکایات پہلا حصہ

اس کتاب میں وہ قصے جو قرآن مجید میں مذکور ہیں اُردو میں لکھے گئے ہیں - اول تو قصے انسان کو بالطبع مرغوب ہیں' پھر خلاق فصاحت کے بیان فرمائے ہوئے' ناممکن تھا کہ جو شخص کلام خدا سے ذرا بھی محبت رکھتا ہو اور اُس کے دل میں قرآن مجید کی کچھہ بھی عزت و عظمت ہو' وہ ان کے پڑھنے یا سننے کی سعادت حاصل نہ کرتا - یہی سبب ہے کہ تھوڑے ہی عرصے میں یہ کتاب اب چوتھی بار چھپی ہے - پڑھنے والا انکو پڑھکر پاکیزہ خیال اور صالح الاعمال بنتا ہے - مسلمانوں کے لیے یہ کتاب نعمت عظمی ہے قیمت چھہ آنے -

نفائس القصص و الحکایات دوسرا حصہ

اس کتاب میں وہ قصے اور حکایتیں جو کتب حدیث میں مرقوم ہیں' انتخاب کرکے اُردو میں جمع کی گئی ہیں - اور ان سے بھی وہی فائدہ حاصل ہوتا ہے' جو قرآن مجید کے قصوں سے ہوتا ہے - نہایت پر لطف اور بیش بہا چیز ہے - قیمت پانچ آنے

یہ تینوں کتابیں بہ نشان ذیل دستیاب ہوتی ہیں:

نذیر محمد خان کمپنی - لاہور

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اُردو' بنگلہ' گجراتی اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے تلاشی ہیں تو ایجنسی کی درخواست بھیجیے -

مینیجر

روغن بیگم بہار

حضرات اہلکار' امراض دماغی کے مبتلا و گرفتار' وکلا' طلبہ' مدرسین' معلمین' مولفین' مصنفین' کیخدمت میں التماس ہے کہ یہ روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھی دیکھا اور پڑھا ہے' ایک عرصے کی فکر اور سونچ کے بعد بہتیرے مفید ادویہ اور اعلی درجہ کے مقوی روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا ہے' جسکا اصلی ماخذ اطباے یونانی کا قدیم مجرب نسخہ ہے' اسکے متعلق اصلی تعریف بھی قبل از امتحان و پیش از تجربہ مبالغہ سمجھی جا سکتی ہے - صرف ایک شیشی ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یہ امر ظاہر ہو سکتا ہے کہ آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹری کیمیراجی تیل نکلے ہیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھی کرتے ہیں آیا یہ یونانی روغن بیگم بہار امراض دماغی کے لیے بمقابلہ تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا ہے - اکثر دماغی امراض کبھی غلبۂ برودت کیوجہ سے اور کبھی شدت حرارت کے باعث اور کبھی کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا ہو جاتے ہیں' اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کی رعایت رکھی گئی ہے تاکہ ہر ایک مزاج کے موافق ہو مرطوب و مقوی دماغ ہونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پھولوں کی خوشبو سے ہر وقت دماغ معطر رہیگا' اسکی بو غسل کے بعد بھی ضائع نہیں ہوگی - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک ۵ آنہ درجن ۱۰ روپیہ ۸ آنہ -

بٹیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمی شباب کا اصلی باعث یونانی میڈیکل سائنس کی ایک نمایاں کامیابی ہے -

بٹیکا کے خواص بہت ہیں' جن میں خاص خاص باتیں عمر کی زیادتی' جوانی دائمی' اور جسم کی راحت ہے' ایک گھنٹہ کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبہ کی آزمایش کی ضرورت ہے - ہمارا نرنجن تیلہ اور بڑنمہیر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے اپنے آبا و اجداد سے پایا جو شہنشاہ مغلیہ کے حکیم تھے - یہ دوا فقط ہمکو معلوم ہے اور کسی کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجی جائیگی -

" ونڈر فل کالیچور " کو بھی ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیہ بارہ آنہ -

سمک پلس اور الکٹریک ویگر ورسٹ پانچ روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک ۶ آنہ -

یونانی گورمنٹ پاؤڈر کا سامپل یعنی سر کے درد کی دوا لکھنے پر مفت بھیجی جاتی ہے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یونانی میڈیکل ہال - نمبر ۱۱۵/۱۱۴ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

[illegible]

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
" Alhilal CALCUTTA "
Telephone, No. 648

مقام اشاعت
۷ / ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ۵

کلکتہ : چہار شنبہ ۲۷ - شعبان ۱۳۳۲ ہجری
Calcutta : Wednesday, July, 22 1914.

مولائی مراکش کو فرانسیسی قنصل دنیا کا نقشہ دکھلا رہا ہے
کہ اب کس قدر حصہ اسلام کے زیر اثر باقی رہگیا ہے ؟

جہان اسلام

جہان اسلام کے پرچے دفتر الہلال سے ۳ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر منگوائیں -

منیجر

شہبال

ایک هفته وار مصور رساله - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا ہے - ادبي - سیاسي - علمی اور سالنٹفک مضامین سے پرہے - گرافک کے مقابله کا ہے - هر صفحه میں تین چار تصاویر هوتے هیں - عمده آرٹ کاغذ نفیس چھپائي اور بہترین ٹالپ کا نمونه - اگر ترکونکے انقلاب کي زنده تصویر دیکھني منظور هو تو شہبال ضرور منگائیے - ملنے کا پتـه :

پوسٹ آفس فرخ بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳

استامبول - Constantinople

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیئه

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوین زائل هوگئے هوں وه اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواه اعصابي هو یا دماغی یا کسي اور وجه سے بالکل نیست نابود هو جاتا ہے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي ہے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کرکے انساني ڈھانچه میں معجز نما تغیر پیدا کرتی ہے قیمت ۴۰ گولي صرف پانچ روپیه -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا ہے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاے تو بچه دانت نہایت آساني سے نکالتا ہے - منهه کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیه صرف ۸ آنه -

تریاق طحال — تپ تلي کیلیے اس سے بہتر شاید هي کوئي دوائي هوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور قوین کي اصلاح کرتا ہے - قیمت فی شیشي ۱ روپیه ۴ آنه -

ملنے کا پته - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانه حمیدیه منڈیاله ضلع گجرات پنجاب

هندوستاني دوا خانه دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستی میں یوناني اور ویدک ادویه کا جو مہتم بالشان دوا خانه ہے وه عمدگی ادویه اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتھه بہت مشہور هوچکا ہے - صدها دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بني هوئی هیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسي کارخانه سے مل سکتے هیں) عالی شان کار و بار، صفائی، ستھرا پن، ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف هوگا که :

هندوستانی دوا خانه تمام هندوستان میں ایک هي کارخانه ہے -

فہرست ادویه مفت،　　　(خط کا پتـه)

منیجر هندوستاني دوا خانه دهلي

الہلال کي ششماهی مجلدات

قیمت میں تخفیف

الہلال کي شش ماهي مجلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹھه روپیه میں فروخت هوتي تھیں ابکن اب اس خیال سے که نفع عام هو، اسکي قیمت صرف پانچ روپیه کردي گئي ہے -

الہلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود ہے - جلد نہایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشته پر سنہري حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیاده کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیاده هاف ٹون تصویریں بھي هیں - کاغذ اور چھپائي کي خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچھه ایسي زیاده قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقی رهگئی هیں -　　　(منیجر)

جہان اسلام

یه ایک هفته وار رساله عربي ترکی اور اردو - تین زبانونمیں استنبول سے شایع هوتا ہے - مذهبي سیاسي اور ادبي معاملات پر بحث کرتا ہے - چنده سالانه ۸ روپیه - هندوستاني اور ترکوں سے رشتۂ اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کي سخت ضرورت ہے اور اگر اسکے توسیع اشاعت میں کوشش کي گئي تو ممکن ہے که یه اخبار اس کمی کو پورا کرے -

ملنے کا پته ادارۃ الجریده في المطبعة العثمانیه چنبرلي طاش نمبرہ صندوق البوسته ۱۷۳ - استامبول

Constantinople

اڈیٹر الہلال کي راے

(نقل از الہلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحه ۱۵ [۳۶۱]

میں همیشه کلکته کے یوروپین فرم جیمس مرے کے یہاں سے عینک لیتاهوں - اس مرتبه مجھے ضرورت هوئي تو میسرز - ایم ان - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ کلکته] سے فرمایش کي - چنانچه دو مختلف قسم کي عینکیں بنا کر انہوں نے دي هیں، اور میں اعتراف کرتا هوں که وه هرطرح بہتر اور عمده هیں اور یورپین کارخانوں سے مستغني کردیتي ہے - مزید برآں مقابلةً قیمت میں بھي ارزاں هیں، کام بھي جلد اور وعده کے مطابق هوتا ہے -

[ابو الکلام آزاد ۲ مئي سنه ۱۹۱۴]

صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمانے پر همارے لائق و تجربه کار ڈاکٹرونکي تجویز سے اصلي پتھر کی عینک بذریعه وي - پي ارسال خدمت کي جائیگي - اسپر بھي اگر آپکے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدل دي جائیگي -

عینک نکل کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۳ روپیه ۸ آنه سے ۵ روپیه تک - عینک رولڈ گولڈ کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۲ روپیه سے ۱۲ روپیه تک عینک اسپشل رولڈ گولڈ کماني مثل اصلي سونے کے، ناک چوڑي خوبصورت حلقه اور شاخیں نہایت عمده اور دبیز مع اصلي پتھر کے قیمت ۱۵ - روپیه محصول وغیره ۲ آنه -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجران عینک و گھڑي - نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانه ویلسلي - کلکته

مکتوب آستانه علیه

(از دائرۂ مقدسۂ مشیخت اسلامیۂ کبری زاد الله شرفها)

(شیخ الاسلام فیلی پائن)

حضرة الشیخ محمد وجیه الجیلانی (جنکا تذکرہ ایک سے زیادہ مرتبہ الہلال میں ہو چکا ہے اور جو گذشتہ دسمبر میں براہ ہند فلپائن گئے تھے) حال میں انکا ایک خط آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فیلی پائن کی آب و ہوا انکے سخت ناموافق ہوئی اور مجبوراً بغرض علاج قسطنطنیہ واپس آنا پڑا - چنانچہ تحریر فرماتے ہیں :

اے استاذ حکیم ! السلام علیک و رحمة الله و برکاته !

و بعد ' در جزائر فیلی پائن دو ماہ و نیم قیام کردہ بودم - مرض مزمن — کہ در اواخر قیام آثار پر خطرہ اش ظہور یافتہ بود — عاجز مسکین را بدار الخلافہ مجبور عودت کرد -

لاکن لله مزید المنه کہ الان ان خطر زائل ' و صحت بدو رۂ ضعف و نقاہت داخل شد - ان وقت کہ از جزائر حرکت کردم ' مشغول بالنفس بودم ' و بجانب اشرف حضرة عالی عریضۂ جوابیہ نتوانستم تقدیم کنم - اما انچہ نوشتہ بودند بوضوع انجامید' و اکثرے از مطالب مہمہ را.........................تحریر نمودم- و الان بالمشافہ یک صحبتی مفصلی میسر آمد.....................

در روز مفارقت از فیلی پائن جریدۂ یومیۂ محلیہ " دی منیلا ٹائمس " یک مقالۂ مطولہ متعلق بایں عاجز نشر کردہ بود کہ مقطوعش را (یعنی اسکے کٹینگ کو) ہمراہ ایں عریضہ ارسال دارم- اگر مناسب است ترجمہ اش را نشر نمایند -...................

از طرف ایں عاجز جمیع اخوان مسلمین ہند را تحیہ و سلام ' و بر سبب مفارقت از فیلی پائن مطلع فرمایند - امید دارم از لطف و کرم حضرة عز اسمہ کہ در وقت قریب بایں عاشق خدمت صحت و توانائی حاصل ' و بجزائر مذکورہ عودت میسر خواہد شد -

عضویت مجلس گزین مقدس تبشیر را با کمال فخر و مباہات قبول کردم و انشاء الله العزیز دریں قیام دار الخلافہ نقاط مہمۂ ایں مطلب با تمام و تکمیل خواہد انجامید - از غیرت و حمیت اسلام پرورانہ و خدمات عظیمۂ اسلامیۂ حضرہ عالی حضرة اجل و اعظم شیخ الاسلام و المسلمین بسیار ممنون و متشکر اند ' و در مجالس حضرة ایشاں ذکر جمیل شما بکرات و مرات می آمد - متع الله الاسلام و المسلمین بطول حیاتکم !

از دعوات صالحہ ایں مریض را فراموش نفرمایند - الله سبحانہ حافظ و ناصر شما باشد - و السلام علیکم و علی جمیع اخواننا المسلمین -

اخو کم : محمد وجیہ الجیلانی
شیخ الا سلام فیلی پائن - قسطنطنیہ

اس خط میں فیلی پائن کے روزانہ اخبار " منیلا ٹائمس " کے جس مضمون کا حوالہ دیا ہے' اسکا خلاصہ حسب ذیل ہے :

(شیخ الاسلام جزائر)

(شیخ محمد وجیہہ الجیلانی)

" افسوس ہے کہ شیخ الاسلام جزائر فیلیپائن اپنی نازسازی مزاج اور موسم جزائر کی عدم موافقت کی وجہ سے مجبوراً قسطنطنیہ واپس چلے گئے - روانگی سے قبل " ریمبوگا " میں ایک عظیم الشان وداعی جلسہ منعقد ہوا تھا جسمیں ۵ ہزار سے زاید مسلمانان جزائر شریک تھے -

اس عظیم الشان مجلس میں لوگ جوش عقیدت سے زمین پر جھک جھک کر ان کے قدموں اور انکے دامن کو نہایت ادب و احترام اور ارادت و عقیدت سے بوسہ دیتے تھے اور بمنت و الحاح التجا کرتے تھے کہ خدا کے لیے یہاں سے نہ جائیے !

جو لوگ مسلمانان جزائر کی حالت کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں انکا خیال ہے کہ شیخ الاسلام کی آمد سے مسئلہ مور (مسلمانان جزائر) کے حل کا آغاز ہوگیا ہے - انکی رائے ہے کہ اگر مسلمان ان نیم وحشی لوگوں پرانہی کے مذہب کی راہ سے اثر ڈالنا چاہیں تو ان پر بڑی حد تک اقتدار حاصل ہوسکتا ہے اور اسطرح یہ نیم وحشی پر امن اور کارکن شہری بن جا سکتے ہیں -

شیخ الاسلام کی قسطنطنیہ سے روانگی بھی ایک ممتاز اور نمایاں واقعہ تھا کیونکہ انکو رخصت کرنے کے لیے مشاہیر مذہب اور اعیان و اشراف ملت آئے تھے اور انہیں بعض گرانبہا تحائف بطور یادگار دیے گئے تھے - انہوں نے شکریہ کے ساتھہ تحائف واپس کر دیے اور کہا :

" مجھے اپنی ذات کے لیے ان تحائف کی یا کسی اور شے کی ضرورت نہیں - میں اگر آپ لوگوں سے کچھہ چاہتا ہوں تو وہ یہ ہے کہ ان لوگوں کی اصلاح میں میری مدد کیجیے جنکے لیے میں جا رہا ہوں"

شیخ الاسلام جب آئے تو " ریمبوگا " اور اسکے قرب و جوار کے ناواقف اور بے خبر فیلی پائنی امریکن عام طور پر ڈرتے تھے کہ یہ کوئی نئے نبی یا ایک نئے مہدی ہیں جو اسلیے آئے ہیں تاکہ مسلمانوں کے غولوں کو لیکے مقدس جنگ شروع کردیں -

مگر جب انکا قیام ہوا تو یہ خوف محض بیجا نکلا اور ثابت ہوگیا کہ وہ نہ صرف خلیفة المسلمین کے نائب اور شریعۂ اسلامیہ کے ایک مفتی ہی ہیں' بلکہ ان فضائل کے ساتھہ ایک نہایت شریف خصائل و بہترین تعلیم یافتہ شخص بھی ہیں جو اس عہد کا ایک مسلمان ہوسکتا ہے -

ہمارے اخبار کے نامہ نگار نے مسلمانان جزائر فیلی پائن کے سیاسی مستقبل کے متعلق شیخ موصوف سے دریافت کیا تھا - انہوں نے جواب دیا :

" جب میں نے یہاں کے مسلمانوں کی حالت دیکھی تو میرا دل فرط غم و تاسف سے چور چور ہوگیا - انکو مدد کی سخت ضرورت ہے - انہیں ہر طرح کی عمدہ تعلیم دینی چاہیے - اسوقت عالم اسلامی میں ان لوگونکی اصلاح و ترقی سے زیادہ افضل و اشرف کوئی کام نہیں"

مراسلہ نگار نے اس وحشیانہ قتل و خونریزی کے متعلق پوچھا جسے یہاں " جورا مینٹیڈو " کہتے ہیں - شیخ الاسلام نے کہا کہ یہ انکی ایک وحشیانہ عادت ہے جو بطور آثار عہد جاہلیت کے اب تک ان میں باقی ہے - چنانچہ جو لوگ حج کر آئے ہیں وہ اس حرکت کے سخت خلاف ہیں - اسلامی تعلیم کی اشاعت سے اس مذموم عادت کی بیخکنی ہوسکتی ہے - قرآن شریف میں یہ کہا گیا ہے کہ جو آدمی ایک انسان کو قتل کرتا ہے' گویا وہ سب کو قتل کرتا ہے (من قتل نفساً بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعاً) -

تار کا پتہ ۔ ادرشہ

نواب ڈھاکہ کي سرپرستي میں

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاھتي ہے کہ ھندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رھیں اور ملک کي ترقي میں حصہ نہ لیں لہذا یہ حسب ذیل امور کو آپ کے سامنے پیش کرتي ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگي ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگي جس سے موزہ اورگنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسي مشین دیگي جسمیں گنجي تیار ھوگي جس سے روزانہ ۲۵روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنـي ھر قسم کے کاتے ھوے اُون جو ضروري ھوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتي ہے - کام ختم ھوا - آپکے روا نہ کیا اور اسی:ص روپے بھي مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ھي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ھیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ہے -

مس کشم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتي ھوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماھواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتي ھوں -

---

نواب نصیر الـــممالک مرزا شجاعـــت علی بیگ قونصـــل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپني کو میں جانتا ھوں - یہ کمپني اس وجہ سے قائم ھوئي ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپني بہت اچھي کام کر رھي ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتي ہے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر ھر شخص کو مفید ھونے کا موقع دیتي ہے میں ضرورت سمجھتا ھوں کہ عوام اسکي مدد کریں -

---

چنـد مستنـد اخبـارات ھنـد کی رائے

—*—

بنگالي — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپني نے بنائے ھیں اور جو سودیشي میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجا نہایت عمدہ ھیں اور بناوٹ بھی اچھي ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزونسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلي نیوز— ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپني نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا اس کمپني کي پوري حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ھو

برنچ سول کورٹ روڈ سنگالیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جالیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

پروفیسر موصوف نے بہت سے ایسے عجیب و غریب آلات بنائے ہیں جو نہایت صحت و دقت کے ساتھہ ان تمام حرکات و تغیرات کو قلمبند کر لیتے ہیں جو پودوں میں خارجی اثرات سے پیدا ہوتے ہیں یا خارجی اثر کے بغیر خود بخود اندر ہی اندر پیدا ہوتے رہتے ہیں - رایل سوسائٹی کے صدر جب پروفیسر موصوف کی پرائیوٹ تجربہ گاہ میں آئے تو ان پر سب سے زیادہ اثر انہی آلات کا پڑا - چنانچہ انہوں نے خود اس کا اظہار کیا اور کہا کہ اس سلسلے میں علم وظائف الاعضاء (فزیولوجی) کے متعلق جو تحقیقات ہوئی ہے وہ بہت اہم ہے - نیز انہیں امید ہے کہ یہ تحقیقات ایک ایسے انداز میں جاری رہیگی جو اس مسئلہ کے شایان شان ہے -

" اسٹینڈرڈ ورک ان فزیولوجی " (علم وظائف الاعضاء میں ایک مستند کتاب) کے مصنف پروفیسر اسٹارلنگ (Professer Starling) اور علم " وظائف اعضاء نباتات " (Plant Physiology) کے مشہور ماہر پروفیسر آلیور (Olwer) بھی پروفیسر بوس کی لیبوریٹری میں آے تھے - انکے ساختہ آلات کی دقت و صنعت عملی سے بیحد متاثر ہوے - انہوں نے اعتراف کیا کہ پروفیسر بوس کا عملی اور علمی طریق دونوں بہت اہم اور عظیم الشان ہیں !

(عام دلچسپی اور اعتراف)

یہ عجیب بات ہے کہ اس دلچسپی کا دائرہ محض علم النباتات اور اسکے ہمرشتہ علوم کے حلقوں ہی تک محدود نہیں ہے ' بلکہ طبعیات کے دیگر حلقوں میں بھی نہایت گہری توجہ پیدا ہوگئی ہے -

پروفیسر کارویتھہ ریڈ ایک ماوراء طبیعی (Metaphysician) ہیں - یعنی انکا موضوع بحث و فکر مسائل ما وراء الطبعیات ہوا کرتے ہیں - فطرۃ (نیچر) کے ماوراء الطبیعی مسائل پر انہوں نے ایک کتاب بھی لکھی ہے جسکا نام " میٹافزکس آوف نیچر " ہے -

وہ کہتے ہیں کہ علمی دنیا میں سالہا سال سے کوئی کام اس قدر اہم نہیں ہوا ہے جیسا کہ اس ہندوستانی عالم نے کیا - انکی راے میں یورپ کے موجودہ فلسفیانہ خیالات پر اس اکتشاف کا نہایت گہرا اثر پڑیگا - اور اب تک ہم جس نظرے سے روح اشیاء کو دیکھتے آئے ہیں ' اسمیں یقیناً بہت کچھہ تغیر ہو جائیگا -

مسٹر ارتھر بالفور بھی پروفیسر بوس کے نظریہ سے بہت متاثر ہیں - اور انکی پرائیویٹ تجربہ گاہ میں کئی بار آچکے ہیں پروفیسر نے انکو درختونکی زود رنجی اور چڑ چڑے پن کے متعلق جو تجارب دکھلاے ' انمیں انہوں نے نہایت گہری دلچسپی لی - مسٹر بالفور کو حیرت ہے کہ یہ نظریہ علماے وظائف الاعضاء کے لیے کسقدر اہم و عظیم الاثر ہے !

ادبیات

آثار علمیہ خطیہ

مرزا غالب مرحوم کا غیر مطبوعہ کلام

شب وصال میں مونس گیا ہے بن تکیہ
ہوا ہے موجب آرام جان و تن تکیہ

خراج بادشہ چین سے کیوں نہ مانگوں آج ؟
کہ بن گیا ہے خم جعد پر شکن تکیہ

بنا ہے تختہ گلہاے یاسمین بستر
ہوا ہے دستۂ نسرین و نسترن تکیہ

فروغ حسن سے روشن ہے خوابگاہ تمام
جو رخت خواب ہے پروین ' تو ہے پرن تکیہ

قطعہ

مزا ملے کہو کیا خاک ساتھہ سونے کا ؟
رکھے جو بیچ میں وہ شوخ سیم تن تکیہ

اگرچہ تھا یہ ارادہ مگر خدا کا شکر
اٹھا سکا نہ نزاکت سے گلبدن تکیہ

ہوا ہے کاٹ کے چادر کو ناگہاں غائب
اگرچہ زانوے نل پر رکھے دمن تکیہ

بضرب تیشہ وہ اس واسطے ہلاک ہوا
کہ ضرب تیشہ پہ رکھتا تھا کوہکن تکیہ

یہ رات بھر کا ہے ہنگامہ صبح ہونے تک
رکھو نہ شمع پر اے اہل انجمن تکیہ

اگرچہ پھینک دیا تم نے دور سے لیکن
اٹھاے کیونکہ یہ رنجور خستہ تن تکیہ

غش آگیا جو پس از قتل میرے قاتل کو
ہوئی ہے اسکو میری نعش بے کفن تکیہ

شب فراق میں یہ حال ہے اذیت کا
کہ سانپ فرش ہے اور سانپ کا ہے من تکیہ

روا رکھو نہ رکھو تھا جو لفظ " تکیہ کلام "
اب اسکو کہتے ہیں اہل سخن " سخن تکیہ "

ہم اور تم فلک پیر جسکو کہتے ہیں
فقیر غالب مسکین کا ہے کہن تکیہ

(مسٹر بوس کا کارنامہ) [1]

یہ مضمون ہم نے صرف اسلیے آجکی اشاعت میں شائع کیا تا کہ پروفیسر بوس کا ایک سرسری تعارف الہلال کے حلقۂ مطالعہ سے ہوجاے - ورنہ اصلی موضوع بحث پروفیسر موصوف کی تحقیقات و انکشافات کی تشریح ہے اور اسکا با تصویر سلسلہ آئندہ اشاعت سے شروع ہوگا -

شذرات علمیہ

کوا پریٹو سوسائٹی

شکر ہے کہ کوا پریٹو سوسائٹی کی تحریک ہندوستان میں آگے بڑھ رہی ہے اگرچہ رفتار افسوسناک طور پر سست ہے - اس تحریک کے آغاز کو دس سال ہوگئے - اسوقت کل ۱۲ ہزار سوسائٹیاں ہیں ' اور انکے ممبروں کی تعداد قریباً ۶ لاکھہ - کار و بار میں لگے ہوے سرمایہ کی مقدار ۵ کرور ہے -

یہ نظام اعانت ہندوستان کے علاوہ مصر ' جرمنی ' اور اطالیا میں بھی رائج ہے - مصر میں ہندوستان کے بعد اور اسی کے نمونہ پر روشناس کیا گیا ' اسلیے اسکے نتائج قابل ذکر نہیں - البتہ اطالیا اور جرمنی کے موازنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زراعتی آبادی میں سے میں ہر ۲۰ ہزار کے لیے اطالیا میں ۱۵ اور جرمنی میں ۵۲ ' ہیں مگر بدبخت ہندوستان میں صرف " ایک " !

اسکی وجہ کچھہ تو اس تحریک کی نو عمری اور زیادہ تر ملک کی وسعت ' جہل کا استیلاء ' اور تعلیمافتہ طبقہ کی اقتصادی اور اجتماعی تحریکوں سے غفلت و بے رغبتی ہے -

دول یورپ اور فوج

آیندہ سال امن کی حالت میں جرمن فوج کی کل تعداد ۸ لاکھہ ۷۰ ہزار ہوگی - لیکن جنگ کے زمانہ میں ۵۴ لاکھہ تربیت یافتہ اشخاص کی خدمت حاصل کرسکیگی - با این ہمہ فوجی حلقوں میں مزید اضافہ کی فرمایش ہو رہی ہے - جرمنی کو دیکھکر فرانس نے بھی اپنی فوج میں معقول اضافہ کرلیا ہے - مگر وہ اضافہ کے بعد بھی جرمنی سے بہت کم ہے - اسکی وجہ یہ ہے کہ فرانس جرمنی کے برابر فوجی مصارف کا متحمل نہیں ہوسکتا - یہی سبب ہے کہ وہ اپنے حلیفوں کی طرف اعانت طلب نظروں سے دیکھہ رہا ہے -

روس بھی اپنے فوج میں اضافہ کا انتظام کر رہا ہے جسکی تعداد ۴ لاکھہ ۵۰ ہزار ہوگی - سب ملاکر امن کی حالت میں روسی فوج کی تعداد ۱۷ لاکھہ ہے - گویا جرمنی سے کوئی دو چند -

لیکن سچ یہ ہے کہ جرمنی کو اس غیر معمولی اضافہ سے کوئی فائدہ نہیں ہوا - کیونکہ اب بھی مفاہمت ثلاثہ کی فوجی طاقت اتحاد ثلاثہ کی فوجی طاقت سے بہت زیادہ ہے -
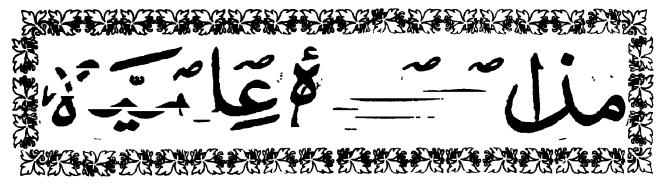
مشہور پروفیسر جے - سی - بوس
اور
علماء انگلستان کي قدرداني

آجکل مشہور بنگالي عالم پروفیسر بوس انگلستان میں مقیم ھیں اور اپنے نودریافت نظریہ پرجا بجا تقریریں کررھے ھیں - انکی پرائیویٹ برطانی تجربہ گاہ (لیبوریٹري) علما و محققین انگلستان کا مرکز شوق و شغف بنگئی ھے !

آج دنیا کے سب سے چھوٹے براعظم (یورپ) اور بقیہ کرۂ ارض کي ھر شاخ حیات ملی میں جو عظیم الشان فرق نظر آتا ھے ' وہ قدرت کی کسي غیر عادلانہ تقسیم کا نتیجہ نہیں ھے - قدرت نہ تو بخیل ھے اور نہ متعصب - اسکے نزدیک امتیاز مرزبوم اور تعریق رنگ و نسل کوئي شے نہیں -

سیاہ امریقہ ' گلفام ایران ' زرد رو مشرق اقصی (چین و جاپان) برفلموں ھندوستان ' اور سعید یورپ ' سب اسکے نزدیک ایک ھیں : کلکم من آدم و آدم من تراب !

اس کا ابرکرم سب پر یکساں برستا ھے - البتہ جو لوگ اپنے باغ و چمن کو اس سے سیراب کرلیتے ھیں ' انکا دامن ھمت گل و ثمر سے مالا مال رھتا ھے - لیکن جنکے یہاں برسات کا موسم غفلت میں کٹ دیا جاتا ھے ' انکے وھاں ھمیشہ خاک اُڑتی رھتی ھے : من عمل ' فلنفسہ - و من عسی فعلیہا -

مواھب ذھنیہ قدرت کے یورپ اور غیر یورپ ' دونوں کو یکساں دیے ھیں - یورپ میں انکي تربیت و پرداخت کي جاتي ھے - اسلیے جلیل القدر فلسفی ' عظیم الشان طبیعی ' عالی مرتبہ مخترع ' بلند پایہ مصنف ' جادو نگار انشاء پرداز ' اور سحر آفرین خطیب پیدا ھوتے ھیں ' لیکن مشرق نے اپنے تمام خصائص تعلیم و تربیت کھو دیے - نتیجہ یہ نکلا کہ وہ تمام فطری قوتیں جو قدرت کی بخشش سے اسے ملي ھیں ' ضائع جاتي ھیں ' اور ھم میں اکابر و ابطال (ھیروز) کا ھر طرف قحط ھے : و ما کان اللہ لیظلمھم و لکن کانوا انفسھم یظلمون !

* * *

اس حقیقت کی مثالوں کی کمی نہیں اور نہ ھمیں کسي غیر معمولی تفحص و تلاش کی ضرورت ھے - کیونکہ اسکی تازہ ترین مثال پروفیسر بوس ھمارے سامنے موجود ھیں - وہ ایک ایسی قوم کے ممبر ھیں جو صدیوں سے خوابیدہ و افتادہ پڑي تھی - مگر ایک صدي سے کم کی بیداري نے آج اسمیں ارتقاء دماغی کی بہترین مثالیں پیدا کردي ھیں !

(اکسفورڈ)

پروفیسر موصوف کي اولین تقریر غالباً آکسفورڈ میں ھوئي ھے - اس تقریر کي کامیابی کا غلغلہ جب سے بلند ھوا ھے ' اسوقت سے تمام علمي حلقوں کي نظریں دفعۃً اٹھگئي ھیں اور دوسرے علمي معاھدوں (انسٹیٹیوسنز) سے بھي دعوتیں آرھی ھیں کہ اپنی تحقیقات سے انہیں افادہ کا موقعہ دیں !

(کیمبرج)

آکسفورڈ کے بعد انھوں نے کیمبرج میں تقریر کي - کیمبرج والوں نے اسقدر اھتمام کیا کہ انکے تجربہ کے پودوں کے لیے خاص ھندوستان کی مٹي مہیا کي !

کیمبرج کا بٹانیکل تھیٹر (تماشا گاہ نباتات) ایک وسیع اور کشادہ عمارت ھے - پروفیسر موصوف اسی عمارت میں اپنی تقریر کے متعلق تجربے دکھا رھے تھے - ریوٹر کا بیان ھے کہ یہ عمارت بڑے بڑے طبیعیین اور خصوصیین (اکسپرٹس) سے اس طرح بھري ھوئي تھي کہ تل رکھنے کي جگہ نہ تھي - اور یہ تمام مجمع اساتذۂ علم ھمہ تن گوش ھورھا تھا !

کیمبرج کا قاعدہ ھے کہ جب کوئی طالب علم کسي خاص شاخ میں فضیلت (آنرز) کا درجہ حاصل کرنا ھے تو ایک خاص امتحان لیا جاتا ھے - اسے ٹریپوس (Tripos) کہتے ھیں -

پروگرام کے قرار دادہ وقت کي رو سے تقریر کا وقت آگیا تھا مگر اسوقت بعض مستعد طلبہ ٹریپوس میں بیٹھے تھے - اسلیے پروفیسر بوس سے درخواست کي گئي کہ وہ صرف دس منٹ اور توقف کریں تاکہ طلبہ امتحان سے فارغ ھوکے آجائیں اور محروم نہ رھیں -

(سر ایف - ڈارون)

اثناء تقریر میں ھر تجربہ اور اسکے مظاھرہ (Demonstration) کا استقبال گرمجوشي اور پرزور چیرز سے کیا جاتا تھا - چیرز کے متعلق یہ امر قابل ذکر ھے کہ انکي ابتداء موجودہ انگلستان کے مشہور عالم نباتات (Botanist) سر فرانسس ڈارون کرتے تھے - عموماً پہلے انھی کے ھاتھوں کو تالیوں کیلیے بے اختیارانہ جنبش ھوني تھی ' اور پھر تمام ھال گونج اٹھتا تھا !

سر ایف - ڈارون نے آخر میں یہ تجویز پیش کي کہ پروفیسر بوس کے لیے شکریہ کا ووٹ پاس کیا جاے - ووٹ تجویز کرتے ھوے انھوں نے کہا کہ وہ قدر دانی کے جذبات سے لبریز ھیں - نہ صرف اسلیے کہ یہ کام نہایت درخشاں و یادگار ھے ' بلکہ اس لیے کہ تجارب کی نوعیت ایسي ھے کہ انسان کو ناگزیر طور پر قائل ھوجانا پڑتا ھے - انھوں نے اعتراف کیا کہ مقرر ایک نادرالوجود ذھن و دماغ رکھنے والا صاحب عملیات ھے - نیز حاضرین کو اس امر کي طرف توجہ دلائي کہ انھوں نے جو کچھہ ابتک کیا ھے محض اپنی جیب خاص کے مصارف سے کیا ھے - حتی کہ انکو اپنے تجارب کے لیے بہت سے خاص خاص آلات بنانا پڑے جو اسقدر قیمتی اور نازک ھیں کہ دیکھکے حیرت ھوتي ھے -

نفس موضوع کے متعلق انھوں نے کہا کہ اپنے اندر ایک وسیع دلچسپي رکھتا ھے اور اگر یہ کام آگے بڑھا تو اس سے بہت کچھہ امید کي جاسکتی ھے -

(مسٹر بوس کی تجربہ گاہ)

پروفیسر بوس کے مسئلہ کے متعلق انگلستان کے علمي حلقوں میں اسقدر دلچسپي بڑھگئي ھے کہ بہت سے اجلہ علماء و مشاھیر انکي پرائیوٹ تجربہ گاہ (لیبوریٹري) میں آتے ھیں اور انکے مخصوص و مابہ الافتخار مسئلہ کا درس و مطالعہ کرتے ھیں !

جو گر کے اٹھتے ہیں وہ انسے زیادہ بے خطر دوڑتے ہیں جنہیں راہ کی ٹھوکروں کی خبر نہیں -

وہ ہمیشہ کیلیے بندھگیا - یہی حملہ کیوپڈ کا ناقابل دفاع ہوتا ہے ' حالانکہ جنگل کی عورتوں نے اسے پہلی مرتبہ دیکھکر کہا تھا : " تو اپنی کمان کھینچ مگر زنجیر سے کام نہ لے " (۱)

عشق چوں بر سر کسی حملۂ بیداد آرد
اولش قوت بکسریختن از پا ببرد

* * *

" کریٹک " لندن کے مشہور انتقاد نگار مسٹر فلپ گبس نے اس کتاب پر نہایت دلچسپ ریویو لکھا ہے اور بعض قابل غور اقتباسات پیش کیے ہیں - ہم اسکا خلاصہ درج کرتے ہیں :

" پارنل " اپنے وقت میں آئرش تحریک کا سب سے بڑا لیڈر تھا - اسوقت کسی کو اسکا وہم بھی نہیں ہوسکتا تھا کہ وہ ایک عورت کے لیے تمام دنیا کو کھو بیٹھیگا ؟ یا یہ کہ ایک قوم جو انتہائی قانون شکنی کے لیے اٹھی ہے' اپنی قومی قسمت کے ایک نہایت ہی نازک وقت میں اپنے ایک ہی لیڈر کو صرف اسلیے چھوڑ دیگی کہ اس نے ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کی تھی ؟

مگر ایسا ہی ہوا - پارنل سے لغزش ہوئی - عشق کے حملے کو وہ نہ روک سکا - اسکے متبعین نے اسکا ساتھ چھوڑ دیا - نتیجہ یہ نکلا کہ آئرش تحریک کم از کم بیس سال پیچھے ہٹگئی -

مسز " اوشے " ہی وہ عورت ہے جسکے لیے پارنل نے اپنا مستقبل برباد کیا ' اسلیے اسکے اس قول کو ضرور باور کیا جاسکتا ہے کہ وہ (یعنی مسیز اوشے) " پارنل کی روح کے خلوتکدوں میں اسکی پیچیدہ تاریکیوں اور نظر خیرہ کن روشنیوں کے باوجود داخل ہوئی " -

پارنل ایک دراز قامت ' عمیق و سنجیدہ چشم ' مسرور مگر خوشنما چہرہ انسان تھا - تعجب یہ ہے کہ جب وہ ان لوگوں سے ملتا تھا جن کو اس سے ہمیشہ سابقہ پڑتا تھا ' تو اسوقت بھی وہ معمولی انسان نہیں معلوم ہوتا تھا !

اسمیں اپنے انگریزی آبا و اجداد کی نخوت اور مغرورانہ کم سخنی تھی جسکی تائید اسکے حیاء پرور اور ذکی الحس مزاج سے ہوتی تھی ' لیکن ساتھہ ہی اسکے کریکٹر میں جیلینیج کا بھی انداز تھا - آئرش قوم کی روح پوری طرح اسمیں موجود تھی - اسکی گہری اداسی ' اسکی وہم پرستی ' اسکا کسانوں کا سا اندر ہی اندر سلگنے والا جذبہ ایسا عجیب تھا ! وہ رومن کیتھولک نہ تھا ' مگر انکی اسرار پرستی کی ہوا اسے لگ گئی تھی - تاہم وہ انکے عقائد سے اتفاق نہ کر سکا -

مسز اوشی لکھتی ہیں : " اسکا (پارنل کا) ارادہ سخت خود مختار تھا - وہ جب ایک دفعہ کسی کام کا ارادہ کر لیتا تو پھر نہ کسی کو اسمیں مداخلت کرنے دیتا تھا ' اور نہ کسی شے کو اپنی راہ میں حائل ہونے دیتا "

مسز مذکور بتلاتی ہیں کہ " جب اسکی جماعت میں سے کوئی شخص اسے روکتا تھا ' تو وہ کس طرح خوفناک سفید ہوجاتا تھا ؟ اور کس طرح اس شخص کو اپنی جماعت سے ایک ایسی خاموشی اور سرد مہری کے ساتھہ نکالدیتا جو اسکے ارادہ کی اندیشیدہ مخالفت سے پیدا ہوتی "

اسکا قول تھا کہ " جب تک میں لیڈر ہوں ' لوگ میرے آلات اور اوزار ہیں - اگر انہیں یہ منظور نہیں تو چلے جائیں " اس نے بیرحمی سے ان " آلات " کو اپنی خطرناک سرد طاقت سے ڈھال کے سد راہ ہونے اور ڈرانے کا وہ معرکہ شروع کیا جو انگریزی ارباب سیاست کے لیے ایک " خواب پریشان " ہوگیا -

لیکن یہ اتفاق دیکھو کہ جب وہ اپنے سے باہر اس طرح محشر بپا کر رہا تھا تو خود اپنے اندر عشق کا شکار ہوگیا - اسی کی داستان الم کا دفتر کیتھرائن اوشی نے اپنی کتاب میں کھولا ہے -

پہلے کیتھرائن کیپٹن اوشی آئرش ممبر پارلیمنٹ کی بیوی تھی - اس نے پارنل' بہت لمبے ' دبلے ' اور خوفناک زرد رو پارنل کو سب سے پہلے " پیلس یارڈ " میں دیکھا - وہ لکھتی ہے :

" اس نے (پارنل نے) ایک تبسم کے ساتھہ میری طرف سیدھی نظروں سے دیکھا - اسکی شعلہ فشاں آنکھوں نے کچھہ ایسے حیرت انگیز شوق کے ساتھہ دیکھا تھا کہ معاً میرے دماغ میں اسکی عجیب ہستی کا تصور پیدا ہوگیا - میں نے خیال کیا یہ شخص عجیب و غریب اور مختلف قسم کا ہے "

اسی وقت سے یہ معلوم ہونے لگا کہ ان دونوں میں بہت گہری ملاقات ہوگئی ہے - اسکے بعد ہی باقاعدہ مگر مخفی خط و کتابت بھی شروع ہوگئی -

سنہ ۱۸۸۰ع میں جب پارنل کو خوف پیدا ہوا کہ اسے بغاوت کے جرم میں گرفتار کرلیا جائیگا ' تو وہ ایک دن شب کو مسز اوشی کے مکان پر آیا اور اُس سے اپنے تئیں چھپانے کی فرمایش کی -

پارنل مسز اوشی کے ڈریسنگ روم میں دو ہفتہ تک چھپا رہا - مکان والوں میں سے کسی کو اسکی خبر نہ ہوئی - البتہ نوکروں نے صرف اسقدر کہا کہ " بیوی (مسٹریس) پہلے جسقدر گوشت کھاتی تھیں - اب ڈریسینگ روم میں اس سے زیادہ کھانے لگی ہیں ! "

مسز اوشے کے یہاں سے جب پارنل جانے لگا تو اس نے تمام سیاسی مراسلات مسز اوشی کے حوالے کردیں - مسز اوشی نے ایک مجوف کنگن بنوایا اور اسمیں ان مراسلات میں سے دو مراسلتوں کو جو خاص طور پر اہم اور خطرناک تھیں' رکھکر اپنے بازو پر پہن لیا - یہ کنگن اسیطرح تین برس تک اسکے بازو پر بندھے رہے -

مسز اوشے پارنل کے تمام رازوں کی محرم تھی - یہ اسی کا مکان تھا جہاں پارنل اپنی جماعت کے جلسوں کو چھوڑ کے آ جایا کرتا تھا ' اور گھنٹوں اس عجیب عورت کے ساتھہ بیٹھا رہتا تھا جسکو وہ اپنی زبان میں " ملکہ " کہتا تھا - وہ بھی اسے اپنا " بادشاہ " کہتی تھی !

بارہا ایسا ہوا کہ وہ نہایت اہم جلسوں میں صرف اسلیے نہ جا سکا کہ اسکی " دلربا ملکہ " نے اسے اجازت نہ دی - آہ ! وہ کس قدر ظالم تھی جبکہ اس انسان کو روک رہی تھی ' جسکے جانے پر ایک پورے ملک کے مستقبل استقلال کا دار و مدار تھا !

مسز اوشی جب کبھی اسے لعنت و ملامت کرتی تو وہ ہمیشہ یہ جواب دیتا کہ ملکہ ! تم آئین بادشاہت سے واقف نہیں " نہ کبھی وجہ بیان کرے اور نہ کبھی معذرت کرے " !

اسکے ساتھہ ہی ہنسکے (جو اسکے لیے عام طور پر ایک نادر الوقوع امر تھا) ان الفاظ کا اضافہ کردیتا : " اگر میں معذرت کی انسانی کمزوری سے بالاتر نہ ہوتا تو اپنی جماعت کو قائم نہ رکھسکتا "

اس قصہ کا وہ حصہ بہت دلچسپ ہے جہاں مسز اوشی نے یہ بتایا ہے کہ وہ کیونکر پارنل اور گلیڈسٹون میں ایک متوسط کی حیثیت سے کام کیا کرتی تھی اور کس طرح حسن و عشق سیاسی اور قومی تحریک کا نامہ بر تھا ؟

مسز اوشی کا دعوا ہے کہ اِس محبت کے بارے میں وہ پارنل کو (جس نے اپنی تمام عمر ایک عورت کے لیئے خطرہ میں ڈالدی) اور اپنے آپ کو (جس نے اپنے جاں نثار عاشق کے لیے شریف شوہر سے بیوفائی کی) ہرگز مجرم نہیں سمجھتی - اور وہ ان لوگوں کے نفاق کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے جو اس قصہ کے طشت ازبام ہونے اور طلاق کے منظور ہونے کے بعد ان دونوں کی محبت کو برا کہتے ہیں - حالانکہ وہ اس سے پہلے بھی انکے باہمی تعلقات سے واقف تھے مگر کبھی انہوں نے کوئی اعتراض نہیں کیا -

---

(۱) یونانی علم الاصنام میں کیوپڈ عشق کا دیوتا ہے جسکے ہاتھہ میں عشق کا تیر و کمان ہے - ایک منظر میں دکھلایا ہے گیا کہ صحرا میں حسین عورتوں نے سب سے پہلے اسے دیکھا اور فریاد کی کہ کمان کھینچ مگر زنجیر سے کام نہ لے -

مطبوعات جدیدہ

تاریخ استقلال آئرلینڈ کی ایک عشق آمیز داستان

مسٹر اوشی

مسز اوشی

چارلس اسٹوارٹ پارنل

(ایک پولیٹکل لیڈر اپنے عشق و محبت کی زندگی میں !)

آجکل آئرلینڈ کی آزادی و استقلال کی تحریک اپنی آخرین منزلوں سے گذر رہی ہے - اس موقعہ پر اگر اس تحریک کے ایک مشہور لیڈر کا تذکرہ کیا جائے تو غالباً وقت اور موسم کے خلاف صحبت نہ ہوگی - علی الخصوص ایسی حالت میں کہ اسکے اندر انسانی حیات کے بہت سے دلچسپ اور مطالعہ طلب اسرار کا انکشاف ہو !

* * *

اس تحریک کے مشہور لیڈروں میں ایک جانباز شخص " چارلس اسٹوارٹ پارنل " تھا - اس نے مسٹر گلیڈ اسٹون کے زمانے میں نے انتہا شہرت حاصل کی جبکہ وہ آئرلینڈ کا " ہوم رول بل " ترتیب دے رہے تھے - موجودہ تحریک کی زندگی اُسی کی جانفروشیوں کا نتیجہ ہے -

آئرش تحریک کے تمام ہوا خواہوں میں اسکی پرستش کی جاتی تھی اور تمام قوم اُسکی مطیع و منقاد تھی !

* * *

لیکن اسکے بعد کچھہ ایسے واقعات پیش آگئے جنکی وجہ سے پارنل یکایک نظروں سے گر گیا ' اور خود اسنے بھی محسوس کیا کہ اسکی عملی قوت شکست کھاکے اسے چھوڑنا چاہتی ہے -

پبلک اس سے بدظن ہوگئی ' عزت و اطاعت کی جگہ حقارت و تذلیل کے ساتھہ اسکا ذکر ہونے لگا - خود انہی لوگوں نے ساتھہ چھوڑ دیا جنکے استقلال کیلیے اس نے اپنی زندگی خطرات و مہالک میں ڈالدی تھی - نتیجہ یہ نکلا نہ آئرلینڈ کا مسئلہ کامیابی سے قریب تر ہوکر پھر گر گیا ' اور آئرش تحریک بیس سال کیلیے پیچھے رہگئی - یہ مسلم ہے نہ اگر مسٹر پارنل کو اسکی قوم نے چھوڑ نہ دیا ہوتا تو آئرلینڈ کی موجودہ حالت ایسے ایک جونہائی صدی پہلے ہورہتی -

* * *

یہ انقلاب جو ایک محبوب الفلسوف اور پر عظمت و رفعت زندگی میں ہوا اور جس سے آفتاب شہرت کو عین نصف النہار کے وقت گہن لگ گیا ' اسکی علۃ صرف ایک عورت کی نگہ ساحری افسوں طرازی تھی ' جسکے آگے آئرلینڈ کو استقلال دلانے والے دماغ نے اپنے تئیں بالکل بیدست و پا پایا ' اور ہمت و عزائم کے جس تاج و تخت کو حکومت کی سطوت و ہیبت مرعوب نہیں کرسکتی تھی ' وہ ایک متبسم چہرے ' ایک شگفتہ چشم و ابرو ' ایک پر از عشق نگہ ناز ' اور ایک دلستاں و شکیب ربا صداے مترنم کے آگے اضطراب و تزلزل سے کانپنے لگا !

اس عورت کا نام " مسز اوشی " تھا - مسٹر اوشی ممبر پارلیمنٹ کی بیوی تھی مگر پارنل کے لیے اس نے اپنے شوہر کو چھوڑ دیا ' اور جب عرصے تک خفیہ تعلقات رہچکے تو طلاق لیکر صرف اسی کی ہوگئی - یہ حالات جب مشہور ہوے تو لوگوں کو سخت افسوس ہوا اور ' افسوس نفرت و حقارت بنکر یکایک تمام ملک میں پھیل گئی !

حال میں خود " مسز اوشی " نے ایک نہایت دلچسپ کتاب مسٹر پارنل کے متعلق شائع کی ہے جسکا نام " پارنل ' اُسکے عشق کا افسانہ ' اور اسکی سیاسی زندگی " ہے - یہ کتاب نہایت دلچسپ ہے - علی الخصوص اس لیے کہ گویا ایک صید و نخچیر کی سرگذشت ہے جو خود صیاد کی زبان سے نکلی ہے - اور اس خصوصیت کے اعتبار سے شاید اپنے رنگ میں ایک ہی کتاب ہے -

فرہاد و شیریں ' لیلی و مجنوں ' جمیل و سلمی ' اور قیس و لبنی کا عہد گیا :

دور مجنوں گذشت و نوبت ما ست !

اب اس عہد کے مجنوں و فرہاد مسٹر پارنل جیسے عشاق ہیں ' اور لیلی و شیریں کا حصۂ حسن مسز اوشی جیسی نکتہ شناس اور نقاب طراز فتنہ گروں کو ملا ہے - پہلے عشق کی داستانیں صرف زبان عشق ہی سے سنی جاتی تھیں - اب زبان حسن انکی ترجمانی کریگی - یہ گویا فرہاد کی سوانح عمری ہے جو اس عہد کے شیریں کے قلم سے نکلی ہے !

تا رب بس آشناے کسے نکتہ داں مباد !

* * *

سب سے بڑی خصوصیت جو اس سوانح عمری میں ہے ' وہ ایک سیاسی زندگی کا حیات عشقیہ سے آمیز ہونا ہے - اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حسن و عشق کی خود فراموشانہ صحبتوں میں آکر ایک پولیٹکل لیڈر کا کیا حال ہوتا ہے ؟

بظاہر یہ دونوں چیزیں متضاد نظر آتی ہیں مگر حقیقت میں سرچشمہ دونوں کا ایک ہی ہے - ایک نہ ہو جب بھی عشق کی روح تو وہ جوہر حیات ہے جو ہر جسم کو زندہ کردیتا ہے :

یکے درا ست بدار الشفاء میکدہ ها
ز ہر مرض کہ بنالد کسے شراب دہند !

کرامویل نے بھی محبت کے نمود کی تقدیس کی ' اور اٹلی کے پاک نژاد " میزینی " کی نسبت بھی کہا جاتا ہے کہ ایک زلف صد کمند تھی ' جسکی لٹوں میں کبھی کبھی اسکی بے مہر انگلیاں محبت سے شانہ کیا کرتی تھیں - نپولین جب ماسکو کو تباہ کرکے واپس آ رہا تھا تو اس نے کہا : " میں عشق سے انکار نہیں کرتا ! "

لیکن پارنل کی مصیبت دوسری قسم کی تھی - وہ گر کر اٹھہ نہ سکا حالانکہ

مسٹر اسٹوارٹ پارنل
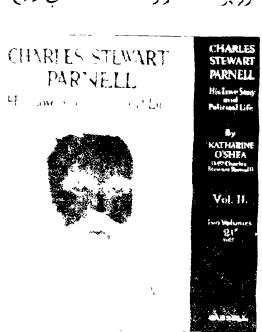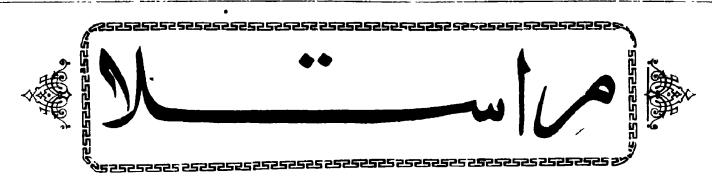
دولۃ عثمانیہ کا مستقبل

اور تعلیم و تربیت و نظام عمومی

حضرت مولانا - السلام علیکم و رحمۃ اللہ - جب خالد خلیل بے بمبئي میں تشریف فرما تھے تو میں نے اونکي خدمت میں چند خیالات ظاہر کرنے چاہے تھے' مگر افسوس کہ وہ یہاں سے چلے گئے اور مجھکو وقت نہ ملا کہ اپنا ارادہ پورا کرسکتا -

اسمیں کچھہ شبہہ نہیں کہ نصرانی یورپ اس باقي ماندہ اسلامي سلطنت ترکي کي تباهی کے درپے ہے اور انساني قوی کي رفتار پر غور کرنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بفرض محال اگر ترکي کي اسلامی رعایا میں وہ جوش پیدا بھي ہوجاے' جو قرون اولی کے مسلمانوں میں تھا یا اب جاپان میں ہے' تو بھي انکا ترقی کرکے کسي ایک نصراني سلطنت کے ہم پلہ ہونا بھی ممکن نہیں -

یہ سب کچھہ تسلیم کرنے کے بعد بھی دل محض سکوت اور خاموشي پر مائل نہیں ہوتا - میرا یہ عقیدہ ہے کہ اسلام کا دار مدار صرف اب ترکی تلوار هي پر ہے - اگر خدا نخواستہ ترکی نہیں تو مسلمانوں کا بھي خاتمہ ہے - یہودي سلطنت کھوکر تاجر بن گئے' مگر بدبخت مسلمانوں میں تو یہ مادہ بھي نہیں اور نہ ہوسکتا ہے کہ وہ بنیے بقال بن جائیں - پس ہمکو اس پرچم اسلام کي حفاظت کے لیے جو کچھہ ہوسکے کرنا چاهیے' اگرچہ موجودہ علائق کي بیڑیوں کی وجہ سے ہماري کوشش کا دائرہ کتنا هي محدود اور تنگ کیوں نہ ہو -

میں نے آپکي خدمت میں پہلے بھي لکھا تھا کہ خدام کعبہ کي تحریک ایک اصلي اور بہترین تجویز ہے' بشرطیکہ اسکو صحیح اصول اور غیر متزلزل دیانت کے ساتھہ چلایا جاے - میں یہ ہرگز نہیں کہتا کہ خدا نخواستہ بانیان خدام کعبہ کي دیانت مشتبہ ہے مگر جبتک کہ روپیہ کا انتظام اس سے بھي زیادہ باقاعدہ نہو جیسا کہ اب ہے' پبلک کو اطمینان نہیں ہوسکتا' اور اگر ایسا هی ہو جاے تو پھر دیگر عوائق کے پیش آنے کا احتمال ہے جسکو یہ جماعت ابھي سے محسوس کررهي ہے - خیر' یہ تو بیروني مساعي هیں مگر حقیقت یہ ہے کہ جبتک اندروني کوششیں نہونگي اسوقت تک ترکی کی موجودہ حالت قائم رهنے نظر نہیں آتي - حکومت کا انتظام بالکل ناقص ہے جسکي وجہ کارکن اشخاص اور حکام کے نالائقي ہے - سول سروس باقاعدہ نہیں - مشرقي اصول پر با اثر وزرا کے متوسلین اور رشتہ دار عہدوں پر مامور هیں' اور چونکہ ایسے اشخاص عموماً نا قابل ہوا کرتے هیں اسلیے اپنے فرائض منصبي کو وہ ادا نہیں کرتے' جسکا نتیجہ یہ ہے کہ اجنبي نصاری کو دخل دینا کا موقع ملتا ہے - اسکے انسداد کے لیے میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں :

قسطنطنیہ میں ایک کالج قائم کیا جاے' یا یوں کہیے کہ امتحان کا ایک بورڈ ہو' اور اسمیں کل عثماني رعایا کے اشخاص مقابلہ کا امتحان دیسکیں' اور امتحان میں کامیاب ہوکر سول سروس کے ادني درجہ سے ترقي کریں - انکے سوا کسی کو سول کے عہدے نہ دیے جائیں - انکے واسطے ایک یوروپین زبان مثلاً انگریزي یا جرمن وغیرہ لازمي ہو - اسکے علاوہ انکے نصاب میں یوروپین قانون' قانون بین الاقوام' قران شریف کل معہ ترجمہ ترکي' فقہ کا وہ حصہ جو معاملات سے متعلق ہے' اور عربي علم ادب ہو - گھوڑے کی سواري اور امتحان صحت هي کیا جاے جسے یورپ کے تعلیم یافتہ ترک مسلمان ڈاکٹر کیا کریں - اس امتحان میں کامیاب ہونے کے بعد ان امیدواروں کو تنخواہ ملني شروع ہوجاني چاهیے جو مقدار میں بہت کم ہو مگر ضروري مصارف کے لیے کافي ہو - پھر ان سے کہا جاے کہ جس ملک کي زبان انہوں نے امتحان میں لي ہو' اوسي ملک میں ایک سال تک رهکر وهانکا قانون اور عدالتونکی عملي کارروائي کا مطالعہ کریں - اسکے بعد ایک سال کیلیے وہ هندوستان میں آکر کسی ضلع میں بطور آنریري مجسٹریٹ کام کا تجربہ حاصل کریں - اردو زبان چنداں مشکل نہیں - دو تین مہینے میں سیکھي جا سکتي ہے - البتہ لکھنا مشکل ہے' لیکن آنریري مجسٹریٹ کو اپني هي قلم سے لکھنا ضروري نہیں ہے - اسکے بعد وہ اپنے ملک میں جاکر کام کریں - اکیس برس سے کم عمر کا آدمي امتحان مقابلہ میں شریک نہوسکے' اور ۲۳ سال سے زیادہ عمر کا آدمي نہ لیا جاے - دو سال تجربہ کے لیے کافي ہونگے - هاں ریاضي انٹرنس کے درجہ تک کے لازمي کیجاے - اگر ترک ایسا کوئي انتظام کر سکیں تو میں یقین کامل رکھتا ہوں کہ نہ تو یورپ سے انسپکٹر لینے کي ضرورت اونکو پیش آئیگي اور نہ وہ عہدہ دارونکے لیے بھیک مانگني پڑیگي - اس امتحان میں هندوستان اور کابل کے مسلمانوں کو بھي شامل ہونے کي اجازت دیجاے' بشرطیکہ وہ ترکي زبان میں مہارت حاصل کرلیں' اور پندرہ برس کي عمر سے اکیس سال کي عمر تک سلطنت عثمانیہ کے حدود میں سکونت رکھیں -

دوسرا اهم مسئلہ ترقي تجارت کا ہے' اور شاید اس سے بھی زیادہ مشکل ہے' کیونکہ بلاد عثمانیہ کے نصاری یورپ کي خاص ملک ہے - اور اسکو آپ سے زیادہ غالباً کوئي هندوستان میں نہیں سمجھہ سکتا' مگر پھر بھي ایشیاے کوچک میں ترقي تجارت کے وہ موقع هیں جو شاید اور کسي یورپ کے ملک میں نہوں - کتني بڑي شرم کي بات ہے کہ ابتک ترکي ٹوپیاں ترکي میں نہیں بن سکتي تھیں - اب کچھہ کارخانے کھلے هیں - لیکن سوتي اور اوني کپڑا اب بھي وهاں مطلق نہیں بنتا - اسکے لیے جائنٹ سٹاک کمپني کے طریق پر جا بجا ایشیاے کوچک میں با قاعدہ طور پر کارخانے کھولنے چاهئیں' اور قبل اسکے کہ ایسے کارخانے جاري کیے جائیں' تین اشخاص کو جنمیں سے ایک مصري تاجر ضرور هی ہو' هندوستان میں آکر کانپور' بمبئي' دھریوال' اور کلکتہ میں اس قسم کے کارخانوں کا مطالعہ اور معاینہ کرنا چاهیے' اور انتظام کا طرز دیکھنا چاهیے - ان کارخانوں کے منیجر ابتداً جرمن اور انگریز بنائے جاسکتے هیں' لیکن اگر روپیہ عثماني ہو تو مالک کارخانہ صرف مسلمان ہو یا عثمانی رعایا ہو - اجنبي نصرانیونکو حصے بھي نہ دیے جائیں - یہ کپڑا اگر معمولي قیمت پر هندوستان میں آئیگا' تو لاکھوں مسلمان خوشي خوشي خرید لینگے' اور اوسکو زیب تن کرنا موجب فخر سمجھینگے -

میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ جاپان کي ترقي کا بڑا محرک اسمائل کي کتاب سلف هلپ' ڈیوٹي' اور کیرکٹر' ہے -

آثار عتیقه

اس صفحه میں پانچ تصویریں آپکے سامنے هیں - سر صفحه کی دو تصویریں عمر سري بک اور نجم الدین بک دو مشهور عثماني ماهرین فن آثار کي هیں ' جنکی زیر ادارت آثار عتیقهٔ عثمانیه کا صیغه قائم هوا هے اور جس کا ذکر هم " آثار قونیه " کے عنوان سے کسي گذشته اشاعت میں کر چکے هیں -

آثار عتیقه کے اجتماع کے لحاظ سے دنیا میں کوئي حکومت دولت عثمانیه سے بڑهکر صاحب خزائن و اموال نہیں - یونان ' روم ' مصر ' کالڈیا ' بابل ' یمن ' جو قدیم تمدن کا منبع تھے ' اسي کے زیر حکومت آے ' اور خود اپنا تخت خلافت بهی اس نے ایک ایسے شہر میں بچھایا جو یوناني و روماني تہذیب کا آخري سرچشمه تها -

اسي طرح تاریخ اسلام کے تمام آثار و نوادر بهی اسي کے قبضے میں آئے - علی الخصوص قرون متوسطه و اخیرهٔ اسلامیه کا تمام عهد اسکي آنکهوں کے سامنے گذرا -

پس اگر وہ اپنی اس دولت کي قدر پہچانتي اور اسے محفوظ رکهتي تو آج یورپ کے بڑے بڑے عجائب خانوں کے تمام خزائن علمیه صرف اسي کے قبضه میں هوتے -

حال میں دولة عثمانیه نے آثار و نفائس کے حفظ و جمع پر توجه کي هے اور متعدد صیغے باقاعده کهل گئے هیں - ازانجمله ایک صیغه خالص " آثار عثمانیه " کا هے جسمیں خاندان عثماني کے آثار اوائل عهد سے لیکر اس وقت تک کے یکجا کردیے هیں -

آخر صفحه کی دونوں تصویریں اسي صیغے کا ایک قیمتي مرقع هے جو سلطان محمد فاتح کے عهد میں مصورین عجم نے طیار کیا تها - اسمیں دو مطربه اور رقاصه عورتوں کي تصویریں دکهلائي هیں جن سے اس زمانه کے لباس اور طرز و شباهت کے متعلق دلچسپ تاریخي معلومات حاصل هوتي هیں -

(شاہ قسطنطین کا علم)

وسط صفحه میں مشهور شاہ قسطنطین (جسکے نام سے قسطنطنیه آباد هوا) کے علم کی تصویر هے - جرمني کے مشهور اثري (ارکیا لوجست) ولپرٹ (Wilpert) نے جب اس علم کے متعلق اپنی تحقیقات کي اطلاع قیصر جرمنی کو دی تو قیصر نے میریا لاش (Marialaach) کے پادریوں کو حکم دیا که اس کي جسقدر صحیح سے صحیح نقل ممکن هو تیار کردیں - پادریوں نے تعمیل ارشاد میں علم کے متعلق ان بیانات سے بهي مدد لي جو مشهور اسرائیلی مورخ یوسیفوس نے لکھے هیں - وہ کہتا هے که متقاطع سوراخ میں روایل ووف کا (ایک قسم کا کپڑا هوتا هے) ایک ٹکرا لگایا گیا هے اور وہ نہایت درخشاں جواهر سے مرصع اور طلائي تاروں سے زرکار هے - اس مرصع کاري و زر کاري سے نظروں کے لیے ایک عجیب و غریب خوشنما منظر پیدا هوگیا هے - اس کا طول و عرض برابر هے -

اس نقل میں تین میٹر کا ایک نیزه بنایا گیا هے - نیزه پر طلائي پتر منڈها هوا هے - لارل ایک قسم کا درخت هوتا هے - اسکا طلائي هار بنا کر وسط میں شاہ قسطنطین کے نام کا طغرا X T I نقش کیا هے - طغرا اور هار دونوں بیش بہا جواهرات سے آراسته هیں -

متقاطع نیزے سے قدیم قرمزي ریشم کا پرچم آویزاں کیا گیا هے - اسپر زر خالص کي جالی هے ' اور اسکے هر حلقه میں نہایت قیمتي جواهر بٹهائے گئے هیں -

پرچم کے نیچے ایک طلائي جهالر هے - جهالر کے بعد تین تمغے هیں - ایک خود قسطنطین اعظم کا هے اور بقیه اسکے تین جانشین لڑکوں کے جنکے نام یه هیں - قسطنطین ' قسطنطیاس ' قسطینس -

یه علم میریالاش کي خانقاہ (ایبے) کی طرف سے قیصر جرمني کي خدمت میں ۲۶ جنوری کو ایک خاص دربار میں پیش کیا گیا تها - اسکے دوسرے دن قیصر کی سالگرہ تهی - اسی سالگرہ کے روز آخ شاهي عبادتکده میں ممبر کے متصل نصب کر دیا گیا -

سلطان محمد فاتح آٹهویں صدي هجري میں اس علم و صاحب علم کے تخت کا مالک هوا اور الحمد لله که ابتک صلیب کی یه قدیمي متاع فرزندان توحید سے واپس نہیں لي جاسکي هے -

جاپان میں اس وقت کوئی گھر شاید مشکل سے ملے گا جسمیں یہ کتابیں بزبان انگریزي یا جاپاني موجود نہ ہوں - میں نے بھی ان کتابوں کو پڑھا ہے - في الحقیقت اگر ان کتابوں کا عام رواج ترکي میں ہوجاے تو ممکن ہي نہیں کہ انکا اثر نہ پڑے - گولڈن ڈیڈز (Golden Deeds) ایک اور کتاب ہے جسکا ترکي میں ترجمہ ہونا چاہیے - اگر ان کتابوں کا ترکي میں ترجمہ ہونے کا کوئي انتظام صورت پذیر ہو تو میں ایک مختصر رقم سو روپیہ کی اپنے پاس سے دینے کو آمادہ ہوں (اسمائل کی تصنیفات کا ترجمہ ابسے پچیس برس پہلے ترکي میں ہوچکا ہے - اور اسکے علاوہ اور بھی صدہا مصنفات جدیدہ کا - تراجم کے اعتبار سے ترکی کا جو پایہ ہے اسپر جناب کی نظر نہیں - اصلی مرض صرف ڈیوٹی اور سلف ہلپ کے مطالعہ ہی سے دور نہیں ہوسکتا - الہلال)

ہر سال مکۂ معظمہ میں قرباني کي لاکھوں کھالیں ضائع ہوتي ہیں - اگر کوئي کھالونکے رنگنے کا کارخانہ خاص مکۂ معظمہ میں یورپین طریق پر جاري کیا جاے ' تو بلا مبالغہ لاکھوں ہي روپیہ کا نفع ہوسکتا ہے - اسکي طرف بھي سلطنت کو توجہ دلاني چاہیے - مگر اسکي بابت میں یہ عرض کرونگا کہ براے مہرباني کلکتہ کے کسي مسلمان سوداگر چرم کو مائل کریں کہ وہ مکۂ معظمہ میں ایک چرم سازي و دباغي کا کارخانہ کھولے -

آپکا خـــادم

محمد فضل متین

الہـــلال :

آپکے خیالات نہایت قیمتی ہیں - کئی سال سے ان امور پر بذریعہ مراسلات طویلہ و مبسوطہ اولیاء حکومت کو توجہ دلا رہا ہوں - لیکن علم و تجارت سیکھنے کیلیے ترکونکو ہندوستان آنیکي دعوت دینے کی ضرورت نہیں - سول سروس کے امتحانات اور نظم تعلیم کے متعلق آپنے حکومت عثمانیہ کو جس قدر مفلس سمجھہ لیا ہے اس قدر نہیں ہے - ایک بہت بڑا سوال امن و فرصت اور صحیح العمل جماعت کا ہے -

تاریخ خصیات اسلامیہ

مسئلـــہ قیـــام الہـــلال

الہلال کي اشاعت نے مسلمانوں میں جو احساس مذہبي پیدا کردیا ہے وہ بلا شبہ بے نظیر ہے اور آسکے لیے آپ خاص طور پر مبارکباد کے مستحق ہیں - الہلال کا بند کرنا بلا شبہ مسلمانوں کے لیے سخت جانکاہ صدمہ ہوگا - خواہ آسکي قیمت میں اضافہ کرکے اور خواہ اشاعت میں ترقي کراکے لیکن براے خدا جاري رکھیں ' اور آسکے بند کرنے کا خیال بھي دل میں نہ لائیں - یہ سچ ہے کہ ایسے عدیم المثال رسالہ کا جاري رکھنا بدون کافي سرمایہ یا ترقي تعداد اشاعت کے محال بلکہ ناممکن ہے - لیکن ہندوستان کے مسلمان تو دونوں باتوں پر راضي ہیں ' پھر کیوں نہیں آپ اس کا ایک دفعہ فیصلہ کر دیتے ؟ قیمت میں اگر اضافہ دس روپیہ سالانہ تک ہو جاے ' تو بمقابلہ حیثیت الہلال کے کچھہ زیادہ نہیں ہے - تعداد اشاعت میں ترقي کے لیے آپ جا بجا اسکے ایجنٹ مقرر فرمائیں - کم سے کم اگر دس ہزار کي اشاعت مستقل طور پر ہوجاے تو پھر باطمینان یہ رسالہ اسي قیمت پر جاري رہ سکتا ہے -

خاکسار عطا محمد خان گورنمنٹ پنشنر امرتسر - کٹرہ اہلو والیہ نیومارکٹ

تاریخ خصیات اسلامیہ کے عنوان سے جو خطوط شائع ہوتے ہیں آن سے معلوم ہوتا ہے کہ خریدار پیدا کرنیکي کوشش جاري ہے - لیکن وہ رفتار جو الہلال جیسے ملي و قومي مصلح کے لیے ہوني چاہیے تھی نہیں ہے - اگر آنحضرات آن خریداروں کي تعداد بذریعہ الہلال ظاہر فرمادیتے جو ایک ہوچکے ہیں ' تو بقیہ کے لیے زیادہ جوش سے کوشش کیجاتی - چار خریدار حاضر خدمت ہیں -

نیاز مند رحیم حسین قدوائي - بارہ بنکی

حکمت بالغہ ! حکمت بالغہ !

مولوي احمد مکرم صاحب عباسي چريا کوٹي نے ایک نہایت مفید سلسلہ جدید تصنیفات و تالیفات کا قائم کیا ھے - مولوي صاحب کا مقصود یہ ھے کہ قران مجید کے کلام الہي ھونے کے متعلق آجتک جس قدر دلائل قائم کیے گئے ھیں اُن سب کو ایک جگہہ مرتب و مدون کردیا جاے - اس سلسلہ کي ایک کتاب موسوم بہ حکمۃ بالغہ تین جلدوں میں چھپ کر تیار ھو چکي ھے -

پہلي جلد کے چار حصے ھیں - پہلے حصے میں قران مجید کي پوري تاریخ ھے جو اتقان في علوم القران علامہ سیوطي کے ایک بڑے حصہ کا خلاصہ ھے - دوسرے حصہ میں تواتر قرآن کي بحث ھے ' اس میں ثابت کیا گیا ھے کہ قرآن مجید جو آنحضرت صلعم پر نازل ھوا تھا ' وہ بغیر کسي تحریف یا کمي بیشي کے ویسا ھي موجود ھے ' جیسا کہ نزول کے وقت تھا ' اور یہ مسئلہ کل فرقہاے اسلامي کا مسلمہ ھے - تیسرے حصہ میں قرآن کے اسماء و صفات کے نہایت مبسوط مباحث ھیں - جن میں ضمنا بہت سے علمي مضامین پر معرکۃ الارا بحثیں ھیں - چوتھے حصے سے اصل کتاب شروع ھوتي ھے - اس میں چند مقدمات اور قرآن مجید کي ایک سو پیشین گوئیاں ھیں جو پوري ھو چکي ھیں - پیشین گوئیوں کے ضمن میں علم کلام کے بہت سے مسائل حل کئے گئے ھیں ' اور فلسفۂ جدیدہ جو نئے اعتراضات قرآن مجید اور اسلام پر کرتا ھے ان پر تفصیلی بحث کي گئي ھے -

دوسري جلد ایک مقدمہ اور دو بابوں پر مشتمل ھے - مقدمہ میں نبوت کي مکمل اور نہایت محققانہ تعریف کي گئي ھے - آنحضرت صلعم کي نبوت سے بحث کرتے ھوے آیۃ خاتم النبیین کي عالمانہ تفسیر کي ھے - پہلے باب میں رسول عربي صلعم کي ان معرکۃ الارا پیشین گوئیوں کو مرتب کیا ھے ' جو کتب حادیث کي تدوین کے بعد پوري ھوئي ھیں ' اور اب تک پوري ھوتي جاتي ھیں - دوسرے باب میں ان پیشین گوئیوں کو لکھا ھے ' جو تدوین کتب احادیث سے پہلے ھو چکي ھیں - اس باب سے آنحضرت صلعم کي صداقت پوري طور سے ثابت ھوتي ھے -

تیسري جلد - اس جلد میں فاضل مصنف نے عقل و نقل و علماے یورپ کے مستند اقوال سے ثابت کیا ھے کہ آنحضرت صلعم امي تھے ' اور آپ کو لکھنا پڑھنا کچھہ نہیں آتا تھا - قرآن مجید کے کلام الہي ھونے کي دو عقلي دلیلیں لکھي ھیں - یہ عظیم الشان کتاب ایسے پر آشوب زمانہ میں جب کہ ھر طرف سے مذھب اسلام پر نکتہ چیني ھو رھي ھے ' ایک عمدہ ھادي اور رھبر کا کام دیگي - عبارت نہایت سلیس اور دل چسپ ھے ' اور زبان اردو میں اس کتاب سے ایک بہت قابل قدر اضافہ ھوا ھے - تعداد صفحات ھر سہ جلد (۱۰۶۴) لکھائي چھپائي و کاغذ عمدہ ھے - قیمت ۵ روپیہ *

نعمت عظمی ! نعمت عظمی !

امام عبد الوھاب شعراني کا نام نامي ھمیشہ اسلامي دنیا میں مشہور رھا ھے - آپ دسویں صدي ھجري کے مشہور ولي ھیں - لواقح الانوار صوفیاے کرام کا ایک مشہور تذکرہ آپ کي تصنیف ھے - اس تذکرہ میں اولیاء - فقراء اور مجاذیب کے احوال و اقوال اس طرح پر کانٹ چھانٹ کے جمع کئے ھیں کہ ان کے مطالعہ سے اصلاح حال ھو اور عادات و اخلاق درست ھوں اور صوفیاے کرام کے بارے میں انسان سوء ظن سے محفوظ رھے - یہ لا جواب کتاب عربي زبان میں تھي - ھمارے محترم دوست مولوي سید عبدالغني صاحب وارثي نے جو اعلی درجہ کے ادیب ھیں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپي رکھتے ھیں اس کتاب کا ترجمہ نعمت عظمی کے نام سے کیا ھے - اس کے چھپنے سے اردو زبان میں ایک قیمتي اضافہ ھوا ھے - تعداد صفحات ھر دو جلد (۷۲۶) خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۵ روپیہ *

مشاھیر الاسلام ! مشاھیر الاسلام ! !

یعنے اردو ترجمہ وفیات الاعیان مترجمہ مولوي عبد الغفور خان صاحب رامپوري ' جس میں پہلی صدي ھجري کے اواسط ایام سے ساتویں صدي ھجري کے خاتمہ تک دنیاے اسلام کے بڑے بڑے علماء فقہا قضاۃ شعراء متکلمین نحویین لغویین منجمین مہندسین مؤرخین محدثین زھاد عباد امراء فقراء حکماء اطبا سلاطین مجتہدین و صناع و مغنین وغیرہ ھر قسم کے اکابر و اھل کمال کا مبسوط و مفصل تذکرہ -

جسے بقول (موسیودي سیلن)

" اھل اسلام کي تاریخ معاشرتي و علمي کي واقفیت کے واسطے اھل علم ھمیشہ سے بہت ھي قدر کي نگاھوں سے دیکھتے آئے ھیں "

یہ کتاب اصل عربي سے ترجمہ کي گئي ھے ' لیکن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمہ کرتے وقت اس کے اس انگریزي ترجمہ کو بھي پیش نظر رکھا ھے ' جسے موسیودي سیلن نے سنہ ۱۸۴۲ع میں شائع کیا تھا - سواے اس کے اصل کتاب پر تاریخ ' تراجم ' جغرافیہ ' لغت ' انساب اور دیگر مسائل دیني کے متعلق کثیر التعداد حواشي اضافہ کئے ھیں - اس تقریب سے اس میں کئي ھزار اماکن و بقاع اور قبائل و رجال کا تذکرہ بھي شامل ھوگیا ھے - علاوہ بریں فاضل مترجم نے انگریزي مترجم موسیودي سیلن کے وہ قیمتي نوٹ بھي اُردو ترجمہ میں ضم کردے ھیں جن کي وجہ سے کتاب اصل عربي سے بھي زیادہ مفید ھوگئي ھے - موسیودي سیلن نے اپنے انگریزي ترجمہ میں تین نہایت کارآمد اور مفید دیباچے لکھے ھیں مشاھیر الاسلام کي پہلي جلد کي ابتدا میں ان کا اُردو ترجمہ بھي شریک کر دیا گیا ھے - اس کتاب کي دو جلدیں نہایت اھتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپوائي گئی ھیں ' باقي زیر طبع ھیں - قیمت ھر دو جلد ۵ روپیہ -

(۴) مآثر الکرام یعنے حسان الھند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کا مشہور تذکرہ مشتمل بر حالات صوفیاے کرام و علماے عظام - صفحات ۳۳۸ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ خوشخط قیمت ۲ روپیہ -

(۵) افسر اللغات - یعنے عربي و فارسی کے کئي ھزار متداول الفاظ کی لغت بزبان اردو صفحات (۱۲۲۶) قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۶) فغان ایران - یعنے اردو ترجمہ کتاب اسٹرینگلنگ آف پرشیا - مصنفۂ مسٹر مارگن شوسٹر سابق وزیر خزانہ دولت ایران صفحات ۴۶۲ مع ۲۱ تصاویر عکسي قسم اعلی - جلد نہایت خوبصورت اور عمدہ ھے قیمت صرف ۵ روپیہ -

(۷) داستان ترکتازان ھند - کل سلاطین دھلي اور ھندوستان کي ایک جامع اور مفصل تاریخ ۵ جلد کامل صفحات (۲۶۵۶) کاغذ و چھپائي نہایت اعلی قیمت سابق ۲۰ روپیہ قیمت حال ۶ روپیہ

(۸) تمدن عرب - قیمت سابق ۵۰ روپیہ قیمت حال ۳۰ روپیہ

(۹) الفاروق - علامہ شبلی کي مشہور کتاب قیمت ۳ روپیہ -

(۱۰) آثار الصنادید - سرسید کي مشہور تاریخ دھلي کانپور کا مشہور اڈیشن با تصویر قیمت ۳ روپیہ -

(۱۱) قواعد العروض - مولانا غلام حسین قدر بلگرامي کي مشہور کتاب علم عروض کے متعلق عربی و فارسي میں بھي کوئي ایسي جامع کتاب موجود نہیں - نہایت خوشخط کاغذ اعلی صفحات ۴۷۴ - قیمت سابق ۴ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۲) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف ردیارڈ کپلنگ کي کتاب کا اُردو ترجمہ از مولوي ظفر علي خان صاحب بي - اے - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۳) علم اصول قانون - مصنفۂ سر ڈبلیو - ایچ - رینگن - ال - ال - ڈي کا اُردو ترجمہ جو نظام الدین حسن خان صاحب بی - اے - بي - ال - سابق جج ھائیکورٹ حیدر آباد اور مولوي ظفر علي خانصاحب بي - اے کي نظر ثاني کے بعد شائع ھوا ھے - مترجمہ مسٹر مانک شاہ دین شاہ شش جج دولت آصفیہ - آخر میں اصطلاحات کا فرھنگ انگریزي و اُردو شامل ھے کل تعداد صفحات ۸۰۸ - قیمت ۸ روپیہ -

(۱۴) میڈیکل جیورس پروڈنس - حضرت مولانا سید علي بلگرامي مرحوم کي مشہور کتاب یہ کتاب وکیلوں - بیرسٹروں اور عہدہ داران پولیس و عدالت کے لئے نہایت مفید و کارآمد ھے - تعداد صفحات ۳۸۰ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۵) تحقیق الجہاد - مصنفۂ نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم بزبان اُردو - مسئلہ جہاد کے متعلق ایک عالمانہ اور نہایت مفصل کتاب صفحات ۴۱۲ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۶) شرح دیوان اُردو غالب - تصنیف مولوي علی حیدر طبا طبائي - یہ شرح نہایت قیمتي معلومات کا ذخیرہ ھے - غالب کے کلام کو عمدہ طریقہ سے حل کیا گیا ھے صفحات ۳۴۸ مطبوعہ حیدر آباد قیمت ۲ روپیہ -

(۱۷) تیسیر الباري - یعنے اُردو ترجمہ صحیح بخاري بین السطور حامل المتن صفحات تقریباً (۳۷۵۰) نہایت خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۲۰ روپیہ -

دیـــوان وحشـــت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوی رضا علی صاحب - وحشت)

یہ دیوان فصاحت و بلاغت کی جان ہے ' جسمیں قدیم و جدید شاعری کی بہترین مثالیں موجود ہیں ' جسکی زبان کی نسبت مشاہیر عصر متفق ہیں کہ دھلی اور لکھنؤ کی زبان کا عمدہ نمونہ ہے ' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوی ہے - اِسکا شائع ہونا شعر و شاعری بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اردو لٹریچر کی دنیا میں ایک اہم واقعہ خیال کیا گیا ہے - حسن معانی کے ساتھہ ساتھہ سلاست بیان ' چستی بندش اور پسندیدگی الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندھا ہے کہ جسکو دیکھکر نکتہ سنجان سخن کے بے اختیار تحسین و آفرین کی صدا بلند کی ہے -

مولانا حالی فرماتے ہیں ...... " آیندہ کیا اردو کیا فارسی دونوں زبانوں میں ایسے دلکے دیوان کے شائع ہونے کی بہت ہی کم امید ہے ...... آپ قدیم اهل کمال کی یادگار اور انکا نام زندہ کرنے والے ہیں - " قیمت ایک روپیہ -

المشـــــتـــــهر

عبد الرحمن ' اثر - نمبر ۱٦ - کڑایہ روڈ - ڈاکخانہ بالیگنج - کلـکتـہ

میـــرٹھـــہ کی قینچـــی

میرٹھہ کی مشہور و معروف اصلی قینچی اس پتہ سے ملیگی
جنرل ایجنسی آفس نمبر ۱۵٦ اندر کوٹ شہر میرٹھہ

اپ کـو سچے مونـس و غـمخوار کی تـــلاش ھے

تو دار السلطنت دھلی کے مشہور معروف روزانہ اخبار

ھـــمـــدرد

کی مستقل خریداری فرمائیں ' جو ایک اعلی درجہ کے روزانہ پرچہ کی تمام ضروری صفات سے آراستہ ہونیکے علاوہ خالص ہمدردی ملک و قوم کی سپرٹ سے معمور ہے ہمدرد زندگی کی ہر لائن میں آپ کا تجربہ کار مشیر ثابت ہوگا - ہر ایک مشکل کے حل کرنے میں آپکو مدد دیگا ' آپ کا خالی وقت گذرانیکے لیے بہترین سامان تفریح مہیا کریگا - نہایت دلچسپ طریقہ سے ضروری معاملات کے بارہ میں آپکی معلومات بڑھائیگا ' اور ملک اور قوم کا درد سب کے دل میں پیدا کرکے ہندوستانیوں کو ترقی یافتہ اقوام کی مجلس میں سربلند ہونیکے قابل بنائیگا ' ان خدمات کو زیادہ وسعت و سہولت سے انجام دینے کیلیے اب ہمدرد مقبول عام خط نستعلیق میں نکلنے لگا ہے - مضمون کی گنجائش دگنی سے زیادہ بڑھنے کے ساتھہ قیمت میں بقدر نصف کے تخفیف کردی گئی ہے آپ اپنے ہاں کی ایجنسی سے اب روزانہ ہمدرد ایک پیسہ فی پرچہ کے حساب سے خرید سکتے ہیں یا ۱۲ روپیہ سالانہ چندہ معہ محصولڈاک میں براہ راست دفتر سے منگا سکتے ہیں

المشـــــتهر :-

منیجر اخبار " ہمدرد " کوچۂ چیلاں دھلی

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو ایجنسی کی درخواست بھیجیے -
منیجر

روغن بیگم بہـــار

حضـرات اهلکار ' امراض دماغی کے مبتلا و گرفتار ' وکلا ' طلبہ ' مدرسین ' معلمین ' مولفین ' مصنفین ' کیخدمت میں التماس ہے کہ یہ روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھی دیکھا اور پڑھا ہے ' ایک عرصے کی فکر اور سوچ کے بعد بہتیرے مفید ادویہ اور اعلی درجہ کے مقوی روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا ہے ' جسکا اصلی ماخذ اطباے یونانی کا قدیم مجرب نسخہ ہے ' اسکے متعلق اصلی تعریف بھی قبل از امتحـان و پیش از تجربہ مبالغہ سمجھی جا سکتی ہے - صرف ایک شیشی ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یہ امر ظاہر ہو سکتا ہے کہ آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹری کبیراجی تیل نکلے ہیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھی کرتے ہیں آیا یہ یونانی روغن بیگم بہار امراض دماغی کے لیے بمقـابلہ تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا ہے - اکثر دماغی امراض کبھی علۂ برودت کیوجہ سے اور کبھی شدت حرارت کے باعث اور کبھی کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا ہو جاتے ہیں ' اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کی رعایت رکھی گئی ہے تاکہ ہر ایک مزاج کے موافق ہو مرطوب و مقوی دماغ ہونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پھولوں کی خوشبو سے ہر وقت دماغ معطر رہیگا ' اسکی بو غسل کے بعد بھی ضائع نہیں ہوگی - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک ٥ آنہ درجن ۱۰ روپیہ ۸ آنہ -

بٹیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمی شباب کا اصلی باعث یونانی میڈیکل سائنس کی ایک نمایاں کامیابی یعنی -

بٹیکا ـــ کے خواص بہت ہیں ' جن میں خاص خاص باتیں عمر کی زیادتی ' جوانی دائمی ' اور جسم کی راحت ہے ' ایک گھنٹہ کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبہ کی آزمایش کی ضرورت ہے -

راجا مہاراجا ... نواب ... اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شہنشاہ مغلیہ کے حکیم تھے - یہ دوا فقط ہمکو معلوم ہے اور کسی کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجی جائیگی -

" ونڈر فل کالیھو " کو بھی ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیہ بارہ آنہ -

ممسک پلس اور الکٹریک ویگر پرسٹ پانچ روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک ۲ آنہ -

یونانی گورمنٹ بازار کا سامپل یعنی سرکے درد کی دوا لکھنے پر مفت بھیجی جاتی ہے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یونانی میڈیکل ہال - نمبر ۱۱۵/۱۱۴ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

دہلی میں علمی خزانہ

(۱) عظیم الشان قرآن شریف - ... روپے والی تفسیر حقانی کا خلاصہ - ... لغت و اعراب چڑھے ہوے ہیں - ہدیہ بلا جلد آٹھ روپے مجلد ساڑھے چھہ روپے ❖
(۲) داستان پرستان - ... چار جلد قیمت ساڑھے چار روپے ❖
(۳) چمنستان عرب حج کے مکمل حالات قیمت سوا روپیہ ❖
(۴) لباب الاحادیث مسایل اسلام قیمت بارہ آنے
(۵) اولیائے دہلی - بزرگان دہلی کے مسلسل حالات قیمت آٹھ آنے
(٦) مجلد مجموعۂ کلام اقبال قیمت اٹھارہ آنے ❖
(۷) یاسمین ... ایک افسانے کے پیرایہ میں قیمت ...
(۸) راحت زنانی مستورات کیلئے بیش بہا کتاب قیمت ...
(۹) مہر افروز ... قیمت آٹھ آنے
(۱۰) اتالیق نسوان دس حصے ... قیمت ...
(۱۱) حامی نسوان - ... قیمت ...
(۱۲) انقلاب ... قیمت ...
(۱۳) سکندر نامہ فارسی مکمل قیمت ...
(۱۴) ... دہلی - قیمت ...
(۱۵) ... اخلاق ... کی جلد ...
[illegible]

سوانح احمدی یا تاریخ عجیبه

یه کتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوي اور حضرت مولانا مولوي محمد اسمعیل صاحب شهید کے حالات مین ہے - اپ اُمي تهے باطني تعلیم شغل برزخ - اور بیعت کا ذکر دیباچه کے بعد دیا گیا ہے - پهر حضرت رسول کریم صلعم کي زیارت جسمي - اور توجه بزرگان هر چهار سلسله مروجه هند کا بیان ہے - صدها عجیب وغریب مضامین هین جسمیں سے چند کا ذکر ذیل مین کیا جاتا ہے - اپکے گهوڑیکي چوري کي گهاس نه کهانا - انگریزي جنرل کا عین موقعه جنگ پر اپکا لشکر مین لے انا - حضوري قلب کي نماز کي تعلیم - صوفي کي خیال مخالفونکا امت مین مبتلا هونا - سکهوں سے جهاد اورکئي لڑائیان - ایک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بیعت هو جانا - شیعونکي شکست - ایک هندو سیٹهه کا خواب هولناک دیکهکر اپسے بیعت هونا - ایک انگریز کي دعوت - ایک شیعه کا حضرت سرورکائنات کے حکم سے اپکے هاتهه پر بیعت کرنا - حج کي تیاري - اور عیسي اُونٹونکا عدن پهونچانا باوجود اُمي هونیکے ایک پادري کواقلیدس کي مسایل دقیقه کا حل کردینا سمندر کے کهاري پاني کا شیرین هوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبه وغیرہ حجم ۲۲۴ صفحه قیمت دو روپیه علاوہ محصول -

دیدار حبیب (صلعــــم) کے فوٹــــو

گذشته سفر حج میں میں اپنے همراہ مدینه منورہ اور مکه معظمه کے بعض نهایت عمدہ اور دلفریب فوٹو لیا هوں - جن میں بعض تیار هوگئے ہیں اور بعض تیار هو رهے هیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیهودہ اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجاے یه فوٹو چوکهٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوہ خوبصورتي اور زینت کے خیر و برکت کا باعث هونگے - قیمت في فوٹو صرف تین آنه - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار هیں اکٹهے منگانے کي صورت میں ایک روپیه آٹهه آنه علاوہ خرچ ڈاک - یه فوٹو نهایت اعلی درجه کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے هیں - بمبئي وغیرہ کے بازاروں میں مدینه منورہ اور مکه معظمه کے جو فوٹو بکتے هیں - وہ هاتهه کے بنے هوئے هوتے هیں - اب تک فوٹو کي تصاویر اُن مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نهیں کرسکا - کیونکه بدوي قبائل اور خدام حرمین شریفین فوٹو لینے والوں کو فرنگي سمجهکر انکا خاتمه کردیتے هیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وهاں بهت رسوخ حاصل کرکے یه فوٹو لئے - (۱) کعبة الله - بیت الله شریف کا فوٹو سیاہ ریشمي غلاف اور اسپر سنهري حروف جو فوٹو میں بڑي اچهي طرح پڑهے جاسکتے هیں (۲) مدینه منورہ کا نظارہ (۳) مکه معظمه میں نماز جمعه کا دلچسپ نظارہ اور هجوم خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کمپ اور مسجد خیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظارہ (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑهنا (۷) جنت المعلی واقعه مکه معظمه جسمیں حضرت خدیجه حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنه والدہ حضور سرور کائنات کے مزارات بهي هیں (۸) جنت البقیع جسمیں اهل بیت و امهات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي الله عنه شهداے بقیع کے مزارات هیں (۹) کعبه الله کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوہ صفا و مروہ اور وهاں جو کلام رباني کي آیت منقش ہے فوٹو میں حرف پڑهي جاتي ہے -

دیگر کتــــابیں

(۱) مذاق العارفین ترجمه اردو احیا العلوم مولفه حضرت امام غزالي قیمت ۹ روپیه - تصوف کي نهایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۲] هشت بهشت مجموعه حالات و ملفوظات خواجگان چشت اهل بهشت اردو قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - [۳] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجودہ حکماے هند کے باتصویر حالات و مجربات ایک هزار صفحه مجلد قیمت ۴ روپیه - [۴] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفه حضرت مولانا جامي رح قیمت ۳ روپیه -

(۵) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو هزار صفحه کي کتابیں اصل قیمت معه رعایتي ۲۰ روپیه ۸ آنه ہے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندرہ سو صفحے قلمي کاغذ بڑا سایز ترجمه اردو قیمت ۶ روپیه ۱۲ آنه

منیجر رساله صوفی پنڈي بهاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

هز مجسٹي امیر صاحب افغانستان کے ڈاکٹر نبي بخش خان کي مجرب ادویات

جواهر نور العین بیس روپیه ماشه والا خالص ممیرہ بهی جواهر نور العین کا مقابله نهیں کرسکتا - اور دیگر سرمه جات تو اسکے سامنے کچهه بهي حقیقت نهیں رکهتے - اِس کي ایک هي سلائي سے ۵ منٹ میں نظر دوگني ' دهند اور شبکوري دور ' اور ککرے چند روز میں ' اور پهوله ' ناخونه ' پڑبال ' موتیابند ' ضعف بصارت عینک کي عادت اور هر قسم کا اندها پن بشرطیکه آنکهه پهوٹي نه هو ایک ماہ میں رفع هوکر نظر بحال هوجاتي ہے - اور آنکهه بنوانے اور عینک لگانے کي ضرورت نهیں رهتي ' قیمت في ماشه درجه خاص ۱۰ روپیه - درجه اعلی ۴ روپیه - درجه اول ۲ روپیه -

حبوب شباب آور دنیا بهر کي طاقتور دواؤں سے اعلی اور افضل ' مولد خون اور محرک اور مقوي اعصاب هیں - ناطاقتي اور پیر و جوان کي هر قسم کي کمزوري بهت جلد رفع کرکے اعلی درجه کا لطف شباب دکهاتي هیں - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

طلسم شفــا هر قسم کا اندروني اور بیروني درد اور سانپ اور بچهو اور دیوانه کتے کے کاٹنے سے زخم کا درد چند لمحه میں دور ' اور بد هضمي ' قئے ' اسهال ' منهه آور ' زبان ' حلق اور مسوڑوں کي ورم اور زخم اور جلدي اور امراض مثلاً چنبل ' داد ' خارش ' پتي اُچهلنا ' خناق ' سرکان ' دانت کي درد ' گنٹهیا اور نقرس وغیرہ کیلیے ازحد مفید ہے - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

حســـن افــروز ایک منٹ میں سیاہ فام کو گلفام بناکر اور چهرہ کي چهایاں اور سیاہ داغ دور کرکے چاند سا مکهڑا بناتا ہے - قیمت في شیشي ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

تریاق سگ دیوانه اِس کے استعمال سے دیوانه کتے کے کاٹے هوئے مریض کے پیشاب کے راسته مچهر کے برابر دیوانه کتے کے بچے خارج هوکر زهر کا اثر زائل ' اور مریض تندرست هوجاتا ہے - قیمت في شیشي ۱۰ روپیه نمونه ۳ روپیه -

طلائے مهاسه چهرہ کے کیلوں کي ورم ' درد اور سرخي رفع ' اور پکنا اور پهوٹنا مسدود کرکے انهیں تحلیل کرتا ہے - قیمت في شیشي ایک روپیه - حبوب مهاسه اِن کے استعمال سے چهرہ پر کیلوں کا نکلنا موقوف هوجاتا ہے قیمت في شیشي ایک روپیه -

اکسیر هیضــه هیضه ایک ایسي ادنے مرض نهیں ہے که هر ایک حکیم اور ڈاکٹر کامیابي کے ساتهه اِنکا علاج کرسکے - لهذا ایک واحد دوا اس کے علاج کیلئے کافي نهیں هوا کرتي - اسکے ۳ درجه هوتے هیں - هر درجه کي علامات اور علاج مختلف ہے - پس جس کے پاس اکسیر هیضه نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ موجود نه هوں وہ خواہ کیسا هي قابل اور مستند ڈاکٹر کیوں نه هو اس مرض کا علاج درستي سے نهیں کرسکیگا - لهذا وبا کے دنوں میں هر سه قسم کي اکسیر هیضه تیار رکهني چاهئے - قیمت هر سه شیشي ۳ روپیه -

پتــه : — منیجر شفاخانه نسیم صحت دهلی دروازہ لاهور

مسلمان مستــورات کی دینی، اخــلاقی، مذهبی حالت سنوارنیکا بهترین ذریعه

نہایت عمدہ خوبصورت ایکہــزار صفحہ سے زیادہ کی کتاب بہشتی زیور قیمت ۲ روپیه ساڑھے ۱۰ آنه محصول ۷ آنه -

جسکو هندوستان کے مشہور و معروف مقدس عالم دین حکیم الامۃ حضــرت مولانا محمد اشرفعلی صاحب تہانوي نے خاص مستورات کی تعلیم کے لیے تصنیف فــرماکــر عورتوں کي دیني و دنیاوي تعلیم کا ایک معتبر نصاب مہیا فرما دیا ہے - یه کتاب قرآن مجید و صحاح سته (احادیث نبوي صلی الله علیه وسلم) و فقه حنفی کا اُردو میں لب لباب ہے - اور تمام اهل اسلام خصوصاً حنفیوں کیلیے بے حد مفید و نافع کتاب ہے - اسکے مطالعه سے معمولی استعداد کے مرد و عورت اُردو کے عالم دین بن سکتے هیں - اور هــر قسم کے مسائل شرعیه اور دینوي امور سے واقف هو سکتے هیں - اس نصاب کي تــکمیل کیلیے زیادہ عمر اور زیادہ وقت کي ضــرورت نہیں - اُردو پڑھی هوئي عورتیں اور تعلیم یافته مرد بلا مدد اُستاد اسکو بہت اچھی طرح پڑہ سکتے هیں - اور جو لڑکیاں یا بچے اُردو خواں نہیں وہ تهوڑے عرصه میں اسکے حصه اول سے ابجد پڑھکر اُردو خواں بن سکتے هیں - اور باقي حصوں کے پڑھنے پر قادر هو سکتے هیں - لڑکیوں اور بچوں کے لیے قرآن مجید کے ساتھه اسکی بهي تعلیم جاري کر دي جاتی ہے' اور قــران مجید کے ساتھه ساتھه یه کتاب ختم هو جاتي ہے (چنانچه اکثر مکاتب و مدارس اسلامیه میں یہی طرز جاري ہے) - اس کتاب کو اسقدر قبولیت حاصل هوئي ہے که اسوقت تک بار بار چھپکر ساٹھه ستر هــزار سے زیادہ شائع هو چکي ہے - دهلی' لکهنؤ' کانپور' سہارنپور مراد آباد وغیرہ میں گهر گهر یه کتاب موجود ہے - انکے علاوہ هندوستان کے بــڑے بــڑے شہروں میں صدها جلدیں اس کتاب کی پہنچ چکي هیں' اور بعض جگهه مسجد کے اماموں کے پاس رکھی گئی ہے که نماز کے بعد اهل محله کو سنا دیا کریں - اس کتاب کے دس حصے هیں اور هر حصے کے ۹۶ صفحات هیں اور ساڑھے ۳ آنه قیمت -

حصه اول الف با تا - خط لکھنے کا طریقه - عقائد ضروریه - مسائل وضو غسل وغیرہ -

حصهٔ دویم حیض و نفــاس کے احکام نمــاز کے مفصل مسائل و ترکیب

حصهٔ سویم روزہ' زکوۃ' قرباني' حج' منت' و غیرہ کے احکام -

حصهٔ چہارم طلاق' نکاح' مهــر' ولی عدت وغیرہ -

حصهٔ پنجم معاملات' حقوق معــاشرت زوجین' قواعد تجوید و قرات -

حصهٔ ششم اصلاح و تردید رسوم مــروجه شادي غمی میلاد عرس چہلم دسواں وغیرہ -

حصهٔ هفتم اصلاح باطن تہذیب اخلاق ذکر قیامت جنت و نار -

حصهٔ هشتم نیک بی بیوں کي حکایتیں وسیرت و اخلاق نبوي -

حصهٔ نہم ضــروري اور مفید علاج معــالجه تمام امــراض عورتوں اور بچوں کا -

حصهٔ دهم دنیاوي هدایتیں اور ضروری باتیں حساب وغیرہ و قواعد ڈاک -

گیارهواں حصــه بہشتي گوهر ہے جسمیں خاص مردوں کے مسائل معالجات اور مجرب نسخے مذکور هیں - اسکی قیمت ساڑھے ۷ آنه - اور صفحات ۱۷۴ هیں - پورے گیارہ حصوں کي قیمت ۲ روپیه ساڑھے ۱۰ آنه اور محصول ۷ آنه ہے - لیکن پوري کتاب کے خریــداروں کو صرف ۳ روپیه کا ویلو روانه هوگا' اور تقــویم شرعی و بہترین جهیز مفت نذر هوگا -

بہتــرین جهیز - رخصــت کے وقت بیٹي کو نصیحت حضــرت مولانا کا پسند فرمایا هوا رساله قیمت دو پیسه -

تقویم شرعی - یعني بطرز جدید اسلامي جنتري سنه ۱۳۳۲ھ جسکو حضرت مولانا اشرف علی صاحب کے مضامین سے عــزت بخشي ہے - دیندار حضرات کا خیال ہے که آجتــک ایسی جنتري مرتب نہیں هوئی قیمت ڈیرہ آنه -

راقـــــــــــــــــــــم

فقیر اصغر حسین هاشمي - دارالعلوم مدرسهٔ اسلامیه دیوبند ضلع سہارنپور

Telegraphic Address - "Alhilal" Calcutta
Telephone № 648.

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad

14 Mcleod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs 8
Half yearly .. Rs 4-12

الہلال

مقصد وحید: الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

نمبر ۴ — کلکتہ: چہار شنبہ ۲۷ شعبان ۱۳۳۲ ہجری — جلد ۵

Calcutta · Wednesday July, 22. 1914.

مسئلہ قیام الہلال

اس مسئلہ کا اب ایک قطعی اور آخری فیصلہ کر ہی دینا چاہیے - تذبذب میرے لیے بھی تکلیف دہ ہے اور احباب کرام کیلیے بھی -

اس وقت تک جسقدر خطوط اور مضامین اس مسئلہ کے متعلق آئے ہیں اور جن میں سے بہت تھوڑے خطوط شایع کیے جا سکے، ان سب کا خلاصہ مندرجۂ ذیل تجاویز ہیں :

(۱) الہلال ہفتہ وار کو بند کردیا جائے اور اسکی جگہہ الہلال ماہوار با تصاویر ایک ضخیم ترین ماہوار رسالے کی صورت میں شایع ہو -

(۲) دو ہزار نئے خریداروں کے فراہم ہونے کیلیے مدت بڑھا دی جائے (اسکی تعمیل کی جاچکی)

(۳) لوگوں سے قیمت کے علاوہ بھی مالی اعانت لی جائے (جزاکم اللہ تعالی)

(۴) الہلال پریس کو ایک مشترکہ کمپنی کردیا جائے اور دس دس بیس بیس روپیہ کے اسہام قرار دیے جائیں - (اول تو الہلال جس قسم کا کام کر رہا ہے وہ کمپنی کی صورت میں ممکن نہیں - پھر میں اور لوگوں کے روپیہ کا بوجھہ اٹھانے کیلیے اپنے تئیں طیار بھی نہیں کرسکتا - آدمی ملینگے نہیں - پس بحالت موجودہ کمپنیوں کے خواب کو بھلا دینا ہی بہتر ہے)

(۵) الہلال کی قیمت بڑھا دی جائے (یہ سب کی راے ہے ' لیکن غیر مستطیع خریداروں کیلیے بعض بہ سبب نا واقفیت مصارف ایک ارزاں ایڈیشن نکالنے کی راے دیتے ہیں حالانکہ محض کاغذ کے اختلاف سے مصارف میں کچھہ کمی نہیں ہوسکتی ' اور بعض ایک اعانتی فنڈ کھولنے کی)

(آخری فیصلہ)

میں نے بہت غور کیا اور تمام پہلوؤں پر نظر ڈالی - اگر الہلال و آئندہ جاری رکھا جائے تو حسب ذیل دفعات ناگزیر ہیں :

(۱) زمانہ جانتا ہے کہ باوجود اشد شدید نقصانات کے قیمت بڑھانے کا میں ابتدا سے سخت مخالف رہا ہوں - اسی لیے دو ہزار نئے خریداروں کی تجویز کی گئی تھی - اسکے لیے احباب کرام نے جو مخلصانہ اور بلا شائبۂ ریا و مزد خدمات انجام دیں ' انکے لیے نہایت شکر گذار ہوں - لیکن تجربہ سے ثابت ہوا کہ ایک محدود زمانہ اسکے لیے کافی نہیں ہے - ابتک کل سات یا آٹھہ سو نئے خریدار ہوسکے ہیں - پس اب فی الحقیقت اضافۂ قیمت کے سوا چارہ نہیں رہا -

یہی آخری تدبیر ہے - میں اپنے عقیدے میں پہلی منزل طے کرچکا اور دعوۃ الہلال کا کام پورا ہوگیا ہے - پس مجبور نہیں ہوں کہ مزید مالی قربانیونکا اسے مستحق سمجھوں - اگر ایسا نہ ہوتا میں پورے یقین کے ساتھہ کہتا ہوں کہ اسی حالت میں کئی سال تک اور ' کسی نہ کسی طرح الہلال کو جاری رکھتا -

لیڈی ہارڈنگ
جنکی وفات پچھلے ہفتے ایک
افسوس ناک واقعہ ہے -

بہر حال اب ناگزیر ہے کہ آئندہ سے ۱۲ - روپیہ سالانہ قیمت قرار دی جائے - اس قیمت میں بھی الہلال اسقدر ارزاں ہے کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں - اسی کا ہم نام عربی رسالہ قاہرہ سے نکلتا ہے - باوجودیکہ ماہوار ہے لیکن سالانہ قیمت ۱۰ روپیہ علاوہ محصول رکھی گئی ہے -

یہ اضافہ عارضی ہوگا - یعنی صرف اس وقت تک کیلیے جب تک کہ الہلال کی اشاعت کافی نہو جائے - اگر اسکی اشاعت مطلوبہ حد تک پہنچ گئی تو پھر بدستور ۸ - روپیہ بلکہ اس سے بھی کم قیمت کردی جائیگی -

(۲) یہ تو مالی مسئلہ کا حل تھا ' لیکن اصلی مسئلہ باقی رہگیا ہے - یعنی دوسرے کاموں کیلیے علی الخصوص " حزب اللہ " کیلیے فرصت کا طالب ہوں اور کسی طرح اب اپنی اس طلب سے باز نہیں آسکتا -

سر دست اسکا صرف یہی علاج ہے کہ حتی الامکان ایڈیٹوریل اسٹاف کو وسیع کرنے کی ایک اور کوشش کروں - اور ساتھہ ہی احباب کرام سے سال میں ایک ماہ کی فرصت بھی حاصل کروں -

ایک ماہ کی فرصت سے مقصود یہ ہے کہ آیندہ الہلال کا سال اشاعت گیارہ مہینے کا قرار پائے - نومبر میں اسکی جلد ختم

٢٠ هر فرمايش ميں الهلال كا حواله دينا ضروري هے

رينلڈ كي مسٹريز اف دي كورٹ اُف لندن

يه مشهور ناول جو كه سوله جلدوںميں هے ابهي چهپ كے نكلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قيمت كي چوتهائي قيمت ميں ديجاتي هے - اصلي قيمت چاليس ٤٠ روپيه اوراب دس ١٠ روپيه - كپڑيكي جلد هے جسمين سنهري حروف كي كتابت هے اور ٣١٦ هاف ٹون تصاوير هيں تمام جلدين دس روپيه ميں وي - پي - اورايک روپيه ١٣ آنه محصول ڈاک -

امپيريئيل بک ڈيپو - نمبر ٦٠ سريگوپال ملک لين - بهو بازار - كلكته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائين

ايک عجيب و غريب ايجاد اور حيرت انگيز شفا ' يه دوا دل دماغي شكايتونكو دفع كرتي هے - پژمرده دلونكو تازه كرتي هے - يه ايک نهايت موثر ٹانک هے جوكه ايكساں مرد اور عورت استعمال كر سكتے هيں - اسكے استعمال سے اعضاء رئيسه كو قوت پهونچتي هے - هسٹريه وغيره كو بهي مفيد هے چاليس گوليونكي بكس كي قيمت دو روپيه -

زينو ٹون

اس دوا كے بيروني استعمال سے ضعف باه ايک باركي دفع هو جاتي هے - اس كے استعمال كرتے هي آپ فائده محسوس كرينگے قيمت ايک روپيه آٹهه آنه -

هائي ڈرولن

اب نشتر كرانے كا خوف جاتا رها -

يه دوا آب نزول اور فيل پا وغيره كے واسطے نهايت مفيد ثابت هوا هے - صرف اندروني و بيروني استعمال سے شفا حاصل هوتي هے -

ايک ماه كے استعمال سے يه امراض بالكل دفع هو جاتي هے قيمت دس روپيه اور دس دنكے دوا كي قيمت چار روپيه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

هر قسم كے جنون كا مجرب دوا

اسكے استعمال سے هرقسم كا جنون خواه نوبتي جنون ' مرگي واله جنون ' غمگين رهنے كا جنون ' عقل ميں فتور ' بے خوابي و موسمي جنون' وغيره وغيره دفع هوتي - هے اور وه ايسا صحيح و سالم هوجاتا هے كه كبهي ايسا گمان تک بهي نهيں هوتا كه وه كبهي ايسے مرض ميں مبتلا تها -

قيمت في شيشي پانچ روپيه علاوه محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta

ايک بولنے والي جڑي

اگرآپ اپنے لا علاج مرضوں كي وجه سے مايوس هوگئے هوں تو اس جڑي كو استعمال كركے دوباره زندگي حاصل كريں - يه جڑي مثل جادو كے اثر ديكهاتي هے - بيس برس سے يه جڑي مندرجه ذيل مرضوں كو دفع كرنے ميں طلسمي اثر دكها رهي هے -

ضعف معده ' گراني شكم ' ضعف باه تكليف كے ساتهه ماهوارجاري هونا - هر قسم كا ضعف خواه اعصابي هو يا دماغي' آب نزول وغيره -

جڑي كو صرف كمر ميں باندهي جاتي هے - قيمت ايک روپيه ٨ آنه

ايس - سي - هر - نمبر ٢٩٥ اپر چيتپور روڈ - كلكته

S. C. Har 295, Upper Chitpor Road Calcutta

عجيب و غريب مالش

اس كے استعمال سے كهوئي هوئي قوت پهر دوباره پيدا هوجاتي هے - اسكے استعمال ميں كسي قسم كي تكليف نهيں هوتي - مايوسي مبدل بخوشي كر ديتي هے قيمت في شيشي دو روپيه چار آنه علاوه محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسكے استعمال سے بغير كسي تكليف اور بغيركسي قسم كي جلد پر داغ آنے كے تمام روئيں اڑجاتي هيں - قيمت ٹين بكس آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک -

آر - پي - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road, Calcutta.

سنكاري فلوٹ

تين سال كي گارنٹي

بهترين اور سريلي آواز كي هارمونيم سنگل ريڈ C سے C تک يا F سے F تک

قيمت ١٥ - ١٨ - ٢٢ - ٢٥ روپيه

ڈبل ريڈ قيمت ٢٢ - ٢٧ - ٣٢ روپيه

اسكے ماسوا هر قسم اور هر صفت كا هرمونيم همارے يهاں موجود هے -

هر فرمايش كے ساتهه ٥ روپيه بطور پيشگي آنا چاهيے -

R. L. Day. 34/1 Harkata Lane, Calcutta.

امراض مستوراة

كے ليے ڈاكٹر سيام صاحب كا اوبهرائين

مستورات كے جمله اقسام كے امراض - كا خلاصه نه آنا - بلكه اسوقت درد كا پيدا هونا - اور اسكے دير پا هونيسے تشنج كا پيدا هونا - اولاد كا نهونا غرض كل شكايات جو اندروني مستورات كو هوتے هيں - مايوس شده لوگونكو خوشخبري ديجاتي هے كه مندرجه ذيل مستند معالجونكي تصديق كرده دوا كو استعمال كريں اور ثمره زندگاني حاصل كريں - يعني ڈاكٹر سيام صاحب كا اوبهرائن استعمال كريں اور كل امراض سے نجات حاصل كركے صاحب اولاد هوں -

مستند مدراس شاهو - ڈاكٹر ايم - سي - ننجنڈا راؤ اول اسسٹنٹ كيميكل اگزامنر مدراس فرماتے هيں - " ميںنے اوبهرائن كو نهايت مفيد اور مناسب پايا امراض مستورات كيليے " -

مس ايف - جي - ويلس - ايل - ايم - ايل - آر - سي - پي ايند ايس - سي گوشا اسپتال مدراس فرماتي هيں : - " نمونے كي شيشياں اوبهرائن كي اپنے مريض پر استعمال كرايا اور بيحد نفع بخش پايا " -

مس ايم - جي - ايم - براڈي - ايم - ڈي - (برن) بي - ايس - سي - (لندن) سينٹ جان كا اسپتال اركاڈي بمبئي فرماتي هيں : - " اوبهرائن بهت عمده اور كامياب دوا هے زنانه شكايتوں كيليے جسكو كه ميںنے استعمال كيا هے "

قيمت في بوتل ٢ روپيه ٨ آنه - نو بوتل كے خريدار كيليے صرف ٦ روپيه -

پرچه هدايت مفت درخواست آنے پر روانه هوتا هے

Harris & Co Chemists, Calcutta,

خوش قسمتي اگر انسان حاصل كرنا چاهے تو " راے صاحب " ڈاكٹر سي والس كا سيكسوئيل سائنس نامي زبردست بكار آمد و مفيد رساله كا ملاحظه كرے - جسميں صحت و تندرستي اور تمدن كے بيحد نسخے درج هيں - يه رساله جوان بوڑهے سب كيليے معبد بلكه هادي هے - اوسپر لطف يه كه بالكل مفت يهانتک كے محصول ڈاک بهي نهيں - جلد درخواست ذيل كے پته سے روانه كرو :-

Swasthasahaya Pharmacey, 30/2 Harrison Road, Calcutta.

مرض قبض بهي ايک بلاے بے درماں هے - اسكي وجه سے جس جس بڑے امراض كا سامنا هوتا هے خدا كي پناه - اندروني و جلدي دونوں قسم كے امراض كي جڑ هے - اسكے ليے نهايت جستجو كے بعد يه دوا طيار هوئي هے - اسكے وجه سے كوئي مرض كتنا هي پرانا كيوں نهو - حكم دور هوجاتا هے - قيمت في شيشي ٣ روپيه

(سفيد داغ كا لاجواب علاج)

اسكے استعمال سے شفا حكمي طورپر حاصل هوتي هے - اس مرض ناپاک كيليے يه انمول دوا بيحد محنت سے طيار هوتي هے - مايوس جلد دوڑو موقع نادر هے اسے حاصل كرو اور ثمر زندگاني اوٹهاؤ - قيمت ٣ روپيه -

White & Co. 50, Tallygunge, CALCUTTA.

Printed & Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 14 Mcleod Street, CALCUTTA.

دارالعلوم کے مکان میں آگ لگا دیتے یا لکھنو سے اپنے وطن و مکان کو چھوڑ کر ہجرت کر جاتے' یا ندوہ کو ایک مردہ لاش بناکر گومتی میں غرق کرڈالتے؟ پھر یہ کیا عقل کی تضحیک اور سمجھ کا تمسخر ہے جو بے تامل کیا جا رہا ہے ' اور کسی کو خیال نہیں آتا کہ دنیا کو بھی اتنا ہی عقلمند سمجھے جتنا اپنے تئیں سمجھنے کے حسن ظن میں مبتلا ہے؟

کسی کام کے مرجانے کے یہ معنی ہیں کہ اسکی ہستی کا اعتراف مفقود ہوجاے' اور زندگی کے معنی یہ ہیں کہ اسکے وجود کا احساس و اعتراف عام طور پر ہونے لگے - تمام باتیں اسی کا نتیجہ ہوتی ہیں - پس سر انٹونی کے الزام بغاوت کے بعد حالت اس درجہ افسوس ناک تھی کہ ندوہ کا وجود کالعدم ہوگیا تھا اور لوگوں نے بھی اُسے اُسکی قسمت پر چھوڑ دیا تھا - اسکے بعد مالی حیثیت سے سب سے پہلی اعانت ریاست بھوپال نے کی' اس کے اعلان کے ساتھہ ہی لوگوں کو معلوم ہوا کہ ندوہ پھر اٹھہ سکتا ہے اور کام کر سکتا ہے - بعد ازاں تو سب طرح کے اسباب جمع ہوگئے اور مالی حالت رفتہ رفتہ درست ہوگئی -

بہر حال یہ بحث فضول ہے - اس سے کوئی فائدہ نہیں - اصلی مسئلہ ندوہ کے حال و مستقبل کا ہے - اگر کچھہ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے ندوہ کی بڑی بڑی خدمتیں انجام دی ہیں تو چشم ما روشن دل ما شاد - لیکن اسکے صرف یہی معنی ہونے چاہئیں کہ وہ اب بھی اسکے خادم بنیں نہ کہ مالک ' اور پرانی باتوں کو بھلا کر اصلاح کیلیے آمادہ ہوجائیں -

اصلی ضروری بات جو اس مضمون میں لکھی گئی ہے وہ ریاست بھوپال کے ماہوار عطیہ کے التوا کی شکایت ہے -

اول تو مجھے نہایت رنج کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ میرے عزیز دوست نے غالباً ناواقفیت کی وجہ سے اس واقعہ کی تعبیر بالکل غلط اور خلاف واقعہ لفظوں میں کی ہے - یعنے " التوا " کو " بندش" اور " روک دینے" سے تعبیر کیا ہے -

حالانکہ یہ بالکل غلط اور صریح اتہام ہے - نہ تو ریاست بھوپال نے " ندوہ کا رزق " بند کیا ہے اور نہ عطیہ کو بالکل روکدینا چاہا ہے - جو ریاست اس وقت بلا مبالغہ اپنے محاصل کا بڑا حصہ مسلمانوں کی عام خدمت دین و علم میں صرف کررہی ہو' اسکے متعلق ایسا خیال کرنا معصیت سے کم نہیں -

البتہ ریاست نے دیکھا کہ ندوۃ العلما کی حالت روز بروز خراب ہو رہی ہے - قوم کا ایک بڑا حصہ اصلاح کا طالب ہے - خود ارکان ندوہ کا ایک حصہ برسوں سے اصلاح اصلاح چیخ رہا ہے اور کوئی نہیں سنتا' حتی کہ بقول خواجہ غلام صادق خاں بہادر " اصلاح کی طرف سے مایوس ہوکر لوگ بیٹھہ رہے ہیں" پس اُس نے قانون' اخلاق ' اور شریعت کی تعلیمات حقہ کے ٹھیک ٹھیک مطابق' ایک سچی اور راست باز اسلامی ریاست ہونے کی حیثیت سے اپنی اعانت کو "تا اصلاح" ملتوی کردیا - اور یہ ایک ایسا اعلی و اشرف عمل اسلامی و شرعی ہے' جسکو فی الحقیقت ریاست بھوپال کا سب سے بڑا کارنامہ سمجھنا چاہیے' اور انتہائی جد و جہد کرنی چاہیے کہ تمام دیگر ریاستیں اور تمام مسلمان امرا اس اسوۂ حسنہ کی پیروی کریں - نیز تمام قوم بھی اسکی پیروی و تقلید کیلیے اٹھہ کھڑی ہو - تاکہ افساد شکست کھاے اور اصلاح کو فتح ہو - اور تاکہ اعانت افساد و تضعیف اصلاح کی معصیت سے ارباب دول نجات پالیں -

میں علانیہ اعلان کرتا ہوں کہ تمام ہندوستان میں جس شخص کو ریاست بھوپال کے اس اشرف و اعلی عمل شرعی و اسلامی پر اعتراض ہو' وہ بے معنی و ظاہر فریب بیانات کو چھوڑ کر دلیلوں اور احکام و حقائق کی روشنی میں آے ' اور ثابت کرے کہ کس دلیل شرعی ' کس دلیل اخلاقی ' کس دلیل قانونی کی بنا پر ریاست بھوپال کا یہ فعل مستحسن نہیں ہے؟ اور کیوں ایک ایسے کام کی اعانت روک نہ دی جاے جسکا درست و صحیح ہونا مختلف فیہ ہوگیا ہو' اور ایک بہت بڑی جماعت مسلمانوں کی (جن میں ہر طبقہ کے معتمدین ملت شریک ہوں) دلائل و واقعات کی بنا پر اُسے مفسد بتلا رہی ہو' اور جسکو ایک خود مختار اور بے قاعدہ جماعت (جو سرے سے ندوہ کی رکن و عضو ہی نہ رہی ہو) چلا رہی ہو' اور پھر سب سے آخر یہ کہ ایک عظیم الشان اجتماع اسلامی کمال صلح و صلاح اور عفو و تسامح کے ساتھہ اُس سے طالب اصلاح ہوتا ہو مگر وہ اسکی کچھہ پروا نہ کرتی ہو؟ ایک مدت' ایک دقیقہ ' ایک عشر دقیقہ کیلیے بھی کیوں اُسے روپیہ دیا جاے' اور کیوں تمام اعانتوں کو روک کر مجبور نہ کیا جاے کہ اصلاح کو اسکے صحیح اور حقیقی طریقوں سے وہ منظور کرے؟

یا للعجب ! جس قوم کی اصلاح طلبی کی حکام ندوہ کو ذرا بھی پروا نہ ہو' وہی قوم اسکے لیے مجبور بھی کی جاے کہ ندوہ کو روپیہ دیتی رہے؟ هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين ! (۲: ۱۰٦)

بہت سی باتیں ہیں کہ لوگ ہاے واے کرنے کیلیے کہدیتے ہیں' اور اس حد تک رہیں تو سننے میں اچھی بھی معلوم ہوتی ہیں لیکن حقیقت انسے اتنی ہی دور ہوتی ہے جتنی کہ ندوہ کے صدر مقام سے مسٹر قدوائی کی موجودہ قیام گاہ لندن - میرے بے خبر اور مبتلاے سوء فہم دوست نے بھی اسی طرح کی چند باتیں لکھدی ہیں اور انکو پڑھکر تعجب ہوتا ہے کہ ایک صاحب فہم و راے آدمی کیونکر ایسی باتیں لکھہ سکتا ہے؟ مثلاً وہ لکھتے ہیں کہ سر انٹونی میکڈانل نے ندوہ کی اعانتیں رکوادی تھیں - بیگم صاحبہ نے بھی روک دیں - گویا انکے خیال میں گورنمنٹ کا ندوہ کو باغی سمجھکر مخالف ہونا اور ریاست بھوپال کا بغرض اصلاح اعانت کو ملتوی کردینا دونوں ایک ہے ! و يقذفون بالغيب من مكان بعيد ! (۳۴ : ۵۳)

یا مثلاً (بڑے ہی سوز و گداز کے متوکلانہ و عارفانہ لہجہ میں لکھتے ہیں کہ اگر ریاست بھوپال نے اعانت بند کردی ہے تو خیر' اسلام کے کاموں کا اللہ مالک ہے !

میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرے دوست جنگ بلقان کے موقعہ پر اور مصائب اسلامی کے گذشتہ قریبی عہد میں اظہار عظمت اسلامی و نصرت الہی کے بہت سے موثر جملے دل سے لکھتے رہے ہیں' اور میں نے انہیں بہت پسند کیا ہے' لیکن براہ کرم انکے مواقع استعمال کے متعلق ذرا سمجھہ سے کام لیں' اور اس حقیقت کے ماننے سے انکار نہ کریں کہ ایک ہی جملہ ہر جگہ مزہ نہیں دیسکتا - کجا اصلاح کی غرض سے اعانت کا ملتوی کرنا اور کجا شان توکل و استغناء اسلامی کا اظہار! کل کو اگر ایک شخص کسی مسجد کے امام کی تنخواہ اسلیے بند کردیگا کہ وہ ٹھیک نماز نہیں پڑھاتا اور مسجد کو اس نے برباد کردیا ہے' تو غالباً میرے دوست اس پیش امام کو بھی یہی صلاح دینگے کہ تم اخبارات میں چھپوادو : " میری تنخواہ اگر بند کی گئی ہے تو بند ہوجاے ' خیر' اسلام کا بھی خدا مالک ہے - وہ تنخواہ بند کردینے سے ہلاک نہیں ہو جائیگا "

هوجائیگي اور دسمبر میں کوئی نمبر (بغیر اشد ضرورت یا کسي اهم مسئله کے پیش آجانے کے) شائع نهوگا - پهلی جنوري سے نئي حلد شروع هوگی -

یه ایک مهینه میں کلکته سے باهر بسر کیا کرونگا اور الهلال کے طرف سے فارغ البال رهونگا - مصر کے بعض پرچے ایسا هي کرتے هیں - الهلال قاهره نے اپنا سال دس ماه کا رکها هے -

لیکن یه ایک ماه کي تعطیل بهی خریداران الهلال سے بالکل رائگاں نهیں مانگي جاتی - اگر الهلال کے چار پرچے أنهیں نهیں ملینگے تو اسکے معارضے میں ان سے کهیں بهتر و اعلی چیزیں پیش کی جائینگی - یعنی جنوري کے پہلے هفته میں کوئي ضخیم اور مفید کتاب (جو غالباً تفسیر القرآن کے مستقل اور مبسوط سلسلے کي ایک ضخیم جلد هوگي) بلا قیمت نذر کی جائیگی - یا جنوري کا نمبر غیر معمولی ضخامت و مضامین کے ساتهه نکلے گا' اور اس طرح ایک ماه کي کمی پوري هو جائیگي -

اخوان کرام کو اس پر بهي نظر رکهنی چاهیے که اس عاجز کا اور انکا معامله کوئي تاجرانه اور دکاندارانه معامله نهیں هے که قیمت اور جنس کا سوال سامنے آے - ایک خدمت دینی هے جسمیں وه میرے معاون هیں' اور حتی المقدور میں اُسے انجام دینا چاهتا هوں - اگر ایک مهینے کی فرصت اسے چاهتا هوں تو وه بهي اپنے داتي آرام و آسائش کیلیے نهیں' بلکه ویسي هی کاموں کیلیے جیسا که الهلال هے - پس اگر انهوں نے بخوشي فرصت عطا فرما دي تو یه بالکل اسي طرح کي اعانۂ حق و عمل هوگی' جسطرح کي اعانت الهلال کے کام میں وه کر رهے هیں -

آرام و راحت کا سوال میرے لیے بالکل غیر موثر هے - میرا حال تو اُس قیدي کي طرح هوگیا هے جو بیس سال تک قید خانے میں رها تها اور جب رها کیا گیا تو اُس نے کہا که مجهے پهر قید خانے میں بهیجدو - قید کي محنت و مشقت کا اس طرح عادي هوگیا هوں که اب آزادي کی زندگی مجهے تکلیف دیتی هے -

اگر میں بیکار رهکر آرام اٹهانا چاهوں بهي' جب بهي نهیں اُٹها سکتا - اسکی بارها آزمایش کرچکا هوں جبکه ڈاکٹروں نے اپنی حاکمانه نصائح کي کثرت و تواتر سے مجهے مجبور کرکر دیا هے -

میرا آرام اور چین کام کرنے میں هے - کام سے الگ هونے میں نهیں هے - میں دن بهر مزدوروں کي طرح کاموں میں ڈوبا رهنے کا لذت شناس هوں' اور راتوں کو سونے کي جگه چراغ کے آگے بیٹهے رهنے کا عاشق - خواه الهلال کو مرتب کروں ' خواه اور کسي شکل میں مشغول کار رهوں - لیکن هر حال میں مقصود کام هي هے - اطبا کي نصیحتوں کو بارها سن چکا هوں' مگر کبهي بهی ان کے احکام میں جي نه لگا :

لو یسمعون کما سمعت کلامها
خروا لغرة سجداً و رکوعا !

(مشـــورة)

پس احباب کرام سے ملتجي هوں که میں نے آخري فیصلے سے پہلے مشورے کا وعده کیا تها' چنانچه اسیکے مطابق اپنے آخري فیصله کو آج پیش کردیا هے - اگست کی پهلي تک چاهتا هوں که انقطاعی فیصله هو جاے - پس براه کرم وه ان سطور کو بغور ملاحظـه فرمائیں اور مجهے اطـلاع دیں که اس پـر انهیں کوئي اعتـراض تو نهیں هے ؟ اطـلاع دینے کي آسان صـورت یه هے که جن بزرگوں کو اختلاف هو' وه اس نمبر کو ملاحظه فرماتے هي ایک کارڈ لکهکر مطلع فرمادیں - جو متفق هیں انکی خاموشی انکے اتفاق کی ترجمان هوگی - خط لکهنے کی ضرورت نهیں : وما تشاؤن الا ان یشاء الله ان الله کان علیماً حکیما -

مسئلـۂ اصلاح و بقـاء ندوہ

اور ریاست بهوپال ' ادامهالله بالعز و الاقبال !

اولئـک ینـادون مـن مـکان بعید (۴۱ : ۴۵)

میرے عزیز و اعز دوست مسٹر مشیر حسین قدوائي کي ایک تحریر روزانه معاصر زمیندار میں شائع هوئي هے جسمیں انهوں نے ندوۃ العلماء کے مختلف عهدوں کي تاریخ بیان کي هے' اسکے اصلي خدمت کرنے والوں کے نام گنائے هیں' اسکے مقاصد کي تشریح کی هے' اور اسي طرح کي بهت سي باتیں لکهي هیں - ان میں بعض باتیں مشتبه هیں' بعض اغلاط آمیز هیں' بعض میں بیجا حسن ظن یا سوء ظن کام کررها هے - بعض باتیں انکی دائرۂ معلومات و راے سے خارج هیں - مثـلاً مسئلۂ اصلاح و تجدید' و جمع علوم و حکمت و اعمال دینیه' و تربیت علمی و دینی که بنیاد مقاصد ندوه هیں - اسلیے وه صحیح راے قائم کرنے سے معذور هیں -

کچهه حصه اسپر مشتمل هے که ندوه سے گورنمنت کي بدظنی کے دور هونے اور سرکاري اعانت ملنے کا اصلي سبب خود مسٹر موصوف تهے' چنانچه تمام واقعات کو وه بصیغۂ جمع متکلم تعبیر کرتے هیں - مثلاً " هم نے مولانا شبلی کو پیش پیش کیا " " هم نے اس وقت یهی مناسب سمجها " " هم نے یه حالت دیکهي " مجهے اسکے مان لینے میں کچهه عذر نهیں' کیونکه اس سے مسئلۂ اصلاح و بقاء ندوه پر کوئي اثر نهیں پڑتا اور جهاں تک مجهے یاد هے میں نے کبهی بهی یه نهیں لکها هے که گورنمنٹ کے تعلقات محض مولانا شبلي کی وجه سے اچهے هوے - البته میرے دوست کو یه مشکل ضرور پیش آئیگی که اس " صیغه متکلم " کے حصه دار خود ندوه کے اندر اور بهي بهت سے حضرات موجود هیں' اور بعینه اسي طرح' اسي بے پروائی کے ساتهه' ایسے هی بیان واقعه کے لب و لهجے میں' وه بهی غریب ندوه کی هر بات کو بصیغه متکلم بیان کرتے آئے هیں - میرے دوست ان لوگوں سے اپنے " جمع متکلم " کے معاملے کو صاف کرلیں - میں انهیں مطلع کیے دیتا هوں که اس مقدمے میں بڑي بڑي مشکلات پیش آئینگی -

رهي خود میري معلومات تو وه یه هے که مسٹر مشیر حسین کو واقعي ابتدا سے ندوه کے ساتهه خاص دلچسپي رهی هے اور جیسا که انکا قاعده هے برابر اسکے لیے لکهتے پڑهتے رهے هیں - اس بات کو بلا تامل مان لینا چاهیے -

انهوں نے یه بهي لکها هے که ندوه کا ابتدائي دور ایسا تها اور ویسا تها ' اور پهر جب سر انٹوني منکڈانل مخالف هوگیا تو صرف فلاں فلاں اشخاص هي اسکے " ساتهه " رهے -

یه پڑهکر مجهے اپنے عزیز دوست کی غلط فهمی پر نهایت افسوس هوا - اور بهي بعض لوگوں سے بارها ایسا سن چکا هوں - لیکن کوئي مجهے یه نهیں بتلاتا که ندوه کے ابتدائي دوروں میں سب کچهه هوا مگر " کام " کتنا هوا اور کیا هوا ؟

رها سر انٹوني میکڈانل کا دور' تو سمجهه میں نهیں آتا که ندوه کے " ساتهه دینے " کا مطلب ان بزرگوں نے کیا سمجها هے ؟ ندوه تباه هوگیا تها - دار العلوم میں خاک اڑ رهي تهي - ایک پیسه کهیں سے آتا نه تها - تحویل کا یه حال تها که کل کا خدا حافظ - لوگ بهي چپ تهے اور بحال خود غرق - ایک متنفس بهي نه تها که اٹهے اور نڈر هوکر قوم کو متوجه کرے - جنکا تعلق ندوه سے تها وه سب کے سب خاموشي کے ساتهه اپني مجبوریوں میں پڑے تهے - اگر اسي کا نام ساتهه دینا هے تو شاید ساتهه نه دینے اور چهوڑ دینے کا مطلب میرے دوست کے ذهن میں یه هوگا' نه
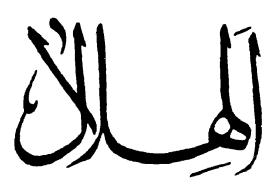
۲۷ - شعبـــان ۱۳۳۲ هجري

سلسلۂ فاتحۂ السنۃ الثالثہ

اولیـــاء اللـہ و اولیـــاء الشیطـــان

اصحاب الجنـــة و اصحاب النـــار

اصحاب المشئمہ و اصحاب المیمنہ

(بقیہ - اصحاب الجنۃ)

گذشتہ مضمون کے آخر میں " اصحاب الجنہ " اور " اصحاب النار " کی تقسیم کرتے ہوے سورۂ یونس کی ایک آیۃ درج کی تھی :

الذین احسنوا ' الحسنی و زیادۃ ' ولا یـــرهـــق وجوههـــم قتـــر ولا ذلہ ' اولائک " اصحاب الجنۃ " هـم فیهـا خـالـدون - (۱۰ :)	جن لوگوں نے دنیا میں اچھے اور بھلائی کے کام کیے ' انھیں ویسی ہی بھلائی اور فلاح بھی ملیگی - بلکہ انکے استحقاق سے کہیں زیادہ بدلہ ملیگا - یہی لوگ " اصحاب الجنۃ " ہیں جو همیشہ بہشتی زندگی میں رهینگے !

اسکے بعد ایک دوسرے گروہ کا حال بیان کیا جو اس گروہ کے مقابلے میں بالکل اسکی ضد واقع ہوا ہے :

والذین کسبوا السیئات ' جـــزاء سیئـــة مثلهـــا و ترهقهـــم ذلـــہ ' ما لهـــم من الله من عاصم - کانما اغشیت وجوههـــم قطعـــاً من اللیـــل مظلمـــا ! اولائک " اصحاب النار " هـم فیهـا خـالـدون ! (۱۰ :)	اور جن لوگوں نے برائیوں کا اکتساب کیا تو یہ ظاهر ہے کہ برائی کا نتیجہ بھی ویسی ہی برائی ہے جیسی کہ کی گئی - انکے چہرے ذلت اور نامرادی کی پھٹکار سے ایسے کالے پڑ جائینگے گویا رات کی چادر ظلمت کا ایک ٹکڑہ پھاڑ کر انکے چہروں پر ڈالدیا ہے ! اللہ کے اس عذاب سے انھیں کوئی نہیں بچا سکتا - یہی لوگ " اصحاب النار " ہیں جو همیشہ دوزخی زندگی میں رهینگے ! "

ان آیات کے درج کرنے سے مقصود یہ تھا کہ " اصحاب الجنۃ " اور " اصحاب النار " کی کھلی کھلی تقسیم کرکے انکے کاموں اور کاموں کے نتائج کو صاف صاف بتلا دیا ہے - پس یہ دو آیتیں میری بحث و استدلال کی اصل و اساس ہیں - انسے واضح ہوگیا کہ دونوں گروہ بالمقابل اور بالضد واقع ہوے ہیں - ایک کیلیے کامیابی ' فتح و مراد ' اور فوز و فلاح ہے اور ذلت و رسوائی سے همیشہ محفوظ ہے - دوسرے کے لیے شرمندگی ' خجالت ' ناکامی ' اور همیشہ آگ میں سوکھی لکڑی اور خشک پتوں کی طرح جلنے کا عذاب الیم ہے !

دونوں جماعتوں کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ " اصحاب الجنۃ " همیشہ کامیاب و فتح مند ہونگے اور اصحاب النار کے حصے میں همیشہ عاقبت کار اور انجام امور کا خسران و نقصان آئیگا :

لا یستوی اصحاب النـــار و اصحاب الجنہ ' اصحاب الجنـــة هـــم الفائزون - (۵۹ : ۲۰)	اصحاب الجنۃ اور اصحاب النار اپنے کاموں اور انکے نتیجوں میں ایک طرح نہیں هوسکتے - اصحاب الجنۃ ہی کامیاب هونے والے ہیں !

موقع تفصیل کا نہیں - تقریباً ۸۰ مقامات پر " اصحاب النار " اور " اصحاب الجنۃ " کے اعمال و علائم اور آثـار و نتائج بہ تفصیل بیان کیے گئے ہیں - پھر ان جماعتوں کے بھی مختلف مدارج ہیں اور اسی بنا پر " اصحاب النار " کو " اصحاب الجحیم " اور " اصحاب السعیر " بھی کہا گیا ہے - مگر میں بحث کو طول نہ دونگا -

تمام آیتوں کے جمع کرنے سے ثابت هوتا ہے کہ وہ نفوس مومنہ و صالحہ جو " اعتقاد حق " اور " عمل صالح " کے ساتھہ متصف ہیں ' اور جنھوں نے اللہ کے رشتے اور تعلق کے آگے تمام باطل اور خبیث قوتوں کے رشتوں کو توڑ ڈالا ہے ' اور اسکی بخشی هوئی قوتوں کو اسی کے بتلائے هوئے صالح اور صحیح کاموں میں خرچ کرتے ہیں ' سو ایسے تمام لوگ اصحاب الجنۃ میں داخل ہیں : هم فیها خالدون همیشہ هر طرح کی کامیابیاں اور خوبیاں انہی کیلیے ہیں - لیکن جو لوگ اعتقاد حق اور عمل صالح سے محروم ہیں ' اور اللہ کے تاج و تخت قدوس سے باغی هوگئے ہیں ' خواہ کسی بھیس اور کیسی ہی روپ میں هوں ' لیکن وہ سب کے سب " اصحاب النار " میں داخل ہیں - انکے تمام کاموں کیلیے آگ کی تپش اور سوختگی کے سوا اور کچھہ نہیں ہے - جنگل کی سوکھی لکڑی اور درختوں کے خشک پتے جس طرح بھڑکتے هوئے شعلوں میں جلتے ہیں - ٹھیک ٹھیک اسی طرح وہ بھی جلینگے !

(اصحاب المیمنہ و اصحاب المشئمہ)

پھر ایک اور تقسیم بھی ہے جو ان دو جماعتوں کے متعلق قرآن حکیم میں نظر آتی ہے - بعض خاص حالات و خصائص کی بنا پر انھیں " اصحاب المیمنہ " اور " اصحاب المشئمہ " کے ناموں سے بھی موسوم کیا گیا ہے ' یعنی دهنی جانب کی جماعت اور بائیں جانب کا گروہ :

فا صحـــاب المیمنـــہ ' ما اصحاب المیمنـــہ ! و اصحـــاب المشئمـــہ ما اصحـــاب المشئمـــہ و السابقون السابقون - اولائـــك المقـــربون - فی جنـــات النعیـــم - (۵۲ : ۸)	اصحاب المیمنہ ' اور اصحاب المیمنہ کے مدارج کا کیا کہنا کہ بڑے ہی عالی مرتبہ ہیں ! اور اصحاب المشئمہ ' اور اصحاب المشئمہ کی بد بختیوں کو کیا کہیے کہ انکی کوئی حد و انتہا ہی نہیں ! اور پھر سابقون السابقون کہ درگاہ الهی کے وهی مقرب بندے ہیں !

یہاں تین جماعتوں کا ذکر کیا ہے - پہلی دو جماعتیں " اصحاب المیمنہ " اور " اصحاب المشئمہ " ہیں - اور تیسری " السابقون السابقون " - چنانچہ اس سے پہلے کہدیا ہے کہ : و کنتم ازواجاً ثلاثہ -

" سابقون السابقون " سے وهی لوگ مراد ہیں جنکی نسبت سورۂ انبیاء میں فرمایا ہے : ان الذین سبقت لهم منا الحسنی اولائك عنها مبعدون - لیکن اس جماعت کا حال میں

مسئلۂ اسلامیۂ کانپور

مسجد مچھلی بازار

مسجد کے متنازع فیہ حصے کے نقشہ کی دو صورتیں ھیں - ایک وہ جسکے متعلق جناب مولانا عبد الباري کا بیان ہے کہ پہلے وهی صورت فیصلہ کیلیے پیش کی تھی' اور جسپر پچھلے دنوں الهلال میں کافی بحث هو چکی ہے - یعنے اوپر چھجہ نکالکر نیچے ایک سہ درہ سا بنا دیا جاے اور مسجد کا زینہ رهیں رکھا جاے - مولانا عبد الباري صاحب کا اس سے مقصد یہ تھا کہ سیڑھی کے هونے کی وجہ سے عام مرور کی صورت قائم نہ رهیگی - اور مقدس حصے کا یک گونہ تحفظ هو جایگا -

بار بار وعدہ کیا گیا تھا کہ سڑک کی تعمیر کے وقت اسکا لحاظ رکھا جایگا ' اور اگر هماري یاد غلطی نہیں کرتي تو خود سر علی امام اور سر بیلي قائم مقام لفٹنٹ گورنر کا وعدہ اس بارے میں بہ تصریح نقل کیا جاتا تھا -

دوسري صورت یہ ہے کہ نیچے کا تمام حصہ فٹ پاتھ میں شامل کردیا جاے اور زمین کی مسجد کامل طور پر شامل راہ هو جاے -

اصولاً اس مسئلہ کا تعلق میونسپل بورڈ سے ہے ' نہ کہ حکام سے -

هم کو نہایت صحیح اور موثق ذریعہ سے جو اطلاعات ملی هیں انکا خلاصہ یہ ہے :

مسجد مچھلي بازار کی تولیت پہلے صرف منشی کریم احمد یا کسی اور شخص سے متعلق تھی' لیکن جب قصہ بڑھا تو اور آدمی بڑھاے گئے اور کل بارہ متولی قرار پاے - سیٹھ احمد اللہ اور مولوي عبد القادر صاحب سبحانی کا اُسي وقت تقرر هوا تھا -

لیکن هز ایکسلنسي کے فیصلہ کے بعد متولیوں نے دیکھا نہ سخت کشمکش میں جان پڑگئی ہے - ایک طرف مسلمانوں کے آگے جوابدهی ہے - دوسري طرف " حضور ' فیض گنجور ' غریب پرور " وغیرہ وغیرہ هیں - کون اس مصیبت میں پڑے ؟ نتیجہ یہ نکلا کہ رفتہ رفتہ مستعفی هونا شروع هوگئے ' اور بارہ متولیوں میں سے صرف پانچ آدمی باقی رهگئے : مولوي عبد القادر سبحانی' شیخ عبد الرحیم ' منشی مجید احمد ' منشی کریم احمد (متولی قدیم و مشہور - هداہ اللہ تعالی) اور ایک اور صاحب -

سخت اصرار اور تعجیل اس بارے میں هونے لگي - بالاخر مسجد اور سڑک کے تعلقات کے متعلق با قاعدہ اور بے قاعدہ جلسے شروع هوے - مولوي عبد القادر سبحاني اور شیخ عبد الرحیم نے یہ راے دي کہ نقشہ ایسا بنا یا جاے جسمیں زینہ مسجد کے مقدس حصے پر تعمیر هو اور اسے حسب قاعدہ میونسپل بورڈ میں پیش کیا جاے - لیکن مجید احمد سکریٹري کو اصرار تھا کہ ایک سادہ نقشہ کلکٹر صاحب کے سپرد کردیا اور انھیں کے لطف و کرم اور " غریب پروري " پر سب کچھ چھوڑ دینا چاهیے - یقیناً یہ اِس شخص کے نفس کا خود ساختہ خیال نہوگا' بلکہ اُن کی طرف سے القا کیا گیا هوگا جنسے مسلمانوں نے همیشہ پناہ مانگي ہے :

الذی یوسوس في صدور الناس ' من الجنۃ و الناس !

کریم احمد متولي بھی ابتدا میں اس خیال کا مخالف تھا مگر بعد کو ساتھہ هوگیا : اولیاء بعضھم اولیاء بعض (٥ : ٥٤)

٧ - جولائی کو آخري جلسہ هوا - اس میں غالباً شیخ عبد الرحیم صاحب نے بھي راے بدلدي (قطعي طور پر همیں نہیں بتلایا گیا ہے) اور اس طرح چار متولیوں نے ملکر " حضور ' فیض گنجور ' غریب پرور " کی خدمت میں پیش کرنے کیلیے سادہ نقشہ منظور کرلیا - ڈپٹي محمد علي " خان بہادر " اور عنایت حسین " خان صاحب " رهنماے طریقت هوے' اور ٨ - کي صبح کو کلکٹر صاحب کے بنگلہ کی جبہہ سائي چاروں متولیوں کو نصیب هوگئی :

از بخت شکر دارم و از روزگار هم !

افسوس کہ اِن تمام نتائج کا الزام سب سے پہلے ان لوگوں پر عائد هوتا ہے جنھوں نے ایک ایسے اهم معاملے کو صرف چار آدمیوں کے هاتھوں میں چھوڑ دیا ' اور ایسے آدمیوں کے هاتھوں میں جنکا تجربہ اچھی طرح پہلے هوچکا ہے -

هم نے شخصي طور پر همیشہ کانپور سے حالات دریافت کیے مگر کبھي بھی کوئي ایسي اطلاع نہیں دي گئي جس سے معلوم هوتا کہ بہت جلد فیصلہ هوجانے والا ہے -

کانپور کے معززین سے کیا شکایت کي جاے کہ انھوں نے معاملہ کو کوئی با وقعت کمیٹی بنا کر اپنے هاتھوں میں نہیں لیا ' کیونکہ وہ بیچارے تو ایسے سہمے هوے اور اپني اپني فکر میں پڑے هیں کہ کوئی ذمہ داري کا کام کر هي نہیں سکتے - البتہ تمام مسلمانان هند کا مطالبہ اُن اصحاب سے ہے جنھوں نے اس مسئلہ میں خود پڑکر اپني ذمہ داري پر فیصلہ کرایا تھا اور مسلمانوں کو همیشہ سمجھایا تھا کہ کسی نہ کسي طرح اس فیصلہ پر خاموش هورهیں - یعنی سر راجہ صاحب محمود آباد' مولانا عبد الباري فرنگي محلي ' اور مسٹر مظہر الحق بیرسٹر ایٹ لا -

هم ان بزرگوں کو توجہ دلاتے هیں کہ کم از کم آیندہ کیلیے تو اس معاملہ کو اپنے هاتھوں میں لے لیں یا ایک معتمد کمیٹي بنا کر اسکے سپرد کردیں - شہداء کانپور کے پس ماندوں کي اعانت وغیرہ بھي اسي کمیٹی کے متعلق هوجائیگی - نیز اُس روپیہ کی بھي وهي امین بنا دي جائیگی جسکا بوجھہ ابتک تنہا صرف مسٹر مظہر الحق هي کے سر ہے - مجھے معلوم ہے کہ اگر وہ انگلستان نہ چلے گئے هوتے تو تمام روپیے کو باسم " بیت المال ملي " ایک کمیٹي کے سپرد کر دیتے -

یہاں تک لکھہ چکے تھے کہ ایک اشتہار ملا جو الهلال کی گذشتہ تحریر کے رد میں شیخ مجید احمد نے شائع کیا ہے - اسمیں لکھا ہے کہ جو کارروائي کی گئي وہ سر راجہ صاحب ' مسٹر محمد علي ایڈیٹر کامریڈ ' اور مولوي فضل الرحمن صاحب وکیل کے مشورہ سے کي گئي' اور نقشہ میونسپل بورڈ میں بھي پیش هوگا -

هم اشتہار دینے والوں کو مطلع کرتے هیں کہ هم نے جو کچھہ لکھا ہے' وہ ایسے موثق اور معتبر ذرائع سے معلومات حاصل کرکے لکھا ہے جس سے زیادہ قابل اعتماد ذریعہ بحالت موجودہ معاملات کانپور کیلیے نہیں هوسکتا - جن بزرگوں کي نسبت اشتہار میں لکھا ہے کہ وہ شریک کار هیں' جب تک انسے دریافت نہ کرلیں، کچھہ نہیں کہہ سکتے - اب هم اس معاملہ کو آخر تک پہنچائینگے اور جو کچھہ اصلیت هوگي بہت جلد منکشف هوجائیگي - متولیوں کو چاهیے کہ بہت جلد اپني کارروائیوں کي رپورٹ شائع کردیں -

آیندہ نمبر میں زیادہ تفصیل سے بحث کي جائیگي -

(مسٹر محمد علی کا جواب)

مسٹر محمد علی کا جواب آگیا - لکھتے هیں کہ " مجید احمد نے اشتہار میں جو کچھہ لکھا ہے بالکل غلط اور گمراهکن ہے - کریم آیا تھا مگر هر ایک امر میں میري راے کے خلاف کیا گیا " مفصل آئندہ -

دعوة خدا كي پادشاهت اور اسكا كلمۂ عليا هوتا هے' پس وہ خدا کے حکموں کو بیان کرتے اور اسکے پاک اور مقدس اوامر کے ترجمان هوتے هیں - اولیاء الشیطان كي چیخ پکار اور جد و جهد کا مقصد شیطانی حکومت هونا هے' پس وہ شیطان کے احکام مفسدہ کي اشاعت کرتے اور اسکے اوامر خبیثه کے سفیر هوتے هیں - اسی لیے اولیاء الله كي دعوة دنیا کی اصلاح و فلاح اور قیام انسانیة کامله و مدنیة صحیحه کا سرچشمه هے' اور اولیاء الشیطان كي دعوة شر و فساد' عدوان و طغیان' معاصي و فسوق' اور تخریب انسانیه و مدنیه مفسده و ردیه کا منبع !

اب دیکھو که الله کے احکام کیا هیں اور شیطان کیا حکم دیتا هے ؟

الله کا حکم یه هے :

ان الـلـه یـامـر بـالعـدل والاحسان و ایتاء ذي القربی و ینهی عن الفحشاء و المنکر (۱۶ : ۱۵۳)

الله حکم دیتا هے که عدل کرو اور تمام نیک باتوں اور هر طرح کي راست بازیوں کو اختیار کرو' اور اسي طرح روکتا هے که هر طرح کے فواحش اور ظلم و معصیت سے بچو !

لیکن شیطان کا حکم اس کے بالکل متضاد و مخالف هے - چنانچه فرمایا :

لا تتبعـوا خطوات الشـیطان فـانه یـامر بالفحشاء و المنکر (۲۴ : ۲۱)

شیطاني وسوسوں کي پیروي مت کرو کیونکه وہ فواحش اور ظلم و عصیان کے کرنے کا حکم دیتا هے -

پس الله کا دوست اور ولي وهی هوسکتا هے جو اسکے حکم کا پیرو اور داعي هو' اور اسي طرح شیطان کا ولی وہ هے جو اسکے حکموں کی منادي کرے - الله کا حکم یه هے که " یـامر بـالعدل والاحسان " اسلیے اولیاء الله کي پهچان بھي یهي هے که وہ " آمر بالمعروف و نا هي عن المنکر" هوتے هیں - کیونکه وہ الله کے دوست' اسکے سفیر' اور اسکي حکومت کے خلیفه هیں' اور سفیر وهي هے جو اپنے پادشاہ کے حکموں کا ترجمان هو - یهی سبب هے که امر بالمعروف اور نهی عن المنکر پر جا بجا زور دیا گیا' اور اسے مومنوں کے تمام اعمال حسنه کي بنیاد اور اساس بتلایا :

الذین ان مکنا هم في الارض اقـامو الصلوة و اتـوا الزکواة و امروا بـالمعروف و نهوا عـن المنکر' و الی الـلـه عاقبـة الامـــور (۲۲ : ۵۴)

" وہ مسلمان که اگر هم انهیں دنیا میں قائم کردیں تو انکا کام یه هوگا که صلواة الهي کو قائم کرینگے' الله کي راہ میں اپنا مال خرچ کرینگے' اور امر بالمعروف اور نهی عن المنکر انکی دعوت هوگی' اور تمام کاموں کا انجام الله هي کے هاتھه میں هے "

[ایـک اهـم آیـه]

اور یهی سبب هے که سورۂ اعراف میں جهاں یهود و نصارا کو خاص طور پر اسلام کي دعوة دي هے' وهاں حضرة ختم المرسلین کي دعوة کے اهم اور نمایاں کام یه بتلاے هیں :

الـذین یتبعون النبـي الامي الـذي یجدونه مکتوباً عنـد هـــم فی التـــورات و الانجیـــل : یامرهـم بالمعروف وینها هم عن المنکر' ویحل لهم الطیبـــات ویحـــرم الخبائث' ویضع عنهم اصرهم و الاغـلال التي کانت علیهم' فالـذین امنوا به و عزروہ و نصروہ واتبعوا النور الذي انزل معـه' فاولائـك هـــم المفلحون (۷ : ۱۵۶)

وہ لوگ که انهوں نے الله کے رسول و نبی امي کي پیروي کی' جنکی بشارت انکے پاس تورات و انجیل میں لکھی هوئي موجود هے - وہ رسول اچھے کاموں کا حکم دیتا هے اور برائیوں سے روکتا هے - پاک چیزوں کو انکے لیے حلال کرتا اور خبائث کو انپر حرام کرتا هے - اور سخت حکموں کے جو بوجھه انکے سروں پر تھے اسے رهائي بخشتا' اور غلامی و استبداد اور تقلید اشخاص کے جو پھندے (۱) انکے گلوں میں پڑے تھے' انسے نجات دیتا هے - پس جو لوگ اسپر ایمان لاے' اسکي حمایت کي' اور اسکی نصرت کي راہ میں نکلے' اور جو نور صداقت اسکے ساتھه بھیجا گیا هے (یعنے قرآن و اسلام) اسکي متابعت کي' تو یهي لوگ هیں جو هر طرح کی فلاح اور فتح و کامیابي پائیں گے "

یه آیة کریمه تمام تعلیمات اسلامیه کا ایک جامع و مانع خلاصه هے جو خود قرآن حکیم نے پیش کردیا هے - اور دین الهی و شریعة فطریه کا کوئي رکن ایسا نهیں هے جو اس کے اندر بیان نه کردیا گیا هو - اسمیں داعي اسلام کا اولین کام امر بالمعروف و نهي عن المنکر فرمایا - کیونکه اسکي دعوة الله کی طرف هے اور الله کا حکم یهی هے -

[امـر بـالـمـنـکر]

لیکن شیطان ایک روح خبیثه هے جو سعادت عالم کي دشمن اور هدایت انساني کو روکنے والي هے - پس وہ اپنے گھرانے کو اور اپنی نسل کے چاکروں کو حکم دیتي هے که اولیاء الله کي منادي کي مخالفت کریں اور عدل و احسان کي جگه ظلم و عدوان کی طرف لوگوں کو بلائیں : فانه یامر بالفحشاء والمنکر - اسلیے جو لوگ شیطاني حکموں کے سامنے گر جاتے هیں اور الله کو چھوڑ کر اُسکي سفارت و خلافت اختیار کر لیتے هیں' انکا کام امر بالمعروف کي جگه امر بالمنکر اور نهي عن المنکر کی جگه امر بالمنکر هوتا هے - یعنے اولیاء الله تو نیکیوں کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے هیں' لیکن وہ برائیوں کا حکم دیتے اور نیکیوں سے روکتے هیں - قرآن کریم نے صاف صاف لفظوں میں اسکی تصریح کر دي هے :

المنافقون و المنافقات بعضهم من بعض: یامرون بالمنـکر و ینهون عـــن المعـروف و یقبضـــون ایـدیهـم' نسـو الـلـه فنسیهم' ان المنـافقین هم الفاسقون - (۹ : ۶۸)

منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک هی قسم کي هیں - برائي کا حکم دیں' نیکیوں سے روکیں' اور الله کي راہ میں خرچ کرنے کا وقت آے تو متھیاں بھینچ لیں - حقیقت یه هے که انهوں نے الله کو بھلایا - نتیجه یه نکلا که الله نے بھي انھیں بھلا دیا - کچھه شک نهیں که یه منافق هي هیں جو سخت فاسق هیں !

حالانکه مومنوں کا حال یه هے :

والمومنـــون والمومنـــات بعضهـــم اولـیـاء بعض : یامـــرون بـالمعـــروف و ینهـون عـــن المـنـکر و یقیمون الصـلاة و یوتون الـزکواة و یطـیعون الله و رسوله - اولائک سیرحمهم الله - ان الله عزیز حکیم -

برخلاف منافقوں کے مومن مرد اور مومن عورتوں کا حال یه هے که نیک کاموں میں ایک کا ساتھي ایک هے - نیکي کا حکم دیتے هیں' برائي سے روکتے هیں' صلوة الهی کو قائم کرتے هیں' الله کي راہ میں مال خرچ کرتے هیں' عرضکه الله اور اسکے رسول کے حکم پر چلتے هیں - یهی لوگ هیں که انپر عنقریب الله رحم کریگا - کچھه شک نهیں که الله عزیز و حکیم هے -

پهلي آیة میں " منافق " کا لفظ فرمایا - نفاق ایمان کے مقابلے میں اور کفر اسلام کے مقابلے میں قرآن کي اصطلاح هے - پس یه اُن لوگوں کا حال هے جو مومنوں کے ضد و مخالف هیں' اور مومنوں کا دوسرا نام " اولیاء الله " هے -

فرمایا که " نسو الله فنسیهم " انهوں نے الله کو بھلادیا هے اسلیے وہ بھي بھلا دیے گئے -

یہاں نہیں لکھونگا (۱) مقصود صرف پہلی دو جماعتیں ہیں- ان جماعتوں کے اعمال و خصائص کي نشریح یہاں تو نہیں کي گئی - لیکن سورۂ بلد میں صاف صاف بتلا دیا ھے :

وما ادراك ما العقبه ؟ فك رقبة او اطعام فی یوم ذي مسغبة ؑ یتیماً ذا مقربـه ؑ او مسکیناً ذا متـــربه ؑ ثـــم کان من الذین آمنوا وتواصوا بالصبر وتواصو بالمرحمه ؑ اولائك " اصحـــا ب المیمنه " (۹۰ : ۱۲)

" تم سمجھے کہ ھم نے جو یہاں " عقبه " کا لفظ کہا ھے سو اس سے کیا مقصود ھے ؟ " عقبه " سے مراد یہ ھے کہ انسان کي گردن کو غلامي کے پھندے سے چھڑا دینا ' بھوکوں کو کھانا کھلانا ' اور یتیم کي (علی الخصوص جبکہ اپنے قریبي لوگوں میں سے ھو) اور محتاج و مسکین کی مدد کرنا - پس جو انسان کہ اپني بڑائی کا مدعی ھے ' اسے چاھیے تھا کہ اس آزمائشي گھاٹی کي منزل سے گذرتا اور اسکے علاوہ اس جماعۃ کے لوگوں میں سے ھوتا جو اللہ پر ایمان لاے ھیں اور ایک دوسرے کو صبر و برداشت کي اور باھم مرحمت کي وصیت کرتے ھیں - یہي لوگ " اصحاب المیمنه " ھیں "

اسکے بعد دوسرے گروہ کے کاموں اور نتائج کی تعریف بیان کي :

والذین کفروا بآیاتنا ؑ ھم " اصحاب المشئمه " علیھم نار موصـده ! (۹۰ : ۱۷)

مگر جن لوگوں نے ھماري نشانیوں کو ' ھماري تعلیمات کو ' ھمارے احکام کو ' اور ھماري بھیجي ھوئي ھدایت کو ' قول سے اور عمل سے جھٹلایا ' تو وہ لوگ " اصحاب المشئمه " ھیں -

ان آیات سے پہلے انسان کي خلقت کے ضعف اور پھر نفس و ھوی کي ابلیسانہ گمراھي کا ذکر کرکے غافل انسانوں کو ملامت کی ھے اور کہا ھے کہ خدا نے انسان کے آگے ھدایت و ضلالت ' دونوں راھیں کھولدي ھیں - اُسے دیکھنے ' سوچنے ' امتیاز کرنے کیلیے عقل و تمیز بھي دیدي ھے - پس باوجود اسکے یہ کیسي شقاوت ھے کہ ھدایت کی راہ چھوڑکر ضلالت کا راستہ اختیار کیا جاے ' اور اللہ کی آیات و بصائر سے بالکل آنکھیں بند کرلی جائیں ؟ اسکے بعد فرمایا ھے کہ اُس گمراہ انسان کو دیکھو جو بڑے بڑے دعوے اور گھمنڈ کي باتیں کرتا ھے ' پر آزمایش کی اس گھاٹي تک کو طے نہ کرسکا ھے جو انسان کي ھدایت کي پہلي منزل ھے - یہاں اصلي لفظ " عقبه " کا آیا ھے - اسکے معني دشوار گذار کام یا گھاٹي کے ھیں - چونکہ " اصحاب المیمنه " کے کاموں میں دشوار اور مشکل امتحانات ھیں اسلیے انھیں " عقـبه " (۲) کے لفظ سے تعبیر کیا ھے -

اس آیہ سے معلوم ھوا کہ " اصحاب المیمنه " کے کاموں کے دو درجے ھیں - پہلا درجہ جو اس سفر میں بطور آزمایش کی ایک گھاٹي (عقبه) کے ھے ' وہ یہ ھے کہ بندگان الھي کو غلامي و محکومي سے نکالنے کیلیے سعي کرنا ' اور انکي گردنوں کو انسانوں کے تسلط و حکومت کے بوجھہ سے آزاد کرانا - نیز اپنے مال کو مسکینوں ' محتاجوں ' اور یتیموں کیلیے خرچ کرنا ' اور بھوکوں کو افلاس و فقر کے زمانے میں کھانا کھلانا ھے - جب اس منزل سے گذر جائیں تو اسکے بعد دوسري منزل آتی ھے - جسے تـوا صوا بالصبر و تـوا صوا بالمرحمة سے تعبیر کیا ھے - اور یہي مقام ھے جسے سورۂ عصر میں و تواصوا بالحق و تواصّو بالصبر کہا ھے - تمام وہ فضـائل و اعمـال جنکے لیے صرف قوی ' و تحمل مصائب ' و نطارۂ آلام ' و ثبات و استقامت کی ضرورت ھے ' مفہوم " صبر " میں داخل ھیں - " مرحمه " سے مقصود تمام اعمال حسنہ و فاضلہ ھیں - والقصۃ بطولھا -

" اصحاب المشئمه " ان دونوں مقاموں سے محروم ھوے ھیں یہي انکي علامت ھے -

(اصحاب الیمین و اصحاب الشمال)

" اصحاب المیمنه " کو " اصحاب الیمین " بھي کہا ھے اور " اصحاب المشئمه " کو " اصحاب الشمال " کے نام سے بھي موسوم کیا ھے - دونوں کا مفہوم ایک ھي ھے - چنانچہ سورۂ واقعہ میں اصحاب المیمنه اور اصحاب المشئمه کا ذکر آگے چلکر یوں کیا گیا :

و اصحاب الیمین ' ما اصحاب الیمین ! في سدر مخضود ' و طلح منضود ' و ظل ممدود ' و ماء مسکوب ' و فاکھة کثیرة ' لا مقطوعة ولا ممنوعه (۵۶ :) کہ اصحاب الیمین کے لیے باغ و بہار کی دائمی خوشیاں اور نظارے ھیں - جو نہ تو کبھی روکے جاسکیں گے اور نہ کبھی انکا سلسلہ ٹوٹے گا -

پھر کہا کہ : اصحاب الشمال ' ما اصحاب الشمال ! في سموم و حمیم ' و ظل من یحموم ' لا بارد ولا کریم ' انھم کانوا قبل ذالك مترفین - الخ - (۵۶ :) یعني اصحاب الشمال وہ ھیں کہ انکے لیے تپش و سوزش اور کھولتے ھوے پاني کي سی گرمي ھے - یہ وہ لوگ ھیں کہ پہلے بڑے آسودہ حال تھے ' مگر پاداش عمل میں انکا یہ حال ھوگیا -

پہلی آیۃ میں لا مقطـوعۃ ولا ممنـوعه اور دوسرے میں انھم کانوا من قبل ذالك مترفین قابل غور ھے -

(دعوۃ الی اللہ و دعوۃ الی الشیطان)

ایک اھم موضوع بحث ان دونوں جماعتوں کے خصائص و اعمال ' آثار و نتائج ' اور عوائد و عواقب کا ھے - چونکہ یہ دونوں جماعتیں باھم ایک دوسرے کی ضد ھیں اسلیے انکے تمام کام بھي ایک دوسرے سے بالکل متضاد و مخالف واقع ھوے ھیں -

قـران حکیم نے اس کثرت سے اسکے متضاد و متبـائن خصائص و اعمال کا جا بجا ذکر کیا ھے کہ اگر اُن سب کو یکجا کیا جاے تو اعلا سو آیتیں ضرور ھوجائیں ' اور انسان کے اعمال ھدایت و ضلالت کے متعلق عجیب عجیب اسرار و معارف منکشف ھوں - مگر چونکہ اس مضمون میں یہ تمام تذکرہ ضمناً و تبعاً ھے نہ کہ اصلاً ' اسلیے صـرف سرسري نظـر سے کام لے رھا ھوں اور انھي امور کی طرف اشارہ کرتا ھوں جنسے آگے چلکر اصل موضوع کے فہم و درس میں مدد ملیگي - شایـد ایک مسـتقل مضمون " اولیاء الـرحمن و اولیاء الشیطان " کے عنوان سے بسلسلۂ باب التفسیر لکھکر اپنے تمام خیالات کو بہت جلد یکجا کرسکوں -

از آنجملہ ایک سب سے بڑا نمایاں اور بنیادي اختلاف جو ان دونوں جماعتوں کے کاموں میں ھوتا ھے اور جسکو قرآن کریم نے انکا امتیازي نشان قرار دیا ھے ' یہ ھے کہ یہ دونوں جماعتیں دنیا کو اپنے اپنے دوستوں اور محبوبوں کی طرف بلاتی اور دعوت دیتي ھیں- " اولیاء اللہ " اللہ کے دوست اور ساتھي ھیں ' اسلیے وہ اپني تمام قوتوں کو اللہ کي پکار بلند کرنے اور اسکي طرف انسانوں کو بلانے میں صرف کردیتے ھیں- پر اولیاء الشیطان قواے شیطانیہ کے پجاري اور والہ و شیفتہ ھوتے ھیں ' اسلیے انکا جہاد خدا کی جگہ شیطان کي راہ میں ھوتا ھے اور اسی کی طرف خدا کے بندوں کو دعوۃ دیتے اور پکارتے ھیں - اولیاء اللہ اور اصحاب الجنۃ کا مقصد

---

(۱) سورۂ واقعہ کی مستقل تفسیر مرتب ھے اور متعدد اھم مطالب و مقاصد پر مشتمل - بسلسلۂ باب التفسیر شائع ھوگي - نیز بصورت رسالہ -

مدارس اسلامیہ

باز گو از نجد و از یاران نجد

دستور العمل ندوۃ العلما کی بے نتیجہ ترمیم

عام راے کے اظہار اور اصلاح ندوہ کا اصلی وقت

حضرات ندوہ کی جانب سے ایک دستور العمل اخبارات میں معرض حصول آرا شائع کیا گیا ہے - برسوں سے ندوۃ العلما کی منتظمہ کمیٹی ترمیم ترمیم کہہ رہی تھی - خدا خدا کرکے اب کہیں اس نے مسودہ کی تصنیف سے فراغت پائی - اگر ندوہ کوئی ضروری شے ہے اور اگر اسے زندہ رہنا چاہیے تو فی الحقیقت اصلی نقطۂ کار یہی ہے جو ہمارے سامنے آیا ہے - یعنے مسئلۂ اصلاح دستور العمل و مسئلہ نظام و قواعد -

لیکن قبل اسکے نہ دستور العمل پر نظر ڈالی جاے ' ایک مرتبہ اُن مفاسد کو مجملاً دہرا لینا چاہیے جنکی اصلاح مطلوب ہے اور جسکے دفع کرنے کیلیے نیا دستور العمل بنایا جا رہا ہے - جب تک لوگوں کے سامنے وہ امور صاف صاف طور پر نہ آجائینگے' وہ دستور العمل کے متعلق کوئی صحیح راے قائم نہیں کرسکتے -

(مفاسد کار)

ندوہ کے مفاسد اصولاً دو قسموں میں بیان کیے جاسکتے ہیں :

(۱) دستور العمل اور قانون اساسی (کانستی تیوشن) کا اصول قوانین عامہ مجالس کے لحاظ سے انتہائی حدتک بے قاعدہ ' بے اصول ' غیر منظم ' اور یکسر مستبدانہ ہونا ' جو ایک لمحہ کیلیے بھی کسی جماعتی اور اسلامی و شرعی کام کا دستور العمل نہیں ہوسکتا - اسکی اکثر دفعات شریعۃ حقہ اسلامیہ کی صریح مخالف ہیں - کیونکہ اصول مقدس شوری امۃ کو (کہ بغیر اسکے کوئی جماعتی کام اسلامی نہیں ہوسکتا) بالکل نظر انداز کردیا گیا ہے -

مثلاً دستور العمل میں ایک مجلس علاوہ مجلس انتظامیہ کے " مجلس خاص " کے نام سے بڑھائی گئی ' اور کانستی تیوشن کا تغیر و تبدل ' میٹنگ ممبروں کا انتخاب ' صیغۂ مال کے حسابات کی جانچ ' اور اسی طرح کے تمام اہم اور بنیادی امور اسکے ہاتھہ میں دیدیے گئے - لیکن اسکے نظام کا یہ حال ہے کہ کوئی وقت اور کوئی زمانہ معین اسکے لیے ضروری نہیں " حسب تحریک ارکان یا ناظم یا نائب ناظم جب ضرورت پیش آے منعقد ہوسکتا ہے " (دفعہ ۲۸)

اس عجیب الخواص " مجلس خاص " کے قائم کرنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ ندوہ کی تمام ہستی بیکار ہو گئی - نہ تو ارکان انتظامی کچھہ چیز رہے - نہ شوری و اکثریت کی کوئی حقیقت باقی رہی - جب ناظم یا نائب ناظم چاہے ' چند آدمیوں کو اکٹھا کرکے اپنے حسب منشا نئے ممبر بنا لے ' یا قواعد منسوخ کرڈالے ' یا حسابات کے متعلق موافق و مخالف رزولیوشن پاس کرلے - چنانچہ بارہا ایسا ہی ہوا اور اسی کا نتیجہ ہے کہ ندوہ چند اشخاص کے زیر تسلط آگیا ہے - جب چاہتے ہیں مجلس خاص منعقد کرکے بغیر اطلاع ممبران انتظامیہ و حصول راے ' پندرہ پندرہ شخص ممبر بنا لیتے ہیں ' تاکہ اپنے مذاق کی اکثریت پیدا کر کے مخالف کو شکست دیدیں -

جمہوری اور جماعتی کاموں کا کبھی بھی یہ منشا نہیں ہوا ہے کہ تعداد کے لحاظ سے کل افراد قوم کو کسی کام میں شریک کرلیا جائے - عملاً بھی یہ ناممکن ہے - جمہوریت اور شوری سے مقصود صرف یہ ہوتا ہے کہ حتی الامکان ایسے قوانین وضع کیے جائیں جنکی وجہ سے کسی ایک شخص یا چند آدمیوں کو تسلط و تغلب [illegible]

اور راے زیادہ سے زیادہ ممکن الاجتماع افراد میں بٹ جاے - ان افراد میں پہلا گروہ وہ ہوتا ہے جو شریک کار ہوتا ہے - دوسرا وہ وسیع تر گروہ جو پہلے گروہ کو منتخب کرتا ہے - اس طرح معاملہ بہت سے آدمیوں کے ہاتھوں میں چلا جاتا ہے ' شخصیت انہی میں گم ہوجاتی ہے ' اور علی سبیل الاستبدال تمام افراد قوم و جماعت اسمیں شریک ہوجاتے ہیں یا ہوسکتے ہیں -

یہی معنی اصول شوری اور اجتماع حل و عقد کے ہیں اور اسی اصول پر آج تمام دنیا کے مشترکہ اور مجلسی کام ہورہے ہیں - کوئی چھوٹی سے چھوٹی مجلس بھی ایسی بمشکل ملیگی جو اپنے تئیں " شخص " کی جگہ " مجلس " کہتی ہو ' اور پھر " مجلس خاص " کی طرح ایک خود مختارانہ کمیٹی بھی اس نے بنا لی ہو -

یا مثلاً سکریٹری کی معزولی کا حق عام مسلمانوں کی جگہ ایک خود ساز جماعت انتظامیہ کے ہاتھہ میں دیدینا جو مسلمانوں کا حق دینی و شرعی ہے - اور جبکہ وہ خلیفۂ وقت کو معزول کرسکتے ہیں تو کسی انجمن کے سکریٹری کو بھی معزول کرسکتے ہیں بشرطیکہ شرائط عزل بیان کردیں - ندوہ کا اصلی دستور العمل جسپر سالہا سال تک عمل ہوتا رہا ' اسمیں بھی حق عزل جلسۂ عام کو دیا گیا تھا - جلسۂ عام میں ہر شخص شریک ہو سکتا ہے ' اور اضافی کثرت و عمومیت اسے حاصل ہوتی ہے ' اسلیے اطلاق عام راے کا اسی پر کیا جائیگا -

یا مثلاً میٹنگ کمیٹی کے ممبروں کا انتخاب عام ممبروں کی راے لیکر ہونا چاہیے - جو لوگ کسی مجلس کی تمام ہستی اپنے دست اقتدار میں لیتے ہیں ' قانوناً و شرعاً و اخلاقاً ' انہیں مسلمانوں کے وسیع گروہ کی جانب ہی سے منتخب ہونا چاہیے - اسمیں مصلحت یہ ہے کہ خاص خاص شخصوں اور محدود جماعتوں کو اپنا غلبہ پیدا کرنے کا موقعہ نہ ملے اور ہر شخص اپنے تئیں منتخب کراکے ندوہ کے کام میں حصہ لے سکے - قدیم دستور العمل میں ایسا ہی تھا لیکن نئے دستور العمل سے یہ دفعہ نکال دی گئی -

اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ جلسۂ انتظامیہ کوئی شے نہ رہا - اسکو " جلسہ " کہنا مجلسی و مشترکہ کاموں کی حقیقت کو مشتبہ کرنا ہے - وہ چند آدمیوں کی ایک بے قاعدہ بھیڑ ہوگئی جسے آپس کے مبادلۂ انتخاب سے اکٹھا کرلیا گیا ہے - جن مسلمانوں کی جانب سے نیابت کا اُسے دعوا ہوتا ہے ' انہیں یہ تک نہیں معلوم کہ کون ہمارا مختار کل ہوا ہے ؟ کب ہوا ہے ؟ اور کب اسکے پنجے سے چھٹکارا نصیب ہوگا ؟

یا مثلاً ندوہ کسی خاص صوبے یا شہر کی مخصوص انجمن نہ تھی - تمام مسلمانان ہند کیلیے کام کرنا چاہتی تھی ' پس ضرور تھا کہ تمام صوبوں سے اسمیں ممبر لیے جاتے اور اس طرح صحیح انتخابی اصول کی تعمیل کے ساتھہ عام دلچسپی اور واقفیت بھی مسلمانوں کو ہوتی ' مگر اسکا کچھہ لحاظ نہیں رکھا گیا اور تمام کاموں کو صرف چند ہاتھوں کے ذریعہ انجام دینے کی باسم مجلس ایک نئی مثال مشئوم قائم کی گئی -

غرضکہ اسی طرح کے مفاسد سے موجودہ دستور العمل لبریز ہے ' اور اسی کا نتیجہ ہے کہ جب تک یہ پتھر راہ سے نہ ہٹے ' کوئی اصلاح نہیں ہوسکتی - یہی ندوہ کی ریڑھہ کا اصلی مرض ہے - اسی نے اُسے تمام مقاصد دینی و تعلیمی کے حصول سے یک لخت محروم کردیا ہے اور کام ہو نہیں سکتا - خواہ انسانوں کی جگہ آسمان سے فرشتے بھی اتر آئیں لیکن ایسے دستور العملوں کی موجودگی میں وہ کچھہ نہ کرسکینگے -

طبیعۃ ہی اگر کسی شے کی مفسد ہو تو وہ اپنے تئیں کبھی بھی صالح نہیں بنا سکتی - انجمنوں کیلیے انکا کانستی تیوشن بمنزلۂ طبیعۃ و فطرۃ کے ہے - جب یہ قائم ہوگئے تو پھر جبلت میں تبدیلی نہیں ہوسکتی - پس سب سے پہلا سوال بنیاد کا ہے

[نسیان ذکر الہی]

اللہ اور اسکے ذکر کو بھلانا ایک حقیقی شیطانی عمل ہے - ہر جگہ قرآن حکیم میں نسیان و ذہول کو شیطان کی طرف نسبت دی ہے - حضرة موسی علیہ السلام اپنے بحری معلم کی تلاش میں جب نکلے اور دو دریاؤں کے جمع ہونے کی جگہ پر مچھلی بھول آئے تو انکے ساتھی نے کہا : وما انسانیه الا الشیطان (۱۸ : ۶۴) شیطان نے مجھپر نسیان طاری کردیا - حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے قید خانے کے ساتھی سے کہا تھا کہ " اذکرني عند ربک " عزیز مصر سے میرا ذکر کردینا - اگر وہ عزیز مصر سے ذکر کردیتا تو عجب نہیں کہ حضرة یوسف کو جلد رہائی ملجاتی - لیکن شیطان نے بھلا دیا اور اُسے یاد نہ رہا : فانساه الشیطان ذکر ربه فلبث في السجن بضع سنین (۱۲ : ۴۲) شیطان نے اسپر نسیان طاری کردیا اور وہ اپنے آقا سے حضرة یوسف کا تذکرہ کرنا بھول گیا -

اسی طرح سورہ انعام میں فرمایا : و اما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین (۶ : ۶۴)

اصل یہ ہے کہ نیکی کا سرچشمہ اللہ کی یاد اور اسکا ذکر ہے - قوة شیطانی اس ذکر کو بھلا دیتی ہے اور ہر کام جو نیک اور صالح ہوتا ہے اسکے لیے نسیان و ذہول طاری ہوجاتا ہے - گذشتہ صحبت میں " حزب الشیطان " کا ذکر آچکا ہے جو اولیاء الشیطان کی جماعت کا نام ہے - اسکا ذکر کرتے ہوے خدا نے فرمایا کہ " استحوذ علیهم الشیطان فانساهم ذکر الله - اولائک حزب الشیطان - (شیطان انپر مسلط ہوگیا ہے - پس انہوں نے خدا کے ذکر کو بھلا دیا ہے - یہی لوگ حزب الشیطان ہیں) - آیة بالا میں بھی " نسیان شیطانی " کا ذکر کیا ہے اور اس آیة میں بھی حزب الشیطان کیلیے " نسیان ذکر " کی طرف اشارہ کیا ہے - اس سے واضح ہوتا ہے کہ جن منافقین و مداہنات کا یہاں ذکر کیا گیا ہے' وہ وہی حزب الشیطان ہے : اولائک هم الخاسرون !

[عود الی المقصود]

غرضکہ اولیاء الشیطان اور حزب ابلیسی کا کام دنیا میں یہ ہوتا ہے کہ امر بالمعروف والعدل کے مقابلے میں امر بالمنکر و الافساد کریں اور نہی عن المنکر کی جگہ امر با لمنکر کیلیے پکاریں :

هل یستوي هو و من یأمر بالعدل و هو علی صراط مستقیم ؟ (۱۶ : ۷۶)

(پھر) کیا ایسا شخص اور وہ مومن مخلص اپنے کاموں میں برابر ہوسکتے ہیں جو دنیا کو عدل کا حکم دیتا ہے اور خود بھی صراط مستقیم پر چل رہا ہے ؟

اور چونکہ دونوں جماعتوں کی تعلیم اور دعوة ایک دوسرے کے ضد اور مخالفت میں ہوتی ہے' پس ہر اعلان صداقت و دعوة الی اللہ کے موقعہ پر دونوں جماعتیں ایک دوسرے کے مقابلے میں صف آرا ہوجاتی ہیں - ایک صف کے ہاتھ میں امر بالعدل والمعروف کا علم صلح و اصلاح ہوتا ہے - دوسری صف کے اوپر منکر و فساد اور فواحش و منکرات کا جھنڈا لہراتا ہے - ایک سے امر بالمعروف و دعوة الی اللہ کی صدا اٹھتی ہے - دوسرے سے امر بالمنکر و دعوة الی الشیطان کی منادی بلند ہوتی ہے - ایک اللہ کی راہ میں اپنا خون بہاتا اور حق کیلیے جہاد کرتا ہے - دوسرا شیطان کی راہ میں لڑتا اور ظلم کیلیے قتال کرتا ہے :

الذین آمنوا یقاتلون في سبیل الله ' و الذین کفروا یقاتلون في سبیل الطاغوت (۴ : ۷۵)

مومن اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور صاحبان کفر شیطان اور اسکے خلفا و مظاہر کی راہ میں -

پس مومن اور اللہ کا ولی وہی ہے جو شیطان کے ولیوں کو قتل کرے' اور انکے فساد و طغیان سے ارض الہی کو پاک کردے ' کیونکہ اسکے ایک ہی آقا اور خداوند نے حکم دیا ہے :

فقاتلوا " اولیاء الشیطان " ان کید الشیطان کان ضعیفا ! (۴ : ۷۵)

شیطان کے دوستوں اور پجاریوں کو قتل کرو - شیطان کے مکر و فساد خواہ کتنی ہی قوی اور مہیب نظر آئیں لیکن اللہ کے ولیوں کے سامنے بالکل ہی ضعیف و بے طاقت ہیں !

اور ایسا کرنا قتل و خونریزی نہیں بلکہ عین صلح و اصلاح اور امن و نظام ہے - کیونکہ فساد و ظلم کے روکنے کیلیے جو شخص خون بہاتا ہے' وہ دنیا کا حقیقی مصلح اور محسن ہے - کیونکہ اُس نے ایک جماعت کا خون بہا کر تمام عالم کو زندگی بخشدی - اور جو شخص ظلم و فساد کو زندگی بخشتا ہے وہی دنیا کا دشمن اور انسانیت کا عدو ہے' کیونکہ چند انسانوں کی خاطر تمام انسانوں سے دشمنی کررہا ہے :

و لکم في القصاص حیاة یا اولی الالباب ! (۲ : ۱۹۳)

اور قتل کے بدلے قتل کرنے میں اے صاحبان عقل' تمہارے لیے زندگی ہے - کیونکہ ایک کو قتل کرکے اسکے شر و ظلم سے تم نے تمام دنیا کو نجات دلادی !

نیز فرمایا کہ :

و قاتلوهم حتی لا تکون فتنة و یکون الدین لله (۸ : ۳۹)

اور اولیاء الشیطان کو قتل کرو یہاں تک کہ دنیا میں فتنہ و فساد باقی نہ رہے اور دین صرف اللہ ہی کا قائم ہو جاے -

اولیاء الشیطان کا بھی کام یہی ہوتا ہے کہ وہ اُن لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو عدل و معروف کا وعظ کرتے اور اسکی منادی بلند کرتے ہیں :

و یقتلون الذین یأمرون بالقسط (۳ : ۲۱) یعنی وہ ان لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو عدل و انصاف کا حکم دیتے ہیں - پس ضرور ہے کہ داعیان حق و عدل کے ہاتھوں وہ بھی قتل کیے جائیں -

فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیه بمثل ما اعتدی علیکم ! (۲:۱۹۴)

جو تم پر زیادتی کرے' تم بھی اسی طرح اور اسی قدر اسپر زیادتی کرو تاکہ ظلم و عدوان اللہ کے بندوں کو نیست و نابود نہ کردے -

(اولیاء اللہ سے مقصود)

لیکن واضح رہے کہ " اولیاء اللہ " سے قرآن کریم کا مقصود کوئی خاص مصطلحہ جماعت " اولیاء اللہ " کی نہیں ہے' بلکہ ہر مومن صادق جس نے شیطانی قوی سے اپنے تئیں الگ کرلیا ہے اور اللہ اور اسکے رسول کے احکام کی اطاعت کرتا ہے ' وہ اللہ کے اولیاء اور دوستوں میں شامل ہوجاتا ہے - ایسے ہی لوگوں کا اِن آیتوں میں ذکر کیا گیا ہے -

البتہ اولیاء اللہ کے مقامات و مدارج کے خاص خاص حالات ضرور ہیں' اور کتاب و سنت سے ایسے مقامات کا پتہ چلتا ہے جو ایمان الہی اور ذہاب الی اللہ کے انتہائی مراتب ہیں - احادیث صحیحہ علی الخصوص صحیح بخاری کے کتاب التواضع کی حدیث " ولی " میں اسکی طرف اشارہ کیا گیا ہے - نیز حضرة فاروق رضی اللہ عنہ کو " محدث " فرمانا اسی کے ایک مرتبۂ اعلی کی صراحت تھی - لیکن اسکی تشریح کا یہاں موقعہ نہیں - اولیاء اللہ کے مدارج اس مشہور آیة شریفہ میں بیان کردیے گئے ہیں کہ : و من یطع الله و الرسول فاولائک مع الذین انعم الله علیهم من النبیین و الصدیقین و الشهداء و الصالحین - و حسن اولائک رفیقا -

وثایق و حقایق

جهـــاز ایمپـرس کی تبـاهـي

اور

مطالعـۂ قرآن حکیم کا ایک لمحـۂ فکریہ

دنیا کي نئي بحري ترقیات ' سمندرونکي قاهرانـہ تسخیر ' عظیم الشان اور آهنین جهازوں کي طیاریاں ' اور قوۃ دخاني کے احاطۂ و تسلط کے مناظر دیکھہ کر بارها مجھے خیال هوا کہ کیا دنیا کي ترقي نے قرآن حکیم کي بہت سي موثر مثالوں کا اثـر کھو دیا ہے ؟

* * *

مصیبت کا انتهائي نزول اور اسباب و تدابیر کا بکلي انقطاع انساني قلب کیلیے توجه الی الله کا ایک هي خالص اور بے ریا وقت هوتا ہے - یہ وقت اگر دنیا میں نہ آے تو شاید بہت کم هستیاں هوں جو عمر بھر میں ایک مرتبـہ بھي خدا کا نام لیں - نیکی کا حقیقي سرچشمہ خدا کا تصور ہے - اگر انسان خدا کو بھول جائیگا تو قطعاً وہ نیکي کو بھي بھول جائیگا - مگر نیکي کا درخت مصیبت هي کي آبیاري سے قائم رهتا ہے !

* * *

اگر بیماریاں معدوم هوجائیں ' اگر بے چیني کي کروٹ ' اضطراب کي آہ ' درد و بیقراري کي تڑپ ' اور درد مند بیماروں کا بستر الم باقي نہ رهے - اگر سفر کے قافلے بے خوف هوجائیں ' اور نا پیدا کنار سمندروں میں مسافروں کیلیے کوئی کھٹکا باقي نہ رهے ' تو کیا پھر بھي دنیا اتنا هي خدا کو یاد رکھیگي جیسا کہ همیشہ سے رکھتي آئي ہے ؟

اسکي سچي یاد کا مقدس وقت صرف درد دکھہ کي پر حسرت گھڑیوں هي میں آتا ہے ' اور جب وہ گھڑي ٹل جاتي ہے تو پھر تـکلیفوں کے ساتھہ تـکلیفوں کا دور کرنے والا بھي بھلا دیا جاتا ہے - یہ حوادث الیمہ اور سوانح محزنہ جو انسانوں کو همیشہ پیش آتے رهتے هیں ' یہ هولناک آتشزدگیاں ' یہ لا علاج زلزلے ' یہ هلاکت بار وبائیں ' یہ آتش فشاں پہاڑونکی آتش افشانیاں ' یہ اجسام عظیمہ کا تصادم اور کائنات بحروبر کا تلاطم و تضارب ' غور کرو کہ فی الحقیقت کیا ہے ؟ یہ هدایت انساني اور سعادت عالم کیلیے ملائکۂ معذبین هیں جو دنیا میں بھیجے جاتے هیں تاکہ دنیا کو غفلتوں سے چونکائیں ' گمراهیوں سے نکالیں ' سرشاریوں سے بچائیں : باطنہ فیہ الرحمة و ظاهرہ من قبلہ العذاب (۵۷ : ۱۳)

* * *

چنانچہ قرآن حکیم نے انسان کي اس فطرۃ کي طرف جا بجا اشارہ کیا ہے :

و اذا مسہ الشر فذو دعـاء عـریـض ! (۴۱ : ۵۱)

اور جب انسان کسي مصیبت اور شر میں مبتلا هوجاتا ہے تو اس وقت اپني سرکشي اور غفلت کو بھول جاتا ہے اور لنبي چوڑي دعائیں مانگنے لگتا ہے !

سورۂ یونس میں فرمایا :

و اذا مس الانسان الضر دعانـا لجنبہ او قاعدا او قائما ' فلما کشفنا عنہ ضرہ مر کان لم یدعنـا الي ضر مسہ ! (۱۰:)

اور جب انسان کسی دکھہ اور مصیبت میں گرفتار هوتا ہے تو خواہ کمزوري سے لیٹا هوا هو ' یا بے چیني اور اضطراب سے بے حال و مضطر بیٹھا هو ' یا هر طرف هلاکت اور بربادي کو دیکھکر حیران کھڑا هو ' کسي حال میں هو ' مگر معاً الله کي طرف متوجہ هوجاتا ہے اور بے اختیار اسے پکارنے لگتا ہے - لیکن جب هم اس کی مصیبت دور کر دیتے هیں تو پھر ایسا بے پروا هوکر چل دیتا ہے ' گویا اس نے اپني مصیبت کیلیے کبھي همیں پکارا هي نہ تھا !

سورہ اعراف ' انعام ' بني اسرائیل ' روم ' زمر ' حم سجدہ وغیرہ میں بکثـرت اس آیت کي هم مطلب آیات موجزہ و مفصلہ موجود هیں -

* * *

پھر مصیبتوں کا بھي یک ساں حال نہیں - جس مصیبت میں جسقدر مایوسي اور بے بسي زیادہ هوتی ہے ' اتني هي زیادہ الله کي طرف توجہ بھی پیدا هوتي ہے - علي الخصوص ایسے مصائب جن میں دنیوی وسیلوں اور مادي تدبیروں کي طرف سے بالکل مایوسي هو جاے اور کوئي رشتہ امید کا باقی نہ رهے - ایسے مواقع انسان کی ملکوتیت اور قدوسیت کے اصلي اوقات هوتے هیں - وہ همہ تن فریاد و دعا بن جاتا ہے ' اور انتهاء خلوص و صداقت اور حضور قلب و ابتهال و تضرع سے الله کو پکارنے لگتا ہے - لیکن جب وہ ساعت ٹل جاتی ہے تو پھر اسکي ابلیسیت عود کر آتي ہے - اس وقت کے مصائب کے ساتھہ اس هستي کو بھی بھلا دیتا ہے جسے هر طرف سے مایوس هوکر اس نے پکارا تھا : و کان الانسان کفورا (۱۷: ۶۹)

* * *

ایسے وقتوں میں سے ایک خاص سخت و شدید وقت وہ هوتا ہے جب انسان زمین کے پر امن کناروں سے دور هو جاتا ہے ' اور سمندر کی قهار و بے امان اقلیم کے اندر طوفانوں اور موجوں میں گھر جاتا ہے - جبکہ جہاز کے تختے ٹوٹنے لگتے هیں ' پانی کي چادریں هر طرف سے اٹھہ اٹھہ کر بڑھنے لگتی هیں ' اور آسمان اور سطح سمندر کے اندر کوئی هستی نہیں هوتي جو اس قریب فنا هستي کو بچاسکے اور هلاکت کے منہ سے نکال لے - اس وقت غفلت انساني کي سرکشي اور بغاوت کا سر عاجزي سے گر جاتا ہے اور یہ دیکھکر کہ اب دنیا میں کوئی نہیں جو اسے بچاسکے ' وہ دنیا کے اس مالک حقیقي کو پکارنے لگتا ہے جسکی نسبت اسے یقین هوتا ہے کہ وہ هر حال میں اپنے پکارنے والوں کو بچا سکتا ہے !

چنانچہ اسي لیے قرآن حکیم کي موثر ترین مثالوں میں ایک بڑي تعداد ان مثالوں کي ہے ' جنمیں دریا کے مایوس مسافروں کی حالت کا نقشہ کھینچا ہے ' اور دکھلایا ہے کہ کس طرح بے بسي کے عالم میں انکي فطرۃ اصلیہ ایک مافوق هستی کے تصور سے بھر جاتی ہے اور پھر جب وہ کنارے پر سلامتي کے ساتھہ پہنچ جاتے هیں تو کس طرح نسیان و ذهول عود کر آتا ہے ؟ فقال سبحانہ :

هو الذي یسیـرکم في البر و البحـر حتی اذا کنتـم في الفلــک و جرین بهم بریح طیبة و فرحوا بهـا ' جاء تها ریح عاصف ' و جاءهم المـوج من کل مـکان و ظنوا انهـم احیط بهم ' دعو الله مخلصین لہ الدین : لئن انجیتنا من هـذہ لنکـونن من الشاکرین ! فلما انجاهم اذا هـم یبغــون فی

" وہ خدا هی تو ہے جسنے خشکي اور تري میں تمهاري سیر و سیاحت کے سامان پیدا کردیے هیں - یہاں تـک کہ بعض اوقات تم جہاز میں هوتے هو اور وہ باد موافق کی مدد سے مسافروں کو لیکر چلتا ہے ' اور لوگ اسکی پر امن چال سے خوش هوتے هیں - ناگہاں هوا کا ایک جھونکا آ لـگتا ہے اور موجیں هر طرف سے امنڈ امنڈ کر محـاصـرہ کر لیتـي هیں - اس وقت لوگ سمجھتے هیں کہ اب تباهي میں آ گھرے - پس مایوسی انکے دلوں کو اسباب دنیوي کی طرف سے هٹا کر

(٢) دوسرا سر چشمۂ مفاسد ایسي' طبائع کا سوال ہے جو قواعد کي پابندي کو ضروري نہیں سمجھتیں' اور یہ مرض پہلے سے بھي زیادہ مہلک ہے - کیونکہ صحیح و صالح کاموں کیلیے جس درجہ صحیح و صالح قانون کی ضرورت ہے' اتنی ہی ایسے صالح و صحیح العمل لوگوں کی بھی ضرورت ہے جو قانون کی پابندي کریں اور انکا دماغ کسی با قاعدہ کام کے کرنے سے انکار نہ کرے - اگر ایسا نہ ہو تو پھر قانون بیکار ہے اور قواعد کی حقیقت محض بے سود - آپ بہتر سے بہتر قانون بناکر کاغذ پر لکھہ لیں' لیکن وہ صرف کاغذ ہی تک رهیگا اگر اسپر عمل نہ کیا گیا - یہی نکتہ ہے جسکی طرف قرآن حکیم نے اشارہ کیا جبکہ آغاز قرآن میں فرمایا :

ذالک الکتاب لاریب فیه ' هدی للمتقین - الم (٢ : ٢)

قرآن کریم بلا شک و شبہہ خدا کی کتاب ہے - اُن لوگوں کو ہدایت بخشنے والي ہے جو متقی ہیں اور احکام الہیہ پر عمل کرتے ہیں - مثلاً ایمان بالغیب و قیام صلواۃ و ایتاء زکواۃ -

فرمایا کہ قران " هدی للمتقین " ہے - متقي روحوں کو ہدایت دینے والا ہے - یہ نہیں فرمایا کہ " هدی للمضلین و الکافرین " ہے - یعنے گمراہوں اور کافروں کو ہدایت دینے والا ہے - حالانکہ ہدایت کي ضرورت تو گمراہوں کو ہوتي ہے نہ کہ انکو جو متقي ہیں ؟ نسخہ بیمار کو چاہیے نہ کہ تندرست کو ؟

لیکن حقیقت اسکي یہي ہے کہ کتاب الہي ایک قانون ہے - قانون اُسي کام کو درست کر سکتا ہے جو قانون کے مطابق کیا جاے اور اسکي تعلیمات عمل و نفاذ میں آئیں - لیکن اگر ایک شخص قانون کي پروا نہیں کرتا اور اسپر عمل کرنے کیلیے طیار نہیں تو ایسے شخص کیلیے وہ قانون اُسي طرح بیکار ہے جیسا اُس بیمار کیلیے دوا جو طبیب سے نسخہ لیکر اُسے استعمال نہیں کرتا ' اور ہوے طریقہ کے مطابق پرہیز کرنے کیلیے مستعد نہیں -

متقي وہ ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے اور ڈرتا رہتا ہے جو اللہ کے احکام کو مانتا اور اسپر عمل کرتا ہے - پس فرمایا کہ قران کے قانون الہي اور نسخۂ شفا ہونے میں تو کوئي شک نہیں - البتہ یہ قانون اسی کیلیے قانون ہے جو اسپر عمل کرے ' اور یہ نسخہ اسي کیلیے وسیلۂ شفا ہے جو اسے استعمال کرے : یہدي بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام و یخرجهم من الظلمات الی النور و یہدیہم الي صراط مستقیم (٥ : ١٨)

ورنہ اکثر اوقات تو گمراہوں کیلیے قانون کي موجودگي اور زیادہ موجب گمراہي ہو جاتی ہے - کیونکہ قانون سے انہیں عناد ہو جاتا ہے' اور آور زیادہ اسکي مخالفت کرنا چاہتے ہیں :

یضل بہ کثیراً و یہدي بہ کثیرا وما یضل بہ الا الفاسقین ! (٢ : ٢٦)

پس ندوہ کے موجودہ مفاسد میں اعتقاد اور عمل ' قول و فعل' قلب و اعضاء ' قانون و نفاذ ' دونوں قسم کے مفاسد موجود ہیں - اسکا دل اور جسم دونوں بیمار ہیں - اول تو اسکے پاس کوئی صحیح قانون ہي نہیں ہے جو بمنزلۂ اعتقاد کے ہے اور جسپر اعضا و جوارح کے تمام اعمال مرتب ہوتے ہیں - پھر جیسا کچھہ بھي ناقص و بے قاعدہ قانون موجود ہے' ستم پر ستم یہ کہ اسپر بھي عمل نہیں ہوتا - و للہ در ما قال :

لاگ ہو تو اسکو ہم سمجھیں لگاؤ
گر نہ ہو کچھہ بھی تو دھوکا کھائیں کیا ؟

پس اسکی بیماري نہ صرف قانون ہي ہے ' بلکہ قانون کے عمل و نفاذ کي بھي ہے - اگر ہم دیکھتے کہ جیسا کچھہ بھي قانون موجود ہے' اسکے مطابق ندوہ میں کام ہو رہا ہے تو ہمارا ماتم صرف اسي قدر ہوتا کہ قانون کي ترمیم یا تجدید کر دیں - ایک بہتر قانون بنا کر یا خود انہي لوگوں سے بنوا کر ندوہ کے سپرد کردیں اور پھر فارغ البال ہو کر بیٹھہ رہیں - لیکن بلا شدید سے اشد ہے' اور مصیبت وسیع سے وسیع تر - دستور العمل کي درستگي کے بعد صرف فروعات و جزئیات ہي میں بلکہ یکسر بنیادي اور اساسي امور میں ندوہ کا مسلمہ دستور العمل بالکل بے اثر اور قطعاً بیکار ہے - کبھي بھی کسي کو پروا نہ ہوئي کہ اقلاً اسکی موٹی موٹی دفعات اور اصولي نظم و قواعد ہي کی پیروي کرلي جاے' اور کم سے کم اس مجلس کی بنیاد اور اساس تو باقاعدہ ہوجاے -

بلا شبہ مسلمانوں کے دوسرے مجلسي کاموں میں بھي بے قاعدگیاں اور خلاف ورزیاں کیجاتي ہیں - پونا کی مسلم لیگ سے لیکر علی گڈہ کالج کے عظیم الشان ٹرسٹیوں تک کا یہی حال ہے - شاید ہي کوئي انجمن ایسي نکلے جسمیں ٹھیک ٹھیک قواعد وضوابط کي پیروي کي جا رہي ہے اور کوئي بات قابل اعتراض نہ ہوتی ہو - لیکن بے قاعدگیوں کي بھي قسمیں ہیں اور قانوني خلاف ورزیاں بھي یکساں نہیں ہوتیں - ایک بے قاعدگي جزئي اور فروعي امور میں ہوتي ہے - ایک اصولي اور اساسی امور میں -

ایک بے قاعدگي یہ ہے کہ کام اصلاً تو با قاعدہ بنیادوں پر قائم ہوچکا ہے - اساسی دفعات عمل میں آ چکي ہیں اور اسدرجہ محکم ہوچکي ہیں کہ ان میں کوئي ایک فرد واحد یا کوئي معدود جماعت تغیر و تبدل نہیں کرسکتي - لیکن اسکے طریق کار و عمل میں بعض فرعي دفعات نظر انداز کردي جاتي ہیں' یا چند اشخاص اپنی کسي خاص غرض کو حاصل کرنے کیلیے چند مخصوص قواعد کے عمل میں مانع ہونے لگتے ہیں - یا عمل کراتے بھي ہیں تو انکی اصلي حقیقت پیدا نہیں ہونے دیتے وغیرہ وغیرہ -

لیکن ایک بے قاعدگي یہ ہے کہ سرے سے کام کی بنیادي دفعات ہي پر عمل نہیں کیا گیا ہے - جن قواعد کي بنا پر اُس کام کی بنیاد رکھی گئي ہے' اور جنکے عمل میں لانے کے بعد وہ ایک انجمن اور ایک باقاعدہ مجلس بنتي ہے' سرے سے انہی کو یک قلم چھوڑ دیا ہے - نہ صرف فروعات بلکہ اصول مفقود ہیں - نہ محض طریق عمل ہی غلط ہے بلکہ عمل کیا ہي نہیں گیا ہے - سالہا سال گذرگئے لیکن ایک نظیر بھي نہیں پائي جاتي جو ان اصولی دفعات کے عمل و نفاذ کا یقین دلاے !

ان دونوں قسم کي بے قاعدگیوں اور خلاف ورزیوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے' گو بے قاعدگي دونوں ہیں - ایک شخص فرض نماز پڑھتا ہے ' سنت چھوڑ دیتا ہے - ایک کو فرض رکعتیں ادا کرنے کي بھي توفیق نہیں :

یزید سلیم والاعز ابن حاتم !

بلا شبہ پہلي قسم کی بے قاعدگي عام ہے اور بد قسمتي سے اکثر کاموں میں پائی جاتي ہے جسے دور کرنا چاہیے - لیکن ندوہ کی بے قاعدگي دوسري قسم کي بے قاعدگیوں میں سے ہے' اور اسلیے اسکي حالت مجالس و انجمن کی عام بے قاعدگیوں سے بالکل مختلف ہے :

و شتان ما بین خل و خمر!

یہ کہنا کہ یہ بے قاعدگی فلاں نے کیوں دور نہ کی اور فلاں پر اسکا الزام زیادہ ہے' بالکل بے معني ہے - سوال مفاسد کا ہے - اگر اسکا وجود ہے تو جب اور جس وقت اور جن لوگوں کو مہلت ملے انکی اصلاح کرني چاہیے - خواہ کسی عہد میں پیدا ہوئی ہوں اور خواہ زید انکا پرورش کنندہ ہو یا عمر؟

ہم ایندہ نمبر میں ایسی بے قاعدگیوں کي چند مثالیں بھی پیش کرینگے تا کہ لوگوں کو صحیح راے قائم کرنے میں مدد ملے اور سمجھہ سکیں کہ اصلاح ندوہ کے مسئلہ میں اصلی بل کہاں پڑ گیا ہے ؟

اسکے بعد اُس دستور العمل پر نظر ڈالینگے جو شائع کیا گیا ہے' اور بتلاینگے کہ وہ کس بنا پر محض بیکار ہے اور بعض اصولی امور میں تو پہلے سے بھي بدتر ہے - ندوہ کے اصل مفاسد میں سے کسی ایک فساد کی بھي اس سے اصلاح نہیں ہوسکتي - اسکے بعد مسلمان راے قائم کریں کہ ندوہ کی موت و حیات صرف انہی کے ہاتھہ میں ہے :

الارض بعیر الحق (۱۰ : ۷۲) خدا کی طرف متوجه کردیتی ھے' اور نہایت خلوص اور عبودیت کے ساتھه دعائیں مانگنے لگتے ھیں که خدایا ! اگر اس مصیبت سے تو ھمیں بچالے تو ھم پھر کبھی تجھے نه بھلائینگے اور ھمیشه تیرا شکر کرتے رھینگے !

لیکن جب خدا اُنھیں اس بلا سے نجات دیدیتا ھے تو وہ خشکی پر پہنچتے ھی سرکشی اور بغاوت کرنے لگتے ھیں' اور اپنی مصیبت کی گھڑی اور وعدے کو بھول جاتے ھیں "

* * *

قرآن حکیم نے تقریباً دس بارہ موقعوں پر یه مثال بیان کی ھے- یه اُس وقت کی مثالیں تھیں جبکه جہازوں اور کشتیوں کی سلامتی کا دار و مدار محض ھوا پر تھا' جبکه سمندر کی قہرمانیة کے آگے انسان کی بے بسی بہت ھی زیادہ تھی ' اور جبکه ھوا کی مخالفت ' سمندر کی طغیانی ' بحری راستوں کی ناواقفیت ' اور خوفناک دریائی حیوانات کی خونخواری کے مقابلے کیلیے چھوٹے چھوٹے تختوں کی کشتیاں کچھه کام نہیں دے سکتی تھیں - لیکن اب دنیا تیرہ سو برس آگے بڑھگئی ھے ' اور انسان نے اپنی مصیبتوں کو دور کرنے کیلیے محنت اور علم کے بڑے بڑے معجزات دکھلاے ھیں - اسٹیم کی ایجاد نے ھوا کی موافقت و مخالفت سے بے نیاز کردیا ھے جسکے آگے انسان کی کوئی کوشش کارگر نہیں ھوتی تھی - تمام دریائی راستے اس طرح معلوم کرلیے گئے ھیں که پچھلے زمانے کے لوگوں کو خشکی کی راھوں کا بھی اتنا علم نه ھوگا - روشنی کے منارے ' جہازوں کی دائمی آمد و رفت ' حرکت و سکون کے عجیب الخواص آلات ' بے تار کی خبر رسانی ' اور نئی نئی ایجادات و انکشافات نے دریائی سفر کو زمین کے سفر کی طرح بالکل پر امن کردیا ھے ' اور اتنے بڑے بڑے جہاز سمندروں میں ڈالے جاتے ھیں که مثل ایک پوری بستی اور آبادی کے ھوتے ھیں ' اور تمام بحری حوادث و خطرات سے بے خوف و خطر ھر طرف پھرتے اور دنیا کے ایک گوشے کو دوسرے گوشے سے منصل کرتے رھتے ھیں :

پس اگر ایسا ھی ھوا ھے تو کیا یه تمام مثالیں جو قرآن حکیم نے دریائی سفر کے متعلق دی ھیں بیکار ھوجائینگی ؟ کیا اب انسان کی عبرت کیلیے لسان الہی کے بیانات کام نه دینگے ؟ کیا انسان نے اپنی بے بسی کی مصیبتوں کو نابود کردیا' اور خدا کے پکارنے کی اُسے کچھه احتیاج نه رھی ؟

* * *

بارھا میرے دل میں یه سوالات آئے' مگر سچ یه ھے که انسان نے ابتک کچھه بھی نہیں کیا ھے - اسکے غرور اور گھمنڈ کو کچلنے کیلیے ابتک حوادث ارضیه و بحریه کا ھاتھه متحرک ھے- زمین اسی طرح بے بس کردینے والی مصیبتوں سے معمور ھے جس طرح که پہلی تھی' اور دریا ٹھیک ٹھیک اسی طرح مایوسی و نا امیدی کی ھلاکت کے بے شمار مواقع رکھتا ھے جسطرح که قران حکیم نے بتلایا ھے - مصیبت و عجز انسانی کی ایک مثال بھی ابتک بے اثر نہیں ھوئی - انسان نے بہت ترقی کی ھے' لیکن وہ خدا کے سامنے اتنک بے بس اور لاچار ھے- وہ خواہ کتنے ھی طاقتور اور ناقابل تسخیر جہاز بنالے ' لیکن جیسا که اُسکے خدا نے کہا ھے ' اُسے سمندروں کی مصیبتوں سے دو چار ھونا ھی پڑیگا - وہ طوفانوں میں ضرور گھریگا ' موجوں کے احاطے سے بے بس ھوگا ' پانی کی چادریں اسپر سے گذرینگی ' لہروں کی طغیانی اسکا محاصرہ کریگی ' بالاخر اسکو اپنے گھمنڈ اور تمرد کا سر جھکانا پڑیگا ' اور بے بس اور عاجز ھوکر خدا کو پکارنا ھی پڑیگا - ٹھیک اسی طرح جسطرح که ایسے بہت پہلے انسانوں نے خدا کو پکارا تھا جبکه وہ چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں بادبانوں کے ٹکڑے جمع کر رھے تھے ' اور سمندر کی قہرمان ھستی کے مقابلے کے لیے عظیم الشان جہازوں اور مہیب انجنوں کی جگه صرف لکڑی کے چند جُڑے ھوئے تختے اپنے ساتھه رکھتے تھے !

* * *

مصیبت کیلیے کچھه ضرور نہیں که وہ ایک ھی راستے سے آئے - حالات کے بدلنے سے وسائل و بواعث بھی بدلتے رھینگے - یه سچ ھے که اب بادبانی جہاز نہیں ھیں جنکی سلامتی ھوا کی موافقت پر موقوف تھی - تاھم بحر اطلانطک میں بہتی ھوئی برف کی کوئی نه کوئی چٹان تو اب بھی نکل آسکتی ھے جو " ٹائٹنیک " جیسی انسان کی مغرور اور عظیم الشان صناعی قوت کو فنا کردیگی ؟

اگر یه صورت بھی نہو تو خود وھی انجن جسکے اعتماد پر انسانی غرور نے تسخیر بحر کا اعلان کیا ھے ' موت اور تباھی کا وسیله بن جاسکتا ھے اور پھٹکر تمام جہاز میں آگ لگا دیسکتا ھے - جہاز " والٹرنو " کی آتشزدگی سے بربادی چند ماہ پیشتر کی بات ھے ؟

* * *

حال میں " ایمپرس آف آیرلینڈ " کی درد انگیز تباھی نے اس حقیقت کو بالکل واضح کردیا ھے - نه تو قوۃ دخانی کا عظیم الشان دیو کچھه کرسکا ' نه تو بے تار کی خبر رسانی کچھه کام آئی 'اور نه بیسویں صدی کے سائنس اور تمدن نے کچھه فائدہ پہنچایا - وہ سب کچھه ھوا جو اِن مثالوں میں قرآن حکیم نے بیان کیا ھے - دریا کی موجیں ھر طرف سے اٹھیں ' لہروں نے بڑھکے سطح جہاز پر قبضه کرلیا ' سمندر کی قہرمانیت ھر طرف سے محیط ھوگئی ' اور چند گھنٹوں کے اندر ایک ھزار تئیس متمدن انسان انتہائی بے بسی اور درماندگی کے ساتھه دریا کے اندر فنا ھوگئے - انسانی علم و ایجادات کا غرور ایک متنفس کو بھی نه بچا سکا : ما لهم من الله من عاصم !

* * *

یه ھی الحقیقت الله تعالی کے طرف سے انسانی غرور اور گھمنڈ کے پشت غفلت پر ایک تازیانۂ عبرت ھے جو کبھی کبھی حرکت کرتا ھے تا که دنیا کو معلوم ھو جاے که بڑی بڑی ترقیوں کے بعد بھی انسان اسی طرح فطرۃ کے پنجے میں ھے جیسا که خلقت کائنات کے پہلے دن تھا' اور خدا کے پکارنے کیلیے ابتک اسی طرح مجبور ھے جیسا که ھزاروں برس پہلے تھا - خواہ وہ کتنا ھی اپنی تدبیروں میں غرق اور اپنی فتح مندیوں پر نازاں ھو لیکن جسطرح خدا اُسے اپنی حفاظت کیلیے یکے بعد دیگرے نئی نئی تدبیریں سوجھاتا رھتا ھے ' اسی طرح وہ نئی نئی تدبیروں سے اسکے سر غرور کو کچل بھی سکتا ھے - ادھر کوئی نئی تدبیر بچاؤ کی نکلیگی ' اودھر قدرت ھلاک کی کسی نئی صورت کو مسلط کردیگی :

و اذا مسکم الضر فی البحر ضل من تدعون الا ایاہ فلما نجاکم الی البر اعرضتم' و کان الانسان کفورا - افامنتم ان یخسف بکم جانب البر او یرسل علیکم حاصباً ثم لا یجدوا لکم وکیلا ؟ (۱۷ : ٦۸)

" اور جب سمندر کے اندر تم مصیبت میں مبتلا ھو جاتے ھو تو جن قوتوں پر تمھیں اعتماد تھا ' ان میں سے کوئی بھی تمھارے کام نہیں آتی - تم سب کو بھول جاتے ھو - صرف خدا ھی تمھیں یاد آتا ھے - لیکن پھر جب خدا تمھیں خشکی تک پہنچا دیتا ھے ' تو اُس سے گردن موڑ لیتے ھو اور اپنی مصیبت کی گھڑی بھول جاتے ھو !

لیکن اگر تم اپنی مصیبتوں کی طرف سے مطمئن ھوگئے ھو اور سمجھنے لگے ھو که اب اور کونسی مصیبت ھم پر آسکتی ھے تو یه تمھاری بڑی ھی غفلت ھے - کیا یه ممکن نہیں که خدا تمھیں دریا کی جگه خشکی ھی میں ھلاک کرڈالے اور زمین کو دھنسا دے ؟ یا خوفناک آندھیاں چلا دے اور اُس وقت تم کسی کو اپنا مددگار نه پاؤ ؟ اسکے عذاب کی تو ھزاروں صورتیں ھو سکتی ھیں- وہ کچھه تمھاری طرح اپنے کاموں میں عاجز و درماندہ نہیں ھے "

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین (القرآن الحکیم)

Al-Hilal,
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
7-1, McLeod Street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲

جلد ۵
کلکتہ : چہار شنبہ ۵ - رمضان المبارک ۱۳۳۲ ہجری
Calcutta : Wednesday, July, 29 1914.
نمبر ٥

ربنا لا تجعلنا فتنة للقوم الظلمین، ونجنا برحمتک من القوم الکفرین! (۱۰ : ۸۶)

ربنا انک اتیت فرعون وملاہ زینة و اموالا فی الحیوة الدنیا، ربنا لیضلوا عن سبیلک، ربنا اطمس علی اموالهم واشدد علی قلوبهم فلا یومنوا حتی یروا العذاب الالیم!! (۱۰ : ۸۸)

قیمت فی پرچہ

سابق ... تجویز اور
... سے اس قیمت

" كتاب مرقوم يشهده المقربون " (۸۳ : ۱۸)

" في ذالك فليتنافس المتنافسون ! " [۸۳ : ۲۳]

السحـــر الحـــــلال

في

مجلـــدات الهـــلال

تو اے کہ محـــو سخن گستـــران پیشینی
مباش منکر " غالب " کہ در زمانۂ تست !

(۱) " الهـــلال " تمام عالم اسلامی میں پہـلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہي وقت میں دعوۃ دینیۂ اسلامیۃ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کي تجدید ' اعتصام بحبل اللہ المتین کا واعظ ' اور وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کي تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیہ ' فصول ادبیہ ' و مضامین و عناوین سیاسیۂ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے - اسکے درس قرآن اور تفسیر و بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اُردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآني سے تعلیمات الاهیہ کي محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے ' وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید و اعدی عدو مخـالفین و منـکرین تـک اسکي تقلیــــد کرتے هیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور هیں - اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جملہ ' ایک ایک ترکیب ' بلـکہ علم طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و نسج بیان اس وقت تـک کے تمام اُردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(۲) قـرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الالهیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا اور حاوي سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپني خصوصیات کے لحاظ سے کوئی دوسري مثال تمام عالم اسـلامی میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام هندوستـان میں پہلي آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکي تمام سیاسي و غیر سیاسي معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کي تلقین کی ' اور سیاسی آزادي و حریت کو عین تعلیمات دین و مذهب کي بنا پر پیش کیا - یہاں تـک کہ دو سال کے اندر هی اندر هزاروں دلوں ' هزاروں زبانوں ' اور صدها اقلام و صحائف سے اس حقیقت کو معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ هندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادي و عملی الحاد کے دور میں توفیق الہی سے عمل بالاسلام والقرآن کي دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا ' اور بلا ادنی مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار مشککین ' مذ مذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام ' راسخ الاعتقاد مومن ' صادق الاعمال مسلم ' اور مجاهد في سبیل اللہ مخلص هوگئے هیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر کے شہر هیں جن میں ایک نئي مذهبي بیداری پیدا هوگئی ہے : و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد في سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاهر کیے ' وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و مرحمت خاص ہے -

(۶) طالبان حق و هدایت ' متلاشیان علم و حکمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الاهیہ و علوم نبویہ ' غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئي نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکي خبریں اور بحثیں پراني هوجاتی هوں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے ' جن میں سے هر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے ' اور هر زمانے اور هر وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید هوتا ہے -

(۷) چھہ مہینے میں ایک جلد مکمل هوتي ہے - فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجي ابتدا میں لگا دی جاتي ہے - ولایتي کپڑے کي جلد ' اعلی ترین کاغذ ' اور تمام هندوستان میں وحید و فرید چھپائي کے ساتھہ بڑي تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلي اور دوسري جلد دوبارہ چھپ رهي ہے - تیسری اور چوتھي جلد کے چند نسخے باقی رهگئے هیں - تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھي جلد میں (۱۲۵) سے زاید هاف ٹون تصویریں بھي هیں ' اس قسم کي دو چار تصویریں بھي اگر کسي اردو کتاب میں هوتی هیں تو انکی قیمت دس روپیہ سے کم نہیں هوتي -

(۹) با ایں همہ قیمت صرف پانچ روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کي اجرت ہے -

بہت ممکن ہے کہ الهــلال کی قیمت بڑھا دی جاے - اگـر ایســا هوا تو پھـر مکمل جلـدوں کی قیمت بھی زیادہ هـــو جائیگـــی

Telegraphic Address-"Alhilal" Calcutta
Telephone Nº 648
AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
14 Mcleod Street,
CALCUTTA.
Yearly Subscription, Rs 8
Half yearly .. Rs 4-12

الہلال

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ — ۸ — روپیہ
ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

نمبر ۵

کلکتہ: چہار شنبہ ۵ شعبان ۱۳۳۲ ہجری
Calcutta Wednesday July, 29. 1914

جلد ۵

شہداے ادرنہ کی یادگار

یہ اس جدید عثمانی درسگاہ کا مرقع ہے جسے شہداے ادرنہ کی یادگار میں غازی انور پاشا نے ادرنہ (ایڈریا نوپل) میں قائم کیا ہے - اور جسکے ساتھہ ہی پس ماندگان جنگ کے لیے ایک دارالیتامی کی بھی بنیاد ڈالی ہے - اس مرقع کیلیے ہم مرزا محمود علی بیگ وکیل ہائی کورٹ حیدر آباد کے ممنون ہیں جنھوں نے سفر قسطنطنیہ کے اثنا میں اس مدرسہ کی زیارت کی ' اور اس مرقع میں بھی دھنی جانب ہندوستانی لباس میں موجود ہیں -

مسئلہ قیام الہلال

گذشتہ نمبر میں ہم نے اضافۂ قیمت اور فرصت یک ماہہ کے متعلق آخری تجویز بعرض شوری پیش کی تھی اور معاونین کرام سے درخواست کی تھی کہ بصورت اختلاف بہت جلد اپنی راے سے اطلاع بخشیں -

اس وقت تک متعدد تحریریں اتفاق و منظوری کی آچکی ہیں جیسا کہ ہمیں احباب کرام کے لطف و کرم سے امید تھی - مخالفت میں صرف ایک بزرگ نے راے دی ہے -

اب ہم چاہتے ہیں کہ جن حضرات کا سال خریداری جون یا جولائی کے کسی ہفتہ سے شروع ہوا ہے اور ۸ روپیہ کے حساب سے انھوں نے قیمت روانہ کی ہے یا وی - پی - وصول کیے ہیں' وہ ۱۲ - روپیہ قیمت تصور فرماکر بقیہ روپیہ خود ارسال فرمادیں یا وی پی بھیجنے کی اجازت دیں - انمیں سے اکثر حضرات نے لکھا تھا کہ ۱۲ - روپیہ کا وی پی بھیجا جاے لیکن چونکہ اس وقت تک کوئی آخری راے قرار نہیں پائی تھی' اسلیے انکے نام حسب معمول ۸ - روپیہ کے حساب سے وی - پی - روانہ کیے گئے - اب جبکہ انکی تجویز اور اظہارات کریمانہ کے مطابق مجبوراً قیمت بڑھانے کا فیصلہ ہوگیا ہے' تو یہ خواہش بیجا نہیں اگر کی جاے کہ وہ اسی سال سے اس قیمت

تار کا پتہ - ادرشہ

نواب ڈھاکہ کي سرپرستی میں

— :*: —

یہ کمپنی نہیں چاھتي ہے کہ ھندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رھیں اور ملک کي ترقي میں حصہ نہ لیں لھذا یہ کمپني امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ہے : —

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگي ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگي جس سے موزہ اورگنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسي مشین دیگي جسمیں گنجي تیار ھوگي جس سے روزانہ ۲۵روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنـي ھر قسم کے کاٹے ھوے اون جو ضروري ھوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتي ہے - کام ختم ھوا - آپکے روانہ کیا اور اسي دن روپے بھي مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ھي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ھیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجھے اُن چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ہے -

مس کشم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتي ھوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماھواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتي ھوں -

نواب نصیر الـممالک مرزا شجاعـت علی بیگ قونصـل ایـران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپني کو میں جانتا ھوں - یہ کمپني اس وجہ سے قائم ھوئي ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپني نہایت اچھی کام کر رھي ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتي ہے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر ھر شخص کو مفید ھونے کا موقع دیتي ہے - میں ضرورت سمجھتا ھوں کہ عوام اسکي مدد کریں -

چنـد مستنـد اخبـارات ھنـد کی راے

— * —

بنگالي — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپني نے بنائے ھیں اور جو سودیشي میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ھیں اور بناوٹ بھی اچھي ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتي چیزونسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلي نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپني نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپني کي پوري حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ھوسکتا ہے -

برنچ سول کورٹ روڈ سنگاپل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا

ادرشہ نیٹنـگ کمپني ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتـہ

فیصله کرنا چاهیے که آینده مقامي دباؤ اور تلقینات و وساوس سے اس مسئله کو کیونکر محفوظ رکها جاے ؟

اشتہار میں بڑے زور سے اپنا یه بہادرانه کارنامه بهی لکها هے که هم نے درخواست میں مولانا عبد الباري صاحب کے کسي تار کا حواله دیا تها که "بوقت تعمیر اسلامي جذبات کا لحاظ رکها جائے" مگر معلوم نہیں که اسلامي جذبات سے مقصود کیا هے ؟ اگر "اسلامی جذبات" سے مقصود چند مسلمانوں کے جذبات هیں تو اسمیں شک نہیں که گذشته فہرست خطابات میں ان جذبات کا کافي لحاظ رکها گیا ' اور اگر آینده بهي مسلمانوں کو استرضاء کفر ونفاق کي توفیق ملی تو انشاء الله بہت کچهه لحاظ رکها جائیگا - لیکن اگر اسلامی جذبات سے وه جذبات مراد هوں جنکا لحاظ ۲ - جولائي اور ۱۱ - اگست کو رکها گیا تها ' تو هم سمجهتے هیں که مسلمان اب اپنے جذبات کي رعایت کے معني اچهي طرح سمجهه چکے هیں ' اور وه مسٹر ٹائیلر کو اس بارے میں مزید احسانات کیلیے زحمت دینا نہیں چاهتے -

یه بالکل ایک واضح بات هے که مسجد کی زمین کا جو فیصله کیا گیا اس سے حقیقت بین مسلمانوں کو ذرا بهی اطمینان نه هوا ' اور اگر بہت سے رزولیوشن اظہار شادمانی کے پاس کیے گئے تو لاکهوں مسلمان غم و غصه میں متالم و متاسف بهی رهے - تاهم بار بار اطمینان دلایا گیا که فت پاتهه کي تعمیر کے وقت کوئی نه کوئی ایسی بات ضرور کي جائیگي جس سے ایک حد تک حکم شرعی کا تحفظ هو جائیگا ' اور صرف یهي سبب هے که بڑي بڑي شدید مخالفتوں کے طوفان جو اس فیصله کے متعلق اٹهنے والے تهے ' بڑي دقتوں کے بعد سمجها بجها کے روکے گئے - پهر کیا اب فیصله کرانے والوں کا یه فرض نہیں هے که وه اپنے تئیں مسلمانوں کے آگے تکمیل کار و ایفاء مواعید کا ذمه دار سمجهیں ' اور مسجد کے معاملے کو اپنے هاتهوں میں لیکر آخر تک پہنچائیں ؟

اشتہار میں یه بهي لکها هے که متولیوں نے صرف اس منظوري کیلیے نقشه پیش کیا تها که وبسراے کے فیصله کے خلاف تو نہیں هے ؟ اول تو یه محض جهوٹ هے اور اسقدر صریح جهوٹ جس سے زیاده بیباکانه جهوٹ نہیں هو سکتا - نقشه کا پیش کرانا محض اندرونی تلقینات و وساوس کا نتیجه تها جو متصل و پیهم جاري نهیں ' اور اسی کیلیے شیخ کریم احمد لکهنو اور دهلي گیا تها تا که کسي طرح آور لوگوں کو بهي اپنا ساتهی بنا لے - جب اس میں کامیابي نه هوئي تو پهر یه کیادي کی گئی که تین ممبروں کا کورم قرار دیکر ایک براے نام جلسه قرار دیدیا اور نقشه منظور کرکے پیش کردیا -

لیکن اگر بالفرض اسے تسلیم بهی کرلیا جاے ' جب بهي سوال یه هے که متولیوں کو کس قانون اور عدالت نے مجبور کیا تها که خواه مخواه نقشه کلکٹر کے سامنے پیش کریں ؟ اسکی ضرورت هي کیا تهی ؟ حسب قاعده میونسپل بورڈ میں پیش هوتا ' اور پهر اسکے بعد حکام کو بهي مداخلت کا موقع حاصل تها - جو کچهه هونے والا هوتا هو رهتا -

پهر اس حماقت پر انسان روے یا هنسے ؟ ابتدا میں تو یه نادان شخص یه لکهتا هے که منظوري کیلیے کلکٹر صاحب بہادر کو نقشه دکهلایا گیا ' مگر آخر میں کہتا هے که "نقشے طیار کراے جارهے هیں - اس وقت تک طیار نہیں هوے هیں جو میونسپلٹي میں داخل کیے جاتے"

سوال یه هے که اگر نقشے ابتک طیار نہیں هوے هیں تو وه کمبخت نقشه کونسا تها جو کلکٹر صاحب کي "غریب پرور" پیشگاه میں به معیت "خاں صاحب" و "خان بہادر" حاضر کیا گیا ؟

مدارس اسلامیه

باز گو از نجد و از یاران نجد

دستور العمل ندوة العلماء

هم نے گذشته نمبر میں ندوه کے مفاسد پر نظر ڈالتے هوے انهیں دو قسموں میں منقسم کردیا تها - ایک اصل قانون اور کانسٹي ٹیوشن کے مفاسد - دوسرا عدم نفاذ قانون کا افساد عظیم که جیسا کچهه دستور العمل موجود هے ' اسپر بهي عمل نہیں هوتا - پہلي قسم کي چند مثالیں دي نهیں - دوسري قسم کي مثالیں پیش کرنا باقی هیں -

دستور العمل کی خلاف ورزیوں کي مختلف صورتیں هیں - هم صرف چند نہایت اهم اور بنیادي باتوں کو لے لینگے - اگر جزئیات و عام طرز عمل کو پیش نظر رکهیں تو یه داستان بہت طول طویل هے -

مثلاً دستور العمل حال کي دفعه ۵ هے .

" رکن ندوة العلما وه شخص هوگا جسکو جلسهٔ انتظامیه مندکره دفعه ۱۵ منتخب کرے "

دفعه ۱۵ جسکا اس دفعه میں حواله دیا هے یه هے :

" ندوة العلماء کی تین قسم کی مجلسیں هونگي : مجلس انتظامی ' مجلس خاص ' مجلس عام "

اسکے بعد " رکن " کے متعلق حسب ذیل بیان اور هے :

" (الف) رکن وه شخص منتخب هوسکے گا جو علاوه خیرخواه ندوة العلماء هونے کے طبقهٔ علما یا مشائخ میں سے هو - تقریر یا تحریر میں با کمال مشہور هو ' یا کسي قسم کي قابلیت خاص رکهتا هو - (ب) هر رکن پابند اداے زر چنده کم از کم دو روپیه سال هوگا بشرطیکه مجلس انتظامي اسے مستثنی نه کردے "

اِن دفعات سے واضح هوا که ندوة العلما کي ترکیب تین قسم کے ممبروں سے هے : ممبران انتظامي ' ممبران خاص ' ممبران عام -

ممبران عام وه هیں جو اقلاً دو روپیه سالانه دیں ' اور علما و مشائخ سے هوں ' مقررین و کاملین میں سے هوں ' یا کوئی اور نمایاں قابلیت رکهتے هوں -

ایسے ممبروں کو مجلس انتظامیه حسب دفعه ۱۵ " منتخب " کریگی -

لیکن لوگ اس واقعه کو سنکر حیرت و تعجب سے چیخ اٹهینگے که ندوة العلماء میں آجتک دستور العمل کي اس بنیادي اور اساسي دفعه تک پر کبهي عمل نہیں کیا گیا ' اور آجتک مجلس انتظامي نے نه تو ارکان کو کبهي باقاعده منتخب کیا هے اور نه انکی کوئی فہرست بنائي هے ' اور نه ان میں سے کسي شخص کو اسکا احساس اور خیال هے !

جس مجلس کے کارکنوں کا یه حال هو که آجتک ممبروں کا انتخاب تک نهوا هو اور کسي رکن انتظامي کو اسکا حس بهي نهو ' ظاهر هے که اس سے عام دفعات قانون کي پیروي اور دیانت دارانه پابندي کي کیا امید کی جاسکتي هے ؟

کو منظور کریں ' اور بقیه قیمت روانه فرمادیں - اگر انکی قیمت ششماهي تهي تو جدید اضافه کے بعد ۶ - روپیه - ۱۲ - آنه قیمت شش ماهي هوگی -

یه ممکن تها که نیا اضافه آینده ششماهي جلد سے قرار دیا جاتا لیکن اس صورت میں دفـتر کي مشکلات کو اس سے کچهه بهي فائده نه هوتا - اصلي سوال تو موجوده مالی مشکلات اور نقصانات کا ہے - اگر قیمت بڑهانے کے بعد اس وقت مدد نه ملي تو یه اضافه بحالـت موجوده بالکل بے سود هوگا -

هم ایک مرتبه اور احباب کو یقین دلانا چاهتے هیں که قیمت کی زیادتي بڑي هي مجبوري کے عالم میں کی گئی ہے - اگر همارې پہلی تجویز تکمیل تک پہنچ جاتی تو هم کبهی بهی ایسا نه کرتے - اب بهی اس اضافے کو محض عارضي اور موقت سمجهتے هیں اور جس وقت اسکي اشاعت مطلوبه تعداد تـک پہنچا دي جائیگی هم معاً اسکی قیمت کم کردینگے ' اور بهت ممکن ہے که سابق سے بهي زیاده تخفیف هوجاے -

همیں احباب کرام کی اُس محبت و لطف سے جسکی ناقابل فراموش شهادتیں اپنے دل میں محفوظ پاتے هیں ' پوري امید ہے که انپر یه اضافه شـــاق نه گذریگا کیونکه انهیں کے اصرار کی تعمیل کی گئی ہے ' اورجون اور جولائی کے تمام قدیم و جدید خریدار نئی قیمت کے حساب سے بقایا روانه کردینگے -

مسئـلـۂ اسـلامیـــۂ کانپـــور

فریب کذب و افســـاد افـتـراء

جبکه بڑے بڑے عقلمند و دانا ' مدبر و هوشمند ' داراے علم و فضیلت ' صاحبان تجربۂ و خبرۃ ' نفس و شیطان کے استیلاؤ تسلط سے مجبور هوکر بے وقوفوں کی سي باتیں ' بچوں کی سی نا دانیاں ' اور دیوانوں کی سی هرزه سرائیاں کر بیٹهتے هیں ' تو بساطي بازار کانپور کے دو شخصوں کی ناداني پر افسوس کرنا لاحاصل ہے ' جنهوں نے گذشته هفتے اپنی مجرمانه بے بسي سے عاجز آکر کذب و افتراء کے دامن میں پناه لینی چاهي ہے ' اور یه دیکهکر که عین موقعه پر مسجد کا معامله انکے هاتهه سے نکل گیا ہے ' الهـــلال کے بیانات کی تغلیط کیلیے ایک اشتهار شائع کیا ہے - حالانکه اگر ان میں قبول هدایت کي ایک رائی برابر بهی صلاحیت باقی هوتی ' تو بریت کی کذب پرستي کی جگه توبۂ و اعتراف کا طریق صالح و مسلک

مومنین اختیار کرتے : وطبع علی قلوبهم فهم لا یفقهون (۹ : ۸۸)

جهوٹ انسان کی ایک عالمگیر کمزوری ہے اور کروڑها انسان اسمیں مبتلا هیں ' لیکن کذب و افترا کی بے باکانه جسارت فقدان ایمان کا وه مرتبۂ بلند ہے جو هر کذب پرست کو نصیب نهیں هو سکتــــا :

ایں شقاوت بزور بازو نیست !

مگر تعجب ہے که مسجد مچهلي بازار کے دو متولیوں کو صرف ایک سال کی حیات نفاق آمیز و پرستش ائمۂ کفر سے یه مرتبۂ بلند کیونکر حاصل هوگیا ؟

شیخ مجید احمد نے اپنے دستخط سے جو اشتهار شائع کیا ہے اسمیں نهایت بے باکی اور دلیری کے ساتهه لکها ہے که " بعد مشورۂ راجه صاحب محمود آباد ' مسٹر محمد علی ' مولوی فضل الرحمن و چند مسلمانوں کے ' جولائی کو ایک نقشه فٹ پاتهه کا ... . صاحب کلکٹر بهادر کیخدمت میں پیش کیا گیا "

اس عبارت کا صاف مطلب یه ہے که انهوں نے جو کچهه کارروائی کی وه مندرجۂ صدر اشخاص کے مشورے سے کی - اگرچه یه بیان عقلاً بهی صحیح نهیں معلوم هوتا تها ' اور شیخ مجید احمد اور اسکے رشتۂ نفاق کے حقیقی بهائی کریم احمد کی تمام پچهلی کارروائیاں پیش نظر تهیں ' تاهم خیال هوتا تها که ایک شخص خواه کتنا هی آبرو باخته اور ایمان فروش هو ' لیکن اسطرح ایک چهپے هوے اعلان میں یکسر جهوٹ بولنے سے ضرور شرمائیگا - کچهه نه کچهه اسکی اصلیت ضرور هوگی - اسی خیال سے هم نے نامبرده اشخاص سے پہلے تحقیق کرلینا چاها - اور بذریعه تار دریافت کیا -

مسٹر محمد علی لکهتے هیں : " مجید احمد کا بیان بالکل غلط اور گمراه کن ہے - کریم احمد میرے پاس آیا تها لیکن میں نے اُسے موجوده کارروائی کے بالکل خلاف مشوره دیا ' جسپر عمل نهیں کیا گیا "

سر راجه صاحب محمود آباد لکهتے هیں : " اس کارروائی میں میرے مشوره یا راے کو ذرا بهی دخل نهیں "

مولانا عبد الباری صاحب فرنگی محلی کا بیان ہے : " مجهے اس کارروائی کی کوئی اطلاع نهیں "

مولوی سید فضل الرحمن تار دیتے هیں : " میري نسبت مجید احمد کا بیان بالکل غلط ہے - هرگز هرگز میرا یه مشوره نه تها "

اب ذرا اس شخص کے جهوٹ بولنے کی همت دیکهو که لاکهوں مسلمانوں کو علانیه دهوکا دینے سے نهیں شرماتا ' اور کیسی ماتم انگیز اخلاقی و ایمانی موت اسپر طاري هوگئی ہے که چار مسلمانوں کی نسبت تهمت و افتراء کرنے کے خلاف کوئی ایمانی صدا اسکے دل سے نهیں اٹهتی ؟ چند منافقین مفسدین کی وسوسه اندازي اور بعض شیاطین الانس کے پیهم القاء ابلیسی نے اُسے اس طرح اپنے قابو میں کرلیا ہے که نه تو مسلمانوں کے دل سے کسی بات کو سونچ سکتا ہے ' نه مسلمانوں کی آنکهوں سے کسی چیز کو دیکهه سکتا ہے ' اور نه مسلمانوں کے کانوں سے کسی آواز کو سن سکتا ہے - بلکه از فرق تا بقدم ایک خول ہےکیا ہے ' جسکے اندر سے صرف " حضور ' فیض گنجور ' غریب پرور سلامت " هی کی روح بول رهی ہے :

انهم اتخذوا الشیاطین اولیاء من دون الله و یحسبون انهم مهتدون (۷ : ۲۹) کاش ان دونوں کی آنکهیں اپنے اوپر روئیں اور انکا دل اپنے ایمان و صداقت کی موت پر ماتم کرے !

بهر حال هم اس اشتهار کے حصے پر زیاده وقت ضائع کرنا نهیں چاهتے که یه کوئی چیز نهیں ہے ' اور اگر کچهه ہے تو صرف مسلمانوں کی بد بختی ہے که جس مسجد کیلیے موجوده سنین میں انهوں نے سب سے زیاده جان و مال کا انفاق و ایثـــار کیا هو ' وه صرف ان لوگوں کے هاتهوں میں چهوڑ دي گئی ہے ' تاکه چند بے حقیقت شرارتیں لاکهوں مسلمانوں کو احمق بنائیں ' اور بالاخر کام کرنے والوں کو اُن کے پیچهے مارا مارا پهرنا پڑے ' اور انکی مخاطبت میں وقت ضائع کرنا پڑے -

یه سچ ہے که ان لوگوں کیلیے ۱۱ - اگست کے مسٹر ٹائیلر کی نگه مهر بڑی قیمتي ہے ' مگر انهیں یاد رکهنا چاهیے که مسلمانوں کیلیے ۱۱ - اگست کا خون بهي محض بے قیمت نهیں ہے اگرچه بد قسمتی سے اسے بے قیمت بنایا گیا - وه کسی طرح بهی راضی نهیں هوسکتے که اس مسئله کی آخریں منزل کو بغیر جد و جهد انتهائي کے چهوڑ دیں !

پس في الحقیقت اصلي سوال شیخ مجید احمد و کریم احمد کے اعلانات و مزخرفات و مکذوبات کا نهیں ہے ' بلکه مسجد کے مقدس حصۂ متنازع فیه کي تعمیر کا ہے - اور اب فوراً هم کو اسکا

۱۳۳۰

" دار الجمـــاعـــة " كـي تاسيس

شهر رمضان الذي انزل فيه القران !

" و اذ يرفع ابراهيم القواعد من البيت و اسماعيل : ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم ! ربنا و اجعلنا مسلمين لك و من ذريتنا امة مسلمة لك ' و ارنا مناسكنا و تب علينا ' انك انت التواب الرحيم ! " (۲ : ۱۲۲)

الحمد لله که توفيق الهي مسبب الاسباب هوئی' اور گذشته اتوار کے دن که رمضان المبارک کا آغاز تھا ' عصر و مغرب کے درمیاني وقفه میں حزب الله کے " دار الجماعة " کا بنیادي پتھر نصب کردیا گیا : ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم !

(مسئلۂ تعمیرات)

" حزب الله " کے تمام کاموں کی تکمیل کیلیے سب سے مقدم کام ایک مرکزي دارالجماعة کي تاسیس تھی - بغیر اسکے نه تو جماعة کے مختلف مدارج کي تعلیم و تربیت کا انتظام هوسکتا تھا ' اور نه اخوان جماعة کي مجتمعه مجاهدات کا سلسله شروع هوسکتا تھا -

اسکي تکمیل کي آسان اور قدرتي صورت تو یه تھی که عام طور پر چنده کي فهرست کھولي جاتي ' یا اقلاً جو مخلصین ملت جماعة میں شریک هو چکے هیں ' انکو اطلاع دي جاتی که وہ ایک ابتدائي رقم کا اس کام کیلیے انفاق کریں - اگر ایسا کیا جاتا تو الحمد لله اخوان جماعة کا اتنا وسیع حلقه موجود هے که دو هفته کے اندر ایک گرانقدر رقم جمع هو جاسکتي تھي -

آجکل کے تمام کاموں کا طریق عمل یهي هے - لیکن یه کام ابتدا سے جس اسلوب پر اٹھایا گیا هے اور اسلاف صالحین و مومنین اولین (الذین سبقونا بالایمان - رضي الله عنهم و رضوا عنه) کے جو نمونے پیش نظر هیں ' الحمد لله وہ اس سے بہت ارفع و اعلی هیں که اس کام کو رسمي طریقوں سے آلوده کیا جاے - انجمنوں کے چندوں اور ممبري کي فیس کے روپیوں سے کالج بن سکتے هیں ' اور لوگوں کو اسکولوں کے بورڈنگ هاوسوں میں کرایه دیکر رکھوایا جا سکتا هے لیکن دین کي خدمت نہیں هو سکتي - خدا کے کاموں کیلیے صرف خدا کے بخشے هوے جوش اور دل کے خود بخود اٹھے هوے ولولوں هي کي ضرورت هے - چندوں کی فهرستوں کي رقمیں دل کا ولوله اور قربانی کا عزم کہاں سے لائینگي ؟ همارے لیے خدمت دین و ملت کا اصلي اسوۂ حسنه صحابۂ کرام اور مومنین اولین رضوان الله علیهم اجمعین کي زندگي هے - بلا شبه ان میں سے ایک ایک مومن قانت نے اپنا تمـام مال و متاع راہ حق میں لٹا دیا ' اور بلا شبه جماعتوں اور گروهوں نے مل جلکر بڑے بڑے ملي جهادوں اور اسلامي دفاعوں کے سازوسامان کي فراهمي میں حصه لیا ' مگر اس طرح نہیں که لوگوں سے چندے لکھوائے گئے هوں اور فهرستوں پر جبر آمیز الحاح و التجا سے دستخط کرائے گئے هوں' بلکه حالت یه تھي که خدا نے انکے دلوں کو خود بخود خدمت حق کیلیے کھولدیا تھا - اور انکے سینوں کا انفاق في سبیل الله کیلیے کچھه اسطرح انشراح هوگیا تھا که خود انحضرة صلی الله علیه وسلم بارها انھیں روکتے تھے اور حقوق اعزاء و اقارب کا خیال دلاتے تھے ' مگر وہ اپنا تمام مال و متاع لا کر آپکے قدموں پر نثار کردینا چاهتے تھے ! حضرت صدیق رضی الله عنه کا انفاق سب کو معلوم هے - جب آپ سے پوچھا گیا که گھر میں کیا چھوڑ آے هیں ؟ تو فرمایا که الله اور اوسکے رسول کو :

آنکس که ترا جوید ' جانـرا چـه کند ؟
فرزند و عیال و خان و مان را چه کند ؟
دیوانه کنی هـر دو جهـانش بخشي
دیوانۂ تو هر دو جهـاں راچه کنـد ؟

یهي وہ درجۂ عظیم اور مقام رفیع تھا' جسکي بنا پر انحضرة نے فرمایا تھا : " اني احب ابابکر لا بکثرة صلاته و لا بکثرة صیامه ' ولکن بشي وقع في قلبه " میں ابو بکر کو دوست رکھتا هوں مگر نه تو اسلیے که وہ بہت نماز پڑھتا هے ' نه اسلیے که بہت روزہ رکھتا هے بلکه صرف اُس چیز کے لیے جو اسکے دل میں هے - ان الله لا ینظر الی صورکم و اعمالکم و لکن ینظر الي قلبکم و نیاتکم !

معمورۂ دلے اگـــرت هست بازگـــوے
کیں جا سخن به ملک فریدوں نمی رود !

غربة اولی و عود الی الغربة

اسلام کي ابتدا غربت سے هوئي تھي' اور اُسے غربت میں دوباره مبتلا هوے کي خبر دیگئي هے - بدء الاسلام غریباً وسیعود الي الغرباء - آج پھر اسلام پر غربة اولی کا سا عالم چھا گیا هے - پس وهي مومنین مخلصین اسکے سچے خادم هوسکتے هیں' جو اسکے عهد ابتدائي کے خادموں اور جاں نثاروں کی طرح اپنے جان و مال کو اُسپر نثار کردینگے - آج اگر هر طرف ابو سفیان اور ابو جهل کی ذریة نے دیار اسلامیه کا احاطه کرلیا هے ' تو ضرورت هے که مهاجرین مکه اور انصار مدینه کے متبعین صادقین بھی هر طرف پیدا هوجائیں' اور اگر دشمنوں نے دوباره حمله کیا هے تو دوستوں کو بھي دوباره نکلنا چاهیے - آج همیں نه محض مامون الرشید کا بیة الحکمة فائده دیسکتا هے ' نه صرف صلاح الدین

دهلی میں ۹ مئی کی شام کو ایک جلسۂ شوریٰ حسب تحریک نواب محمد اسحاق خان صاحب منعقد هوا تها - اسمیں اکثر حضرات ندوہ و عہدہ داران حال موجود تھے اور انکے سامنے ایک ایک کرکے اصلاح طلب امور بیان کیے گئے تھے - مغرب کے بعد کی صحبت میں جب اس مسئلۂ کو پیش کیا گیا تو مسٹر ظهور احمد وکیل لکهنؤ و رکن انتظامی ندوۃ العلما نے جواب دیا کہ " چونکہ آجتک کسی شخص نے هم سے اسکا مطالبہ نہیں کیا ' اسلیے جلسۂ انتظامیہ نے ممبر منتخب نہیں کیے "!! اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ جب تک عام پبلک ندوہ سے اپنا حق بزور و جبر طلب نہ کریگي ' اس وقت تک اسکے حقوق پا مال هوتے رهینگے - اور مجلس کي اساسي و بنیادي دفعات تک پر عمل نہیں کیا جایگا !

یہ جواب اس لحاظ سے تو صحیح ہے کہ اب پبلک اسي اصول پر عمل کرنا چاهتي ہے اور ندوہ کو اشخاص سے واپس لینے کیلیے آمادہ هوگئي ہے ' لیکن اس سے ارکان ندوہ کے اخلاق و اصول کا جو ثبوت ملتا ہے ' وہ نہایت مکروہ و افسوس ناک ہے -

یہ تو ارکان عام کا حال تھا - ارکان انتظامیہ کا حال اس سے بهي زیادہ تمسخر انگیز ہے -

مجلس انتظامیہ سے مقصود مینجنگ کمیٹی ہے - یہي کمیٹي مجالس کا جزو کل انجام دیتی ہے ' اور اسي کے ممبر اسکي هستي کے اصلی ارکان و جوارح هوتے هیں - ندوہ کا کانسٹي ٹیوشن اس اصول پر قرار دیا گیا ہے کہ مینجنگ کمیٹی کے ممبروں کا انتخاب دو سال کیلیے هونا ہے - پس انکی مدت کے ختم هونے کے بعد پھر از سر نو انتخاب هونا چاهیے - ممبروں کی تعداد ندوہ کے سابق و حال ' دونوں دستور العملوں میں ۳۵ یا ۳۶ رکھي گئی ہے - لیکن دار العلوم کے سنگ بنیاد رکھنے کے موقعہ پر ایک بے قاعدہ جلسہ کرکے ۱۵ ممبر اور بڑھا لیے گئے تھے - اسطرح ۳۶ کی جگہ اب ۵۱ سمجھي جاتي ہے -

تمام دنیا میں دو سالہ یا سہ سالہ ممبروں اور عہدہ داروں کے انتخاب کے یہی معنی سمجھے جاتے هیں کہ کسی عام تر گروہ سے ایک خاص تعداد کے اعضاء منتخب کیے جائیں ' اور دو سال کے بعد یا تین سال کے بعد جب انکا زمانہ ختم هوجاے تو پھر از سر نو انتخاب کیا جاے - اس انتخاب میں اگر سابق هي کے ممبر اور عہدہ دار پھر دوبارہ منتخب هوگئے تو وهي ممبر هوجائینگے - ورنہ نئے اشخاص رائیں حاصل کرکے اپنے تئیں منتخب کرائینگے -

لیکن ندوہ میں انتخاب کے معني یہ سمجھے گئے هیں کہ ایک مرتبہ جو شخص انتظامي ممبر منتخب هوجاتا ہے گو قانوناً وہ صرف دو سال کے لیے هوتا ہے ' لیکن عملاً لائف ممبر هوتا ہے - جب ۳۶ یا ۵۱ ممبروں کا زمانہ ختم هوتا ہے تو وهی لوگ باهمدگر رائیں دیکر پھر اپنے تئیں منتخب کرلیتے هیں ' اور جب چاهتے هیں اور آدمیوں کیلیے بهي رائیں دیدیتے هیں '

لیکن ایسا کرنا قانون کي هنسی اور مجلس کا تمسخر ہے - اور اس درجہ کي خلاف ورزي ہے جس سے زیادہ قانون کي خلاف ورزي تصور میں نہیں آسکتی - جو لوگ دو سال کیلیے منتخب هوے هیں ' بمجرد انقضاء مدت دو سالہ ' انکي ممبري ختم هوجاتی ہے اور اسکے بعد وہ ممبر رهتے هي نہیں - پس نہ تو انهیں ووٹ دینے کا حق هوتا ہے اور نہ وہ کسي طرح کی باقاعدہ کارروائي کرنے کے مجاز هیں - اسکے بعد پھر از سر نو انتخاب هونا چاهیے اور کسي دوسري جماعت کي آواز اسکے لیے حاصل کرني چاهیے - اگر دوبارہ وهي لوگ منتخب هوجائیں تو البتہ رکن انتظامي هیں - لیکن جبکہ وہ ممبر رهے هي نہیں تو انکا ووٹ کیا معني رکھتا ہے ؟

۹ - مئی کے جلسۂ شوریٰ منعقدۂ دهلي میں جب یہ مراتب پیش کیے گئے تو تمام جلسہ حتی کہ حضرات ندوہ کے اعوان و انصار تک حیرت و تعجب سے دم بخود رهگئے ' اور تمام ارکان ندوہ میں سے ایک شخص بهي کوئي معقول جواب نہ دیسکا ' اور بالآخر تسلیم کرنا پڑا -

اصل یہ ہے کہ ندوۃ العلما میں قانون اور عمل عرصے سے الفاظ مهمل هیں - مولانا شبلی نعماني ' شیخ عبد القادر - بي اے ' بابو نظام الدین ' خواجہ غلام صادق وغیرہ ارکان نے اندر هي اندر اسے درست کرنا چاها - ایک جماعت انکي مخالف هوگئي - وہ انکی مخالفت میں قانون کي جگہ خود مختاري اور بے قاعدہ جتھا بندي سے کام لیتي رهي - مذهبي الزامات کو آلۂ کار بنایا گیا ' اور هر سعی اصلاح کي جو اس جانب سے ظهور میں آئي مخالفت هوئي - نتیجہ یہ نکلا کہ آٹھہ برس کي نئي جد و جهد میں بهي ندوہ کا نظام درست نہوسکا - مولانا شبلي نے غلطي یہ کی کہ ان تمام باتوں کو گوارا کرتے رهے ' اور همیشہ یہ خیال کیا کہ کسی نہ کسي طرح کام کو چلاتے رهنا چاهیے - وہ سمجھے کہ دار العلوم کے اندر کام کرنے کی مهلت ملتی رهے تو کافي ہے - حالانکہ جس وقت تک ایک چیز کا کانسٹي ٹیوشن هي درست نہو ' اس وقت تک وہ کیونکر مستحکم هوسکتا ہے ؟

چند موٹي مثالیں قانوني خلاف ورزیوں کي اور بهي هیں جنهیں اس سے پہلے بہ تفصیل بیان کیا جاچکا ہے ' اور انکي واقعیت کو جلسہ شوریٰ دهلي میں حضرات ندوہ کو تسلیم کرنا پڑا - مثلاً ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - جولائی سنہ ۱۹۱۳ کے جلسۂ خاص و انتظامی میں جو کارروائي کي گئي ' وہ نہ صرف دستور العمل ندوہ کے خلاف تهي بلکہ مجالس و مجامع کے عام قوانین و نظام کے لحاظ سے بهی یکسر باطل ہے -

(حاصل مطالب)

ان چند مثالوں کے پیش کرنے سے مقصود یہ تها کہ ندوہ کا مسئلہ صرف قانون کے نقائص هي کا نہیں ہے بلکہ اسکے عمل کا بهي ہے - موجودہ حالت میں نہ تو دستور العمل درست ہے اور نہ دستور العمل پر کوئي عمل کرتا ہے - اب اگر اسکي اصلاح اور درستگي هوسکتي ہے تو صرف اس طرح کہ پہلے ایک صحیح اور صالح قانون بنایا جاے ' اور پھر اُن وسائل کو بهي عمل میں لایا جاے جنکے بعد ندوہ کا قانون صرف روئدادوں کے ساتھہ تقسیم کردیے یا دفتر کي کہنہ الماریوں میں غذاے کرم هونے کیلیے نہ رهجاے بلکہ اسپر ٹھیک ٹھیک عمل بهی هو - اور جس طرح ایک اسلامی مجلس کو نظام شرعی و دیني کے مطابق هونا چاهیے ' ٹھیک ٹھیک اسي طرح وہ اپنے کاموں کو انجام دے -

اگر ایسا هوگیا تو ندوہ کا نظام درست هوجائیگا اور اغراض و مقاصد کو تجربۂ کار کی ویسی مهلت نہ ملسکے گی جیسی کہ اب تک بدبختانہ ملتی رهی ہے - اسکے بعد اسکے مقاصد کی حقیقی تکمیل اور اسکے کاموں کی معنوي روح عمل کا مسئلۂ اهم و اعظم ہے جسپر متوجہ هونا چاهیے ' لیکن جب تک نظام درست نہوگا اور استبداد و خود مختاري اور شخصیت و حکومۃ مطلقہ کا شجرۂ خبیثہ بالکل جڑ سے کاٹ نہ دیا جائیگا ' اس وقت تک هر طرح کی تخم ریزي اور آبپاشی اس سر زمین میں بالکل بیکار هوگی -

آئندہ نمبر میں هم ترمیم شدہ دستور العمل پر نظر ڈالینگے -

چاھیے' اور پبلک کي طرف سے کوئي ایسي دمه داري نہیں لے لینی چاھیے جو اصل مقصد میں خلل انداز ھو اور جسکے بعد کام' وقت' مصالح عمل' اور مقتضیات پر نظر نہیں رکھي جاسکے' بلکه تاجـروں اور دکانداروں کي طرح ھر وقت شراکت داروں کو بتلاتے رھنا پڑے که کیا کام کیا جا رھا ھے؟ کیونکر کیا جا رھا ھے؟ اور اس وقت تـک نحویل میں کتنا آیا ھے؟

اس طرح تمام قومی کام کیے جاسکتے ھیں مگر دعوۃ و تبلیغ کے کام نہیں ھوسکتے جن میں بسا اوقات متجسس سوالوں کا جواب دینا بھي جائز نہیں ھوتا :

کیں زمیں را آسمانے دیگر ست !

ان تمام باتوں سے بھي بڑھکر یه که اس وقت تک تجویزوں کے اعلان اور اعانتوں کے غلغلوں کے بہت سے نجربے ھوچکے - اب ایک ایسا تجربه بھي کرنا چاھیے که پہلے کام شروع ھوجاے اسکے بعد لوگوں نو اعانت کي دعوت دي جاے -

(اذا اراد الله شیئاً هیئا له اسبابه)

سو الحمد لله که الله تعالی کي توفیق راهنماے کار ھوئي - اس نے اسکا سامان حسب التجا و آرزو خود بخود دردیا' اور وہ اپنے دروازوں کے سائلوں کو کبھي دوسـروں کے دروازوں پر نہیں بھیجتا:

و من یتـوکل علی اللـه فہو حـسـبـه (۳ : ۶۵)	اور جس نے الله پر بھروسه کیا سو الله کی اعانت و نصرت اسکے لیے بس کرتي ھے!
الیس اللـه بکاف عبـده (۳۹ : ۴۲)	اور کیا اسکے خزائن رحمت اسکے بندے کیلیے کافي نہیں که وہ اسے دوسروں کے دروازوں پر بھیجے ؟

دارالجماعة کیلیے سب سے پہـلا سوال زمین کا نھا - زمین کا مسئاله کلکته اور بمبئي میں جس درجه مشکل مسئله ھے اُسکا اندازہ صرف وھي لوگ کرسکتے ھیں جنھیں ان شہروں میں رھنے کا اتفاق ھوچکا ھے -

قیمت کے بعد پھر دوسرا اھم سوال زمین کے محـل و موقع کا نھـا - اس کام کیلیے سب سے پہلی شرط یـه تھی که زمین شہـــر سے باھـر اور آبادي سے دور ھـو - دلوں کی بستی ھمیشه ویرانوں ھی میں آباد ھوئی ھے' اور شہروں کی آبادي سکون خاطر اور استغراق قلب کے کاموں کیلیے سب سے بڑا مہلکه ھے - آبادي کے پر شور میدانوں میں کام کرنے سے پہلے ضرور ھے که باھر کی خاموشی اور سناٹے میں اپنے تئیں طیار کرلیا جاے' کیونکه شہروں کے انـدر صرف انھی لوگوں نے کام کیے ھیں جنھوں نے شہروں سے باھر اپنی زندگی کا کچھه حصه بسر کرلیا ھے - بلا شبه شہروں کی رونق بڑي ھي کار آمد اور قیمتي ھے مگر کاموں کے اتمام کیلیے نه که آغاز کیلیے -

بعض مصالح عظیمه کی بنا پر دار الجماعه کیلیے کلکته ھی کو سردست منتخب کرنا پڑا تھا' تاھم ضرور تھا که آبادي کے کسي غیر آباد کنارے میں اسکے لیے جگه نکلتي -

ابسے اٹھارہ سو برس پہلے رومیوں کے عظیم الشان شہر انطاکیه کے ایک کنارے سے دعوۃ حق کي صدا اُٹھي تھي - وہ ایک پاک روح تھي جس نے لوگوں کو نبیوں اور رسولوں کے اتباع کي طرف بلایا تھا' اور کہا تھا که اُن بتوں کي پوجا چھوڑ دو جو تمہیں کچھه بھي نفع و ضرر نہیں پہنچا سکتے :

وجاء من اقصی المدینة رجل یسعی' قال یا قوم اتبعوا المرسلین اتبعوا من لا یسئلکم اجراً وهم مهتدون - وما لی لا اعبد الذی فطرني و الیه ترجعون ؟ ءاتخذوا من دون الله آلهة ان یردن الرحمن بضر لا تغن عني شفاعتهم شیئاً ولا ینقذون - (۳۶ : ۲۳)	اور شہر کے کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ھوا بڑھا - اس نے کہا که اے میري قوم کے لوگو! سچائي کے اِن رسولوں کے حکموں کو مان لو' ایسے لوگوں کی اطاعت کرو جو تمھیں گمراھي سے نجات بخشتے ھیں اور پھر اپني محنت اور خدمت کا کوئي بدله بھي نہیں مانگتے - مجھے کیا ھوگیا ھے نه میں ایسي کھلي اور صریح تعلیم سے آنکھیں بند کرلوں اور جس پروردگار نے مجھے پیدا کیا ھے اسکي پرستش سے انکار کروں؟ حالانکه تم سب اُسي کی طرف لوٹا کر لاے جاؤگے -

رومیوں کے عظیم الشان شہر کے کنارے سے یه آواز اُٹھي جبکه خدا کے رسولوں کو جھٹلایا جا رھا تھا اور احکام الہیه کی ھنسي اڑائي جارھي تھي - اس نے "امنت بربکم" کا اقرار کیا' اور سچے رسولوں کي پیروي کی راہ میں اُن بڑي بڑي دنیوي سزاؤں اور جسماني عقوبتوں کي پروا نه کی جو بت پرستوں کی آبادي میں خدا پرستوں کو دي جا رھي تھیں - حتی که اسي راہ میں شہید ھوگیا - کلکته بھي آج ھندوستان کي سب سے بڑي آبادي ھے اور دنیا خداے واحد کو بھلا کر ضلالت و باطل پرستی کے بہت سے بتوں کو اسکي جگه دے رھي ھے - پس آؤ که ھم سب بھي یک جا مجتمع ھوں' تا که شہر کے ایک کنارے سے نمودار ھوکر رسولوں کے اتباع کي دعوۃ دیں' اور مقدس حکموں کے ایمان و عمل کي پکار بلند کرکے خدا کے بندوں کو خدا کي طرف بلائیں - عجب نہیں که ھمـاري عاجز و درماندہ بندگي قبول کرلي جاے' اور انطاکیه کي اُس شہیـد روح کي طرح ھم بھی بشارت پائیں :

قیل ادخلی الجنه ! قال یا لیت قومي یعلمون بما غفرلي ربی وجعلني من المکـرمین ! (۳۶: ۲۵)	پس اسے بشارت ملی که جنت کي حیـاۃ طیبه میں داخـل ھوجا ! اس وقت اس نے کہا که کاش میـري قوم جانتی که میـرے پروردگار نے مجھے کس طرح بخش دیا اور اپنے نوازے ھوؤں میں شامل کرلیـا !

وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ، هُوَ اجْتَبٰكُمْ ، وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ، مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرٰهِيمَ ، هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ ، وَتَكُونُوا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ، فَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ ، وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلٰكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ ! (۲۲ : ۷۸)

(مخلص قدیم حاجی مصلح الدین صاحب)

چنانچه الله تعالی نے اسکا یه سامان کیا که مخلص و محب قدیم جناب حاجي مصلح الدین صاحب کو اس خدمت جلیل و عظیم کیلیے بلا تحریک و تشویق خود بخود طیار کردیا - انکي ملکیت میں ایک وسیع قطعۂ زمین شہر کے مشرقي کنارے میں موجود تھا - یـه حصه برخلاف شہر کے تمام اطراف کے اب تک نسبتاً غیر آباد ھے' اور حدود میونسپلٹي سے کچھه فاصلے پر واقع ھے - حاجي صاحب نے اس خدمت کیلیے اس قطعه کو وقف کردیا -

حاجی صاحب موصوف کے تعلقات اس فقیر کے خاندان سے نہایت قدیمی ھیں' اور اُس زمانے سے ھیں جبکه اب سے چالیس سال پہلے حضرۃ والد مرحوم پہلي مرتبه مکۂ معظمه سے کلکته تشریف لاے

ايوبي کي تلوار اور نه ابن سبکتگیں کا خزانه - کیونکه یه درمیانی عهد کي کڑیاں تهیں اور اب هم پهر اپني ابتدائی غربت کي طرف هت آے هیں - هم کو اُن سب کي جگه مهاجرة و ذهاب الی الله کا وه ولوله چاهیے جو جعفر طیار نے هجرة حبشه میں دکهلایا - هم کو وه خلوص و جاں نثاري چاهیے جو غارثور میں صدیق اکبر اور اسد الله الغالب نے دکهلائي : اذ یقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا - هم کو وه جوش انفاق في سبیل الله چاهیے جو هجرت مدینه کے دن انصار مدینه نے دکهلائي ' اور اپنے مهاجر بهائیوں کو اپنا گهر بار تک سونپ دیا : فسوف یاتی الله بقوم یحبهم و یحبونه - هم کو وه جذبهٔ جهاد اور عشق قتال فی سبیل الله درکار هے جسکي لسان الهی نے مدحت سرائی کی : اذلـة علی المومنین اعزة علي الکافرین - یجاهدون في سبیل الله و لا یخافون لومـة لائم (   ) هم کو وه بهائیوں کي سي برادري اور سپاهیوں کی سی فوج چاهیے جسکی نسبت وحی الهی پکار اتهي تهی :

اشداء علی الکفار رحماء بینهم ! کافروں کیلیے نہایت سخت مگر آپسمیں نہایت رحم والے !

هم کو " بدر " چاهیے اور هم " احد " کے دامن کے متلاشی هیں - همارے دکهه کی دوا انصار مدینه کی اُن عورتوں کے پاس هے جو اپنے سات سات عزیزوں کی موت کی خبر سنتی تهیں ' مگر محبوب رب العالمین کی سلامتی کا مژده انکی آنکهوں کو اشکبار هونے کی جگه خوشی سے چمکا دیتا تها - هم مردوں کو اُن جاں فروش ججلـه نشینوں کے آگے گرنا چاهیے جو اپنے سینوں کو تیروں کي بارش سے چهلنی کردیتی تهیں مگر رسول الله کے جسم مبارک کے سامنے سے نہیں هتتی تهیں که مبادا دشمنوں کا نشانه اُس وجود مقدس کو صدمه نه پهنچادے جسکے قیام سے تمام کرۂ ارضی کی سعادت کا قیام هے !!

ربنا لا تجعلنا فتنة للقوم الظلمين ، ونجنا برحمتك من القوم الكفرين ! (۱۰ : ۸۶)

ربنا انك اتيت فرعون وملاه زينة واموالا في الحيوة الدنيا ، ربنا ليضلوا عن سبيلك ، ربنا اطمس على اموالهم واشدد على قلوبهم ، فلا يؤمنوا حتى يروا العذاب الاليم ! ! (۱۰ : ۸۸)

من و دل گر فدا شـدیم چــه باک
غرض انـــدر میاں سلامت اوست !

همارے اسلاف کرام میں بڑے بڑے فاتح ' بڑے بڑے سلاطین ' اور بڑے بڑے مالک خزائن و اموال گذرے هیں مگر اب هماري زندگي بغداد کے دار الخلافة اور دهلي کے تخت عظمت و جلال کي یاد میں نہیں هے ' بلکه مدینه کي ایک خس پوش مسجد کے فقراؤ صعالیک کی یاد کے اندر هے - الله اکبر ! وه فقراء مقدسین که انکا واسطه دیکر سید المرسلین حضرة الهي میں دعاء فتح مانگتے تهے !

وکان رسول الله صلی الله علیه و سلم یستفتح بصعالیك المهاجرین !

مگر آه ' میں تنها هوں اور میرے دل کا ساتهی کوئي نهیں - کس کے پاس جاؤں اور جو سمجهتا هوں وه کسے سناؤں ؟ نه تو قسطنطنیه میں اُن صداؤں کیلیے کان هیں ' نه رود نیل کا کناره انکے لیے طیار هے ' اور نه اس کفر زار هند کي گلیوں میں کوئي راهگیر هے جو ان صداؤں کے سننے کیلیے ٹهر جاے :

کس زبان مـرا نمي فهمـد
بعزیزاں چــه التمـاس کنم ؟

زمانه جن کاموں میں مبتلا هے اور کام کرنے والي قوتیں جن راهوں میں بهتک رهے هیں ' وه همیں کچهه بهي نفع نہیں پهنچا سکتیں - لوگوں نے نه تو منزل مقصود کو پایا هے اور نه اُسکي راه هي پهچاني هے - مکان معلوم هو تو راه میں بهتک جانے کا چنداں غم نہیں ' کیونکه کبهي نه کبهي تهیک راه پر لگ هی جائینگے - لیکن مصیبت یه هے که اپنے گهر هی کو بهول بیٹهے هیں - پهر راه خواه کتني هي پر فضا اور خوشنما هو ' مگر جس قدر چلتے رهینگے ' منزل سے دور هي هوتے جائینگے - کیونکه راه اچهي هے مگر منزل فراموش کردي گئي هے - ممکن هے که کسي عالیشان محل کے دروازے پر پهنچ جائیں مگر اس طرح چلکر همیں همارا گم شده جهونپڑا تو نہیں ملسکتا !

عجب مصیبت هے - نه تو کهول کر بیان کیا جاسکتا هے اور نه بغیر کہے چین پڑتا هے :

مثال ما لب دریا و آب مستسقي ست
دهند شوق ولے رخصت نظر نه دهند !!

الله کے هاتهه میں هے که وه تنهائي کو جماعة سے ' انفراد کو کثرت سے ' غربت کو عظمت سے ' اور التجاؤں کو اجابت سے بدلدے : ولقد نصرکم الله ببدر و انتم اذلة !

(اتباع اسوة " محمد رسول الله و الذین معهم ")

بهر حال آج جو کام مختلف شاخوں میں هو رهے هیں ' اُنهیں هونے دو - لیکن خدمت دین و ملت کیلیے ضروري هے که اپنے عزائم کو بلند کرو ' اپني نظروں کو سامنے سے هتا کر اوپر کرو ' اپنا قبلهٔ رخ سامنے کے مناظر کو نہیں بلکه عقب کی چهوتي هوئي منزلوں کو بناؤ ' اور اپنے تمام کاموں میں صحابهٔ کرام اور سلف صالح کي پیروي و اتباع کی حقیقت ثابته پیدا کرو - خواه وه مسئلهٔ مال و متاع هو ' یا مسئلهٔ جان و دل - خواه وه کاموں کا آغاز هو یا ارادونکا اتمام ' اور خواه ' وه امن کی طیاري هو یا جنگ کی پکار -

اس سلسلے میں روپیه کي فراهمي کا مسئله بڑا هي نازک مسئله هے - یه ظاهر هے که هر طرح کے کاموں کیلیے اسکي ضرورت هوتي هے اور دعوة و تبلیغ اور اعلاء کلمه و تحریک ملت کے کام بهي بغیر اسکے انجام نہیں پا سکتے - لیکن ساتهه هي اسکا وجود اور اعانة کا عام پهیلاؤ طرح طرح کے مهلکات و موانع کا موجب بهي هو جاتا هے ' اور همتوں کیلیے اسمیں بڑي هي تهوکریں اور نیتوں اور طمانینوں کیلیے اسمیں بڑے هي خدشات هیں -

سب سے زیاده یه که کام کا دار و مدار دل کي جگه جیب پر هوجاتا هے ' اور نیتوں اور ارادوں میں وه سکون و انشراح باقي نہیں رهتا جو بغیر اسکا قدم درمیان آے لوگوں کو حاصل هے - اسلیے اولاً اس طرح کے کاموں کي ابتدا کو تو ضعفاء قلوب کیلیے آزمایش نه بنانا.

عـالم اسـلامى

مسئلۂ اصلاح و تجديد علوم اسلاميه

بخارا ميں دعـوۂ اصـــلاح کا آغاز

بخارا اسلام کے تمدن و تہذيب ' علم و فضل ' جاه و جلال ' عظمت و شوکت کا نہايت قديم مرکز هے - اب اگرچه دنيا کے سامنے تمدن و تہذيب کے دوسرے مناظر آ گئے هيں ' اسليے وه اسلام کي تمـام تمـدني يادگاروں کي طرح بخـارا کو بھي بھـول گئي هے ' ليکن بخارا کي خاک سے جس درجه کے اهل کمال پيدا هوے ' جس پايه کے فضلاء اوٹـهے ' اسلامی مصنفـات و قرون علميه ميں جيسا عظيم الشان حصه انهوں نے ليا ' تاريخ اب تک اسکا تذکره ادب کے ساتهه کرتی هے ' اور جب کبهي اسلام کے قديم علوم و فنون کي مرثيه خواني کي جاتي هے ' تو بخارا کے اوراق اشک سوئي کيليے اپنے دامن کو پهيلا ديتے هيں !

يه سچ هے که بخارا کی قديم عظمـت ' دولت و ثروت ' اور زرخيزي کے افسانے اب داستان پارينه هوگئے هيں ' ليکن اگر هم اونکو ياد دلانا چاهيں تو کسي مطول تاريخ کی اوراق گرداني کي ضرورت نہوگي ' بلکه خواجه حافظ کا ايک مصرعه کافی هوگا :

بخال هندوش بخشم سمرقند و بخارا را

اگـرچه انشيـاء و يورپ کی زبانوں ميں اختـلاف هے ' اور فرانس و جرمنی کی طرح روس نے مشرقي علوم و فنون کے احياء و ترويج ميں بهت زيادہ شهرت حاصل نهيں کی هے ' تاهم اوسکو حافظ کا يه مصرعه ضرور ياد تها ' اور ايشياء کي فياضي کی داستان کا خلاصه اوسکے پيش نظر تها ' جس سے وه اب کام لے رها هے - يورپ کا دامن حسن و جمال دولت و ثروت کے سميٹنے کي غير معمولی وسعت رکهتا هے - بخارا ميں روسي عورتيں بکثرت آتي هيں ' اور اپنے خال و خط دکها کرکهتي هيں که تمهارے آباء و اجداد نے فياضي کا جو معيار قائم کرديا تها ' تم بهي اُسے قائم رکهو - انسان بے قابو هو جاتا هے ' اور کهتا هے که هم اس سے بهي اعلى معيار قائم کرسکتے هيں :

ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم

چنانچه بخارا ميں فسق و فجور کا بازار گرم رهتا هے ' حدود شرعيه بالکل معطل هوگئے هيں جس نے هوا و هوس کا ميدان اور بهي وسيع کرديا هے اور وه برابر پانوں پهيلاتي جاتي هيں ' من يتعد حدود الله کی وعيد کسی زبان سے نهيں نکلتی !

عملي نتائج کے لحاظ سے بخارا کي قديم علمي عظمت بهي اخلاقي حالت کی طرح پامال اور مذهبي حدود کي طرح بے اثر هے - قديم علمي ترقي کا افسانه صرف تاريخ کے اوراق و بطون ميں باقي رهگيا هے - يا دلوں ميں هے ' يا زبانوں پر هے - مگر افسوس که اعمال ' اور اعمال کے نتائج ميں اس کهوئي هوئي دولت کا سراغ نهيں لگ سکتا !

بخارا کي موجوده تعليمي حالت نهايت افسوسناک هے - مدارس قائم هيں ' تعليم جاري هے ' طلباء پڑهتے هيں ' اساتذه پڑهاتے هيں - ايک نصاب تعليم بهي هے - ليکن تعليم کي وهي فرسوده حالت هے جسکا رونا اسقدر رويا گيا هے که اب روتے هوے هنسي آتي هے - نصاب تعليم ميں قدماء کي ايک کتاب بهي نهيں - علوم و فنون ميں کمال پيدا کرنے کي جگهه محض فقه و فروع کي کتابي تعليم پر قناعت کرلي گئي هے - قران و حديث کے ساتهه بالکل اعتناء نهيں ' علوم شرعيۂ حقيقيه کا علم و فهم يکسر مفقود هے - موجوده علوم و فنون و موجوده ضروريات کا مطلق لحاظ نهيں رکها جاتا - غرض هندوستان کی جو حالت هے اور جس غرض سے ندوة العلماء قائم کيا گيا تها ' وهاں کا بهي يهي حال هے ' اور حالات کے لحاظ سے اسي قسم کے اصلاح کي ضرورت هے -

ليکن مسلمانوں کو خوش هونا چاهيے که حال ميں والي بخارا نے اس ضرورت کي طرف غير معمولي توجه مبذول کي هے ' اور اس طرز تعليم کو بدلنا چاها هے جو علوم اسلاميه کے قالب کو ديمک کي طرح کها رها هے -

هندوستان ميں چند اصلاح طلب علماء نے اس ضرورت کو محسوس کيا تها اور قديم طرز تعليم کي اصـلاح کرنا چـاهي تهی ' ليکن افسوس که ندوة العلماء انهی کے هاتهوں برباد بهی هوگيا - تاهم ندوے نے گو خود کوئي عظيم الشان تبديلي پيدا نه کی هو ' مگر اسکے اس فخر کو کوئي چهين نهيں سکتا که جو فرض تمام عالم اسلامي حتی که جهل اباد بخارا و خيوا تک ميں آج محسوس کيا جا رها هے ' اسکي تشخيص کی توفيق سب سے پہلے اسی کي نباض نظر و فکر کو ملي !

ليکن بخارا کے علمی جمود کا يه کتنا شرمناک منظر هے که جب والي بخارا کو اصلاح تعليم کا خيال پيدا هوا تو بخارا کي تمـام جغرافيائي وسعت اور قديم مدارس و جوامع کی چار ديواريوں کے اندر سے ايک هاتهه بهی نه اوٹها که جو کچهه والی بخارا کے دل ميں تها اوسکو عملی قالب ميں لاکر نماياں کرديتا - بخارا کے تمام علما اس کام سے عاجز و درمانده تهے - مجبوراً ترکستان و قفقاز کے روشن خيال علما طلب کيے گئے - اب انکی ايک خاص کميٹی اس غرض سے قائم هوئی هے - ترکستان کے علماء عالم اسلامی ميں نهايت روشن خيال اور معتدل الفکر هيں - ان ميں نه تو جمود و تقليد کا وه اشتداد هے که اصلاح کو کفر و بدعت قرار ديں ' اور نه الحاد و تفرنج کي وه روشن خيالي هے که اصلاح کے نام سے تخريب دين و شريعت کا عمل شيطاني انجام ديں - اسليے اميد هے که يه کميٹی اپنا مقصد صحت و اعتدال فکر کے ساتهه پورا کريگی !

مسلمانوں کو اس علمي انقلاب کا خير مقدم کرنا چاهيے - کيونکه ايک کهوئي هوئي دولت ڈهونڈهي جا رهی هے ' اور ايک گڑا هوا خزانه کهودا جا رها هے - اگر مل گيا تو هر مسلمان اوسکا کليد بردار هوسکتا هے ' بشرطيکه سعي جاري رهے اور ارباب اصلاح کا قدم جادۂ حقيقت و عمل سے نه ڈگمگاے -

اس تحريک کے عملی نتائج سے اگر قطع نظر بهی کرلی جاے جب بهي يه خيال بجاے خود اس قدر رقيع هے که والی بخارا کے چهرے پر هر مسلمان کو محبت آميز نگاه ڈالني چاهيے -

تھے - والد مرحوم کو انکي محبت و خلوص پر بڑا ھي اعتماد دیا گیا تھا ' اور وہ ھمیشہ انکے جوش ایماني اور محبت دیني کو اور لوگوں کے سامنے بطور نمونے کے پیش کیا کرتے تھے - اس سلسلۂ ارشاد اور اخوان طریقت کي خدمت و اعانت میں بارھا انھوں نے بڑي بڑي گرانقدر رقموں سے انفاق کیا ' مگر سچ یہ ھے کہ " حزب اللہ " کے دارالجماعہ کي تاسیس کا شرف ان تمام خدمات سے بدرجھا ارفع و اعلیٰ تھا ' اور جزو کے مقابلے میں کل کا حکم رکھتا تھا - پس کچھہ شک نہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل مخصوص ھے کہ اس خدمت کي توفیق بھي بالآخر انھي کے حصے میں آئي :

و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ' واللہ ذوالفضل العظیم !

پھر صرف اتنا ھي نہیں ' بلکہ دار الجماعہ کي عمارتوں میں سے دار الارشاد کي تعمیر کے تمام مصارف بھي انھوں نے اپنے ذمے لے لیے ھیں اور یہي سب سے زیادہ مقدم و اھم عمارت تھي : الذین ینفقون اموالھم في سبیل اللہ ثم لا یتبعون ما انفقوا منا و لا اذی ' لھم اجرھم عند ربھم و لا خوف علیھم و لا ھم یحزنون ! (۲۶۴:۲)

(دار الارشاد)

بالفعل " دار الجماعہ " کو صرف تین عمارتوں میں تقسیم کیا گیا ھے تاکہ جلد سے جلد کام شروع ھوسکے - بقیہ عمارات کیلیے کافي زمین مناسب و موزوں تقسیم کے ساتھہ چھوڑ دي گئی ھے -

اولین عمارت " دار الارشاد " ھے جسکو آجکل کي اصطلاح میں لکچرروم یا ایوان درس سمجھنا چاھیے - یہ ایک بہت بڑا و سیع ھال ھوگا جسمیں بہ یک وقت کئي سو آدمیوں کے درس کي گنجایش ھوگي - تعلیم و ارشاد کا صیغہ بغیر اس عمارت کے شروع نہیں ھوسکتا تھا ' اسلیے اسے مقدم رکھا گیا - حاجی صاحب نے علاوہ زمین کے اس عمارت کے تمام مصارف بھي اپنے ذمے لیلیے ھیں -

دار الارشاد کے بالکل سامنے ایک نہایت خوشنما اور شاندار مسجد ھے جسکي تعمیر گذشتہ سال ختم ھوگئي - مسجد کا ھال ۵۰ فٹ لنبا ھے اور ایک وسیع صحن اسکے علاوہ ھے - مسجد مقدس کی تعمیر سب پر مقدم تھي ' سو الحمد للہ وہ مکمل موجود ھے -

دار الارشاد کے ساتھہ ھي کتب خانہ ھوگا اور اس عاجز نے ارادہ کرلیا ھے کہ اپنا ذاتی کتب خانہ وھیں منتقل کردے -

دار الارشاد اور کتب خانے کے دونوں جانب مسلسل کمروں کي قطاریں ھونگي - جنمیں سامنے برآمدہ ' عقب میں غسل خانہ ' اور وسط میں ایک کشادہ کمرہ ھوگا - اسکے لیے اتني جگہ موجود ھے کہ انشاء اللہ بہ یک وقت کئي سو آدمیوں کے رھنے کي جگہ نکل آئیگی - سر دست کام کے جلد جاري کردینے کیلیے اقلاً ایک سلسلہ مکمل ھوجانا چاھیے ' تاکہ ایک کافي تعداد دعاۃ و مہاجرین کي وھاں مقیم ھوسکے - ایک بڑے کمرے کي لاگت ایک ایک ھزار روپیہ قرار پائي ھے ' اور امید ھے کہ اللہ تعالیٰ بہت سے ایسے لوگوں کو بھیج دیگا جو کم از کم ایک ایک کمرہ کی تعمیر اپنے ذمے لے لینگے -

(تاسیس دار الارشاد)

جناب حاجي صاحب کا اصرار شدید تھا کہ جہاں تک جلد ممکن ھو بنیادي پتھر نصب کردیا جاے ' مگر بعض وجوہ سے میں تاخیر کررھا تھا -

لیکن اسی اثناء میں رمضان المبارک کا ورود ھوا - یہ وہ ماہ مبارک ھے جو برکات سماویہ کے نزول کا منبع اور سعادت عالم کے آغاز کا عہد اولیٰ ھے - : شھر رمضان الذي انزل فیہ القرآن !

پس اس ماہ مبارک سے بڑھکر دار الجماعہ کي تاسیس کیلیے اور کونسا وقت مبارک و میمون ھوسکتا تھا ؟ چنانچہ اتوار کا دن اس غرض سے قرار پایا اور عین اُس وقت جبکہ چودہ گھنٹے کي بھوک پیاس کے بعد افطار کے وقت کا انتظار تھا ' اُن ادعیۂ مقدسہ کي تلاوت کے بعد جو دین حنیفی کے باني اول نے خانۂ ساتھہ جو ایک مومن و مسلم زندگي کي حقیقي التجائیں اور آرزوئیں ھیں ' دارالارشاد کا سنگ بنیاد نصب کردیا گیا -

(دعاے موسوي)

سنگ بنیاد نصب کرنے کے بعد تمام حاضرین نے جناب الھی میں مکرر دست نیاز اٹھایا - افطار کے وقت میں صرف چند منٹ باقي رھگئے تھے اور ایک عجیب و غریب وقت متبرکۂ الھیہ کے برکات و افضال اور خشوع و تضرع کا ھر شخص کو احساس روحانی ھو رھا تھا - اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے وہ دعاے جلیل و عظیم بے اختیار ھماري زبانوں پر جاري کردي جو حضرۃ موسیٰ اور انکے ساتھیوں نے مانگی تھي - جبکہ انھیں مصر سے نکلنے کی جگہ مصر ھي میں اپنا گھر بنالینے اور تبلیغ و تبشیر کے ذریعہ قوم کو طیار کرنے کا حکم دیا گیا تھا ' اور جبکہ فرعون کے ظلم و طغیان سے اسرائیل کي نسل عاجز و درماندہ ھوگئي تھي :

ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین ! ونجنا برحمتک من القوم الکافرین ! و اوحینا الی موسیٰ و اخیہ ان تبوا لقومکما بمصر بیوتا واجعلوا بیوتکم قبلۃ واقیموا الصلواۃ و بشر المومنین - وقال موسیٰ : ربنا انک اتیت فرعون وملاء زینۃ و اموالاً فی الحیاۃ الدنیا ' ربنا لیضلوا عن سبیلک ' ربنا اطمس علی اموالھم واشدد علي قلوبھم فلا یومنوا حتي یروا العذاب الالیم (۳۰ : ۸۸)

اس عہد کے مظلوم مومنوں نے دعا مانگي کہ " اے ھمارے پروردگار ! ھمیں ان ظالموں کے ظلم کا تختۂ مشق نہ بنا اور اپني رحمت سے ھمیں کفار کے تسلط سے نجات دے ! " اسکے بعد ھم نے حضرۃ موسیٰ اور انکے بھائي کي طرف وحي بھیجي کہ مصر میں اپنی قوم کي ھدایت و ارشاد اور تحریک و تبلیغ کیلیے گھر بنالو اور اُنھیں کو اپنی عبادت گاہ قرار دو اور صلوۃ الھی کو قائم کرو ' اور اس طرح ارباب ایمان کو خوشخبري دو کہ فرعون کے تسلط سے نجات پانے کا وقت قریب آگیا - پس حضرۃ موسیٰ نے دعا مانگي کہ " خدایا ! تو نے فرعون اور اسکے حاکموں کو بڑي ھی شان و شوکت اور جاہ و دولت دے رکھی ھے تاکہ لوگ انکي دنیاوي حالت سے دھوکا کھائیں - اور سمجھیں کہ خدا کفر و ظلمت سے خوش ھوتا ھے جبھي تو کافروں کو ایسی عظمتیں دے رکھي ھیں ' اور اسطرح وہ لوگوں کو راہ حق سے بہکائیں - تو اے پروردگار ! حق کي مظلومی اور ضلالت کي طاقت کب تک رھیگي ؟ اپنا وقت جلد بھیج ' اُنکے مال و دولت اور طاقت و جبروت کو فنا کردے ' اور اُنکے دلوں کو سخت کردے کیونکہ یہ لوگ عذاب دردناک دیکھے بغیر کبھي حق کو قبول نہ کرینگے "

یہ ایک عجیب و غریب دعا ھے جو بني اسرائیل کی نجات کا وسیلہ بني ' اور جسکے بعد ھي حکم الھي کے مطابق اُنھوں نے گھر بنا کر دعوۃ و تبشیر کا کام شروع کردیا - حدیث نبوي میں آیا ھے کہ امۃ مرحومہ پر ایک ایک کرکے وہ تمام حالتیں طاري ھونگي جو بني اسرائیل پر گذر چکي ھیں ' اور فی الحقیقت آج امۃ اسلامیہ کي حالت ٹھیک ٹھیک بني اسرائیل کے اس عہد کي سي ھوگئي ھے جبکہ وہ مصر میں گرفتار مصائب و الم تھے - پس چاھیے کہ ھم بھي آج انھی دعاؤں میں اپني عالمگیر مصیبت کی نجات ڈھونڈیں ' اور اسوۂ مقدسۂ موسویہ کو اپنے سامنے رکھکر پورا پورا اُسکا اتباع کریں - یہی سبب ھے کہ دار الجماعہ کی تاسیس کے وقت یہ دعا زبانوں پر جاري ھوئی - اور کچھہ عجیب طرح کا تضرع و خشوع تمام حاضرین کو میسر آیا جسکي کیفیت اب لفظوں میں بیان نہیں کي جاسکتي -

جو بعض کاغذات بطور آثار اساس کے بنیاد میں رکھے گئے ' انمیں ایک بوتل کے اندر سورۂ حج کي پانچ آیتیں اور یہ ادعیۂ مقدسہ بھي تھي ' اور اسي لیے ان دونوں آیتوں کو اس مضمون کے وسط
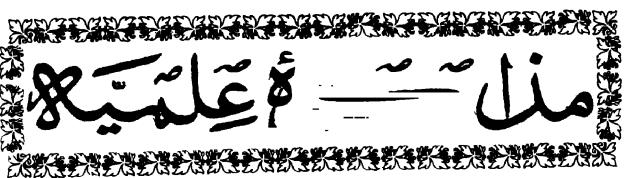
روح، اسکا مسکن اور حکمــاء مادیین

(مشاهیر علمــا کے احکام و آراء)

جو لوگ علم الحیات کي تاریخ سے واقف هیں، انکے لیے یه کہنا ضروري نہیں که نباتات میں بھی روح فرض کی گئی ہے - اریزو (Arezzo) کا مشہـور طبیعي اندریا سیـل فینس Andrea Cæsalpinus (۱۵۱۹—۱۶۰۳) جواس وقت تک اطالیا میں دوران خون کا مکتشف سمجھا جاتا ہے، اس نے اپنی کتاب ڈي پلینٹس لایبري De Plantis Libri میں نباتاتي روح کی ماهیت اور اسکے مسکن کے متعلق ایک طویل بحث چھیڑي ہے -

روح کو کہــاں رهنا چاهیے ؟ اسکے متعلق همیں دقیقه رس سیسلپنس کے تفصیلي دلائل کے تتبع کي چنداں ضرورت نہیں ہے - صرف اسقدر جان لینا کافی هو گا که بالاخر روح نباتاتي کو وہ اس مقام پر رکھتا ہے جہاں تنا اور جڑیں آکے ملتي هیں -

یه مقام جو بعد کو کولیٹ (Collet) یا گردن کے نام سے مشہور هوا ' اسکے متعلق (Linnæus) کے بعد بھي ایک توهم پرستانه عزت کے ساتھه یه خیال کیا جاتا رها که یہاں زندگی کا کوئي خاص مرکز قائم نہیں کیا گیا ہے -

لیکن فرانس کا ایک مشہور عالم (Burgundian Marriotte) المتوفی سنه ۱۶۸۴ع اپنی کتاب (Sur Le Sujetdes Plantes) میں صاف صاف کہتا ہے :

" هم نباتات کي روح کے متعلق کچھه نہیں جانتے - اسلیے نبــاتات کے علم وظائف الاعضاء میں اسـکا فرض کرنا ذرا بھي مفیـد نہیں "

روح اور ماده کے زیریں طبقه (Material substratum) میں جو باهمی تعلق ہے، اسکي تاریخ کے گذشته اوراق اگر کافي مقدار میں الٹیں تو همیں نظر آئیگا که ابتداً عقلی کاموں کے لیے نظام عصبي میں کوئی جگه تسلیم نہیں کي گئی تھي - قدیم مصري سمجھتے تھے که روح دل میں رهتی ہے - ارسطو کا بھی یهي خیال تھا -

یه خیـال عهد نیپولین کے مشہور فلسفي ویکو (Vico) کے وقت تـک زنده رها - چنانچه وہ ڈیکارٹ (Descartes) کے علی الرغم همیشه یهي کہتا رها که نفس کا مسکن دماغ نہیں بلکه دل ہے -

(حجــاب حاجز)

یونانیوں کا ایک دوسرا قدیم خیال یه ہے که روح یا نفس، حجاب حاجز کا مسکن Diaphragm (۱) ہے، جسکی یادگار هماري زبان کے ایک لفظ Phrensy (جنون) میں ابھی تـک باقی ہے - کیونکه وہ لفظ فرین Phren سے مشتق ہے جو یوناني زبان میں حجاب حاجز کو کہتے هیں - فرین سے بہت سے الفاظ مشتق هوے جن میں سے بعض متداول اور بعض قلیل الاستعمال هیں - مثــلاً Phreno-pathia جو اب عقل کے علاج کے لیے بہت کم استعمال کیا جاتا ہے - یا Phrenetsc جو اسوقت تـک عام طور پر ایسے شخص کو کہتے هیں ' جسکي عقل میں باساني هیجان اور برانگیختگي پیدا کی جاسکے - یا Phrenitis جو در حقیقت اشتعال دماغ (Inflammation of brain) کے بالکل مرادف ہے - اسي طرح Phrenology جو ایک فرضی علم کا نام ہے ' اسي فرین سے مشتق هوا ہے -

یه خیال که روح کا مسکن حجاب حاجز ہے، کیونکر پیدا هوا ؟ اسـکا سمجھه میں آنا چنداں مشکل نہیں "یه حجاب حاجز سانس کے لیے اسـدرجه ضـروري ہے که اس پر جذبات کے شدید هیجان کا بہت سخت اثر پڑتا ہے - هر جاندار محسوس کرتا ہے که جذبات کے هیجان سے سینه ابھر آتا ہے اور سانس پھولنے لگتی ہے ' اسلیے جذبات کا هیجان سینے اور اسکے خاص عضله حجاب حاجز میں پیدا هوتا ہے یا رهتا ہے " یه ہے وہ دلیل جو قدما اس خیال کی تائید میں بیان کرتے تھے '

(جذبــات اور مختلف اعضــاء شکم)

کیا ایسے قدیم زمانه سے جسکا آغاز همارے حافظه کی دسترس سے باهر ہے، تلي (طحال) کے متعلق یه خیال نہیں کیا جاتا ہے که وہ غیـظ و غضب اور رشـک و حسد کا گھر ہے ؟ هم ابھی تـک (Splenotice) اور (Fit of spleen) بولتے هیں جس سے مراد غصه ور آدمي اور غصه کا دوره هونا ہے - حالانکه انکی لفظي ترکیب میں اسی خیال کا اثر موجود ہے - انگلستان کا سب سے بڑا شاعر شیکسپیر بھي پیٹ کے مختلف حصوں میں تقسیم جذبات کے مذهب کو تسلیم کرتا تھا - مثلاً وہ محبت کي جگه جگر کو قرار دیتا ہے - البته وہ دوسرے نظریه سے بھی ناواقف نہیں ہے - بلکه تعیداً دماغ کے متعلق بھی سن چکا ہے که وهي روح کا گھر ہے - چنانچه وہ " شاہ جان " کے ڈرامے میں پانچویں ایکٹ کے ساتویں سین میں کہتا ہے :

" بہت دیر هوگئي - اسکی تمام خونین زندگي فساد پذیر طور پر متاثر هوچلي ہے - اور اسکا دماغ (جسکے متعلق بعض لوگ کہتے هیں که وہ روح کی ناپائیدار قیام گاہ ہے) اپني هرزه سرائیوں سے فاني هستی کے ختم هونے کي پیشینگوئي کر رها ہے "

(روح اور معده)

بیلجیم کا قدیم کیمیا داں وان هیلمنٹ (van Helmont) (المتوفي ۱۵۷۷ - ۱۶۴۴) غالباً ارباب علم میں سب سے آخري شخص ہے جو روح کي جگه سر کے باهر مانتا ہے - وان هیلمنٹ کے نزدیک روح قعر معده (Pylorus) میں رهتي ہے، اور اسکے ثبوت میں جو دلائل پیش کرتا ہے وہ ایک عجیب و غریب قسم کا ذخیرۂ دلائل ہے - اسکے نزدیک " اگرچه روح کے تمام حرکات اور احساسات دماغ اور اعصاب کے ذریعه ظاهر هوتے هیں مگر اسکا اصلي تخت حکومت قعر معده

(۱) ڈائي ایفرم Diaphragm ایک یوناني نژاد لفظ ہے - یه ایک حیواني عضله کا نام ہے جو سینے اور شکم میں حائل ہے - علوم طبیه کا جب عربي میں ترجمه هوا تو اسوقت اسکے لیے کوئی نیا لفظ نہیں وضع کیا گیا بلکه اسیکو معرب کرلیا - چنانچه متقدمین کی تصانیف میں ڈائي ایفرم بصورت "ذي ایفرغما" اکثر ملتا ہے - متاخرین نے اسکے لیے " حجاب حاجز " وضع کیا ' جو ڈائي ایفرم کا قریباً لفظی ترجمه ہے - (الهــلال)

اکتشاف و اختراع

وائر لیس ٹائپ رائیٹر

" وائر لیس" اور " ٹائپ رائیٹر" علحدہ علحدہ کوئي نئي شے نہیں ھیں - آپ ان دونوں سے اچھي طرح واقف ھیں - وائر لیس بے تار کی خبر رسانی کو کہتے ھیں جسکي " لاسلکي" کے نام سے هم بارها معرفي کرچکے هیں - البتہ ان دونوں کا مجموعہ یعنی " وائر لیس ٹائپ رائیٹر" ایک تازہ ترین اختراع ھے جسکو خود یورپ میں بھی لوگوں نے اس وقت تک صرف اخباروں ھي کے صفحات میں دیکھا ھے -

وائر لیس ٹائپ رائیٹر ایک مشین ھے' جسکا کام یہ ھے کہ لاسلکي کے دریعہ جو پیغام آتا جائے وہ ساتھہ ھی ساتھہ قلمبند بھي ھوتا جاے' اور اسطرح چھپتا جاے جسطرح ٹائپ رائیٹر مشین میں چھپ جاتا ھے -

اسکے موجد ناروي (ناروبجین) بیڑے کا کپتان اے - این - ھولینڈ ھے - کپتان ھولینڈ کو جب اس مشین کي ایجاد میں کامیابي ھوگئی ' تو اس کا تجربہ لاسلکي تاروں پر کیا گیا - مگر پہلا نتیجہ مشکوک اور نا قابل اعتماد نکلا -

ٹیلیگرافي میں ایک آلہ ھوتا ھے جسکو ریلے (Relay) کہتے ھیں - اس آلہ کے پاس برقی قوت کی ایک بیٹری ھوتي ھے اس کا کام یہ ھے کہ جب تار کے اشارات اس پر سے گذرتے ھیں تو وہ بیٹري کي مدد سے مزید قوت پیدا کردیتا ھے اور کمزور اشارے بھي دور دراز مقامات تک پہنچ جاتے ھیں -

مسٹر ھولینڈ کو جو اپنے اولین تجربہ میں قابل اعتماد کامیابی نہیں ھوئي' تو اسکي وجہ یہ تھي کہ انھوں نے کوئی ایسا " ریلے" استعمال نہیں کیا تھا جسمیں اسقدر احساس ھوتا کہ کمزور لاسلکي اشاروں کو بھي محسوس کرلیتا ' اور اُنمیں مزید قوت پیدا کردیتا تاکہ وہ آگے بڑھسکتے یا ٹائپ رائیٹر کو چلا سکتے -

موجد کو جب اپنی ناکامي کی وجہ معلوم ھوگئی تو اس نے از سر نو کوشش شروع کردي - حال میں اُس نے اعلان کیا ھے کہ میں نے ایسے " ریلے" بہم پہنچا لیے ھیں جو کمزور لاسلکي اشاروں کو تقویت دیسکتے ھیں ' اور امید ھے کہ عنقریب ٹیلیگراف ٹائپ رائیٹر کي طرح وائر لیس ٹائپ رائیٹر بھی ھر لاسلکی اسٹیشن میں نظر آنے لگے گا !

اس وائر لیس ٹائپ رائیٹر کي ایک بڑي خصوصیت یہ ھے کہ اس کا استعمال مختلف مخفي کوڈوں (مصطلحات خصوصي) میں بھی ھوسکتا ھے - چنانچہ اس طرح کے کوڈز کے ۷۲۰ حروف ابجد ترتیب دیے ھیں' اور انکے ساتھہ ایک اور آلہ بھی درست کیا گیا ھے جو حسب خواھش حروف کو بدلدیتا ھے -

کپتان ھولینڈ کے ٹائپ رائیٹر میں ایک بڑي خوبی یہ ھے کہ آپ خواہ کسی کوڈ کے حروف استعمال کریں مگر قلمبند کرنے والا حصہ ھمیشہ اسے معمولی کتابي و طباعی حروف میں لکھیگا' اور اسطرح جب تار مرسل الیہ کو ملیگا تو وہ بغیر کسی مزید تکلیف کے اسے پڑھلیگا !

(کھربا اور خزائن الارض)

گوٹنجن یونیورسٹي کے دو پروفیسر ڈاکٹر لیمباچ Dr. Leimbach اور ڈاکٹر لوي (Dr. Lowy) نے ایک ایسا طریقہ دریافت کیا ھے جسکے ذریعہ زمین کي ساخت ' اسکے اندر بہنے والے چشمے' مدفون خزانے وغیرہ وغیرہ ' بغیر کھودے ھوے محض لاسلکي تار کی برقی رو کے ذریعہ معلوم ھوسکتے ھیں -

اس کا تجربہ مقام ھینوور (Hanover) میں کیا گیا تھا ' جسمیں خاطرخواہ کامیابي ھوئي - چنانچہ ایک مہم بسرپرستي صیغۂ مستعمرات (کالو نیز) مغرب و جنوبي امریقہ میں فلزات اور پانی کی جستجو میں گئي ھے' اور ایک دوسري عنقریب ممالک متحدہ امریکا میں بھي جانے والی ھے -

اس اکتشاف کا سراغ کیونکر لگا ؟ اسکو خود ڈاکٹر لیمباچ نے ایک شخص سے بیان کیا ھے - انھوں نے کہا کہ " برقی رو کے ذریعہ اندرونی زمین کے آشکارا کرنے کیلیے میں اور ڈاکٹر لوي سنہ ۱۹۱۰ ع سے ایک اسکیم پر عمل کررھے تھے - ھمیں گوٹنجن کي ایک سوسائٹي سے مدد ملتی رھتی تھي - اُس نے یہ وعدہ بھي کیا تھا کہ جو طریقہ تجویز کیا جائیگا اسکے تجربہ کو اپنے ذمہ لے لیگي -

اس اسکیم پر عمل کرتے ھوے ابھی صرف چند ماہ ھوے تھے کہ نہایت غیر متوقع کامیابي ظاھر ھوئی - ھم نمک کی کانوں میں سیلاب کو یقینی طور پر روکنے لگے ' اور ایجاد کے عملیات کا کام شروع کردیا -

اس سال ھم نے ان کانوں میں تجربہ شروع کیا ' جہاں سیلاب کے انسداد کے لیے پانی کو منجمد کردینے یا سیمنٹ لگانے کا طریقہ اختیار کیا گیا ھے - ھم نے دیکھا کہ منجمد یا سیمنٹ لگي ھوئي محافظ دیواروں میں اگر شگاف ھوجاتے ھیں تو وہ برقی رو سے صاف صاف معلوم ھو جاتے ھیں - ھمارے اکتشاف کی یہی ابتدا ھے "

(خورد بیني دوربین)

" خورد بین" اور " دور بین" دونوں کے فرائض علحدہ علحدہ ھیں - خوردبین کا کام یہ ھے کہ وہ چھوٹي شے کو بڑا کرکے دکھاتی ھے - دور بین سے دور کی شے بڑي ھوکر نظر آتي ھے - کچھہ عرصے سے یہ کوشش ھورھي تھي کہ ایسا جامع آلہ طیار کیا جاے جس سے دونوں کام لیے جاسکیں -

چنانچہ ایک ایسي دور بین تیار ھوگئي ھے جو خوردبین کا کام بھي دیسکتي ھے - اسے (Davon micro-telescope) کہتے ھیں - ھم نے اسکا نام " خورد بیني دور بین" تجویز کیا ھے -

ڈاوڈ اینڈ کمپني نے جو دور بین اس وضع کي بنائي ھے اسمیں ایک خاص اضافہ اور بھي کیا ھے - یعني بعض شیشے ایسے لگادیے ھیں کہ خواہ ستارہ کتنا ھي بے رخ ھو ' مگر دور بین سے دیکھنے والا (راصد) اپنی نشست بدلے بغیر اسے دیکھہ سکیگا -

الحسبة فی الاسلام

(یعنی احتساب اور اسلام)

انسان کی انکھوں پر غفلت کے پردے پڑ جاتے ھیں' اوسکے دل پر جہل و ضلالت کی مہر لگ جاتی ھے' اوسکی قوت سامعہ بے حس ھوجاتی ھے' تاھم وہ اس قدر اندھا نہیں ھوجاتا کہ نور و ظلمت کا بدیہی فرق محسوس نہ کرسکے' اسقدر جاھل نہیں بن جاتا کہ خیر و شر میں تمیز نہ کرسکے' اس قدر بہرا نہیں ھوجاتا کہ نغمہ ھاے شیریں اور دشنامہاے تلخ سے اوسکے کان کے پردوں میں دو مختلف تموج پیدا نہ ھوسکیں - وہ دیکھتا ھے' سنتا ھے' سمجھتا ھے - با ایں‌ھمہ کبھی نہیں دیکھتا ' نہیں سنتا ' اور نہیں سمجھتا ' کیونکہ :

ذھب اللہ بنورھم و ترکہم فی ظلمات لا یبصرون - صم بکم عمی فھم لا یرجعون (۲ : ۱۳)

خدا نے اون لوگوں کی آنکھوں کا نور سلب کرلیا اور اون کو تاریکی میں چھوڑ دیا - اب اونکو کچھہ نہیں نظر آتا - بہرے' گونگے' اندھے ھوگئے ھیں - پس وہ کسی طرح راہ راست پر نہیں آسکتے !

یہ اجتماع الضدین نہیں ھے' بلکہ پردۂ کائنات کا ایک چھپا ھوا راز ھے جسکا فاش کرنا عیب نہیں بلکہ ھنر ھے - دنیا کی ھر چیز میں خیر و شر ملا ھوا ھے - دامان گل کانٹوں سے اولجھا ھوا ھے' شہد کا ذخیرہ نیش ھاے زھر آلود سے گھرا ھوا ھے' نور' ظلمت سے مخلوط ھے - آب شیریں اور آب شور ایک ساتھہ بہتے ھیں :

مرج البحرین یلتقیان (۵۵ : ۱۸)

اوس نے کھارے پانی اور میٹھے پانی کے دو سمندر نکالے کہ آپس میں ملتے ھیں -

لیکن اس اختلاط و التباس کے باوجود دونوں کے درمیان ایک ھلکا سا پردہ بھی ڈالدیا گیا :

بینھما برزخ لا یبغیان

دونوں کے درمیان ایک پردہ پڑا ھے کہ اوس کی وجہ سے ایک دوسرے کی طرف بڑھ نہیں سکتا !

یہ ایک جزئی تمثیل ھے' اور قرآن حکیم کا طرز خطاب یہی ھے کہ کلیات کو جزئیات کے ذریعہ سمجھاتا ھے اور کلیات کو حذف کردیتا ھے -

یہ التباس و امتیاز عبادات ' معاملات ' سیاست ' اخلاق ' غرض تمام چیزوں میں صاف نظر آتا ھے' اور نبوت کی ضرورت اور انبیاء کرام کے وجود کا صرف یہی مقصد ھے کہ خیر و شر کے درمیان جو چلمن کھڑی کی گئی ھے اوسکو صرصر ضلالت سے بچائیں اور قائم رکھیں ' تاکہ قانون الہی کے تحفظ کے ساتھہ دنیا میں عدل و اعتدال قائم رھے -

لیکن آندھی چلتی ھے' طوفان آتا ھے' موجیں ساحل سے ٹکراتی ھیں - اسوقت ادا شناسان فطرت گھبراتے ھیں کہ کہیں خیر و شر' نور و ظلمت' یمین و شمال ' آب شیریں و آب شور' باھم مل نہ جائیں ' پس وہ ھاتھہ بڑھاتے ھیں کہ ان پردوں کو روکیں - تب آندھی تھم جاتی ھے ' سیلاب رک جاتا ھے ' اور موجیں ٹھر جاتی ھیں - کیونکہ جو ھاتھہ حق کی حمایت کیلیے اوٹھتا ھے' وہ پل ھاے آھنیں کی طاقت رکھتا ھے جن پر سے سیلاب گذر جاتے ھیں مگر وہ کج نہیں ھوتے -

خیر و شر' ھدایت و ضلالت ' اور حق و باطل کا یہی اختلاط امر بالمعروف و النھی عن المنکر کی راہ کھولتا ھے' اور جو لوگ ان کے درمیان امتیازات قائم کرنے کی کوشش کرتے ھیں' اونھی کا نام " آمرین بالمعروف والناھین عن المنکر" ھے - انبیاء کرام کا صرف یہ کام ھے کہ اشیاء کے مضار و منافع کو جو سیکڑوں پردوں کے اندر چھپے ھوے ھیں' بے نقاب کردیں - تاکہ دنیا کی تشنہ کامی آب شیریں کو پالے اور محروم نہ رھے -

و ھو الرسول النبی الامی المکتوب فی التوراۃ والانجیل - یامر بالمعروف و ینھی عن المنکر و یحل لھم الطیبات و یحرم علیھم الخبائث - (۷ : ۱۵۶)

اور وہ وھی نبی امی رسول خدا ھے' جسکی نسبت توراۃ و انجیل میں بشارت دی گئی ھے - وہ نیکی کا حکم دیتا ھے' برائی سے روکتا ھے' اچھی چیزوں کو حلال اور خبائث کو حرام کرتا ھے -

(تمدن اور احتساب)

مذھب کے تمام اجزاء اگرچہ بالواسطہ یا بالذات تمدن سے تعلق رکھتے ھیں' لیکن " احتساب" تمام تمدنی دنیا پر حاوی ھے' بلکہ سیادت و حکومت کو بھی (جو تمدن کے محافظ ھیں) احتساب ھی نے پیدا کیا ھے - فطرت کا یہ قانون تم کو معلوم ھوگا کہ ھر چیز خیر و شر سے ملی جلی ھے' اسلیے انسان کو ھر وقت ھشیار رہنے اور جاگتے رھنے کی ضرورت ھوتی ھے' تاکہ وہ شہد کے بدلے زھر نہ پی لے' اور لعل کی جگہ انگارے کو نہ اٹھالے - اگر ایک شخص وحی کے ذریعہ اس فرق اور پہچان کو قائم کرتا ھے تو وہ پیغمبر ھے - اگر ایک شخص فلسفہ و اخلاق کے پیرایہ میں یہ راز بتلانا چاھتا ھے تو وہ حکیم ھے' اگر ایک شخص حکومت کی قوت سے اس فرض کو ادا کرتا ھے تو وہ حاکم ھے' اگر ایک شخص راستے میں بیٹھکر اندھوں کو راہ دکھاتا ھے تو وہ خدا کا نیک بندہ ھے' اگر ایک شخص لوگوں کو بازار کا نرخ ٹھیک بتا دیتا ھے تو وہ تاجر امین ھے' اور اگر ایک شخص صرف صداقت کی خاطر صداقت کا وعظ کرتا ھے اور نیکی کا دروازہ کھولتا ھے تو وہ مومن و مسلم ھے : و من احسن قولاً ممن دعا الی اللہ و عمل صالحا و قال اننی من المسلمین ۔

اسی تعاون و تناصر کا (یعنی باھم ایک دوسرے کی مدد کرنے کا اور آفت نقصان اور خرابی سے بچانے کا) نام تمدن ھے' پس احتساب کی ضرورت صرف تمدن حقیقی کی حفاظت کیلیے ھے ' اگر وہ مفقود ھوجاے تو تمدن بھی قائم نہ رھے -

تعاون و تناصر چونکہ ھر مسلمان کا فرض ھے' اسلیے ھر مسلم بالطبع محتسب ھوتا ھے اور اسیلیے ھر مومن محافظ تمدن عالم ھے - اگر ایمان و اسلام کی حقیقت دنیا سے ناپید ھو جاے تو تمام دنیا برباد ھو جاے - اسی بنا پر اللہ تعالی نے ھر مسلمان کو ایک دوسرے کا ناصر و مددگار کہا :

والمومنون والمومنات بعضھم اولیاء بعض یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر -

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ھیں - نیکی کا حکم دیتے ھیں اور برائی سے روکتے ھیں -

هی میں هے ' اور وہ خود بھي ذهن معدہ میں رهتي هے " اسکی تائید میں وہ کہتا هے : " جذبات کا عظیم الشان هیجان همیشه بالاے معدہ پر محسوس هوتا هے " نیز یه که " اگر ایک شخص کا سر توپ کے گولے سے اڑ جاے تو اسکا دل تھوڑي دیر تک حرکت کرتا رهیگا لیکن اگر بالاے معدہ کوئي شدید صدمه پہنچے تو فوراً دل کي حرکت بند هوجائیگی ' اور اسي کے ساتھه اسکا شعور یا آگهي بھی رخصت هوجائیگي " -

اپنے اس خیال کي تعبیر وہ اس نازک انداز میں کرتا هے :

" اگرچه وہ ایک جگه رهتي هے ' مگر مقامی حیثیت سے نہیں رهتی - تم دیکھتے هو که بتی میں روشني رهتي هے - ٹھیک یہی مثال معدہ اور روح کی هے "

(روح اور مـــرکـــزي نظام عصبی)

روح کے سر سے باهر کسی دوسري جگه رهنے کے متعلق ان خیالات کے ساتھه خیالات کے بعض دوسرے مدرسے بھی موجود هیں جنکے نزدیک نفس کا تعلق مرکزي نظام عصبي سے هے - ولادت مسیح سے تین سو برس قبل اسکندریه کے هیروفلس کا خیال یه تھا که مقدمة الراس کے سوراخوں میں (جو تمام جسم میں سب سے زیادہ اندروني سوراخ هیں) جو سیال مادہ هوتا هے ' اسی میں روح رهتی هے - خاصکر چوتھے سوراخ کو وہ مسکن عقل سمجھتا تھا -

هیروفلس کا یه خیال همارے لیے بہت هی دلچسپ هے - کیونکه یقیناً اس سوراخ کے نیچے نظام عصبي کے بعض نہایت اهم مراکز موجود هیں - انصاف یه هے که سب سے پہلے کلاڈیس گیلن Claudius Galen (متوفی سنه ۲۰۰ع) نے یه تعلیم دي تھي که " دماغ هی وہ جگه هے جہاں روح اور ذهن دونوں رهتے هیں "

هم گیلن کی موت اور ویسیلی اس Vesalius کی عظیم الشان تصنیف De Corporis Humani Fabrica کی درمیانی صدیوں کو نظر انداز کرسکتے هیں ' کیونکه دماغي خواص کے لیے کسي مقام کے تعین کے متعلق وضاحت کے ساتھه غور کرنے میں ان سے کسي قسم کی مدد نہیں ملتي -

علم تشریح کا اب الاباء ویسلی اس (۱۵۱۴ - ۱۵۶۴) جسکے لیے علم وظائف الاعضاء کے مسائل کسی طرح بھی دلچسپی سے خالی نه تھے ' نفس کے متعلق اس حیثیت کو ملحوظ رکھتے هوے که اس کا تعلق دماغ سے هے ' حسب ذیل ملهمانه ریمارک کرتا هے :

" لیکن دماغ اپنے وظائف تخیل (۱) استدلال ' غور ' اور حافظه

(۱) اصلی عبارت میں لفظ Function هے - انگریزي میں فنکشن اور ڈیوٹی دو ایسے لفظ هیں جنکے معنی اگرچه متحد هیں مگر محل استعمال مختلف هے - عربي میں فنکشن کے لیے بحالت مفرد " وظیفه " اور بحالت جمع " وظائف " آتا هے - ڈیوٹي کے لیے بحالت مفرد " واجب " اور بحالت جمع " واجبات " استعمال کیا جاتا هے - لیکن اردو میں فنکشن اور ڈیوٹي دونوں کے لیے لفظ " فرض " هي بولا جاتا هے جو اگرچه اصولاً غلط نہیں هے مگر توسع زبان اور تدقیق علمی کے لحاظ سے صحیح نہیں - اسي لیے ایک عرصے سے هم وظیفه اور وظائف کو فرائض کے معنوں میں استعمال کرتے هیں تاکه اپنے صحیح معنوں میں یه الفاظ رائج هوجائیں - یه نہایت افسوس کي بات هے که اردو کے بڑے بڑے مترجموں نے بھي آجتک اس فرق کو محسوس نہیں کیا ' اور هر جگه فرض هی کا لفظ لکھتے رهے - جب تک ملک میں عربی دان مترجم علوم جدیدہ پیدا نہونگے ' اردو کي یه بدبختي لا علاج رهیگي - اس حقیقت پر رو پیٹے تو بہت سے مدعیان علم و تراجم کو شاق گذرتا هے - یه دوسري مصیبت هے -

(یا اور کسي طرح ' غرضکه خواہ تم اِس شخص کا مذهب اختیار کرو یا اُس شخص کا ' اور چاهے تم اصلی روح کي چند قیام گاهوں کا نام لینے کو ترجیح دو یا کوئی ترتیب و درجه بندي قائم کرلو) کیسے انجام کردیتا هے ؟ میں اسکے متعلق کوئي بھی راے قائم نہیں کرسکتا ' اور نه میرے خیال میں اسکے متعلق کوئي امر علم تشریح سے یا ان علماء الهیات کے انداز سے دریافت هوسکتا هے جو حیوانات کو قوت استدلالی بلکه ان تمام قوی سے محروم سمجھتے هیں جنکو هم اصلی روح کہتے هیں "

" اسلیے که دماغ کی ساخت کے لحاظ سے بندر ' کتا ' بلی ' گھوڑا ' اور تمام چوپائے جنکا امتحان میں نے اب تک کیا هے بلکه تمام پرندے اور هر قسم کي مچھلیاں تک انسان سے هر ایک شے میں مشابہت رکھتی هیں ' اور تشریح کے وقت همیں کوئی ایسا فرق نظر نہیں آتا جس سے یه معلوم هوسکے که حیوانات کے فرائض سے همیں اسطرح بحث کرنا نہیں چاهیے ' جسطرح که هم انسان کے فرائض سے بحث کرسکتے هیں "

" اور اگر جسم و دماغ کے باهمي تناسب کے لحاظ سے دیکھیے تو سب سے زیادہ ایپ اور اسکے بعد کتے کا دماغ بڑا نظر آتا هے - اس سے ثابت هوتا هے که جن جانوروں کے متعلق معلوم هوگیا هے که انہیں اصلي روح کے قوی ملے هیں ' انکے دماغ بھي نسبتاً (۱) بڑے هیں "

" میں نے مدرسه نشین علماء الهیات اور دنیا دار فلسفه کی تحریروں میں تین جوفوں Ventricles کے متعلق جو کچھه پڑھا هے اس پر مجھے حیرت هوتي هے "

اس آخري فقرہ میں ویسیلي اس جس خاص راے سے اتفاق نه کرسکا ' وہ لوگوں کا یہی خیال تھا که دماغ کا ایک بہت هی اندروني جوف قدرت نے صرف احساسات کے لیے رکھا هے - مثلاً اسکا درمیانی حصه تخیل کے لیے هے - آخري حصه حافظه کے لیے - وغیرہ وغیرہ -

در اصل اس خیال کے موجد علماء عرب هیں جسے بعد میں ڈنس اسکوٹس Duns Scotus اور طامس آکنیونس Thomas Aquinas وغیرہ نے اختیار کیا -

(روح اور پي نی ال گلینڈ)

ان کوششوں کے بعد روح میں ایک مقامي حیثیت پیدا کرنے کیلیے جو کوشش کی گئي ' اسکا بانی ایک فرانسیسی عالم ریني ڈیکارٹي Rene Descartes هے - یه کوشش جس قابلیت سے کي گئي تھي اسی قدر اسے شہرت بھی حاصل هوئي - ٹورین Touraine کے فلسفی اعظـــم نے روح کو Pineal gland (۲) میں رکھا هے -

(۱) " نسبتا ' فطرتاً ' دفعتاً ' قدرتاً " وغیرہ الفاظ کا صحیح رسم الخط " نسبة ' فطرة ' دفعة ' قدرة " هے کیونکه انکے آخر میں صرف تنوین هے نه که الف - لیکن چونکه همارے ٹائپ میں تاء مدورہ تنوین والي نہیں هے ' اسلیے مجبوراً اظہار تنوین و تسهیل قرات کیلیے اس عام غلطي کو گوارا کرلیتے هیں - هم نے صحت رسم الخط و سہولت قرات کیلیے هر طرح کے حروف و اشکال ڈھلوا لیے لیکن یه حرف کارخانے کي غفلت و تساهل سے ابتک نہیں بنا - الهـــلال -

(۲) دماغ کے بالکل اندروني حصے میں ایک چھوٹا سا غدود مٹر کے دانے کے برابر هوتا هے ' جسکو موجودہ علم تشریح کي اصطلاح میں " پي نی ال گلینڈ " کہتے هیں -

لا تدركه الابصار و هو يدرک الابصار - (۶ : ۱۰۳)

اوسکو آنکھیں نہیں دیکھه سکتیں مگر وہ آنکھوں کو دیکھتا ہے -

وہ آنکھوں کی نگرانی کرتا ہے کہ کہیں مغز کو چھوڑ کر چھلکے پر تو نہیں پڑتیں' اسلیے جب نگاھوں کو بھٹکتا دیکھتا ہے تو ٹوک دیتا ہے :

ان اکرمکـــم عنـــد الله اتقا کم - (۴۹ : ۱۳)

تم میں سے زیادہ شریف وھی ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے -

یا بالفاظ دیگر جو سب سے زیادہ " ناھي عن المنکر " یعنے محتسب ہے !

اب حر و عبد' مالک و مملوک ' اور آقا و غلام کي اصلی صورت دیکھو - تم کو ضعف بصارت کي شکایت تھي' عینک تمھارے سامنے ہے' کیا تم عینک کو بھي نہیں دیکھتے ؟

امام ابو حنیفه (رحمة الله علیه) نے کہا که الحجر علی الحر (آزاد کو کوئي استعمال آزادی سے روک نہیں سکتا) اسلیے وہ سب کچھه کر سکتا ہے' اور فرض احتساب سے اسے کوئي نہیں روک سکتا - لیکن غلام اس مقدس فرض کو پوري طرح ادا نہیں کرسکتا تھا - یہی ایک غلام اور ایک ازاد زندگي کا حقیقي فرق و امتیاز ہے - اسلیے اسلام نے غلامی کو تو متادیا ' مگر اس پابندي اور ضروري انقیاد کو قائم رکھا جو تعاون کے لیے ضروري ہے - اب اگر ایک شخص سلطنت سے اسلیے آزادي کا طلبگار ہے که وہ بھي اوسي گلاس میں شراب پیے جس میں فرانس کا ایک متوالا پیتا ہے' تو وہ صالح آزادي کا طالب نہیں ہے بلکه غلامی کا عارضي طوق اتار کر ابدي لعنت کا طوق پہننا چاھتا ہے :

انـــا جعلنا فی اعناقهم اغلالاً فهي الى الاذقان فهم مقمحون - (۳۶ : ۷)

هم نے انکي گردنوں میں طوق ڈالدیے هیں' جو انکی ٹھڈیوں تک آ گئے هیں اور اون کے سر اوپر کو اٹھ کے رهگئے هیں -

هاں' اگر وہ احتساب کا میدان وسیع چاھتا ہے که اپنی آزادي کا صحیح استعمال کرے ' دنیا کو بري باتوں سے بچاے ' اور نیک کاموں کی هدایت کرے' تو وہ خدا کا سچا بندہ ہے اور اوسکو سچی آزادي کا سچا سکھه ملنا چاھیے -

اسلام حریت و مساوات کی تعلیم اسي اصول کي بنا پر دیتا ہے اور چونکه هر مسلمان طبعاً امر بالمعروف و النهی عن المنکر کرتا ہے' اسلیے مساوات اوسکا مابۂ خمیر ہے -

الهلال اسی مساوات اسلامي کی دعوت دیتا ہے ' اور حریه افرنجیه اور حریۂ اسلامیه کا یہی فرق عظیم اوسکے طریق دعوت کو دنیا کے دوسرے احرار کے طریقوں سے مختلف کردیتا ہے -

دنیا نے ابھي حریت کے مفہوم تک کو نہیں سمجھا ہے - وہ اوس حریت کو کیونکر سمجھه سکتي ہے جو تعلیمات شرعیه کے غلاف کے اندر مستور ہے - یہی سبب ہے که اس طریق دعوت میں گرہ پر گرہ کھولني پڑتي ہے پر نہیں کھلتي - اسي گرہ کے کھولنے کیلیے حضرت موسیٰ علیه السلام نے دعا مانگی تھي :

و احلل عقدة من لساني ! (۲۰ : ۲۷)

خدایا میري زبان کي گرہ کھولدے !

پس مساوات کا دوسرا نام ہے احتساب ' اور احتساب کا نام ہے اسلام ' اسلیے اسلام مساوات کا پیکر حقیقي ہے -

(ایک فضیلـــت مخصـــوصـــه)

دنیا کے تمام مذاهب میں اختلافات موجود هیں - اهل کتاب کے علاوہ بعض مذاهب ایسے بھي هیں جو سزا و جزاے اخروي کے قائل نہیں لیکن دنیوي آرام و راحت کے وسائل میں کسی کو بھي اختلاف نہیں ہے - اسلیے احتساب هر مذهب کا جزو ہے - اسکي سزا دنیا کے معیار اخلاقی کو قائم رکھتي ہے - سلطنت کي اطاعت ' والدین کی فرمانبرداری ' قانون کی پابندي ' هر مذهب کي اولین تعلیم ہے :

و من یعص الله و رسوله و یتعد حدوده یدخله نارا خـــالدین فیهـــا و لـــه عـــذاب مهین -

جو شخص خدا اور اوسکے رسول کي نافرماني کرتا ہے ' اور اوسکے قوانین کی خلاف ورزي کرتا ہے تو خدا اسکو آتشیں عذاب میں ڈالدیگا جس میں وہ همیشه رہے گا اور اسکے لیے ذلیل کرنے والا دکھه ہے !

لیکن اس باب میں اسلام کو ایک فضیلت مخصوصه حاصل ہے' یعنے اسلام احتساب کے تمام ابواب و شرائط کا جامع ہے :

و یحل لهم الطیبـــات و یحرم علیهم الخبائث (۷ : ۱۵۶)

اور اونکے لیے تمام پاک چیزیں حلال کرتا ہے اور تمام خبائث کو حرام قرار دیتا ہے -

آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے اپنی بعثت کی غرض ان جامع الفاظ میں بیان فرمائي :

انما بعثت لاتمـــم مکارم الاخـــلاق - (الحدیث)

میں صرف اسلیے مبعوث هوا که مکارم اخلاق کی تکمیل کروں -

اس سے ثابت هوا که مکارم اخلاق کی تکمیل اب تک باقي تھي - قصر شریعت کي آخري اینٹ نے اس عمارت کو مکمل کردیا -

حقیقت یه ہے که احتساب قدیم مذاهب کا بھی جزو تھا لیکن جزو ناقص - کسی شریعت نے دنیا کي تمام چیزوں کے فائدوں اور نقصانوں کو دنیا کے سامنے اس جامعیت کے ساتھه نہیں پیش کیا تھا جو اسلام کا طغراے امتیاز ہے - بعض مذاهب نے تو سرے سے کوئي پرهیز هي نه رکھا حالانکه " الحمیة راس الدواء " پرهیز دوا کی اصل ہے :

کل الطعام کان حلا لبنی اسرائیـــل الا ما حـــرم اسرائیـــل علی نفسه - (۳ : ۹۳)

تمام کھانے کي اشیا بنی اسرائیل کیلیے حلال تھیں مگر وہ جسکو اسرائیل نے خود اپنے اوپر حرام کرلیا تھا -

یعنی دوسرے مذاهب و شرائع میں خاص خاص احکام دائرۂ احتساب کے اندر آ گئے تھے' مگر هر شخص اس فرض کو ادا نہیں کرتا تھا' اور نه وہ اسکا فرض قرار دیا گیا تھا - منطق کی زبان میں اسے یوں سمجھنا چاھیے که صرف جزئی قوت جزئي مادہ میں عمل کرتی تھی -

مگر اسلام کي اصلي فضلیت کبری اور مزیت عظمی یه ہے که تمام دنیا میں صرف وهي اخلاق اور نیکی کي پہلي بادشاهت ہے جس نے ایک طرف تو انسان کے هر عمل کو محکمۂ احتساب کے ماتحت کردیا - دوسري طرف هر انسان پر احتساب فرض کر کے قوت محتسبه کو بالکل عام کر دیا - جس طرح ایک مومن نماز پڑھتا ہے' روزہ رکھتا ہے ' زکواة دیتا ہے ' کیونکه یه تمام باتیں شخصاً اسپر فرض هیں - ٹھیک اسی طرح اسے امر بالمعروف اور نہي عن المنکر کیلیے ایک دائمي محتسب بھی هونا چاھیے ' کیونکه مومن وهي ہے جو نیکي اور عدالت کیلیے محتسب هو -

یہاں " ولی " کا لفظ فرمایا - " ولی " کا صرف یہی کام ھے کہ وہ جس کا ولی ھے اوسکو نیک راہ بتائے' برائی سے روکے' اوسکے مصالح کا لحاظ رکھے' اوسکی ضروریات و مصالح کا محافظ ہو' اور تمام خبائث و رذائل اور تسلط شیطانی و بہیمی سے اسکو بچانے کا آرزومند رہے -

حکومت کے مختلف صیغوں کی تقسیم اسی امر بالمعروف او ر نہی عن المنکر کا نتیجہ ھے - کانٹے راہ میں بچھے ہوے ھیں' ہر شخص کا قدرتی فرض ھے کہ چلنے والوں کو بتائے کہ قدم سنبھال کے رکھیں - لیکن ایک ہی شخص ہر جگہ موجود نہیں رہ سکتا اور ہر کام کو نہیں کرسکتا - اسلیے تقسیم عمل کی رو سے صیغے فرائض' پیشے' تقسیم ہوجاتے ھیں - یہی وجہ ھے کہ تمدن جس قدر ترقی کرتا ھے' اوسی قدر ان تقسیمات کو بھی ترقی ہوتی جاتی ھے - چنانچہ اسلام نے احتساب کے اس بہترین اصول کو ہر موقع پر قائم رکھا اور کہا کہ نظم و قوام امور کیلیے ہمیشہ ایک شخص کو اپنا امیر بنا لیا کرو - یہاں تک کہ اگر صرف تین مسلمان کسی مقام پر جا رہے ہوں تو انکے لیے بھی ضروری ھے کہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں :

لا یحل لثلاثة یکونون بفلاة من الارض' الا امروا احدهم - (الحدیث - ابوداود)	تین آدمیوں تک کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی میدان میں ہوں اور ایک کو اپنا امیر نہ بنالیں

کیونکہ ہدایت و ارشاد کی ہر وقت ضرورت ھے' اور بادیۂ ضلالت کے رہروؤں کو تو اور بھی زیادہ ضرورت ہوجاتی ھے' پس امیر یا حاکم کا یہ فرض نہیں ھے کہ وہ پھولوں کی سیج پر لیٹ کے ہدایت و ارشاد کرے - اوسکو آبلہ پا رہروں کے ساتھ اپنے تئیں بھی کانٹوں پر ڈالدینا چاہیے تاکہ دوسروں کے تلوؤں میں کانٹے نہ چبھنے پائیں !

(عبادات اور احتساب)

اسلامی عبادات کی حکمتوں اور مصلحتوں کے متعلق بہت کچھ کہا گیا ھے' لیکن اگر غور کیا جاے تو یہ تمام مصالح و اسرار ایک محیط کل قانون کی جزئیات و فروع ھیں - احتساب تمدن کا محافظ ھے اور اسلام ایک خالص حقیقی مدینہ فاضلہ ھے - اس بنا پر احتساب کا قانون بھی اسلام کی تمام تعلیمات میں یکساں قوۃ و نفوذ کے ساتھ کام کررہا ھے - نماز بجاے خود ایک محتسب اعظم ھے :

ان الصلوة تنهی عن الفحشاء و المنکر (٢٩ : ٤٥)	نماز بری باتوں اور تمام بد اخلاقیوں سے روکتی ھے -

اور محتسب کا بھی یہی کام ھے -

احتساب تمدن کا محافظ ھے اور تمدن باہم ایک دوسرے کی مدد و معاونة کا نام ھے - اسلیے زکوۃ میں احتساب یہ ھے کہ اس سے فقراء کو مدد ملتی ھے' اور اسلیے وہ نماز کی شفیق ھے :

یقیمون الصلوة و مما رزقنهم ینفقون - (٢ : ٣)	نماز کو قائم کرتے ھیں اور ہم نے جو کچھ انہیں دے رکھا ھے اسمیں سے لوگوں کو بھی دیتے ھیں -

تمام قران حکیم کو پڑھجاؤ - ہر جگہ قیام صلوۃ کے ساتھ ایتاء زکوۃ کا بھی ذکر پاؤ گے -

حج تعاون و تناصر کی بہترین نمایش گاہ ھے - کلی طور پر وہ ایک وسیلۂ تجارت بھی ھے :

لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلاً من ربکم - (٢ : ١٩٨)	تمہارے لیے کوئی ہرج نہیں کہ خدا کے فضل (مال و تجارت) کی تلاش کرو !

اور تجارت اعانت باہمی کا نام ھے - رہی زکواۃ کی بھی راہ کھولتا ھے :

فمن کان منکم مریضا او به اذی من راسه ففدیة من صیام او صدقة او نسک (٢ : ١٩٦)	تم میں سے جو شخص مریض ہو' یا اوسکے سر میں کوئی دکھہ ہو تو اوسے چاہیے کہ فدیہ میں روزہ رکھے' یا صدقہ دے' اور یا قربانی کرے -

روزہ تقوی کی طرف دلالت کرتا ھے' اور تقوی کے لغوی معنے بچنے کے ھیں - اصطلاح شریعت میں ہر برائی سے بچنے کا نام تقوی ھے' اور بچنے بچانے ہی کا نام احتساب ھے :

یا ایها الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون - (٢ : ١٨٣)	مسلمانو ! تم پر روزہ فرض کیا گیا جیسا کہ تم سے پیشتر کے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا - تاکہ تم تقوی حاصل کرو -

یہ محتسب تمہارے پاس پانچ وقت آتے ھیں' ہر سال آتے ھیں' تمام عمر میں ایک بار آتے ھیں' افسوس کہ پھر بھی تمکو ہدایت نہیں ملتی ؟

فاین تذهبون ؟ (٨١ : ٢٦)	تم سرشاری ضلالت میں کہاں بھکے جا رہے ہو ؟

(جزئیات تعلیمات اسلامیہ)

اسلام کی اخلاقی جزئیات اسی احتساب کی شاخیں ھیں - میرے پاس چاے کا چمچہ نہیں ھے' میں تم سے مانگتا ہوں - تم نہیں دیتے - اور اس طرح احتساب یعنے تعاون کے ایک نہایت ارزاں موقع کو کھو رہے ہو - تمکو یہ موقع حقیر معلوم ہوتا ھے کیونکہ تم بیش قیمت چیزوں کے قدر داں ہو' لیکن شریعت کی چشم عتاب کچھہ اور اشارہ کرتی ھے :

الذین هم یراؤن و یمنعون الماعون - (١٠٧ : ٦)	پھٹکار ھے اُن لوگوں پر جو ریاکاری کرتے ھیں اور حقیر چیزوں کے دینے میں آنہیں دریغ و تامل ھے -

تم ایک شخص کیلیے سودا تولتے ہو' اور اپنے ہاتھہ کی حذاقت آمیز گردش سے جسمیں ایک تولہ تم کردیتے ہو کیا ایک تولہ کوئی بڑی چیز ھے ؟ ہاں مادہ تو بڑا نہیں' لیکن روح بہرحال بڑی ھے - تعاون میں اس سے خلل آ گیا' احتساب کا اصول ٹوٹ گیا' اسکے توڑنے کیلیے ایک رتی کا معاملہ بھی ویسا ہی ھے جیسا ایک من کا :

ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون' و اذا کالوهم او وزنوهم یخسرون ! (٨٣ : ٣)	تم تولنے والوں کیلیے پھٹکار ھے جو لوگوں سے لیتے ہوے تو ناپ کے پورا لیتے ھیں' مگر جب دیتے ھیں تو کم کرتے -

راستے میں ایک تنکا پڑا ھے - تم اوٹھا لیتے ہو - یہ تمہیں ایک دل بہلاؤ مشغلہ معلوم ہوتا ھے' لیکن کیا تم نے کسی زخم رسیدہ پانوں کو بھی اس سے نہیں بچا دیا ؟ اگر بچا دیا تو فرض احتساب ادا کردیا - اسلیے یہ صدقہ ھے جسکا تمہیں ثواب ملے گا -

اگر تم کوئی صیغہ احتساب قائم کرو تو اسکے لیے یورپ کے قانون کا اتباع ضروری نہیں' صحاح ستہ کافی ھیں -

(مساوات اسلامی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا :

لم استعبدتم الناس و ولدتهم امهم احرارا ؟	تم نے لوگوں کو کیوں غلام بنا لیا ھے' حالانکہ اونکی ماؤں نے تو اونھیں آزاد جنا تھا -

آزاد و غلام میں تمہیں کیا فرق معلوم ہوتا ھے ؟ تم کرسی پر بیٹھے ہو' وہ زمین پر - تم گوشت کھاتے ہو وہ سوکھی روٹی - تم حریر پہنتے ہو وہ گاڑھا - ہاں مغرور انسان ایسا ہی دیکھتا ھے' لیکن خدا کی آنکھہ اُس سے زیادہ روشن ھے :

یه اس طول طویل بحث کا نہایت مختصر خلاصه ہے جو فوصوئین استعمال قوت کی ضرورت پر کرتے هیں ' اور پهر اسی اصول کا وہ مہلک استغراق اور خونیں غلو ہے جو قتل و خون تک پہنچ جاتا ہے اور انسانوں کے امن اور آرام کو نابود کردیتا ہے -

* * *

قوت کا استعمال کیونکر کیا جائے ؟

اسکے متعلق فوصوئین کا یه خیال ہے که اگر طاقت اسقدر وسیع پیمانه پر موجود هو که عام انقلاب پیدا کیا جاسکے تو فوراً سرکشی اور طغیانی سے کام لینا چاهیے' ورنه اسکو بتدریج و بدفعات استعمال کرنا چاهیے که یا تو جان و مال کا نقصان هو یا کم از کم خوف و دهشت پیدا هوسکے ' اور ملک قوۃ مستبدہ کی کمزوری اور درماندگی کو دیکھکے اس سے برداشته خاطر هوجائے -

انکے اس اصول کے مطابق نقصان کا نشانه صرف انهی لوگوں کو هونا چاهیے جنکو حکومت سے تعلق ہے ' مگر فوضوئین کے نزدیک بسا اوقات عام پبلک هی کو نشانه بنانا مقتضاے مصلحت هوتا ہے' کیونکه اس صورت میں وہ حکومت کی پالیسی کے خلاف متفقه آواز بلند کریگی -

یه خیالات هیں جو ان خطرناک لوگوں کو اخلاق کی تمام امن طلبانه تعلیمات سے بے پروا کردیتے هیں' اور وہ نہایت افسوس ناک اور وحشیانه طور پر قتل و غارت شروع کردیتے هیں -

* * *

مسٹر وارگریو کی آتشزدگی کے سلسلے میں جو تین خطوط ملے هیں ' انمیں ایک کا پته یه ہے

" حکومت کے زرخرید غلاموں اور عورتوں پر ظلم کرنے والوں کے نام "

یه ایک کارڈ ہے - اسکے دوسرے رخ پر یه عبارت لکھی ہے :

" هم خوف انگیزی کا تجربه کر چکے مگر وہ بے اثر ثابت هوئی' اسلیے اب هم نے مال و دولت کو نقصان پہنچانا شروع کیا ہے- یه کارروائیاں حکومت کی درندگی اور ستمرانی کا ترکی به ترکی جواب ہے - قبل اسکے که زیادہ دیر هو کلیسا کو خود اپنے احکام کی پیروی کرنے دو - هم اپنی حرکتیں آخر تک نه چھوڑ ینگے - پبلک کو دیکھنا چاهیے که حکومت جو هماری فوجی جماعت کو مغرور اور بجبر روکنا چاهتی ہے ' اسکا نمونه یه ہے "

دوسرے کارڈ کی سرخی یه ہے :

" ظلم کا جواب "

" هم نے اب تک جانوں پر حمله کرنے سے احتراز کیا تها - لیکن معلوم هوتا ہے که اب وقت آگیا ہے که هم جانوں پر بهی حمله کریں' اور اسکی ابتداء ان سنگدل اور ضمیر فروشوں سے هو جو قید خانوں میں هم پر ظلم کرتے هیں " -

تیسرا خط نہایت مختصر ہے مگر با ایں همه اس سے یه معلوم هوتا ہے که یه جماعت اپنے مصائب کا کیا صله سمجھتی ہے ؟

" تمهارے مظالم همارے لیے حوصله شکن نہیں هوسکتے- همارا عقیدہ ہے که جو لوگ حق و صداقت کی راہ میں مصائب جهیلتے هیں ان پر خدا کی رحمت نازل هوتی ہے ' اور انهیں بہشت کی حکومت ملتی ہے "

(ایـــڈیٹـــر)

هندوستان میں ایک ایڈیٹر کی حیثیت خواہ کچھ هی هو' مگر انگلستان میں وہ خیال اور راے پر حکومت کرنے والی طاقت ہے - اشخاص کی نیک نامی و بد نامی ' تجاویز کی منظوری و نا منظوری ' حکام کا عزل و نصب ' وزارتوں کی شکست و فتح ' اور ملکوں کی جنگ و صلح ' ایک ایڈیٹر کی جنبش قلم کے عامة الوقوع کرشمے هیں !

لیکن جبکه تمام انتظامی طاقتیں اقتراعیات کی زد میں آچکی تهیں ' تو یه قلمی طاقت باوجود شدید مخالفت کے بهی اسوقت تک انکے حملوں سے محفوظ تهی - اب اسکی سرزنش کی بهی ابتدا هوگئی ہے - بیلفاسٹ سے ایک اخبار نکلتا ہے جسکا نام " بیلفاسٹ نیوز لیٹر " ہے - اس اخبار میں یه خبر شائع هوئی تهی که گولف کے بعض کلبوں کے ممبروں نے یه طے کرلیا ہے که اگر اب اقتراعیات نے ان پر یورش کی تو وہ قانون کو اپنے هاتھه میں لیکے خود انهیں سزا دینگے -

ایک عورت جو تنومند' شہزور' پوری ٦ فیٹ لمبی تهی' دفعه اس اخبار کے ایڈیٹر کے کمرہ میں داخل هوئی - اور نہایت تهدید آمیز لہجه میں پوچھنے لگی . " کیوں جی ! کیا تم کو اس خبر کے ساتهه همدردی ہے ؟ "

ایڈیٹر نے کہا " هاں "

هاں کا منهه سے نکلنا تها که اس مرد نما عورت نے اس کے منهه پر اس زور سے ایک گهونسا مارا که اسکے لمبے اور تیز ناخن (جو اسی غرض سے بڑهاے گئے تهے) ایڈیٹر کے گالوں میں بیٹهه گئے !!

ایڈیٹر فوراً اس حمله آور عورت سے لپٹ گیا اور دونوں میں کشا کش شروع هوگئی - اس کشاکش میں عورت گر پڑی اور اسکا سر پهٹ گیا' تاهم اسکی همت یا جوش انتقام میں ذرا بهی فرق نه آیا - وہ برابر حملے کیلیے کوشش کرتی هی !

شور و غل سنکے اور لوگ بهی باهر سے آگئے اور انهوں نے کشاں کشاں اس عورت کو بهزار مشکل باهر نکالا -

* * *

بیل فاسٹ سے ایک اور اخبار نکلتا ہے جسکا نام " بیلفاسٹ ایوننگ ٹیلیگراف " ہے - اسکے ایڈیٹر نے بهی اقتراعیات کے خلاف کوئی حرکت کی تهی - اسکی سزا میں ایک عورت اسکے دفتر میں گهس گئی اور خوب هی زد و کوب کرکے کرسی کے نیچے ڈالدیا !

مسئلۀ مسجد گلبرگه

عالیجناب نے گلبرگه کی مسجد کے متعلق بذریعه تار برقی گورنمنٹ نظام کو جو توجه دلوائی تهی الحمد لله که بالاخر اسکا نتیجه ظاهر هوا اور ارکان ریاست نے کمال عدل و انصاف سے توجه فرمائی - جو حکم اب جاری هوا ہے وہ حسب ذیل ہے :

" فهمائش نامه مورخه ۲ سهریور سنه ۲۳ ف

ذریعه هذا فهمایش دیجاتی ہے که پیشگاہ اقدس و اعلی خلد الله ملکه سے تصفیه فرمایا گیا ہے که مسجد زیر تعمیر کی تکمیل کی اجازت دیجاے -

حسبه ضلع کو ذریعه مراسلة لسان ۱۵٦۱ مورخه ۱۷ خورداد سنه ۱۳۲۳ف لکھدیا گیا ہے - بهر حال آپ مسجد زیر تعمیر کی تکمیل کرسکتے هیں - جسقدر حصه تکمیل طلب رهجائیگا اسکو سرکاری خرچ سے بنوا دیا جائیگا ۱۲ شعبان سنه ۳۲ -

مولوی فصیح الدین احمد خاں صوبه دار صوبه گلبرگه -

اقتــرا عيـــات

حـــوادث و ســـوانـــح

(کليسـاے وار گريو اور تين خطوط)

انارکيه عورتوں نے اب يه طريقه اختيار کيا هے که وه اپنے حملوں کے بعد بعض تحريريں چهوڑ جاتی هيں تا که پبلک کو اس روح کا اندازه هوسکے جو انکے قانون شکن اعمال کے اندر کار فرما هے - چنانچه وار گريو کے گرجا کي آتشزدگي کے بعد تين کارڈ ملے هيں - يه کارڈ درحقيقت فوضويت (انارکی) کے تين اساسی و بنيادي اصولوں کا ايک اجمالي بيان هے -

* * *

وار گريو ايک ساحلی مقام هے جو درياے تيمس کے کنارے واقع هے - يهاں نهايت قديم اور تاريخی گرجا تها - اسکی دیرينه عهدي کا اندازه اس سے کيا جا سکتا هے که جو مختلف قسم کے رجسٹر يهاں محفوظ تهے انکا آغاز سنه ۱۵۳۸ سے هوتا تها - گرجے ميں ايک خوشنما اور پر فضاء چمن بهی تها جسکی تاريخ قدم کے متعلق علماء آثار برطانيه ميں اختلاف هے - بعض اسکو ملکه اليزبتهه کے عهد کا قرار ديتے هيں - بعض شاه چارلس سوم کی طرف منسوب کرتے هيں -

اتوار کا دن ' صبح ۹ بجے کا وقت تها که اس گرجے کے قريب تين عورتيں نظر آئيں - وه بظاهر شريف و شايسته معلوم هوتي تهيں -

انگلستان اب ان فوضويت کی ديبيوں سے اس قدر ترساں اور لرزاں هوگيا هے که (بقول مراسله نگار انگلشمين) نه تصور کرتے هی که فلاں قومی معهد (نيشنل انسٹيٹيوسن) ميں ايک عورت آگئی هے' خوف پيدا هوجا تا هے که کهيں اسکے نکلنے کے بعد بم کے پهٹنے يا کسی تاريخی اور گراں بها ياد گار کے برباد هوے کی خبر نه آے !

چنانچه اکثر عمارتيں بند پڑي رهتی هيں - بعض کهلی هيں مگر انکی مراقبت و نگرانی اسقدر شديد هے که اگر ايک شريف مرد کسي شريف صورت ليڈی کے همراه اندر جا نا چاهتا هے تو اسے پہلے دروازه پر پاسبانوں سے ايک اچها خاصه مناظره کرنا پڑتا هے !

* * *

مگر جب بربادي آنے والي هوتی هے تو اسکا راسته هموار کرنے کے ليے غفلت پہلے آجاتی هے - ان عورتوں کو متعلقين کليسا نے ديکها مگر کچهه خيال نه کيا -

۵ گهنٹے کے بعد يعنی ۲ بجے ايک خاندان نے جو گرجے کے سامنے رهتا تها ' يکا يک دهماکے کی آواز سنی اور تمام لوگ گهبرا کے باهر نکل آے - ديکها تو آگ کے شعلوں سے تمام افق شفق آلود هو رها هے' اور گرجے کی عمارت ميں آگ لگ گئی هے - فوراً آگ بجهانے والے انجن کے اسٹيشن کو ٹيلی فون ديا گيا - مقامی اور اسکے بعد هيڈلي ونگهم سے انجن بهی بهيج گئے - انجن والوں اور متعلقين کليسا کی سخت عرقريز کوششوں کے باوجود آگ گرجے کے اور حصوں ميں دوڑ گئی ' اور جب بمشکل بجهي تو يه گرجا ' انگلستان کے محبوب و دلپسند درياے تيمس کا تاريخي گرجا ' اپني برباد وسوخته حالت ميں' کمزور صنف انسانی کے غضب و انتقام کی ايک سبق آموز ياد گار تها !

البته وه نهايت قديم رجسٹر جو حسن اتفاق سے ايک آهني الماری ميں بند تها ' اور خوشنما و پرفضا چمن جسکے عهد تعمير ميں اختلاف هے' يه دونوں چيزيں بچ گئيں -

جب آگ فرو هوئي تو گرجے کي کهڑکي کے نيچے ايک شيشه اور تين خطوط ملے -

(خطوط اور بعض اصول فوضويت)

فوضويت درحقيقت استبداد کا علاج بالمثل هے' اور اگر استبداد کوئي درخت هے تو اسکا ثمرۂ تلخ فوضويت کو سمجهنا چاهيے - چنانچه جسقدر استبداد زياده هوتا هے ' اتنا هی اس کے درخت ميں يه کڑوا پهل بهی زياده لگتا هے !

مثلاً فوضويت سب سے زياده روس ميں هے جهاں اسکی شدت ظهور و استهلاک کی وجه سے اسکا نام عدميت (نهلزم) رکهديا گيا هے - ليکن غور کرو که يورپ ميں مستبد ترين سلطنت بهي وهي رهگئی هے -

فوضوئين کہتے هيں که " عدل و انصاف " کے الفاظ خواه کتنے هی خوش آهنگ اور دلفريب معلوم هوں ' مگر افسوس ! که انکی حقيقت مکر و فريب سے زياده نهيں -

وه کهتے هيں که دنيا کی بهت سي قوميں هيں جنکو غلامی کے بعد آزادی ملی هے' اور بهت سے حقوق هيں جو غصب هونے کے بعد انکے مالکوں کو واپس کيے گئے هيں اور انکے حالات آج بهي هماري عبرت و بصيرت اور سبق آموزي و رهنمائي کے ليے موجود هيں' مگر کيا کوئی بتلاسکتا هے که انميں سے ايک قوم کي گردن سے بهي عدل کے هاتهه نے غلامی کا طوق اتارا هے ' يا ايک حق بهي کسی غاصب کے پنجے سے نکالکے مظلوم مالک کو واپس دلايا هے ؟ يقيناً اس کا جواب سواے " نهيں " کے کچهه نهيں هوسکتا - اگر تمام تاريخ ميں کوئی مثال اس کليه کے جزئی استثناکی ملتی هے تو وه صرف جاپان هے -

جب کبهی حقوق کے ليے ضمير سے اپيل کي گئی هے اور عدل و انصاف يا ترحم و تلطف کا استبداد کو واسطه ديا گيا هے تو هميشه اسکے جواب ميں تغافل و تجاهل هی کيا گيا هے' اور جب کبهی صداے حق طلبی کا خروش زياده بڑها هے تو قانون کی لگام منهه ميں ڈالدي گئي هے - " عدل و انصاف " ايک تماشه هے جس سے کوتاه انديش اور بيخبر جماعتوں کی بڑي بڑي اميديں وابسته هوتی هيں ' مگر حقيقت بيں دهوکا نهيں کهاتے !

طاقت جب تک مجبور نهيں هوتی' اپنے فوائد سے دست بردار هونا نهيں چاهتي !

وه کہتے هيں که جب کبهی عدل و انصاف کے حق پژوه اور رحمدل فرشته کے بدلے ' طاقت کے خون آشام اور سنگدل ديو سے مدد طلب کی گئی هے ' تو هميشه صدائيں رسا ' خواهشيں کامياب ' اميديں فتح مند ' اور مطالبات منظور هوے هيں - ماضی کا تمام تجربه اور انساني فطرت کا پورا مطالعه بتلاتا هے که اگر کوئی شے هے جو ناله و فغاں ميں اثر اور مطالبات ميں زور پيدا کرتی هے ' اگر کوئی شے هے جو ذليل کو معزز ' سربسجود کو سر بلند ' خاک نشيں کو سرير آرا ' غلام کو آزاد ' اور محکوم کو حکمراں بناتي هے ' تو وه طاقت اور صرف طاقت هی هے !

اسي ليے طاقت هی هماري اميدوں کا قبله هے - هم اپنی اعانت و مدد کے ليے صرف اسی کی طرف رجوع کرتے هيں - همارے تمام عزائم و مقاصد کي روح و رواں يهی طاقت هے ' همارے تمام افعال و اعمال اسی محور کے گرد گردش کرتے هيں -

اور خرید و فروخت نکرے گا ' اون سے هم کلام نہوگا ' وغیرہ وغیرہ (۱)

اس عہد نامہ پر تمام قریش نے مہریں لگائیں ' اور وہ اطلس میں لپیٹ کر خانہ کعبہ میں لٹکا یا گیا - اس معاهدہ کے بعد حضرت ابو طالب اپنے تمام خاندان کو لیکر شعب ابو طالب میں چلے گئے ' اور آنحضرت بھی مسلمانوں کے ساتھ وھیں اقامت پذیر ھوے - قریش کا یہ معاهدہ تین برس تک قائم رھا ' اور اس وسیع مدت میں آنحضرت نے شعب ابی طالب ھی میں قیام فرمایا ' چنانچہ یہ درد انگیز واقعہ سیرت کی تمام کتابوں میں مذکور ھے - اور وہ لوگ بھی مستر امیر علی کی کتاب سے اس کی تحقیق کر سکتے ھیں ' جو کتب حدیث و سیر سے روایات کے فراھم کرنے کی اهلیت نہیں رکھتے -

خود اسلام میں جب کسی شخص نے قومی منافع پر شخصی فوائد کو ترجیح دی ھے ' تو اُسکے خلاف صحابہ اور خود آنحضرت نے اسی قسم کا طرز عمل اختیار فرمایا ھے - اسلام کی تاریخ میں غزوہ تبوک بعض خصوصیات کے لحاظ سے ایک خاص تاریخی اھمیت رکھتا ھے - چونکہ یہ لڑائی سخت گرمی کے موسم میں واقع ھوئی تھی اور مقابلہ بھی شدید تھا ' اسلیے عموماً منافقین اوسکی شرکت سے علحدہ ھوگئے ' بلکہ خود بعض مسلمانوں نے بھی شرکت سے جان چرائی - چنانچہ جب آنحضرت تبوک سے واپس آے ' تو مخلفین کو (وہ لوگ جو لڑائی میں شریک نہیں ھوئے تھے) طلب فرمایا جنکی تعداد ۸۰ سے متجاوز تھی ' اور ھر ایک سے عدم شرکت کی وجہ پوچھی - سب نے اپنا اپنا عذر پیش کیا ' اور آپ نے اوسکو قبول فرما لیا - پھر اون سے بیعت لی اور اونکے لیے استغفار کیا - (یہ سب منافق تھے) لیکن کعب بن مالک ' مرارہ بن الربیع ' ھلال بن امیہ الواقفی کا عذر مقبول نہ ھوا ' حالانکہ یہ لوگ مخلصین و مومنین میں سے تھے - چنانچہ آنحضرت نے ان تینوں بزرگوں پر سخت ناراضی ظاهر کی اور تمام صحابہ کو اون کے ساتھ سلام ' کلام اور نشست و برخاست سے منع فرما دیا - پورے پچاس دن تک یہ حالت قائم رھی - اسکا دو بزرگوں پر یہ اثر ھوا کہ تنگ آکر گھر میں گوشہ نشین ھوگئے - صرف کعب بن مالک بازاروں میں اس امید میں پھرتے رھتے تھے کہ کوئی سلام کرے - خود مسجد میں آتے اور آنحضرت کو سلام کرتے ' مگر جواب نہ ملنے پر بہ حسرت دیکھتے کہ لب مبارک پر حرکت کے آثار ظاھر ھوے یا نہیں ؟ پھر آنحضرت کے قریب جا کر نماز پڑھتے اور دزدیدہ نظروں سے آپکی طرف دیکھتے جاتے ' جب وہ مصروف نماز ھوتے تو آنحضرت اُنکی طرف متوجہ ھوتے ' اور جب وہ آپ کی طرف دیکھتے تو آپ منہہ پھیر لیتے - اس واقعہ نے اس قدر شہرت حاصل کی کہ بادشاہ غسان کے قاصد نے بازار میں اونکو ایک خط دیا جسکا مضمون یہ تھا کہ " محمد صلعم تم کو ذلیل کر رھے ھیں ' تم ھم سے ملجاؤ - ھم تمھارے ساتھ ھمدردی کرینگے " لیکن اونکے جوش اخلاص نے اس خط کو تنور میں ڈالدیا - ۴۰ دن کے بعد اس حالت میں اور اشتداد پیدا ھوا - یعنی آنحضرت نے حکم دیا کہ یہ لوگ اپنی بی بیوں سے بھی علحدگی اختیار کرلیں جو اس مصیبت میں اونکی شریک و رفیق نہیں - چنانچہ کعب بن مالک نے اپنی بی بی کو کمال اطاعت سے اسکے میکے روانہ کردیا - جب دس روز اس حالت میں بھی گذر گئے ' تو ایک دن کعب بن مالک اسی حالت تنہائی میں

(۱) آپنے غالباً اسٹرائک اور بائیکاٹ میں فرق نہیں کیا ھے - انکی مثالیں نہایت موثر ھیں لیکن اُس انقطاع تعلقات و تعاون تمدنی کیلیے موزوں تر ھیں جسے آجکل بائی کاٹ کہتے ھیں - اسٹرائک بھی گو اسمیں شامل ھے مگر اسکی صورت دوسری ھے - بہر حال آخر میں اپنا خیال ظاھر کرونگا - الهلال

اپنے کوٹھے پر بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے پہاڑ کی چوٹی سے بآواز بلند پکارا : " یا کعب بن مالک ابشر " یعنی اے کعب تم کو خوشخبری ھو - وہ فوراً سجدے میں گرپڑے اور سمجھہ گئے کہ مصیبت کا خاتمہ ھوا ' چنانچہ آنحضرت نے بعد نماز فجر اونکی توبہ کے قبول ھونے کا اعلان فرمایا - اور لوگ جوق جوق آکر اُنکو بشارت دینے لگے - ایک شخص گھوڑا اُڑاتا ھوا آیا اور یہ مژدہ جانفزا سنایا - ایک شخص نے پہاڑ کی چوٹی سے بشارت دی ' چونکہ اوسکی آواز گھوڑے سے پہلے پہونچی تھی اسلیے بطور انعام کے اوسکو کعب بن مالک نے اپنا کپڑا اوتار کر پہنا دیا - خود عاریتاً کپڑے مانگ کے پہن لیے ' اور بے اختیار دوڑتے ھوے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ھوے - لوگ آنکو مبارکباد دیتے جاتے تھے - طلحہ بن عبید اللہ نے دوڑ کر مصافحہ کیا - آنحضرت کی خدمت میں پہونچے تو آپ کا چہرہ فرط مسرت سے چمک اُٹھا اور آپ نے بھی بشارت دی - اس مسرت میں کعب بن مالک نے اپنا تمام مال صدقہ میں دینا چاھا ' لیکن آنحضرت کے فرمانے سے کچھہ مال اپنے پاس بھی رکھہ لیا (دیکھو بخاری جلد ثالث مطبوعہ مصر ص ۶۱ دار غزوہ تبوک)

ان تمام واقعات پر بہ ترتیب غور کرنے سے حسب ذیل نتائج مستنبط ھوتے ھیں :

(۱) " زبردست گروہ کو کمزور فرقہ کے خلاف اسٹرائک کرنا سزاوار نہیں " جیسا کہ قریش مکہ نے کیا تھا اسلیے زمانہ اسٹرائک میں طلباء کا کھانا بند کردینا یا انکو بورڈنگ سے نکال دینا جائز نہیں -

(۲) اسٹرائک صرف یورپ کی پیداوار نہیں بلکہ وہ ایک فطری چیز ھے - اور تاریخ عرب و عہد نبوت میں اسکی مثالیں پائی جاتی ھیں -

(۳) اسٹرائک صرف جمہوری اصول کی تائید میں کرنی چاھیے - جیسا کہ انحضرۃ صلی اللہ و سلم نے اُن لوگوں کے خلاف کیا جنھوں نے ایک قومی جہاد میں شرکت سے گریز کیا تھا -

(۴) اگر اسٹرائک استقلال کے ساتھہ قائم رکھی جاے ' تو اسکا اثر نہایت شدید ھوتا ھے -

(۵) اسٹرائک کیلیے حقوق طلبی بھی ضروری نہیں بلکہ وہ کسی جرم کی سزا بھی ھو سکتی ھے -

(۶) اسٹرائک تجارت پیشہ گروہ کیلیے مخصوص نہیں ھے بلکہ خالص مذھبی گروہ بھی کر سکتا ھے -

(۷) اسٹرائک کے لیے مساوات لازمی نہیں ھے ' کعب بن مالک آنحضرت اور دیگر صحابہ کے مساوی نہ تھے - جب کثیر گروہ ضعیف کے مقابلے میں اسٹرائک کر سکتا ھے تو ضعیف کو قوی کے مقابلے میں اسکا حق مرجح حاصل ھے -

(۸) جو شخص جتنا مذھب میں سخت ھوگا اور اُس سے جسقدر خیر خواھی (۱) وحمایت کی توقع ھوسکیگی ' اوسکے مقابل میں اسٹرائک بھی اتنی ھی سخت ھونی چاھیے - البتہ اگر بیگانہ لوگ مدد میں کمی کریں تو انکو معذور رکھنا چاھیے ' جیسا کہ آنحضرت نے منافقین کو معذور رکھا - فتح الباری میں ھے " و فیھا ان القوی فی الدین یواخذ باشد ما یواخذ الضعیف " کعب بن مالک کی حدیث سے یہ نتیجہ نکلتا ھے کہ قوی المذھب اور مخلص شخص سے بہ نسبت ضعیف کے سخت مواخذہ کرنا چاھیے (ص ۹۴ جلد ۸)

(۹) جمہوری فوائد کیلیے اون اخلاق و آداب کی پابندی

(۱) لیکن بعض لوگ اسی خیر خواھانہ تعلقات کی بنا پر تعلیمی اسٹرائک کے عدم جواز کا فتوے دیتے ھیں : و ما اوتیتم من العلم الا قلیلا - منہ

الاعتـصـــاب فـــي الاســـلام

(از مولانا عبـد السـلام - ندوي)

طلباے دار العلوم ندوۃ العلماء کی اسٹرائک نے جو مباحث پیدا کردیے' اون میں ایک اهم بحث یه هے که اسٹرائک شرعاً مسلمانوں کیلیے جائز هے یا نہیں؟ صاحبزادہ افتاب احمد خاں صاحب نے جو مضامین اخبارات میں لکھے هیں ان میں بہت افسوس کیا تھا که اسٹرائک کے عدم جواز کے خلاف کوئی دلیل پیش نہیں کی جاتی - هم چاهتے هیں که انکے ارشاد کی آج تعمیل کریں -

هندوستان میں بلکه تمام بلاد اسلامیه میں جب اس قسم کے مسائل پر بحث شروع هوتی هے' تو اکثر طبقه قدیمه و طبقه جدیده میں اختلاف پیدا هو جاتا هے اور آزاد خیالی کی بنا پر آخر الذکر گروہ اکثر جواز کا فتوی دیدیتا هے' لیکن حسن اتفاق سے اسٹرائک کو دونوں گروہ نے نا جائز قرار دیا هے - دونوں فریقوں کے دلائل حسب ذیل هیں :

(۱) اسٹرائک تمدن جدید کی پیداوار هے - ایشیاء کی قدیم تہذیب اسکو جائز نہیں رکھتی' بالخصوص طلباے مدارس عربیه کیلیے تو بالکل نا جائز هے : من تشبه بقوم فهو منهم -

(۲) اسٹرائک اون اصول کے مخالف هے جو اسلام نے استاد اور شاگرد کے تعلقات کے متعلق قائم کیے هیں - جدید فرقه اسکو ڈسپلن کی مخالفت سے بھی تعبیر کرتا هے -

پہلی دلیل اگرچه طبقه قدیمه کے لیے کافی هے' لیکن جدید گروہ کے نزدیک کسی چیز کے نا جائز هونے کی صرف یه وجه نہیں هوسکتی که "وہ جدید تمدن کی پیداوار هے" اس بنا پر وہ اس دلیل کو ایک محدود شکل میں پیش کرتا هے اور کہتا هے که :

(۳) تمـدن جدید صرف سیاسي و تجـارت پیشه گروہ کو اسٹرائک کی اجازت دیتا هے' اور اوستاد و شاگرد کے تعلقات یورپ میں بھي محض اخلاقي حیثیت رکھتے هیں -

ان دلائل پر نقد و بحث کرنے کیلیے امور ذیل تنقیح طلب هیں :

(۱) کیا اسٹرائک تمدن جدید کي محدثات و بدعات میں سے هے؟

(۲) کیا اسٹرائک صرف تجارت پیشه گروہ هی کیلیے مخصوص هے ؟

(۳) اسلام نے استاد و شاگرد کے تعلقات کے متعلق کیا اصول قائم کیے هیں جنکا اتباع طلبا پر واجب هے ؟

(تنـقیح اول)

(کیا اسٹرائک تمدن جدید کے محدثات میں سے هے ؟)

انسان فطرتاً مدنی الطبع پیدا هوا هے' اسلیے وہ تمدنی' مالي' اخلاقي' غرض متعدد حیثیتوں سے دوسرے افراد کے تعاون کا محتاج هے - اعانت باهمي کا یہی اصول تمدن کا سنگ بنیاد هے' اور یه اصول جس قدر منضبط و مستحکم هوتا هے' اوسی قدر انسانی زندگي پر لطف' خوشگوار' دلچسپ' بلکه دیر پا هوجاتي هے - اگر کشمکش حیات میں اس اصول کو نظر انداز کردیا جاے تو دفعتاً حیات انساني خطرے میں پڑ جاے -

لیکن اس فطري اعانت سے انسان کو جو فوائد و منافع حاصل هوتے هیں' کبھی کبھي خود غرضي اونکي مساویانه تقسیم میں خلل انداز هوجاتي هے - یعنے ایک گروہ صرف لینا چاهتا هے اور دینا نہیں چاهتا - اسلیے دوسرا گروہ اپنی مالي یا جسماني یا اخلاقي اعانت سے اوسکو محروم کردیتا هے - اسیکا نام اسٹرائک هے - اس بنا پر صرف ایک ایک فرد بھی اپنی ذاتي اعانت سے دوسرے فرد کو محروم کرسکتا هے - چنانچه حضرت عائشه رضی الله عنها پر جن لوگوں نے اتہام لگایا تھا اون میں حضرت ابوبکر کے غلام مسطح بھي تھے - انکی معاش کا دار و مدار صرف حضرت ابوبکـر کي ذات پر تھا - حضرت ابوبکـر نے اونکو نفقـه سے بالکـل محروم کردیا' اور اسپر قسم کھالي - چنانچه صحیح بخاري میں هے :

فحلف ابوبکر ان لاینفع مسطحا بنـافعة ابـدا	حضرت ابوبکر نے قسم کھالي که مسطح کو کبھي کسی قسم کا فائدہ نه پہونچائینگے-

حضرت ابوبکر کا یه فعل اگرچه بالکل جائز تھا' تاهم چونکه مسطح کا کوئي دوسرا سر پرست نه تھا' اور اس جرم کي بنا پر کوئی شخص سر پرستي کیلیے آمادہ بھي نہیں هو سکتا تھا' اسلیے حضرت ابوبکر کے طرز عمل سے اوسکی زندگي خطرے میں پڑ گئي تھي' پس خدا تعالی نے اخلاقي حیثیت سے (نه که نہیاً و وجوباً) اونکو اس سے روکدیا :

ولا یاتل اولو الفضل منکم والسعة ان یوتوا اولی القربی والمسا کین والمهاجرین في سبیل الله و لیعفوا و لیصفحوا الا تحبون ان یغفر الله لکـــم واللــه غفـــور رحیـــم- (بخاري مطبوعه مصر جلد ۳ ص ۱۱۶)	اهـل دولت قرابت داروں اور غرباء اور مہـاجرین کو دینے سے دریغ نه کریں' اور آنھیں معاف کردیں - کیـا تم لوگ یه نہیں پسند کرتے که خدا تمکو معاف کردے ؟ خدا تو بڑا رحم و مغفرت کرنے والا هے-

لیکن اصطلاحاً اس قسم کے تمدنی قطع تعلق پر اوسیوقت اسٹرائک کا اطلاق کیا جاتا هے' جب ایک گروہ دوسرے گروہ یا فرد کو اپني اعانت سے محروم کردیتا هے - اسی بنا پر جدید عربی زبان میں اسٹرائک کو "اعتصاب" کہتے هیں جسکے معني گروہ بندي کے هیں - آجکل اگرچه یورپ اکثر اس اصول پر عمل کرتا هے' لیکن اعانت باهمي کسي نه کسي صورت میں هر تمدن کا جزو مشترک رهي هے - پس هر تمدن اسٹرائک کي گنجایش رکھتا هے' اس میں یورپ و جاپان کی تخصیص نہیں-

دنیا میں سب سے زیادہ سادہ تمدن دیہات کا هوتا هے جہاں تعلیم و تربیت کي هلکي سي شعاع بھی نہیں پڑتي - لیکن عموماً تمام دیہاتوں میں کودات کرنے کا طریقه جاري هے جسکے رو سے ایک شخص کا حقه' پانی' کھانا' پینا بند کردیا جاتا هے' اور وہ اوسکي زندگي کو تمام تمدني منافع اور تعلقات صحبت سے محروم کردیتا هے - ابتداء بعثت میں قریش نے بھي آنحضرت کے ستانے کیلیے اسی قسم کا محالفه کرلیا تھا- یعنی تمام قریش نے اس مضمون کا ایک عہد نامه لکھا تھا که قریش میں کوئی شخص بنو هاشم و بنو عبد المطلب کو اپنی لڑکي ندیگا - اون سے لین دین

ضروری نہیں جو حالت سخصیت میں باهمی تعلقات کیلیے ضروری تھی ' چنانچہ حافظ ابن حجـر فتـح البـاري میں لکھتے هیں :

وفیها ترک [۱] السلام علی من اذنب و جواز هجرہ اکثر من ثلاث و اما النهي عن الهجر فوق الثلاث فمحمول علی من لـم یکن هجـر انہ شرعیا (جلد ۸ ص ۹۴)

اس حدیث سے ثابت هوتا ہے کہ جو گنہگار هو اسکو سلام نہیں کرنا چاهیے' اور تین دن سے زیادہ اوس سے جدائی اختیار کیجا سکتی ہے ' لیکن شریعت میں تین دن سے زیادہ کی جدائی کی ممانعت اوس شخص کیلیے ہے' جسکی علحدگی مذهبی نہ هو -

تاهم غیر مذهبی اور ذاتی اغراض کیلیے بهی تین دن تک اسٹرائک جاري رکهی جاسکتی ہے - [لها بقیة صالحه]

عـــرب اسـتیـمـر کـمـپـنـــی

مخدوم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب الہلال کلکتہ السلام علیکم- اخبار انعـاد مطبوعہ ۲۳ جون میں جو مضمون مذکورہ بالا کمپنی کے متعلق شایع هوا ہے' اسمیں یہ بات ظاهر کیگئی ہے کہ عرب اسٹیمر کمپنی ٹرنر موریسن کمپنی کے هاتهوں (جو اس سے پیشتر برٹش انڈین اسٹیم نیویگیشن کمپنی کے خریدنے میں کامیاب هوچکی ہے) فروخت کرڈالی گئی ہے- لیکن یہ خبر غلط اور واقعہ کے خلاف ہے- عرب اسٹیمر کمپنی اب تک اپنی اصلی حالات پر قائم ہے' اور وہ پبلک بالخصوص حجاج کی ویسي ہی خدمت بجا لانے کی کوشش کر رهي ہے جیسا کہ پیشتر بجا لاتی رهی ہے - البتہ ٹرنر موریسن کمپنی کے ڈائرکٹروں سے هماري کمپنی کے فروخت کیے جانے کی بابت کچهہ گفتگو هوئی تهی جو نا تمام رهي - بات یہ ہے کہ عرب کمپنی نے حال میں پی اینڈ او کمپنی کے دو نہایت عمدہ جہاز خرید کیے هیں - امید تهي کہ مسلمان اس مفید کام میں هماري مدد کرینگے اور سواریاں اور مال همارے هي جہازوں کے ذریعہ حجاز کو بهیجا جاوے گا ' مگر افسوس ہے کہ اس معاملہ میں هم لوگوں کو بڑي هي - مایوسی هوئی- مسلمانوں نے هماري امداد اور کمپنی کے حصص خرید نے میں بڑي سرد مہري کا اظہار کیا - اگر خدا نخواستہ ایسي هي عدم همـدردي کا سلسلہ جاري رها تو اندیشہ ہے کہ یہ اسلامی کمپنی اپنا کام کم کردے اور حجاج کو صرف کثیر برداشت کرنے کے علاوہ دیگر آفتوں میں بهی مبتلا هونا پڑے عرب اسٹیمر کمپنی تجارتي فوائد کو مد نظر رکهنے کے ساتهہ ساتهہ خدمت اسلام بالخصوص امداد حجاج کو اپنا فرض عین تصور کرتي ہے اور ٹکٹ میں قیمت حجاج کي آسائش و سہولت کیلیے همیشـــہ معقـول رعایت کی ہے لیکن کمپنی کی ترقی اور حجاج کی راحت اوسیوقت ممکن ہے جبکہ مسلمان اسلامی همدردي اور حمیت سے کام لیں او کمپنی کی امداد میں پوري پوري سعي فرمائیں -

راقم محمد مشاري - منیجنگ ڈائرکٹر عرب کمپنی بمبئی

(۱) یہ جو بعض مدعیان علم و حدیث شکایت کرتے هیں نہ اسٹرائـک کے دوران میں سلام و کلام بزرگوں کو ضرور کرنا چاهیے حالانکہ نہیں کیا گیا ' تو اوسکا مبني بخاری کا وہ نسخہ هوگا جسکو مولانا احمد علي مرحوم والد بزرگوار مولوي خلیل الرحمن صاحب سہارنپوري نے چهپوایا تها - اوس میں شاید یہ حدیث نہوگی کیونکہ اسکا اثر حقوق اولاد پر پڑنے والا تها - مگر هم نے مصر کے نسخہ مطبوعہ سے اس روایت کو لیا ہے - (منہ)

سر جیمس مسٹن اور متولیان مسجد کانپور

تصحیح و تشریح

مسجد مچهلی بازار کانپور کے نقشہ تعمیر کے متعلق آپکے اخبار میں ایک مضمون شائع هوا ہے' جسمیں لکها ہے کہ لفٹننٹ گورنر بہادر نے چالیس هزار روپیہ اور جگہ دینے کا اعلان کیا تها - یہ صحیح نہیں ہے- اصلیت یہ ہے کہ جسوقت سر جیمس مسٹن بہادر کانپور آنیوالے تهے اونسے ایک روز قبل ماسٹر بشیر الدین اڈیٹر البشیر کانپور آئے' اور مجهسے اور نیز دو ایک متولیوں سے بیان کیا کہ جناب لفٹننٹ گورنر صاحب آمادہ هیں کہ تعمیر مسجد کیلیے جانب شمال کا کل میدان بلا قیمت اور مبلغ پچیس هزار روپیہ نقد بطور عطیہ عنایت کریں تاکہ مسجد عالیشان تعمیر هوجاوے ' لیکن جزو مسجد منہدمہ پر برآمدہ کے متعلق کوئی رعایت اس قسم کے نہیں کرینگے جو حسب منشاے مسلمانان زینہ وغیرہ اندرون برآمدہ هونے سے خیال کیا جاتا ہے' بلکہ نیچے عام راستہ رهیگا -

هم لوگوں کا یہ خیال تها کہ نیچے کے برآمدہ میں نصف حصہ مسجد میں جانیکے لیے زینہ هوجاے ' اور نصف حصہ رهگذر عام کیلیے رہے اور یہ خیال کسی طرح فیصلہ وایسرائے کے خلاف بهی نہیں تها - دوسرے روز حضور لفٹننٹ گورنر بہادر رونق افروز کانپور هوے' اور جملہ متولیان بلائے گئے - نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کے سامنے گفتگو کرنے کیلیے کمرہ منتخب کیا گیا - وقت پیشي دیکها کہ ماسٹر بشیر الدین صاحب دست راست پر رونق افروز هیں - هم لوگوں کے پہنچ جانے پر لارڈ صاحب بہادر نے دریافت فرمایا کہ مولوي بشیر الدین صاحب نے بہت کوشش کی ہے' اور نیز مولوي صاحب ایک با اثر مسلمان هیں (۱) لہذا مولوي صاحب نے آپ لوگوں سے جو کہا ہے اسمیں کیا راے ہے ؟ میں نے عرض کیا کہ مولوي صاحب نے تذکرۃ مجهسے ضرور حضور کے خیال کا کچهہ ذکر کیا ہے - ممکن ہے اور بهي دو چار اصحاب سے کہا هو - لیکن عام طور پر لوگ بے خبر هیں- اسلیے تا وقتیکہ هم لوگ استصواب کافی نکریں کچهہ راے ظاهر نہیں کرسکتے هیں - اسپر حضور ممدوح نے فرمایا کہ " کیا تمام دنیا کے مسلمانوں سے راے حاصل کرنیکی ضرورت ہے" میں نے جواباً عرض کیا کہ اگرچہ زیادہ وقت حصول جواب کیلیے نہیں ہے تب بهی کم سے کم مقامی اهل الراے سے راے لینا تو بہت ضروري ہے - هم لوگ تنہا راے سے ایک مذهبی کام میں دخل دینے سے قاصر هیں - اسپر فرمایا کہ بہتر ہے -

اسکے بعد بذریعہ راجہ صاحب محمود آباد (کہ وہ بهی اس روز تشریف لائے هوئے تهے) حضور لفٹننٹ گورنر بہادر سے معلوم هوا کہ ماسٹر بشیر الدین صاحب کا بیان ٹهیک نہیں ہے - ثقل سماعت کے باعث انهوں نے وہ سمجها جو کہا ' ورنہ لارڈ صاحب نے انسے پچیس هزار کا وعدہ نہیں کیا تها -

نیازمند محمد نثار الدین تاجر لٹهہ کانپور مستعفي متولی مسجد مچهلي بازار کانپور

(۱) بعض راویوں نے هز آنر کا یہ جملہ بهي نقل کیا ہے کہ " مولوي بشیر الدین صاحب مسلمانوں کے بہت بڑے عالم اور لیڈر هیں ! (الهـلال)

حسن قبول

ہندوستان بھر کے مشہور ترین حکیم۔ وید۔ ڈاکٹر۔ ایڈیٹر۔
اور مشاہیر متفق ہیں کہ۔ نہ صرف باعتبار خوشبو
و لطافت کے بلکہ طبی اعتبار سے بھی۔
تاج روغن گیسو دراز عدیم المثال ایجاد ہے
(ملاحظہ ہوں اسناد)

تاج روغن بادام و بنفشہ — تاج روغن زیتون یاسمین
فی شیشی (۶؍) — فی شیشی (۱۲؍)

تاج روغن آملہ و بنولہ — فی شیشی (۱۰؍) — علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ ۵؍ فی شیشی

تمام مشہور سوداگروں یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے ؛
ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ساختہ تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی ۔ صدر دفتر دہلی

چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجئے

جناب نواب **وقار الملک** بہادر فرماتے ہیں "میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ بہت بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہوئے اور خدا کرے کہ آیندہ بھی کامیاب ہوں"

جناب آنریبل **سید شرف الدین** صاحب بہادر چیف جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ "تاج روغن گیسو دراز کو جو مجھے آپ نے شفقت سے پیش کیا تھا استعمال کیا ہے۔ میں نے اسکو نہ صرف بہترین و خوشبودار بلکہ دماغ کو سرد اور صاف اور بالوں کو نرم رکھنے والا روغن پایا۔ میں اسکے استعمال کی سفارش کرونگا"

جناب لسان العصر **سید اکبر حسین** صاحب اکبر الہ آبادی فرماتے ہیں۔ "روغنوں (بادام و بنولہ وغیرہ) کے خواص طبی کتابوں میں مندرج ہیں۔ ان چیزوں کو خوشبو میں ملا کر نہایت عمدگی سے یہ ترکیب لائق تعریف ہو گئی ہے۔ [illegible] پر [illegible] یہ شعر اچھا ہوگا ؎

دماغ کیلئے خوشبو کا کھیل اچھا ہے — وہ بو بھی مست ہوئی ہے کہ تیل اچھا ہے"

جناب شمس العلماء **مولانا عبد الحق** صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی "تاج روغن گیسو دراز ہلالی جسم کے اندر و خارج اعصاب و رباطات وغیرہ کو خشکی کے اثر سے محفوظ رکھتا ہے اسلئے دماغ کو قوی اور پٹھوں کو طاقتور کرتا ہے۔ اس میں نہایت خوبی یہ ہے کہ ایک قسم کی ٹھنڈک اور دلکش خوشبو بھی ہے۔ ہر حال میں شانہ بھی ہے [illegible] اور نفیس ہے۔ اور ہندوستان میں تو عجیب اللاثر چیز ہے"

جناب **ڈاکٹر محمد اقبال** صاحب اقبال ایم اے پی ایچ ڈی بیرسٹر ایٹ لا لاہور "میں کہہ سکتا ہوں کہ تاج کے استعمال سے دماغ کو آرام اور قلب کو راحت ملتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ خوشبو عنقریب تمام ہندوستان کے دل و دماغ پر حکومت کریگا"

جناب **مولانا عبد الحلیم** صاحب شرر لکھنوی "ہر ایک تیل میں نفاست کے ساتھ شرقی مذاق کے پھولوں کی خوشبو پیدا کی گئی ہے۔ جو نہایت مفرح، شیریں اور مستقل ہے۔ کئی دن تک قائم رہتی ہے۔ ہمارے اکثر مہذب اور نفیس مزاج احباب نے ان تیلوں کو بہت پسند کیا"

جناب **مولوی محمد عبد الغفار** خانصاحب اختر ایم اے سکرٹری میونسپل بورڈ فتح آباد "آپکے تیل میرے لئے عجیب و صاف معلوم ہوئے ہیں۔ جو ہمیشہ مہم طور پر استعمال ہونے کی صورت میں مشہور و مستعمل روغنوں سے خالی نظر آتے ہیں۔ جو اہتمام تیل فروشوں نے [illegible] کیا ہے اس سے غیر معمولی استقلال پایا جاتا ہے۔ اگر موجودہ پیکنگ بوتل کی نفاست پر غور کیا جائے تو یہ ظاہر ہوگا کہ تاج مینوفیکچری نے نمایش و انتخاب کا اعلیٰ نمونہ جو ہندوستان کے تاجر پیشہ اصحاب کے لئے قابل تقلید ہے"

چند مشہور اطباء کے خیالات

جناب حاذق الملک **حکیم محمد اجمل** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز میں نے خود بھی استعمال کیا۔ یہ تیل دماغ کو آرام پہنچانے اور اسکو تقویت دینے میں اچھا اثر رکھتا ہے۔ اور اس میں بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ میں نے تاج مینوفیکچری کے کارخانہ کو بھی دیکھا ہے"

جناب شفاء الملک **حکیم رضی الدین احمد** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز مسکن اور مقوی دماغ ہے۔ بالوں کو نرم کرتا اور اسکی نفیس خوشبو دماغ کو ایسی تسکین دیتی ہے جو نوم راحت کیلئے محرک کہی جا سکتی ہے"

جناب لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر **زین الدین احمد** صاحب ایم ڈی آئی ایم ایس فرماتے ہیں۔ "تاج روغن گیسو دراز صدفی تخموں سے کشید کئے ہوئے تین مختلف تیل ہیں۔ جو نہایت صفائی کے ساتھ اور سائنس کی ترتیب سے تیار کئے گئے ہیں۔ ان تینوں روغنوں کی خاصیت علاوہ ایک عجیب لطیف خوشبو کے اجزا پر مبنی ہے اور جو اسلئے دماغ کیلئے بہترین ہیں مجھے یقین ہے ان تیلوں کا دائمی استعمال بچوں سے لیکر بوڑھوں تک کو مفید ہوگا"

جناب حکیم حافظ **محمد عبد الولی** صاحب لکھنوی سکرٹری مدرسہ طبیہ لکھنو فرماتے ہیں۔ "تاج روغن گیسو دراز کو میں نے اکثر مریضوں کو استعمال کرایا مفید پایا گیا اور خوشبو میں تو یہت ہی مرغوب ہے۔ یہ ایجاد حقیقتاً قابل قدر ہے"

جناب پنڈت **مان سنگھ** صاحب وید سکرٹری آل انڈیا ویدک و یونانی کانفرنس دہلی فرماتے ہیں "روغن بادام و روغن زیتون کے اثرات اہل ہند کو خود معلوم ہیں انکی نسبت مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں آملہ کی نسبت یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ پہلے ہمارے ہمدرد و فی طریقہ علاج میں بالوں اور دماغ کیلئے بہترین چیز تصور کیا گیا ہے۔ اب کارخانہ تاج مینوفیکچری نے عمدہ آملہ کو بنولہ کے تیل میں شامل کرکے ایک نہایت لطیف و دلکش خوشبو میں بسا دیا ہے جس کا ہم پایہ مرکب طب قدیم و جدید میں اب تک دیکھنے میں نہیں آیا۔ میں تاج روغن گیسو دراز کی ہر سہ اقسام کو بہت پسند کرتا ہوں اور انکے مفید ہونے کا معترف ہوں"

چند مستند اخبارات ہند کا حسن قبول

الہلال کلکتہ۔ جلد ۲ نمبر ۱۰۔ "ہم بہتر ہوگا کہ لوگ اس نئے کارخانے کی بہت افزائی کریں۔ شملہ اس حیثیت سے تمام ہندوستان کا تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے۔ بیرونکہ یہ وجوہ اصول تجارت تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک میں اس طرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری بہت افزائی کا مستحق ہے"

روزانہ زمیندار لاہور جلد ۲۔ نمبر ۹۰۔ ۱۳ اپریل ۱۹۱۳ء "حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی۔ تاج روغن گیسو دراز کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اسلئے سمجھ لینا چاہئے کہ تاج مینوفیکچری دہلی نے ان لوگوں کیلئے مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آرائش و زیبائش کا خاص شوق رکھتے ہیں"

روزانہ وطن لاہور۔ جلد ۲ نمبر ۱۵۔ ۱۵ اپریل ۱۹۱۳ء "تاج روغن گیسو دراز ڈاکٹروں حکیموں کے مصدقہ روغن سے اپنی خوبی اور فوائد کی تصدیق حاصل کر چکا ہے۔ یہ بھی ایک خوشبودار تیل کے اوصاف میں پایا جاتا ہے اسکا اعتراف ہے"

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ۱۵ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ خوشرنگ دماغ کو ٹھنڈا رکھنے والا مفرح تیل ہے۔ جو کمپنی کے اصلی سرٹیفکٹ دیکھنے سے عام پسند معلوم ہوتا ہے"

روزانہ اودھ اخبار لکھنو۔ جلد ۵۰ نمبر ۹۲۔ ۱۹ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ تیل بالوں کو نرم کرتا اور مقوی دماغ ہے اسکی دلربا خوشبو مشام جان کو معطر کرتی ہے۔ ہم نے بھی اس تیل کو استعمال کیا درحقیقت میں مفید پایا۔ جن صاحبان کو دماغی کام کرنے پڑتے ہیں انکے لئے یہ تیل نہایت نفع بخش ہوگا"

اردوئے معلیٰ علی گڈھ۔ نمبر ۳ جلد ۵۔ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ تین مختلف قسم کے تیلوں کا مجموعہ ہے جنہیں بالوں کو بڑھانے والی سکو سیاہ و نرم رکھنے والی اور گرنے سے روکنے والی نیز نظر کو بڑھانے والی دوائیں شامل ہیں۔ نیز تین تازہ پھولوں کی تازہ خوشبو دی گئی ہے۔ ان تیلوں کی تعریف مشہور حکیموں نے کی ہے۔ خود ہم نے بھی انکو استعمال کیا۔ مصرحہ بالا خیالات کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ جسکی وجہ سے قابل اطمینان پایا۔ مندرجہ بالا خیالات کا اندازہ معلوم آپ نے کیا ہوگا۔ ہم خوش ہیں کہ ہم نے ایک حد تک ان روغن گیسو دراز کی مقبولیت کا ایک مختصر گراں ترین خاکہ آپکو دکھانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ لیکن ضرور ہے کہ آپکی توجہ کو بھی اس طرف مبذول ہونا چاہئے۔ تاج مندرجہ ذیل تین مختلف مقاصد کو مفید ہیں روغن گیسو ہیں۔"

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد اوصاف مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

تاج روغن بادام و بنفشہ — تاج روغن زیتون و یاسمین فی شیشی ۱۲؍
تاج روغن آملہ و بنولہ فی شیشی (۱۰؍)

تمام بڑے بڑے سوداگروں یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصول ڈاک ۵؍ ایک شیشی پر ۹؍ دو شیشیوں پر ۱۲؍ اور تین شیشیوں پر ۴؍ ۱ مزید خرچہ لگتا ہے۔ ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے بہتر ہوگا کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں سے تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کر لیجئے اس لئے کہ سوائے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کے مشہور دکانداروں کے یہاں کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی ایک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں دریافت حال جو ان کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر ایک شیشی بلا قیمت پیش کی جاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ ضروری مقامات میں جہاں مال خریدنے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اخبارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینجر دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ "تاج" دہلی

حکمت بالغہ ! حکمت بالغہ !

مولوي احمد مکرم صاحب عباسي چريا کوٹي نے ايک نہايت مفيد سلسلہ جديد تصنيفات و تاليفات کا قائم کيا ہے - مولوي صاحب کا مقصود يہ ہے کہ قران مجيد کے کلام الہي ہونے کے متعلق آجتک جس قدر دلائل قائم کيے گئے ہيں اُن سب کو ايک جگہہ مرتب و مدون کرديا جاے - اس سلسلہ کي ايک کتاب موسوم بہ حکمۃ بالغہ تين جلدوں ميں چھپ کر تيار ہو چکي ہے -

پہلي جلد کے چار حصے ہيں - پہلے حصے ميں قران مجيد کي پوري تاريخ ہے جو اتقان في علوم القران علامۂ سيوطي کے ايک بڑے حصہ کا خلاصہ ہے - دوسرے حصہ ميں تواتر قرآن کي بحث ہے ' اس ميں ثابت کيا گيا ہے کہ قرآن مجيد جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوا تھا ' وہ بغير کسي تحريف يا کمي بيشي کے ويسا ہي موجود ہے ' جيسا کہ نزول کے وقت تھا ' اور يہ مسئلہ کل فرقہاے اسلامي کا مسلمہ ہے - تيسرے حصہ ميں قرآن کے اسماء و صفات کے نہايت مبسوط مباحث ہيں - جن ميں ضمنا بہت سے علمي مضامين پر معرکۃ الارا بحثيں ہيں - چوتھے حصے سے اصل کتاب شروع ہوتي ہے - اس ميں چند مقدمات اور قرآن مجيد کي ايک سو پيشين گوئياں ہيں جو پوري ہوچکي ہيں - پيشين گوئيوں کے ضمن ميں علم کلام کے بہت سے مسائل حل کئے گئے ہيں ' اور فلسفۂ جديدہ جو نئے اعتراضات قرآن مجيد اور اسلام پر کرتا ہے ان پر تفصيلي بحث کي گئي ہے -

دوسري جلد ايک مقدمہ اور دو بابوں پر مشتمل ہے - مقدمہ ميں نبوت کي مکمل اور نہايت محققانہ تعريف کي گئي ہے - آنحضرت صلعم کي نبوت سے بحث کرتے ہوے آيۃ خاتم النبيين کي عالمانہ تفسير کي ہے - پہلے باب ميں رسول عربي صلعم کي ان معرکۃ الارا پيشين گوئيوں کو مرتب کيا ہے ' جو کتب احاديث کي تدوين کے بعد پوري ہوئي ہيں ' اور اب تک پوري ہوتي جاتي ہيں - دوسرے باب ميں ان پيشين گوئيوں کو لکھا ہے ' جو تدوين کتب احاديث سے پہلے ہوچکي ہيں - اس باب سے آنحضرت صلعم کي صداقت پوري طور سے ثابت ہوتي ہے -

تيسري جلد - اس جلد ميں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علماے يورپ کے مستند اقوال سے ثابت کيا ہے کہ آنحضرت صلعم امي تھے' اور آپ کو لکھنا پڑھنا کچھہ نہيں آتا تھا - قرآن مجيد کے کلام الہي ہونے کي نو عقلي دليليں لکھي ہيں - يہ عظيم الشان کتاب ايسے پر آشوب زمانہ ميں جب کہ ہر طرف سے مذہب اسلام پر نکتہ چيني ہو رہي ہے ' ايک عمدہ ہادي اور رہبر کا کام دیگي - عبارت نہايت سليس اور دل چسپ ہے ' اور زبان اردو ميں اس کتاب سے ايک بہت قابل قدر اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر سہ جلد (١٠٦٤) لکھائي چھپائي و کاغذ عمدہ ہے - قيمت ٥ روپيہ *

نعمت عظمی ! نعمت عظمی !

امام عبد الوہاب شعراني کا نام نامي ہميشہ اسلامي دنيا ميں مشہور رہا ہے - آپ دسويں صدي ہجری کے مشہور ولي ہيں - لواقح الانوار صوفياے کرام کا ايک مشہور تذکرہ آپ کي تصنيف ہے - اس تذکرہ ميں اولياء - فقراء اور مجاذيب کے احوال و اقوال اس طرح پر کانٹ چھانٹ کے جمع کئے ہيں کہ ان کے مطالعہ سے اصلاح حال ہو اور عادات و اخلاق درست ہوں اور صوفياے کرام کے بارے ميں انسان سوء ظن سے محفوظ رہے - يہ لا جواب کتاب عربي زبان ميں تھي - ہمارے محترم دوست مولوي سيد عبدالغني صاحب وارثي نے جو اعلی درجہ کے اديب ہيں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپي رکھتے ہيں اس کتاب کا ترجمہ نعمت عظمی کے نام سے کيا ہے - اس کے چھپنے سے اردو زبان ميں ايک قيمتي اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر دو جلد (٧٢٦) خوشخط کاغذ اعلی قيمت ٥ روپيہ *

مشاہير الاسلام ! مشاہير الاسلام ! !

يعني اردو ترجمہ وفيات الاعيان مترجمہ مولوي عبد الغفور خان صاحب رامپوري ' جس ميں پہلي صدي ہجري کے اواسط ايام سے ساتويں صدي ہجري کے خاتمہ تک دنياے اسلام کے بڑے بڑے علماء فقہا قضۃ شعراء متکلمين نحويين لغويين منجمين مہندسين مؤرخين محدثين زہاد عباد امراء فقراء حکماء اطبا سلاطين مجتہدين و صناع و مغنين وغيرہ ہر قسم کے اکابر و اہل کمال کا مبسوط و مفصل تذکرہ -

جسے بقول (موسيودي سيلن)

" اہل اسلام کي تاريخ معاشرتي و علمي کي واقفيت کے واسطے اہل علم ہميشہ سے بہت ہي قدر کي نگاہوں سے ديکھتے آئے ہيں

يہ کتاب اصل عربي سے ترجمہ کي گئي ہے' ليکن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمہ کرتے وقت اس کے اس انگريزي ترجمہ کو بھي پيش نظر رکھا ہے' جسے موسيودي سيلن نے سنہ ١٨٤٢ع ميں شائع کيا تھا - سواے اس کے اصل کتاب پر تاريخ ' تراجم ' جغرافيہ ' لغت ' انساب اور ديگر مسائل ديني کے متعلق کثير التعداد حواشي اضافہ کئے ہيں - اس تقريب سے اس ميں کئي ہزار اماکن و بقاع اور قبائل و رجال کا تذکرہ بھي شامل ہوگيا ہے - علاوہ بريں فاضل مترجم نے انگريزي مترجم موسيودي سيلن کے وہ قيمتي نوٹ بھي اُردو ترجمہ ميں ضم کردے ہيں جن کي وجہ سے کتاب اصل عربي سے بھي زيادہ مفيد ہوگئي ہے - موسيودي سيلن نے اپنے انگريزي ترجمہ ميں تين نہايت کارآمد اور مفيد ديباچے لکھے ہيں مشاہير الاسلام کي پہلي جلد کي ابتدا ميں ان کا اُردو ترجمہ بھي شريک کر ديا گيا ہے - اس کتاب کي دو جلدين نہايت اہتمام کے ساتھہ مطبع مفيد عام آگرہ ميں چھپوائي گئي ہيں' باقي زير طبع ہيں - قيمت ہر دو جلد ٥ روپيہ -

(٤) مآثر الکرام يعني حسان الہند مولانا مير غلام علي آزاد بلگرامي کا مشہور تذکرہ مشتمل بر حالات صوفياے کرام و علماے عظام - صفحات ٣٣٨ مطبوعہ مطبع مفيد عام آگرہ خوشخط قيمت ٢ روپيہ -

(٥) افسر اللغات - يعني عربي و فارسي کے کئي ہزار متداول الفاظ کي لغت بزبان اردو صفحات (١٢٢٦) قيمت سابق ٩ روپيہ قيمت حال ٢ روپيہ -

(٦) فغان ايران - يعني اردو ترجمہ کتاب اسٹرينگلنگ آف پرشيا - مصنفۂ مسٹر مارگن شوسٹر سابق وزير خزانہ دولت ايران صفحات ٤٦٢ مع ٢١ تصاوير عکسي قسم اعلی - جلد نہايت خوبصورت اور عمدہ ہے قيمت صرف ٥ روپيہ -

(٧) داستان ترکتازان ہند - کل سلاطين دہلي اور ہندوستان کي ايک جامع اور مفصل تاريخ ٥ جلد کامل صفحات (٢٦٥٦) کاغذ و چھپائي نہايت اعلی قيمت سابق ٢٠ روپيہ قيمت حال ٩ روپيہ

(٨) تمدن عرب - قيمت سابق ٥٠ روپيہ قيمت حال ٣٠ روپيہ

(٩) الفاروق - علامہ شبلي کي مشہور کتاب قيمت ٣ روپيہ -

(١٠) آثار الصناديد - سرسيد کي مشہور تاريخ دہلي کانپور کا مشہور اڈيشن با تصوير قيمت ٣ روپيہ -

(١١) قواعد العروض - مولانا غلام حسين قدر بلگرامي کي مشہور کتاب علم عروض کے متعلق عربي و فارسي ميں بھي کوئي ايسي جامع کتاب موجود نہيں - نہايت خوشخط کاغذ اعلی صفحات ٤٧٤ - قيمت سابق ٤ روپيہ قيمت حال ٢ روپيہ -

(١٢) جنگل ميں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف رڈيارڈ کپلنگ کي کتاب کا اُردو ترجمہ از مولوي ظفر علي خان صاحب بي - اے - قيمت سابق ٤ روپيہ - قيمت حال ٢ روپيہ -

(١٣) علم اصول قانون - مصنفۂ سر ڈبليو - ايچ - ريٹگن - ال - ال - ڈي کا اُردو ترجمہ جو نظام الدين حسن خان صاحب بي - اے - بي - ال - سابق جج ہائيکورٹ حيدر آباد اور مولوي ظفر علي خانصاحب بي - اے کي نظر ثاني کے بعد شائع ہوا ہے - مترجمہ مسٹر مانک شاہ دين شاہ شش جج دولت آصفيہ - آخر ميں اصطلاحات کا فرہنگ انگريزي و اُردو شامل ہے کل تعداد صفحات ٨٠٨ - قيمت ٨ روپيہ -

(١٤) ميڈيکل جيورس پروڈنس - حضرت مولانا سيد علي بلگرامي مرحوم کي مشہور کتاب يہ کتاب وکيلوں - بيرسٹروں اور عہدہ داران پوليس و عدالت کے لئے نہايت مفيد و کارآمد ہے - تعداد صفحات ٣٨٠ مطبوعہ مطبع مفيد عام آگرہ قيمت سابق ٩ روپيہ قيمت حال ٣ روپيہ -

(١٥) تحقيق الجہاد - مصنفۂ نواب اعظم يار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم بزبان اُردو - مسئلہ جہاد کے متعلق ايک عالمانہ اور نہايت مفصل کتاب صفحات ٤١٢ قيمت ٣ روپيہ -

(١٦) شرح ديوان اُردو غالب - تصنيف مولوي علي حيدر طبا طبائي - يہ شرح نہايت قيمتي معلومات کا ذخيرہ ہے - غالب کے کلام کو عمدہ طريقہ سے حل کيا گيا ہے صفحات ٣٤٨ مطبوعہ حيدر آباد قيمت ٢ روپيہ -

(١٧) تيسير الباري - يعني اُردو ترجمہ صحيح بخاري بين السطور حامل المتن صفحات تقريباً (٣٧٥٠) نہايت خوشخط کاغذ اعلی قيمت ٢٠ روپيہ -

ایڈیٹر الهـــلال کے کتب خانے کی بعض مکرر کتابیں بغرض فروخت

— * —

نوادر و آثار مطبـــوعات قدیمـــهٔ هند

— * —

تـاریــــخ هنــــدوستــــان

— * —

ترجمه فارسی " هسٹري آف انڈیا " مصنفه مسٹر جان مارشمن
مطبوعهٔ قدیم کلکته سنه ۱۸۵۹

— * —

(۱) هندوستان کے تاریخوں کے لکھنے میں جن انگریز مصنفین نے جانکاه محنتیں کي هیں - ان میں مسٹر سي - جان مارشمن (C. Jahan Marshman.) کا نام خصوصیت کے ساتهه قابل ذکر هے - اسکا نہایت سلیس و فصیح فارسي ترجمه لارڈ کیننگ کے زمانے میں مولوي عبد الرحیم گورکهپوری نے کیا ' اور بحکم لارڈ مذکور پرنس بهرام شاه نبیرهٔ سلطان ٹیپو مرحوم و مغفور نے نہایت اهتمام و تکلف سے طبع کرایا - کچهه نسخے فروخت هوے اور کچهه گورنمنٹ نے لے لیے اور عام طور پر اشاعت نه هوئي -

اس کتاب کی ایک ضروري خوبی اسکي خاص طرح کی چهپائی هے یعنے چهپي هے ٹائپ میں لیکن ٹائپ برخلاف عام ٹائپ کے بالکل نستعلیق خط کا هے اور بهتر سے بهتر نمونه اگر نستعلیق ٹائپ کا ابتک کوئي هے تو یہی هے - کاغذ بهي نہایت اعلی درجه کا لگایا گیا هے - علاوه مقدمه و فہرست کے اصلی کتاب ۴۰۴ صفحوں میں ختم هوئی هے -

قیمت مجلد ۳ - روپیه - ۸ آنه - غیر مجلد ۳ - روپیه -

تاریـــخ وقائع و سوانـــح نادری

— * —

مـــع فـــرهنـــگ

مطبوعهٔ قدیـــم قبل از غدر - سنـــه ۱۸۴۵

— * —

نادر شاه کي زندگي ' فتوحات ' قوانین و احکام ' طریق حکومت و ملک رانی ' عزائم و مقاصد ' اور عام سوانح و وقائع کا یه ایک مستند مجموعه هے جو نادر شاه کے حکم سے اسکے میر منشی نے فارسي میں مرتب کیا تها - غدر سے پہلے علماء کی ایک جماعت نے اسکي تصحیح و تہذیب کی ' اور چونکه کتاب میں جا بجا ایران کے غیر معروف مقامات و اسماء اور عام محاورات و ضرب الامثال بکثرت آگئے تهے ' اسلیے ایک عمده فرهنگ لکهکر آخر میں بڑهائی ' اور نستعلیق ٹائپ میں چهاپکر مشتهر کیا - تاریخ ایران و هند کا یه ایک نہایت اهم ٹکڑه هے - جس تفصیل سے اس عهد کے واقعات علی الخصوص سلاطین عثمانیه اور ایران کے قتل و جدال کے حالات اسمیں ملتے هیں اور کهیں نہیں ملتے -

اسکي فرهنگ فارسي زبان کے شائقوں کیلیے بجاے خود ایک نہایت مفید کتاب هے -

قیمت - مجلد ۳ روپیه - غیر مجلد - ۲ روپیه ۸ آنه

اطـــلاع

یه کتاب بالکل نادر و ناپید هیں - کچهه نسخے مولانا کے کتب خانے میں نکل آے - چونکه مکرر اور زائد تهے - اسلیے دو دو نسخے رکهکر باقی نسخے فروخت کے لیے دفتر الهلال میں بهیج دي گئیں - شائقین نوادر اس فرصت کو ضائع نه کریں -
تمام درخواستیں : " منیجر الهلال کلکته " کے نام آئیں -

جهـــان اســـلام

یه ایک هفته وار رساله عـــربي تـــرکی اور اردو - تین زبانوں میں استنبول سے شایع هوتا هے - مذهبي سیاسي اور ادبي معاملات پر بحث کرتا هے - چنده سالانه ۸ روپیه - هندوستاني اور ترکوں سے رشتهٔ اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کي سخت ضرورت هے اور اگر اسکے توسیع اشاعت میں کوشش کی گئي تو ممکن هے که یه اخبار اس کمي کو پورا کرے -

ملنے کا پته ادارهٔ الجریده في المطبعة العثمانیه چنبرلي طاش
نمبرهٔ صندوق البوسته ۱۷۳ - استامبول
Constantınople

شهبـــــال

ایک هفته وار مصور رساله - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا هے - ادبی - سیاسی - علمی اور سائنٹفک مضامین سے پر هے - گرافک کے مقابله کا هے - هر صفحه میں تین چار تصاویر هوتے هیں - عمده آرٹ کاغذ نفیس چهپائي اور بهترین ٹائپ کا نمونه - اگر ترکونکے انقلاب کي زنده تصویر دیکهني منظور هو تو شهبال ضرور منگائیے - ملنے کا پـتــه :

پوسٹ آفس فرخ بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳
Constantinople - استامبول

روز انـــه الهـــلال

چونکه ابهي شائع نہیں هوا هے ' اسلیے بذریعه هفته وار مشتهر کیا جاتا هے که ایمبرائیڈري یعني سوزنی کام کے گل دار پلنگ پوش ' میـــز پوش ' خوان پوش ' پردے ' کامـــدار چوغے ' کرتے ' رلي پارچات ' شـــال ' الوان ' چـــادریں ' لوئیاں ' نقاشی میـــنا کاري کا سامان ' مشک ' زعفران ' سلاجیت ' ممیره ' جدوار ' زیره ' گل بنفشه وغیره وغیره هم سے طلب کـــریں - فهرست مفت ارسال کی جاتی هے - (دي کشمیر کواپریٹیو سوسائٹی - سري نگر - کشمیر)

هندوستاني دوا خانه دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سر پرستی میں یونانی اور ویدک ادویه کا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگی ادویه اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتهه بهت مشهور هوچکا هے - صدها دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بنی هوئی هیں) حاذق الملک کے خانـــدانی مجربات (جو صرف اسی کارخانـــه سے مل سکتے هیں) عالی شان کار و بار ' صفائی ' ستهرا پن ' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف هوگا که :
هندوستانی دوا خانه تمام هندوستان میں ایک هی کارخانه هے -
فهرست ادویه مفت ، (خط کا پتـــه)
منیجر هندوستانی دوا خانه دهلی

بیـــوٹیـــز اف اســـلام

اسلام کي خوبیوں پر دیگر مذاهب کے احباب کی گرانقدر رائیوں کا مجموعه -
هر شیدائي اسلام کو اسکا ایک نسخه ضرور رکهنا چاهیے -
سنهري جلد - عمده چهپائي - قیمت صرف ۸ آنه -
المشـــتهر نـــور لائبریري - ۱۲/۱ سیرانگ لین - کـــلـــکـــتـــه
Noor Library 12/1 Serang Lane.

ملیح اباد کے اعلی درجه کے قلمهاے انبه

اگر آپکو ضرورت هے تو ذیل کے پتـــه سے مفت فهـــرست طلب فرمائیے -

حاجی نذیر احمد خان زمیـنـــدار خاص قصبه ملیح آبـــاد

ديـــوان وحشـــت

(يعني مجموعۂ كلام اردو و فارسی جناب مولوي رضا علی صاحب - وحشت)

يه ديوان فصاحت و بلاغت كي جان هے ' جسميں قديم و جديد شاعري كی بهترين مثاليں موجود هيں ' جسكی زبان كی نسبت مشاهير عصر متفق هيں كه دهلی اور لكهنؤ كي زبان كا عمده نمونه هے ' اور جو قريب قريب كل اصناف سخن پر محتوي هے - اسكا شائع هونا شعر و شاعري بلـكه يوں كهنا چاهيے كه اردو لتـريچر كی دنيا ميں ايک اهم واقعه خيال كيا گيا هے - حسن معاني كے ساتهه ساتهه سلاست بيان ' چستی بندش اور پسنديدگي الفاظ نے ايک طلسم شگرف باندها هے كه جسكو ديكهكر نـكته سنجان سخن نے بے اختيار تحسين و آفرين كي صدا بلند كي هے -

مولانا حالي فرماتے هيں ...... " آينده كيا اردو كيا فارسي دونوں زبانوں ميں ايسے دئے ديوان كے شائع هونے كي بهت هي كم اميد هے ...... آپ قـديم اهل كمال كی يادگار اور انـكا نام زنـده كرنے والے هيں - " قيمت ايک روپيه -

المشـــــــتـــــــهر

عبد الرحمن' اثر - نمبر ١٦ - كڑايه رود - ڈاكخانه باليگنج - كـلـكتـه

اپ كـو سچے مونـس و غـمخوار كی تـــلاش هے

تو دار السلطنت دهلي كے مشهور و معروف روزانه اخبار

هـــمـــدرد

كي مستقل خريداري فرمائيں' جو ايک اعلى درجه كے روزانه پرچه كي تمام ضروري صفات سے آراسته هونيكے علاوه خالص همدردي ملک و قوم كي سپرٹ سے معمور هے همدرد زندگي كي هر لائن ميں آپ كا تجربه كار مشير ثابت هوگا - هر ايک مشكل كے حل كرنے ميں آپكو مدد ديگا ' آپ كا خالي وقت گذرانيكے ليے بهترين سامان تفريح مهيا كريگا - نهايت دلچسپ طريقه سے ضروري معاملات كے باره ميں آپكي معلومات بڑهائيگا ' اور ملک اور قوم كا درد سب كے دل ميں پيدا كركے هندوستانيوں كو ترقي يافته اقوام كي مجلس ميں سربلند هونيكے قابل بنائيگا ' ان خدمات كو زياده وسعت و سهولت سے انجام دينے كيليے اب همدرد مقبول عام خط نستعليق ميں نكلنے لگا هے - مضمون كي گنجايش دگني سے زياده بڑهنے كے ساتهه قيمت ميں بقدر نصف كے تخفيف كردي گئي هے آپ اپنے هاں كي ايجنسي سے اب روزانه همدرد ايک پيسه في پرچه كے حساب سے خريد سكتے هيں يا ١٢ روپيه سالانه چنده معه محصولڈاک ميں براه راست دفتر سے منگا سكتے هيں

المشـــتهر :ـــ

منيجر اخبار " همدرد " كوچۂ چيلاں دهلی

مـيـــرٹهـــه كی قينچـــی

ميرٹهه كي مشهور و معروف اصلي قينچي اس پته سے مليگي
جنرل ايجنسي آفس نمبر ١٥٦ اندر كوٹ شهر ميرٹهه

الهلال كی ايجنسی

هندوستان كے تمام اردو' بنگله' گجراتي' اور مرهٹي هفته وار رسالوں ميں الهلال پهلا رساله هے' جو باوجود هفته وار هونے كے روزانه اخبارات كي طرح بكثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايک عمده اور كامياب تجارت كے متـلاشي هيں تو ايجنسي كي درخواست بهيجيے -

منيجر

روغن بيگم بهـــار

حضـرات اهلكار' امراض دماغي كے مبتـلا وگرفتار' وكلا' طلبه' مدرسين' معلمين' مولفين' مصنفين' كيخدمت ميں التماس هے كه يه روغن جسكا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابهی ديكها اور پڑها هے' ايک عرصے كی فكر اور سونچ كے بعد بهتيرے مفيد ادويه اور اعلى درجه كے مقوي روغنوں سے مركب كر كے تيار كيا گيا هے ' جسكا اصلي ماخذ اطباے يوناني كا قديم مجرب نسخه هے' اسكے متعلق اصلی تعريف بهي قبل از امتحـان و پيش از تجربه مبـالغه سمجهی جا سكتي هے- صرف ايک شيشي ايكبار منگواكر استعمال كرنے سے يه امر ظاهر هو سكتا هے كه آجكل جو بهت طرحكے ڈاكٹري كيميراجی تيل نكلے هيں اور جنكو بالعموم لوگ استعمال بهي كرتے هيں آيا يه يوناني روغن بيگم بهار امراض دماغي كے ليے بمقـابله تمام مروج تيلونكے كهانتک مفيد هے اور نازک اور شوقين بيگمـات كے گيسوونكو نرم او ر نازک بنانے اور دراز و خوشبو دار اور خوبصورت كرنے اور سنوارنے ميں كهانتک قدرت اور تاثير خاص ركهتا هے - اكثر دماغي امراض كبهي غلبۂ برودت كيوجه سے اور كبهي شدت حرارت كے باعث اور كبهي كثرت مشاغل اور محنت كے سبب سے پيدا هو جاتے هيں ' اسليے اس روغن بيگم بهار ميں زياده تر اعتدال كي رعايت ركهي گئي هے تاكه هر ايک مزاج كے موافق هو مرطوب و مقوي دماغ هونيكے علاوه اسكے دلفريب تازه پهولوں كي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهيگا ' اسكي بو غسل كے بعد بهی ضائع نهيں هوگي - قيمت فی شيشی ايک روپيه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ١٠ روپيه ٨ آنه -

بٹيكا

بادشاه و بيگموں كے دائمي شباب كا اصلي باعث يوناني مڈيكل سائنس كي ايک نماياں كاميابي بٹيكا -

بٹيكا ـــ كے خواص بهت هيں ' جن ميں خـاص خـاص باتيں عمر كي زيادتي ' جواني دائمي ' اور جسم كي راحت هے' ايک گهنٹه كے استعمال ميں اس دوا كا اثر آپ محسوس كرينگے - ايک مرتبه كي آزمايش كي ضرورت هے -

راما برهمن تيله اور برهمير انجن تيل - اس دوا كو ميں نے ابا و اجداد سے پايا جو شهنشاه مغليه كے حكيم تهے - يه دوا فقط همكو معلوم هے اور كسي كو نهيں درخواست پر تركيب استعمال بهيجي جائيگي -

" ونڈر فل كائيهور " كو بهي ضرور آزمايش كريں - قيمت دو روپيه باره آنه -

ممـك بلس اور الكٹريک ريگر برسٹ پانچ روپيه باره آنه محصول ڈاک ٩ آنه -

يوناني لوٹ پاؤڈر كا سامپل بهدي سر كے درد كي دوا لكهنے پر مفت بهيجي جاتي هے - فوراً لكهيے -

حكيم مسيح الرحمن - يوناني ميڈيكل هال - نمبر ١١٥/١١٣ مچهوا بازار اسٹريٹ - كلكته

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

دہلی میں علمی خزانہ

(۱) عظیم الشان قرآن شریف - جس پر بیس روپے والی تفسیر حقانی کا خلاصہ - سجاوندی - لغت و اعراب چڑھے ہوے ہیں - ہدیہ مجلد آٹھ روپے غیر مجلد ساڑھے چھ روپے ؛
(۲) داستان پاستان - فاتحہ ثانی ہسپانیہ چار جلد قیمت ساڑھے چار روپے ؛
(۳) چمنستان عرب حج کے مکمل حالات قیمت سوا روپیہ ؛
(۴) لباب الاحادیث مسایل اسلام قیمت بارہ آنے
(۵) اولیائے دہلی - بزرگان دہلی کے مسلسل حالات قیمت آٹھ آنے
(۶) مجلد مجموعہ کلام اقبال - قیمت اٹھارہ آنے ؛
(۷) یاسمین - شرنامہ تعلقات دنیا ایک افسانے کے پیرایہ میں قیمت [illegible]
(۸) ملاحت زمانی - مستورات کیلئے بیش بہا کتاب قیمت [illegible]
(۹) مہرافروز - بیگماتی زبان کی شیرینی سے لبریز قیمت آٹھ آنے
(۱۰) اتالیق نسوان - دس حصے قابل دید دل قیمت پانچ روپے
(۱۱) حامی النسوان - طرز تمدن سے معمور قیمت چار آنے
(۱۲) انقلاب ٹرکی - قیمت ڈیڑھ روپے ؛
(۱۳) سکندر نامہ فارسی مکمل - قیمت چودہ آنے ؛
(۱۴) آثار دہلی و دربار دہلی - قیمت چھ آنے ؛
(۱۵) طب - اخلاق - ادب - انشا وغیرہ کی جملہ کتب - کتب سرکاری و کتب انجمن حمایت الاسلام و کتب تبلیغ اسلام
(۱۶) راز و نیاز کے کارڈ - فی درجن ۱۲ [illegible]
(۱۷) سراج الاخبار کابل فارسی [illegible]
[illegible]

12 مشا هیر اسلام عایتی قیمت پر

—○*○—

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قيمت ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۲) حضرت ابا فريد شكر گنج ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله عليه ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۴) حضرت خواجه حافظ شيرازي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۵) حضرت خواجه شاه سليمان تونسوي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۶) حضرت شيخ بوعلي قلندر باني پتي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۷) حضرت اميرخسرو ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۸) حضرت سرمد شهيد ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جيلاني ۳ انه رعايتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعايتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۱] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعايتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام ربانی مجدد الف ثاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۱۴] حضرت شيخ بهاالدين ذكريا ملتاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۵) حضرت شيخ سنوسي ۳ آنه رعايتي آنه (۱۶) حضرت عمر خيـام ۳ آنه رعايتي ۱ انه (۱۷) حضرت اما بخاري ۵ آنه رعايتی ۲ آنه (۱۸) حضرت شيخ محي الدين ابن عربي ۴ آنه رعايتي ۲ پيسه (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذير احمد ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۲) آنريبل سرسيد مرحوم ۵ رعايتي ۲ انه (۲۳) رائت انريبل سيد اميرعلي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله عليه ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحميد خان غازي ۵ انه رعايتي ۲ انه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۷] حضرت معظم ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۲۸] حضرت ابو سعيد ابوالخير ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر المپري ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۰] حضرت ابونجيب سهروردي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۱] حضرت خالدبن وليد ۵ آنه رعايتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انه رعايتي ۲ انه ۲ پيسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدين فاتح بيت المقدس ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انه رعايتي ۲ پيسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۲ انه رعايتي ۱۰ پيسه [۳۶] حضرت امام جنيد ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۷] حضرت عمر بن عبد العزيز ۵ - آنه - رعايتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدين بختيار كاكي ۳ - آنه رعايتي ۱ - آنه ۳۹) حضرت خواجه معين الدين چشتي ۵ - آنه - رعايتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شيرپليونا اصلي قيمت ۵ آنه رعايتي ۲ آنه - سب مشاهير اسلام قريباً در هزار صفحه کي قيمت يک جا خريد كرنيسے صرف ۲ روپيه ۸ - انه - (۴۰) مكان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انه رعايتي ۶ - انه (۴۱) آئينه خود شناسي تصوف کي مشهور اور لاجواب كتاب خدا بيني کا رهبر ۵ انه - رعايتي ۲ انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه - رعايتي ۶ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبريز ۶ - انه - رعايتي ۳ انه - كتب ذيل کي قيمت ميں كوئي رعايت نہيں - [۴۴] حيات جاوداني مكمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جيلاني ۱ روپيه ۸ انه [۴۵] مكتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈيڑهه هزار صفحه کي تصوف کي لا جواب كتاب روپيه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے مشهور حكيموں کے باتصوير حالات زندگي معه انكي سينه به سينه او رصدري مجربات کے جو كئي سال کي محنت کے بعد جمع كئے گئے هيں - اب دوسرا اڈيشن طبع هوا ہے اور جن خريداران نے جن نسخوں کي تصديق کي ہے انكي نام بهي لكهدئے هيں - علم طب کي لاجواب كتاب ہے اسكي اصلي قيمت چهه روپيه ہے اور رعايتي ۳ روپيه ۸ انه [۴۸] البحريان اس کا مراد مرض کي تفصيل تشريح اور علاج ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۴۹] صابون سازي کا رساله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه - (۵۰) انگلش ٹيچر بغير مدد أستاد کے انگريزي سكهانے والي سب سے بهتر كتاب قيمت ايک روپيه [۵۱] اصلي كيميا گري يه كتاب سونے کي كان ہے اسميں سونا چاندي رانگ سيسه - جسته بنانے کے طريقے درج هيں قيمت ۲ روپيه ۸ آنه

حرم مدينه منـوره کا سطحي خاكـه

——:*:——

حـرم مدينه منـوره کا سطحي خاكه يا (Plan) ہے جو ايک مسلمان انجينيرنے موقعه کي پيمايش سے بنايا ہے - نهايت دلفريب متبرک اور روحاني معه رول وكپـڑا پانچ رنگوں سے طبع شـده قيمت ايک روپيـه - علاوه محصول ڈاک -

ملنے کا پته — منيجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدين ضلع گجرات پنجاب

هز مجستي اميـر صاحب افغانستان کے ڈاکٹر نبي بخش خان کي مجرب ادويات

جواهر نور العين بيس روپيه ماشه والا خالص مميرہ بهي جواهر نور العين کا مقابله نهيں كرسكتا - اور ديگر سرمه جات تو اسكے سامنے كچهه بهي حقيقت نهيں ركهـتے - اِس کی ایک هي سلائي سے ۵ منٹ ميں نظر دوكني ' دهند اور شبكوري دور ' اور ككرے چند روز ميں ' اور پهوله ' ناخونه ' پڑبال ' موتيابند ' ضعف بصارت عينـک کي عادت اور هرقسم کا اندها پن بشرطيكه آنـكهه پهوٹي نه هو ايک ماه ميں رفع هوكر نظر بحال هوجاتی ہے - اور آنـكهه بنوانے اور عينـک لگانے کي ضرورت نهيں رهتی ' قيمت: فی ماشـه درجه خـاص ۱۰ روپيه - درجه اعلی ۴ روپيه - درجه اول ۲ روپيه -

حبوب شباب اور دنيا بهر کی طاقـتور دواؤں سے اعلی اور افضل ' مولد خون اور محرک اور مقوي اعصاب هيں - نا طاقتي اور پير و جوان کي هرقسم کی كمزوري بهت جلد رفع كرکے اعلی درجه کا لطف شباب دكهاتی هيں - قيمت ۲ روپيه نمونه ايک روپيه -

طلسم شـــفا هرقسم کا اندروني اور بيروني درد اور سانپ اور بچهو اور ديوانه كتے کے كاٹنے کے زخم کا درد چند لمحه ميں دور ' اور بدهضمی ' قئے ' اسهال ' منهه اور ' زبان ' حلق اور مسوڑوں کی ورم اور رخم اور جلدی اور امراض مثـلاً چنبل ' داد ' خارش ' پتی آچهلنا ' خناق ' سركان ' دانت کي درد ' گنٹهيا اور نقرس وغيره كيليے ازحد مفيد ہے - قيمت ۲ روپيه نمونه ايک روپيه -

حســـن افـروز ايک منٹ ميں سياه فام كو گلفام بناكر اور چهره کی چهاياں اور سياه داغ دور كرکے چاند سا مكهـڑا بناتا ہے - قيمت فی شيشي ۲ روپيـه نمونه ايک روپيه -

ترياق سگ ديوانه اِس کے استعمال سے ديوانه كتے کے كاٹے هوئے مريض کے پيشاب کے راسته مچهر کے برابر ديوانه كتے کے بچے خارج هوكر زهر کا اثر زائل ' اور مريض تندرست هوجاتا ہے - قيمت في شيشی ۱۰ روپيه نمونه ۳ روپيه -

طلائـــے مهـــانسه چهره کے كيلوں کي ورم ' درد اور سرخي رفع ' اور پكنا اور پهوٹنا مسدود كرکے انهيں تحليل كرتا ہے - قيمت فی شيشي ايک روپيه - حبوب مهـانسه اِن کے استعمال سے چهره پر كيلوں کا نكلنا موقوف هوجاتا ہے قيمت في شيشي ايک روپيه -

اكســير هيـضــه هيضه ايک ايسي ادے مرض نهيں ہے كه هر ايک حكيم اور ڈاكٹر كاميابي کے ساتهه اِنكا علاج كرسكے - لهذا ايک واحد دوا اس کے علاج كيلئے كافي نهيں هوا كرتي - اسكے ۳ درجه هوتے هيں - هر درجه کي علامات اور علاج مختلف ہے - پس جس کے پاس اكسير هيضه نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ موجود نه هوں وه خواه كيسا هي قابل اور مستند ڈاكٹر كيوں نه هو اس مرض کا عـلاج درستی سے نهيں كرسكيگا - لهذا وبا کے دنونميں هرسه قسم کی اكسير هيضه تيار ركهني چاهئے - قيمت هرسه شيشی ۳ روپيه -

پتـه : — منيجر شفاخانه نسيم صحت دهلي دروازه لاهور

چند نادر اور کمیاب کتابیں

———:*:———

اغا احمد علی — رسالہ ترانہ - در اوزان شعر - مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۲۸۴ ہجری صفحہ ۱۵۴ قیمت ایک روپیہ -

واقدی - فتوح المصر عربی کلکتہ سنہ ۱۸۶۱ع ایک روپیہ صرف ایک ایک نسخہ ان دونوں کتابوں کے رہگئی ہے -

حمزہ بن الحسن الاصفہانی - تاریخ ملوک الارض - عربی کلکتہ سنہ ۱۸۶۶ صفحہ ۲۱۲ - ایک روپیہ ۸ آنہ

عبد الرحیم گورکھپوری المعروف بہ عبد الرحیم :
پند نامہ بہرامی فارسی چھاپہ نہایت نفیس کاغذ عمدہ - کلکتہ سنہ ۱۸۹۰ع صرف دو نسخہ رہگیا ہے صفحہ ۱۲۹۲ -

(عبد الرحیم) خزانۃ العلم - در ہندسہ ' اقلیدس ' مساحت وغیرہ - صرف ایک نسخہ اخیر کے دو چار ورق نہیں ہیں - صفحہ ۶۳۹ مطبوعہ کلکتہ ۵ روپیہ -

(عبد الرحیم) تاریخ ہندوستان - مارشمن صاحب کی کتاب کا ترجمہ فارسی - کلکتہ سنہ ۱۸۵۹ع صفحہ ۴۵۴ کاغذ اور چھاپہ نہایت عمدہ صرف ۲ نسخہ رہگیا ہے ۳ روپیہ -

تاریخ نادری مع فرہنگ کلکتہ سنہ ۱۸۴۵ صفحہ ۳۸ صرف ایک نسخہ ہے ۵ روپیہ -

شرح مفصل تصنیف علامہ محمود زمخشری - شارح مولوی عبدالغنی صفحہ ۳۸۸ قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ

کلید دانش - براے تعلیم اطفال فارسی خوانان حصہ سوم ۲ آنہ حصہ چہارم ۳ آنہ - ہر دو حصہ ۴ آنہ -

رسالہ امثال سرادفہ - فارسی - عربی - اردو انگریزی - ہندی - صفحہ ۵۵ ایک روپیہ صرف ایک نسخہ ہے -

اخوان الصفا عربی - مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۲۹۲ھ صفحہ ۳۵۶ ۲ روپیہ

عبد الکریم خان بہادر - رموز الاخلاق فارسی - ۴ آنہ

ایضاً ترجمہ اردو ۴ آنہ

ایضاً موارد الکلم در علم البیان کلکتہ سنہ ۱۳۰۳ھ صفحہ ۱۲۰ ایک روپیہ -

ابن حجر المکی - غبطۃ الناظر - حالات شیخ عبد القادر جیلانی عربی ایک روپیہ -

ملنے کا پتہ :— قطب الدین احمد - نمبر ۳ مارسٹن اسٹریٹ - کلکتہ

ترجمــــہ تفسیر کبیر اردو

——:o:— - —

حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر جس درجہ کی کتاب ہے ' اسکا اندازہ ارباب فن ہی خوب کرسکتے ہیں اگر آج یہ تفسیر موجود نہ ہوتی تو صدہا مباحث و مطالب عالیہ تھے جو ہمارے معلومات سے بالکل مفقود ہوجاتے -

پہلے دنوں ایک فیاض صاحب درد مسلمان نے صرف کثیر کرکے اسکا اردو ترجمہ کرایا تھا ' ترجمے کے متعلق ایڈیٹر الہلال کی راے ہے کہ وہ نہایت سلیس وسہل اور خوش اسلوب ومربوط ترجمہ ہے"

لکھائی اور چھپائی بھی بہترین درجہ کی ہے - جلد اول کے کچھہ نسخہ دفتر الہلال میں بغرض فروخت موجود ہیں پہلے قیمت دو روپیہ تھی اب بغرض نفع عام - ایک روپیہ ۸ - آنہ کردی گئی ہے -

درخواستیں : منیجر الہلال - کلکتہ کے نام ہوں -

هر فرمایش میں الهلال کا حوالہ دینا ضروری هے

رینلڈ کي مسٹریز اف دي کورٹ اُف لندن

یہ مشہور ناول جو کہ سولہ جلدوںمیں ہے ابھي چھپ کے نکلي ہے اور تھوڑي سي رهگئي ہے - اصلي قیمت کي چوتھائي قیمت میں دیجاتي ہے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیہ اوراب دس ۱۰ روپیہ - کپڑیکي جلد ہے جسمین سنہري حروف کي کتابت ہے اور ۳۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیہ میں وي - پي - اور ایک روپیہ ۱۲ آنہ محصول ڈاک -

امپیریئل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکتہ

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائین

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز هوا ، یہ دوا کل دماغی شکایتوںکو دفع کرتی ہے - پژمردہ دلوںکو تازہ کرتي ہے - یہ ایک نہایت موثر ٹانک ہے جوکہ ایکساں مرد اورعورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسہ کو قوت پہونچتی ہے - هسٹریہ وغیرہ کو بھی مفید ہے چالیس گولیونکی بکس کی قیمت دو روپیہ -

زینو ٹون

اس دوا کے بیرونی استعمال سے ضعف باہ ایک بارگی دفع هو جاتی ہے - اس کے استعمال کرتے هی آپ فائدہ محسوس کرینگے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ -

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رها -

یہ دوا آب نزول اور فیل پا وغیرہ کے واسطے نہایت مفید ثابت هوا ہے - صرف اندروني و بیرونی استعمال سے شفا حاصل هوتی ہے -

ایک ماہ کے استعمال سے یہ امراض بالکل دفع هو جاتی ہے قیمت دس روپیہ اور دس دنکے دوا کی قیمت چار روپیہ -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist,
Post Box 141 Calcutta.

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواہ نوبتي جنون ، مرگی والہ جنون ، غمگین رهنے کا جنون ، عقل میں فتور ، بے خوابي و موسمی جنون ، وغیرہ وغیرہ دفع هوتی - ہے اور وہ ایسا صحیح و سالم هوجاتا ہے کہ کبھی ایسا گمان تک بھي نہیں هوتا کہ وہ کبھی ایسے مرض میں مبتلا تھا -

قیمت في شیشي پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street,
Calcutta.

ایک بولنے والي جڑی

اگر آپ اپنے لا علاج مرضوں کي وجہ سے مایوس هوگئے هوں تو اس جڑي کو استعمال کرکے دوبارہ زندگی حاصل کریں - یہ جڑي مثل جادو کے اثر دیکھاتي ہے - بیس برس سے یہ جڑي مندرجہ ذیل مرضوں کو دفع کرنے میں طلسمي اثر دکھارهی ہے -

ضعف معدہ ، گراني شکم ، ضعف باہ تکلیف کے ساتھہ ماهوارجاري هونا - هر قسم کا ضعف خواہ اعصابي هو یا دماغی ، آب نزول وغیرہ -

جڑي کو صرف کمر میں باندهي جاتی ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ

ایس - سی - هر - نمبر ۲۹۵
اپر چیتپور روڈ - کلکتہ

S. C. Har 295, Upper Chitpor Road
Calcutta

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کهوئی هوئي قوت پهر دو بارہ پیدا هوجاتي ہے - اسکے استعمال مین کسی قسم کي تکلیف نہیں هوتی - مایوسي مبدل بخوشی کر دیتي ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسي تکلیف اور بغیرکسي قسم کي جلد پر داغ آنے کے تمام روئیں اڑجاتی هیں - قیمت تین بکس آٹھہ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

آر - پي - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road,
Calcutta.

سنکاری فلوٹ

تین سال کي گارنٹی

بہترین اور سریلي آواز کي هارمونیم
سنگل ریڈ C سے C تک یا F سے F تک
قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیہ

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیہ

اسکے ماسوا هر قسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یہاں موجود ہے -

هر فرمایش کے ساتھہ ۵ روپیہ بطور پیشگی آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

امراض مستورات

کے لیے ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبھرائین

مستورات کے جملہ اقسام کے امراض - کا خلاصہ نہ آنا - بلکہ اسوقت درد کا پیدا هونا - اور اسکے دیر یا هونیسے تشنج کا پیدا هونا - اولاد کا نہونا غرض کل شکایات جو اندروني مستورات کو هوتے هیں - مایوس شدہ لوگونکو خوشخبري دیجاتي ہے دہ مندرجہ ذیل مستند معالجونکي تصدیق کردہ دوا کو استعمال کریں اورثمرہ زندگانی حاصل کریں - یعنی ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبھرائن استعمال کریں اورکل امراض سے نجات حاصل کرکے صاحب اولاد هوں -

مستند مدراس شاهو - ڈاکٹر ایم - سي - ننجنڈا راؤ اول اسسٹنٹ کیمیکل اکزامنر مدراس فرماتے هیں - " مینے اوبھرائن کو نہایت مفید اور مناسب پایا امراض مستورات کیلیے " -

مس ایف - جي - ریلس - ایل - ایم - ایس - آر - سي - پي اینڈ ایس - سي گوشا اسپتال مدراس فرماتي هیں : - " نمونے کي شیشیاں اوبھرائن کي اپنے مریض پر استعمال کرایا اور دیکھا نفع بخش پا " -

مس ایم - جی - ایم - براڈ ی - ایم - ڈي - (برن) بي ایس - سي - (لنڈن) سینٹ جان کا اسپتال ارکاٹ بمبئي فرماتي هیں : - " اوبھرائن بہت عمدہ اور کامیاب دوا هے زنانہ شکایتوں کیلیے جسکو کہ مینے استعمال کیا هے "

قیمت فی بوتل ۲ روپیہ ۸ آنہ - نو بوتل کے خریدار کیلیے صرف ۹ روپیہ -

پرچہ هدایت مفت درخواست آنے پر روانہ هوتا هے

Harris & Co
Chemists, Calcutta,

خوش قسمتي اگر انسان حاصل کرنا چاهے تو " رائے صاحب " ڈاکٹر سي والس کا سیکسوئیل سائنس نامي زبردست بکار آمد و مفید رسالہ کا ملاحظہ کرے - جسمیں صحت وتندرستی اور تمدن کے بعد نسخے درج هیں - یہ رسالہ جوان بوڑھے سب کیلیے مفید بلکہ هادي هے - اوسپر لطف یہ کہ بالکل مفت یہانتک کے محصول ڈاک بھی نہیں - جلد درخواست ذیل کے پتہ سے روانہ کرو :-

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta

مرض قبض بھي ایک بلاے بے درمان هے - اسکي وجہ سے جس جس بڑے امراض کا سامنا هوتا هے خدا کی پناہ - اندروني و جلدی دونوں قسم کے امراض کي جڑ هے - اسکے لیے نہایت جستجو کے بعد یہ دوا طیار هوئي هے - اسکے وجہ سے کوئي مرض کتنا هي پرانا کیوں نہو - حکما دور هوجاتا هے - قیمت فی شیشی ۴ روپیہ -

(سفید داغ کا لاجواب علاج)

اسکے استعمال سے شفا حکمي طورپر حاصل هوتي هے - اس مرض ناپاک کیلیے یہ انمول دوا بیحد محنت سے طیار هوتي هے - مایوسو جلد دوڑو موقع نادر هے اسے حاصل کرو اور ثمرہ زندگانی اوٹھاؤ - قیمت ۴ روپیہ -

White & Co 50, Tallygunge,
CALCUTTA.

Printed & Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 14 Mcleod Street, CALCUTTA

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

جلد ۵ | کلکتہ: چہار شنبہ ۱۲ رمضان ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۶
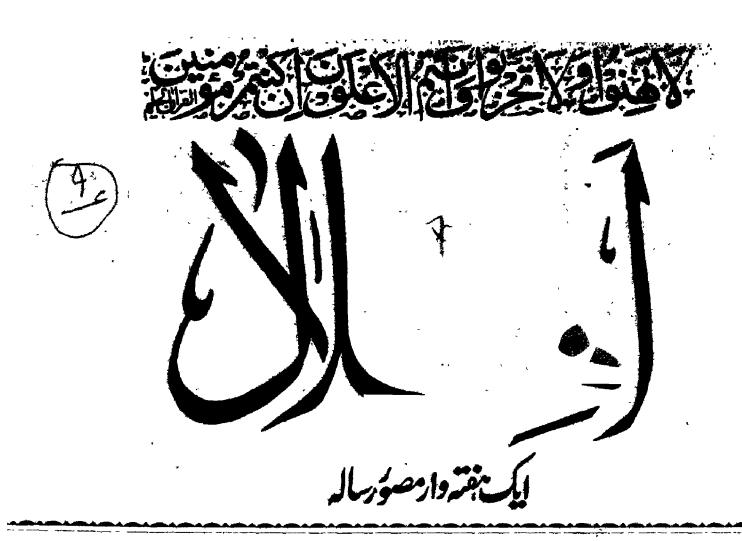
Calcutta : Wednesday August, 5. 1914.

دولۃ علیہ کا جہاز:

« آلہ دین رئیس »

قیمت فی پرچہ چار آنہ

" كتاب مرقوم يشهدة المقربون" (٨٣ : ١٨)

" في ذالك فليتنافس المتنافسون ! " [٨٣ : ٢٣]

السحر الحلال في مجلدات الهلال

تو اے که محو سخن گستران پیشینی
مباش منکر " غالب " که در زمانهٔ نست !

(۱) " الہلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا ھفته وار رساله ہے جو ایک ھي وقت میں دعوۃ دینیۂ اسلامیۃ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کي تجدید' اعتصام بحبل الله المتین کا واعظ' اور وحدۃ کلمۃ امۃ مرحومه کي تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیه ' و فصول ادبیه ' و مضامین و عناوین سیاسیۂ و فنیه کا مصور و مرصع مجموعه ہے- اسکے درس قرآن و تفسیر اور بیان حقائق و معارف کتاب الله الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اُردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشهاد قرآني نے تعلیمات الاهیه کي محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونه پیش کیا ہے ' وہ اسدرجه عجیب و موثر ہے که الہلال کے اشد شدید و اعدی عدو مخالفین و منکرین تک اسکي تقلید کرتے هیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور هیں - اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جمله ' ایک ایک ترکیب ' بلکه عام طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و نسج بیان اس وقت تک کے تمام اُردو ذخیرہ میں مجددانه و مجتہدانه ہے -

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الالہیه کے احکام کو جامع دین و دنیا اور حاوي سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپني خصوصیات کے لحاظ سے کوئی قریبي مثال تمام عالم اسلامي میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام هندوستان میں پہلي آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکي تمام سیاسي و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کي تلقین کی' اور سیاسی آزادي و حریت کو عین تعلیمات دین و مذهب کي بنا پر پیش کیا - یہاں تک که دو سال کے اندر هي اندر هزاروں دلوں ' هزاروں زبانوں ' اور صدها اقلام و صحائف سے اس حقیقت کو معتقدانه نکلوا دیا !

(۴) وہ هندوستان میں پہلا رساله ہے جس نے موجودہ عهد کے اعتقادي و عملی الحاد کے دور میں توفیق الهی سے عمل بالاسلام والقران کي دعوت کا از سر نو غلغله بپا کردیا' اور بلا ادنی مبالغه کے کہا جاسکتا ہے که اسکے مطالعه سے بے تعداد و بے شمار مشککین ' مذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین' اور تارکین اعمال و احکام' راسخ الاعتقاد مومن ' صادق الاعمال مسلم ' اور مجاهد في سبیل الله مخلص هوگئے هیں - بلکه متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر کے شہر هیں جن میں ایک نئي مذهبي بیداری پیدا هوگئی ہے : و ذلک فضل الله یوتیه من یشاء و الله ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد في سبیل الله کے جو حقائق و اسرار الله تعالی نے اسکے صفحات پر ظاهر کیے' وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و مرحمت خاص ہے -

(٦) طالبان حق و هدایت' متلاشیان علم و حکمت' خواستگاران ادب و انشاء' تشنگان معارف الاهیه و علوم نبویه' غرضکه سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعه اور کوئي نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکي خبریں اور بحثیں پراني هوجاتی هوں- وہ مقالات و فصول عالیه کا ایک ایسا مجموعه ہے' جن میں سے هر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے' اور هر زمانے اور هر وقت میں اسکا مطالعه مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید هوتا ہے

(۷) چهه مہینے میں ایک جلد مکمل هوتي ہے- فہرست مواد و تصاویر به ترتیب حروف تہجي ابتدا میں لگا دی جاتي ہے- ولایتي کپڑے کي جلد ' اعلی ترین کاغذ' اور تمام هندوستان میں وحید و فرید چهپائي کے ساتهه بڑي تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلي اور دوسري جلد دوبارہ چهپ رهي ہے- تیسری اور چوتهي جلد کے چند نسخے باقی رهگئے هیں - تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتهي جلد میں (۱۲۵) سے زاید هاف ٹون تصویریں بهي هیں' اس قسم کي دو چار تصویریں بهي اگر کسي اردو کتاب میں هوتي هیں تو اسکی قیمت دس روپیه سے کم نہیں هوتي -

(۹) با ایں همه قیمت صرف پانچ روپیه ہے - ایک روپیه جلد کي اجرت ہے -

بہت ممکن ہے که الہلال کی قیمت بڑھا دی جاے - اگر ایسا هوا تو پھر مکمل جلدوں کی قیمت بھی زیادہ ھو جائیگی

Telephone No 648

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad

14 Mcleod Street.

CALCUTTA

Yearly Subscription, Rs 8

Half yearly .. Rs 4 12

الهلال

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

ٹیلی فون نمبر ۶۴۸

سالانہ — ۸ — روپیہ

ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

نمبر ۶ | کلکتہ : چہار شنبہ ۱۲ - رمضان ۱۳۳۲ هجري | جلد ۵

Calcutta : Wednesday, Augst, 5 1914.

نار الله الموقدة ، التی تطلع علی الافئدة !!

عفــــریت جنگ کا عالمگیر تسلط

مدینۃ حدیثہ کا خذلان و خسران !

بلقـــان کے کوہ آتش فشاں کا ایک شرارہ
تمـام یورپ میں آگ لگا دیگا
(پرنس بسمـارک)

بالاخر استعمار کے اس شجرہ ملعونہ میں پھل آگئے' جسے آج سالہا سال سے یورپ مشترق کے خون سے سینچ رہا - اب ان پھلوں کی تلخی اسکے کام و دهن کے لیے ایک عذاب الیم ثابت هو رهی هے - فسبحان من بطشه شدید ' و اخذه و بیل -

* * *

یعنی یورپ میں موعود و منتظر عالمگیر جنگ چهڑ گئی -

بظاہر معلوم هوتا هے که یه آگ اس چنگاري کی لگائی هوئي هے جو عشق " سرویه عظمی" کي راه میں ایک سر فروش سروي طالب العلم کي ریوالور سے نکلی تهی اور ولی عهد آسٹریا کے دل و جگر سے پار هو گئی تهی ' مگر یورپ اب شاه پرست نہیں هے - وه وابستگان شاه بلکه خود شاه کے انتقام کو بهی اتنا ضروري نہیں سمجهتا که اسکے لیے قوموں اور ملکوں کو قربان کردے - پس هم کو اسباب جنگ کے سراغ میں اور آگے بڑهنا چاهیے -

(جنــگ کا ابتــدائي ســـر رشتـــه)

تاریخ عالم کے گذشته صفحات الٹیے اور سنه ۱۸۷۸ ع یعنی جنـگ روس و دولت علیه ' معاهده سینٹ استي فانو' اور بالاخر برلن کانگریس تک آییے - یه وه زمانه تها جبکه فرانس اور انگلستان دونوں روس کے نہـایت شدید رقیب تهے - دونوں انتہـائے اضطراب و حسرت کے ساته دیکهه رهے تهے که روس کلید عالم (قسطنطنیه) پر عملاً قابض هوا چاهتا هے -

انگلستان اور فرانس دولۃ عثمانیه کے حامي بنکے آئے تهے' مگر انگلستان بقول نیپولین ایک تجارت پیشه اور بقال سرشت قوم هے اسلیے خواه وه کتنا هی شریف المقصد اور بلند پایه کام کرے تاهم " نفع و ربح" کا نقطه اُسکے پیش نظر رهتا هے' اور جب کبهي وه علم' انسانیت' مسیحیت ' یا امن کی خدمت انجام دیتا هے تو اسکے خرمن حرص میں کوئی نه کوئی دانه ضرور بڑهجاتا هے -

انگلستان نے دولت عثمانیه سے اپنی حمایت کی فیس میں • جزیره قبرس لے لیا -

ڈسرائیلی اور لارڈ سالسبري نے اس معاهده پر دستخط کیے تهے جسکا مفاد یه تها که وه کانگریس میں ترکوں کے ساته کوئی پوشیده منصوبه یا خفیه انتظام کیے بغیر داخل هوے هیں ' حالانکه جو کچهه کرنا تها وه کرچکے تهے -

اتفاق سے گلوب نامی ایک اخبار کو معاهدۂ قبرس مِلگیا اور اس نے اسکا اقتباس شائع کردیا -

اس عین وقت پر پرده دري کا اثر فرانس اور روس پر یه پڑا که دونوں ملکوں میں نفرت و حقارت اور غیض و غضب کا ایک طوفان بپا هوگیا ' اور فرانسیسی و روسی وکلا نے کہا که وه فوراً برلن چهوڑ دینے هیں -

اسوقت داهی زمانه پرنس بسمارک " ایماندار دلال " کے بهیس میں آیا اور اس معامله کو معاهده برلن کي صورت میں طے کرا دیا -

اسی معاهده برلن میں هرزي گوینا اور بوسینیا آسٹریا کو دلوایا گیا -

سلافي روس کے لیے جرمن نسل کے هاتهوں یه دوسرا چرکا تها جو آسٹریا کے اقتدار سے لگایا گیا ' مگر وه بالکل مجبور تها - کیونکه دول یورپ میں کسي نے اسکا ساته نہیں دیا -

لیکن اسکا نتیجه یه هوا که اس وقت سے روس اور جرمنی کے تعلقات میں کشیدگی پیدا هوگئی -

سنه ۱۸۷۰ ع کی جنگ کے بعد سے جرمني اور فرانس کے تعلقات نہایت درجه خراب هو رهے تهے - فرانس نے اس فرصت کو مغتنم سمجها اور روس سے تعلقات پیدا کرنے کی کوشش شروع کی - ادهر بسمارک نے بهی اپنی غلطی محسوس کی اور تلافی ما فات کرنا چاهي ' مگر اس منافست و مقـابله میں فرانس کامیاب هوا -

پس آسٹریا اور روس کے باهمي تعلقات میں برلن کانگریس کے بعد سے ایک غاصب و مغصوب یا فائزالمرام و حرمان نصیب حریفوں کی نسبت پیدا هوگئی -

جزیره نماے بلقان کي آزادي کا تخیل برلن کانگرس سے پیشتر نه تها مگر کانگرس کے بعد سے یه خیال سلافی نسل میں پیدا هوگیا' اور نه صرف پیدا هوگیا بلکه انکے دلوں میں پوري طرح جاگزیں بهي هوگیا - چنانچه اسکے بعد هي سے اسکي تیاریاں هونے لگیں -

بغرض اختصار هم سنه ۱۸۷۸ سے سنه ۱۹۱۲ ع تک کا درمیاني زمانه نظر انداز کر دیتے هیں -

سنه ۱۲ ع میں ایک طرف تو تیاریاں پایه تکمیل کو پہنچ چکي تهیں' دوسري طرف ترک جنگ طرابلس میں الجهے هوے تهے - سلافي نسل کو خیال آیا که اس مقصد کے لیے ایک طلائی فرصت انهیں حاصل هے - روس نے جنـگ بلقـان کی تجویز پیش کی

(آسٹریا اور جرمنی)

ولیعہد کے قتل نے یہ ثابت کردیا کہ پانی سر تک پہنچ چکا ہے اور اگر آج ہی انتظام نہ کرلیا گیا تو کل سر سے گزر جائیگا -

بقول جان بل نامی اخبار کے' آسٹریا کو بہ تحقیق معلوم تھا کہ اس سازش میں سرویا شریک ہے - اس نے شاہنشاہ آسٹریا کو ہر ممکن نقصان پہنچانیکے لیے ایک انجمن لنڈن لیگیشن ۴۰ پرانٹ اسٹریٹ میں اور پھر بلگراد میسن ہوٹیل' اور اسکے بعد کوئنس گیٹ میں قائم کی تھی جسکا نام " سیکریٹ سروس بیوریا" ہے اور یہ قتل اسی مجلس کی کوشش و انتظام سے ہوا -

سازش قتل میں سرویا کی شرکت کا ثبوت اس سے زیادہ اور کیا ہوسکتا ہے کہ جان بل کو خود اس تحریر کا ایک حصہ ملگیا جسمیں ولیعہد کے قتل کی تجویز لکھی تھی - یہ تحریر کیونکر ملی؟ اسکا ایک عجیب قصہ ہے - سیکریٹ سروس بیوریا کا دفتر جب بلگراد میسین ہوٹل سے کوئنس گیٹ کو منتقل ہونے لگا ہے تو بہت سے کاغذات جلائے گئے تھے جنمیں یہ تحریر بھی تھی - مگر سرویا کی بدقسمتی سے اسکا ایک حصہ نہیں جلا' اور اتفاق سے جان بل کے دفتر تک پہنچ گیا - اسمیں مصارف قتل کے لیے ۴ ہزار پونڈ کے دینے کا وعدہ کیا گیا تھا -

پس اسوقت آسٹریا کے سامنے دو راہیں تھیں: فیصلہ کن جنگ کی شمشیر' یا دائمی سازش کا پھندا' اور کون ہے جو میدان جنگ میں عزت کی موت کو سازش گاہوں میں ذلت و بے بسی کے ساتھ مرنے پر ترجیح نہ دیگا؟

یہ صحیح ہے کہ سرویا تحقیقات کے لیے مستعد نظر آتی تھی مگر خود مجرم اپنی تحقیقات کیا کریگا؟ اگر سرویا ان چند افسروں یا عہدہ داران حکومت کو معزول بھی کردیتی' تو اس سے آسٹریا کے آیندہ مصائب کا خاتمہ نہیں ہوسکتا تھا' کیونکہ چند اشخاص کے سزا یاب ہونے سے وہ تحریک تو مردہ نہیں ہوجاتی جو خود حکومت کی آغوش میں پرورش پا رہی ہے؟

ادھر جرمنی بھی جنگ کے لیے مجبور تھی - ایک طرف آسٹریا کی اعانت اسکے لیے ناگزیر تھی - کیونکہ وہی اسکا اصلی دست و بازو ہے اور بقول اسکے میدان جنگ کے ڈوئل میں جرمنی کا " بے مثل ثانی "- دوسری طرف خود اسکی آبادی روز افزوں ہورہی ہے جسکے لیے نو آبادیاں نہایت ضروری ہیں' اور اتفاق سے مفاہمت کچھہ اسطرح دنیا پر چھایا ہوا ہے کہ جرمنی کو قدم رکھنے کی کہیں جگہ نہیں ملتی -

یہ حالت تھی جسکی وجہ سے آسٹریا نے سرویا سے چند ذلت آمیز اور نا ممکن القبول مطالبات کیے' جنھیں سرویا نے اعتراض کے ساتھہ منظور کرلیا - تاہم آسٹریا کے لیے یہ منظوری تشفی بخش نہ ہوئی' اور قبل اسکے کہ ڈپلومیسی اپنی کارگزاریاں دکھلائے' اعلان جنگ کردیا گیا -

(آغاز جنگ)

۲۵ جولائی کو سرویا اور آسٹریا کے تعلقات منقطع ہوگئے - سرویا جو جنگ بلقان کے زخموں سے چور چور ہو رہی تھی' یہ جانتی تھی کہ وہ ایک تارہ دم فوج کا کہاں تک مقابلہ کرسکتی ہے؟ پس اعلان جنگ سے پہلے ہی وہ اپنا دار السلطنت کراگپر جیوکس نامی شہر میں لیگئی جو بلغراد سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے -

آسٹریا نے اپنی تمام قلمرو میں فوجی قانون کا اعلان کردیا - سرویا کے کمانڈر انچیف کو جو اسوقت ہنگری میں سفر کر رہا تھا آسٹریا نے گرفتار کرلیا ہے -

(ترانہ امن کی افسردہ لے)

" ڈپلومیسی میں سب سے آگے اور جنگ میں سب سے پیچھے " انگلستان کی قومی مزیت ہے - اسلیے انقطاع علائق کی خبر سنتے ہی وہ پر عظمت و افتخار دور آسے یاد آگیا جو جنگ بلقان میں تمثیل کرچکا تھا - ایک امن سازانہ انداز میں پنسل کو جنبش ہوئی - اور روم' پیرس' اور برلن سے پوچھا گیا: " کیا تم اسکے لیے راضی ہو کہ دار السلام لنڈن میں تمھارے سفراء جمع ہوں' اور موجودہ مشکلات کے حل کی تدبیر سوچیں؟ " مگر یہ کاروان اسلام کے آخریں نقش پا (ترکی) کی قسمت کا فیصلہ نہ تھا بلکہ آسٹریا کی پالیسی تھی - فرانس نے اپنے حلیف کی خاطر اور اطالیا نے جنگ سے جان بچانے کے لیے ڈاوننگ اسٹریٹ کے طواف کی ذلت گوارا کرلی' مگر موجودہ یورپ کے عفریت اجلال و عظمت یعنی جرمنی نے یہ کہکر ٹالدیا کہ اُسے اصولاً تو اتفاق ہے' مگر یہ تدبیر کارگر نہ ہوگی - کیونکہ آسٹریا اپنی پالیسی کو کسی ثالث کے ہاتھہ میں دینے کے لیے تیار نہیں -

یوں بالا خوانی و خود فروشی کی اور بات ہے - ورنہ سچ یہ ہے کہ دیگر دول یورپ بھی امن یورپ کے انگلستان سے کم خواستگار نہیں ہیں - ۲۵ جولائی ہی کو فرانس اور روس کے سفراء نے وائنا میں ملاقات کی اور آسٹریا کو اپنے ارادہ (اعلان جنگ) سے باز رکھنا چاہا - جب اس میں کامیابی نہ ہوئی تو روس نے آسٹریا سے براہ راست گفتگو شروع کی اور بعض تجاویز بھی پیش کیں' اسکے علاوہ خود زار اور قیصر میں بھی مبادلہ آراء ہوا -

مگر ان تمام مساعی میں سے ایک بھی کارگر نہ ہوئی' کیونکہ روس کا منشاء یہ تھا کہ آسٹریا سرویا کو اسکے اس سنگین جرم کی سزا نہ دیسکے' اور جرمنی کا مقصد یہ تھا کہ جنگ کا رقبہ محدود رہے -

(انعقاد و مفاہمت کا اعلان جنگ)

عرض روس نے مداخلت پر اصرار کیا اور آسٹریا پر حملہ آور ہوگیا' اسلیے جرمنی نے بھی اسکے حلیف فرانس کے مقابلہ میں اعلان جنگ کردیا -

اب جنگ پورے اپنے پورے معنی میں شروع ہوگئی ہے - سرویا آسٹریا' روس اور فرانس پوری طرح میدان جنگ میں اتر آئے ہیں - بلغراد جلکے خاک سیاہ ہوچکا ہے -

جرمن فوج نے ۲ - اگست کو سیری پر حملہ کیا اور ایک لاکھہ کی تعداد میں لکزمبرگ [یہ ایک غیر طرفدار مقام ہے] کی راہ سے فرانسیسی سرحد کے برابر کوچ کردیا - لانگوے کے قریب فرانسیسی قلمرو میں جو جنگ ہوئی' اسمیں جرمن افسر کام آے ہیں - روسی فوج نے جنمیں قاسک بھی ہیں' ایک جرمن مقام بیدالانی کو تاراج کردیا ہے - آج ۵ اگست کے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی جزائر ہالینڈ پر قابض ہوگئی ہے اور لی بوا نامی مقام پر گولہ باری کررہی ہے - فرانس میں عام تیاری کا سلسلہ نہایت سرعت سے جاری ہے -

اطالیا نے ابتدا میں اپنے حلفاء کی اعانت کا اعلان کیا تھا مگر جنگ میں شرکت کے باب میں اسکے وزیر خارجیہ اور وزیر اعظم میں سخت اختلاف و مناقشہ ہوا - بالاخر یہ نتیجہ نکلا کہ وہ اسوقت تک غیر طرفدار ہے -

۳ - اگست کو سر ایڈورڈ گرے نے دار العوام میں ایک مفصل و اہم تقریر کی - تقریر کے وقت خوف و فکر سے انکے چہرہ کا یہ عالم تھا کہ وہ معمول سے زیادہ بوڑھے معلوم ہوتے تھے - اس تقریر میں انہوں نے موجودہ اور گذشتہ حالات پر ایک نظر ڈالنے کے بعد یہ اعلان کیا کہ ہم نے فرانس سے وعدہ کرلیا ہے کہ اگر بحر شمالی (نارتھہ سی) میں جرمنی نے قدم رکھا' تو ہم اسکی ہر ممکن مدد کرینگے - چنانچہ اس مضمون کا اعلان جرمنی کو بھی دیدیا گیا ہے - تمام انگریزی مستعمرات نے انگلستان کو اطلاع دی ہے کہ وہ ہر قسم کی اعانت کے لیے تیار ہیں - آسٹریلیا نے تو اپنا پورا بیڑہ امیر البحر کے ہاتھہ میں دیدیا ہے -

آج کلکتہ ہائی کورٹ میں چیف جسٹس نے گورنر کی تحریر سنائی کہ انگلستان نے پوری طرح اعلان جنگ کردیا ہے -

انگلستان نے جو ساحل باسفورس پر اپنے اثر کی نمی اور جرمن دفود کی روز افزوں ترقی دیکھہ دیکھکے خار کھا رہا تھا اور ترکوںکو زک دیدے کیلیے چالاک بلی کی طرح اشتعال و مصروفیت کا منتظر تھا ' اس تجویز کی نہایت شد و مد سے تائید کی ' اور بالاخر فرانس بھی راضی کرلیا گیا -

اتحاد ثلاثہ (ٹرپل الائنس) میں سے اطالیا کو تو یہ سمجھا کر راضی کرلیا گیا کہ اگر دولت عثمانیہ جنگ بلقان میں پھنسگئی تو پھر طرابلـــس میں تمہارے لیے میدان صاف ہوگا - آسٹریا کو مخالفت کی گنجایش نہ تھی کیونکہ جب اس نے ہرزی گونیا اور بوسینیا کا الحاق کیا ہے ' تو بارجودیکہ اسمیں بڑی آبادی سلافی عنصر کی تھی مگر پھر بھی روس نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا - بظاہر جرمنی کے رام ہونے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی - خصوصاً ایسی حالت میں کہ نوجوان ترکوں کے اور اسکے تعلقات نہایت درجہ بڑھے ہوے تھے ' مگر اعلباً اطالیا کے پاس حلف نے اسے مجبور کر دیا ہوگا -

اگر اتحاد ثلاثہ کو ان غیر متوقع نتایج کا وہم بھی ہوتا تو وہ یقیناً اس جنگ کو منظور نہ کرتا ' مگر بہر حال اعلان جنگ ہوا اور وہ سب کچھہ ہوا جو ہونا تھا -

(موجودہ جنگ کی ابتدا)

یہ خلاف امید بررور مندبان موجودہ جنگ کی تمہید نہیں ' کیونکہ ایک طرف آسٹریا کی جرمن نسل کو (جو تعداد میں زائد سے زائد ۸ - ملین ہے) اپنے سامنے حریف قاہرکا اور پچے سے تعداد میں سہ چند زیادہ سلافی نسل کا ایک امڈتا ہوا عظیم الشان سیلاب نظر آتا - دوسری طرف اہل سرویا "ساحل ایڈریاٹـک سے لب بحر روم تـک پھیلی ہوی سرویۂ عظمی" کا خواب پریشان دیکھنے لگے !

آسٹریا نے اتحاد ثلاثہ کی پالیسی کی غلطی اور اس کے آنے والے خطرہ کو اسی وقت محسوس کرلیا اور چاہا کہ بڑھتے ہوے سیلاب کے لیے ایک بند باندھے - چنانچہ سرویا نے ان خوش آیند اور شاندار امیدوں کی پامالی کے لیے البانیا کو اپنا آلۂ عمل بنایا -

اس کار روائی میں مقتول ولی عہد سرویا نے غیر معمولی حصہ لیا تھا - اس سے اور زیادہ سرودوں میں آسٹریوں کی طرف سے بغض و عداوت کی آگ بھڑک اٹھی - بالاخر اسے قتل کرکے چھوڑا -

(اتحاد و مفاہمت)

یورپ کی چھوٹی چھوٹی سلطنتوں کو چھوڑ کے کل ۶ - بڑی سلطنتیں ہیں - انمیں سے جرمنی ' آسٹریا ہنگری ' اور اطالیا کا باہمی اتفاق اتحاد ثلاثہ (ٹرپل الائنس) کہلاتا ہے - روس اور فرانس کے باہمی اتحاد کو اتحاد ثنائی (ڈبول الائنس) کہتے ہیں - اور روس ' فرانس ' اور انگلستان ' تینوں کے باہمی اتحاد کا نام مفاہمت ثلاثہ (ٹرپل انٹنٹ) ہے -

اتحاد ثلاثہ کے معاہدہ کی رو سے اگر کسی ایک رکن پر حملہ کیا جاے تو بقیہ ارکان کا فرض ہوگا کہ وہ اسکی مدد کریں - اتحاد اثنین کے عہد نامہ کی بموجب جب دونوں میں سے کسی ایک سے جنگ ہو تو دوسرے کو بھی حصہ لینا پڑیگا - لیکن مفاہمت ثلاثہ کی رو سے ضروری نہیں کہ اگر ایک رکن عہد جنگ میں پڑجاے تو دوسرے ارکان بھی جنگ میں ضرور ہی حصہ لیں -

مفاہمت ثلاثہ اور اتحاد ثلاثہ کے بحری اور بری قوی کا موازنہ ذیل کی جدول سے ہوسکتا ہے :

(قواے بحریـــہ)

نام جہاز	مفاہمت	اتحاد ثلاثہ
ڈریڈ ناٹ	۳۵	۲۲
چھوٹے ڈریڈ ناٹ	۹۷	۵۷
کروزر	۸۴	۲۱
ہلکے کروزر	۹۲	۶۰
تباہ کن کشتیاں	۴۲۷	۲۶۷

چھوٹی چھوٹی جنگی کشتیاں مفاہمت کے پاس اتحاد ثلاثہ سے بہت زیادہ ہیں -

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر برطانیـــہ کو علحدہ کرلیـــا جاے تو مفاہمت کی قوت نصف سے بھی کم رہجاتی ہے -

(قـواء بـــریہ)

جرمنی

فوج میدان (فیلڈ آرمی)	۱۵۰۰۰۰۰
مستحفظ	۲۵۰۰۰۰
لینڈو ہیر	۱۸۰۰۰۰۰
لینڈ سٹرم	۸۰۰۰۰۰
	۴۳۵۰۰۰۰

آسٹریا

فوج میدان	۱۳۶۰۰۰۰
مستحفظ (غیر تربیت یافتہ)	۱۹۸۰۰۰۰
ہوایڈ	۲۲۰۰۰۰
لینڈو ہیر	۲۴۰۰۰۰
	۳۵۰۰۰۰۰

اطالیا

فوج میدان	۲۵۰۰۰۰
غیر محدود رخصت پر	۴۵۰۰۰۰
ملیشیا	۳۲۰۰۰۰
ٹریٹیوریال ملیشیا	۲۲۰۰۰۰۰
	۳۲۲۰۰۰۰

ان میں سے صرف ۱۰۲۰۰۰۰ کم و بیش تربیت یافتہ ہیں -

روس

فوج میدان	۲۹۰۰۰۰۰
مستحفظ	۱۰۶۴۰۰۰
سرحدی بٹالین	۴۱۰۰۰
کاسک	۱۵۰۰۰۰
قدیم مستحفظ	۱۲۴۵۰۰۰
	۵۴۰۰۰۰۰

لیکن روس اپنی فوج کا بیشتر حصہ سلطنت کے کسی ایک حصہ میں بمشکل جمع کرسکتا ہے -

فرانس

فوج میدان	۱۴۰۰۰۰۰
مستحفظ	۱۱۰۰۰۰۰
قدیم مستحفظ	۲۰۰۰۰۰۰
	۴۵۰۰۰۰۰

انگلستان

فوج مہم (ایکسپڈ یشنری جسورین) تقریباً	۱۷۰۰۰۰۰

* * *

یہ بری قوی کا ایک سرسری و تخمینی نقشہ ہے - ان دونوں نقشوں سے اندازہ ہوگیا ہوگا کہ بحری قوت میں مفاہمت زیادہ ہے اور بری قوی میں اتحاد کا پلہ بھاری ہے - مجموعی حیثیت سے دونوں میں ایک بھی اسقدر قوی تر نہیں کہ بغیر ضرورت شدید بلکہ انتہائی مجبوری کے دوسرے پر حملہ آور ہو ' کیونکہ یہ حملہ ایک مایوسانہ جانبازی ہوگی -

جب حالت یہ ہے تو پھر آسٹریا اور جرمنی تو جنگ پر اصرار کیوں ہے ' اور وہ ایک غیر منیقن اور مشتبہ کھیل میں کیوں اپنے تئیں ڈال رہی ہے ؟

الهلال

۱۲ - رمضان ۱۳۳۲ هجري

تـــذکار نـــزول قـــران

شہر رمضان الذي انزل فیه القران !

اسوۃ النبي صلی اللہ علیه و سلم

دنیا ایک تماشا گاہ حوادث ہے جسکے مناظر دمبدم متغیر ہوتے رہتے ہیں - اسکا نقاب جسم و صورت ایک جلوۂ نیرنگي و بو قلموني ہے ' جو حوادث و انقلابات عالم کے ہاتھوں ہمیشہ بدلتا رہتا ہے - یہ تغیر عام ہے ' اور تجدد و تبدل کے قانون سے کائنات کی کوئي شے خالی نہیں - جسطرح انسان کی عظیم الشان آبادیوں اور بحر و بر کے بڑے بڑے رقبوں میں انقلابات و تبدلات ہوتے رہتے ہیں ' اسی طرح اُن غیر مرئی ذروں میں بھی ایک مستمر تغیر اور مستعیز تجدد برپا ہے ' جس سے جسم کائنات کے اجزاء طبیعیه ترکیب پاتے ہیں ' اور جو اسقدر چھوٹے ہیں که انہیں انسان کی چشم غیر مسلم (۱) نہیں دیکھہ سکتی !

ان انقلابات کا ایک بڑا نمونہ مظاہر فطرۃ کا نمود اور کائنات ہستی کے تغیرات طبیعیه ہیں جو آغاز تکوین سے جاري ہیں اور جنھوں نے نہیں معلوم کتني مرتبہ کرۂ ارضی کا نقشہ بدلدیا ہے ؟ مثلاً وہ حوادث طبیعیه جنکي وجہ سے دریا خشک ہوگئے ' زمین کے بڑے بڑے رقبے سمندر میں ملکر فنا ہوگئے ' دریاوں نے اپنا رخ بدلدیا ' اور اپنی روانی کی جگہ خشکي کے بڑے بڑے ٹکڑے چھوڑدے - بحر اٹلانٹک میں کبھی بے شمار جزیرے تھے - آج سب سے بڑي دریائی موجیں اسي میں اٹھتي ہیں - بحر عرب اور قلزم کے درمیان بہت بڑا حصۂ ارضي حائل تھا مگر چند قرون حوادث بحریه کے بعد اتنا کم رہگیا که باسانی ملادیا گیا - یا مثلاً وہ انقلابات جو آتش فشاں پہاڑوں کے پھٹنے سے آئے اور دور دور تک انہوں نے زمین کی سطح بدلدي - یا وہ ہولناک زلزلے جنھوں نے ایک پوري اقلیم کو تہہ و بالا کردیا ' اور خشکي کے نشیب میں بالائي سطح کے دریا اُمنڈ آئے - اسی طرح وہ انقلابات ارضیه جو علم طبقات الارض کے موثرات طبعیه سے ہمیشه آتے رہتے ہیں ' اور جنکی وجہ سے دریاوں کے رخ بدلتے ' خشکیوں کے قطعات غرق ہوتے ' اور آبادي کی جگہ ویرانی اور زندگي کي جگہ موت طاري ہوجاتي ہے !

(انقلاب اقوام و امم)

اسی طرح تماشا گاہ ہستی کا ایک بہت بڑا منظر وہ تغیرات بھی ہیں جنکے طوفان قوموں اور ملکوں کے اندر اٹھتے ہیں اور بڑی بڑي آبادیوں کو تہہ و بالا کر دیتے ہیں - حتی که آبادیوں کي جگہ ویرانیوں سے مبدل ہوجاتي ہے ' صحرا ونکي جگہ شہر بس جاتے ہیں ' زندگي کی رونق پر موت کا سناٹا چھا جا تا ہے ' اور انسانی عیش و نشاط کے بڑے بڑے محل مدفن قبور و مقبرۂ اموات و خرابۂ سلب و نہب ہوکر نابود و مفقو ہوجاتے ہیں :

وکم اهلکنا من قریة بطرت معیشتها فتلك مساکنهم لم تسکن من بعد هم الا قلیلا وکنا نحن الوارثین (۲۸ : ۵۸)

اور کتني ہي آبادیاں ہیں جنھیں ہم نے ہلاک کردیا حالانکه اسباب حیات و معیشت سے وہ مالا مال تھیں - یه بربادي کے خرابے اور تباہی کے کھنڈر انہي لوگوں کے گھر ہیں جو پھر آباد نہوسکے اور آخر کار انکے مال و متاع کے ہم ہي وارث ہوے !

سکندر اعظم نے ایران کو جلاکر تباہ کر دیا ' ایرانیوں نے بابل کي اینٹیں بجا دیں ' بخت نصر نے بیت المقدس کو ویران کرکے بنی اسرائیل کو کئی قرنوں تک مقید رکھا ' رومیوں نے ایشیا اور افریقه کی آبادیاں بارہا غارت کیں ' اور ونڈلس نے شمالی افریقه کے ریگ زاروں کے اندر عالیشان شہر آباد کیے - تاتاریوں کے اولین ظہور نے رومۃ الکبری کی تاریخ ختم کردي تھی ' اور جرمنی کے وحشیوں نے تمدن قدیم کا نقشه بدلدیا تھا : وتلك الایام نداولها بین الناس -

(انقلاب مادي و روحاني)

لیکن یه تمام انقلابات عالم جسم و ظاہر کے تغیرات ہیں جو صرف دریاوں اور خشکیوں کو ' آبادیوں اور صحراوں کو ' پہاڑوں اور جنگلوں کو ' انسانوں کے بسائے ہوے شہروں اور انکے مکانوں کي اینٹوں اور پتھروں کو بدلدیتے ہیں ' اور انکے اندر سلطان تغیر و تقلب کي قوت اس سے زیادہ طاقتور نہیں ہوتي -

لیکن ان انقلابات سے بھی بالا تر ایک عالم تغیر و تبدل ہے ' جسکے انقلابات کي حکومت صرف مادے کی نمود اور جسم کی صورت ہي تک محدود نہیں ہے ' بلکه اس سے بھي آگے تک نکل گئي ہے - پہلے قسم کے انقلابات مٹی کے ذروں ' اینٹ پتھر کے مکانوں ' اور انسان کے جسموں اور صورتوں کو بدلدیتے ہیں ' پر یه انقلابات روحوں اور دلوں کی کائنات کو منقلب کر ڈالتے ہیں - اس عالم کے بحر زخار کے طوفان دنیا کے طوفانوں کی طرح نہیں ہیں جو سمندروں میں اٹھتے ہیں اور کناروں سے ٹکرا کے رہجاتے ہیں ' بلکه اسکي موجوں کا منبع آسمان کے اوپر ہے ' جہاں سے وہ جوش کھاتي ہوئي اُبلتي ہیں ' اور کرۂ ارضی کي سطح پر گرتي ہیں !

اسکے اندر جب زلزلے اُٹھتے ہیں تو صرف زمین کے محدود رقبوں ہي کو جنبش نہیں دیتے ' بلکه اکثر ایسا ہوتا ہے که پورے کرۂ ارضي کو ہلا دیتے ہیں - کیونکه انکی پیدا کي ہوئی جنبش نظام اعتقاد و عمل کے اندر حرکت پیدا کردیتی ہے - اسکے آتش فشاں پہاڑوں کي آتش افشانی صرف پتھروں کے اڑانے ہي میں صرف نہیں ہو جاتی ' بلکه جب اسکے پہاڑ پھٹتے ہیں تو انساني اعتقادات و اعمال کی بڑي بڑي اقلیموں کو اڑا کر نابود کر دیتے ہیں - پہلے قسم کے انقلابات شہروں کو ویران کرتے ہیں ' پر یه انقلاب وہ ہیں جو دلوں کی اُجڑي ہوئی بستیوں کو آباد کر دیتے ہیں - اُنکي فتح و تسخیر جسم و زمین کي ہوتی ہے ' مگر اِنکا احاطه قلب و معنی کا ہوتا ہے - وہ زمین کی تبدیلیاں ہیں جو زمین والے انجام دیتے ہیں ' مگر یه آسماني تبدیلی ہے جسے ارواح سماویه کا نزول و ورود پورا کرتا ہے - وہ ویرانی اور موت لاتے ہیں مگر یه آبادي اور زندگي کی بشارت دیتے ہیں - وہ جسموں کو بدلتے ہیں جو فانی ہیں - مگر یه روحوں کو بدلدیتے ہیں جو دائمي زندگي پاتی ہیں - انکا شہریار زمین کے رقبوں اور انسان کے جسموں کو مسخر کرتا ہے تا اپني بادشاہت کا تخت بچھاے ' پر اس اقلیم کا فاتح جب اٹھتا ہے تو زمین کی جگہ آسمان کي برکتوں کو اور انسان کے جسموں کي جگہ انکي روحوں کو فتح کرتا ہے تا خدا کے تخت جلال و کبریائي کا اعلان کر دے !

---

(۱) چشم غیر مسلم یعنے بغیر کسي آله کے دیکھنے والي آنکھه -

مسئلۂ اسلامیۂ کانپور

تشریح مزید

هز ایکسلنسی لارڈ هارڈنگ نے ١۴ - اکتوبر کو مسئلۂ مسجد کا فیصلہ کرتے هوے مندرجۂ ذیل الفاظ میں دالان کی مستقبل حالت قرار دی تهی :

" ٨ فیٹ بلند ایک چهت بنائی جاے جس پر دالان اُسی طرح بنا دیا جاے جس طرح پہلے تها ' اور نیچے کی زمین گذرگاه کیلیے چهوڑ دي جاے ' بغیر اسکے کہ مسجد کے دالان کي هیئت میں کوئي دست اندازي کی جاے - اُس زمین کو استعمال کرنے کی عام پبلک بهی مستحق هوگي ' اور وہ لوگ بهی جو نماز پڑهنے کیلیے آئینگے "
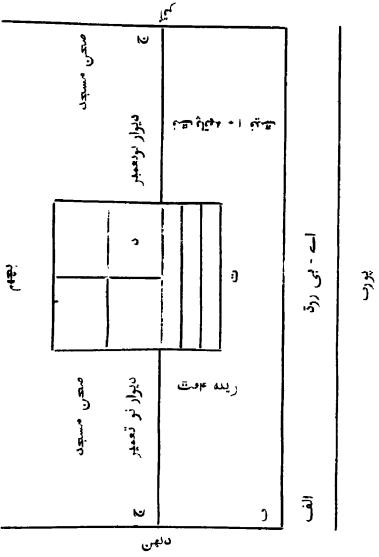
اس فیصلہ کے خط کشیدہ الفاظ قابل غور هیں - اسے صاف طور پر واضح هوتا هے کہ یہ تعمیر اس طرح عمل میں آئیگی کہ سڑک کا حصہ مسجد میں جانے والوں اور عام راهگیروں دونوں میں مشترک رهیگا -

هز ایکسلنسی کے یہ الفاظ اُس تجویز کا نتیجہ تهے جو مولانا عبد الباري نے بذریعہ راجہ صاحب محمود آباد پیش کی تهي یعنی متنازع فیہ حصے میں مسجد کا زینہ تعمیر کیا جاے اور بقیہ ٹکڑہ راستہ کا عام راهگیروں اور اس زینہ کے ذریعہ مسجد میں جانے والوں کیلیے مشترک راستہ هو - اکثر مکانوں میں یہ صورت موجود هے - اگر هز ایکسلنسي کا یہ مقصود نہ هوتا تو وہ صراحت کے ساتهہ سڑک کی مشترک حیثیت پر کیوں زور دیتے اور یہ کیوں کہتے کہ " وہ نمازیوں اور عام راهروں میں مشترک رهیگا " ؟

اگر اس جانب زینہ نہیں هے تو نمازیوں سے اُسے کیا تعلق ؟ نمازي اُسی راستہ سے فائدہ اُٹها سکتے هیں جو مسجد میں جانے کا ذریعہ هو -

هم ایک نقشہ درج کرکے اس صورت کو اچهي طرح واضح کردینا چاهتے هیں -

مسجد کي موجودہ صورت یہ هے کہ اسکا اصلي دروازہ شمالي رخ هے ' اور شرقي جانب مجوزہ اے بي روڈ کیلیے عمارتیں گرائی گئي هیں - اسي سلسلے میں مسجد کي زمین بهي لي گئي اور دیوار گرادي گئی -

تجویز یہ کی گئی کہ ایک نیا دروازہ جانب شرق زمین متنازع فیہ پر نکالا جاے تاکہ نئي شاهراہ کي جانب سے نمازي آ سکیں - اس دروازے کی جگہ نقشے میں حرف (د) سے پہچانی جاسکتي هے - دروازے کے سامنے زینہ بنایا جاے جو متنازع فیہ ٨ - فیٹ زمین میں سے ۴ - فیٹ پر تعمیر هو - اسکي جگہ نقشے میں حرف (ت) هے -

یہی نقشہ هے جسے اس مسئلہ کے ارباب حل و عقد نے " مخلص " کے لفظ سے تعبیر کیا تها - اقلاً اس سے اتنا هوگیا تها کہ مسجد کي زمین اسکے زینے اور دروازے کے کام آگئي تهي ' لیکن موجودہ متولیوں سے جو نقشہ پیش کرایا گیا هے اسمیں دروازہ اور زینہ بالکل نہیں هے -

پهر کیا مسلمان ٣ - اگست کو بهولکر اس آخري حق سے بهي دست بردار هوجائینگے ؟ اسکا جواب مستقبل دیگا -

مسئلۂ قیام الهلال

(١) گذشتہ اشاعت میں هم نے لکها تها کہ جن حضرات کا سال خریداري جون اور جولائی سے شروع هوا هے اور انسے حسب معمول ٨ - روپیہ کے حساب سے قیمت وصول کی گئی هے ' وہ ١٢ روپیہ قیمت قرار دیکر بقیہ روپیہ بهیجدیں -

چنانچہ اس دفعہ متعدد بزرگوں نے اسپر توجہ کی - هم انکی محبت فرمائي کے شکر گذار هیں اور امید کرتے هیں کہ تمام احباب کرام اسی طرح بقیہ روپیہ روانہ فرما دینگے - ان میں سے اکثر بزرگ اضافہ قیمت کیلیے دو سال سے مصر تهے ' اور بعض حضرات نے تو یہاں تک لکهدیا تها کہ ٢٥ - روپیہ تک بهی اگر اضافہ کردیا جائے تو بهی انہیں کوئی اعتراض نہوگا - پس هماري یہ امید کیا بیجا هے اگر هم ١٢ روپیہ قیمت قرار دیکر منتظر هیں کہ وہ بقیہ روپیہ روانہ کردیں ؟

(٢) قیمت میں اضافہ اسلیے کرنا پڑا کہ موجودہ مصارف کیلیے ٨ - روپیہ سالانہ قیمت بہت کم تهي - پس اگر اضافۂ قیمت کے بعد ضخامت وغیرہ میں بهی اضافہ کیا جاے تو پهر وهی سوال کثرت مصارف اور قلت قیمت کا پیش آجائیگا ' اور نیا اضافہ ادارہ کیلیے کچهہ مفید نہوگا -

تاهم هم نے قیمت کے اضافہ کے ساتهہ هی اسکا بهی فیصلہ کرلیا کہ اخبار کے مضامین و تصاویر میں بهی کچهہ نہ کچهہ اضافہ ضرور کیا جاے -

یہ اضافہ مختلف صورتوں میں هوگا - باب التفسیر مستقل طور پر بڑها دیا جائیگا ' ممالک اسلامیہ کے حالات و حوادث اور ترقي و تنزل کے متعلق زیادہ کاوش کي جائیگی - تصویروں میں بهی ندرت موضوع اور کثرت تعداد و حسن طباعۃ کے لحاظ سے محسوس اضافہ و تغیر هوگا -

لیکن یہ تغیرات انشاء اللہ رمضان المبارک کے بعد سے شروع هونگے - کیونکہ انکے لیے مزید صرف وقت و توجہ کي ضرورت هے اور رمضان المبارک کي وجہ سے زیادہ وقت نہیں نکالا جاسکتا -

(٣) آیندہ پرچہ ماہ رمضان المبارک کے تذکار کي مخصوص اشاعت هوگي اور اکثر مضامین اسي موضوع پر هونگے -

(۴) جنگ یورپ کے متعلق مضامین و تصاویر کا بہت بڑا ذخیرہ فراهم کیا جارها هے - جو بہت جلد شائع هونا شروع هو جائیگا -

و معذول نہیں رہی - آسمانوں کے وہ دروازے جو صدیوں سے زمین پر بند کردیے تھے' یکایک کھل گئے - خزائین فیضان و برکات سماویہ جنکی بخشش کا سلسلہ رک گیا تھا ' پھر مساکین ہدایت و سائلین رحمت کے منتظر ہوگئے - خداوند سینا اپنے دس ہزار قدوسیوں کو ساتھہ لیکر فاران پر نمودار ہوا تا آتشیں شریعت کو ہویدا کرے ' اور کوہ سعیر کی روح القدس فارقلیط اعظم کی ہیکل میں متشکل ہوئی تا اسکو بھیجدے جو ناصرہ کے نبی کے آئے بغیر نہیں جاسکتا تھا :

انا انزلناہ فی لیلۃ القدر و ما ادراک ما لیلۃ القدر؟ لیلۃ القدر خیر من الف شھر - تنزل الملائکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر' سلام ھی حتی مطلع الفجر

ہم نے قران کو لیلۃ القدر میں آتارا اور تم سمجھے کہ لیلۃ القدر کیا شے ہے ؟ لیلۃ القدر ایک عہد رحمت و دور برکت ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے - ملائکہ سماوی و روح الہی کا اسمیں ہر طرف سے نزول ہوتا ہے - سلام اسپر ' یہاں تک کہ صبح طلوع ہو جاے -

وہ آتش فشان پہاڑوں کا پھٹنا نہ تھا جنکی چوٹیوں سے آگ ابلتی اور ہلاکت و موت بنکر اجسام حیوانیہ پر برستی ہے' بلکہ وہ فاران کی چوٹیوں پر نمودار ہونے والا ابر رحمت تھا جو انسانیہ کی سوکھی کھیتیوں کو سرسبز کرنے اور کائنات ارضی کی تشنگی سعادت کو سیراب کرنے کیلیے اٹھتا تھا ' تا کہ جس طرح یروشلیم کے مرغزاروں کو ہدایت کی بہشت بنایا گیا تھا ' اسی طرح عرب کی ریتلی اور بنجر زمین کو بھی شگفتہ و شاداب کر دے :

فانظر الی اثار رحمت اللہ ! کیف یحیی الارض بعد موتھا ؟ ان ذالک لمحی الموتی' وھو علی کل شی قدیر (۳۰ : ۴۹)

پس رحمت الہی کی نشانیوں کو دیکھو کہ کس طرح وہ موت کے بعد زمین کو حیات بخشتا ہے - بیشک وہ مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر بات پر قادر ہے !

(نزول قرانی)

یہ قرآن حکیم اور فرقان مبین کا نزول تھا جس نے قلب محمد ابن عبد اللہ علیہ الصلواۃ والسلام کو اپنا مہبط و مورد بنایا - جبکہ وہ غار حراء کے اندر بھوکا پیاسا ' تمام مادیات عالم سے کنارہ کش ہوکر ' اپنے پروردگار کے حضور میں سر بسجود تھا :

انہ لتنزیل رب العالمین' نزل بہ الروح الامین' علی قلبك لتکون من المنذرین' بلسان عربی مبین' و انہ لفی زبر الاولین! (۲۶ : ۱۹۱)

بیشک وہ پروردگار عالم کا آتارا ہوا کلام ہے - روح الامین نے تیرے قلب پر نازل کیا تاکہ تو ضلالت و فساد کے نتائج سے دنیا کو ڈرانے والوں میں سے ہو اور سعادت و فلاح کی طرف دعوت دے - یہ کلام نہایت کھلی ہوئی اور واضع زبان عربی میں نازل ہوا ' اور پچھلی کتابوں میں اسکی خبر دی جا چکی تھی "

وہ غداے آسمانی کی طلب میں زمین کی پیداوار سے کنارہ کش ہوکر بھوکا پیاسا تھا - پس خداوند نے اسکی بھوک کو دنیا کی سیرابی کیلیے قبول کرلیا (و ھو یطعمنی و یسقینی) - وہ انسانیہ کی غفلت و سرشاری کے دور کرنے کیلیے راتوں کو اٹھہ اٹھہ کر جاگتا تھا ' پس اللہ نے اسکی بے خواب آنکھوںکو اپنے نظارۂ جمال سے ٹھنڈک بخشی (قرۃ عینی فی الصلوۃ) اور تمام عالم کیلیے اُسے بصیرت عطا کی (قد جاءکم بصائر من ربکم) - وہ انسانوں کو سرکشی اور تمرد کے عصیان سے نکالنے کیلیے شہنشاہ ارض و سما کے آگے سر بسجود تھا ' پس رب الافواج نے اُسکے سر کو الفت و یگانگت کے ہاتھوں سے اٹھایا ' اور زمینوں اور آسمانوں میں سربلندی دی' تا اسکی روح اسکے کلام کی حامل ہو' اور اسکے منھہ سے خدا کی آواز نکلے : وما ینطق عن الھوی' ان ھو الا وحی یوحی (۵۳ : ۴)

سعادت بشری کا یہ پاک پیغام جسکی تبلیغ نبی امی کے سپرد ہوئی ' وحی الہی کا یہ فتح باب جو غار حراء کے عزلت گزیں پر ہوا ' خدا کا یہ مقدس کلام جو بلسان عربی مبین اسکے منھہ میں ڈالا گیا ' سب سے پہلے جس رات میں اسکا ظہور ہوا وہ لیلۃ " القدر " تھی' اور لیلۃ القدر جس مہینے میں آئی وہ رمضان المبارک تھا :

شھر رمضان الذي انزل فیہ القران ھدی للناس و بینات من الھدی والفرقان (بقر)

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا جو انسانوں کیلیے سرتا پا ہدایت ہے اور جسکی تعلیم ہدایت و تمیز اور حق و باطل کی نشانی ہے -

(انقلاب اعظم)

قرآن حکیم' فرقان مجید ' نور و کتاب مبین' بصائر للناس ' ھدی و موعظۃ للمتقین ' شفاء لما فی الصدور نے نازل ہوتے ہی تاریخ عالم کا صفحہ الٹ دیا' اور کشور انسانیہ کی ازسر نو تعمیر شروع کی - وہ تمام تاریکیاں جنہوں نے نور سعادت سے دنیا کو محروم کردیا تھا اور عالم ارضی یکسر شب تاریک ہو رہا تھا ' اس آفتاب ہدایت کے طلوع ہوتے ہی نابود ہوگئیں اور ظلمت و تاریکی کی جگہ نور اور روشنی کا عہد رحمت شروع ہوا - اس نے کفر و وثنیت کے طوق سے انسانوں کو نجات دلائی' انسانی غلامی و استبداد کی زنجیروں سے انھیں رہا کیا - نیکیوں کا ایک لشکر ترتیب دیا جس نے صدیوں کی پھیلی ہوئی بدیوں اور جمی ہوئی گمراھیوں کو شکست دی - اور خدا کی بندگی اور پرستش کی ایک ایسی پادشاہت قائم کردی جسکے آگے دنیا کی تمام ما سوا اللہ طاقتیں سرنگوں ہوگئیں -

قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین - یھدي بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام و یخرجھم من الظلمات الی النور باذنہ و یھدیھم الی صراط مستقیم (۵ : ۱۸)

بیشک اللہ کے طرف سے تمھارے پاس نور اور واضح و روشن کتاب آئی - اللہ اسکے ذریعہ ان لوگوں پر سلامتی کی راھیں کھولدیتا ہے جو اسکی رضا کی متابعت کرتے ہیں - وہ انھیں تاریکیوں سے نکالکر روشنی میں لاتا ہے اور صراط مستقیم کی طرف انکی ہدایت کرتا ہے !

(ماہ مقدس)

پس رمضان المبارک کا مہینہ فی الحقیقت اُس سعادت انسانیہ اور ہدایت امم کے ظہور کی یاد گار ہے جس کا دروازہ قران حکیم کے نزول سے دنیا پر کھلا ' اور خدا اور اسکے بندوں میں ہجر و حرماں کی جگہ وصل و محبت کے راز و نیاز شروع ہوے - یہی مہینہ ہے جو اس آسمان کی سب سے بڑی برکت کے نزول کا ذریعہ بنا ' اور یہی مہینہ ہے جو اپنے ساتھہ زمین کی سب سے بڑی سعادت لایا - اسی موسم میں خدا کی رحمتوں کی پہلے پہل بارش ہوئی اور اسی عہد میں دنیا کی وہ سب سے بڑی خشک سالی ختم ہوئی جو صدیوں سے کائنات روح و قلب پر چھائی ہوئی تھی - ہدایتوں کے فرشتے اسی میں اترے ' سعادت کے قدوسی اسی میں زمین پر پھیلے - خدا نے سب سے پہلے اسی مہینے میں بندوں کو پیار کیا اور بندوں نے بھی سب سے پہلے اسی ماہ میں اسکی محبت کا جام پیا - یہ پاکی اور بزرگی کا وقت تھا کہ پاک تعلیمات کا منبع بنا ' اور عظمت و شرف کا عہد مقدس تھا کہ خدا کا کلام اسکے بندوں پر نازل ہوا -

فی الحقیقت یہی تغیرات دنیا کے اصلی انقلابات ہیں جن سے کائنات انسانیہ کا نقشۂ حیات و ممات مٹتا اور بدلتا رہتا ہے ' اور جنکی بدولت دنیا کی سعادت و ہدایت کا قیام اور عالم انسانیہ کی ابدیت روحانی و امنیت قلبی کو بقا ہے - ان روحانی انقلابات کے آگے مادی انقلابات بالکل ہیچ ہیں اور انکے سلطان تعدد و تبدل کی دائمی و عالمگیر طاقت کے آگے زمینوں اور مکانوں کے انقلابات کچھہ حقیقت نہیں رکھتے - انکی ہستی اس سے زیادہ نہیں ہے کہ زمین کے چند ٹکڑوں کو بدلدیں یا چند لاکھہ انسانوں کو نابود کردیں لیکن یہ انقلابات کروڑوں انسانوں کے اُن اعتقادات و اعمال کو بدل دیتے ہیں جو صدیوں سے انکے دلوں میں جاگزیں ہوئے ہیں ' اور اُن عالمگیر گمراہیوں اور تاریکیوں کو نابود کردیتے ہیں جو تمام سطح ارضی پر چھائی ہوئی ہوتی ہیں - دریاؤں کو خشک کر دینا آسان ہے اور زمین کو سمندر بنا دینا مشکل نہیں ' پر کروڑوں روحوں اور دلوں کو بدلدینا بہت مشکل ہے جسکی قوۃ مادہ کی طاقتوں کو نہیں دی گئی -

سکندر اعظم نے نصف دنیا فتح کرلی ' لیکن وہ ایک دل کو بھی فتح نہ کرسکا - رومیوں نے کیسے کیسے عظیم الشان شہر بسا دیے لیکن دلوں کی اجڑی ہوئی بستی نہ بسا سکے - بخت نصر اتنا طاقتور تھا کہ ایک پوری قوم کو اُسنے قید کرلیا اور ستر برس تک غلام بنائے رکھا ' لیکن با ایں ہمہ وہ ان میں سے ایک دل کو بھی اپنا غلام نہ بناسکا - ایرانیوں نے بابل کے لاکھوں انسانوں کو قتل کردیا لیکن وہ ایک روح کی گمراہی کو بھی قتل نہ کرسکے - بلا شبہ دنیا میں بڑے بڑے مادی انقلابات گذر چکے ہیں ' جنھوں نے عجب نہیں کہ درمیان کی زمینیں کاٹ کے سمندروں کو باہم ملا دیا ہو ' لیکن کسی کی طاقت یہ نہ کرسکی کہ ایک انسان کو بھی اسکے خدا سے ملا دے ' حالانکہ وہ اس سے دور نہیں : و نحن اقرب الیہ منکم و لکن لا تبصرون (۵۶ : ۸۳)

پس مادی طاقتوں کی تبدیلیاں کتنی ہی مہیب اور ہولناک ہوں مگر وہ عظمت و جلال نہیں پاسکتیں جو روحانی انقلابات کے ایک چھوٹے سے چھوٹے ظہور کو بھی حاصل ہے - سکندر اعظم کو تم دنیا کا سب سے بڑا فاتح کہتے ہو ' لیکن بتلاؤ ' اس نے اپنی تمام عمر میں بدیوں کے کتنے لشکروں کو شکست دی ' اور ضلالتوں کے کتنے بت توڑے ؟

(بقاے ذکر و دوام تذکار)

اسی کا نتیجہ ہے کہ انقلابات و تغیرات کے "تنازع للبقا" میں اُن انقلابوں کے تذکرے کو وسعت ذکر اور زندگی دوام نہیں ملتی جو صرف کائنات کی صورت کو بدلنا چاہتے ہیں ' پر وہ جو اسکی روح و معنی کو بدلتے ہیں ' ایک ایسی حیات قائم و دائم اور ہستی عام و غیر محدود لیکر آتے ہیں کہ نہ تو وقت کا امتداد و بعد انکی یاد کو فنا کرسکتا ہے اور نہ حوادث و تغیرات کا ہاتھہ انکے ذکر کو مٹا سکتا ہے - صدیوں پر صدیاں گذر جاتی ہیں مگر اسکا ذکر دنیا کو ایسا ہی یاد ہوتا ہے جیسا کہ انکے ظہور کے پہلے دن تھا -

وہ اپنی یاد اور تذکار کو ابدی باقی رکھنے کیلیے جمعیۃ بشری کے سپرد کر دیتے ہیں جو نسلاً بعد نسل اس مقدس امانت کی حفاظت کرتی رہتی ہے اور کروڑوں انسان اپنے تئیں اسکی یاد کا پیکر و تمثال بنا لیتے ہیں - پس جو قوت کہ ایک نہیں کروڑوں میں ہو ' اور جس امانت کے حامل و محافظ اوقات و ایام نہیں بلکہ ارواح و قلوب ہوں ' اسکو کون مٹا سکتا ہے اور وہ کب نابود ہو سکتی ہے ؟ ان نحن نحی الموتی و نکتب ما قدموا و اثارهم و کل شیأ احصیناہ فی امام مبین (۳۶ : ۱۲)

سکندر کا نام تاریخ کے کہنہ صفحوں کے باہر کتنوں کو یاد ہے ؟ روما کے فاتح اعظم کو آج کون ہے جو عمر بھر میں ایک مرتبہ بھی یاد کرلیتا ہو ؟ شہروں کے بسانے والے ' ملکوں کو فتح کرنے والے ' دریاوں کو کاٹنے والے اور پہاڑوں میں سے راہ نکالنے والے اپنے اپنے وقتوں میں بڑے ہی طاقتور ہونگے جبکہ انہوں نے ایسے ایسے عظیم الشان انقلابی کام کیے تھے ' با ایں ہمہ وقت کے گذرنے کے ساتھہ ہی انکا وجود اور انکے انقلابات کا ذکر بھی فنا ہوگیا ' اور دنیا نے انھیں یاد رکھنے کی ذرا بھی پروا نہ کی - حتی کہ وہ آج مٹ جانے والی قبروں اور نابود ہوجانے والے نشانوں کی طرح گمنام ہیں اور کسی کو اتنا بھی یاد نہیں ہے کہ وہ کب تھے ؟ کہاں تھے ؟ اور انہوں نے دنیا میں کیا کیا انقلابات کیے ؟ کانہ لم یکن شیئًا مذکورا -

(سنہ ۶۰۰ عیسوی)

ایسا ہی ایک انقلاب روحانی تھا ' جو آج سے ٹھیک ۱۳ - سو ۴۴ برس پہلے دنیا میں ہوا ' جبکہ دنیا تغیر کیلیے بیقرار اور تبدیلی کیلیے تشنہ تھی - اور جبکہ کوئی نہ تھا جو اسکی پیاس کو بجھانے اور اُسکے لیے مضطرب ہو - وہ سمندروں کی طغیانی نہ تھی جو زمین کی بستیوں پر چڑھہ آتے ہیں ' بلکہ سر چشمۂ ہدایت و فیضان الہی کا ایک سر جوش آسمانی تھا جو برسات کے پانی کی طرح زمین پر برسا تا اُسے سیراب کردے - وہ زمین کی سطح کو ہلانے والا بھونچال نہ تھا جس سے ڈرکر انسان روتا ہے اور پرند اپنے گھونسلوں سے نکلکر چیخنے لگتے ہیں ' بلکہ عالم روح و معنی کا ایک آسمانی زلزلہ تھا جسکی جنبش نے دلوں کو غفلت سے بیدار کیا اور بیقرار روحوں کو امن اور راحت بخشی ' تا وہ سونے کی جگہ بیدار ہوں اور رونے کی جگہ خوشیاں منائیں - وہ انسانوں کی درندگی نہ تھی جو اپنے ابناے جنس کو سانپوں کی طرح ڈستی اور بھیڑیوں کی طرح چیرتی پھاڑتی ہے ' بلکہ خدا کی محبت اور فرشتوں کی برکت کا ایک الہی ظہور تھا ' جو نسل آدم کے بچھڑے ہوے گھرانوں کو یکجا کرتا اور زمین کو اسکی چھنی ہوے امنیت اور سعادت واپس دلاتا تھا -

لقد جاءکم رسول من انفسکم
عزیز علیہ ما عنتم حریص
علیکم بالمومنین رؤف رحیم
(۹ : ۱۲۹)

تمھارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول الہی آیا جسپر تمھاری تکلیف بہت ہی شاق گذرتی ہے اور تمھاری اصلاح کی آسے بڑی ہی تمنا ہے - مسلمانوں پر نہایت شفیق اور بیحد مہربان !

(لیلۃ القدر)

یہ انقلاب جس نے دنیا کے لیالی و ایام ہدایت کی تقویم بدلدی ' فی الحقیقت ایک مقدس ذات تھی جو وادی بطحا کے کنارے جبل بوقبیس کی ایک تنگ و تاریک غار کے اندر نمودار ہوئی - اور اس شبستان لاہوتی کے اندر مشرق ربوبیت اعلی سے آفتاب کلام اللہ طلوع ہوا !

یا ایها الناس قد جاءکم
برهان من ربکم و انزلنا
الیکم نوراً مبینا (۴ : ۱۷۴)

اے لوگو ! تمھارے پروردگار کے طرف سے تمھارے پاس "برہان مقدس" بھیجی گئی - اور ہم نے تمھاری طرف ایک نہایت روشن اور کھلا نور نازل کیا !

دنیا پر چھہ صدیاں ضلالت کے سناٹے اور کفر کی خاموشی کی گذر چکی تھیں لیکن اب وقت آگیا تھا کہ سینا کے بیابان کا خداوند اور کوہ زیتون کی روح القدس پھر گویا ہو ' اور ایام اللہ کا ایک نیا موسم بہار پر آے - پس ایسا ہوا کہ فضاے وحی الہی کے افق مبین پر نور روشنی کی بدلیاں چھاگئیں ' فیضان الہیہ کے بحور و انہار جوش میں آگئے ' ملاے اعلی اور قدسیان عالم بالا میں ہل چل مچ گئی ' مدبرات روحانیہ اور ملائکۂ سماویہ کو حکم ہوا کہ زمین کی طرف متوجہ ہوجائیں کیونکہ اب وہ آسمانوں میں مقهور
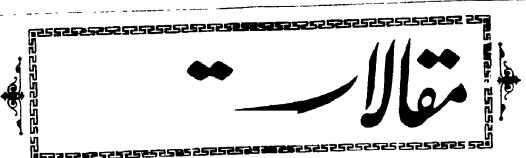
الحسبة فـي الاســـلام

(يعني احتساب اور اسلام)

(۲)

(عموم احتساب)

بعض مذاهب کو صرف بعض چیزوں سے پرهیز بتایا گیا تھا :

فبظلم من الذين هادوا حرمنا عليهم طيبات احلت لهم - (۴ : ۱۵۸)

پس یہودیوں کے ظلم کے سبب هم نے ان پر ان پاک چیزوں کو حرام کردیا جو انکے لیے حلال تھیں -

لیکن اسلام نے تمام چھوٹی چھوٹی چیزوں تک پر حلت و حرمت کا فتوی لگایا ' اور اس احاطه کے ساتھه که نفع و ضرر کا کوئی پہلو باقی نه رها : يحل لهم الطيبات و يحرم عليهم الخبائث -

حلت و حرمت کی تفریق و تمیز محتسب کیلیے لازمی ہے - کیونکه طبیب وهي هے جو اشیا کے خواص سے واقف هو - اس فرض کو اگرچه تعلیمات اسلامیه نے تمام چیزوں پر محیط کردیا تھا ' لیکن ابتدا میں طریق دعوت عام نه تھا - حجة الوداع نے احتساب کے تمام راستے کھولدیے اور دنیا نے احتساب کا کھلا ہوا میدان پا لیا - پس حامل وحی آسمانی کی زبان کھلی اور زمین والوں کو مژدۂ تکمیل شریعت سنا دیا :

اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتي و رضيت لكم الاسلام دينا - (۵ : ۴)

آج کے دن میں نے تمهارا دین کامل کردیا ' اپنی نعمتیں تمکو بھرپور دیدیں اور تمهارے لیے اسلام کا مذهب پسند کیا !

احتساب کا یه تعلق صرف ماده کے ساتھه تھا - قوت فاعلی اب تک غیر متعین تھی - ماده کی تعمیم کے متعلق جو آیة تھی وہ اوپر بارها گذر چکی - اب قوت فاعلی کی تعمیم پر نگاه ڈالو :

و المومنون و المومنات بعضهم اولياء بعض يامرون بالمعروف و ينهون عن المنكر - (۹ : ۷۰)

مسلمان مرد اور عورت ایک دوسرے کے نیکی میں مددگار هیں - نیکی کا باهم حکم کرتے هیں اور برائی سے روکتے هیں -

دوسری جگه فرمایا :

كنتم خير امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنهون عن المنكر - (۳ : ۱۰۶)

تم بہترین امت هو جو دنیا میں هدایت انسانی کیلیے بھیجی گئی ' نیکی کا حکم دیتے هو اور برائی سے روکتے هو -

تم کہوگے : کیا اندھے ' لنگڑے ' لولے ' گونگے بھی محتسب هیں ؟ کیا ایک دست شل ماده عالم کو حرکت دے سکتا ہے ؟ لیکن تم نے انسانی قوتوں کی غیر محدود وسعت و طاقت کو بالکل محدود کردیا - اگر هاتھه نہیں حرکت کرتے ' اگر پانوں نہیں اوٹھتے ' اگر زبان نہیں هلتی ' تو کیا دل بھی حرکت نہیں کرتا ؟ کیا تم مرده هو ؟ کیا تم روشنی و تاریکی میں کچھه بھی فرق نہیں کرتے ؟ کیا شہد کی مٹھاس اور اندرائن کی کڑواهٹ تمھیں الگ الگ محسوس نہیں هوتی ؟ یعنی کیا تمکو برائی بری نہیں معلوم هوتی ؟ اگر معلوم هوتی ہے تو اسی احساس خیر و شر ' معروف و منکر ' صلاح و فساد ' اور نور و ظلمت کا نام احتساب ہے اور تم محتسب هو - اگر یه احساس فنا هوگیا ہے تو تم مومن هی نہیں :

و ليس وراء ذلك من الايمان حبة خردل (الحديث)

اسکے سوا ایمان رائی کے دانے کے برابر بھی نہیں !

(طرق احتساب)

دعوت احتساب کے مختلف طریقوں کے لحاظ سے بھی اسلام کو دوسرے مذاهب پر فضیلت حاصل ہے - امم قدیمه میں سب سے زیاده مکمل مذهب حضرت موسی کا ہے - دین و دنیا کی جھلک اس مذهب میں موجود ہے - اسلیے اسلام کا مقابله اوسی سے کرنا چاهیے -

امر بالمعروف کا آخری طریقه قتال ہے جو جهاد دینی کی آخرین منزل ہے ' لیکن دنیا کی کسی قوم نے اسلیے کبھی جهاد نہیں کیا که نیکی کو پھیلاے - حضرت موسی نے اپنی امت کو جهاد پر اوبھارا تو پہلے انھوں نے یه جواب دیا :

ان فيها قوما جبارين و انا لن ندخلها حتى يخرجوا منها - (۵ : ۲۵)

اس ملک میں تو ایک نہایت سخت و جابر قوم رهتی ہے - هم اسی وقت وهاں جاسکتے هیں جب وہ لوگ وهاں سے نکل جائیں - اسطرح هم انکا مقابله نہیں کرینگے -

ایک مدت کے بعد آماده بھی هوے تو اس لیے نہیں که نیکی اور عدالت کا گھر آباد کرینگے ' بلکه اسلیے که همارا گھر اوجاڑ دیا گیا ہے - اسے پھر بسائینگے :

و ما لنا الا نقاتل في سبيل الله و قد اخرجنا من ديارنا و ابنائنا -

هم کیوں خدا کی راه میں نه لڑیں - حالانکه هم اپنے گھر بار سے نکال دیے گئے هیں اور هماری اولاد بھی نشانۂ ظلم هوئی ہے -

اسپر بھی یه حال تھا که :

فلما كتب عليهم القتال تولوا الا قليلا منهم (۲ : ۱۴۷)

جب اپر قتال فرض کردیا گیا تو انھوں نے اس سے اعراض کیا الا ایک تھوڑی سی تعداد جو اطاعت کیلیے طیار هوگئی -

لیکن اسلام صداے جهاد بلند کرتا ہے اور تمام مدینه امڈ آتا ہے - کیا مدینه کے لوگ بھی بنی اسرائیل کی طرح گھر سے نکالے هوئے تھے ؟ کیا کوئی وسیع سلطنت انکے پیش نظر تھی ؟ اگر حضرت خالد کا نام لیتے هو تو حضرت ابوذر کو بھی نه بھولو ' اگر مہاجرین کی فہرست پر نظر ڈالتے هو تو انصار کو بھی یاد کرلو - بلا شبه مکه کے مہاجرین ظلم و ستم کا بدله لے سکتے تھے ' لیکن مدینه کے انصار کو تو قریش نے انکے گھروں سے نہیں نکالا تھا ؟ پس نیکی کی حمایت ' مظلوموں کی نصرت ' حق کے اعلان ' معروف کے اظهار ' اور باطل و فساد کے خذلان کے سوا اور انکا مقصود کیا هوسکتا تھا ؟ هاں ' انکا جهاد صرف اسیلیے تھا که :

و يكون الدين كله لله (۸ : ۳۹)

تا که دین صرف الله هي کیلیے هوجاے -

جو گھر کیلیے لڑے تھے ' خدا جانے اونکو گھر ملا یا نہیں ؟ لیکن هم کو یه معلوم ہے که غنیمت نہیں ملی - اونکو صرف اپنے بال بچوں کا رونا تھا ' وہ مل گئے هونگے - لیکن ایک قوم جو اپنا گھر بار ' متاع

پس جبکہ دنیا طرح طرح کی مادی یادگاروں کو منا نا چاہتی تھی ' تو مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اس روحانی انقلاب کی یادگار کے امانت دار بنیں ' اور جس ماہ مبارک کو اپنی برکتوں اور رحمتوں کے نزول کی وجہ سے خداوند نے قبول کرلیا ہے ' اسکی قبولیت سے انکار نہ کریں - دنیا خونریزیوں کی یادگار مناتی ہے لیکن یہ سچے امن اور حقیقی رحمت کی یادگار ہے - دنیا لڑائیوں کو یاد رکھنا چاہتی ہے ' یہ صلح و امنیت کے ورود کی یادگار ہے - دنیا نے تخت نشینوں کو سب سے بڑا سمجھکر یاد رکھنا چاہا مگر یاد نہ رکھ سکی - خدا نے بتلایا کہ سب سے بڑا انسان ایک غار نشین تھا جسکی یادگار زندہ رکھی گئی اور ہمیشہ زندہ رہی - دنیا نے ملکوں کی فتح اور زمینوں کی تسخیر کو بڑا واقعہ سمجھا اور اسکی یاد میں خوشیاں منائیں ' مگر ہمیں تعلیم دیا گیا کہ دلوں کی فتح اور روحوں کی تسخیر ہی سب سے بڑی بات ہے اور اسی کی یادگار منانی چاہیے :

و رفعنا لــــك ذكرك (۴ : ۹۴)

اور ہم نے تیرے ذکر کو رفعت اور بقاے دوام عطا فرمایا !

(اسوۂ ابراہیمی و اسوۂ محمدی)

اللہ تعالی کا قاعدہ ہے کہ وہ اپنے دوستوں اور محبوبوں کے کسی فعل کو ضائع نہیں کرتا ' اور اسے مثل ایک مظہر فطرۃ کے دنیا میں ہمیشہ کیلیے محفوظ کردیتا ہے - حضرۃ خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے خانہ کعبہ کی دیواریں چنیں ' اور حضرۃ اسماعیل علیہ السلام نے اس قربانگاہ کا طواف کیا - خدا کو اپنے دوستوں کی یہ ادائیں کچھہ اس طرح بھا گئیں کہ اس موقعہ کی ہر حرکت کو ہمیشہ کیلیے قائم کردیا اور اسکی یادگار منانا تمام پیروان دین حنیفی پر فرض کردیا - ہر سال جب حج کا موسم آتا ہے تو لاکھوں انسانوں کے اندر سے اسوۂ خلیل اللہ جلوہ نما ہوتا ہے ' اور ان میں سے ہر متنفس وہ سب کچھہ کرتا ہے جو ایسے کئی ہزار سال پہلے خدا کے دو دوستوں نے وہاں کیا تھا - یہی معنی ہیں اس بیان الہی کے کہ :

ووهبنا لهم من رحمتنا وجعلنا لهم لسان صدق عليا (۱۹ : ۱۴)

ہم نے حضرت ابراہیم اور انکی ذریہ جسمانی و روحانی کو اپنی رحمت میں سے بڑا حصہ دیا ' اور وہ یہ تھا کہ انکے لیے ایک اعلی و اشرف ذکر خیر دنیا میں باقی رکھا -

یہ تو " اسوۂ ابراہیمی " کی یادگار تھی - لیکن جب وہ آیا جسکے لیے خود ابراہیم خلیل نے خداوند کے حضور التجا کی تھی :

ربنا و ابعث فيهم رسولا منهم يتلوا عليهم اياتك و يعلمهم الكتاب و الحكمة ' و يزكيهم ' انك انت العزيـــز الحكيم ! (۲ : ۱۲۴)

اے پروردگار ! میری ذریہ میں ایک ایسا رسول بھیج جو اللہ کی آیتیں پڑھکر سناے ' کتاب اور حکمت کی تعلیم دے ' اور دلوں اور روحوں کا تزکیہ کردے ' بیشک تو ہی عزیز و حکیم ہے !

تو دنیا کیلیے " اسوۂ محمدی " کی حقیقۃ الحقائق اعلی رونما ہوئی ' اور ہدایت و سعادت کی اور تمام حقیقتیں بے اثر ہوگئیں - اس اسوۂ عظیمہ کا سب سے پہلا منظر وہ عالم ملکوتی کا استغراق و استہلاک تھا ' جبکہ صاحب فرقان نے انسانوں کو ترک کرکے خدا کی صحبت اختیار کرلی تھی ' اور انسان کے بنے ہوے گھروں کو چھوڑ کر غار حراء کے غیر مصنوع حجرے میں عزلت گزیں ہوگیا تھا - وہ اس عالم میں متصل بھوکا پیاسا رہتا تھا اور پوری پوری راتیں جمال الہی کے نظارے میں بسر کردیتا تھا - تا آنکہ اس تنگ و تاریک غار کی اندھیاری میں طلیعہ فرانی کا نور بے کیف طلوع ہوا ' اور مشرقستان الوہیت سے نکلکر اسکے قلب مقدس میں غروب ہوگیا :

تبارك الذي نزل الفرقان على عبده ليكون للعالمين نذيرا (۲۵ : ۱)

تمام حمد و ثنا اس خدا کیلیے جسنے فرقان اپنے بندے پر نازل کیا - تا کہ وہ دنیا جہان کیلیے ڈرانے والا ہو !

پس جسطرح خدا تعالی نے دین حنیفی کے اولین داعی کے اسوہ کو حیات دائمی بخشی تھی - اسی طرح اس آخری متمم و مکمل وجود کے اسوۂ حسنہ کو بھی ہمیشہ کیلیے قائم کردیا :

لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنــــة

بیشک ' تمہارے لیے رسول اللہ کے اعمال حیات میں ارتقاء انسانیۃ کا اعلی ترین نمونہ رکھا گیا ہے -

وہ بھوکا پیاسا رہتا تھا ' پس تمام مومنوں کو حکم دیا گیا کہ تم بھی ان ایام میں بھوکے پیاسے رہو ' تا ان برکتوں اور رحمتوں میں سے حصہ پاؤ جو نزول قرآنی کے ایام اللہ کیلیے مخصوص تھیں - وہ اپنا گھر بار چھوڑ کر ایک تنہا گوشے میں خلوت نشیں تھا ' پس ایسا ہوا کہ ہزاروں مومن و قانت روحیں ماہ مقدس میں اعتکاف کیلیے مسجد نشیں ہونے لگیں اور اسطرح غار حرا کے اعتکاف کی یاد ہر سال تازہ ہونے لگی - وہ راتوں کو حضور الہی میں مشغول عبادت رہتا تھا ' پس پیروان اسوۂ محمدیہ و متبعان سنت احمدیہ بھی رمضان المبارک کی راتوں میں قیام لیل کرنے لگے ' اور تلاوت و سماعت قرآنی کے وسیلہ سے وہ تمام برکتیں ڈھونڈھنے لگے ' جو اس ماہ مبارک کو اسکے نزول و صعود سے حاصل ہیں !

فمن شهـــد منكم الشهر فليصمـــــه ٬

پس تم میں سے جو اس مہینے کو پاے ' اسے چاہیے کہ روزہ رکھے -

جس طرح اسوۂ ابراہیمی کی یادگار حج کو فرض کرکے قائم رکھی تھی اور لاکھوں انسانوں کو اسوۂ ابراہیمی کا پیکر بنایا گیا ' اسی طرح اسوۂ محمدی کی بھی یہ یادگار ہے جو ماہ رمضان کی صورت میں قائم رکھی گئی اور جو تیرہ سو برس کے گذر جانے کے بعد بھی زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہیگی !

خدا کی قائم کی ہوئی یادگاریں کاغذوں ' اینٹ اور پتھر کی دیواروں ' اور فانی زبانوں کی روایتوں میں باقی نہیں رکھی جاتیں کہ یہ انسانوں کے کام ہیں ' وہ اپنے جس بندے کو بقاے دوام کیلیے چن لیتا ہے اسکی یادگار کو مجمع انسانیہ کے سپرد کردیتا ہے اور نوع بشری اسکی حامل بن جاتی ہے ' پس نہ تو وہ مٹ سکتی ہے اور نہ کوئی اسے مٹا سکتا ہے - آج بھی کروڑوں انسان کرۂ ارض پر موجود ہیں جو ماہ مقدس کے آتے ہی اپنی زندگی کو یکسر بدلدیتے ہیں ' اور اس یادگار عظیم و قدوس کو اسطرح اپنے جسم و دل پر طاری کرلیتے ہیں کہ اسوۂ محمدی کی روحانیت ابھری کروڑوں روحوں کے اندر سے " انا الحي بالحي الذي لا يموت " (میں زندہ و باقی ذات میں فنا ہوکر خود بھی ہمیشہ کیلیے زندہ و باقی ہوگیا ہوں) کی صداے حقیقت سے غلغلہ انداز عالم و عالمیاں ہوتی ہے - پھر کیسی مقدس و اقدس تھی وہ بھوک ' جس ایک بھوک کی یاد میں خدا نے اپنے لا تعد و لا تحصی بندوں کو بھوکا رکھا ' اور کیسی پاک اور بزرگ تھی وہ ذات جسکی حیات طیبہ کا کوئی فعل گمنامی کیلیے نہیں چھوڑا گیا ! پس اے پیروان دین حنیفی ' و اے وابستگان اسوۂ محمدی ' آؤ کہ نزول ہدایت و سعادت کے اس انقلاب عظیم کی یادگار منائیں ' اور جس طرح صاحب قرآن اس ذات حی و قیوم میں فنا ہوگیا تھا ' ہم بھی اسکے اسوۂ حسنہ کے اتباع میں اپنے تئیں فنا کردیں - کیونکہ محض جسم کی بھوک اور پیاس سے وہ حقیقت ہم پر طاری نہیں ہوسکتی جب تک کہ روح اور دل پر بھی جسم کی طرح روزہ نہ طاری ہوجاے : فسبحان ذي الملك والملكوت ' سبحان ذي العزة والعظمة والهيبة والقدرة والكبرياء والجبروت ' سبحان الملك الحي الذي لاينام ولا يموت ' ابد ابدا ' سبوح قدوس ربنا و رب الملائكة والروح !!

نہی ایسي زبان کو اپنا مہبط نہیں بناسکتے جس نے سب سے پہلے خود اپنے نفس کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا مخاطب نہ بنایا - ممکن ھے کہ ایسے محتسب کا وعظ چند لمحوں کیلیے دوچار دلوں کو گرم کردے لیکن دلوں کے اندر سچي قبولیت اور اعمال کے اندر حقیقی تبدیلی پیدا کرنے میں وہ کبھی کامیاب نہیں ھوگا - اس بارے میں اصل اساس صرف انبیاء کرام کا اسوۂ حسنہ ھے - انکا حال یہ تھا کہ جو صدا زبان سے نکلتي تھی ' اعمال و افعال اسکا بکسر پیکر و نمونہ ھوتے تھے !

(ایک ضروري نکتہ)

البتہ ایک سخت اور عالمگیر غلط فہمی کا ازالہ بھی ضروري ھے جسنے بدبختي سے آج تمام مسلمانوں کے دلوں میں گھر کرلیا ھے اور جسکي وجہ سے امر بالمعروف اور احتساب عمومی و انفرادي مفقود ھے -

بلا شبہ محتسب کیلیے ضروري ھے کہ وہ سب سے پہلے خود عمل صالح اختیار کرے اور اپنے نفس کے احتساب سے غافل نہو لیکن اسکے یہ معني نہیں ھیں کہ جب تک کوئي شخص تمام بدیوں سے منزہ اور تمام لغزشوں سے پاک نہو جاے ' اس وقت تک امر بالمعروف کیلیے زبان نہ کھولے ؟ اسلام نے احتساب ھر مسلمان پر فرض کردیا ھے اور یہ ظاھر ھے کہ ھر مسلمان ابوذر و سلیمان نہیں ھوسکتا اور نہ جنید و شبلی بن سکتا ھے - ٹھوکریں سب کو پیش آتي ھیں اور نفس کا فریب اور ارادہ کے زلات بڑے ھي سخت ھیں - پس اگر احتساب کے لیے محتسب کا بہمہ وجوہ کامل و اصلح ھونا شرط سمجھا جاے تو یہ فرض کیونکر عام ھوگا اور ھر مسلمان کیونکر محتسب بنےگا ؟

بد قسمتي سے ایسا ھي سمجھ لیا گیا ھے اور اسي کا نتیجہ ھے کہ لوگ امر بالمعروف کیلیے بڑے بڑے زھاد و عباد کے درجوں کے متلاشي رھتے ھیں اور کہتے ھیں کہ بھلا ھم گناھگاروں کی کیا ھستي ھے کہ لوگوں کو نیکي کي دعوت دیں ! یہي سبب ھے کہ دعوۃ معروف کي صدائیں مفقود ھوگئي ھیں ' منکرات کے صلاء عام کیلیے کوي مانع نہیں ' اور ایک شخص باوجود مسلمان ھونے کے اسے جائز رکھتا ھے کہ اپنے سامنے بدیوں کو دیکھے مگر منافقوں کی طرح اور گونگے شیطان کي مانند چپ ھو رھے !

حقیقت یہ ھے کہ انسان مکلف کو دو چیزوں کا حکم دیا گیا: خود گناھوں کا چھوڑ دینا ' اور دوسروں کو گناھوں کے چھوڑنے کی ترغیب دینا - یہ ضروري نہیں کہ اگر انسان ایک فرض کو ابھی پوري طرح ادا نہیں کرسکا ھے' تو دوسرا فرض بھي ادا نہ کرے -

(شـــرائـط احتساب)

اگر تمھیں جنگ کرنا ھے تو جنگ سے پہلے مسلح ھوجانا چاھیے - جہل و ضلالت ' فتن و فساد ' طغیان نفس' افساد ضمائر' اعمال فاسدہ' اخلاق غیر مرضیہ ' بدعات و محدثات ' غرضکہ تمام منکرات کي تاریکی نے دنیا کے چہرے پر تاریک پردے ڈالدیے ھیں - جنود ابلیس اسي ظلمت زار میں شبخون مار رھا ھے - تمھیں اوس سے جہاد و قتال کرنا ھے - اسلیے تم کو ھتیار سنبھال لینا چاھیے -

اگرچہ یہ بالکل سچ ھے کہ :

آھن بآھن توان کرد نرم !

اسلیے جو مخلوق آگ سے پیدا کي گئی ھے اوس پر شہاب ثاقب ھي کے گولے برسانے چاھئیں' لیکن اپني فطرت کو ھر موقع پر محفوظ رکھنا بھي اخلاقي فرض مذھبي ھے ' اور وقتي منتجا بیوں پر فطرۃ اصلیہ کو مقدم رکھنا چاھیے - تم کو خدا نے طین لازب سے پیدا کیا ھے - اسلیے تمکو اوسکے قواء و خواص کا بہترین مظہر بننا چاھیے - احتساب کیلیے علم سب سے مقدم شرط ھے - اگر ایک جاھل طبیب مریض کیلیے علاج تشخیص کرتا ھے اور بعض اشیاء سے پرھیز کرنے کي ھدایت کرتا ھے لیکن وہ اشیاء کے خواص و تاثیر کا عالم نہیں تو یقین کرو کہ وہ مریض کو ھلاک کر رھا ھے - اوسکو کیا خبر کہ مریض کو جس چیز سے روکتا ھے' وہ شہد ھے ' اور جس شے کو استعمال کراتا ھے وہ زھر ھے ؟ یہي وجہ ھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازدیاد علم کي دعا فرمائی :

رب زدني علمـــا ! — خدایا میرے علم میں زیادتي کر !

ایک بار حضرت ابن عباس کو گود میں اوٹھاکر دعا دي تھي :

اللهم تفقه في الدین ! — خدایا اوسکو دین میں قوۃ فکر و نظر دے !

علم کے بعد وعظ و تلقین ' ارشاد و ھدایت ' دعوۃ و عمل کی باري آتی ھے - مخاطبوں کی حالت مختلف ھوتي ھے - کوئي سخت کوئی نرم ' کوئي معاند کوئی حقجو ' کوئي ضدي ' کوئی ھٹ دھرم ' کوئي عالم ' کوئی جاھل - غرض تمکو دنیا کے تمام قواے متضادہ سے مقابلہ کرنا ھے - پھر کیا تم ھر شخص سے لڑتے پھروگے ؟ نہیں تمکو نرمی اختیار کرني چاھیے !

ادفع باللتي هی احسن — بہترین طریقے سے مدافعت کرو
(۹۷ : ۲۳)

لو کنت فظاً غلیظ القلب لا انفضوا من حولـــك — اگر تم اکھڑ اور سخت ھوتے تو لوگ تمھارے پاس سے بھاگ جاتے
(۱۵۹ : ۳)

ما کان الرفق في شي الا زانه ولا کان العنف فی شی الا شانه — نرمي ھي ھر چیز کو زینت دیتي ھے اور سختي اسکو بد نما کردیتي ھے '
( )

ان الله رفیق یحب الرفق فی الامر کلـه و یعطي مـا لایعطی علـی العـنـف — خدا نرم ھے اور ھر چیز میں نرمي پسند کرتا ھے - اور نرمی پر وہ کچھ دیتا ھے جو سختي پر نہیں دیتا -

سمندر میں طوفان آتا ھے' موجیں بلند ھوتي ھیں' پہاڑوں سے ٹکراتي ھیں اور وہ چور چور ھوجاتا ھے ' لیکن تمکو اس مثال پر مغرور ھوکر سختي کا استعمال نہیں کرنا چاھیے - تمکو پہاڑ سے ٹکرانا نہیں ھے' بلکہ شیشۂ دل میں عکس کي طرح نیکی کو مرتسم کرنا ھے' اسلیے تمکو بجلي کی رو کي طرح چلنا چاھیے کہ کسیکو خبر نہ ھو مگر دنیا کے تمام پرزے حرکت میں آجائیں ' یہاں تک کہ دل کا شیشۂ لطیف اوس رو کو جذب کرلے !

دنیا میں برائي مخفي طریقوں سے پھیلتي ھے ' تم نے گوسالہ سامري کو نہیں دیکھا کہ کسطرح بنی اسرائیل کے دل میں چپکے چپکے گھر کرلیا تھا ؟

اشربوا في قلوبهم العجل — اونکے دلوں میں گوسالہ پلا دیا گیا
(۹۳ : ۲)

پھر نیکی تو بدي سے زیادہ سریع النفوذ ھے :

انما المومنون الذین اذا ذکر الله وجلت قلوبهم و اذا تلیت علیهـم آیاتــه زادتهم ایمانا (۸ : ۲) — اور سچے مومن وہ ھیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ھے تو انکے دل لرز اٹھتے ھیں - جب خدا کي آیتیں ان پر پڑھی جاتی ھیں تو اونکے ایمان کو اور بڑھا دیتی ھیں -

جو دل خود زخمی ھورھے ھیں' اونپر زخم کیوں لگاتے ھو ؟ روئی کا پھاھا بن جاؤ کہ زخم رسیدوں کو اسی کی ضرورت ھے -

لیکن دنیا بلکہ خود قانون فطرت اخلاق مستدہ کا [illegible] نہیں ھے - دنیا ایک بحر ظلمت خیز ھے جو خاموشی سے [illegible] نہیں تھا - اگر موتی کی طرح عزلت گزیني مقصود ھوتي تو ھم تمھیں ایک

و اموال ' اور اہل و عیال چھوڑکر حق کیلیے جہاد کرتی ہے ' جسکے بچے یتیم ہوجاتے ہیں ' جسکی عورتیں بیوہ ہوجاتی ہیں ' جسکا اثاث البیت برباد ہوجاتا ہے ' ضرور ہے کہ خدا تعالی دل تعاد و توازن کو قائم رکھے ' اور اسکا معارضہ غنیمت اور ملک یمین کی صورت میں انہیں دیدے - تم اسکو غلامی کہتے ہو ' ہم اسکو ایک قسم کی جبری تعلیم کا ذریعہ سمجھتے ہیں - انسان اگر خود اپنی خوشی سے نیک نہیں بنتا تو ہم اسے جبراً نیک بنائینگے - تم غلاموں سے چاؤشی و دربانی کا کام لیتے تھے ' ہم نے انسے خداے واحد کیلیے اذان دلوائی !

لیکن اسلام مادیات پر قانع نہیں ہوسکتا - اوسکو غذاے روحانی کا معاوضہ ملنا چاہیے - تم کہوگے کہ اس سے جنت مراد ہے ؟ بے شبہہ ہے مگر تمکو اس فضل الہی کے دیکھنے کا موقع کیونکر مل سکیگا ؟ اسلیے انعام روحانیت کے ساتھہ انعام محسوس بھی ہونا چاہیے اور وہ دنیا میں حق کی کامیابی کا ظہور ہے - جس قوم کا ہر فرد صداقت مجسم ہے ' جو دنیا میں صرف نیکی پھیلانے کیلیے آتا ہے ' اوسکی مجموعی قوت کبھی تھک نہیں سکتی - جس قوم کا ہر فرد آمر بالمعروف اور ناہی عن المنکر ہے ' جب وہ قوم باہم مل جلکر ایک جنبش کرتی ہے اور ایک چیز کی طرف لیجاتی ہے ' تو اسمیں ایک ایسی الہی طاقت پیدا ہوجاتی ہے جسے کوئی قوت مسخر نہیں کرسکتی - : ید الله علی الجماعة (الحدیث) اجماع امت اسی کا نام ہے نہ شرف کسی امت کو حاصل نہ ہوا ' کیونکہ کسی امت نے فرض احتساب کو کامل طور پر ادا نہیں کیا -

(ترتیب احتساب)

لیکن کسی محتسب کو صرف اتنے ہی پر قناعت نہ کرلینی چاہیے کہ ہر برائی پر کسیکا ہاتھہ پکڑلے ' یا زبان سے اوسکا انکار کردے ' یا دل سے برا سمجھہ لے - بلکہ احتساب ایک خاص ترتیب کا پابند ہے - اوسی ترتیب سے اس مقدس فرض کو ادا کرنا چاہیے - سب سے مقدم اپنے نفس کی اصلاح ہے کہ :

ان النفس لامارة بالسوء (۵۳ : ۱۲)
نفس برائی کا بہت بڑا حکم دینے والا ہے !

اسلیے جب خود اپنے دامن میں گرد لگی ہوئی ہے تو سب سے پہلے اسی کو جھاڑ لینا چاہیے ' ورنہ اس سے دوسروں کا گرد آلود چہرہ کیونکر پاک ہوسکے گا ؟ الله تعالے نے دوسرے موقع پر اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھہ فرمایا :

قد افلح من زکاها و قد خاب من دساها (۹۲ : ۹)
وہ کامیاب ہوا جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا اور وہ نامراد ہوا جس نے اپنی قوت خیر کو برباد کردیا !

نیز عام طور پر فرمایا :

یا ایها الذین آمنوا قوا انفسکم و اهلیکم نارا (۶ : ۲۲)
مسلمانو ں اپنے آپکو اور اپنے اہل و عیال کو عذاب آتش سے بچاؤ '

آنحضرت صلی الله علیه و سلم کو جب تبلیغ رسالت کا حکم دیا گیا تو الله تعالے نے اوسکی ترتیب یہ قرار دی :

یا ایها المدثر ! قم فانذر و ربك فکبر و ثیابك فطهر والرجز فاهجر (۳ : ۷۴)
اے چادر اوڑھہ کر سونے والے ! اوٹھہ پھر لوگوں کو ڈرا ' اپنے خدا کی تکبیر کہہ ' اپنے کپڑوں کو پاک کر ' اور بتوں سے دوری اختیار کر '

اصلاح نفس کے بعد آل ' اولاد ' اعزہ ' اور اقارب کا درجہ ہے :

وانذر عشیرتك الاقربین (۲۶ : ۲۱۴)
اپنے اقرباء و قبیلہ کے لوگوں کو گمراہی و ضلالت کے نتائج سے ڈراؤ !

ان مراتب کے بعد اپنی قوم ہے :

و هذا کتاب انزلناه مبارك مصدق الذي بین یدیه و لتنذر ام القری و من حولها - (۹۲ : ۶)
اور یہ قرآن کتاب الہی ہے جسے ہم نے نازل کیا ' وہ برکت دینے والی ہے اور ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے کی موجود ہیں - اور اے پیغمبر ہم نے قرآن اسلیے اتارا تاکہ تم مکہ کے اور اسکے اطراف کے لوگوں کو اعمال بد کے نتیجوں سے ڈراؤ اور دین حق کی دعوۃ دو !

قوم کے بعد تمام دنیا :

وما ارسلناك الا کافة للناس (۳۴ : ۲۸)
اور ہم نے تم کو نہیں بھیجا مگر تمام عالم انسانیہ کی نجات کیلیے -

وما ارسلناك الا رحمة للعالمین (۲۲ : ۱۰۷)
اور ہم نے اے پیغمبر تم کو تمام جہان کیلیے رحمت بنا کر بھیجا -

چنانچہ حضرۃ داعی اسلام علیه الصلوۃ و السلام نے اسی ترتیب سے احتساب حق شروع کیا اِسی اسوۂ حسنہ کے اندر سلسلۂ احتساب کی قدرتی ترتیب مضمر ہے -

(محتسب کی شخصیت)

احتساب کا اصلی طریقہ جو مقصد بہ کتاب و سنت ہے وہ یہی ہے ' لیکن ایک ایسا شخص بھی فرض کیا جاسکتا ہے جو خود معاصی میں منہمک ہے ' عزیز و اقارب کی اصلاح سے بے خبر ہے ' لیکن وہ پبلک اسٹیج پر آتا ہے ' اور تمام دنیا کو دعوت احتساب دیتا ہے - وہ پرکار کی طرح پہلے ایک نقطہ پر قدم نہیں رکھہ لیتا ' بلکہ ہوا میں معلق ہوکر پورے دائرے کے گرد گردش کرتا رہتا ہے - پھر کیا اوسکا یہ دعوی صحیح ہے ؟ کیا اوسکی دعوت قبول کرلینی چاہیے ؟

علما میں باہم اختلاف ہے - ایک گروہ نفی میں جواب دیتا ہے اور قرآن مجید اوسکی تائید کرتا ہے :

اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم
کیا تم لوگ دنیا کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو ؟

دلائل عقلی بھی اوسکا ساتھہ دیتے ہیں :

(۱) احتساب کا مقصد یہ ہے کہ غیروں کو مصالح کی طرف ہدایت کی جاے اور مفاسد سے بچایا جاے - یہ ایک احسان عظیم ہے جسکو محتسب دنیا پر کرنا چاہتا ہے ' لیکن اپنے اوپر احسان کرنا غیروں سے مقدم ہے -

(۲) اگر ایک شخص کسیکو ایک چیز سے منع کرتا ہے مگر خود اوسکا مرتکب ہوتا ہے ' تو اسکا اثر اولٹا پڑے گا - وہ سمجھیگا کہ باوجود اس علم کے جب وہ خود اس کام کو کررہا ہے ' تو اوسکے روک ٹوک اور منع کرنے کی کوئی اصل نہیں معلوم ہوتی - یقیناً وہ کام بیان کردہ مضرتیں نہیں رکھتا ' یا رکھتا ہے تو انکا ترک اسقدر ضروری نہیں کہ فوراً چھوڑ دیا جاے - اگر ایسا ہوتا تو معلم و ناصح سب سے پہلے چھوڑ دیتا - غرضکہ بچنے کی جگہ وہ اور بھی اس عمل کے کرنے کا حریص ہوجائیگا : الانسان حریص علی ما منع -

(۳) جو شخص وعظ کہتا ہے اوسکا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اثر پڑے ' لیکن جب وہ خود گناہوں میں ڈوبا ہے ' تو اثر کی جگہ اوسکے وعظ سے اور نفرت پیدا ہوگی -

(۴) اگر ایک فاسق فرض احتساب ادا کرسکتا ہے ' تو ہم فرض کرتے ہیں کہ وہ ایک عورت سے زنا کرتا ہے ' لیکن اوسی سے یہ بھی کہتا ہے کہ نا محرم کو منہہ دکھانا حرام ہے - اس سے بڑھکر اور کیا حماقت ہو سکتی ہے ؟

(۵) سب سے زیادہ یہ کہ فرض احتساب و دعوۃ الی الحق ایک الہی مقصد اور ایک ربانی عمل ہے اور اسکے انوار و برکات

اس سلسلے میں ایک امر اور بھی قابل ذکر ہے - اگرچه هیجان کے دماغ تک پہنچا دینے کے بعد عصب کا کام ختم ہوجاتا ہے ' مگر یه هیجان خود ختم نہیں ہوجاتا بلکه عضلات کي طرف بھي منتقل ہوسکتا ہے اور اس صورت میں متقلص (سکڑنے والے) عضلات میں ایک قسم کا جھٹکا پیدا ہوجاتا ہے -

(ایک عجیب تجربه)

یه صرف قیاس اور نظریه هي نہیں ہے بلکه علماء وظائف الاعضاء نے اس کا مشاهده کرا دیا ہے -

یه لوگ مینڈک کي سرین سے ایک عضله اسطرح کاٹ لیتے ہیں که جو اعصاب اسکے ساتھه کٹتے ہیں ' وہ عضله کے ساتھه ملے رہتے ہیں - پھر ان میں سے کسي ایک عصب کے ایک سرے پر برقی رو یا کسي دوسرے میکانیکي طریقه سے (یعنی آلات کے ذریعه سے) تحریک پیدا کرتے ہیں - اس تحریک کا هیجان فوراً ایک سرے سے دوڑ کے دوسرے سرے تک چلا جاتا ہے اور وہاں سے عضله میں منتقل ہوتا ہے - عضله میں تحریک ہوتے هي ایک جھٹکا سا لگتا ہے جو دیکھنے والے کو صاف نظر آجاتا ہے ا

شاید کسي کو یه خیال ہو که جب یه عضله اور عصب جسم سے قطع کرکے علحده کرلیے گئے تو وہ زنده نه رہے ہونگے ' اسلیے جو تجارب مقطوع عضلات و اعصاب پر کیے جاتے ہیں اُن پر ایک زنده جسم کی حالت کو قیاس کرنا صحیح نه ہوگا -

مگر ایسا خیال کرنا اصول علمی سے بے خبري کا نتیجه ہوگا - بعض دوائیں ایسي ہیں که اگر انکو کسي سیال شے میں حل کر دیا جائے اور اس محلول (Solution) میں کٹے ہوے اعضاء کو رکھا جائے تو وہ انکی کئی گھنٹے تک زنده رہسکتے ہیں - اور ڈاکٹر کارل کا تو یه بیان ہے که انکے پاس بعض بعض خلایا اس طرح کے صناعی محلول میں کئی کئي دن تک زنده رہے ہیں -

(روح نباتاتي کا ابتدائي منظر)

غالباً اب یه ذہن نشیں ہوگیا ہوگا که اعصاب کا وظیفه اصلی کیا ہے ؟

اس تفصیل سے ہمارا منشا اس نکته کو واضح کرنا تھا که نباتات میں اعصاب کے وجود کا جب دعوا کیا جاے تو اسکا یه مطلب نہیں قرار دینا چاهیے که درختوں میں بھی کوئی ایسي شے موجود ہے جو اپني ساخت اور مایهٔ خمیر میں بعینه حیواني عصب کے مانند ہے ' بلکه یوں سمجھنا چاهیے که درختوں میں بھي بعض ایسے ریشے موجود ہیں جو بعینه وهی کام کرتے ہیں جو جسم حیواني میں اعصاب کا کام ہے -

Mimosa (مموسا) ایک ذکي الحس اور سریع التاثیر درخت ہے جسے ٹھیٹ اردو میں چھوئی موئی کہنا چاهیے - اسکي ذکاوت حس کی یه حالت ہے که ہاتھه لگتے هي کسی شرمگیں و حیا سرشت دوشیزه لڑکي کي طرح اسکی پتیاں کمھلا کے جھک جاتي ہیں -

مموسا میں مس کرنے سے جو هیجان پیدا ہوتا ہے وہ بھي قریباً اسی طرح مس کرده مقام سے مرکز تک منتقل ہوتا ہے جسطرح که حیوانات کے مس کرده عضو سے دماغ تک پہنچتا ہے -

مثلاً آپنے ایک پتي کو چھوا - بمجرد لمس ایک قسم کا هیجان پیدا ہوگا جو کہربا کي سرعت کے ساتھه اس عضو تک پہنچ جائیگا جسکو عضو حرکت پذیر (Motile organ) کہتے ہیں - مموسا میں یه عضو پتیوں کے جوڑ کے پاس ہوتا ہے - اسي کے پاس پل وي نس (Pulvinus) نامي ایک عضو نباتاتي ہوتا ہے جسکي خاصیت یه ہے که هیجان کي حالت میں عضلات کي طرح اسمیں بھي تقلص و انقباض (کھنچنا اور سکڑنا) ہوتا ہے - جب هیجان اس عضو حرکت‌پذیر تک پہنچتا ہے ' تو اس سے منتقل ہوکے پل وي نس میں آتا ہے اور سمٹنے لگتا ہے - اسکے سمٹنے هي مینڈک کے عضلهٔ مقطوع کي طرح اسمیں بھي ایک جھٹکا لگتا ہے - یہی جھٹکا ہے جو دفعتاً پتیوں کے کمھلا کے گرجانے کي شکل میں تم کو نظر آتا ہے -

ہم اوپر بیان کر آئے ہیں که حیوانات میں نقل هیجان کا اصلي ذریعه وہ ریشے یا خیوط ہیں جن سے اعصاب مرکب ہوتے ہیں - نباتات میں بھي ایک قسم کے ریشے ہوتے ہیں جنکو انگریزي میں (Tissue) اور عربي میں نسیج کہتے ہیں - یہي ریشے ہیں جو هیجان کو منتقل کرتے ہیں - مموسا میں یه ریشے تنے یا شاخ میں ہوتے ہیں اور اسطرح چسپاں ہوتے ہیں که بمشکل علحده ہوسکتے ہیں - البته فرن (Fern) میں نہایت آسانی سے علحده ہوجاتے ہیں -
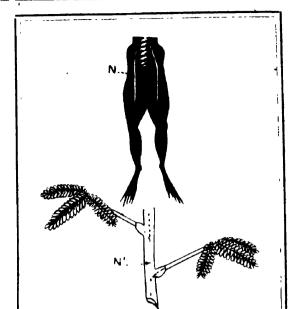
(۱) مینڈک کا کٹا ہوا حصهٔ جسم جسکے تجربه کا ذکر مضمون میں آیا ہے - اور مموسا کے درخت کے عضلات -

اوپر مینڈک کا زیریں حصهٔ مقطوع ہے - اسمیں جو خطوط نظر آتے ہیں یہی عضلات ہیں جو هیجان اور تنبه کو دماغ تک پہنچاتے ہیں - انکي شناخت کیلیے انگریزي کا حرف N بنا دیا گیا ہے -

اسکے نیچے مموسا کي شاخ ہے - شاخ کے اندر خطوط دکھلائے ہیں - یہي خطوط بمنزلهٔ عضلات کے ہیں جو ہر اثر و هیجان کو پل وي نس تک پہنچا دیتے ہیں (دیکھو N) - اس تصویر میں یه دونوں چیزیں سکون کی حالت میں دکھلائي ہیں -

(۲) لیکن نیچے کي تصویر هیجان اور تنبه کي حالت کو پیش نظر کرتي ہے - مینڈک کا وهي مقطوع حصه هیجان اور اهتزاز کي حالت میں ہے - اسي طرح مموسا کي پتیاں بھي سکڑ کے جھک گئی ہیں - دونوں کے اندر خطوط انکے نسج و عضلات ہیں -
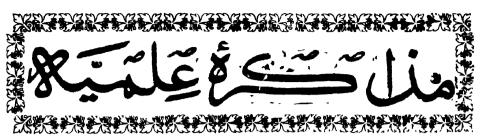
تنگ حجرہ بناے ' لیکن تم تو حباب کی طرح سطح دریا پر تیرنا چاهتے هو ' اسلیے موج کے تھپیڑے ناگزیر هیں - تم برق کي رو کي طرح تمام کارخانۂ دنیا میں حرکت پیدا کرنا چاهتے هو ' اسلیے تصادم ' مقاومت ' کڑک ' چمک سے دو چار هونا هي پڑیگا - تم نرمي کے ساتھہ بولوگے - جواب سخت دیا جائیگا - تم جھکوگے - تمهارے سامنے سر اوٹھایا جائیگا - ایسی حالت میں کیا تم کو بھي تن جانا چاهیے ؟

اسکا جواب حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو دیدیا ہے :

و امر بالمعروف و انـه عن المنکر و اصبر علی ما اصابک - ان ذلـک من عزم الامور -	نیکی کا حکم دے - بدي سے روک ' اور جو دکھہ تجھکو پہونچیں اونپر صبر کر - یہ تو بڑے کٹھن کام هیں -

چنانچہ خود حضرۂ داعي اسلام علیہ السلام کو بھی فرائض رسالت کي تعلیم کے بعد حکم دیا گیا :

و لربک فاصبر (۷۴ : ۷)	اپنے خدا کیلیے صبر کر -

دوسری جگہ فرمایا :

فاصبر کما صبر اولو العزم من الرسل (۴۶ : ۳۵)	صبر کر ' جس طرح کہ تجھہ سے پہلے تمام اولوالعزم رسول کرتے آئے هیں !

پس احتساب کیلیے علم ' رفق ' صبر ' حلم ' وقار کی اشد ضرورت ہے -

(احتساب هر حال میں چاهیے)

لیکن اگر تم علم نہیں رکھتے ' اگر تم نرمی اختیار نہیں کرسکتے ' اگر تم میں حلم و صبر نہیں ہے تو کیا فرض احتساب یتیم هوکر دنیا میں کس مپرس هوجائیگا ؟ یہ سچ ہے کہ علم ایک جوهر ہے ' رفق ایک زیور ہے ' صبر ایک کوہ الماس ہے ' لیکن حسن کبھی کبھي بغیر زیور کے بھي دنیا کے سامنے نمایاں هوتا ہے - اسلیے تمکو خدع نفس میں مبتلا نہ هونا چاهیے - بلاشبہ یہ اوصاف پیدا کرو ' لیکن ان کے بغیر بھي خدا کا کام جاري رکھا جاسکتا ہے -

برائی هر حال میں برائي ہے ' نیکی هر حال میں نیکی ہے - اسلیے ایک کا مٹانا اور ایک کو قائم رکھنا هر حال میں فرض ہے - کارخانۂ احتساب کبھی معطل نہیں رہ سکتا -

غور کرو ' تین صورتیں تمهارے سامنے هیں :

(۱) عدم احتساب کا ضرر کبھي ان اوصاف کے فقدان کے ضرر سے زیادہ هوگا ' جو شرائط ضروریہ احتساب هیں -

(۲) کبھي برابر -

(۳) کبھي کم -

پہلي دونوں صورتیں زیادہ عام و متداول هیں ' اسلیے با وجود ان اوصاف کے هونے کے احتساب کا کام جاري رکھنا چاهیے - البتہ تیسري صورت میں زبان حق گو اور دست عمل خواہ کو روک لینا چاهیے - پھر بھي دل کي حرکت لازمي ہے ' اور ایمان کا یا بالفاظ دیگر حیات روحی کا آخري درجہ یہي ہے -

اب تمکو معلوم هوگیا هوگا کہ کفر خاموش ہے مگر ایمان غلغلہ انداز - باطل ساکت ہے ' مگر حق شور انگیز - ضلالت جمود میں ہے مگر هدایت حرکت کا نام ہے - حرکت هی میں برکت ہے اسلیے ایک مسلمان کبھي خاموش اور ساکن نہیں رہ سکتا :

قال النبي (صلعم) اصدق الاسماء حارث و همام -	آپ نے فرمایا : سچا نام حارث (کمي کرنے والا) اور همام (قصد کرنے والا ہے)

علم النباتات کا ایک جدیـد صفحـہ

روح نباتات اور احساس

(مسٹـر بـوس کا اکـتشاف جـدیـد)

هم نے گذشتہ سے پیوستہ اشاعت میں پروفیسر جے - سي - بوس کي تقریب کرتے هوے وعدہ کیا تھا کہ هم انکی اکتشافات و تحقیقات کو اردو زبان کے حلقۂ علمي تـک پہنچانے کي کوشش کرینگے - آج اس سلسلۂ مضمون کی طرف متوجہ هوتے هیں :

تم بارها باغ گئے هوگے ' گھانس کے مخملین فرش پر آزادانہ بیٹھے هوگے ' چمن کی سرخ روشوں پر گلگشت تفرج کي هوگي ' پھولوں سے دامن بھر بھر کے لطف گلداري اٹھایا هو گا ' لیکن اس چمن طرازي و گلستان فرمائي میں یہ خیال شاید کبھی نہ آیا هوگا کہ هم جس وجود پر اپني عشرت جوییوں کی لا ابالانہ مشقیں کررہے هیں ' خود اسپر کیا گزرهي ہے ؟

مگر آج علم کچھہ اور کہتا ہے !

کیا نباتات میں بھی احساس ہے اور کیا اسکے پاس بھي وسائل حس یعنی اعصاب هیں ؟

(وظـائف عصبـیہ)

اسکے جواب سے پہلے هم یہ بتادینا چاهتے هیں کہ اعصاب کا وظیفۂ اصلی کیا ہے ؟

عصب کا اصلی کام یہ ہے کہ هر هیجان excitement جو اسکے کسي حصے میں پیدا هو ' اسے وہ جسم کے دوسرے حصے تک پہنچادے -

اعصاب نہایت چھوٹے چھوٹے ریشوں سے مرکب هیں جنکو انگریزي میں Fiber اور عربي میں خیط کہتے هیں - خیوط اسکي جمع ہے - جب جسم کے کسي حصے میں هیجان پیدا هوتا ہے تو اسکے معنے یہ هیں کہ اس مقام کے خیوط میں ایک حرکت پیدا هوگئي ہے - یہي حرکت برقی رو کی طرح آگے دوڑتی ہے ' اور جسطرح کہ برقی تار کے ایک سرے کي حرکت بسرعت تمام دوسرے سرے تـک آجاتی ہے ' اسیطرح هر ریشہ اپنے بعد کے ریشے کو حرکت دیتا هوا چلا جاتا ہے - یہاں تـک کہ یہ حرکت مرکز اعصاب یعنی دماغ تـک پہنچ جاتی ہے - ان تمام سلسلوں کا منبع اور مخزن تاثرات دماغ ہے - اقلیم جسم پر اسکي سلطنت انھیں اعصاب کي بدولت قائم ہے !

مثلاً تم نے گلاب کا ایک پھول دیکھا - اب سونچو کہ کیونکر دیکھا اور اسمیں کون سے فزیالوجیکل (وظائف الاعضای) اعمال انجام پائے ؟

جب تم نے آنکھیں کھولیں تو شعاعیں شبکیہ (۱) پر پڑیں اور ان شعاعوں کی وجہ سے شبکیہ میں ایک هیجان سا پیدا هوا - اسکے بعد اعصاب کا فعل شروع هوا - اعصاب بصارۃ نے اس حرکت کو لے لیا ' اور بطریق مذکورۂ بالا دماغ تک پہنچا دیا -

---

(۱) یہ آنکھہ کا ایک پردہ ہے جسمیں نہایت باریک باریک رنگونکا جال هوتا ہے - یہی وہ پردہ ہے جو شے مرئي کا عکس قبول کرتا ہے - انگریزي میں اسے Retina کہتے هیں -

مدارس اسلامیه

باز گو از نجـد و از یاران نجـد !

نـــدوه کا جـدیـد دستـور العمـــل

آندهیاں چل چکیں، گرد اُڑ چکی، فضا غبار آلود ہوکر صاف ہوگئی، دروغ بیانی، اتہامات، انتقامی جذبات کا زمانہ گذر چکا - اب وقت آگیا ہے کہ قوم اس اصلی راز تک پہنچ سکے کہ ندوہ کیا کر رہا ہے، اور قبول اصلاح کی آمادگی جو اسنے ظاہر کی ہے، وہ کہاں تک واقعی ہے؟ اصلاحی مطالبات میں سے کارکن اشخاص نے صرف دستور العمل کی ترمیم منظور کی ہے اور جدید دستور العمل طیار کرکے شائع کردیا ہے - اسلیے ہم مختلف پہلوؤں سے اسپر نظر ڈالتے ہیں - ندوہ کے مفاسد ہم بیان کرچکے ہیں پس اصلاح کا وہی قدم صحیح ہوگا جو اُن دونوں قسموں کے مفاسد کو دور کرے -

سب سے پہلا امر یہ ہے کہ دستور العمل کے شروع میں کوئی تمہید نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ ترمیم کی کیا ضرورت تھی اور نمایاں طور پر ان خاص امور کی شکایت تھی جن کو جدید دستور العمل میں رفع کردیا گیا ہے؟ اس سے بڑھکر یہ کہ دستور العمل میں لکھا ہے کہ قدیم دستور العمل جہاں تک کہ اس دستور العمل کے خلاف نہ ہو، قائم رہیگا - مگر اس دستور العمل کے ساتھہ قدیم دستور العمل شائع نہیں کیا گیا ہے، [illegible] عام پبلک اور اخبارات وغیرہ کو معلوم نہیں ہوسکتا کہ [illegible] قواعد کے ساتھہ اور کیا کیا قواعد ہیں، اور وہ کہاں تک صحیح [illegible] غلط ہیں؟

اسی ابہام اور عدم انکشاف حالت کا اثر یہ ہے کہ دستور العمل کو شائع ہوئے ہفتوں گذر گئے، لیکن کوئی اخبار اسپر کچھہ نہ لکھہ سکا - کسی کو اتنی فرصت کہاں ہے کہ تمام دستور العمل جمع کرے، قدیم اور جدید کا موازنہ کرے، اور پھر انتقاد اور جرح و تعدیل کرے؟

(۱)

لیکن پیشتر اسکے کہ ترمیم شدہ دستور العمل پر بحث کی جاے، اس سوال پر غور کرنا چاہیے کہ موجودہ کمیٹی ندوہ قاعدہ کی رو سے کوئی با ضابطہ کمیٹی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہے تو وہ خود قائم رہکر ترمیم و تغیر کی مختار ہے یا نہیں؟

جدید دستور العمل میں قواعد کی دفعہ اول یہ ہے کہ " قواعد و ضوابط ہذا کا نفاذ اس تاریخ سے ہوگا جب کہ جب ارکان انتظامی موجودہ ندوة العلماء اسکو مجلس انتظامی سے منظور کریں "

لیکن اصلاحی گروہ کا سب سے پہلا مطالبہ یہ ہے کہ دستور العمل قاعدہ کی رو سے موجودہ ارکان انتظامی، ارکان انتظامی ہی نہیں ہیں - اور ندوہ کی کوئی جائز منیجنگ کمیٹی موجود ہی نہیں ہے -

اس بنا پر سب سے پہلے یہی مسئلہ طے ہونا چاہیے - کیونکہ دستور العمل کی دیگر دفعات تمامتر اسی ایک مسئلہ پر مبنی ہیں -

ندوہ کا سب سے پہلا دستور العمل تقریباً ۶ - ۷ برس تک نافذ رہا پھر منسوخ کرکے نیا دستور العمل مرتب کیا گیا جو اسوقت تک جاری ہے - ان دستور العملوں میں ندوہ کی انتظامی کمیٹی کی ترکیب یہ ہے کہ اسکے ممبر صرف دو برس کے لیے منتخب ہوتے ہیں - ان کی مدت کے انقضاء کے بعد جدید انتخاب ہوتا ہے - ممبروں کی تعداد دونو دستور العملوں کی رو سے ۳۵ یا ۳۶ تھی -

لیکن ندوہ کی جدید عمارت کا جب سنگ بنیاد رکھا گیا تو ایک جلسہ خاص کیا گیا، اور اس میں دفعہ دستور العمل میں یہ ترمیم کردی گئی کہ ممبروں کی تعداد ۳۶ سے بڑھاکر ۵۱ کردی جاے، اور پھر اسی جلسہ میں فوراً ۱۵ ممبر انتخاب بھی کرلیے گئے - یہ کارروائی بغیر اسکے کی گئی کہ کوئی ایجنڈا شائع کیا جاتا اور باہر کے ارکان سے راے طلب کی جاتی - چونکہ یہ کارروائی تمامتر خلاف ضابطہ تھی اسلیے یہ جدید ممبر بالکل خلاف ضابطہ ہیں اور حقیقت میں ان کا کوئی قانونی وجود نہیں ہے - لیکن اسوقت سے اب تک یہ زاید شدہ تعداد موجود ہے، اور کثرت آرا کے بنا پر جسقدر فیصلے ہوے ہیں، ان میں زیادہ تر، انہی کی تعداد نے کام دیا ہے - یہ بے ضابطگی کا پہلا اساس الامور ہے -

لیکن خیر اسکو بھی جانے دیجیے - اس سے آگے بڑھجانے کے بعد بھی ندوہ کی کوئی جائز منیجنگ کمیٹی نہیں ملتی -

* * *

دستور العمل کی رو سے ارکان انتظامی کا انتخاب جلسہ خاص کا کام ہے (دیکھو دفعہ ۳۲) جلسہ خاص میں ارکان کا نصاب ۱۵ رکھا گیا ہے - ارکان انتظامیہ کا پچھلا انتخاب جو جولائی سنہ ۱۹۱۳ع میں ہوا، وہ بھی بالکل بے ضابطہ تھا، اور ندوہ کی کمیٹی بالکل شکست ہوچکی تھی -

تفصیل اسکی یہ ہے کہ جولائی سنہ ۱۹۱ ع سے دو مہینے پہلے ۴۲ ارکان انتظامیہ کی مدت ممبری گذر چکی تھی اور وہ ممبری سے خارج ہوچکے تھے - پس اُن کو ووٹ دینے کا کوئی حق نہ تھا - صرف ۹ ممبر باقی رہ گئے تھے جو ووٹ دینے کے مجاز تھے - لیکن چونکہ دستور العمل دفعہ ۳۳ کی رو سے جلسہ خاص میں ۱۵ ارکان کی موجودگی ضرور ہے - اسلیے یہ جلسۂ خاص قانوناً بالکل بے ضابطہ اور بے اثر تھا -

اگر یہ کہا جاے کہ جلسہ خاص میں جو ارکان مشروط ہیں اس سے ارکان عام مراد ہیں تو انکے لیے بھی حسب دفعہ ۵ دستور العمل یہ ضرور ہے کہ جلسہ انتظامیہ نے اُن کا انتخاب کیا ہو، لیکن ارکان عام کا انتخاب کسی جلسہ انتظامیہ میں نہیں ہوا -

غرض جولائی سنہ ۱۹۱۳ع سے پہلے ندوہ کی کمیٹی کے صرف ۹ ممبر باقی رہ گئے تھے اور وہ جلسہ خاص کرنے کے مجاز نہ تھے (کیونکہ اسکے لیے ۱۵ کی تعداد درکار ہے) ایک سال کے گذرنے پر ان میں سے بھی کئی کی مدت ممبری ختم ہوگئی، اور اب قاعدہ کی رو سے یہ تعداد ۷ سے بھی کم ہے -

اسلیے ندوہ کا کوئی جلسہ منعقد نہیں ہوسکتا کیونکہ جلسہ خاص جو جدید ممبر انتخاب کرسکتا ہے، اسکے لیے ۱۵ ارکان کی تعداد ضروری ہے، اور مجلس انتظامی کیلیے بھی کم از کم ۷ - لازمی ہیں، لیکن اس وقت با قاعدہ ممبروں کی تعداد ۸ - بھی کم ہے -

پس دنیا کو تعجب اور حیرت سے سننا چاہیے کہ قانوناً ندوہ کا اس وقت وجود ہی نہیں ہے، محض ایک بے قاعدہ اجتماع ہے جو ندوہ کو چلا رہا ہے - اسلیے سب سے پہلا کام یہ ہونا چاہیے کہ ندوہ کا ممبروں کا انتخاب بالکل نئے سرے سے عمل میں آے اور از سر نو اسکا نظام درست ہو - جب تک یہ مرحلہ طے نہوگا، اُس وقت تک ندوہ کی تمام کارروائیاں حتی کہ اصلاح دستور العمل بھی محض بے قاعدہ اور بے معنی ہونگی - اگر یہ بیان صحیح نہیں ہے تو ارکان ندوہ کو اس کی تصحیح کر دینی چاہیے -

مکتـــوب استــــانـــهٔ علیــــهٔ

سالنامـهٔ جمعیـهٔ هـلال احمـر قسطنطنیه
اور
ارسیـالیـات مـالیـهٔ هنـــد

جنرل سکریٹری هلال احمر قسطنطنیه کا مراسله

بخدمت ادیب اریب و فاضل لبیب مولانا ابو الکلام آزاد متعنا الله ببقاه -

پس از ستایش آن فاضل محترم عرض می شود که نامهٔ نامی مورخهٔ ۱۱ - جون رسیده - مطالعه شد - از مضمون مکتوب آگاهی حاصل گشت - چندی است که در مطبوعات هندوستان پارهٔ مقالات و بیاناتی دیده می شود که جمله متعلق مناقشات اعانهٔ - جدیدهٔ - هلال احمر میباشد - می توان گفت که تمام این قیل و قالها را وقع و صحتی درکار نیست - چه که سالنامهٔ هلال احمر که موجب این همه گفتگوها گشته ' عبارت از راپورت هائی است که دو سال قبل طبع و انتشار یافته ' و هنوز اسمای خیلی از اعانه دهندگان در آن کتب درج و اشاعه نیافته است که در سالنامهٔ آیندهٔ متعلقهٔ سالهای ۱۳۲۹ و ۱۳۳۰ دیده و خوانده خواهد شد -

دیگر آنکه مبالغی که در سالنامه محرر و مندرج است ' عبارت از مبالغی میباشد که از راه راست بدون توسط و مداخلهٔ کسی و مبلغی ' یکسره بدارهٔ مرکز عمومی جمعیت هلال احمر قسطنطنیه واصل و اخذ و قبض گردیده - دریں شکی نیست که بسیاری مبالغ دیگر نیز که بواسطهٔ اشخاص و منابع متعدده فرستاده شده است هنوز داخل سالنامهٔ مذکوره نگردیده است - نکتهٔ دیگر اینست که مبالغی بدون اینکه بنام هلال احمر از طرف اعانت دهنده و فرستنده دیر شود ' بنام صدارت عظمی رسیده ' و ایشان آن مبلغ را طوری که صلاح دیده اند برای صرف مجروحین و غزاة رأساً بوزارت جنگ تسلیم و تسیر فرموده اند که در دفتر خانهٔ وزارت مذکوره مضبوط و مقید نمایند ' و بجاے لازم خود خرج و مصروف رسیده است -

پس چنان مناسب است که مطبوعات محلیهٔ هند تا هنگام انتشار سالنامهٔ آینده دم از مناقشات و مجادلات و بدگوئی و اتهام همدیگر بربسته ' مترصد و منتظر استقبال باشند - آنگاه سلیم از سقیم و غث از سمین معلوم و آشکار خواهد گشت -

در ختام این نامه از گفتن چند جمله ناگزیر هستیم که آن این است : برادران محترم ما مسلمانان هندوستان یقین کنند و مطمئن باشند که تمام مبالغ مرسوله که بنام اعانهٔ هلال احمر فرستاده اند - خود شان کاملاً بامر جمعیت انسانیت پرور رسیده و یک فلس آن حیف یا حذف نشده ' و تماماً صرف غازیان و مجروحان در ابتداء جنگ شده - و ازین رو ملت نجیبهٔ عثمانیه و دولت علیه از همهٔ مدد کنندگان کمال منت و شکرگذاری را داشته و هیچ وقت نیکی و خوبیهاے آن برادران نیکنام را فراموش نخواهند نمود -

بدین وسیلهٔ حسنه تقدیم احترامات فائقه نموده موفقیت جنابعالی را در کافهٔ امور خواهانم - والسلام

کاتب عمومی هلال احمر عثمانی در قسطنطنیه :
دوکتور عدنان

(ترجمــه)

گذارش ہے که آپکا خط مورخه ۱۱ - جون پہونچا اور مطالب مندرجه سے آگاهي هوئی -

کچهه عرصے سے هندوستان کے اخبارات میں چند ایسے بیانات و مضامین دیکھے جاتے هیں جو تمام تر چندهٔ هلال احمر کے جهگڑوں کے متعلق هیں - لیکن اس تمام قیل و قال میں کسي طرحکی واقعیت و صحت نہیں ہے - اسلیے که هلال احمر قسطنطنیه کی رپورٹ جو ان مناقشات کا موجب هوئی ہے ' اب سے دو سال قبل طبع هوئی ' اور بہت سے روپیه بهیجنے والوں کے نام اسمیں درج نه هوسکے - وہ ۱۳۲۹ اور ۱۳۳۰ کی رپورٹ میں درج هونگے جو شائع هونے والي ہے -

دوسري بات یه ہے که رپورٹ میں جو رقمیں درج کي گئی هیں ' وہ صرف وهي رقوم هیں جو براہ راست و بغیر توسط ' اور بلا کسي درمیاني شخص کے وسیله اور کسي دفتر کے دخل کے ' یکسر دفتر انجمن هـلال احمر قسطنطنیه میں پہنچیں اور وصول کی گئیں - اسمیں شک نہیں که انکے علاوہ اور بهی بہت سا روپیه دیگر اشخاص اور دفاتر کے واسطه سے بهیجا گیا ہے که هنوز رپورٹ میں درج نہیں کیا گیا ہے - ایسا بهی هوا ہے که بعض رقوم انجمن هلال احمر کی جگه وزیر اعظم کے نام بهیجی گئیں اور انهوں نے جس طرح مناسب سمجها مجروحین جنگ کی اعانت کیلیے براہ راست وزارت جنگ کے سپرد کردیا اور حکم دیا که دفتر وزارت میں درج کیا جاے ' اور وہ بهی اپنے مقصد خاص میں یعنی مجروحین جنگ کی اعانت میں خرچ و صرف کیا گیا -

پس مناسب ہے که هندوستان کے اخبارات اپنے جهگڑوں کو اور باهمدگر طعن و قدح کو اور اتهام و بدگوئی کے سلسلے کو دوسري رپورٹ کی اشاعت تک بند کردیں اور اسکي اشاعت کا انتظار کریں - اس وقت حقیقت ظاهر هوجائیگی اور کهرے کهوٹے میں تمیز کی جا سکیگی -

خط کے خاتمه میں چند جملے زر اعانه کے خرچ و تصرف کی نسبت کہدینا ضروري سمجهتا هوں - همارے محترم بهائی یعنی مسلمانان هند یقین کریں اور مطمئن رهیں که تمام روپیه جو انهوں نے هلال احمر فنڈ کیلیے بهیجا ہے ' وہ سب کا سب انجمن کو وصول هوچکا ہے اور ایک پیسه بهی اس میں سے ضائع یا ندر خیانت نہیں هوا - اور تمام کو صرف غازیان مجروح کی تیمار و اعانت میں خرچ کیا گیا - ملت عثمانیه اور نیز دولہ علیه تمام مدد کرنے والوں اور زر اعانت بهیجنے والوں کی کمال درجه ممنون و شکرگذار ہے اور کبهی بهی هندوستان کے نیک نام بهائیوں کی اس سچی نیکی اور حمیت کو فراموش نہیں کرسکتی -

اس تقریب مراسله کے موقعه پر احترامات فائقه کا تحفه پیش کرتے هوے ' جناب عالی کے تمام امور و مقاصد کی کامیابی کی دعا مانگتا هوں - والسـلام -

جنرل سکریٹري انجمن هلال احمر قسطنطنیه :
ڈاکٹـر عدنـــان

" یہ لوگ تھے جنھیں بھرتی کرکے یونان کے مقابلہ کے لیے جنوب کی طرف بھیجنا تھا " !

" اسکا یہ قدرتی نتیجہ نکلا کہ تمام وقت ' روپیہ ' اور محنت ان پر صرف ہوگئی ' اور البانیا کے دوسرے حصوں میں بانئے عمل لنگڑا نے لگا "

" مصیبت بالائے مصیبت ' ویلونا پر بعض ترکی افسروں کا حملہ ' ترانا اور البیسن میں اندیشہ ناک اجتماع افواج ' اسد پاشا کی مشکلات ' اور سب سے آخر مگر سب سے بڑھکر موجودہ بغاوت ! "

اس اعدادی تمہید کے بعد انھوں نے ڈچ مشن کی مشکلات اور نا مقدور ناکامی کی داستان چھیڑی اور بتلایا کہ انکا سارا وقت دسائس کی برھمزنی ' اشخاص کے انتخاب ' انکی تربیت ' اور انھیں مرکزی وابستگی و اتحاد کے رنگ میں رنگ دینے میں صرف ہوتا رہا - ان کوششوں کے نتائج کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے
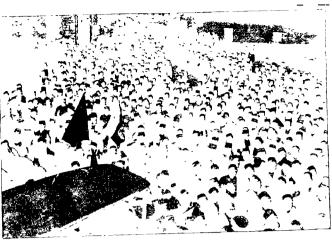
دوروہ میں اہل البانیا کا اجتماع اور " یا مسلمان حکمراں یا دوبارہ ترکونکی حکومت " کا نعرہ ! !

کہا کہ جب تک ہمارے تمام افسر ' جو اسوقت اطراف و جوانب میں پراگندہ ہیں ' کسی ایک مرکز پر مجتمع نہ ہو جائیں ' اسوقت تک ہمیں یہ نہیں نظر آسکتا کہ کتنی ترقی ہوچکی ہے ؟

بین القومی قبضہ کیا ہوگا ؟

جنرل موصوف نے کہا کہ یہ ایک بہت بڑا مشکل مسئلہ ہے - یقیناً بعض ماہرین سیاست کا خیال ہے کہ یہی آخری حل ہے ' مگر چونکہ یہ ایک خالص سیاسی سوال ہے اسلیے جواب دینا میرا کام نہیں -

جب اسد پاشا کے متعلق پوچھا گیا ' تو پہلے تو انھوں نے نہایت احتیاط اور احساس مسئولیت کے ساتھہ کہا کہ " صاف دلائل ملنا مشکل تھے " لیکن اسکے بعد کچھہ کچھہ احتیاط کی بندشیں ڈھیلی کردیں ' اور ایک قیاس مرکب غیر مامون پر بیٹھکے وہاں پہنچگئے جہاں آج تمام یورپ مصروف گلگشت ہے "

قطب جنوبی

غالباً یاد ہوگا کہ ہم نے الہلال (جلد چہارم) میں سر ارنسٹ شیکلٹن کی سرگردگی میں ایک نئی مہم کے جانے کی اطلاع دی تھی ' جو قطب جنوبی کے مسئلہ کو انتہا تک پہنچا دینے کی کوشش کریگی -

حال میں سر شیکلٹن تجربہ کے طور پانچ آدمیوں کے ہمراہ ناروے کی طرف گئے - اس مختصر اور آزمایشی سفر سے وہ حال ہی میں واپس آئے ہیں - خود شیکلٹن اور انکے رفقاء کے چہروں پر سفر کے جو آثار نظر آئے ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ اثناء سفر میں انھیں کیسے کیسے مصائب و شدائد کا مقابلہ کرنا پڑا ہے ؟

ایک اخبار کا نامہ نگار ان سے ملنے گیا تھا - اس نے جب سفر کے حالات و نتائج کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے کہا :

" میں اپنے تجربہ کے نتائج سے خوش ہوں - قطب جنوبی کے متعلق یہ پہلا کام ہے جو ان حالات میں کیا گیا ہے - ہمارے امتحان نے یہ واضح کردیا ہے کہ ہماری تیاریوں کا رخ صحیح ہے - ہم اپنی کمزوریوں کو معلوم کرنے گئے تھے جو ہمیں معلوم ہوگئیں ' اور اب ہم انکا انسداد کردینگے - ہمارے ساز و سامان میں موٹرکار اور خیمے دو سب سے زیادہ کامیاب چیزیں ثابت ہوئی ہیں - یہ دونوں چیزیں آیندہ تجارب میں اور زیادہ کامیاب ثابت ہونگی -

سر شیکلٹن

" در اصل ہم نے تمام وصلوں میں کام کیا ' اور جہاں تک ممکن ہوا بحر انطراطیک کے سخت و خطرناک حالات میں کیا !

منجملہ شدید واقعات کے ایک یہ واقعہ قابل ذکر ہے کہ ایک بہت ہی ڈھالو اتار پر سے گزرتے وقت موٹر سیلج (موٹر کی طاقت سے برف پر چلنے والی گاڑی) الٹ گئی - مگر غنیمت ہے کہ کسی شخص کو نقصان نہیں پہنچا - سطح کی حالت نے جہاں جہاں اجازت دی ہماری جماعت نے گاڑیاں خوب کھینچیں ' مگر عموماً یہاں کی سطح انطراطیک کی سطح سے زیادہ نرم ہے - جو سطحیں اسوقت تک تجربے میں آچکی ہیں ' ان میں سب سے بہتر متوسط درجہ کی انطراطیکی سطح کو سمجھنا چاہیے -

غذا تھیلوں کے بدلے ٹین کے بکسوں میں رکھی گئی تھی جو ان تھیلوں سے زیادہ ہلکے اور ہاتھہ میں رکھنے کے قابل تھے - لوگوں کو کھانا تین وقت یعنی صبح ' دوپہر ' اور شام کو ملتا تھا - پینے کے لیے صرف چاے یا دودھ تھا "

سر شیکلٹن کا یہ سفر محض ایک آزمایشی سفر تھا - وہ چاہتے تھے کہ نئے سامانوں کا تجربہ کر دیکھیں کہ ان سے کس قدر مدد ملتی ہے - اب تک اس سفر میں برفستانی کتوں کی گاڑیوں سے کام لیا جاتا تھا مگر اس آزمایش نے ثابت کر دیا ہے کہ موٹرکار سے اس

مسئلۂ البانیا

جنرل دي ویر کا بیان

یورپ کو دوسري قوموں کي ملي عصبیت کی مذمت و هجو کرتے کرتے اب خود اپنے تعصب و تنگ دلي سے بھی شرم آنے لگی هے - اگرچه تعصب اسکے رگ و پے میں جاري و ساري هے ' مگر جب کبھی اسکے منظر عام پر آنے کا موقع پیش آتا هے تو وه همیشه اسکے چہرہ پر فریب و خدع کا نقاب ڈالکر آتا هے -

البانیا کا اسلامي حکومت سے محروم هونا یورپ کے مسیحي تعصب اور دیرینه سازش کا نتیجه هے ' تاهم یورپ نے اسکي وجه یه بیان کی که اولاً تو اصولاً هر قوم کو اپنے اوپر خود حکومت کرني چاهیے - ثانیاً چونکه ترک یہاں امن و نظام قائم نہیں کرسکتے - اسلیے یه سرزمین همیشه کشت و خون اور جنگ و جدل کے عذاب میں گرفتار رهتی هے - پس ترکوں کو نکالدینا چاهیے -

وجه اول کہاں تک صحیح هے ؟ اسکا اندازہ شہزادہ ویڈ کے جبریه تقرر ' پھر فرار ' اهل البانیا کے خروج ' اور یورپ کے نامرادانه تغافل و سکوت سے هوگیا هوگا - اور دوسرے سبب کا اندازہ جنرل دي ویر کے بیان سے هوسکتا هے جو البانیا کی ڈچ جندرمه کے افسر اعلی هیں -

وه آجکل اپنے وطن واپس آئے هوے هیں - یه حالات انہوں نے هوالینڈ دي گزیٹ کے مراسله نگار سے بیان کیے هیں -

انہوں نے کہا که " البانیا کی سرزمین سازشوں اور چالاکیوں کي سرزمین هے - وهاں هر قبیله اپنے همسایه قبیله کے اور هر معزز آدمي اپنے معزز همسایه کے خلاف سازش میں شب و روز مشغول رهتا هے - جس شے سے پراگنده حالي بد سے بدتر هوگئي هے ' وه یه هے که خارجي نفوذ و اثر باهم بر سر کشاکش هیں - سچ یه هے که جس شخص نے البانیا بچشم خود نہیں دیکھا هے اسکے لیے یه اندازہ کرنا که یه سازشیں کسقدر غیر متناهي هیں اور ان سے حکمراں جماعت کے فرائض میں کس درجه اشکال و دقت پیدا هوتی هے ؟ محال نہیں تو محال سے دوسرے درجه پر ضرور هے "

اسکے بعد جنرل موصوف نے بتلایا که جب وه البانیا پہنچے هیں تو وهاں کے مناسب حال جندرمه (جنگی پولیس) کی ترتیب کے لیے کس طرح انہوں نے اس وسیع ملک کا ایک طویل دورہ کیا ؟ اور کیا کیا حالات پیش آے ؟ اسکے بعد انہوں نے کہا :

" لیکن همارے دورہ سے واپس آتے هی بین القومي کمیشن کے قبضے نے همیں مجبور کیا که هم فوراً ایک طاقت تیار کردیں جو یونان سے ان مقامات کو خالي کرائے جن پر وه اسوقت قابض تھا -

یه همارے مشکلات کا آغاز تھا - اب ذرا سونچیے که یه لوگ کس قسم کے هیں ؟ کامل فوضویت (انارکي) کے علاوہ کسي دوسري حالت سے نا آشنائے محض هیں - " وطنیت " " ارض پدري " ان الفاظ کا تصور بھی انکے ذهن میں نہیں - ان میں نه تو تربیت هے اور نه وابستگی ' نه وفاداري کا احساس هے اور نه انجام اندیشي و فرق مراتب کا خیال - وه افسر کو بھي بالکل اسیطرح بے باکي سے گولی ماردینگے جسطرح وه ایک باغی کو مار دیتے هیں -

(۱) پرنس ویڈ مع اپنی بیوي اور شیر خوار بچے کے جسکو یورپ کي حریة و مساوات کے عفریت نے البانیا کی غالب اسلامی آبادي پر مسلط کرنا چاها -

(۲) لیکن البانیا کے فریب خوردہ اور بد بخت قبائل بالاخر هشیار هوے اور پکار اٹھے که " همیں اس نصراني حریة و عدالة کی جگه پھر ترکوں کا ظلم واپس دلادو ! " عام خروج اور بد امنی پھیل گئی - بالاخر پرنس ویڈ کو جسے پادشاهوں کا تاج پہنایا گیا تھا ' چوروں اور مجرموں کي طرح بھاگنا پڑا - دیکھو ! وه پوشیدہ ایک کشتي پر سوار هو رها هے جو اسے ایک جنگی جہاز میں پہنچا دیگی -

(۳) اب یورپ حیران هے - اور مسئلۂ البانیا کیلیے ایک غیر رسمي کانفرنس منعقد کی گئی هے -

میں تعلیم معاش کا ذریعه هے جو عصبیت کي عزت سے بمراحل دور هے' اور معلم ضعیف اور مسکین شخص سمجھا جاتا هے جسکو کوئي خانداني عزت حاصل نہیں هوتي - اس بنا پر بہت سے ذلیل اهل پیشه اسکے ذریعه سے وہ مناصب حاصل کرنا چاهتے هیں' جسکے وہ اهل نہیں هیں - اونکو حرص و طمع کہاں سے کہاں پھینک دیتی هے' اکثر سر رشته امید اونکے هاتھه سے چھوٹ جاتا هے وہ هلاکت کے گڑھے میں گر پڑتے هیں اور وہ غریب یه نہیں جانتے که اونکے لیے یه مناصب محالات سے هیں اور وہ صرف پیشه ور لوگ هیں - لیکن تعلیم کا ابتداے اسلام میں یه حال نه تھا - وہ کوئي پیشه نه تھي' صرف شارع کی باتوں کا دوسروں تک پہونچانا' اور اون باتوں کي جن سے لوگ ناواقف هیں تبلیغ کرنا' تعلیم کا حقیقي مفہوم تھا - اس لیے خانداني معزز لوگ جو دین کي حفاظت کے ذمه دار تھے' وهي قران و حدیث کي تعلیم بھي دیتے تھے - بحیثیت تبلیغ نه بحیثیت پیشه' کیونکه وهي اونکي منزل کتاب تھي' اوسي سے اونکو هدایت ملی تھي' اوسي کا نام اسلام تھا' اوسیکے لیے اونھوں نے جنگ کی تھي' اور اوسي نے اونکو دوسري قوموں سے ممتاز کر دیا تھا - اسلیے وہ اوسکي تبلیغ کے حریص تھے - اونکا غرور' اونکي حمیت اس راہ میں خلل انداز نہیں هوتی تھي - چنانچه انحضرت نے وفود عرب کے ساتھه کبار صحابه کو خود حدود اسلام کي تعلیم کیلیے بھیجا تھا' اور عشرہ مبشرہ کوبھی یه خدمت تفویض هوئي تھي - ان مثالوں سے اسکي تصدیق هوتي هے - لیکن جب اسلام کو استحکام حاصل هو گیا' اور دوسري قومیں اوسکے حلقے میں داخل هوئیں اور کثرت وقائع سے استنباط احکام کي ضرورت هوئی' تو اسکے لیے ایک قانون کا محتاج هونا پڑا جو غلطي سے محفوظ رکھے - اب علم ایک ملکه کا نام هوگیا' جسکے لیے تعلیم ضروري تھي' اسلیے وہ ایک پیشه بن گئي جیسا که اوسکا ذکر تعلیم و تعلم کی فصل میں آئگا - چنانچه معزز لوگ امور سلطنت کے انجام دینے میں مشغول هوگئے' اور اونکے علاوہ دوسرے لوگ تعلیم دینے لگے - اب وہ ایک پیشه بن گئي اور امراء کو اس سے شرم معلوم هونے لگي' او ر وہ غربا کیلیے مخصوص هوگئي' اور معزز لوگوں نے اوسکو حقیر سمجھه لیا - حجاج بن یوسف کا باپ شرفاے ثقیف میں تھا' اور عرب کي عصبیت اور قریش کے مقابله کا جو شرف قبیله ثقیف کو حاصل تھا وہ مخفي نہیں - وہ قران مجید کي تعلیم اوس حیثیت سے نہیں دیتا تھا جو اس زمانے میں بطور ذریعه معاش کے رائج هے - بلکه اوس طریقه پر جو ابتداء اسلام میں جاري تھا" (مقدمه تاریخ - ص - ۲۹) -

اس بنا پر علماء کي ذلت و نظام تعلیم کي بے اثري کي یه نوبت پہونچي که معلمین کے معائب میں حدیثیں وضع کیگئیں :

شرارکم معلموکم اقلهم رحمة علی الیتیم و اغلظهم علی المسکین-	سب سے برے تمهارے معلم هیں' جو یتیموں پر بہت کم رحم کرتے هیں' اور غرباء کیلیے سب سے زیادہ سخت هیں (کیونکه وہ تنخواہ نہیں دیتے) -
لاتستشیر والحاکة و المعلمین فان الله سلبهم عقولهم و نزع البرکة من اکسابهم (موضوعات شوکاني ص : ۹۱)	جولاهوں اور مدرسوں سے مشورہ نه کیا کرو کیونکه خدا نے اونکی عقل سلب کرلي اور اونکي کمائي سے برکت کو اوٹھا لیا -

لیکن با اینهمه طلباء پر اثر و اقتدار کا قائم رکھنا ضرور تھا' اسلیے خود علماء نے اپنے فضائل میں حدیثیں وضع کیں -

لا حسد و لا ملق الا فی طلب العلم (تعقبات السیوطي علی موضوعات ابن جوزي ص ۴۸)	حسد اور چاپلوسي صرف علم هي میں هے -
حضور مجلس عالم افضل من صلوة الف رکعة -	عالم کي مجلس میں حاضر هونا هزار رکعت نماز سے افضل هے -
مداد العلماء افضل من دماء الشهداء	علماء کي روشنائي شهیدوں کے خون سے افضل هے -
علماء امتي کانبیاء بني اسرائیل -	میري امت کے علماء مثل انبیاء بني اسرائیل کے هیں -
من جالس عالما فکانما جالس نبیا (موضوعات ملا علي قاري - ص ۴۲ ' ۵۷ ' ۸۲)	جو شخص کسي عالم کے ساتھه بیٹھا وہ گویا کسي نبي کے ساتھه بیٹھا -

نظام تعلیم کا یهي انقلاب اب تک قائم هے' بلکه امتداد زمانه سے اور بھي ابتر هوگیا هے - اب همکو غور کرنا چاهیے که یه نظام تعلیم اسٹرائک کا متحمل هوسکتا هے یا نہیں ؟ خوب غور کرو' اساتذہ کا ذریعه معاش صرف طلباء هیں - مدارس کا چندہ صرف طلباء کی کثرت کي بناپر وصول کیا جاتا هے' علماء کا کوئی وقار نہیں' اونکا طلباء پر کوئی احسان نہیں' با اینهمه هر مدرس تعظیم و وقار کا متمنی هے - هر طالب العلم جانتا هے که اساتذہ اجرة درس لیتے هیں' اس بنا پر اگر تمام طلباء متفقه طور پر مدرسه سے علحدگي اختیار کرلیں تو اساتذہ کا بهترین ذریعه معاش هاتھه سے جاتا رهے' چندہ کے مدارس دفعةً برباد هوجائیں' مدرسین کا فرضي وقار و عزت خاک میں مل جاے' اب هم تسلیم کرلیتے هیں که اسٹرائک صرف تجارت پیشه اصحاب کا حق هے - لیکن سوال یه هے که خود همارا نظام تعلیم تجارتي اصول پر قائم هے یا نہیں؟ اگر هے اور قطعاً هے تو وہ اسٹرایک کي گنجائش کیوں نہیں رکھتا ؟ یورپ کی تعلیم گاهوں میں اگر اسٹرائک نہیں هوتي تو اسکي وجه صرف یه هے که یورپ کا نظام تعلیم تجارتی اصول پر قائم نہیں هے' مدرسین کو تنخواهیں ملتی هیں' لیکن اونکی حیثیت هندوستان سے مختلف هے - اگر همارا نظام تعلیم ایک هفته کے لیے بھی وهاں قائم کر دیا جاے تو تمام یورپ میں دفعتاً هنگامه برپا هو جاے - هندوستان کے انگریزي مدارس پھر بھی غنیمت هیں' لیکن - مدارس عربیه کی حالت نا گفته به هے -

همارا قدیم نظام تعلیم بھي اخلاقی اصول پر قائم تھا اور اب اس اصول کو ڈسپلن کے پردے میں بجبر قائم رکھا جاتا هے' لیکن اس حقیقت کو فرا موش نہیں کرنا چاهیے که قدیم نظام تعلیم کو خود اخلاق هي نے قائم کیا تھا - اور جبر قانون کي حفاظت کرسکتا هے' لیکن اخلاق کا محافظ خود اخلاق هي هوسکتا هے - اس بنا پر اگر هم اپنے نظام تعلیم کو اخلاقي اصول پر چلانا چاهتے هیں' تو هم کو سب سے پہلے اساتذہ کے اخلاق و عادات کی نگهداشت کرني چاهیے' اور اگر هم ایسا نہیں کرتے تو هم کو اعلان کردینا چاهیے که همارا نظام تعلیم اخلاق کے بجاے ایک اور قانون کے زیر اثر هے' اور وہ قانون اسٹرائک کی اجازت نہیں دیتا - اس اعلان کے بعد هم بھي تعلیمي اسٹرائک کو ناجائز تسلیم کرلینگے - لیکن هم اسکو بھی تسلیم کرلیتے هیں که همارا نظام تعلیم خالص اخلاقی اصول پر قائم هے' اساتذہ مفت تعلیم دیتے هیں' طلباء کو اساتذہ کی طرف سے وظائف ملتے هیں' طلباء و اساتذہ کے درمیان خالص علمی تعلقات قائم هیں لیکن سوال یه هے که علمي تعلقات میں بھي اختلاف' نفرت' بلکه عداوت غرض تمام اسباب اسٹرائک کا احتمال هے یا نہیں ؟ جو طلباء قاعدہ بغدادي اور پرائمر پڑھتے هیں وہ بے شبهه اساتذہ پر کوئي اعتراض نہیں کرسکتے' لیکن ایک بي - اے کا طالب العلم پروفیسروں سے کیوں نہیں اختلاف کرسکتا ؟ چند طلباء ایک عالم سے شمس بازغه کا درس حاصل کرتے هیں' اونکو اس سے تسکین نہیں هوتی' اور اونکو اسکا صحیح احساس بھي هے' پھر وہ اوس عالم کے حلقه درس سے علحدہ هوکر اپني تعلیم کا دوسرا بهتر انتظام کیوں نہیں کرسکتے ؟ اور اگر اونکے نزدیک اسٹرائک کے ذریعه سے یه انتظام هوسکتا هے تو اونکو کون سي چیز اسٹرائک سے روک سکتي هے؟

الاعتصـــاب فـــي الاســـلام

از مولانا عبـــد الســـلام نـــدوي

(۲)

(نتقـــيـــم دوم)

(کیا استرائک صرف تجارت پیشه گروه هي کرسکتا هے ؟)
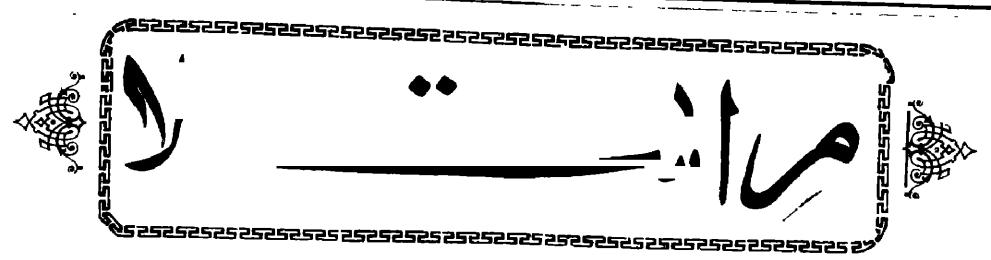
تصریحات مذکورہ بالا سے اگرچه ثابت هوگیا هے که استرائک تجارتي تعلقات رکھنے والوں کے ساتھه مخصوص نہیں هے ' لیکن ایک معترض کہه سکتا هے که طلباء کي مخصوص حالت تمام دنیا سے مختلف هے اور وہ اونکو استرائک کي اجازت نہیں دیتي - اس بنا پرسب سے مقدم سوال یه هے که اوستاد وشاگرد کے تعلقات استرائک کے متحمل هوسکتے هیں یا نہیں ؟

اسلام کے نظام تعلیم میں ابتدا سے لیکر آجتک جو تغیرات وانقلابات هوے هیں' اونکی تاریخ اگرچه نہایت دلچسپ هے لیکن یه مضمون اوسکي گنجایش نہیں رکھتا' اجمالاً صرف یه بیان کردینا کافي هوگا که صحابه کرام بلکه تابعین کے زمانه تک تعلیم پر اجرت لینا سخت ننگ و عار بلکه گناہ خیال کیا جاتا تھا ' اور محدثین نے مدت تک اس روش کو قائم رکھا - چنانچه ایک محدث کي آنکھه میں آشوب تھا - ایک طالب العلم نے سرمه پیش کرنا چاھا ' انھوں نے صاف انکار کردیا که علم حدیث اس ظاهري معاوضه کا بھی متحمل نہیں هو سکتا حالانکه یه معاوضه نه تھا - (۱)

ایک مرتبه حضرۃ حسن بصري نے بازار میں کپڑا خریدنا چاھا - بزاز نے کہا که " آپ کو اس قیمت پر دیتا هوں ورنه دوسرے کو هرگز ندیتا " چونکه اس رعایت کا سبب صرف یه تھا که وہ بہت بڑے محدث تھے ' اسلیے بظاهر یه تخفیف ' علم حدیث کا معاوضه تھي ' لیکن یه غیر محسوس معاوضه بھي اونکو اس قدر شاق گذرا که پھر تمام عمر خرید و فروخت کیلیے بازار نه گئے (۲) -

محدثین میں اگر کوئي ماهوار وظیفه لیتا بھي تھا تو اوسکو طلباء پر صرف کردیتا تھا (۳) بعض محدثین خود طلباء کو مالي اعانت دیتے تھے (۴) اس استغناء و قناعت کا یه اثر تھا که علماء کو سلاطین کا مطلق خوف نه تھا (۵) بلکه اسکے برعکس خود شاهزادے محدثین سے ڈرتے تھے (۶) بعض محدثین علانیه سلاطین کو گالیاں دیدیتے تھے (۷) یه استغناء صرف مال و دولت تک هي محدود نه تھا' بلکه علماء کو عزت ' شہرت ' او ر جاہ طلبي سے بھی سخت نفرت تھي - امام اعمش کا بیان هے که هم نے ابراهیم کو مجبور کیا که وہ مسجد میں ستون کے پاس بیٹھه کر درس دیں - چونکه اس ذریعه سے گویا اپنے آپ کو نمایاں کرنا تھا - اسلیے اونھوں نے انکار کردیا - حارث بن قیس جعفي کا یه حال تھا که جب ایک یا دو آدمی اون سے درس حدیث حاصل کرتے تھے تو وہ بیٹھے رهتے تھے ' لیکن جب مجمع هوجاتا تھا تو شہرت و جاہ طلبي کے خوف سے اوٹھه جاتے تھے - ربیع کے پاس جب طلباء حاضر هوتے تھے تو کہتے تھے که خدا تمہارے شر سے بچاے (۱) -

تذکرۃ الحفاظ وغیرہ میں اس قسم کے واقعات بکثرت منقول هیں ' لیکن اس موقعه پر هم محدثین کے فضائل و مناقب کا باب باندھنا نہیں چاهتے' بلکه اس تفصیل کا مقصد یه هے که جب تک یه نظام تعلیم قائم تھا ' طلباء و اساتذہ کے تعلقات استرائـک کی گنجایش نہیں رکھتے تھے' کیونکه استرائک کا مقصد (جیسا که اوپر گذر چکا) یه هوتا هے که تمدني فوائد و منافع سے دوسرے گروہ کو محروم کردیا جاے - لیکن اس نظام تعلیم میں اساتذہ کو طلبا کے ذریعه سے کوئي ذاتي فائدہ حاصل نه تھا - مال و دولت سے وہ بیزار تھے' جاہ و شہرت سے اونکو نفرت تھي ' خود بعض محدثین طلباء کو مالي مدد دیتے تھے' ایسی حالت میں استرائک اونکو کس فائدہ سے محروم کرسکتي تھي ؟ بلکه اسکا اثر خود طلباء پر نہایت مضر پڑسکتا تھا - اخلاقی حیثیت سے اس بے نیازي اور بے نفسي کا طلباء پر جو اثر پڑتا تھا وہ کسي قسم کی سرکشي کي اجازت نہیں دیسکتا تھا - لیکن تاریخ اسلام کے یه ایام بیض جب گذر گئے تو دفعةً نظام تعلیم میں انقلاب پیدا هوا اور اوس نے شاگرد و اوستاد کے علمي تعلقات کو مبدل به تجارت کردیا - علماء کو ماهوار تنخواهیں ملنے لگیں' بیش قرار وظائف مقرر کیے گئے - اور اس انقلاب نے رفته رفتــه آنھیں حرص و طمع کا خوگر بنا دیا ' جس نے اون کے وقار کو دفعه بالکل مٹا دیا -

علامه ابن خلدون نے مقدمه تاریخ میں روایات کي تنقید کا ایک خاص اصول یه قائم کیا هے که " تاریخي روایات میں زمانے کے تغیرات کو نظر انداز کردینا سخت غلطیوں کا باعث هوا کرتا هے " چنانچه لکھتے هیں :

ومن الغلـط الخفي في التاریخ ' الـذهول عن تبدل الاحوال فی الامم والاجیال بتبدل الاعصار ومرور الایام وهوداء دوي شدید الخفاء اذ لایقع الا بعـد احقاب متطاولـة فلا یکاد یتفطن له الا الاحاد مـن اهـل الخـلیقـة

تاریخ میں ایک مخفي غلطي یه هے که تغیرات زمانه سے قوموں میں جو تغیر هوتا هے اوسکو بھلا دیا جاتا هے' اور یه سخت مرض هے جو نہایت مخفی طور پر پیدا هوتا هے کیونکه اوسکا ظهور ایک زمانه ممتـد کے بعد هوتا هے اسلیے اوسکـو صرف چنـد مخصوص افـراد سمجھتے هیں -

علامۂ موصوف نے اس کلیه کے جزئیات کی جو تشریحی مثالیں دي هیں' اون میں ایک مثال تعلیم کا مسئله بھي هے - جس سے اس انقـلاب کي حقیقت اور اوسکا عملي اثر اچھي طرح واضح هوسکتا هے ' اسلیے هم اوسکا خلاصه درج کرتے هیں :

" اسی قبیل سے یه واقعه بھي هے جسکو حجاج کے متعلق مورخین نے بیان کیا هے که اوسکا باپ معلم تھا ' حالانکه اس زمانه

(۱) تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ - ص ۳۶۳
(۲) مسند دارمی صفحه ۷۵
(۳) تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ - ص ۱۶۱
(۴) تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ - ص ۲۵۰
(۵) تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ - ص ۳۴۳
(۶) تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ - ص ۱۸۹
(۷) تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ - ص ۲۹۵

(۱) دارمی صفحه ۷۱

جام جهـان نمـا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھي نہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسي قیمتي اور مفیدہ کتاب دنیا بھرکي کسي ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هـزار روپیـہ نقد انعـام

ایسي کار آمد ایسي دلفـریب ایسي فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھي سستي ہے - یـہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے - اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیجیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیجیے صرف اِس کتاب کي موجودگي میں گویا ایک بڑي بھاري لائبریري (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کي ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عـروض - علـم کیمیا - علـم بـرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسي اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے هي دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا هو' بصارت کی آنکھیں وا هوں - دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمي اُنکے عہد بعہد کے حالات سوانعمري و تاریخ - دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے - هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول - عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کي تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کي فہرست ' اُنکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بھي کھاتہ کے قواعد - طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي - طب انساني جسمیں علم طب کی بڑي بڑي کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتھي ' شتر' کالے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ' بکري ' کتا وغیرہ جانورونکي تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هـر شخص کو عموماً کام پـڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداري' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹـري اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـک کي بولي هر ایک ملک کي زبان مطلب کي باتیں اُردو کے بالمقابل لکھی هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفـر کے متعلق ایسي معلومات آجتـک کہیں دیکھي نـہ سني هونگي اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگـہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھي جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شدہ حالات وهاں سے جواهـرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تھوڑے هی دنوں میں لاکھہ پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفـر کا بالتشریح بیان ملـک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصـر - افـریقہ - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وهانکي درسگاهیں دکھاني کلیں اور صنعت و حرفت کي بانیں ریل جہاز کے سفر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسي دلاویز کہ پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑي

گارنـٹي ٥ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھي کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي ہے - جو هر وقت نکھہ مٹکاتي رهتي ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتي ہے - ڈائل چیني کا' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتي - وقت بہت ٹھیک دیتي ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چھین نہ لیں تو همارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

آ ٹھہ روزہ واچ

گارنـٹي ۸ سال قیمت ٦ چھہ روپیہ

اس گھڑي کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابي دیجاتي ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي ہے کہ کبھي ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگـڑنیکا نام نہیں لیتي - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہـري نہـایت خو بصـورت اور بکس همراہ مفت -

چاندي کي آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کي آٹھہ روزہ واچ - جو کلائي پر بندھ سکتي ہے مع تسمہ چرمي قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھي ولایت سے بنکر همارے یہاں آئي هیں - نہ دیا سلائي کیضرورت اور نہ تیل بتي کي - ایک لمپ راتکو اپني جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود ہے - رات کیوقت کسي جگہ اندهیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرےسے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجہ سے اُٹھنا پڑے تو سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منـگوا کر دیکھیں تب خوبي معلوم هوگی - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروري اطلاع — علاوہ انکے همارے یہاں سے هر قسم کي گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکي زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنـما مل سکتي هیں اپنا پتـہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منـگوانے والوں کو خاص رعایت کي جاویگي - جلد منـگوا لیجیے -

منیجر گپتـا اینـڈ کمپنی سوداگران نمبر ٥١٣ - مقـام ٹوهانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

کیا اسٹرائک کے عدم جواز پر کوئی شرعی دلیل قائم ہے ؟ حضرت موسی علیہ السلام نے بغرض تحصیل علوم حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھہ نہ العلم و مدت سفر کرنے کی اجازت چاہی' اعتراض و اختلاف نہ کرنے کا باہم معاہدہ بھی ہوگیا ' لیکن حضرت موسی علیہ السلام نے اون سے ہرجگہ اختلاف کیا - یہاں تک نہ اونکو ناگواری کے ساتھہ حضرت خضر علیہ السلام کی رفاقت سے الگ ہونا پڑا - اس قصہ کی تفسیر میں امام رازی نے نہایت نکتہ سنجی کے ساتھہ طلباء و اساتذہ کے اختلاف کا فطری اصول بتا دیا ہے' چونکہ اس سے ہمارے دعوی کی تائید ہوتی ہے' اسلیے ہم اس موقع پر امام رازی کی تقریر کا خلاصہ درج کرتے ہیں -

" جاننا چاہیے کہ طالب العلموں کی دو قسمیں ہیں' ایک وہ طالب العلم ہے جو بالکل علم نہیں رکھتا - وہ بحث و مباحثہ کا خوگر نہیں ہوتا ' اعتراض کرنے کی اوسکو عادت نہیں ہوتی - دوسرا وہ طالب العلم ہے جس نے بہت سے علوم حاصل کرلیے ہیں ' دلیل قائم کرنے اور اعتراضات کرنے کا عادی ہے - پھر وہ اپنے سے کامل تر انسان سے تعلق پیدا کرتا ہے تا کہ درجہ کمال کو پہونچ جاے ' اس دوسری صورت میں تعلیم حاصل کرنا نہایت دشوار ہے' کیونکہ جب ایسا طالب علم کوئی ایسی چیز دیکھتا ہے یا کوئی ایسا کلام سنتا ہے' جو اوسکو بظاہر ناپسندیدہ معلوم ہوتا ہے - لیکن در حقیقت صحیح اور ٹھیک ہوتا ہے تو یہ طالب العلم چونکہ بحث مباحثہ' مجادلہ و مناظرہ کا خوگر ہوتا ہے اور اوس شے کی ظاہری ناپسندیدگی اور اپنے عدم کمال کی بنا پر اوسکی حقیقت سے واقف نہیں ہوتا ' اسلیے نزاع ' بحث اور اعتراض کی جراءت کر بیٹھتا ہے' اور اس اعتراض کا سننا اوستاد ماہر فن پر گراں گذرتا ہے ' جب اس قسم کا واقعہ دو تین مرتبہ پیش آجاتا ہے' تو اوستاد و شاگرد میں سخت نفرت پیدا ہوجاتی ہے - خضر علیہ السلام نے حضرت موسی سے یہ کہکر " کہ تم صبر کی طاقت نہ رکھوگے " اس طرف اشارہ کیا تھا کہ تم بحث و مباحثہ کے خوگر ہوچکے ہو (اسلیے اعتراض کروگے) اور اپنے اس قول سے " کہ تم تو جس چیز کی حقیقت معلوم نہیں اوس پر کیونکر صبر کرسکتے ہو "

یہ اشارہ کیا تھا کہ آپ حقائق اشیاء کے عالم نہیں' اور ہم بیان کرچکے ہیں کہ جب یہ دونوں باتیں جمع ہوجاتی ہیں تو سکوت مشکل اور تعلیم دشوار ہوجاتی ہے اور آخر کار اوستاد و شاگرد میں نفرت و بغض پیدا ہوکر قطع تعلق ہوجاتا ہے -

(تفسیر کبیر جلد ۵ - ص - ۷۴۱)

اگر حضرت موسی علیہ السلام نے باوجود معاہدہ کے خضر علیہ السلام پر اعتراضات کیے اور ناگواری کی یہ نوبت پہونچی کہ اونکا ساتھہ چھوڑنا پڑا' تو ہمارے طلبا کو اسٹرائک کرنے پر کیوں لعن و طعن کیا جاتا ہے ؟ کیا اونھوں نے بھی اساتذہ کے ساتھہ کوئی معاہدہ کیا ہے ؟

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ مقدمہ دائر کرنے کیلیے مدعی کا صرف یہ اعتقاد کافی ہے کہ وہ حق پر ہے وہ اسکا ذمہ دار نہیں ہے کہ قانون بھی اسکی تائید کریگا یا نہیں ؟ ورنہ اگر یہ ذمہ داری بھی اس پر عائد کر دی جاے ' تو مدعی مدعی نرہے گا ' بلکہ جج ہوجائیگا -

(لہا بقیۃ ما بعد)

خریـــداران الهـــلال سے التمـــاس

بیار مند ایک یتیم اور بالکل غریب لڑکا ہے والد کو فوت ہوے دس سال کامل گذر گئے - نہ کوئی ہماری جائداد ہے اور نہ کوئی بیرونی آمدنی ' باوجود ان سب باتوں کے مجھے اخبار بینی کا اسقدر شوق ہے کہ تحریر نہیں کر سکتا - بالخصوص جناب کے اخبار الهلال کو جس شوق سے میں پڑھتا ہوں اور جناب کی تحریر پر جس طرح شیدا ہوں اسے کیا عرض کروں ؟ پہلے تو جناب کا اخبار مجھے دیکھنے کو مل جاتا تھا ' لیکن اب عرصہ تین چار ماہ سے محروم ہوں - میری تعلیم اسوقت عربی میں کافیہ اور اردو و انگریزی میں میٹرک تک ہے اگر کوئی صاحب دل بزرگ مجھہ غریب یتیم کے حال پر نظر توجہ فرما کر فی سبیل اللہ اخبار جاری فرمادیں تو عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہونگے -

فقیر حافظ محمد شریف طالب علم معرفت مولوی محمد عبد الطیف صاحب امام مسجد حضرت شاہ - متصل ڈاک خانہ - از کہرور پکا - ضلع ملتان

اِن اللہ مـع الصـابـرین

حضرت مولانا ! نمبر ۴ کھولتے ہی مضمون " مسئلہ قیام الهـــلال " نظر پڑا -

آخر خدا خدا کرکے مہر سکوت ٹوٹی - جب تک تمام مضمون نہ پڑھ لیا - بے حد بے چینی رہی - کبھی یہ خیال ہوا کہ الهلال (خدا نخواستہ) بند ہوجائیگا - کبھی یہ تذبذب کہ ماہوار نکلیگا - کبھی یہ کہ کاغذ کم درجہ کا لگایا جائیگا - قصہ مختصر یہ کہ ایک خیال آتا تھا اور ایک جاتا تھا - آخر کار یہ پڑھکر کہ الهلال ہفتہ وار قائم رہیگا - تمام امیدیں برآئیں - فالحمد للہ علی ذالک -

اِس کو جناب کا لکھا ہوا تصور کروں یا یہ کہوں کہ خاکسار کی ہی تجویز کو شرف قبولیت بخشا گیا - احقر کا جو مضمون نمبر ایک میں نکلا ہے - اسمیں " ایک پیسہ کا کارڈ ڈالکر خریداری سے سبکدوش ہوجائیں " کا مطلب یہی تھا کہ دیکھوں کون آزمائش میں کامیاب ہوتا ہے ؟ تاہم صاف صاف لکھنا مناسب نہ سمجھا - خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا - اصل مطلب یہ ہے - کہ اِسی میں قارئین کرام کے لیے آزمائش ہے - اگر وہ اس آزمایش میں پورے اترے - تو آیندہ مقاصد کے پورا ہوجانے کی امید ہے - اور اگر نہیں تو میری طرف سے الهلال چاہے جاری رہے یا بند ہوجائے - یکساں حال ہے -

احمد علی از مکلوڈ گنج روڈ — بہاولپور

خــــدام کعبہ

جناب خان بہادر سید جعفر حسین صاحب ریٹائرڈ اگزیکیٹو انجینیر ڈویژنل پبلک ورکس جنکو آبپاشی گیشن ورکس (آبپاشی) کے کاموں میں ۳۲ سال کا تجربہ ہے - آپ انجمن خدام کعبہ کو آئندہ جنوری سنہ ۱۹۱۵ میں اپنی خدمات سپرد فرماتے ہیں کہ حجاز کا ملاحظہ فرمائینگے اور زبیدہ کنال (نہر) کا ملاحظہ فرماکر اپنی رپورٹ پیش کرینگے جس سے مکہ معظمہ میں آب رسانی میں ترقی ہو -

حسن قبول

ہندوستان بھر کے مشہور ترین حکیم - وید - ڈاکٹر ایڈیٹر - اور مشاہیر متفق ہیں کہ - نہ صرف باعتبار خوشبو و لطافت کے بلکہ طبی اعتبار سے بھی -

تاج روغن گیسو دراز عدیم المثال ایجاد ہے

(ملاحظہ ہوں اسناد)

تاج روغن بادام و بنفشہ تاج روغن زیتون یاسمین

فی شیشی (۸ر) فی شیشی (۱۲ر)

تاج روغن آملہ و بنولہ } علاوہ محصول ڈاک پیکنگ ۵ر فی شیشی

فی شیشی (۱۰ر)

(تمام مشہور سوداگروں یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجیے)

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ساختہ تاج مینوفیکچری (بمبئی و دہلی) صدر دفتر دہلی

چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجیے

جناب نواب **وقار الملک** بہادر فرماتے ہیں " میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ بہت بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہو گئے اور خدا کرے کہ آیندہ بھی کامیاب ہوں "

جناب آنریبل **سید شرف الدین** صاحب جج ہائی کورٹ کلکتہ تاج روغن گیسو دراز کو جو مجھے اتنی شفقت سے پیش کیا گیا تھا استعمال کیا ہے میں نے اسکو [illegible] خوشبودار پایا [illegible] اسکے استعمال کی سفارش کرونگا "

جناب لسان العصر **سید اکبر حسین** صاحب اکبر الہ آبادی فرماتے ہیں - کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہاں آملہ کی نسبت یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ پہلے اور جلانے سے رونی " زیتون بادام و بنولہ وغیرہ کے خواص طبی کتابوں میں منسوب ہیں ان چیزوں کو خوشبو میں دریچہ طرح میں بالوں اور دماغ کیلئے بہترین چیز تصور کیا گیا ہے صاحب کارخانہ تاج مینوفیکچری نے عملاً طبی حکمت کی ہے یہ ترکیب واقعی تعریف کے قابل ہے [illegible] مشہور [illegible] آملہ کو بنولہ کے تیل میں شامل کر کے ایک نہایت لطیف و دلکش خوشبو میں بسا دیا ہے جس کا ہم پایہ مرکب طب قدیم و جدید میں اب تک دیکھنے میں نہیں آیا - میں تاج روغن گیسو دراز کی ہر سہ اقسام کو بہت پسند کرتا ہوں اور انکے مفید ہونے کا معترف ہوں "

پر لگانے کیلئے بے نظیر اچھا ہوگا -

دماغ کیلئے نہایت خوشبودار کیسا اچھا ہے - وہ ابھی سے بھی بہت اچھا تیل ہے

جناب شمس العلماء ابو محمد **عبد الحق** صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی " تاج روغن گیسو دراز جسمانی جسم کے علاوہ خاص اعصاب و نباتات وغیرہ کو خشکی کے اثر سے محفوظ رکھتا ہے اسلیے دماغ کو قوی اور پٹھوں کو طاقتور کرتا ہے - اس میں نہایت خوبی یہ ہے کہ ایک قسم کی عمدہ اور دلکش خوشبو - خنکی - تراوٹ - اور عمدہ اثر نے میں تو عجیب الاثر چیز ہے "

جناب پروفیسر ڈاکٹر **محمد اقبال** صاحب اقبال ایم اے پی ایچ ڈی بیرسٹرایٹ لا لاہور - میں کہہ سکتا ہوں کہ تاج کے استعمال سے دماغ کو آرام اور قلب کو راحت ملتی ہے - مجھے یقین ہے کہ یہ خوشبو دار عطر اور مفید تیل ہندوستان کے دل و دماغ پر حکومت کریگا "

جناب مولانا **عبد الحلیم صاحب** شرر لکھنوی " ہر ایک تیل میں نفاست کے ساتھ شرقی ذوق کے پھولوں کی خوشبو پیدا کی گئی ہے جو حضرات مغربی عطریوں سے مستغنی ہیں - کوئی وجہ نہیں کہ تاج ہی کو نہ جلائیں - اکثر شہر اور نفیس مزاج احباب نے ان تیلوں کو بہت پسند کیا "

جناب مولوی **محمد عبد الغفار** خانصاحب انصاری ایم اے سکرٹری میونسپل بورڈ غازی آباد - مہر تیل میں مجھے ایسے عجیب اوصاف معلوم ہوتے ہیں - جن سے عام طور پر بازار کے مروجہ مشہور اور مستعمل روغن خالی نظر آتے ہیں - جو اہتمام پیش نظر ہے تاج تیل میں کیا ہے - اس سے انکا غیر معمولی استقلال پایا جاتا ہے - مگر صرف پیکنگ ہی کی نفاست پر غور کیا جائے تو یہ ظاہر ہوگا کہ تاج مینوفیکچری نے ایسی نوابانہ بلکہ ایک لازمی ہے جو ہندوستان کے تاجر پیشہ اصحاب کیلئے قابل تقلید ہے "

چند مشہور اطباء کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں " تاج روغن گیسو دراز میں نے خود بھی استعمال کیا یہ تیل دماغ کو آرام پہنچانے اور اسے تقویت دینے میں اچھا اثر رکھتا ہے - بیز بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں - میں نے تاج ہیر آئل کے شرح اور کارخانے کو بھی دیکھا ہے "

جناب شفاء الملک حکیم **رضی الدین احمد** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں " تاج روغن گیسو دراز مسکن اور مقوی دماغ ہے - بالوں کو نرم کرتا ہے اسکی نفیس خوشبو سے دماغ کو ایسی تسکین دیتی ہے نوم راحت کیلئے محرک کہنی بیجا نہیں "

جناب لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر زینت احمد صاحب ایم ڈی - آئی ایم ایس فرماتے ہیں - " تاج روغن گیسو دراز مختلف تخموں سے کشید کیے ہوئے تین مختلف تیل ہیں - جو نہایت صاف کر کے اطباء کی ترتیب سے تیار کیے گئے ہیں - ان تینوں روغنوں کی خاصیت علاوہ مہک عجیب و غریب اختلاف پر مبنی ہے اور جو حقیقی دماغ کیلئے بہترین ہیں مجھے یقین ہے انکا دائمی استعمال بچوں سے لیکر بوڑھوں تک کو مفید ہوگا "

جناب حکیم حافظ **محمد عبد الولی** صاحب لکھنوی سکرٹری مدرسہ طبیہ لکھنو فرماتے ہیں - " تاج ہیر آئل کو میں نے اکثر مریضوں کو استعمال کرایا مفید پایا گیا اور خوشبو میں تو بہت ہی مرغوب ہو - یہ ایجاد حقیقتاً قابل قدر ہے "

جناب پنڈت **مان سنگھ** صاحب وید سکرٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی کانفرنس دہلی فرماتے ہیں " تاج روغن بادام و روغن زیتون کے اثرات اہل ہند کو خود معلوم ہیں ان کی نسبت میرے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں -

چند مستند اخبارات ہند کا حسن قبول

الہلال کلکتہ - جلد ۲ نمبر ۱۰ - " اس میں شک نہیں کہ خوشبو سرشیشی کی اپنے حال پر شاہد ہے بہتر ہوگا کہ لوگ اس نئے کارخانہ کی بہت افزائی کریں - خصوصاً اس حیثیت سے تمام ہندوستانی تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے - بلکہ یہ موجودہ اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک میں مطابق کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے "

روزانہ زمیندار لاہور - جلد ۳ - نمبر ۹۰ - ۱۶ اپریل ۱۹۱۳ء حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی - تاج روغن گیسو دراز کی تعریف میں رطب اللسان ہیں - ہمیں یہ کہنا چاہیے کہ تاج مینوفیکچری دہلی نے ان لوگوں کیلئے مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آرائش و زیبائش کا خاص شوق رکھتے ہیں "

روزانہ وطن لاہور - جلد ۲ نمبر ۳۰ - ۱۵ اپریل ۱۹۱۳ء " تاج ہیر آئل مشہور ڈاکٹروں حکیموں اور ویدوں سے اپنی خوبی اور فائدہ کی تصدیق حاصل کر چکا ہے - ہمیں بھی اسکی خوشبو اور تیل کے اوصاف میں پورا ہونے کا اعتراف ہے "

روزانہ پیسہ اخبار لاہور - ۱۰ اپریل ۱۹۱۳ء " یہ خوشرنگ دماغ کو ٹھنڈا رکھنے والا مفرح تیل ہے - جو کمپنی کے اصل سارٹیفکٹ دیکھنے سے عام پسند معلوم ہوتا ہے "

روزانہ اودھ اخبار لکھنو - جلد ۵۵ نمبر ۹۲ - ۱۸ اپریل ۱۹۱۳ء " یہ تیل بالوں کو نرم کرتا ہے اور مرطب و مقوی دماغ ہے اسکی دلربا خوشبو مشام جان کو معطر کرتی ہے - ہم نے بھی اس تیل کو استعمال کیا اور حقیقت میں مفید پایا - جن صاحبان کو دماغی کام کرنے پڑتے ہیں انکے لیے یہ تیل نہایت نفع بخش ہوگا "

اردوئے معلی علی گڈھ - نمبر ۴ جلد ۵ - اپریل ۱۹۱۳ء " یہ تین مختلف قسم کے تیلوں کے مجموعے ہیں جنہیں بالوں کو بڑھانے - انکو سیاہ و نرم رکھنے والا اور سر کے دماغ کے دردکو دور کرنے اور دیگر فوائد ہونیکا دعویٰ ہے وغیرہ وغیرہ بالخصوص ان میں شامل ہیں اور جنہیں تازہ پھولوں کی مانند خوشبو دی گئی ہے - ان تیلوں کی تعریف مشہور حکیموں نے کی ہے خود ہم نے بھی انکو استعمال کیا اور ہر طرح سے قابل اطمینان پایا "

مندرجہ بالا خیالات کا اندازہ معلوم ہو گیا ہوگا مگر ہم خوش ہیں کہ ہم نے ایک حد تک تاج روغن گیسو دراز کی مقبولیت کا ایک مختصر مگر اہم ترین خاکہ دکھلانے میں کامیاب ہوئے ہیں لیکن ضرور ہے کہ آپکی توجہ کو بھی اس طرف منعطف ہونا چاہیے - تاج سے حسب ذیل تین مختلف اقسام خوشبو کے مفید ترین روغن گیسو ہیں -

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد اوصاف مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں -

تاج روغن بادام و بنفشہ - تاج روغن زیتون یاسمین - فی شیشی (۸ر) - فی شیشی (۱۲ر) - تاج روغن آملہ و بنولہ - فی شیشی (۱۰ر)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانے سے طلب کیجیے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصول ڈاک جو ایک شیشی پر ۵ر دو شیشیوں پر ۶ر اور تین شیشیوں پر ۸ر ہوتا ہے خریدار کو مقرر ہوگا ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے یہ بہتر ہے کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے قبل مقامی سوداگروں سے تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کر لیجیے اس لیے کہ باستثنائے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہو سکتا ہے -

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی یک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے -

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط طلب کریں اس لیے کہ تھوڑے مقامات ہیں جہاں مال خریدنے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اخبارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینیجر دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ " تاج " دہلی

حکمت بالغہ ! حکمت بالغہ !

مولوي احمد مکرم صاحب عباسي چریا کوٹي نے ایک نہایت مفید سلسلہ جدید تصنیفات و تالیفات کا قائم کیا ہے - مولوي صاحب کا مقصود یہ ہے کہ قران مجید کے کلام الہی ہونے کے متعلق آجتک جس قدر دلائل قائم کیے گئے ہیں اُن سب کو ایک جگہہ مرتب و مدون کردیا جاے - اس سلسلہ کي ایک کتاب موسوم بہ حکمۃ بالغہ تین جلدوں میں چھپ کر تیار ہو چکي ہے -

پہلي جلد کے چار حصے ہیں - پہلے حصے میں قران مجید کي پوري تاریخ ہے جو اتقان في علوم القران علامۂ سیوطي کے ایک بڑے حصہ کا خلاصہ ہے - دوسرے حصہ میں تواتر قرآن کي بحث ہے ' اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن مجید جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوا تھا ' وہ بغیر کسي تحریف یا کمي بیشي کے ویسا هي موجود ہے ' جیسا کہ نزول کے وقت تھا ' اور یہ مسئلہ کل فرقہاے اسلامي کا مسلمہ ہے - تیسرے حصہ میں قرآن کے اسماء و صفات کے نہایت مبسوط مباحث ہیں - جن میں ضمنا بہت سے علمي مضامین پر معرکۃ الارا بحثیں ہیں - چوتھے حصے سے اصل کتاب شروع ہوتي ہے - اس میں چند مقدمات اور قرآن مجید کي ایک سو پیشین گوئیاں ہیں جو پوري ہو چکي ہیں - پیشین گوئیوں کے ضمن میں علم کلام کے بہت سے مسائل حل کئے گئے ہیں ' اور فلسفۂ جدیدہ جو نئے اعتراضات قرآن مجید اور اسلام پر کرتا ہے ان پر تفصیلي بحث کي گئي ہے -

دوسري جلد ایک مقدمہ اور دو بابوں پر مشتمل ہے - مقدمہ میں نبوت کي مکمل اور نہایت محققانہ تعریف کي گئي ہے - آنحضرت صلعم کي نبوت سے بحث کرتے ہوے آیۃ خاتم النبیین کي عالمانہ تفسیر کي ہے - پہلے باب میں رسول عربي صلعم کي ان معرکۃ الارا پیشین گوئیوں کو مرتب کیا ہے ' جو کتب احادیث کي تدوین کے بعد پوري ہوئي ہیں ' اور اب تک پوري ہوتي جاتي ہیں - دوسرے باب میں ان پیشین گوئیوں کو لکھا ہے ' جو تدوین کتب احادیث سے پہلے ہو چکي ہیں - اس باب سے آنحضرت صلعم کي صداقت پوري طور سے ثابت ہوتي ہے -

تیسري جلد - اس جلد میں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علماے یورپ کے مستند اقوال سے ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلعم امي تھے ' اور آپ کو لکھنا پڑھنا کچھہ نہیں آتا تھا - قرآن مجید کے کلام الہي ہونے کي دو عقلي دلیلیں لکھي ہیں - یہ عظیم الشان کتاب ایسے پر آشوب زمانہ میں جب کہ ہر طرف سے مذہب اسلام پر نکتہ چیني ہو رہي ہے ' ایک عمدہ هادي اور رہبر کا کام دیگي - عبارت نہایت سلیس اور دل چسپ ہے ' اور زبان اردو میں اس کتاب سے ایک بہت قابل قدر اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر سہ جلد (۱۰۶۴) لکھائي چھپائي و کاغذ عمدہ ہے - قیمت ۵ روپیہ *

نعمت عظمی ! نعمت عظمی !

امام عبد الوہاب شعراني کا نام نامي ہمیشہ اسلامي دنیا میں مشہور رہا ہے - آپ دسویں صدي ہجري کے مشہور ولي ہیں - لواقح الانوار صوفیاے کرام کا ایک مشہور تذکرہ آپ کي تصنیف ہے - اس تذکرہ میں اولیاء - فقراء اور مجاذیب کے احوال و اقوال اس طرح پر کانت چھانت کے جمع کئے ہیں کہ ان کے مطالعہ سے اصلاح حال ہو اور عادات و اخلاق درست ہوں اور صوفیاے کرام کے بارے میں انسان سوء ظن سے محفوظ رہے - یہ لا جواب کتاب عربي زبان میں تھی - ہمارے محترم دوست مولوي سید عبدالغني صاحب وارثي نے جو اعلی درجہ کے ادیب ہیں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپي رکھتے ہیں اس کتاب کا ترجمہ نعمت عظمی کے نام سے کیا ہے - اس کے چھپنے سے اردو زبان میں ایک قیمتي اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر دو جلد (۷۲۶) خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۵ روپیہ *

مشاهیر الاسلام ! مشاهیر الاسلام ! !

یعنی اردو ترجمہ وفیات الاعیان مترجمہ مولوي عبد الغفور خان صاحب رامپوري ' جس میں پہلي صدي ہجري کے اواسط ایام سے ساتویں صدي ہجري کے خاتمہ تک دنیاے اسلام کے بڑے بڑے علماء فقہا قضاۃ شعراء متکلمین نحواین لغوئن منجمین مہندسین مؤرخین محدثین زہاد عباد امراء فقراء حکماء اطبا سلاطین مجتہدین و صناع و مغنین وغیرہ ہر قسم کے اکابر و اہل کمال کا مبسوط و مفصل تذکرہ -

جسے بقول (موسیودي سیلن)

" اہل اسلام کي تاریخ معاشرتي و علمي کي واقفیت کے واسطے اہل علم ہمیشہ سے بہت هي قدر کي نگاہوں سے دیکھتے آئے ہیں

یہ کتاب اصل عربي سے ترجمہ کي گئي ہے ' لیکن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمہ کرتے وقت اس کے اس انگریزي ترجمہ کو بھي پیش نظر رکھا ہے ' جسے موسیودي سیلن نے سنہ ۱۸۴۲ع میں شائع کیا تھا - سواے اس کے اصل کتاب پر تاریخ ' تراجم ' جغرافیہ ' لغت ' انساب اور دیگر مسائل دیني کے متعلق کثیر التعداد حواشي اضافہ کئے ہیں - اس تقریب سے اس میں کئي ہزار اماکن و بقاع اور قبائل و رجال کا تذکرہ بھي شامل ہوگیا ہے - علاوہ بریں فاضل مترجم نے انگریزي مترجم موسیودي سیلن کے وہ قیمتي نوٹ بھي اردو ترجمہ میں ضم کردے ہیں جن کي وجہ سے کتاب اصل عربي سے بھي زیادہ مفید ہوگئي ہے - موسیودي سیلن نے اپنے انگریزي ترجمہ میں تین نہایت کارآمد اور مفید دیباچے لکھے ہیں مشاہیر الاسلام کي پہلي جلد کي ابتدا میں ان کا اردو ترجمہ بھي شریک کر دیا گیا ہے - اس کتاب کي دو جلدیں نہایت اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپوائي گئي ہیں ' باقي زیر طبع ہیں - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۴) مآثر الکرام یعنے حسان الہند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کا مشہور تذکرہ مشتمل بر حالات صوفیاے کرام و علماے عظام - صفحات ۳۳۸ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ خوشخط قیمت ۲ روپیہ -

(۵) افسر اللغات - یعنے عربي و فارسی کے کئي ہزار متداول الفاظ کي لغت بزبان اردو صفحات (۱۲۲۶) قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۶) فغان ایران - یعنے اردو ترجمہ کتاب اسٹرینگلنگ آف پرشیا - مصنفۂ مسٹر مارگن شوسٹر سابق وزیر خزانہ دولت ایران صفحات ۴۶۲ مع ۲۱ تصاویر عکسي قسم اعلی - جلد نہایت خوبصورت اور عمدہ ہے قیمت صرف ۵ روپیہ -

(۷) داستان ترکتاران ہند - کل سلاطین دہلي اور ہندوستان کي ایک جامع اور مفصل تاریخ ۵ جلد کامل صفحات (۲۶۵۶) کاغذ و چھپائي نہایت اعلی قیمت سابق ۲۰ روپیہ قیمت حال ۶ روپیہ

(۸) تمدن عرب - قیمت سابق ۵۰ روپیہ قیمت حال ۳۰ روپیہ

(۹) الفاروق - علامہ شبلي کي مشہور کتاب قیمت ۳ روپیہ -

(۱۰) آثار الصنادید - سرسید کي مشہور تاریخ دہلي کانپور کا مشہور اڈیشن با تصویر قیمت ۳ روپیہ -

(۱۱) قواعد العروض - مولانا غلام حسین قدر بلگرامي کي مشہور کتاب علم عروض کے متعلق عربی و فارسي میں بھی کوئي ایسي جامع کتاب موجود نہیں - نہایت خوشخط کاغذ اعلی صفحات ۴۷۴ - قیمت سابق ۴ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۲) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف رڈیارڈ کپلنگ کي کتاب کا اردو ترجمہ از مولوي ظفر علي خان صاحب بي - اے - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۳) علم اصول قانون - مصنفۂ سر ڈبلیو - ایچ - ریٹگن - ال - ال - ڈي کا اردو ترجمہ جو نظام الدین حسن خان صاحب بی - اے - بي - ال - سابق جج ہائیکورٹ حیدر آباد اور مولوي ظفر علي خانصاحب بي - اے کي نظر ثاني کے بعد شائع ہوا ہے - مترجمہ مسٹر مانک شاہ دین شاہ شھن جج دولت آصفیہ - آخر میں اصطلاحات کا فرہنگ انگریزي و اردو شامل ہے کل تعداد صفحات ۸۰۸ - قیمت ۸ روپیہ -

(۱۴) میڈیکل جیورس پروڈنس - حضرت مولانا سید علي بلگرامي مرحوم کي مشہور کتاب یہ کتاب وکیلوں - بیرسٹروں اور عہدہ داران پولیس و عدالت کے لئے نہایت مفید و کارآمد ہے - تعداد صفحات ۳۸۰ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۵) تحقیق الجہاد - مصنفۂ نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم بزبان اردو - مسئلہ جہاد کے متعلق ایک عالمانہ اور نہایت مفصل کتاب صفحات ۴۱۲ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۶) شرح دیوان اردو غالب - تصنیف مولوي علي حیدر طبا طبائی - یہ شرح نہایت قیمتي معلومات کا ذخیرہ ہے - غالب کے کلام کو عمدہ طریقہ سے حل کیا گیا ہے صفحات ۳۴۸ مطبوعہ حیدر آباد قیمت ۲ روپیہ -

(۱۷) تیسیر الباري - یعنے اردو ترجمہ صحیح بخاري بین السطور حامل المتن صفحات تقریباً (۳۷۵۰) نہایت خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۲۰ روپیہ -

ایڈیٹر الھـــلال کے کتب خانے کی بعض مکرر کتابیں بغرض فروخت

—*—

نوادر و آثار مطبـــوعات قدیمــۂ ھند

—*—

تـاریــخ ھنـــدوستـــان

—*—

ترجمہ فارسی " هسٹري آف انڈیا " مصنفہ مسٹر جان مارشمن
مطبوعۂ قدیم کلکتہ سنہ ۱۸۵۹

—*—

(۱) هندوستان کے تاریخوں کے لکھنے میں جن انگریز مصنفین نے جانکاہ محنتیں کي هیں ان میں مسٹر سي - جان مارشمن (C. Jahan Marshman.) کا نام خصوصیت کے ساتھہ قابل ذکر ہے - اسکا نہایت سلیس و فصیح فارسي ترجمہ لارڈ کیننگ کے زمانے میں مولوي عبد الرحیم گورکھپوري نے کیا تھا ' اور بحکم لارڈ مذکور پرنس بہرام شاہ نبیرۂ سلطان ٹیپو مرحوم و مغفور نے نہایت اهتمام و تکلف سے طبع کرایا تھا - کچھہ نسخے فروخت ہوے اور کچھہ گورنمنٹ کے لیے لیے اور عام طور پر اشاعت نہ ہوئي -

اس کتاب کي ایک بڑي خوبي اسکي خاص طرح کي چھپائی بھي ہے یعنے چھپي تو ہے ٹائپ میں لیکن ٹائپ برخلاف عام ٹائپ کے بالکل نستعلیق خط کا ہے - اور بہتر سے بہتر نمونہ اگر نستعلیق ٹائپ کا ابتک کوئي ہے تو یہی ہے - کاغذ بھي نہایت اعلی درجہ کا لگا یا گیا ہے - علاوہ مقدمہ و فہرست کے اصلي کتاب ۴۰۴ صفحوں میں ختم ہوئي ہے -

قیمت مجلد ۳ - روپیہ - ۸ آنہ - غیر مجلد ۳ - روپیہ -

تاریــخ وقائع و سوانــح نادری

—*—

مــع فـــرهنـــگ

مطبوعۂ قدیـــم قبل از غدر - سنـــہ ۱۸۴۵

—*—

نادر شاہ کي زندگي ' فتوحات ' قوانین و احکام ' طریق حکومت و ملک راني ' عزائم و مقاصد ' اور عام سوانح و وقائع کا یہ ایک مستند مجموعہ ہے جو نادر شاہ کے حکم سے اسکے میر منشي نے فارسي میں مرتب کیا تھا - غدر سے پہلے علماء کی ایک جماعت نے اسکي تصحیح و تہذیب کی ' اور چونکہ کتاب میں جا بجا ایران کے غیر معروف مقامات و اسماء اور عام محاورات و ضرب الامثال بکثرت آگئے تھے ' اسلیے ایک عمدہ فرهنگ لکھکر آخر میں بڑھائي ' اور نستعلیق ٹائپ میں چھاپکر مشتہر کیا - تاریخ ایران و هند کا یہ ایک نہایت اہم ٹکڑہ ہے - جس تفصیل سے اس عہد کے واقعات علی الخصوص سلاطین عثمانیہ اور ایران کے قتال و جدال کے حالات اسمیں ملتے هیں اور کہیں نہیں ملتے -

اسکي فرهنگ فارسي زبان کے شائقوں کیلیے بجاے خود ایک نہایت مفید کتاب ہے -

قیمت - مجلد ۳ روپیہ - غیر مجلد - ۲ روپیہ ۸ آنہ

اطـــلاع

یہ کتابیں بالکل نادر و ناپید هیں - کچھہ نسخے مولانا کے کتب خانے میں نکل آے - چونکہ مکرر اور زائد تھے - اسلیے دو دو نسخے رکھکر باقي نسخے فروخت کے لیے دفتر الہلال میں بھیج دیے گئے - شائقین نوادر اس فرصت کو ضائع نہ کریں -

تمام درخواستیں : " منیجر الہلال کلکتہ " کے نام آئیں -

تــرجمـــه تفسير كبير اردو

——:o:——

حضرت امام فخر الدين رازي رحمة الله عليه كى تفسير جس درجه كي كتاب هے ' اسكا اندازه ارباب فن هي خوب كرسكتے هيں اگر آج يه تفسير موجود نه هوتے تو صدها مباحث و مطالب علمه تهے جو همارے معلومات سے بالكل مفقود هوجاتے -

پهلے دنوں ايک فياض صاحب درد مسلمان نے صرف كثير كرکے اسكا اردو ترجمه كرايا تها ' ترجمے کے متعلق ايڈيٹر الهلال كي راے هے كه وه نهايت سليس وسهل اور خوش اسلوب ومربوط ترجمه هے"

لكهائي اور چهپائي بهي بهترين درجه كى هے - جلد اول کے كچهه نسخه دفتر الهلال ميں بغرض فروخت موجود هيں پهلے قيمت دو روپيه تهى اب بغرض نفع عام - ايک روپيه ٨ - آنه كردي گئى هے - درخواستيں : منيجر الهلال - كلكته کے نام هوں -

ميـــرٹهـــه كى قينچـــى

ميرٹهه كي مشهور و معروف اصلي قينچي اس پته سے مليگى
جنرل ايجنسى آفس نمبر ١٥٦ اندركوٹ شهر ميرٹهه

اپ كـو سچے مونـس و غــمخوار كى تـــلاش هے

تو دار السلطنت دهلي کے مشهور و معروف روزانه اخبار

هـــمـــدرد

كي مستقل خريداري فرمائيں' جو ايک اعلى درجه کے روزانه پرچه كي تمام ضروري صفات سے آراسته هونيکے علاوه خالص همدردي ملک و قوم كي سپرٹ سے معمور هے همدرد زندگي كي هر لائن ميں آپ كا تجربه كار مشير ثابت هوگا - هرايک مشكل کے حل كرنے ميں آپكو مدد ديگا ' آپ كا خالي وقت گذرانيكے ليے بهترين سامان تفريح مهيا كريگا - نهايت دلچسپ طريقه سے ضروري معاملات کے باره ميں آپكي معلومات بڑهائيگا ' اور ملک اور قوم كا درد سب کے دل ميں پيدا كرکے هندوستانيوں كو ترقي يافته اقوام كي مجلس ميں سربلند هونيکے قابل بنائيگا ' ان خدمات كو زياده وسعت و سهولت سے انجام دينے كيليے اب همدرد مقبول عام خط نستعليق ميں نكلنے لگا هے - مضمون كي گنجايش دگني سے زياده بڑهنے کے ساتهه قيمت ميں بقدر نصف کے تخفيف كردي گئي هے آپ اپنے هاں كي ايجنسي سے اب روزانه همدرد ايک پيسه في پرچه کے حساب سے خريد سكتے هيں يا ١٢ روپيه سالانه چنده معه محصولڈاک ميں براه راست دفتر سے منگا سكتے هيں

المشـــتهر :—

منيجر اخبار " همدرد " كوچۂ چيلاں دهلى

الهلال كى ايجنسى

هندوستان کے تمام اردو' بنگله' گجراتي' اور مرهٹي هفته وار رسالوں ميں الهـلال پهلا رساله هے' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات كي طرح بكثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايک عمده اور كامياب تجارت کے متـلاشي هيں تو ايجنسي كي درخواست بهيجيے -

منيجر

روغن بيگم بهـــار

حضـرات اهلكار' امراض دماغي کے مبتـلا وگرفتار' وكلا' طلبه' مدرسين' معلمين' مولفين' مصنفين ' كيخدمت ميں التماس هے كه يه روغن جسكا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابهي ديكها اور پڑها هے' ايک عرصے كى فكر اور سوچ کے بعد بهتيرے مفيد ادويه اور اعلى درجه کے مقوي روغنوں سے مركب كر کے تيار كيا گيا هے ' جسكا اصلي ماخذ اطباے يوناني كا قديم مجرب نسخه هے' اسكے متعلق اصلي تعريف بهي قبل از امتحـان و پيش از تجربه مبـالغه سمجهي جا سكتى هے - صرف ايک شيشى ايكبار منگواكر استعمال كرنے سے يه امر ظاهر هو سكتا هے كه آجكل جو بهت طرحكے ڈاكٹري كبيراجي تيل نكلے هيں اور جنكو بالعموم لوگ استعمال بهي كرتے هيں آيا يه يوناني روغن بيگم بهار امراض دماغي کے ليے بمقـابله تمام مروج تيلونكے كهانتک مفيد هے اور نازک اور شوقين بيگمـات کے گيسوونكو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبو دار اور خوبصورت كرنے اور سنوارنے ميں كهانتک قدرت اور تاثير خاص ركهتا هے - اكثر دماغي امراض كبهي غلبۂ برودت كيوجه سے اور كبهي شدت حرارت کے باعث اور كبهي كثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پيدا هو جاتے هيں ' اسليے اس روغن بيگم بهار ميں زياده تر اعتدال كي رعايت ركهي گئي هے تاكه هر ايک مزاج کے موافق هو مرطوب و مقوي دماغ هونيکے علاوه اسكے دلفريب تازه پهولوں كي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهيگا ' اسكي بو غسل کے بعد بهي ضائع نهيں هوگي - قيمت فى شيشى ايک روپيه محصول ڈاک ٥ آنه درجن ١٠ روپيه ٨ آنه -

بٹيكا

بادشاه و بيگموں کے دائمي شباب كا اصلي باعث يوناني مڈيكل سائنس كي ايک نماياں كاميابي يعني -

بٹيكا —— کے خواص بهت هيں ' جن ميں خـاص خـاص باتيں عمر كي زيادتي' جواني دائمي ' اور جسم كي راحت هے' ايک گهنٹه کے استعمال ميں اس دوا كا اثر آپ محسوس كرينگے - ايک مرتبه كي آزمايش كي ضرورت هے -

راما نرنجن تيله اور برنديو انجن تيلا - اس دوا كو ميں نے ابا و اجداد سے پايا جو شهنشاه مغليه کے حكيم تهے - يه دوا فقط همكو معلوم هے اور كسي كو نهيں درخواست پر تركيب استعمال بهيجي جائيگي -

" ونڈر فل كانيهر " كو بهي ضرور آزمايش كريں - قيمت دو روپيه باره آنه -

مسک پلس اور الكٹريک ويگر برسٹ پانچ روپيه باره آنه محصول ڈاک ۹ آنه -

يوناني گرت پاوڈر كا سامپل يعني سر کے درد كي دوا لكهنے پر مفت بهيجي جاتي هے - فوراً لكهيے -

حكيم مسيح الرحمن - يوناني ميڈيكل هال - نمبر ١١٥/١١٣ مچهوا بازار اسٹريٹ - كلكته

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

دهلى [illegible] كا خزانه

(١) [illegible] البيان قرآن شريف - جس پر تيس روپے والى تفسير حقانى كا خلاصه - سيپارہ وندى لغت اعراب چڑهے هوے هيں - هديه مجلد آٹهه روپے غير مجلد ساڑهے چهه روپے

(٢) داستان پاكستان - فاتحہ [illegible] هسپانيه چار جلد قيمت ساڑهے چار روپے

(٣) [illegible] عرب حج کے مكمل حالات - قيمت سوا روپيه

(٤) لباب الاحاديث مسائل اسلام قيمت [illegible] آنے

(٥) اولياے دهلى - بزرگان دهلى کے مسلسل حالات قيمت [illegible] آنے

(٦) [illegible] كلام اقبال - قيمت اٹهاره آنے

(٧) [illegible] تعلقات دنيا ايک افسانے کے پيرايه ميں قيمت [illegible]

(٨) راحت [illegible] مستورات كيليے بيش بها كتاب قيمت [illegible]

(٩) مهر افروز - بيگماتى زبان كى شيرينى سے لبريز قيمت آٹهه آنے

(١٠) اتاليق نسوان دس حصے قابل ديد [illegible] قيمت پانچ روپے

(١١) حامى النسوان - طرز تمدن سے معمور قيمت چهه آنے

(١٢) انقلاب تركى - قيمت ڈيڑهه روپے

(١٣) سكندر نامه فارسى مكمل - قيمت چوده آنے

(١٤) آثار دهلى و دربار دهلى - قيمت چهه آنے

(١٥) طب - اخلاق - ادب - انشا وغيره كى جمله كتب - كتب سركارى و كتب انجمن حمايت الاسلام - كتب تاريخ اسلامى

(١٦) راز و نياز کے كارڈ - [illegible] درجن و ١٢ درجن

(١٧) سراج الاخبار كابل فارسى - دولت عليه [illegible]

[illegible]

جنرل نيوز ايجنسى [illegible]

سوانح احمدی یا تاریخ عجیبہ

یہ کتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوي اور حضرت مولانا مولوي محمد اسمعیل صاحب شہید کے حالات میں ہے - اپ آمي تھے باطني تعلیم شغل برزخ - اور بیعت کا ذکر دیباچہ کے بعد دیا گیا ہے - پھر حضرت رسول کریم صلعم کي زیارت جسمي - اور توجہہ بزرگاں ہر چہار سلسلہ مروجہ ھند کا بیان ہے - صدھا عجیب وغریب مضامین ھین جسمیں سے چند کا ذکر ذیل مین کیا جاتا ہے آپکے گھوڑیکي چوري کي گھاس نہ کھانا - انگریزي جنرل کا عین موقعہ جنگ پر اپکا لشکر میں لے انا - حضوري قلب کي نماز کي تعلیم - صوفي کي جہال معالجونکا اسمیں مبتلا ہونا - سکھونسے جہاد اورانکي لڑائیاں - ایک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بیعت ہو جانا - شیعونکي شکست - ایک ھندو سیٹھہ کا خواب ہولناک دیکھکر اپسے بیعت ہونا - ایک انگریز کي دعوت - ایک شیعہ کا حضرت سرورکا ئنات کے حکم سے اپکے ہاتھہ پر بیعت کرنا - حج کي تیاري اور عیبي آرڈرنکا عدن پہونچانا باوجود آمي ہونیکے ایک پادري کواقلیدس کي مسایل دقیقہ کا حل کردینا سمندر کے کھاري پاني کا شیرین ہوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبہ وغیرہ حجم ۲۲۴ صفحہ قیمت دو روپیہ علاوہ محصول -

دیار حبیب (صلعم) کے فوٹو

گذشتہ سفر حج میں میں اپنے ہمراہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے بعض نہایت عمدہ اور دلفریب فوٹو لایا ہوں - جن میں بعض تیار ہوگئے ہیں اور بعض تیار ہو رہے ہیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیہودہ اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجاے یہ فوٹو چوکھٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوہ خوبصورتي اور زینت کے خیر و برکت کا باعث ہونگے - قیمت في فوٹو صرف تین آنہ - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار ہیں اکٹھے منگانے کي صورت میں ایک روپیہ آٹھہ آنہ علاوہ خرچ ڈاک - یہ فوٹو نہایت اعلی درجہ کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے ہیں - بمبئي وغیرہ کے بازاروں میں مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے جو فوٹو بکتے ہیں - وہ ہاتھہ کے بنے ہوئے ہوتے ہیں - اب تک فوٹو کي تصاویر ان مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نہیں کرسکا - کیونکہ بدوي قبائل اور خدام حرمین شرفین فوٹو لینے والوں کو مرتکب سمجھکر انکا خاتمہ کردیتے ہیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وہاں بہت رسوخ حاصل کرکے یہ فوٹو لئے - (۱) کعبۃ اللہ - بیت اللہ شریف کا فوٹو سیاہ ریشمي غلاف اور اسپر سنہري حروف جو فوٹو میں بڑي اچھي طرح پڑھے جاسکتے ہیں (۲) مدینہ منورہ کا نظارہ (۳) مکہ معظمہ میں نماز جمعہ کا دلچسپ نظارہ اور ہجوم خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کمپ اور مسجد حنیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظارہ (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبہ پڑھنا (۷) جنت المعلی واقعہ مکہ معظمہ جسمیں حضرت خدیجہ حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنہ والدہ حضور سرور کائنات کے مزارات بھي ہیں (۸) جنت البقیع جسمیں اہل بیت و امہات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي اللہ عنہ شہداے بقیع کے مزارات ہیں (۹) کعبۃ اللہ کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوہ صفا و مروہ اور وہاں جو کلام رباني کي آیت منقش ہے فوٹو میں حرف پڑھي جاتي ہے -

دیگر کتابیں

(۱) مذاق العارفین ترجمہ اردو احیا العلوم مولفہ حضرت امام غزالي قیمت ۹ روپیہ - تصوف کي نہایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۲] ہشت بہشت مجموعہ حالات و ملفوظات خواجگان چشت اہل بہشت اردو قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ - [۳] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجودہ حکماے ھند کے باتصویر حالات و مجربات ایک ہزار صفحہ مجلد قیمت ۴ روپیہ [۴] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفہ حضرت مولانا جامي رح قیمت ۳ روپیہ -

(۵) مشاہیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو ہزار صفحہ کي کتابیں اصل قیمت معہ رعایتي ۲ - روپیہ ۸ آنہ ہے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندرہ سو صفحے قلمي کاغذ بڑا سایز ترجمہ اردو قیمت ۶ روپیہ ۱۲ آنہ

منیجر رسالہ صوفی پنڈي بہاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

واٹر بری کا تیار کیا ہوا خوشگوار مچھلی کا تیل

ترکیب سے تیار کیا ہوا مزہ دار مچھلي کا تیل

ڈھیلے اور کمزور رگ و پٹھہ کو طاقتور بنانے اور پھیپڑا کی بیماري اور کھانسي و زکام سے خراب ہوے والے جسم کو درست کرے کے لئے "کاڈ لیور وائل کمپاؤنڈ" یعنے ہمارے یہاں کے تیار کیے ہوئے مچھلي کے تیل سے بڑھکر کوئي دسری دوا نہیں ہے -

ایک بڑي خرابي مچھلی کے تیلوں میں یہ ہے کہ اس سے اکثر لوگوں کو متلي پیدا ہوتی ہے' اور کبھی کم مقدار کا ایک خوراک بھي کھانا ناممکن ہو جاتا ہے

واٹر بري کی کمپاونڈ یعنے مرکب دوا جسکے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ دروئے ملک کي " کاڈ " مچھلی سے تیل نکالکر خاص ترکیب سے اسکے مزہ اور بو کو دور کرکے اسکو " مالٹ ایکسٹراکٹ " و " ہائیپو پھسپھائٹس " و " گلیسرین " و " اورمتکس " (خوشبو دار چیزیں) اور پھیکے " کریوسوٹ " اور " گوئیا کول ") کے ساتھہ ملانے سے یہہ مشکل حل ہو جاتی ہے - کیونکہ " کاڈ لیور وائل " کو اس ترکیب سے بنانے کے سبب سے نہ صرف اوسکی بدمزگی دور ہوگئی ہے بلکہ وہ مزہ دار ہوگیا ہے اور اس سے پھرتي اور پشتائی ہوتي ہے مگر یہ مرکب دوا " کاڈ لیور وائل " کے عمدہ فائدہ کو نہیں روکتی ہے - اسکو بہت عمدہ طور سے بنایا گیا ہے - اور اسکو جاننے والے اور استعمال کرنیوالے لوگ خوب پسند کرتے ہیں - اگر تمہارا جسم شکستہ اور رگ و پٹھے کمزور ہو جائیں جنکا درست کرنا تمہارے لئے ضروري ہو - اور اگر تمہاري طاقت زائل ہو رہے اور تمکو بہت دنوں سے شدت کی کھانسي ہوگئي ہو اور سخت زکام ہوگیا ہو جس سے تمہارے جسم کي طاقت اور اعضاے رئیسہ کی قوت نقصان ہوجانے کا ڈر ہے - ان حالتوں میں اگر تم پھر قوت حاصل کرنے چاہتے ہو تو ضرور واٹر بري کا مرکب " کاڈ لیور وائل " استعمال کرو - اور یہہ اون تمام دواؤں سے جنکو ہم اپنے خریداروں کے سامنے پیش کرسکتے ہیں کہیں بہتر ہے - یہ دوا ہر طرحسے بہت ھی اچھي ہے - یہ دوا پاني و دودھہ وغیرہ کے ساتھہ گھلجاتي ہے' اور خوش مزہ ہونیکے سبب لڑکے اور عورتیں اسکو بہت پسند کرتے ہیں - نسخہ کو بوتل پر لکھہ دیا گیا ہے - قیمت بڑي بوتل تین روپیہ اور چھوٹي بوتل ڈیڑھہ روپیہ -

" واٹر بري " کا نام یاد رکھیے

یہہ سب دوا نیچے لکھے ہوے پتہ پر ملتی ہے :-

ایم - اس - عبد الغنی کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

مسلمان مستورات کی دينی، اخلاقی، مذهبی حالت سنورنيکا بهترين ذريعہ

نهايت عمدہ خوبصورت ايکهزار صفحہ سے زيادہ کی کتاب بهشتي زيور قيمت ۲ روپيہ ساڑهے ۱۰ آنہ محصول ۷ آنہ -

جسکو هندوستان کے مشهور و معروف مقدس عالم دين حکيم الامۃ حضرت مولانا محمد اشرفعلی صاحب تهانوي نے خاص مستورات کی تعليم کے ليے تصنيف فرماکر عورتوں کي ديني و دنياوي تعليم کا ايک معتبر نصاب مهيا فرما ديا هے - يہ کتاب قرآن مجيد و صحاح ستہ (احاديث نبوي صلی اللہ عليہ وسلم) و فقہ حنفی کا اردو ميں لب لباب هے - اور تمام اهل اسلام خصوصاً حنفيوں کيليے بے حد مفيد و نافع کتاب هے - اسکے مطالعہ سے معمولی استعداد کے مرد و عورت اردو کے عالم دين بن سکتے هيں - اور هر قسم کے مسائل شرعيہ اور دنيوي امور سے واقف هو سکتے هيں - اس نصاب کي تکميل کيليے زيادہ عمر اور زيادہ وقت کي ضرورت نهيں - اردو پڑهي هوئي عورتيں اور تعليم يافتہ مرد بلا مدد استاد اسکو بهت اچهی طرح پڑه سکتے هيں - اور جو لڑکياں يا بچے اردو خواں نهيں وہ تهوڑے عرصہ ميں اسکے حصہ اول سے ابجد پڑهکر اردو خواں بن سکتے هيں - اور باقي حصوں کے پڑهنے پر قادر هو سکتے هيں - لڑکيوں اور بچوں کے ليے قرآن مجيد کے ساتهہ اسکی بهي تعليم جاري کردي جاتي هے، اور قرآن مجيد کے ساتهہ ساتهہ يہ کتاب ختم هو جاتی هے (چنانچہ اکثر مکاتب و مدارس اسلاميہ ميں يهی طرز جاري هے) - اس کتاب کو اسقدر قبوليت حاصل هوئي هے کہ اسوقت تک بار بار چهپکر ساتهہ ستر هزار سے زيادہ شائع هو چکي هے - دهلي، لکهنؤ، کانپور، سهارنپور مراد آباد وغيرہ ميں گهر گهر يہ کتاب موجود هے - انکے علاوہ هندوستان کے بڑے بڑے شهروں ميں صدها جلديں اس کتاب کی پهنچ چکي هيں، اور بعض جگهہ مسجد کے اماموں کے پاس رکهي گئي هے کہ نماز کے بعد اهل محلہ کو سنا ديا کريں - اس کتاب کے دس حصے هيں اور هر حصے کے ۹۶ صفحات هيں اور ساڑهے ۳ آنہ قيمت -

حصۂ اول الف با تا - خط لکهنے کا طريقہ - عقائد ضروريہ - مسائل وضو غسل وغيرہ -

حصۂ دويم حيض و نفاس کے احکام نماز کے مفصل مسائل و ترکيب

حصۂ سويم روزہ، زکوۃ، قرباني، حج، منت، وغيرہ کے احکام -

حصۂ چهارم طلاق، نکاح، مهر، ولی عدت وغيرہ -

حصۂ پنجم معاملات، حقوق معاشرت زوجين، قواعد تجويد و قرات -

حصۂ ششم اصلاح و ترديد رسوم مروجہ شادي غمی ميلاد عرس چهلم دسواں وغيرہ -

حصۂ هفتم اصلاح باطن تهذيب اخلاق ذکر قيامت جنت و نار -

حصۂ هشتم نيک بي بيوں کي حکايتيں و سيرت نبوي -

حصۂ نهم ضروري اور مفيد علاج معالجہ تمام امراض عورتوں اور بچوں کا -

حصۂ دهم دنياوي هدايتيں اور ضروري باتيں حساب وغيرہ و قواعد ڈاک -

گيارهواں حصہ بهشتي گوهر هے جسميں خاص مردوں کے مسائل معالجات اور مجرب نسخے مذکور هيں - اسکی قيمت ساڑهے ۷ آنہ - اور صفحات ۱۷۴ هيں - پورے گيارہ حصوں کي قيمت ۲ روپيہ ساڑهے ۱۰ آنہ اور محصول ۷ آنہ هے - ليکن پوري کتاب کے خريداروں کو صرف ۳ روپيہ کا ويلو روانہ هوگا، اور تقويم شرعی و بهترين جهيز مفت نذر هوگا -

بهترين جهيز - رخصت کے وقت بيٹي کو نصيحت حضرت مولانا کا پسند فرمايا هوا رسالہ قيمت دو پيسہ -

تقويم شرعی - يعني بطرز جديد اسلامي جنتري سنہ ۱۳۳۲ھ جسکو حضرت مولانا اشرف علي صاحب کے مضامين نے عزت بخشي هے - ديندار حضرات کا خيال هے کہ آجتک ايسی جنتري مرتب نهيں هوئي قيمت ڈيڑه آنہ -

راقم

فقير اصغر حسين هاشمي - دارالعلوم مدرسۂ اسلاميہ ديوبند ضلع سهارنپور

[۵]

Printed And Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. and Publg. House, 14 Mcleod Street, CALCUTTA.

نمبر ۷ | کلکتہ: چہار شنبہ ۱۹ رمضان ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٥

Calcutta : Wednesday August, 12. 1914.

دولۃ عثمانیہ کا جنگی جہاز :
" ملت "

قیمت فی پرچہ — چار آنہ

" کتاب مرقوم یشهدہ المقربون" (۸۳ : ۱۸)

" في ذالك فلیتنافس المتنا مسون !" [۸۳ : ۲۳]

السحر الحلال في مجلدات الہلال

تو اے کہ محو سخن گستران پیشینی
مباش منکر " غالب " کہ در زمانۂ تست !

(۱) " الہلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہي وقت میں دعوۃ دینیۂ اسلامیۃ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کي تجدید' اعتصام بحبل اللہ المتین کا واعظ' اور وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کي تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیہ ' و فصول ادبیہ ' و مضامین و عناوین سیاسیۂ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے- اسکے درس قرآن و تفسیر اور بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اُردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآني نے تعلیمات الاهیہ کي محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے ' وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید مخالفین و منکرین تک اسکي تقلید کرتے ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں - اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جملہ ' ایک ایک ترکیب ' بلکہ علم طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و نسج بیان اس وقت تک کے تمام اُردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات . اور شریعۃ الالہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا اور حاوي سیاست و احتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپني خصوصیات کے لحاظ سے کوئی قریبي مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام ہندوستان میں پہلي آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکي تمام سیاسي و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کي تلقین کی' اور سیاسی آزادي و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کي بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر ہی اندر ہزاروں دلوں ' ہزاروں زبانوں ' اور صدہا اقلام و صحائف سے اس حقیقت کو معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ ہندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادي و عملی الحاد کے دور میں توفیق الہی سے عمل بالاسلام والقران کي دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا' اور بلا ادنئی مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار مشککین' مذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین' اور تارکین اعمال و احکام' راسخ العتقاد مومن ' صادق العمال مسلم ' اور مجاهد في سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر کے شہر ہیں جن میں ایک نئي مذہبي بیداری پیدا ہوگئی ہے : و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد في سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے' وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و مرحمت خاص ہے -

(۶) طالبان حق و هدایت' متلاشیان علم و حکمت' خواستگاران ادب و انشاء' تشنگان معارف الاهیہ و علوم نبویہ' غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئي نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکي خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتي ہوں- وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے' جن میں سے ہر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے' اور ہر زمانے اور ہر وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے-

(۷) چھہ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتي ہے- فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجي ابتدا میں لگا دی جاتي ہے- ولایتي کپڑے کي جلد ' اعلی ترین کاغذ' اور تمام ہندوستان میں و حید و فرید چھپائي کے ساتھہ بڑي تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلي اور دوسري جلد دوبارہ چھپ رہي ہے- تیسری اور چوتھي جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں - تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھي جلد میں (۱۲۵) سے زاید ہاف ٹون تصویریں بھي ہیں' اس قسم کي دو چار تصویریں بھي اگر کسي اردو کتاب میں ہوتی ہیں تو اسکی قیمت دس روپیہ سے کم نہیں ہوتي -

(۹) با ایں ہمہ قیمت صرف پانچ روپیہ ہے- ایک روپیہ جلد کي اجرت ہے -

چونکہ الہلال کی قیمت بڑھا دیگئی لہذا مکمل جلدوں کی قیمت بجاے پانچ روپیہ کے آٹھہ روپیہ پہلی ستمبر سے تصور کیا جاے

Tel Address:— "Alhilal," Calcutta
Telephone No. 648

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor
Abul Kalam Azad,
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ — ۱۲ — روپیہ
ششماہی — ۶ — ۱۲ — آنہ

نمبر ۷

کلکتہ ، چہار شنبہ ۱۹ - رمضان ۱۳۳۲ ھجري
Calcutta : Wednesday, Augst, 12 1914.

جلد ۵

اعتذار

(۱) یورپ کي منتظر و موعودہ جنگ شروع هوگئي - اسکے متعلق بحث و مذاکرہ اور اعتبار و بصائر کے بکثرت اطراف و مواضیع هیں' جنکو مسلسل لکھنا چاهیے' مگر مجھے ابتک نہ تفصیل لکھنے کي مہلت نہ ملي - ضروري حالات و اخبار درج کردیے گئے هیں تاکہ قاریین کرام کي معلومات کے تسلسل میں انقطاع نہو - آیندہ مقالات افتتاحیہ اسی موضوع پر شایع هونگے - احباب منتظر رهیں -

(۲) الهلال اردو پریس میں پہلا رسالہ ہے جو هفتہ وار رسائل کا صحیح نمونہ پیش کرنا چاهتا ہے - ایک ایسے جرنل کے فرائض صالحہ میں یہ داخل نہیں کہ وہ جنگ وغیرہ کے موقعہ پر تمام خبروں کو اکٹھا کرتا رہے - یہ کام روزانہ اخبارونکا ہے اور اسي لیے ایک روزانہ ضمیمہ شائع کردیا گیا ہے - هفتہ وار رسالے کا کام زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ هفتے بھر کے حوادث و سوانح پر ایک جامع نظر ڈالکے اسکا خلاصہ پیش کردے -

چنانچہ اس لحاظ سے الهلال کي نسبت هم جنگ بلقان کے زمانے کو یاد دلاتے هیں' اور موجودہ جنگ کے متعلق بھي اطمینان دلاتے هیں کہ جیسی معلومات ' جیسے مفید اور بلند مباحث ' جیسي دقیق اور پر از نتائج نظر و نقد ' اور جیسي دلچسپ تصویریں اور مناظر الهلال فراهم کریگا ' انشاء اللہ تعالی وہ اسکے معیار و درجہ سے کمتر نہیں بلکہ بلند تر هي هونگے -

تذکار ماہ مقدس !

(۱) هم نے گذشتہ اشاعت میں وعدہ کیا تھا کہ آیندہ اشاعت میں ماہ رمضان المبارک کے متعلق غیر معمولی تعداد میں مضامین مرتب کرنے کی کوشش کرینگے - چنانچہ اس نمبر میں اکثر ابواب اسی کے مذاکرات و مباحث پر مشتمل هیں -

(۲) ان مضامین کی کثرت کی وجہ سے تصاویر کی گنجایش نہ نکل سکی - پچھلی چند اشاعتیں بھي تصاویر کے اعتبار سے قلیل البضاعۃ تھیں - همیں اسکا خیال ہے - آیندہ اشاعت میں ان سب کی تلافي کردي جائیگی' اور اسکا تقریباً هر باب مصور هوگا - تقریباً بیس پچیس تصویریں ترتیب دي جارهی هیں - اور بعض مرقع علحدہ بطور ضمیمہ کے آرٹ پیپر پر چھپ رہے هیں - علے الخصوص جنگ یورپ کے متعلق -

(۳) مگر احباب کرام کو بھی توجہ کرنی چاهیے کہ قیمت کے اضافہ کے بعد بقیہ روپیہ کا بھیجدینا هم نے انکے ذمے چھوڑ دیا ہے - اپنے طرف سے سعي نہیں کي - پس جن حضرات نے ابتک توجہ نہ کي هو وہ توجہ فرمائیں - دفتر الهلال روپیہ پیسے کیلیے بار بار اصرار کرنے کا عادي نہیں ہے -

روزانہ ضمیمہ

—:*—

مقامي پبلک کے اصرار سے مجبور هوکر دفتر الهلال نے ایک روزانہ ضمیمہ شایع کرنا شروع کردیا ہے - محض روزانہ تار برقیوں کا ترجمہ عین وقت پر شایع کرنا مقصود تھا لیکن ضمناً جنگ کے متعلق ضروري مباحث و مضامین بھي درج کیے جاتے هیں

(۱) رائل سائز کے چار صفحوں پر شائع هوتا ہے - في صفحہ چار کالم -

(۳) کلکتہ سے لیکر بنارس تک کیلیے یہ ضمیمہ یکساں مفید ہے-

(۴) صوبۂ بہار کے تمام شہروں نیز مظفر پور' مرزا پور' اور بنارس وغیرہ کیلیے ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو منگواکر متفرق فروخت کریں - معقول کمیشن قرار دیا گیا ہے -

تار کا پتہ ۔ اورشہ

نواب ڈھاکہ کي سرپرستی میں

—:•:—

یہ کمپنی نہیں چاہتي ہے کہ ہندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رہیں۔اور ملک کي ترقي میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں ۔

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگي جسمیں گنجي تیار ہوگي جس سے روزانہ ۲۵روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنـي ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروري ہیں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتي ہے ۔ کام ختم ہوا ۔ آپ روا نہ کیا اور اُسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ هي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

—:•:—

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں نے حال میں اورشہ نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجھے اُن چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ہے -

مس کشم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتي ہوں کہ میں ۹۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

نواب نصیر الـــممالک مرزا شجاعـــت علی بیگ قونصـــل ایـران

—(•)—

اورشہ نیٹنگ کمپني کو میں جانتا ہوں - یہ کمپني اس وجہ سے قائم ہوئي ہے کہ لوگ صنعت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھي کام کررهي ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتي ہے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتي ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکي مدد کریں -

---

آنریبل جسٹس سید شرف الدین - جج ہائیکورٹ کلکتہ

میں نے اورشہ نیٹنگ کمپني کي بنائی ہوئي چیزونکو استعمال کیا اور پائیدار پایا - دیکھنے میں بھی خوبصورت ہے - میں امید کرتا ہوں کہ بہت جلد اس کمپني کي سرپرستی ایسے لوگ کرینگے جنسے انکے کام میں وسعت ہو -

---

ہزاکسیلنسی لارڈ کارمائیکل گورنر بنگال کا حسن قبول

آنکے پرائیوٹ سکریٹري کے زباني -

آپنے اپني ساخت کي چیزیں جو حضور گورنر اور انکي بیگم کے لیے بھیجا ہے وہ پہونچا - ہزاکسیلنسي اور حضور عالیہ آپکے کام سے بہت خوش ہیں اور مجھکو آپکا شکریہ ادا کرنے کہا ہے -

برانچ — سول کورٹ روڈ ٹنگائیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

اورشہ نیٹنگ کمپنی ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

طرح بحر ابیض میں بھی جنگ شروع ہو جاتی' اور اسطرح برطانی بیڑہ کی طاقت کو دو ٹکڑوں میں بٹ جانا پڑتا -

لیکن اب بحر ابیض پر سکون رہیگا اور بحر شمالی میں فرانسیسی اور برطانی' دونوں بیڑے جرمن بیڑے کے مقابلے میں صف آرا ہونگے -

آسٹریا اور جرمنی دونوں مشترکہ طور پر جنگ میں شرکت کے لیے اطالیا پر دباؤ ڈال رہے ہیں لیکن ابھی تک اسکی طرف سے ناطرفداری ہی پر اصرار ہے -

(الوالعزم جرمنی)

جرمنی کی انجام اندیشی کی خواہ داد نہ دیجاے' مگر اسکی اسکندرانہ حوصلہ مندی اور اولو العزمانہ نپولین فرمائی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے - ایک طرف تو وہ بلجیم کو تاراج کررہی ہے' دوسری طرف فرانس سے معرکہ آرا ہے' تیسری طرف مشرقی یورپ کے عفریت (روس) سے پنجہ آزما ہے' چوتھی طرف سب سے بڑی طاقت یعنی انگریزی بیڑے پر بے باکانہ حملہ آور ہے - پھر لطف یہ کہ ہر جگہ فاتحوں اور حاکموں کی طرح ہجوم و اقدام ہے' نہ کہ دفاع و جواب ! !

حقیقت یہ ہے کہ خواہ نتیجہ کچھ ہی نکلے' لیکن تاریخ قرون جدیدہ میں اولوالعزم اور فرد همت جرمنی کی بے جگری ہمیشہ عظمت و شرف اور تکریم و احترام کے ساتھ یاد کی جائیگی - اس نے اس تاریخی صداقت کو پھر زندہ کردیا کہ اصلی طاقت دل و دماغ کی طاقت ہے' اور اصلی قوت جذبات و حسیات کی ہے - آہن پوش جہازوں سے بڑھکر همت کو قوی ہونا چاہیے - اور فیمتی توپوں کی کثرت کی جگہ عزم و ارادے کی فضاء میں وسعت درکار ہے !

(بحر شمالی کا معرکہ زار)

بحر شمالی میں جسقدر مناوشات ہوے ہیں' انمیں ابتک دونوں فریق برابر رہے - اگر جرمنی کا جہاز کوانیجن غرق ہوگیا ہے تو انگلستان کا ایمفن بھی ڈوبا ہے - کوانیجن کے علاوہ جرمنی کے دو کروزر اور ایک زیر آب کے غرق ہونے کی بھی اطلاع دی گئی ہے - لیکن جس زمانہ میں " ١٩ جہازوں کی گرفتاری" اور جرمن بیڑے کے فرار ہونے کی بے بنیاد خبریں شائع ہورہی ہوں اس زمانے میں ان غیر سرکاری تاروں کا کون اعتبار کرسکتا ہے ؟ لیکن اگر یہ تسلیم کرلیا جاے کہ جرمنی کے دو کروزر اور زیر آب غرق ہوگئے - تب بھی جرمنی کی بلند همتی کی داد دینا پڑیگی - کیونکہ با ایں ہمہ اس نے پھر ۹ ماہ حال کو برطانی اسکوئڈرن پر حملہ کردیا ہے - اگرچہ کہا گیا ہے کہ یہ حملہ ناکام رہا اور خود جرمنی کی ایک زیر آب کشتی غرق ہوگئی -

(جرمنی اور فرانس)

اس هفتہ جرمنی اور فرانس میں بحری اور بری' دونوں قسم کی جنگیں ہوئیں - ریوٹر کے تمام تاروں کا خلاصہ یہ نظر آتا ہے کہ مجموعی حیثیت سے دونوں قسم کی جنگوں میں جرمنی ہی کو شکست ہوئی' مگر اصلیت یہ ہے کہ ہندوستان میں بیٹھکر فتح و شکست کی صحیح خبروں کا معلوم کرنا اب تقریباً محال ہوگیا ہے - کیونکہ کوئی خبر بغیر سرکاری نگرانی کے نہیں آ سکتی - حتی کہ اسٹیسمین وغیرہ کی پچھلی خاص ڈاک بھی بمبئی میں روک لی گئی کہ کہیں حکومت کے عظمت خلاف کوئی خبر اسمیں نہ دیدی گئی ہو -

بحری جنگ کے متعلق ریوٹر الجزائر سے تار دیتا ہے کہ فرانسیسی بیڑے نے پینتھر نامی جرمن کروزر کو غرق کر دیا - ڈیلی کرانکل نے جوش مسرت میں اپنے نامہ نگار پیرس کی روایت پر اتنا اضافہ اور کر دیا ہے کہ "کوبین" اور "بریسلا" نامی جرمن جہازونکو فرانس نے گرفتار کر لیا ہے - لیکن تھوڑے ہی دیر کے بعد اسکی تغلیط کرنی پڑی' کیونکہ یہ دونوں جہاز اسوقت تک اپنے اصلی مالک کے قبضہ میں بدستور مصروف جنگ و پیکار ہیں !

السیس اور لورین فرانس کے دو صوبے ہیں جن پر جرمنی نے سنہ ۷۰ کی جنگ میں قبضہ کرلیا تھا' لیکن اعلان کیا گیا ہے کہ فرانسیسی پیشقدمیاں اس طرف کامیاب ہوئیں' اور جرمنی کے استحکام سے پہلے فرانس کو بڑھنے کا موقعہ ملگیا -

لورین میں فرانسیسی فوج نے " ول " اور " موانیوک" پر قبضہ کرلیا ہے - الٹکرچ میں بھی وہ داخل ہوگیا - فرانس نے الٹکرچ میں فرانسیسی فوج کی " حیرت انگیز همت مردانہ " کی خود ستایانہ داد دی ہے -

(روس و جرمنی)

روس اور جرمن فوجیں بھی اس هفتہ باہم معرکہ آرا رہیں - سینٹ پیٹرسبرگ کے ایک مبہم و مجہول تار سے معلوم ہوتا ہے کہ روس اور جرمنی کا کسی خاص مقام پر باہم مقابلہ ہوا مگر جرمن فوج کو شکست ہوئی' اور وہ بہت سے گاؤں جلا کے پیچھے ہٹگئی ہے -

لیکن لندن سے ۷ - اگست کا چلا ہوا ایک تار مظہر ہے کہ روس کے نقصانات بہت شدید ہیں' اور جرمنی کی سوار فوج نے وربیلن کے قریب مقام کبرٹی پر حملہ کر دیا ہے -

(آسٹریا اور روس)

آسٹریا نے سرویا پر حملہ موقوف کرکے اپنی تمام قوت کا رخ روس کی طرف پھیر دیا تھا' مگر سرویا اور جبل اسود (مانٹی نیگرو) کے اتحاد نے پھر اسطرف متوجہ کردیا ہے - آخرین خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ سروی فوج اسوقت وسی گرد اور سنجک کوئی بازار پر قابض ہوگئی ہے -

علی ہذا جبل اسود کی فوج نے بحر ایڈریاٹک کے ایک ساحلی شہر اسپیزا نامی اور اسکے قرب و جوار کے اور دو شہروں پر بھی قبضہ کرلیا ہے - ادھر آسٹریا نے بھی کئی بار دریاے ڈینیوب کو عبور کرنے کی کوشش کی' اور گو اسمیں کامیابی نہ ہوئی مگر جبل اسود کے بندرگاہ انٹی وری پر گولہ باری شروع کردی ہے' جس کا آغاز جنگ میں اس نے محاصرہ کرلیا تھا -

روس اور آسٹریا کے متعلق سب سے آخرین اور سب سے زیادہ قابل ذکر خبر یہ ہے کہ روسی فوج رادسی اسٹائر کی راہ سے آسٹریا کی قلمرو میں داخل ہوگئی ہے -

(تغیرات تازہ)

١١ - اگست کے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کے موجودہ نقشہ میں عنقریب ایک خاص تغیر ہونے والا ہے - سرویا نے جرمنی کے مقابلہ میں بھی اعلان جنگ کردیا ہے - آسٹریا فرانسیسی سرحد پر نہایت سرعت کے ساتھ فوجی تیاریاں کررہا ہے - جاپانی بیڑا بھی امیر البحر ڈیوا (Deum) کے زیر کمان دریا میں آ گیا ہے اور عجب نہیں کہ اتحاد کی طرف سے جرمنی اور آسٹریا کے جہازوں پر حملہ آور ہو یا اس وقت جنگ میں حصہ لے' جب بحر ہند یا بحر ابیض پر حملہ کیا جاے -

آسٹریا اور انگلستان کے تعلقات ہنوز منقطع نہیں ہوے ہیں - لیکن اگر منقطع ہوگئے اور اطالیا کو بھی جرمنی کے انذار و تہدید یا قوم کے اصرار و ضد سے میدان جنگ میں اترنا پڑا' تو جنگ کا نقشہ اس نقشہ سے بالکل مختلف ہوجائیگا جو تمام دنیا بلکہ خود جرمنی اور آسٹریا جنگ سے پہلے اور آغاز جنگ کے وقت سمجھتی تھی -

(شعاع امید)

موجودہ دولہ عثمانیہ کی حکومت جس حسن تدبیر اور سیاست و حکمت جنگی کا نمونہ ابتدا سے پیش کررہی ہے' وہ تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہیگا -

دول عظمی کے طرف سے باہمی اعلان جنگ ہوتے ہی دولۃ علیہ کے آلات عمل میں ایک نئی حرکت شروع ہوگئی تھی اور تمام یوروپین سرحدوں پر جنگی طیاریوں کا حکم دیدیا گیا تھا - اب ١١ - اگست کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ترک طیاریوں سے گذر کر اقدام و عمل کے میدان میں پہنچ گئے ہیں یعنی دیدی اغاچ کے قریب بلغاری قلمرو کے اندر عثمانی فوجیں جمع ہورہی ہیں -

ظهر الفساد فی البر و البحر بما کسبت أیدی الناس !

هفتہ جنگ

خون اور گوشت کا کھیل جو دنیا کی شریر روحوں اور خباثت و درندگی کی پیدا کی ہوئی قوتوں کے درمیان شروع ہوا ' پوری سرعت اور تیزی کے ساتھہ جاری ہے - خون کی پیاس جو سرخ سمندروں کی تلاش میں بھڑکی ' اور ہلاکت کی بھوک جو انسانی لاشوں کی ڈھونڈھ میں نمودار ہوئی ' اپنی تلاش میں سرگرم اور اپنی جستجو میں بدستور غرق ہے - آگ کے شعلے سمندروں کے اوپر تنور کی چھت کی مانند دکھائی دے رہے ہیں ' اور لہو کی بدلیوں سے زمین کی فضا چھپ گئی ہے - یہ سب کچھہ ہوا اور ہو رہا ہے ' اور بجلی کی چمک کی طرح اس آتشیں اور خونیں تماشے کے پردے بدلے جا رہے ہیں - تاہم اب تک خونریزی کا حلق تشنہ اور بربادی اور موت کا معدہ خالی ہے - یہ شعلے چولہے کی ابتدائی حرارت کی چنگاریاں ہیں ' اور یہ طوفانوں اور موجوں کا نمود آنے والے وقت کیلیے مثل چھوٹی چھوٹی لہروں کے ہے جو اپنے عقب کے شور و شر کا پیغام لاتے ہیں - پس زمین پر افسوس اور اسکے رہنے والوں پر ماتم ' کیونکہ شیطان آ گیا ' اور خدا کی رحمت اور انسان کی محبت کا دور ختم ہوا - اب تمدن کی تعمیر اور علم و تہذیب کی آبادی کی جگہ ہلاکتوں کے احاطہ اور بربادیوں کے تسلط کا قصد ہم سنائیں گے - آج اس داستان وحشت کا پہلا ہفتہ ہے -

(جنگ کا پہلا ہفتہ)

آغاز جنگ پر ایک ہفتہ سے زیادہ وقت گذر گیا مگر ہنوز وہ اپنی پہلی منزل سے آگے نہیں بڑھی - اسوقت تک کوئی لڑائی ایسی نہیں ہوئی ہے جسکو صحیح معنوں میں اس خونخواری کی سب سے بڑی ٹکر کا " معرکہ " کہا جاسکے -

(بلجیم کا ثبات)

جنگ کی یہ سست رفتاری بظاہر اسلیے ہے کہ بعض امور بالکل خلاف توقع و قیاس پیش آگئے - بلجیم نے ان سرحدوں کے استحکام و تحصین کی طرف بہت کم توجہ کی تھی جو جرمنی کی سرحدوں سے ملحق ہیں - اسلیے خیال کیا گیا تھا کہ اپنی کمزوری سے مجبور ہو کر وہ جرمن فوج کو راستہ دیدیگا ' اور اگر اس نے روکا تو جرمنی کا محض ایک ابتدائی حملہ اسکی راہ صاف کردیگا -

مگر دونوں خیال غلط نکلے - نہ تو بلجیم نے جرمن فوج کو گزرنے دیا ' اور نہ وہ جرمن فوج کی سخت کوشش کے باوجود اب تک مغلوب ہوا ہے - جرمنی کی پیشقدمی لیج تک آ کے رک گئی ہے جو بلجیم کا سب سے بڑا مستحکم اور قلعہ بند دروازہ ہے -

آخرین خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کی فوج لیج کے اندر داخل ہوگئی لیکن قلعے اسوقت تک غیر مسخر ہیں - جرمنی نے دھمکی دی ہے کہ اگر قلعہ بند فوج نے اپنے آپ کو حوالے نہ کیا تو شہر جلا کر خاک سیاہ کردیا جائیگا - لیکن اسکا جواب یہ ملا کہ مزید بلجین فوج لیج کی طرف پیشقدمی کر رہی ہے -

(اطالیا کا تخلف عہد)

ادھر تو بلجیم نے خلاف امید استقامت دکھائی - اُدھر اطالیا نے باوجود ایک بار اعانت کا علانیہ وعدہ کرلینے کے کھلم کھلا ناطرفداری کا اعلان کردیا ' اور اسٹریا اور جرمنی کی شرکت پر آمادہ نہ ہوئی - مسیحی مذہب میں ممکن ہے کہ حفظ میثاق اور وفاے عہد کی اخلاقی عزت تسلیم کی گئی ہو ' لیکن مسیحی اقوام میں تو من حیث القوم نقض عہد سے زیادہ کوئی شے آسان نہیں - انکے عہد و میثاق تار عنکبوت ہیں جنمیں اپنے کمزور حریف کو تو گرفتار کر لیا جاتا ہے ' پر خود کبھی نہیں گرفتار ہوتے -

اسلیے جو دنیا یہ دیکھہ چکی ہے کہ علم و تمدن کی چھہ علمبردار سلطنتوں نے دولۃ عثمانیہ کے بقاے رقبۂ حکومت کا وعدہ کیا تھا مگر بزرگ ترین مسیحی حواری سینٹ پیٹر کی طرح " تین بار مرغ کی بانگ دینے سے پہلے " اس سے منہہ موڑ لیا تھا - اسکے لیے یہ بات ذرا بھی تعجب انگیز نہوگی کہ انھی چھہ سلطنتوں میں سے ایک سلطنت نے پھر اسی فعل کا تنہا اعادہ کیا ہے جسکو وہ سب کی معیت میں کرچکی تھی - اور باوجود باہمی مفاہمت میں شریک ہونے کے اپنے ساتھیوں کی اعانت سے انکار کردیا ہے !

تاہم یہ خلش ضرور پیدا ہوتی ہے کہ اطالیا نے ایسا کیوں کیا ؟

بہت کم نظریں اسکی تہہ تک پہنچی ہونگی ' مگر آؤ ہم اس عقدہ کو حل کریں !

انگلستان کی پالسی یہ ہے کہ اس نے اپنے تمام حریفوں میں سے مقابلہ کے لیے صرف جرمنی کو انتخاب کیا ہے اور بقیہ کے ساتھہ مقابلہ کے بدلے مصالحت کر رہا ہے - اس نے اپنے حریفوں کے منہہ خوان یغما (عالم اسلامی) کے لقموں سے بند کردیے - مراکش فرانس کو دیدیا اور اسکے مقابلہ میں مصر کا میدان اپنے لیے صاف کیا - ایران کو روس کے پیروں تلے ڈالدیا تاکہ وہ اسے روندے ' اور اسکے خون سے اپنے ہضم و استعمار کی پیاس بجھاے -

اطالیا اگرچہ اسکی حریف نہ تھی مگر اسکے حریف (جرمنی) کی حلیف ضرور تھی - انگلستان نے چاہا کہ اسے بھی اپنے ساتھہ ملا لے اور اتحاد ثلاثہ کے مقابلے میں مفاہمت کی قوت کو اختلاف و تفرقہ ڈالکر ضعیف کر ڈالے - اسلیے وہ الحاق طرابلس میں اسکا دست و بازو بنگیا ' اور اس قزاقانہ دستبرد میں معاون ہوا جو تاریخ انسانیت میں ہمیشہ موجودہ عہد کی سب سے بڑی قومی بد اخلاقی تسلیم کی جائیگی -

مصر اگرچہ دولۃ عثمانیہ کا ایک جزء تھا مگر اسے ناطرفدار قرار دیکے عثمانی فوج کو طرابلس جانے سے روکدیا گیا - پھر جب یہ تدبیر کارگر نہ ہوئی تو جنگ بلقان شروع کرائی گئی اور کامل پاشا کے ذریعہ طرابلس کو اندرونی خود مختاری دلوا دی - اسکے بعد جب اطالیا نے الحاق طرابلس کا اعلان کیا تو سب سے پہلے انگلستان ہی نے لبیک کہا اور اسے باقاعدہ تسلیم کرلیا ! اگر انگلستان ایسا نہ کرتا تو اٹلی کبھی بھی کامیاب نہوتی -

پس اطالیا کی موجودہ ناطرفداری ان گراں بہا احسانات کا احسانمندانہ معاوضہ ہے ' اور ایسا ہونا ناگزیر تھا - جس انگلستان نے اُسکی خاطر تاریخ عالم کی ایک یادگار قزاقی کو جائز رکھا ' جس انگلستان نے اٹلی کی خاطر دولۃ عثمانیہ کی نئی دستوری قوت کو عین تولید و نشئۃ کے عہد میں پامال کردیا ' جس انگلستان نے اسکے لیے مصر کا راستہ مسدود کرنے میں کچھہ پروا نہ کی کہ وہ ابتک قانوناً عثمانی ملک اور ایک ترکی مقبوضہ ہے ' اور پھر جس انگلستان نے جنگ بلقان کی فرصت دلا کر اُسے سخت مایوسی اور ہراس کے عالم میں طرابلس دلادیا ؛ یہ کیسے ممکن تھا کہ اُسکے آگے خیرہ چشمی کے ساتھہ وہ حریفانہ بڑھتی ' اور اسقدر جلد اپنے فوائد کے سب سے بڑے خداوند سے بغاوت کرتی ؟

اطالیا کی علحدگی نے بحری جنگ کا نقشہ بدلدیا - اطالیا بحیرۂ ایڈریاٹک کی طرح بحر ابیض (میڈیٹیرینین) کی بھی طاقت بنگئی ہے - پس وہ ناطرفدار نہ ہوجاتی تو بحر شمالی کی

میں آکر اسکے آگے جھک جائیں - خدا کے رشتے کی کوئی زنجیر انکے پائوں میں نہیں رہی ' کیونکہ نفس و شیطان کی غلامی کے طوق انکی گلوں میں پڑگئے ہیں :

انا جعلنا فی اعناقہم اغلالاً فہی الی الاذقان فہم مقمحون (۳۸ : ۸)

ہم نے گمراہی اور شیطان کی غلامی کے طوق انکی گردنوں میں ڈالدیے جو انکی ٹھڈیوں تک آگئے ہیں اور انکے سر پھنس کے رہگئے ہیں ؟

پس انکی فطرت کو عبودیۃ الہی سے کچھہ اسطرح کی اجنبیت ہوگئی ہے کہ اگر ایک لمحہ اور ایک دقیقہ بھی اسکی عبادت و ذکر میں بسر کرنے کے لیے کہا جاتا ہے ' تو انہیں ایسا معلوم ہوتا ہے ' گویا کسی بڑی ہی سخت مصیبت اور بڑے ہی جانکاہ عذاب میں پڑگئے ہیں - حالانکہ اصلی عذاب کی انہیں خبر نہیں جسمیں واقعی پڑنے والے ہیں اور جو واقعی سخت و جانکاہ ہے :

قل افا نبئکم بشر من ذلکم ؟ النار ' وعدہا اللہ الذین کفروا ' و بئس المصیر ! (۲۲ : ۷۰)

اے پیغمبر انسے کہدے کہ تمہیں ذکر الہی سے بڑی ہی تکلیف ہوتی ہے لیکن اس سے بھی بڑھکر ایک مصیبت کی تمہیں خبر دوں جو آنے والی ہے ؟ آتش دوزخ ! جسکا خدا نے منکروں سے وعدہ کیا ہے اور جو بڑا ہی برا ٹھکانا ہے !

انکی فطرۃ پر شدت عصیان اور استغراق ضلالت و فساد سے ایک ایسی تاریکی چھا گئی ہے جو نور ایمان سے نکلی مغائر ہے اور اسکے ساتھہ عبودیۃ الہی کا نور جمع نہیں ہوسکتا - پس نماز سے بھی اسے انکار ہے اور روزہ کی بھی اسے توفیق نہیں - شریعت کے تمام حکموں کو اس نے چھوڑ دیا ہے اور اسکی زندگی یکسر ابلیسی ہوگئی ہے جسمیں خدا پرستی کیلیے چند گھڑیاں اور چند منٹ بھی نہیں ہیں :

اولائک الذین طبع اللہ علی قلوبہم و سمعہم و ابصارہم ' و اولائک ہم الغافلون (۱۲ : ۱۰۹)

یہ وہ لوگ ہیں کہ خدا نے انکے دلوں ' انکے کانوں ' اور انکی آنکھوں پر مہر لگادی ہے اور یہ وہ ہیں کہ غفلت میں گم ہوگئے ہیں !

(امراء فساق و روساء فجار)

پس رمضان المبارک میں ایک گروہ تو تارکین صیام کا ہے جنکے لیے ماہ مقدس کی برکتوں میں کوئی حصہ نہیں رکھا گیا ' اور جن کی نفس پرستی پر روزہ رکھنا بہت ہی شاق گذرتا ہے - ان میں ایک جماعت امرا و روساء کی ہے جو فسق و فجور کی تاریکی میں ایسے کھوے گئے ہیں کہ تقوی اور احتساب کی ایک ہلکی سی شعاع بھی انکے سیاہ خانۂ عمل پر نہیں پڑتی ' اور استغراق لہو و لعب اور انہماک شہوات و لذات نے انہیں بالکل اپنی طرف مشغوف کر لیا ہے - روزہ کی اصل صبر اور تقوی ہے - صبر کی حقیقت یہ ہے کہ خواہشوں میں ضبط و تحمل پیدا ہو اور کسی مقصد اعلی کیلیے شدائد اور تکالیف برداشت کی جائیں - پس اسکے لیے ضبط و تحمل کی ' ایثار و احتساب کی ' اتقاے روح اور طہارت نفس کی ضرورت ہے ' مگر انکا نفس شریر اپنی بہیمی خواہشوں میں اسدرجہ بے قابو ہوگیا ہے کہ وہ تکلیف اور ایثار کا متحمل نہیں ہوسکتا - انکی طبیعت خواہشوں کی غلام ہے اور نفس پرستیوں کی عادی ہوگئی ہے - پس وہ ایک گھنٹہ بھی ضبط جذبات و تحمل نفس کے ساتھہ بسر نہیں کرسکتے -

وہ ماہ مقدس جو نزول سعادت کی یادگار تھا ' جو مومنوں کیلیے نیکیوں اور خدا پرستیوں کا سرچشمہ تھا ' جو ہمیں تحمل مصائب اور مرضات الہیہ کی راہ میں ایثار نفس کی تعلیم دیتا تھا ' آتا ہے اور گذر جاتا ہے ' پر انکے اعمال شیطانیہ اور افعال خبیثہ میں رائی برابر بھی تبدیلی نہیں ہوتی - پھر ان میں کتنے ہی ہیں جو عین رمضان المبارک کے اندر شرب خمر اور زنا و فسق میں چارپایوں اور حیوانوں کی طرح ڈوبے رہتے ہیں ' اور ماہ مقدس کی برکتوں کی جگہ آسمانی لعنتوں کی انپر بارش ہوتی ہے !

حدیث شریف میں تو آیا ہے کہ " اذا دخل شہر رمضان فتحت ابواب الجنۃ و اغلقت ابواب النار و صفدت الشیاطین " (رواہ البخاری) جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو نیکیوں کے بہشتی دروازے کھل جاتے ہیں ' برائیوں کے جہنمی دروازے بند ہو جاتے ہیں ' اور ارواح شریرہ و شیطانیہ کا عمل باطل ہوجاتا ہے - لیکن انکی حالت اسکے بالکل برعکس ہے - انکے لیے جہنمی دروازے اور زیادہ وسعت کے ساتھہ کھل جاتے ہیں ' اور ارواح شریرہ کا تسلط انپر اور زیادہ سخت ہو جاتا ہے - و من یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطاناً فہو لہ قرین (۴۳ : ۳۵)

(حلقۂ شیاطین و مجمع ابالسہ)

انکے وہ مصاحب اور ندیم جو ہر وقت ذریۃ شیطانی کی طرح انکے اردگرد رہتے ہیں ' اور انکے وہ عمال و حکام جو خدا کی طرح انہیں پوجتے اور مشرکوں کی طرح انکے آگے زمیں بوس ہوتے ہیں ' یہ سب کچھہ دیکھتے ہیں ' مگر شیطان نے انکی زبانوں پر مہر لگادی ہے اور انسان کی بندگی کی خباثت نے خدا کا خوف انکے دلوں سے محو کر دیا ہے - پس ان میں سے کسی کی بھی زبان نہیں کھلتی کہ حق و معروف کی صدا بلند کرے ' اور گونگا شیطان نہ بنے جو ایمان کی موت اور خدا پرستی کا خاتمہ ہے -

(فتنۂ علمـاء سوء)

پھر اس سے بھی بڑھکر ماتم انگیز منظر یہ ہے کہ ان امراء فاسقین و رؤساء فاجرین کے حاشیہ نشینوں اور وابستگان دولت کی فہرست میں بہت سے علما و صوفیا کے نام بھی نظر آتے ہیں ' جو اپنے تئیں مسند نبوت کا جانشین اور فضائل رسالت کا وارث حقیقی سمجھتے ہیں ' اور اپنے اتقا و تقدس کے دامنوں کو ہزاروں انسانوں سے سنگ اسود کی طرح بوسہ دلاتے ' اور اپنے بڑے بڑے دامنوں کی عباؤں کو عہد مسیح کے فریسیوں اور صدوقیوں کی طرح غرور فضیلت و کبر تقدس سے حرکت دیتے ہیں !

انکو اپنی مشیخت و پیشوائی کا بڑا ہی گھمنڈ ہے - وہ جب اپنے مریدوں اور معتقدوں کے جمگھٹے میں تسبیح مکر و سجادۂ زور کے ساز و سامان فریب کے ساتھہ بیٹھتے ہیں تو کسی طرح خدا کی الوہیت اور رسولوں کی قدوسیت سے اپنے تقدس و بزرگی کو کمتر نہیں سمجھتے - مگر حقیقت یہ ہے کہ انکا وجود شریعت کی توہین اور دین الہی کی سب سے بڑی تذلیل ہے - قوم کا بد تر سے بدتر اور جاہل سے جاہل گروہ بھی ان خلفاء شیاطین و نائبین ابلیس لعین سے زیادہ نیک اور زیادہ راستباز ہے - کیونکہ یہ علماء سوء ہیں ' اور انکے فتنہ سے بڑھکر قوم کیلیے کوئی فتنہ نہیں - ہواء نفس انکی شریعت ہے ' درہم و دنانیر انکا قبلہ ہے ' نفس و شیطان انکا معبود ہے ' اور طلب جاہ و مال انکا ذکر و فکر ہے - چونکہ انکو امراء فساق اور روساء فجار کے دربار سے بڑے بڑے وظائف و مناصب ملتے ہیں اور نذر و نیاز کی فتوحات کا پیہم سلسلہ جاری رہتا ہے ' اسلیے انکی زبانیں گونگی ہوگئی ہیں ' اور اپنے منصبوں اور تنخواہوں اور نذر و نیاز کی لعنت کے بند ہوجانے کے خوف سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ایک لفظ بھی اپنی زبان سے نہیں نکالتے - وہ اپنی آنکھوں سے رمضان المبارک کی توہین کا تماشہ دیکھتے ہیں اور چپ

۱۹ - رمضان ۱۳۳۲ هجري

ماہ مقـــدس

اور جمـــاعـــة هـــاے ثـــلاثه

قران کریم نے اعتقاد و اعمال اور تعلق الهي کے لحاظ سے انسانوں کو تین جماعتوں میں تقسیم کردیا ہے :

فمنهم ظالـــم لنفسه ' و منهم مقتصد و منهم سابق بالخيرات باذن الله - ذالک هو الفضل الكبير (۳۵ : ۳۲)	پس اُن میں سے ایک گروہ تو احکام الهي سے سرتابی کرکے اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے - ایک گروہ درمیاني حالت میں ہے' اور ایک ایسا بھی ہے کہ خدا کے حکم سے نیکیوں کے کرنے میں آگے بڑھا ہوا ہے -

سو یہ آخري حالت خدا کا بہت هی بڑا فضل ہے جو وہ اپنے بندوں پر کرتا ہے !

فی الحقیقت انسان کے اعمال و اخلاق کی یہ ایک ایسي جامع اور قدرتي تقسیم ہے' جسکي صداقت هر حیثیت اور هر پہلو سے دیکھي جاسکتي ہے' اور نیکي کے کار و بار کا کوئي میدان ایسا نہیں ہے جہاں یہ تین گروہ نظر نہ آتے هوں - ماہ رمضان المبارک کے احترام و تعظیم اور حکم صیام کی تعمیل کے لحاظ سے بھی غور کرو تو آج هم میں یہ تینوں گروہ موجود هیں - ایک گروہ تارکین صیام کا ہے جو روزہ رکھتا هي نہیں - دوسرا صائمین کا ہے جو روزہ تو رکھتا ہے پر افسوس کہ اسکي حقیقت اپنے اوپر طاري نہیں کرتا - تیسرا گروہ اُن مومنین صالحین کا ہے' جنھوں نے روزہ کي اصلی حقیقت کو سمجھا ہے' اور وہ احتساب اور تقوی کے ساتھ ماہ مقدس بسر کرتا ہے - و هم قلیل : فمنهم ظالم لنفسه و منهم مقتصد' و منهم سابق بالخيرات باذن الله -

میں آج ان جماعتوں کے متعلق چند کلمات کہنا چاهتا هوں -

(تارکین احکام و طاعات)

ان میں سب سے پہلا گروہ " ظالم لنفسه " کا ہے - یہ اپنے نفس کیلیے اسلیے ظالم هیں کہ انھوں نے خدا کو اور اسکے ذکر کو بھلانا چاها - نتیجہ یہ نکلا کہ خود اپنے نفس هي کو بھول گئے :

الذين نسو الله فانسا هم انفسهـــم - اولئـــك هـــم الفـــاســـقون (۵۹ : ۱۹)	وہ لوگ کہ انھوں نے الله کو بھلا دیا - نتیجہ یہ نکلا کہ اپنے نفس هي کی طرف سے غافل هوگئے - یہي لوگ هیں کہ دونوں جہان کے گھاٹے ٹوٹے میں هیں -

یہ " ظالم لنفسه " اسلیے هیں کہ انھوں نے عدالة حقه کا راستہ چھوڑکر اسراف و تبذر کا راستہ اختیار کیا - ظلم کہتے هیں زیادتي کو ' اور عدالة حقه صرف اسي راہ میں ہے جسے صراط مستقیم ' میزان الموازین' اور قسطاس مستقیم کہا گیا ہے - یہی وجہ ہے کہ فرمایا :

الـــذين اســـرفوا على انفسهـــم (۳۹ : ۵۴)	وہ لوگ کہ جنھوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی -

هواے نفس کي لذتوں نے انھیں پاگل کردیا ہے : کما یتخبطه الشیطان من المس - انکي زندگی کی غایت صرف غذا اور روٹی ہے - خدا نے انھیں انسان بنایا تھا تاکہ وہ قواے انسانیة اعلی سے کام لیں پر وہ مثل چارپایوں کے بنگئے جو صرف اپنا چارا ڈھونڈھتا ہے' اور صرف اپنی غذا کیلیے دن بھر دوڑتا اور لڑتا رهتا ہے :

اولئـــك كالانعام بـــل هم اضـــل اولئك هـــم الغافلون ! (۸ : ۱۷۸)	یہ لوگ مثل چارپایوں کے هیں بلکہ ان سے بھي بدتر اور یہي هیں کہ غفلت میں پڑگئے هیں !

سو ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ خدا کي حکومت سے باغي هیں' اسکے قوانین سے انھوں نے علانیہ سرکشي کي' اسکے پاک حدود و مواثیق کو انھوں نے یکسر توڑ ڈالا - وہ انسانوں کے آگے جھکتے هیں' مگر فاطر الارض والسماوات کے آگے جھکنے سے انھیں شرم آتی ہے - وہ دنیاوي حاکموں سے ڈرتے هیں پر احکم الحاکمین کا انکے دلوں میں خوف نہیں - انسانی پادشاهت کا اگر ایک چھوٹا سے چھوٹا قانون بھي هو تو اس سے سرتابي کرنے کي انھیں همت نہیں پڑتي - کیونکہ اُنکو یقین ہے کہ اگر وہ ایسا کرینگے تو عدالت سزا دیگی اور حاکم وقت باز پرس کریگا - پر شہنشاہ ارض و سما کے بڑے سے بڑے قانون کو بھي ٹھکرادینے اور ذلیل و حقیر کرنے سے وہ نہیں ڈرتے - کیونکہ خدا پر انھیں یقین نہیں رہا اور اسکی سزاؤں کو وہ نہیں مانتے - وہ اپني نفساني خواهشوں کے پورا کرنے کا اختیار اگر کسي انسان کے هاتھہ میں دیکھتے هیں' تو کتے کي طرح اسکے پاؤں پر لوٹتے هیں ' گدھے کي طرح اسکا مرکب بن جاتے هیں' اور غلاموں اور چاکروں کي طرح اسکے آگے هاتھہ باندھکر کھڑے رهتے هیں ' تاکہ وہ انھیں کچھہ عرصے کیلیے روٹي دے یا تانبے اور چاندي کے چند سکے حوالے کردے' پر وہ جسنے انھیں پیدا کیا ' جسکي ربوبیت انکے جسم کے ایک ایک ذرے اور خون کے ایک ایک قطرہ کو پالتی اور هلاکت سے بچاتي ہے' جو انکي فریادوں کو درد اور دکھہ کے وقت سنتا' اور جب وہ هر طرف سے مایوس هوجاتے هیں تو انھیں امید اور مراد بخشتا ہے ' سو اس رب الارباب کیلیے ان مغروروںکے پاس عاجزي کا ایک سجدہ ' بندگی کي ایک پیشاني' بیقراري محبت کي ایک پکار' تقوی اور احتساب کا ایک روزہ ' اور خلوص و صداقت کے ساتھہ انفاق في سبیل الله کا ایک کھوٹا پیسہ بھي نہیں ہے !

فویل للقاسیـــة قلوبهم عن ذكر الله اولئـــك في ضـــلال بعيـــد ! (۳۷ : ۶۲)	پس صد افسوس اور صد حسرت ان دلوں پر جو ذکر الهی کے طرف سے بالکل سخت هو گئے هیں' اور یہي لوگ هیں کہ جو بڑے هي پلے سرے کي گمراهي میں مبتلا هیں ! !

(ایمان بالله)

انسان کے تمام کاموں کي جڑ یقین کا رسوخ اور اعتماد کا استحکام ہے - اسي کو شریعت " ایمان " کے لفظ سے تعبیر کرتي ہے - لیکن انکے دل میں ایمان کا درخت مرجھا گیا ہے' اسلیے اعمال صالحہ کے پھل نہیں لگتے - خدا کا تصور یا تو محبت کي شکل میں انسان کو اپني طرف کھینچتا ہے یا خوف کي عظمت و هیبت دکھلا کر اپنے آگے جھکاتا ہے - اسکے دیکھنے والوں نے همیشہ انهي دو نقابوں میں سے اسے دیکھا ہے - پر نہ تو انکے دلوں میں محبت ہے کہ اپنے محبوب کیلیے دکھہ اٹھا ئیں' اور نہ خوف ہے کہ ڈرکر اور هیبت

(المصلحون الدجالون)

پھر عجیب تر یہ کہ اس گروہ میں ایک جماعت مصلحین ملت و ائمۂ امت کی بھی ہے جو اپنے تئیں تمام قوم کا پیشوا اور ہادی حقیقی سمجھتی ہے، اور چونکہ اسے یقین ہے کہ ابھی مسلمان احکام شریعت سے متنفر نہیں ہوے ہیں گو غافل ہیں، اسلیے جب کبھی مجلسوں اور کانفرنسوں کے اسٹیجوں پر انکے سامنے آتی ہے تو یکسر پیکر اسلام و ایمان و مجسمۂ شریعت و اسلامیہ بن جاتی ہے، اور جس شریعت کے اولین ارکان و عبادات تک سے اسے عملاً انکار ہے، اسکے ماننے والوں کے ادبار و غفلت پر نبیوں کی طرح روتی اور رسولوں کی طرح فغاں سنج ہوتی ہے - پھر نماز کا فلسفہ اسکی زبان پر ہوتا ہے - روزہ کی فلاسفی پر اس سے بہتر کوئی لکچر نہیں دیسکتا - اسلامی عبادات کے مصالح و حکم کے اعلان کا اس سے بڑھکر کوئی واعظ نہیں، حالانکہ خود اسکے نفس کا یہ حال ہے کہ احکام شریعت کی تذلیل و تحقیر کا اس سے بڑھکر کوئی فتنہ نہیں ہے اور اسکا وجود الحاد و زندقہ کے سوا اور کچھہ نہیں -

یخادعون اللہ والذین امنوا و ما یخدعون الا انفسہم و ما یشعرون - (۲ : ۱۰)

یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ کو اور مسلمانوں کو اپنے نفاق سے دھوکا دینا چاہتے ہیں، مگر نہیں جانتے کہ درحقیقت وہ اپنے نفس ہی کو دھوکا دے رہے ہیں -

(ایک بشارت عظمی)

البتہ دو تین سال سے تعلیم یافتہ طبقہ میں ایک مبارک تغیر و انقلاب کے آثار ضرور نظر آرہے ہیں، اور میں بہت سے ایسے ارباب انابت و رجوع الی اللہ کو جانتا ہوں جنکے دلوں پر پچھلے مصائب اسلامی سے تنبہ و اعتبار کی ایک کاری چوٹ لگی ہے اور انکے اندر مذہبی اعمال کی طرف یکایک میلان و رجوع پیدا ہو چلا ہے - سو فی الحقیقت ایسے مبارک نفوس اس گروہ کی عام حالت سے بالکل مستثنی ہیں، اور اگر انکو استقامت و ثبات نصیب ہو تو کچھہ شک نہیں کہ ہم سب کو چاہیے کہ انکے ہاتھوں کو جوش عقیدت سے بوسہ دیں اور مقدس عباؤں کے دامنوں کی جگہ انکے فرنگی کوٹوں کے دامنوں کو آنکھوں سے لگائیں - کیونکہ موجودہ عہد میں اسلام و ملت کی خدمت کے لیے اس گروہ سے بڑھکر اور کوئی جماعت مفید تر نہیں ہوسکتی اور اسکی اصلاح سے بڑھکر عالم اسلامی کیلیے کوئی بشارت نہیں : ولعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا -

---

قبول اسلام

آہ ! اسلام کی روح الہی اور صورت ربانی میں وہ کونسی دلفریبی ہے کہ مسلمانوں کے عالمگیر تنزل اور انتہائی تذلل و بیکسی کے باوجود، اسکے حلقے میں ابتک بڑے بڑے ارباب عز و جاہ بطیب خاطر و بلا ترغیب و طمع داخل ہوتے جاتے ہیں !

" الفریڈ رستم بے " جو ایک معزز و ممتاز روسی ہیں، حال میں قسطنطنیہ میں مشرف باسلام ہوے - انکی والدہ کا تعلق ایک مشہور انگریزی خاندان سے ہے جو عرصہ سے قسطنطنیہ میں متوطن ہے -

رستم بے بہت سے اعلی عثمانی مناصب پر فائض رہچکے ہیں - پہلے وہ عثمانی سفارتخانہ واشنگٹن کے مشیر، عثمانی سفارتخانہ لندن کے عضو، اور سٹنیجی میں وزیر رہے - اب واشنگٹن کے سفیر مقرر ہوے ہیں -

اسکے ساتھہ ہی وہ ایک اعلی درجہ کے انشاء پرداز بھی ہیں اور بہت سے انگریزی رسائل میں انکے نہایت دلچسپ مضامین نکل چکے ہیں -

انھوں نے اپنا اسلامی نام احمد رکھا ہے -

انکے قبول اسلام پر عثمانی پریس عام طور پر گرمجوشی کے ساتھہ اظہار مسرت کر رہا ہے -

---

بصائر و حکم

عاملین احکام و صائمین رمضان

مقالۂ افتتاحیہ میں جو کچھہ پڑھچکے ہو، یہ حال تو تارکین صیام کا تھا - اب آؤ انکو دیکھیں جو عاملین و صائمین میں داخل ہیں - وہ سرگذشت انکی تھی جنھوں نے شریعت کو چھوڑ دیا، لیکن آؤ اب انکی سراغ میں نکلیں جو ابتک دامن شریعت سے وابستہ ہیں - یہ وہ لوگ تھے جو پانی سے دور ہوگئے - اب آؤ انکو دیکھیں جو دریا کے کنارے خیمہ زن ہیں !

پھر کیا وہ سیراب ہیں ؟ کیا وہ پہلوں کی طرح پیاسے نہیں ؟

* * *

افسوس کہ حقیقت کی آنکھیں اب تک خونبار ہیں اور عشق مقصود کا قدم یہاں تک پہنچکر بھی کامیاب نہیں - یہ سچ ہے کہ پہلوں نے دریا کی راہ چھوڑ دی اور دوسروں نے اسکے کنارے اپنا خیمہ لگایا اور اسمیں بھی کچھہ شک نہیں کہ اسکا اجر انہیں ملنا چاہیے، لیکن اگر دریا کا قرب دریا کیلیے نہیں بلکہ دریا کے پانی کیلیے تھا تو پہلا گروہ پانی سے دور رہکر پیاسا رہا، اور دوسرے اس تک پہنچکر پیاسے ہیں،

انہیں کشتی نہیں ملتی، انہیں ساحل نہیں ملتا،

* * *

یہ وہ لوگ ہیں کہ انھوں نے شریعت کے حکموں کو تو لے لیا ہے، مگر اسکی حقیقت چھوڑ دی ہے - یہ وہ ہیں کہ انھوں نے چھلکے پر قناعت کی اور اسکے مغز کو ان لوگوں کی طرح چھوڑ دیا جنھوں نے چھلکا اور مغز دونوں چھوڑ دیا ہے - یہ جسم کو انسان سمجھتے ہیں حالانکہ جسم بغیر روح کے ایک سڑجانے والی لاش ہے - یہ نقاب کو چہرۂ محبوب سمجھے ہیں، حالانکہ عیش نظارہ اسنے پایا، جس نے نقاب کی جگہ صورت سے عشق کیا - کاشتکار پھل کیلیے بیج بوتا ہے، اور پھولوں کی ساری محبوبیت اسمیں ہے کہ اسکی خوشبو سے دماغ معطر ہوجاتا ہے - پس اگر بیج پھل نہ لایا اور پھولوں نے خوشبو نہ دی، تو کاشتکار کیلیے ہل جوتنے کی جگہ بہتر تھا کہ وہ گھر میں آرام سے سوتا، اور بے خوشبو کے پھولوں سے وہ خشک تنکے زیادہ قیمتی ہے جو چولھے میں جلائے جاسکے . فویل للمصلین الذین ہم عن صلاتہم ساہون ! (۱۰۷ : ۶)

* * *

نماز ہو یا روزہ، شریعت کے جتنے احکام اور جتنی طاعات ہیں، سب کا حال یہ ہے کہ ایک شے تو ان میں مقصود بالذات ہوتی ہے اور ایک اس مقصود کے حاصل کرنے کا وسیلہ -

نماز میں اصلی شے عبودیۂ الہی، انکسار و تذلل، خضوع و خشوع، ابتہال و توجہ الی اللہ، و انقطاع و تبتل ہے، اور نتیجہ اسکا تمام فواحش و منکرات اور رذائل و خبائث سے اجتناب و تحفظ ہے - حج کا مقصود دعوۂ اسلامی کی نشئۂ اولی کی یادگار، اسوۂ ابراہیمی کی تجدید، مرکز توحید پر تمام شعوب و قبائل موحدین کا اجتماع، اور وحدۂ اسلامی و اتحاد ممالک و امم کا ظہور و قیام ہے، اور نتیجہ اسکا تعلق الہی کی تقویت، احکام شریعت کا انقیاد اور رفع انشقاق و اختلاف، و انسداد تفریق و تشتت کلمۂ اسلام ہے -

اسی طرح روزہ بھی صرف بھوک پیاس کا نام نہ تھا - اگر ایسا ہوتا تو ہر فقیر عابد ہوتا اور ہر فاقہ کش مومن کامل، حالانکہ بہت سے بے نصیب مسکین ہیں جنکی فاقہ کشی انہیں وہ شے نہیں دیسکتی جو ایک خدا پرست پادشاہ لذائذ و نعائم کے

رهتے هیں - انکے سامنے ماہ مقدس کے اندر حکم الهی کو ٹھکرایا جاتا ھے اور وہ خوش ہوتے هیں - نہ تو کسی شیطان اخرس کی زبان معروف کیلیے ہلتی ھے ' نہ کسی خلعۂ ابلیس کو شریعت کی علانیہ توهین پر غیرت آتی ھے - امر بالمعروف کو انہوں نے یکسر بھلا دیا ھے اور نہی عن المنکر کو اپنے مقاصد نفسانیہ کے خلاف دیکھکر نسیاً منسیا کردیا ھے - اگر رحوت مقدس حضرۃ صادق مصدوق کا حکم باطل نہیں تو میں کہتا ہوں کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ایسے هی علماء سوء کو ہوگا : و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم : ان اشد الناس عذاباً یوم القیامۃ ' عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ - (رواہ ابن عساکر عن ابی هریرہ والبیهقی في شعب الایمان و طبرانی فی الصغیر والحاکم في المستدرک)

(فتنۂ الحاد و مفترنجین)

پھر تارکین صیام کے گروہ میں اس سے بھی بڑھکر ایک فتنے نے سر اٹھایا ھے ' جسکا اثر بہت شدید اور جسکی آفات سخت متعدي هیں ' اور جسکے اندر شریعت کا استخفاف و استہزا پہلے سے بھی زیادہ اور حدود اللہ کے خلاف نفسانی جسارت پہلوں سے کہیں بڑھکر ھے - نہایت درد اور رنج کے ساتھہ کہنا پڑتا ھے کہ یہ ان لوگوں کا فتنۂ الحاد و اباحۃ ھے جنھیں افسوس ھے کہ الحاد سے بھی جہل کے سوا اور کچھہ نہ ملا حالانکہ الحاد نے اکثر غرور علم کے ساتھہ ظہور کیا ھے - یہ لوگ نشئۂ مدنیۂ حدیثہ کی مہذب و متمدن مخلوق هیں جو نئی درسگاہوں کی کائنات جہل و غرور میں پیدا ہوئی هیں ' اور جو فی الحقیقت غرور ادعا اور جہل افساد کے سوا اور کچھہ نہیں هیں - پہلی جماعت کی اگر غفلت شدید تھی اور معصیت جرات و جسارت تک پہونچ گئی تھی ' تو افسوس کہ اس گروہ کے اندر غفلت کی جگہ جسارت ' اور اعتراف کی جگہ انکار و سرکشی ' اور کھلم کھلا استخفاف شریعت و استہزاء حدود اللہ پایا جاتا ھے - ان میں سے اکثروں کے نزدیک روزہ عرب جاہلیۃ کے فقر و فاقہ کی ایک وحشیانہ یادگار ھے جو نا تو اسلیے قائم کی گئی تھی کہ غذا میسر نہیں آتی تھی ' یا منجملہ اُن عالمگیر غلط فہمیوں کے ایک توہم پرستی تھی جو اهل مذاهب میں ابتدا سے پھیلی ہوئی هیں اور انہوں نے ترک لذائذ اور تعذیب جسم کو وسیلۂ نجات سمجھہ لیا ھے - فاعاذنا اللہ سبحانہ مما یعتقد الزنادقۃ ! ان میں بہت سے لوگ اپنے الحاد کو شریعت کی نسبت سے انجام دینے کے شائق هیں - وہ " تطبیق بین العقل والنقل ' العلوم الجدیدۃ والاسلام ' اور الاسلام هوالفطرۃ والفطرۃ هي الاسلام " کا راستہ اختیار کرتے هیں ' اور کہتے هیں کہ اگر فرض ہوا بھی تھا تو والذین یطیقونہ طعام مسکین نے ثابت کردیا کہ ایک مسکین کو کھانا کھلاکر هم روزے کے بوجھۂ عذاب سے نجات پاسکتے هیں - پس یہ همارے لیے بس ہوتا ھے : فاولئک هم المفترنجون ' الذین یفسدون في الارض و لا یصلحون :

واذا قیل لهم لا تفسدوا	اور عجب تر یہ کہ جب انسے کہا جاتا
فی الارض قالو انما	ھے کہ زمین پر فساد نہ پھیلاؤ تو کہتے
نحن مصلحون - الا انهم	هیں کہ هم تو قوم کے مصلح هیں ! یقین
هم المفسدون ولکن	کرو کہ یہی لوگ هیں جو دنیا کیلیے
لا یشعرون (۲ : ۱۱)	مفسد هیں مگر اپنے فساد سے واقف هیں '

پھر آہ میں ان لوگوں کی حالت غم سے کہاں کہوں کہ میرے سامنے صدھا نمونے بڑے هي درد انگیز موجود هیں - جس ملحدانہ جسارت ' جس فاسقانہ جرات ' اور جس مرتدانہ شوخی کے ساتھہ میں نے انھیں عین رمضان المبارک کے ایام میں (باوجود صحت و عافیت ' و قوت و توانائی و بغیر سفر و عذرات شرعیہ) اپنے دوزخ شکم کی ایندھن جمع کرتے دیکھا ھے ' میں نہیں سمجھتا کہ اسے کیونکر بیان کروں ؟ وہ اس بے پروائی کے ساتھہ ماہ مقدس میں کھاتے پیتے هیں ' گویا انھیں اُس گروہ سے کوئی تعلق هي نہیں جسکے لیے رمضان کا ورود صبر و اتقا کا پیام تھا !

(جرم اور بغاوت)

ایک چیز غفلت و تساہل ھے اور ایک انکار و تمرد ھے - بلا شبہہ پرانے لوگوں میں بھی ہزاروں اشخاص ایسے موجود هیں جن میں تسلط نفس و شیطان سے معاصی و ذنوب کی نہایت کثرت ہوگئی ھے اور انپر غفلت و تساہل نے ایک دینی موت طاری کردی ھے - علی الخصوص امرا و رؤسا مسلمین کہ اُن میں سے اکثر احکام و اوامر شرعیہ سے بے پروا و غافل هیں - تاهم ان میں ایک فرد بھی ایسا بمشکل ملیگا جو احکام الہیہ کا صریح استہزا کرتا ہو ' اور خدا کے شعائر کی بیباکانہ هنسی اڑاتا ہو - مگر میں نے " اس متمدن وروشن خیال " طبقہ میں بکثرت ایسے لوگوں کو دیکھا ھے جو علانیہ احکام اسلامیہ کی هنسی اڑاتے هیں اور تعجب کرتے هیں کہ لوگ ایسے احمق اور نادان هیں جو مفت میں بھوکے رهتے اور اپنے نفس کو تکلیف و مشقت میں ڈالتے هیں ؟ قالوا : ماهي الا حیاتنا الدنیا ' نموت ونحیا وما یهلکنا الا الدهر (۴۵ : ۲۴)

قل ا بالله و آیاته و رسوله	ان ملحدوں سے کہو کہ آیا تم اللہ '
کنتم تستهزؤن ؟ (۹ : ۶۵)	اسکی آیات ' اور اسکے رسولوں کے ساتھہ هنسی کرتے ہو ؟

آغاز اسلام میں یہود و نصاری احکام شریعت کی هنسی اڑاتے تھے جنکا حال سورہ مائدہ میں خدا نے فرمایا ھے :

یا ایها الذین امنوا	اے مسلمانو ! ان لوگوں کا رستہ نہ پکڑو
لا تتخذوا الذین اتخذوا	جنھوں نے تمہاری شریعت کو هنسی
دینکم هزوا و لعبا (۵ : ۶۲)	ٹھٹھا اور ایک طرح کا کھیل بنالیا ھے -

انکا حال یہ تھا کہ :

و اذا نادیتم الی الصلوۃ	جب تم نماز کیلیے صدا بلند کرتے ہو تو
اتخذوها هزوا و لعبا	یہ هنسی اور ٹھٹھا کرتے هیں - یہ
ذالک بانهم قوم لا یعقلون	اسلیے ھے کہ اُنکی عقلیں ماری
(۵ : ۶۳)	گئی هیں -

سورۂ بقر میں انھیں کی نسبت فرمایا ھے :

زین للذین کفروا الحیاۃ	کافروں کی نظروں میں صرف دنیا کی
الدنیا و یسخرون من	زندگی هي سما گئی ھے - وہ ان لوگوں
الذین امنوا (۲ : ۲۰۸)	کے ساتھہ تمسخر کرتے هیں جو اللہ پر ایمان لاے هیں -

پس آج یہ حالت خود مسلمانوں کا یہ نیا متمدن فرقہ همیں دکھلا رہا ھے ' اور ضمناً خبر دیتا ھے کہ اسکا شجرۂ نسب ضلالت کن لوگوں سے ملتا ھے ؟ نماز سے بڑھکر اس گروہ کیلیے کوئی مبغوض و مکروہ حکم نہیں ' کیونکہ علاوہ ایک وحشیانہ حرکت ہونے کے اسکے اکثر اجزا ایسے هیں جو متمدن زندگی کے ساتھہ جمع نہیں ہوسکتے - وضو سے شرٹ کی آستینوں کا کلف خراب ہوجاتا ھے ' اور سجدہ میں جانے سے پتلون پر گھٹنوں کے پاس شکنیں پڑجاتی هیں : و اذا قیل لهم ارکعوا لا یرکعون (۷۷ : ۴۸)

جب نماز کے ساتھہ یہ سلوک ھے تو روزہ کی نسبت پوچھنا هي عبث ھے - وہ کہتے هیں کہ موجودہ متمدن زندگی دن میں پانچ مرتبہ اقلاً غذا کا حکم دیتا ھے ' کوئی وجہ نہیں کہ ایک مہینے تک کیلیے انسان بالکل غذا ترک کردے : قاتلهم اللہ انی یوفکون (۹ : ۳۰)

تاریخ فرضیت صوم

عبادات اسلامیه کی ترتیب فرضیت اگر اسرار و مصالح پر مبدي نهوتي نو نمام عبادات میں سب سے پہلے رمضان کے روزے مرض هوتے -

تقدم زماني کے لحاظ سے تمام مرائص میں سب سے پہلے نمار مرص هوئی - ابتداء میں وہ اگرچه نہایت ساده و مختصر عبادت تهی ناهم تکبیر و تہلیل اور قرات سے اوسکا پیکر روحانی خالي نه تها - جب کفر زار مکه کی فضاء میں قران مجید کي نامانوس مگر مقدس آیتیں گونجتي تهیں تو کفار اس مختصر عبادت میں بهي رکاوٹ پیدا کرتے تهے- چنانچه حضرت ابو بکر رضی الله عنه کو کفار نے نمار میں قرأت سے صرف اس بنا پر روکدیا تها نه اسکا اثر اونکے بال بچوں پر شدت کے ساتهه پڑتا تها اور آنهیں خوف تها که کہیں وہ مسلمان نه هو جائیں -

لیکن روزہ ایک غیر محسوس مریضه الهی هے - رکوع ' سجود ' قیام ' قعود ' تکبیر و تہلیل سے اسکی ترکیب نہیں هے جسکی صدائیں دوسروں تک پہنچتیں اور انهیں خبردار کردیتی هیں- وہ ایک عدمي چیز هے- منهیات کے سلب و نفي سے اوسکی ترکیب و تقوم هوتی هے- یعنی اسکا وجود محض بعض خواهشوں کے روک دینے اور بعض ضروریات جسمی کے حبس و ضبط سے متشکل هوتا هے - پس ظاهر هے نه ایسی غیر محسوس چیز میں کسیکو رکاوٹ پیدا کرنے کا اور مانع آنے کا کیا موقع مل سکتا هے ؟

اس سے ظاهر هوا نه جب اسلام هر طرف سے تیروں اور برچهیوں کے حصار میں گهرا هوا تها تو اس حالت میں صرف روزہ هی ایک ایسی عبادت تهي جو خاموشي کے ساتهه بے روک ٹوک ادا کي جاسکتي تهی ' پس عقلاً سب سے پہلے اسي کو مرض هونا چاهیے تها نه آغاز عهد کی مظلومیت و مسکنت میں بآساني ادا کیا جاسکتا تها - لیکن تاریخ سے معلوم هوتا هے که نمار تو پہلے هي دن فرض کردي گئی ' مگر روزہ سنه ۲ ھ میں فرض هوا ' جبکه مال غنیمت سے مدینه کا دامن بهر گیا تها اور تکبیر و تہلیل کی صداؤں کو ایک فضاے غیر محدود مل گئی تهي -

آخر اسکے اندر کون سی حکمت پوشیدہ هے ؟ کیا اسلام کا نظام عبادت ترتیب معکوس پر قائم هے ؟

(علة تقـــدم صلوة)

اسلام ایک دین قیم هے - ترتیب و نظام اوسکي حقیقت میں داخل هے - پس ضرور هے که عبادات کي مرضیت کی تقدیم و تاخیر میں بهی اسرار و علل پوشیده هوں اور تدبر و تفکر سے کام لیا جاے تو فی الحقیقت نمار کی تقدیم اور روزے کي تاخیر میں ایک دقیق و اهم نکته پوشیده هے -

اگر همارے پاس غذاے لطیف نہیں ' آب خوشگوار نہیں ' زوجۂ جمیله نہیں ' غرض وہ تمام چیزیں نہیں جنکے استعمال سے روزہ ٹوٹ جاتا هے تو ایسي حالت میں ان تمام چیزوں سے منهه موڑ لینا کوئی حقیقي تقوی نه هوگا ' بلکه ایک مجبوري کی شکل هوگي - کیونکه اگر روزہ نه رکهیں ' جب بهی دن بهر فاقه هی سے گذرتي هے-پس اگر مکه میں روزہ فرض کردیا جاتا تو وہ اسی قسم کا ایک مجبورانه تقوی هوتا ' لیکن مدینه کی حالت اس سے مختلف تهي - وهاں زمین اپنے خزانے اوگل رهی تهی ' خوبصورت کنیزیں هر طرف سے آ آ کر جمع هو رهي تهیں ' فتوحات کے آغاز نے طرح طرح کي نعمتوں کے انبار لگادیے تهے اور آزادي کے احساس نے ان جذبات کو اور بهي مشتعل کردیا تها ایسي حالت میں اگر کوئي شخص ان لذائذ طیبه سے احتراز کرتا تو یه بے شبهه اوسکے قوت ایمان و ضبط نفس کی دلیل هوتي - اسلام درحقیقت صبر و توکل کی ایک آزمایش اور زهد و تقوی کا امتحان گاہ هے ' اسلیے صبر و قناعت کیلیے اوس نے مسلمانوں کے زهد و تقوی کو روزے کے ساتهه آزمایا ' اور ایسے وقت میں آزمایا جبکه لغزش اور ٹهوکر کے اسباب فراهم هونا شروع هوگئے -

(اغـــار صیـــام)

جمهور مفسرین کا بیان هے که ابتداے اسلام میں مسلمانوں نے بهي روزہ بالکل اونهیں خصوصیات کے ساتهه اختیار کیا تها ' جسکي مثال عیسائیوں کے سلسلۂ عبادات میں قائم هوچکی تهي - یعني عیسائیوں کے یہاں روزہ نہایت سخت شرائط کا پابند تها - مثلاً اگر کوئي شخص افطار کرکے سوجاتا تها ' تو اوسپر کهانا پینا ' عورت کے پاس جانا حرام هوجاتا تها ' اور اسی نیند کی ابتداء سے اوسکے روزہ کی ابتداء قرار پاتی تهي - شروع اسلام میں مسلمان بهي انهي شرائط کے پابند تهے ' لیکن بعض صحابه نے حالت روزہ میں دن بهر کام کیا ' شام کے وقت پلٹے تو کهانا طیار نه تها - بی بي نے کهانا پکا نا چاها مگر اونکو کهانے سے پہلے هي نیند آگئي اور بغیر افطار کئے هوے سوگئے - اسي فاقه کي حالت میں دوسرے روز کا روزہ بهی رکهنا پڑا ' نتیجه یه هوا که بیهوش هوگئے - نه تو مجبوري کی صورت تهی ' لیکن بعض لوگ ضبط نفس بهی نکرسکے - خود حضرت عمر رضی الله عنه اپني بی بي سے علحده نه رهسکے- اس بنا پر خداوند تعالی نے تشریح مزید کردي که شریعۂ اسلامیه کا روزہ اقوام سابقه کے سے شدائد پر مبني نہیں هے - بلکه اسمیں هر طرح کی آسانیاں اور سہولتیں رکهي گئي هیں .

احل لکم لیلة الصیام الرفث الی نسائکم هن لباس لکم وانتم لباس لهن - علم الله انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم فالان باشـــروهن وابتغـــوا ما کتب اللـــه لکـــم وکلـــوا واشـــربوا حتـــی یتبیـــن لـــکم الخیط الابیـــض من الخیـــط الاسود مـــن الفجـــر - (۲ . ۱۸۳)	تمهارے لیے روزے کی راتوں میں بیوي کے پاس جانا جائز کر دیا گیا هے ' کیونکه عورتیں تمهارا لباس هیں اور تم انکا لباس هو - خدا کو معلوم هوا که تم لوگ چهپ کے ایسا کرتے تهے - که گویا اپنے نفس کے ساتهه خیانت تهی - پس خدا نے تمهاری توبه قبول

کرلي ' اور معاف کردیا - رات بهر اطمینان سے کهاؤ پیو ' یہاں تک که سفید دهاگا صبح کے سیاہ ڈورے سے ممتاز هو جاے -

(صلـــوة و صیـــام)

نمار ایک محتسب هے ' جو همکو هر برائي سے بچاتي هے -

ان الـــصلوة تنهی عن الفحشاء والمنـــکر - (۲۹ : ۴۰)	نمـــاز بري باتوں سے روکـــتي هے -

لیکن محض احتساب سے تقوی حاصل نہیں هوسکتا - طبیب همکو پرهیز بتاتا هے اور هم اوسکي هدایت پر عمل نہیں کرتے ' اسکے پرهیز کا اصل مقصد یعنے صحت حاصل نہیں هوتی - نمار همکو تقوی کي راہ دکهاتی هے - لیکن روزہ ایک ایسي عبادت هے جو همکو

خوان ہاے پرتکلف کے سامنے بیٹھکر پالیتا ہے - اصل شے روح کا تقوی' نفس کی طہارت ' خواہشوں کا حبس ' قوتوں کا احتساب ' اور جذبات کا ایثار ہے ' اور چونکہ مخلوقات کیلیے غذا کي خواہش سب سے بڑي مجبور کن خواہش ہے ' اسلیے درس صبر ' تعلیم تحمل ' تولید فضائل ' اور نمود اتقاء ' و ایثار نفس کیلیے اسی خواہش کے ترک کرنے کا حکم دیا گیا ' اور اسکو تمام روحانی فضائل کے کسب اور تمام اخلاقی رذائل سے اجتناب کا وسیلہ قرار دیا - یہی وجہ ہے کہ روزہ کا حکم دینے کے بعد اسکی علت ایک نہایت ہی جامع و مانع اصطلاح شریعت میں واضح کردي گئي کہ : لعلکم تتقون ! یہ اسلیے ہے تا کہ تم تقوی حاصل کرو !

تقوی بچنے اور پرہیز کرنے کو کہتے ہیں - قران حکیم کی اصطلاح میں اس سے مقصود تمام برائیوں اور رذالتوں سے بچنا اور پرہیز کرنا ہے -

* * *

پس روزہ وہ ہے جو ہمیں پرہیزگاری کا سبق دے ' روزہ وہ ہے جو ہمارے اندر تقوی اور طہارت پیدا کرے - روزہ وہ ہے جو ہمیں صبر اور تحمل شدائد و تکالیف کا عادي بنائے - روزہ وہ ہے جو ہماری تمام بہیمی قوتوں اور عصبی خواہشوں کے اندر اعتدال پیدا کرے ' روزہ وہ ہے جس سے ہمارے اندر نیکیوں کا جوش ' صداقتوں کا عشق ' راست باري کی شیفتگی ' اور برائیوں سے اجتناب کی قوت پیدا ہو - یہي چیز روزہ کا اصل مقصود ہے اور باقی سب کچھ بمنزلۂ وسائل و ذرائع کے ہے - اگر یہ فضیلتیں ہمارے اندر پیدا نہ ہوئیں تو پھر روزہ روزہ نہیں ہے بلکہ محض بھوک کا عذاب اور پیاس کا دکھ ہے - کیا نہیں دیکھتے کہ احادیث نبویہ میں روزہ کی برکتوں کیلیے " احتساب " کي بھی شرط قرار دي گئي ؟

من صام رمضان ایماناً و احتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه (رواه البخاري)

جس شخص نے رمضان کے روزے احتساب نفس کے ساتھہ رکھے سو خدا اسکے تمام پچھلے گناہ معاف کردیگا -

* * *

پھر کتنے ہیں جو روزہ رکھتے ہیں اور ساتھہ ہی ایک سچے صائم کی پاک اور ستھری زندگی بھي انہیں نصیب ہے ؟ آہ ' میں اُن لوگوں کو جانتا ہوں جو ایک طرف تو نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں - دوسري طرف لوگوں کا مال کھاتے ' بندوں کے حقوق غصب کرتے ' اعزہ و اقارب کے فرائض پامال کرتے ' بندگان الہي کی عیبنیں کرتے ' انکو دکھہ اور تکلیف پہنچاتے ' طرح طرح کے مکر و فریب کو کام میں لاتے ' اور جبکہ انکے جسم کا پیٹ بھوکا ہوتا ہے تو اپنے دل کے شکم کو گناہوں کی کثافت سے آسودہ اور سیر رکھتے ہیں - کیا یہی وہ روزہ دار نہیں جنکي نسبت فرمایا تھا .

کم من صائم لیس له من صومه الا الجوع والعطش (رواه النسائي و ابن ماجه)

کتنے ہی روزہ دار ہیں جنہیں اسکے روزے سے سوا بھوک اور پیاس کے کچھہ نہیں ملتا -

* * *

وہ راتوں کو تراویح میں قرآن سنتے ہیں اور صبح کو اسکي منزلیں ختم کرتے ہیں ' لیکن اسکي نہ تو ہدایتیں انکے سامعہ سے آگے جاتی ہیں اور نہ اسکي صدائیں حلق سے نیچے اترتي ہیں :

و رب قائـــم لیس له من قیامه الا السـهر (رواه ابن ماجه)

اور کتنے راتوں کو ذکر و تلاوت کا قیام کرنے والے ہیں کہ انہیں اس سے سواے شب بیداري کے اور کچھہ فائدہ نہیں -

نیز فرمایا کہ " رب تال للقرآن والقرآن یلعنه " بہت سے قرآن تلاوت کرنے والے ایسے ہیں کہ قرآن انپر لعنت بھیجتا ہے - کیونکہ انہوں نے اپني بد کرداریوں اور بے عملیوں سے قرآن کي تلاوت و سماعت کو لہو و لعب بنا رکھا ہے !

پھر کتنے ہي روزہ دار ہیں جنکا روزہ برکت و رحمت ہونے کي جگہ بندگان الہي کیلیے ایک آفت و مصیبت ہے ' اور بہتر تھا کہ وہ روزہ نہ رکھتے - دن بھر بھوکا رہکر اور رات کو تراویح پڑھکر وہ ایسے مغرور و بد نفس ہو جاتے ہیں گویا انہوں نے خدا پر ' اسکے تمام ملائکہ پر ' اور اسکے تمام بندوں پر ایک احسان عظیم کردیا ہے - اور اسکے معارضہ میں انہیں کبریائي اور خود پرستي کي دائمي سند ملگئي ہے - اب اگر وہ انسانوں کو قتل بھي کر ڈالیں جب بھي اسکے کوئی پرسش نہیں - وہ تمام دن درندوں اور بھیڑیوں کي طرح لوگوں کو چیرتے پھاڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم روزہ دار ہیں - سو ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ زمین اور آسمان کا خداوند انکے فاقہ کرنے کا محتاج نہیں ہے ' اور انکے اس روزہ رکھنے سے اُس عاجز و درماندہ اور اپنی خطاؤں کا اعتراف کرنے والے گناہگار کا روزہ نہ رکھنا ہزار درجہ افضل ہے جو گو خدا کا روزہ نہیں رکھتا مگر اسکے بندوں کو بھي نقصان نہیں پہنچاتا -

روزہ کا مقصود نفس کا انکسار اور دل کي شکستگی تھي - پھر اے شریر انسان ! تو روٹي اور پاني کا روزہ رکھکر خون اور گوشت کو کھانا کیوں پسند کرتا ہے ؟ ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتاً فکرھتموہ ؟ ایا تم میں سے کوئی پسند کریگا کہ وہ اپنے بھائي کا مردہ گوشت کھاے

من لم یدع قول الزور و العمل به فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه و شرابه (رواه البخاري)

جس شخص نے مکر و فریب نہ چھوڑا اور اتقاے صیام پر عمل نہ کیا سو خدا کو کوئي حاجت نہیں کہ اسکے کھانے اور پینے کو چھوڑا دے اور آپ بھوکا رکھے '

خدا فرماتا ہے کہ :

لن ینال الله لحومها و لا دماؤها و لکـــن یناله التقـــوی منکـــم

الله تک تمھاري قربانیوں کا گوشت نہیں پہنچتا اور نہ انکا خون ' لیکن تمہارا تقوی اور تمہاري نیت پہنچتي ہے -

اگر قربانی کا گوشت خدا تک نہیں پہنچتا ' تو اے مغرور عبادت اور مردم آزار صائم ! تیری بھوک اور پیاس بھي خدا تک نہیں پہنچتی ' بلکہ وہ چیز پہنچتی ہے جو تیرے دل اور تیري نیت میں ہے - اگر تجھے وہ نعمت حاصل نہیں تو تجھے معلوم ہو کہ تیري ساري ریاضت اکارت اور تیري ساري مشقت بیکار ہے -

پس وہ لوگ جنہوں نے روزہ نہ رکھا اور خدا کا حکم توڑا ' اور وہ جنہوں نے رکھا پر اسکي حقیقت حاصل نہ کي ' ان دونوں کي مثال اُن دو لڑکوں کی سی ہے جن میں سے ایک تو مدرسہ جانے کی جگہ گھر میں پڑا رہتا ہے ' اور دوسرا مدرسہ میں تو حاضر ہوتا ہے لیکن پڑھنے کی جگہ دن بھر کھیلتا ہے - پہلا لڑکا مدرسہ نہ گیا اور علم سے محروم رہا - دوسرا گیا اور پھر بھی محروم رہا - البتہ جانے والے کو نہ جانے والے پر ایک درجۂ فضیلت حاصل ہے ' لیکن اگر وہ مدرسہ جا کر لوگوں کو تکلیف پہنچاتا ہے - تو بہتر تھا کہ وہ نہ جاتا -

* * *

پھر خدا را غور کرو کہ ہمارا ماتم کیسا شدید اور ہماري بربادي کیسي المناک ہے ؟ کس طرح حقیقت نا پید اور عمل صحیح مفقود ہوگیا ہے ؟ اس سے بڑھکر شریعت کي غربت اور احکام الہیہ کی بیکسي کیا ہوگي کہ مسلمانوں نے یا تو اسے چھوڑ دیا ہے ' یا لباس لے لیا ہے اور روح چھوڑ دي ہے ! آہ ' یہ کیسي رلا دینے والي بد بختي اور دیوانہ بنا دینے والا ماتم ہے کہ یا تو تم اسکے حکموں پر عمل نہیں کرتے یا کرتے ہو تو اسطرح کرتے ہو گویا خدا سے ٹھٹھا اور تمسخر کرتے ہو ؟ فوا اسفا ' وا حسرتا ' وا مصیبتا ! جب حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے تو تنزل کا شکوہ کیوں اور تباہی ملت کی شکایت کیا ؟ فهل من مدکر ؟

الحسبــة في الاســلام

(۳)

(مــواقـــع احتســاب)

افق عالم کو برائیوں نے گھیر لیا ھے ' نیکی کا چراغ اس تاریکی میں ٹمٹما رھا ھے ' اسلیے تمکو برائی ھرجگه مل سکتی ھے اور تم ھر جگه شیطان سے جہاد کرسکتے ھو ' لیکن جزئیات کا استقصاء مشکل ھے - بہتر ھوگا که چند ابواب مقسومه میں اصولی طور پر مواقع احتساب متعین کردیے جائیں -

سب سے اول درجه احتساب کا ایمان بالله اور توحید باری تعالی ھے - اور وہ تمام معتقدات جنسے ایمان بالله ترکیب پاتا ھے - لیکن یه حصه بہت وسیع ھے اور اسکے لیے ایک مستقل مضمون درکار ھے - ھم یہاں صرف اعمال کو لیدگے -

(۱) عبادات و فرائض و سنن -

عبادات تمکو معلوم ھے که چار ھیں : نماز ' زکوۃ ' روزہ ' حج - سب سے پہلے ان کے قیام و استحکام کیلیے احتساب کرنا چاھیے - یه اگرچه نہایت ضروری ھے مگر پھر بھی آسان ھے - دشواری اوسوقت پیش آتی ھے جب ان میں حشویات و زواید کا اضافه ھو جاتا ھے - اسیکا نام بدعت ھے ' اور انسان ان کے چھوڑنے پر به مشکل آمادہ ھوتا ھے - علماے اسلام کو اکثر انہی کیلیے جہاد کرنا پڑا - اس زمانے میں تو یه احتساب فرض عین ھوگیا ھے - کیونکہ بدعات و زوائد سے شاید ھی کوئی عمل دینی محفوظ رھا ھو -

(۲) معاملات

تجارت میں بھی احتساب کی سخت ضرورت ھے - ایک شخص کم تولتا ھے ' ایک شخص اچھے کے ساتھه ردی مال ملا دیتا ھے ' ایک شخص غله روک لیتا ھے ' ایک شخص نرخ بڑھا دیتا ھے ' ایک شخص گھٹا دیتا ھے ' منڈی میں غله کی گاڑیاں آتی ھیں ' ایک شخص آگے بڑہ کر کل غله خرید لیتا ھے - ایک دیہاتی سودا لیکر آتا ھے ' ھوشیار شہری اوسکو دھوکا دیکر سستے داموں پر خرید لیتا ھے - اسلام میں یه تمام مواقع پیش آے ھیں اور ان پر احتساب کیا گیا ھے ' جیسا که کتب حدیث میں به تصریح مذکور ھے - تمدن جدید نے ان مخادعات و فریب کو اور با قاعدہ اور وسیع تر کردیا ھے ' اسلیے جہاں جہاں اسلامی آبادیاں جدید تمدن کے رذائل و معائب کا شکار ھوئی ھوں ' وھاں اس احتساب کی بھی نہایت سخت ضرورت ھے - علی الخصوص ھندوستان اور مصر میں -

ملازمت کی ھر قسم کی بددیانتی قابل مواخذہ و احتساب ھے - رشوت خواری ' عدم اداے فرائض ' اور قبول رشوت بصورت ھدایا جو نہایت کثرت کے ساتھه جاری ھے اور جسکی نسبت نہایت صراحت سے احادیث کثیرہ و مشہورہ میں ممانعت کی گئی ھے ' وغیرہ و غیرہ -

(۴) اخلاق و عادات کی نگرانی -

انسداد شـراب نوشی ' قمار بازی ' ترویج معاشی ' نا جائز گدا گری ' مسافروں کو خدع وفریب دینا ' اسکے علاوہ انکے مقدمات و دواعی کا استیصال بھی احتساب کا وسیع میدان ھے - یعنی ان تمام چیزوں کو بھی روکنا چاھیے جو گو خود ان مفاسد میں داخل نہیں ھیں لیکن ان مفاسد کا پیش خیمه اور وسیله ھیں - اس سلسلے میں مسلمانوں کی شادی و غمی کے رسم و رواج بہت بڑا موقعۂ احتساب ھیں - اکثر صورتوں میں انکی تفریحی مجالس کی نشاط فرمایان فسق و فجور اور کبائر و منکرات کا وسیله بن گئی ھیں - اسراف و تبذیر جو سب سے بڑی معصیت ھے ' نہایت مہلک اور برباد کن حد تک پہنچ گیا ھے - پس ارباب احتساب کی دعوت و تبلیغ اور سعی و مجاھدات کو اسپر متوجه ھونا چاھیے -

(۵) صیغه دیوانی و ملکی کا میدان بھی احتساب کا بہترین معمل ھے - صیغه مال ' صیغه دیوانی ' خراج و مالگذاری کی تشخیص ' جیل خانوں کی اصلاح ' پولیس کے مظالم کا انسداد ' کونسلوں کی وسعت ' میونسپلٹی کی با قاعدگی ' محکمه زراعت و محکمه حفظان صحت کی نگرانی ' غرض تمام محکمه ھاے حکومت جو انسان کی آرام و آسایش کے ذمه دار ھیں ' سب سے زیادہ قابل توجه و التفات ھیں - بدقسمتی سے اسمیں ھندوستانی رعایا کو بہت کم دخل ھے - اسلیے سر دست ھندوستان میں اسکا موقعه ناپید ھے -

(۶) تعلیمی یعنی مدارس اسلامیه کی اصلاح ' مدارس سرکاری کا با قاعدہ مراقبه ' تعلیم عام کی اشاعت اور مضر تعلیم کو روکنا ' صحیح و صالح تعلیم و تربیت کو رواج دینا ' احتساب کے سلسلے میں داخل ھیں اور اس سفر کی نہایت اھم منزلیں ھیں -

غرض ھر وہ قوت فاعله جو دنیا پر بھلا یا برا اثر ڈال سکتی ھے احتساب کی طالب ھے - اسلیے تمام دنیا ایک عام صیغه احتساب ھے -

اسلیے اسلام میں ھمیشه صیغه احتساب قائم رھا ' اور حدود شرعیه ' ضمان و قصاص ' عقوبات مالیه و بدنیه ' اسی غرض سے قائم کیے گئے تاکه دنیا کا معیار اخلاق اپنے توازن طبیعی کے ساتھه قائم رھے - دنیا میں حکومتوں اور سلطنتوں کو احتساب ھی نے قائم کیا ھے ' اور سلطنت کے تمام اجزاء احتساب ھی کے زیر اثر کام کررھے ھیں :

کلکم راع و کل راع مسئول عن رعیته -

(احتسـاب اعظــم)

دنیا میں جب تک اسلامی سلطنتیں قائم رھیں ' عبادات اخلاق ' تجارت ' ملازمت ' سیاست ' تعلیم ' غرض ھر چیز میں مذھب کا رنگ نمایاں طور پر نظر آتا تھا اور رشتۂ احتساب دین کے ھاتھه میں تھا ' لیکن اب جبکه تمہارے دلوں میں نور ایمان نہیں رھا تو تمھیں ھر چیز تاریک نظر آتی ھے - عبادات میں مذھب کی جھلک البته نظر آجاتی ھے اور رمضان میں مسجدوں کی قندیلیں گاہ گاہ اسے نمایاں کردیتی ھیں ' لیکن اگر یہی لیل و نہار ھیں تو ممکن ھے که یه چراغ بھی زیادہ عرصه تک روشن نه رھیں - لا قدر الله ! اسکے علاوہ تمام چیزوں پر سیاست کا رنگ چڑہ گیا ھے - تجارت ' ملازمت ' تعلیم ' غرض ھر چیز سے تم اسلیے بھاگتے ھو که یه سیاست کا میدان ھے اور ھمکو اس میں قدم نہیں رکھنا چاھیے ' لیکن تمکو گھبرانا نہیں چاھیے - سلطنت کے تمام اجزاء بھی احتساب ھی کا فرض ادا کر رھے ھیں - مجسٹریٹ سزا دیتا ھے که اخلاق کا معیار پست نه ھونے پاے ' جج حق دلواتا ھے که انصاف قائم رھے ' ڈاکٹر علاج تفسیم کرتا ھے که انسان کا مزاج اعتدال پر رھے ' پس تمکو خوش ھونا چاھیے که غیر تمہارا کام کر رھے ھیں ' البته چونکه تم مومن ھو - اسلیے تمکو محتسب اعظم بنکر خود انکا احتساب لینا چاھیے که وہ کیا کررھے ھیں ؟ سچا احتساب انکے اندر ھے یا نہیں ؟

نماز کے احتساب کا نتیجه عملي صورت میں دکھا دیتي هے - نماز همکو تقوی سکھاتي تهي ' اور هم نے روزے میں تمام منهیات سے احتراز کرکے تقوی حاصل کرلیا - پس نماز کا اصلي نتیجه روزه هے - یهي وجه هے که وه نماز کے بعد فرض کیا گیا ' کیونکه نتیجه کبهی اصل علت سے منفک نہیں هوسکتا -

(زکواة و صیام)

روزه اگرچه نماز کا عملی نتیجه هے ' لیکن وه خود زکوۃ کی علت بن جاتا هے - انسان جب روزه رکھتا هے تو خود بھوکا پیاسا رهکر غریبوں اور مسکینوں کي بھوک پیاس کا اچھی طرح اندازه کرلیتا هے - پس اسے وه فقراء و مساکین یاد آجاتے هیں جو بارہ مهینے اس تکلیف میں مجبوراً مبتلا رهتے هیں ' جس تکلیف کو روزه دار نے اپنی خوشي سے ایک ماه کیلیے اختیار کیا - اسکا لازمی نتیجه یه هے که اوسکے دل میں اونکی اعانت کا حقیقي جذبه پیدا هوجاتا هے - اور جب کبھي کسی بھوکے پیاسے کو دیکھتا هے تو ٹھیک ٹھیک سمجھ لیتا هے که اسپر کیسی مصیبت طاري هے ؟

یہی وجه هے که آنحضرت صلی الله علیه و سلم رمضان المبارک میں معمول سے زیاده انفاق کیا کرتے تھے ' اور یهي سبب هے که رمضان کے بعد صدقۂ فطر واجب کیا گیا -

اس لحاظ سے عبادات کے سلسله میں زکوۃ کا تیسرا درجه اتفاقي نہیں بلکه عقلی هے ' کیونکه وه روزه کا نتیجــه هے - عبادات کے سلسله میں روزے کا جونکه دوسرا درجه تھا ' اسلیے اوسکے نتیجه کا تیسرا اثر زکوۃ قرار پایا -

(حج و صیام)

حج ان تمــام عبادات کا جامع هے - اسکے علاوه وه اسلام کا آخري فرض هے - نماز بھی اوسکا جزو هے جو خطبه و جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی هے - وه روزه و زکواة کا بھی ذریعه بن سکتا هے :

فمن کان منــکم مــریضا اوبه اذی من راسه ففدیة من صیام او صدقة اونسك

تو تم میں سے جو مریض هو ' یا اوسکے سر میں کوئی مرض هو تو وه روزے کا یا صدقه کا یا قربانی کا فدیه ادا کرے -

پس وه اسلام کي عبادات سه گانه کا ایک جامع مرقع هے جو دنیا کو علی الاعلان دکھایا جاتا هے -

لیکن درحقیقت حج بھي روزے کا آخري نتیجه هے ' روزے کا بہترین نتیجه ' یا تقوے کا ایک بہترین مظهر اعتکاف هے ' جس میں انسان پر وه چیزیں حرام هوجاتی هیں جو خود روزے کے زمانه میں حلال تھیں -

ولا تباشروهن و انتم عاکفون في المساجد تلک حدودالله فــلا تقــربوها کــذلک یبیـــن الـــله آیـاتـــه للنـــاس لعلهـــم یتقون -

اور اپنی عورتوں کے پاس حالت اعتکاف میں نه جاؤ یه خدا کے حدود هیں اسے بچـو ! اسی طرح خـدا اپنی آیتوں کو انسان کیلیے بیان کرتا هے که وه تقوي اختیار کریں -

اعتکاف تقوی کا بہترین مظهر هے ' اسلیے اوسکے لیے وه تمام شرائط لازمي هیں جنکے آغوش میں تقوی نشو و نما پاتا هے - اعتکاف کیلیے روزه ضروري هے جو مجسم تقوی هے - مسجد کے حدود سے باهر کوئي شخص معتکف نہیں هوسکتا ' اور مسجد هي وه گھر هے جسکو خدا نے موسس علی التقوي کہا هے ' پس اعتکاف روزه کا ایک جزو یا اسکی ایک اعلیٰ ترین شکل هے ' اور حج کي غرض سے هم جس مقدس گھر کی زیارت کو جاتے هیں اسکی تعمیر کا بھی ایک مقصد اعتکاف تھا -

و عهــدنا الی ابراهیم واسمعیل ان طهرابیتي للطائفین و العکفین و الرکــع السجود -

اور هم نے ابراهیم و اسمعیل کو وصیت کي که تم همارے گھر کو طواف کرنے والوں کیلیے اور مجاوروں کیلیے اور رکوع سجود کرنےوالوں کیلیے پاک کرو !

(شهر رمضان)

لیکن همکو سب سے زیاده اس چیز پر غور کرنا چاهیے جسکي بنا پر قرآن مجید رمضان میں نازل کیا گیا - هم نماز پڑھتے هیں ' زکوۃ دیتے هیں ' حج کرتے هیں ' لیکن هم پر کوئي آیت نازل نہیں هوتي - صرف روزه هي ایک ایسی عبادت هے جسکي برکت سے هم پر پورا قران نازل هوا : شهر رمضان الذي انزل فیه القران :

الله تعالے نے قران کریم کو صرف متقین کے لیے نازل فرمایا هے :

ذلـــك الــکتـــاب لاریب فیه هدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ' و یقیمون الصلوة و مما رزقنهم ینفقون - (۲ : ۲)

اس کتاب میں کوئی شبه نہیں - وه ان پرهیزگاروں کیلیے رهنما هے جو غیب پر ایمان لاتے هیں ' نماز پڑھتے هیں ' اور هم نے جو کچھ انهیں دے رکھا هے ' اسمیں سے انفاق و صدقات کرتے هیں -

روزه صرف تقوی کا نام هے ' اس بنا پر قرآن مجید کا حقیقي ظرف رمضان ' اور اوسکا حقیقي مخاطب صرف روزه دار هی هوسکتا هے :

شهر رمضا الذي انزل فیه القرآن هدی للناس و بینت من الهدی و الفرقان - (۲ : ۱۸۱)

رمضان کا وه مهینه جسمیں قرآن نازل کیا گیا - جو هدایت هے لوگوں کیلیے ' اور اوس میں نہایت واضح اور روشن دلیلیں امتیاز و هدایت کی موجود هیں -

امام رازي نے لکھا هے که خدا نے سورۂ بقره کے اول میں هدی للمتقین کہا تھا اور یہاں هدی للناس کہا هے ' اسلیے ان دونوں آیتوں کے ملانے سے معلوم هوتا هے که آدمي وهي هے جو پرهیزگار هے - جو پرهیزگار نہیں وه آدمی نہیں - دوسرے الفاظ میں اس مفهوم کو یوں بھي ادا کرسکتے هیں که کامل انسان وهی هے جو روزه دار هے - یعنی ضبط و صبر اور ایثار کی قوت رکھتا هے - جو روزه دار نہیں وه انسان هي نہیں - کیونکه انسان وهی هے جسمیں چارپایوں سے کچھ زیاده جوهر هوں - وه جوهر اسکي ملکوتیت هے -

روزے سے انسان کے قلب میں تقوی و طهارت کی جو کیفیت الاهیه پیدا هوجاتي هے ' اوسکا مظهر اگرچه اوسکی زندگي کا هر حصه هوسکتا هے تاهم اوسکے اظهار کا حقیقي موقع معاملات تمدني هیں جهاں انسان کا قدم ڈگمگا جاتا اور حــلال و حرام کے درمیان جو مشتبهات هیں ' اونکی تمیز اوٹھ جاتي هے - کسي نے امام محمد سے کہا که آپنے زهد میں کوئي کتاب نہیں لکھي - اونهوں نے فرمایا : میں نے معاملات میں کتابیں لکھدي هیں - زهد کا مظهر اوس سے بڑھکر کیا هوسکتا هے ؟

اس لحاظ سے تمهارے معاملات روزے کے نتائج کے اظهار کا بهترین ذریعه هیں - یهي وجه هے که الله تعالیٰ نے روزے کے احکام کے بعد فرمایا :

ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل و تدلوا بها الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم و انتم تعلمون - (۲ : ۱۸۴)

اور اپنے مال کو باهم ناجائز طریقه سے نه کھاؤ ' اور نه حکام کو رشوت دو که وه لوگوں کے مال کا ایک حصه ناجائز طریقه سے کھائیں -

نظم کلام و ترتیب آیات کے لحاظ سے ان احکام کو بظاهر روزے سے کوئی مناسبت نہیں معلوم هوتی ' لیکن حقیقت یه هے که روزے کي روح یهی اکل حلال هے - روزه نے انسان پر اکل حلال صرف اسلیے حرام کر دیا که وه اگر سد رمق پر قناعت نہیں کرسکتا تو اوسکو کم از کم زهد و قناعت کا خوگر هوکر اکل حرام سے تو ضرور بچنا چاهیے - قرآن مجید کا طرز خطاب یهي هے که وه مقدمات قائم کر دیتا هے ' اون کے نتائج پیش کر دیتا هے ' لیکن یه نہیں بتلاتا که اس میں کون سا مقدمه هے اور کون سا نتیجه ؟ تاهم فطرت سلیمه خود بخود ان کي طرف هدایت کرتي هے - ان هذ القران یهدي للتي هي اقوم -

اس تمہیدي تفصیل کے بعد اب یہ آساني سے سمجھہ میں آسکتا ہے کہ انتقال مکانیکی اور انتقال عصبي میں کیا فرق ہے ؟

مثلاً پاني جو میکانیکی طور پر پائپ سے نکلتا ہے' اس پر موثرات طبیعیہ یعني گرمي سردي کا اثر نہیں پڑتا - نہ پائپ کے احساس میں (اگر اسمیں احساس ہو) کچھہ فرق آتا ہے' اور نہ پاني کی رواني میں کچھہ کمي ہوتي ہے - اگر اسکے گرد سم آلود پٹی باندھدیجاے یا خود اسي میں زہر کے قطرے ڈالدیے جائیں - جب بھي اسکي قوت ایصال میں کچھہ فرق نہ آئیگا -

لیکن اگر انھی چیزوں کا استعمال کسی حیواني عصب پر کیا جائیگا تو وہ ضرور متاثر ہوگا -

اب اگر تم کسي انتقال کے متعلق یہ معلوم کرنا چاھتے ہو کہ یہ میکانیکی ہے یا عصبی' تو اسکي صورت یہ ہے کہ پہلے دیکھو کہ وظائف الاعضائی تغیرات کا اثر اس پر پڑتا ہے یا نہیں ؟ اگر نہیں پڑتا تو وہ مکانیکی ہے ورنہ عصبی -

یورپ میں مشہور جرمن عالم وظائف الاعضاء کے تجارب کی بناء پر یہ فیصلہ کرلیا گیا ہے کہ نباتات میں صرف انتقال مکانیکي ہے - حالانکہ مسکین پفیفر کا تجربہ صرف ایک محدود و معدوم دوا تک محدود ہے - اسنے کلورو فارم ممُوسا کے تنے کی بالائي سطح پر استعمال کیا اور اسکے بعد اسے مس کیا - پتیاں بدستور کمھلا کے جھک گئیں - اس سے وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ نباتات میں انتقال میکانیکی ہے نہ کہ عصبي -

واقعی بظاہر یہ تجربہ قابل استناد معلوم ہوتا ہے اور جو شخص سنتا ہے وہ ابتدا میں باساني پفیفر کي راے سے اتفاق کرلیتا ہے - چنانچہ ڈاکٹر بوس ایک موقع پر لکھتے ہیں :

" خود مجھہ پر بھي اسکا اثر عرصے تک بہت قوي رہا لیکن تھوڑے غور و خوض کے بعد اصل حقیقت منکشف ہوگئي -

معلوم ہوتا ہے کہ پفیفر اپنے تجارب میں ان داخلي نسیجوں

(۱) یہ پتي اور پچکاري کي دو مختلف حالتوں کا مرقع ہے بالائي تصویر اس حالت کی ہے جب پتی اور پچکاري دونوں ایک دوسرے سے علحدہ ہیں - دوسري زیریں تصویر میں پچکاري کي گولي پتي کے کنارے سے ملی ہوئی دکھائي گئی ہے - یہی حالت تجربہ و عمل کي ہے -

اس دوسري تصویر میں نظریۂ انتقال میکانیکی کو مصور کرکے دکھایا گیا ہے -

یعني یوں فرض کیجیے کہ نباتات کے وہ نسیج جو معمولي مقدار سے زیادہ ضخیم نظر آتے ہیں مثل ایک پچکاري کے ہیں - جب ہم اس پچکاري کا ایک سرا دباتے ہیں تو پاني زور کے ساتھہ نکلنا چاھتا ہے اور اسی کوشش میں وہ گولی نما سرے کو آگے دھکیلتا ہے - یہ دوسرا سرا آگے پتي کے متفلص نسیج سے لگتا ہے اور وہ سکڑنے لگتا ہے -

(۲) اس موقع میں انتقال عصبي اور انتقال میکا نیکی کی تصویر کھینچی گئی ہے -

ہم نے مضمون میں یہ بتا دیا ہے کہ انتقال عصبی ان چھوٹے چھوٹے ذرات کے انتشار و آشفتگي کا نام ہے جن سے اعصاب مرکب ہوتے ہیں - انکو اصطلاح میں دقائق کیمیاویہ بھي کہتے ہیں - چنانچہ مندرجہ بالا تصویر میں آپ دیکھتے ہونگے کہ بہت سے نقطے نقطے پریشان و منتشر ہیں -

انتقال میکا نیکي کی حقیقت یہ ہے کہ ایک سیال مادہ متحرک ہوتا ہے - دوسري زیریں تصویر اسي انتقال کو واضح کرتي ہے - اسمیں سیال مادہ کی موجیں خطوں کی شکل میں دکھائي گئي ہیں -

دونوں تصویروں کے وسط میں آپ دو خط دیکھتے ہیں - یہي وہ مقامات ہیں جہاں پر مخدر ادویہ کا استعمال کیا گیا ہے -

کو متاثر نہ کرسکا جو احساس کا اصلي سرچشمہ ہیں - یہ کوئي تعجب انگیز بات نہیں ہے کیونکہ یہ کام نہایت مشکل تھا - اسمیں کچھہ درختوں هی کي خصوصیت نہیں ہے - حیوانات میں بھي اسکي مثالیں بکثرت ملتی ہیں - مثلاً اگر حیوانات کي بالائي جلد پر کلورو فارم کا استعمال کیا جاے تو اسکا اثر ان عصبی تھیلیوں (Nerve trunk) تک نہیں پہنچتا جو عضلات کے درمیان ہوتي ہیں -

اسي خیال سے میں نے از سر نو اس مسئلہ پر غور کرنا شروع کیا' اور اسکے لیے مختلف بارہ طریقے استعمال کیے - اب ان تمام طریقوں سے یہ امر ثابت ہوگیا ہے کہ نباتات میں جس قسم کا تنبہ ہوتا ہے اسکی نوعیت بعینہ وهي ہے جو حیوانات کے تنبہ کی ہے " -

(طرق دوازدہ گانہ)

مسٹر بوس کے ان بارہ طریقوں میں ہم تین طریقوں کو نہایت اختصار کے ساتھہ بیان کرینگے -

سرعت تاثر اور ذکاوت جس کے لحاظ سے ہم نے ممُوسا کو شروع میں انتخاب کیا تھا اور اسوقت بھي اسي کے تجربۂ و مثال کو قائم رکھتے ہیں - ممُوسا میں جو تنبہ ہوتا ہے' ظاہر ہے کہ یہ عصبي قرار پائیگا بشرطیکہ ثابت ہوجاے کہ:

(۱) وظائف الاعضائي تغیرات کا اثر تنبہ کے انتقال کي رفتار پر پڑتا ہے -

(۲) جن وظائف الاعضائي موانع کي وجہ سے حیوانات میں تنبہ کو روکا جاسکتا ہے' بعینہ انھي موانع کے ذریعہ یہاں بھي تنبہ کو روکا جاسکتا ہے -

(۳) طبیعی انتشار کے بغیر ہیجان کا آغاز اسکے دائرہ کي توسیع ہوسکتي ہے -

آخري تحقیقات نے ہمارے لیے ایسے آلات فراہم کردیے ہیں جنکے ذریعہ ہم انتقال تنبہ کي رفتار اور مختلف حالات میں اسکے تغیرات معلوم کرسکتے ہیں -

آیندہ نمبر میں ہم ان آلات کے متعلق تفصیل سے بحث کرینگے -

علم النباتات کا ایک جدید صفحہ

(مسٹر بوس کا اکتشاف جدید)

روح نباتات اور احساس

(۲)

(قدیم تحقیق)

گذشتہ صحبت میں تم نے اندازہ کرلیا ہوگا کہ حیوانات اور نباتات کے ہیجانوں میں کس درجہ مشابہت و مماثلت ہے؟ اور اسلیے غالباً تم دونوں کو یکساں طور پر " ہیجان " اور " عمل عصبی " سمجھنے ہوگے -

لیکن علماء وظائف الاعضاء نباتات کے سر خیل علامہ پیفر (Peffer) کے بعض تجارب کی بنا پر یورپ میں یہ امر قطعی طور پر طے پاگیا تھا کہ حیوانات میں جس شے کو دفع عصبی (Nervous in pulse) کہتے ہیں، اسکے مقابلہ میں نباتات کے اندر کوئی شے نہیں ہے - چنانچہ تمام علماء نباتات برابر یہی کہتے آئے ہیں کہ جسکو ہم بظاہر دفع عصبی سمجھتے ہیں، وہ عمل عصبی نہیں بلکہ ایک طرح کا عمل میکانیکی ہے -

وہ کہتے ہیں کہ پودوں کے جو نسیج طبیعی مقدار سے زیادہ بڑے نظر آتے ہیں، انکی نسبت سمجھنا چاہیے کہ وہ گویا ربڑ کی نلکیاں ہیں جنمیں پانی بھرا ہوا ہے - جب ہم کہربا کے ذریعہ یا کسی اور مکانیکی طریقہ سے تنبہ و تحریک پیدا کرتے ہیں تو گویا ان پانی سے بھرے ہوے نسیجوں کو نچوڑنے لگتے ہیں - اسلیے پانی اندر سے پورے زور کے ساتھ اچھلکر نکلتا ہے اور نکل کے پودے کے اس عضو متعلق (پل وی نس) سے ٹکراتا ہے - اس تصادم کی وجہ سے پل وی نس سکڑنے لگتا ہے، اور ناھر کی پتیاں کمھلا کے جھک جاتی ہیں -

ڈاکٹر بوس کی تحقیقات سے پیشتر تمام علمی دنیا کا ان بیانات پر ایمان کامل تھا مگر اب علم کی ایک مشرقی رسالت نے اس ایمان کو متزلزل کر دیا ہے !

اب ہم کو اس طرف متوجہ ہونا چاہیے کہ کیا در حقیقت نباتات میں ہیجان یا حرکت کا انتقال عصبی نہیں ہے بلکہ مکانیکی ہے؟ اسکے متعلق فیصلہ کرنے سے پہلے انتقال عصبی اور انتقال میکانیکی کا باہمی فرق سمجھہ لینا چاہیے -

(انتقال میکانیکی اور انتقال عصبی)

کسی جسم کے ایک مقام سے دوسرے مقام پر صناعی اور آلی طریقہ سے (یعنی بذریعہ آلات کے) جانے اور منتقل ہونے کا نام " انتقال مکانیکی " ہے -

مثلاً تمہارے شہر میں زمین کے نیچے آھنی نلوں کا ایک جال پھیلا ہوا ہے جسے تم پایپ یا پم کہتے ہو - اسمیں ایک مخصوص مقام سے پانی ڈالا جاتا ہے اور بعض مشینوں کی وساطت سے تمہارے گھروں تک پہنچ جاتا ہے - یعنی ایک جسم سیال (پانی) بعض آلات کے عمل سے اپنی جگہ سے چلتا ہے اور چلکر تم تک آجاتا ہے - یہی انتقال میکانیکی ہے -

انتقال عصبی میں بھی قریباً وہی ہوتا ہے جو انتقال مکانیکی میں ہوتا ہے - اعصاب نہایت چھوٹے چھوٹے ذرات سے مرکب ہیں - ان ذرات میں حرکت و انتقال کی قابلیت موجود ہے - جب اعصاب میں کسی قسم کی تنبیہ یا تحریک ہوتی ہے تو ان ذرات میں آشفتگی و برھمی پیدا ہوجاتی ہے - اسی برھمی و انقلاب کا نام ہیجان ہے -

جب اعصاب اپنی پوری زندگی یا بہتر و موافق وظائف الاعضائی حالت میں ہوتے ہیں، تو اسوقت یہ قوت اپنے اوج و شدت پر ہوتی ہے - ضعیف سے ضعیف تنبیہ اور خفیف سی خفیف تحریک بھی ذرات میں ایک انقلاب عظیم اور برھمی عام پیدا کر دیتی ہے - اور اسلیے سخت ہیجان محسوس ہوتا ہے -

لیکن جب اعصاب کی وظائف الاعضائی حالت عمدہ نہیں ہوتی، تو ذرات کی برھمی اور ہیجان کی شدت میں بھی فرق آجاتا ہے -

یہ حالت اعصاب موصلہ conducting nerves سے ہوکے گزرتی ہے، اور جہاں سے گزرتی ہے، اس مقام کے ذرات میں انقلاب و برھمی پیدا ہو جاتی ہے - یہی جا بجا اور منزل بمنزل بڑھنے والا انقلاب ذرات ہے جسے تنبہ عصبی nervous epulsim کے انتقال سے تعبیر کیا جاتا ہے -

(وظائف الاعضائی اعتدال)

ہم ابھی لکھہ آئے ہیں کہ ہیجان کی شدت اور اسکا ضعف اعصاب کی حالت تامہ اور موافق و سازگار وظائف الاعضائی حالت پر موقوف ہے، اسلیے ہم بتا دینا چاہتے ہیں کہ " موافق وظائف الاعضائی حالت " سے ہماری مراد کیا ہے؟

اس سے ہمارا مقصد اعتدال حرارت و برودت ہے -

اعصاب کے اداء وظائف پر حرارت و برودت کا بہت بڑا اثر پڑتا ہے - جسوقت اعصاب کے کسی حصہ میں تنبہ یا تحریک پیدا ہوتی ہے، اگر اسوقت وہ معتدل حالت میں ہوے ہیں تو انمیں ایک طبیعی و عادی ہیجان پیدا ہوتا ہے - لیکن اگر یہ اعتدال موجود نہو بلکہ برودت غالب ہو، تو پھر جسقدر برودت کا غلبہ ہوتا ہے اسیقدر ہیجان میں بھی کمی ہوتی جاتی ہے - یہاں تک کہ جب برودت بہت زیادہ بڑھجاتی ہے تو پھر ہیجان بالکل باطل ہو جاتا ہے - یہی بطلان ہیجان ہے جس کو مرض فالج کہتے ہیں -

لیکن اگر برودت کے بدلہ حرارت کا غلبہ ہو تو اس سے ہیجان میں ایک غیر طبیعی حالت پیدا ہوتی ہے - اس حالت کے حد سے زیادہ ہونے کے بعد برودت کے نتائج کی طرح اسکے نتائج بھی سخت خطرناک ہو جاتے ہیں -

بعض ایسے وسائل بھی ہیں جنکے ذریعہ سے اعصاب میں ہنگامی طور پر فالج کی سی کیفیت پیدا کی جاسکتی ہے - انکو اصطلاح میں anaesthetics کہتے ہیں -

انکے اثرات کا اصلی عمل یہ ہے کہ وہ اعصاب کی قوت تنبہ پر قبضہ کر لیتے ہیں - اسی طرح بعض ایسی سمیات (زہریلی دوائیں) بھی ہیں جنکے ذریعہ اعصاب کی قوت ایصال کو فنا کردیا جاسکتا ہے -

تنــزل الملئکة والروح فیها باذن ربهم -

اوس رات میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے اترتے هیں -

فرشتے اور روح اس رات میں اترتے هیں' مگر بتدریج پورے ایک مهینے میں اوترتے هیں کیونکه دنیا کا دامن دفعة ان برکات و فضائل کے سمیٹنے کي وسعت نهیں رکهتا :

داماں نگه تنــگ گل حسن تو بسیار
گلچیــن نگاه تو ز داماں گلــه دارد

* * *

لیکن یه ملائکه کیا هیں ؟ اور اس روح کی حقیقت کیا هے ؟ الله تعالی نے خود اسی آیت میں اس حقیقت کو واضح کردیا هے : من کل امر سلام یعنی وه ملائکه اور روح امن اور سلامتی هیں - جو دنیا کو بکسر امنیة و سلامتي کي برکتوں سے معمور کردیتے هیں !

* * *

یه سکون' یه اطمینــان کامل' یه سلامتي' یه امن عام جو هم پر آسمان سے اترا' صرف عرب کے لیے مخصوص نه تها بلکه وه مشرق و مغرب دونوں کو محیط هے - همارا آفتاب اگرچه مغرب سے طلوع هوا تها جو همارا قبلهٔ ایمان هے' لیکن اسکی شعاعوں نے مشرق کے افق کو بهی روشن کردیا جهاں سے دنیا کا سورج نکلتا هے' اور جهاں سے صبح کا ستارہ طلوع هوتا هے :

هـی حتــی مطلــع الفجر -

وه امن و امان کا پیغام صبح کے طلوع هونے کی جگه تــک یعنی مشرق تــک پهنچ جائیگا -

دنیا نے اس وعدے کي صداقت کو دیکهه لیا' جب خدا کے پاک فرشتے یعنی قرآن نے مشرق و مغرب دونوں کو اپنے پروں کے نیچے چهپا لیا - ان الله علی کل شی محیط -

* * *

امن عام کا یه پیغام کیا هے ؟ اور وه کیونکر مشرق و مغرب تــک پهونچایا جائیگا ؟

قرآن حکیم نے دوسري آیتوں کے ذریعه اس نکته کو حل کردیا هے :

انا انزلنــــاه في لیلــة مبارکة انا کنا منذرین فیها یفرق کل امر حکیم امرا من عندنا انا کنــا مرسلین- رحمة من ربک انه هو السمیع العلیم - (۴۴ . ۴)

هم نے قرآن کو ایک مبارک رات میں اتارا کیونکه هم دنیا کو اسکی ضلالت کے نتائج سے ڈرانے والے تهے - تمام انتظامات الهیه جو حکمت و مصلحت عالم پر مبني هیں' اسی رات میں طے پاتے هیں - از انجمله قرآن کا نزول جو اسی رات میں شروع هوا - نیز همیں اپنا رسول بهیجنا مقصود تها' جسکا ظهور الله کی رحمت کا نزول هے -

اب ان دونوں سورتوں کے تطابق و تشاکل پر غور کرنا چاهیے -

الله تعالی نے سورۂ قدر میں فرمایا : انا انزلناه في لیلة القدر اور یهاں فرمایا : انا انزلناه فی لیلة مبارکة اسلیے یه دونوں راتیں ایک هی هیں - وهاں فرمایا تها تنزل الملئکة والروح فیها باذن ربهم من کل امر سلام اور فــرمایا : فیها یفرق کل امر حکیم امرا من عندنا - اس بنا پر یه " امر سلام " اور یه " امر حکیم " جسکي تنزیل و تقسیم لیلة القدر میں خدا کے حکم سے کی گئی هے' دونوں ایک هی چیزیں هیں -

* * *

لیکن سوال یه هے که خود وه " امر سلام " اور " امر حکیم " کیا چیز هے ؟ دوسري آیتوں نے اسکي بهی تفسیر کردي هے :

الرا : تلک آیت الکتب الحکیم - اکان للنــاس عجباً ان اوحینــا الی رجــل منهم ان انذر النـــاس وبشر الذین آمنوا ان لهم قدم صدق عند ربهم ؟

یه قرآن حکیم کی آیات هیں' پهر کیا لوگوں کو تعجب هے که هم نے اونهی میں سے ایک آدمي پر وحي کي تاکه وه لوگوں کو ڈرائے اور مومنوں کو اس بات کا مژده سنائے که خدا کے تخت کے نیچے اونکا قدم جم گیا هے ؟

اسلیے یه " امر حکیم " اور یه " امر سلام " خود قرآن کریم هے جو لیلة القدر میں نازل کیا گیا -

* * *

الله تعالی نے سورۂ قدر میں قرآن حکیم کی چند خصوصیات کا اجمالي ذکر فرمایا تها' لیکن اس آیت میں وه خصوصیتیں به تفصیل بیان فرمائی هیں -

سورۂ قدر میں فرمایا تها که " وه سورج کے طلوع هونے کي جگه تک پهیل جائیگا " یه نهایت مجمل طرز خطاب تها - سورۂ دخان میں اوسکی تفسیر بهی کردي : فیها یفرق کل امر حکیم امرا من عندنا یعنے قرآن حکیم کی آیتیں همــارے حکم سے ایک پیغمبر پر تقسیم کی جاتی هیں تاکه وه دنیا کے سامنے ان آیتوں کو لے کے جائے اور هر شخص کے آگے اس خوان کرم کو بچهادے' تاکه هر شخص اپنا حصه لے لے : انا کنا مرسلین رحمة من ربک - لیکن دنیا غفلت کي نیند میں سو رهی تهي' اسلیے یه ابر رحمت پہلے گرجا تاکه دنیا جاگ اوٹهے - اوس نے اپنی چادر غیب سے پہلے اوس هاتهه کو نکالا جس میں بجلی کا تازیانه تها :

یا ایها المدثر' قــم فانــذر ' او چادر اوڑهنے والے' اوٹهه' اور ڈرا ! پہلے اوسکو گرجنے اور تڑپنے کي ضرورت تهي' اسلیے وه گرجا' چمکا' تڑپا' انا انزلناه في لیلة مبارکة انا کنا منذرین لیکن درحقیقت اوسکا یه وصف عارضی تها' ورنه رفق و ملاطفت اوسکا مایهٔ خمیر اور عنصر حقیقي هے : عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم - اسلیے وه روئی کے گالے سے بهی زیاده نرم و سفید بادل کا ایک ٹکڑا تها' جو آب شیریں کا خزانه اپنے ساتهه رکهتا تها اگرچه ابتدا میں بجلی کی کڑک اسکا مظهر ورود هوئی - یه انذار و وعید' یه قهر و غضب اوس قوم کی شامت اعمال کا نتیجه تهی' ورنه پیغمبر امی خــدا کی طرف سے صرف بشارت رحمت اور لطف و کرم کا مجسمه بنا کر بهیجا گیا تها : انا کنا مرسلین' رحمة من ربک -

لیکن خدا کی یه رحمت صرف عرب کے ساتهه نه تهی - بلکه اس ابر کــرم نے تمــام مشرق و مغرب کو جل تهل کردیا - چنانچه دوسری جگه رحمة من ربک کی تعبیر کردي گئی -

ما ارسلنــــاک الا رحمة للعالمین -

هم نے تجهکو تمام دنیا کیلیے صرف رحمت هی رحمت بنا کے بهیجا !

* * *

" لیلة القدر " کو تمام راتوں پر صرف اسی لیے فضیلت نهیں هے که اوسمیں عبادت کا ثواب تمام راتوں سے زیاده ملتا هے بلکه اس بنا پر بهی که اوس میں همکو ایک کتــاب دیگئی اور همکو مشرق و مغرب میں اوسکی منادي کرنے کا حکم دیا گیا - بادشاهوں کی منادي طبل و علم کے ساتهه کی جاتی هے' لیکن خدا کی منادي تهلیل و تکبیر کے ساتهه هونی چاهیے - رمضان کے بعد عید کا حکم اسی لیے دیا گیا تاکه تهلیل و تکبیر کی مقدس صداؤں میں اسلام کے جاه جلال' غرور و قوت' اور وسعت و اثر کا سماں دنیا کو نظر آجاے : ولتکبروا الله علی ما هداکم و لعلکم تشکرون -

پهر آه تمهاري غفلت کیسی شدید اور تمهاري گمراهي کیسي ماتم انگیز هے که تم لیلة القدر کو تو ڈهونڈهتے هو پر اس کو نهیں ڈهونڈهتے جو لیلة القدر میں آیا اور جسکے ورود سے اس رات کي قدر و منزلت بڑهی - اگر تم اسے پالو تو تمهارے لیے هر رات لیلة القدر هے :

هر شب شب قدر است اگر قدر بداني !

وقائع و حقائق

ليـلـة القـــدر

عالم تقدير خاموش نهيں هے - وه ايک امام ناطق هے - اُس نے مجموعي طور پر تمام عالم کي قسمت کا فيصله ازل هي ميں کرديا تها ' لکن اشخاص و اقوام کي تقدير کا فيصله هميشه هوتا رهتا هے -

بارکهاي قضاء و قدر بهت سي قوموں کي قسمت کا فيصله کرچکے تهے ' مگر ايک باديه نشيں قوم پهاڑوں کے دامن ميں دبي پڑي تهي - اُنهي پهاڑوں کے غار سے آتشيں شريعت کا ايک شراره اوڑا ' اور دفعةً خرمن جهل و ضلالت پر برق خاطف بنکر گرا - اس مرده قوم کي سوئي هوئي تقدير نے مدت کے بعد ايک خاص رات ميں کروٹ بدلي ' اسليے اس رات کو ليلة القدر کها گيا ' کيونکه اسي رات ميں اوسکے کارنامه اعمال کو قرآن حکيم کے ذريعه سے معين و مقدر کرديا گيا تها :

انا انزلناه في ليلة القدر	هم نے اوسکو ليلة القدر ميں نازل کيا (۱)

ليلة القدر : قيل ليلة الشرف و الفضل و قيل ليلة التدبير و التقدير و هو اقرب (احکام القرآن لابن عربي)

* * *

عربي زبان ميں متکلم کيليے " اني " و " انا " کي دو ضميريں هيں جو به ترتيب " واحد متکلم " و " جمع متکلم " کيليے مستعمل هوتي هيں - الله تعالى نے جب حضرت آدم عليه السلام کو دنيا کي نشاءة اولى کا موسس بنانا چاها تو فرمايا :

اني جاعل في الارض خليفه (۲ : ۹۲)	ميں زمين ميں ايک خليفه بنانے والا هوں -

اس آيت ميں الله تعالى نے اپنے ليے معمولي صيغهٔ واحد متکلم کا استعمال کيا هے ' کيونکه اشيا و امثال کا پيدا کرنا اسکي قدرت کامله کے نزديک کوئي غير معمولي اهميت نهيں رکهتا تها - ليکن بطون و ارواح کي نشاءة جديده دنيا کيليے مايه صد رحمت و برکت تهي ' اسليے الله تعالى نے جب کسي پيغمبر کو اس نشاءة حقيقه کا ذريعه بنايا هے تو اس موقع پر اپنے ليے ضمير جمع متکلم کا صيغه استعمال کيا هے جو واحد کيليے تعظيم و شرف کا پهلو رکهتا هے - يه تعظيم درحقيقت اوس جديد روح سعادت و هدايت کي اهميت و عظمت کو نماياں کرتي هے جو دنيا ميں ظهور پذير هونا چاهتي هے -

حضرت آدم عليه السلام نے دنيا کا قالب موزوں تيار کرديا تها ليکن وه روح سے يعني ترقي يافته دين الهي کي حقيقي روح سے خالي تها - الله تعالے نے سب سے پہلے حضرت نوح عليه السلام کو يه امانت ديکر دنيا کي طرف بهيجا جو ايک عظيم الشان روحاني انقلاب تها ' پس ضمير تعظيمي سے اسکا اظهار کيا :

انا ارسلــنا نـــوحـــاً	هم نے نوح کو بهيجا -

* * *

ليکن يه روح امتداد زمانه سے فرسوده هوگئي تهي ' بلکه سچ يه هے که بالکل مرده هوگئي تهي - اسليے الله تعالے نے قرآن مجيد کے ذريعه اس روح مرده کو ' اس گل پژمرده کو ' اس بخت خفته کو ' پهر زنده کيا ' شگفته کيا - بيدار کيا ' يه ايک عظيم الشان انقلاب تها جس نے نقشه عالم کو يکسر پلٹ ديا تها پس هميشه اسکي اهميت بهي ضمير تعظيمي کے پردے ميں نماياں کي گئي :

انا نحن نزلنا الـــذکر (۱۵ : ۹)	همیں هيں که هم نے اپنے ذکر کو نازل کيا -
انا انزلناه في ليلة القدر	هم نے اوسکو ليلة القدر ميں نازل کيا -

* * *

اسي کتاب دوالعطر والبال کو خدا نے " کوثر " بهي کها هے که وه مايه خير کثير هے :

انا اعطيناك الکـــوثر	هم نے تمکو کوثر يعني قرآن عطا فرمايا -

يهاں بهي قرآن کا ذکر متکلم جمع تعظيمي سے کيا -

اسي کے ذريعه دين ابراهيمي زنده هوا هے ' اسليے اس نيع خير کے عطا کرنے کے بعد الله تعالے نے اوسکي سب سے بڑي ياد گار " قرباني " کے قائم کرنے کا حکم ديا :

فصل لربـــك وانحــــر	تو اپنے خدا کي نماز پڑه اور قرباني کر!

الله تعالے نے اسي دين کے ذريعه ابراهيم عليه السلام کي يادگار اور ذکر عظيم کو قائم رکها :

و جعلنا لهم لسان صدق عليا	اور هم نے انکے ذکر خير کو رفعت و بلندي عطا کي -

آنحضرت کا ذکر جميل بهي اوسيکي برکت سے غلغله انداز عالم روح و ايمان هے - و رفعنا لك ذکرك اسليے ان دونوں مقامات ميں بهي جمع متکلم کے ساتهه ذکر کيا گيا هے -

* * *

مذهب کي پاک روح مرده هوگئي تهي ' ليکن اس رات ميں اعاده معدوم اور حيات بعد الممات هوا - وه کتم عدم سے عــالم شهود ميں اوتري :

---

(۱) يهاں فرمايا که قرآن کريم ليلة القدر ميں اترا - اور سورهٔ بقر ميں فرمايا که رمضان ميں : شهر رمضان الذي انزل فيها القرآن - پس اس سے ثابت هوا که ليلة القدر سے رمضان هي کي رات مراد هے - نزول قرآني سے مقصود يه هے که نزول کا آغاز ليلة القدر اور رمضان المبارک ميں هوا ورنه يه ظاهر هے که پورا قرآن نجماً نجماً ۲۳ برس ميں نازل هوا هے -

" قرآن " اور " الکتاب " کا اطلاق جس طرح کل پر هوتا هے اسي طرح اسکے ايک جزء پر بهي هوسکتا هے - قرآن کے هر ٹکڑے کو الله نے قرآن اور الکتاب کها هے -

ليکن بعض مفسرين کو خيال هوا که " انا انزلناه في ليلة القدر " سے مقصود پورے قرآن کا نزول هے ' اسليے انهوں نے طرح طرح کي تاويليں کيں - مثلاً کها گيا که قرآن کريم رمضان کي بيس راتوں ميں جبريل عليه السلام کو ديا گيا اور انهوں نے ۲۰ سال کے اندر انحضرة صلى الله عليه وسلم پر نازل کيا - ليکن قاضي ابوبکر ابن عربي لکهتے هيں :

و من جهالة المفسرين انهم قالوا ان السفرة القته الى جبريل في عشرين ليلة و القاه جبريل الى محمد عليهما السلام في عشرين سنة و هذا باطل ليس بين جبريل و بين الله واسطة و لا بين جبريل و محمد عليهما السلام واسطة (احکام القران جلد ۲ صفحه ۳۱۷)	اور مفسرين کي يه جهالت هے جو وه کهتے هيں که قرآن کريم بيس راتوں کے اندر خدا نے جبريل عليه السلام کو ديا اور انهوں نے بيس سالوں کے اندر محمد صلى الله عليه وسلم پر نازل کيا - سو ايسا کهنا بالکل باطل هے - نه تو خدا اور جبريل ميں کوئي واسطه هے اور نه جبريل اور انحضرة عليهما السلام ميں کوئي واسطه -

ابتداے قیام مذہب میں اگرچہ اکثر لوگوں پر مذہبی احکام کی پابندی نہایت شاق گذرتی ہے ' لیکن اس سے کوئی کلیہ قائم نہیں کیا جاسکتا - ہر مذہب کی ابتدائی تاریخ اپنے ساتھ پرجوش اور مخلص فدائیوں کی بھی ایک مختصر جماعت پیش کرسکتی ہے ' اور اسلام کے دامن کو تو ابتدا ہی سے اس زر خالص نے مالا مال کردیا تھا - پس جب روزہ پہلے پہل فرض کیا گیا تو اللہ تعالے نے چند آسانیوں کے ساتھہ لوگوں کو اوسکی طرف مائل کیا - لیکن اکثر لوگ ایسے بھی تھے جو آسانی کے متمنی نہ تھے - وہ سختی چاہتے تھے کہ خلوص و جوش الہی کا جوہر آئینہ سے زیادہ لوہے کی تلوار میں نظر آتا ہے - انبیاء گذشتہ کا اسوہ حسنہ اونکے سامنے تھا ' وہ جوش ایثار و عبودیت میں اونکی تقلید کرنا چاہتے تھے - حضرت نوح علیہ السلام ہمیشہ روزہ رکھتے تھے ' چنانچہ حضرۃ عبد اللہ بن عمر نے بھی دن کو متصل روزہ رکھنا ' اور رات کو متصل قیام کرنا چاہا - لیکن انحضرت کو خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا : تم میں اتنی طاقت نہیں - روزہ بھی رکھو ' افطار بھی کرو ! نماز بھی پڑھو ' اور خواب شیریں کا بھی لطف اٹھاو ! ہر مہینے میں صرف ۳ دن روزہ رکھو - نیکی کا معاوضہ دس گنا ملتا ہے اسلیے ۳ روزوں کا ثواب ۳۰ دن کے برابر ملے گا جو صوم دہر کا مقصد اصلی ہے ' مگر اونھوں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں - اسپر آپ نے ایک دن روزہ رکھنے اور دو دن افطار کرنے کی اجازت دی - اونکو اسپر بھی تسکین نہ ہوئی تو آپ نے ایک روز کے افطار اور دوسرے دن کے روزے کا حکم دیا انھوں نے اسپر بھی ترقی کرنا چاہی تو آپ نے فرمایا کہ اب اسکے بعد فضیلت کا کوئی درجہ نہیں (بخاری کتاب الصوم صفحہ ۳۷)

لیکن انبیاے گذشتہ سے زیادہ احق بالاتباع خود جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ تھا - آپ متصل روزے رکھتے تھے جسکو صوم وصال کہتے تھے - چنانچہ صحابہ نے بھی اسکی تقلید کرنی چاہی لیکن آپ نے منع فرمایا - اون لوگوں نے کہا کہ خود آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں ؟ آپ نے جواب دیا کہ :

لست کاحد منکم انی   میں تملوگوں کی طرح نہیں ہوں '
اطعم و اسقی   مجھکو تو خدا کی طرف سے کھلایا پلایا جاتا ہے -

لیکن جب لوگوں نے زیادہ اصرار اور غلو کیا تو آپ سخت ناراض ہوے ' اور عملاً اپنی ناراضی کا اسطرح اظہار فرمایا کہ کئی کئی رات اور کئی کئی دن کے روزے رکھنے شروع کردیے اور صحابہ نے بھی اسکی تقلید کی - اتفاق سے عید کا چاند ہوگیا ' ورنہ آپ کا ارادہ تھا کہ برابر روزے رکھتے ہی چلے جائیں تا نہ لوگ خود گھبراکر باز آئیں -

آپ نے اگر کسی کو صوم وصال کی اجازت بھی دی ہے تو صرف ایک شب و روز کی - اس سے زیادہ روزہ کسی کیلیے جائز نہیں رکھا -

لیکن بعض محدثین کے نزدیک سرے سے رات کو روزہ رکھا ہی نہیں جاسکتا اگر کوئی شخص رات کو بھی روزہ رکھیگا تو وہ روزہ روزہ نہ ہوگا - اللہ تعالی نے خود کہا ہے :

انموا الصیام الی اللیل -   رات ہونے تک روزے کو ختم کردو -

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ رات روزے کی انتہا ہے - اوس سے آگے تجاوز نہیں کرسکتے - (مسلم جلد - ۱ - صفحہ ۴۰۸)

ان آسانیوں کے علاوہ اور بھی متعدد آسانیاں رکھی گئیں - مثلاً یہود سحر میں کھانے سے پرہیز کرتے تھے ' لیکن آنحضرت نے سحر کو یہود اور مسلمانوں کے روزے کے درمیان مابہ الامتیاز قرار دیا - (بخاری صفحہ ۲۹)

افطار میں عجلت اور سحر میں تاخیر کرنا بھی سنت ہے - احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت کی سحری اور نماز فجر میں صرف اسقدر وقفہ ہوتا تھا کہ پچاس آیتوں کی تلاوت کرسکتے تھے - (بخاری - کتاب الصوم صفحہ ۴۰)

ظہر الفساد فی البر و البحر بما کسبت ایدی الناس !

جنگ یورپ کی پہلی منزل

فرانس کی شمالی سرحد

فرانس کی شمالی سرحد موجودہ جنگ کے تماشہ گاہ کا ایک اہم ترین مقام ہے - خصوصاً گذشتہ ہفتہ میں جتنے مہتم بالشان معرکے ہوے ہیں ' وہ زیادہ تر اسی حصے میں ہوے ہیں - اسلیے شمالی سرحد کے بعض سیاسی ' جغرافی ' اور فوجی حالات کا اجمالی بیان دلچسپی و فوائد سے خالی نہ ہوگا -

(لکسمبرگ)

یورپ کا نقشہ نکالیے اور سامنے رکھہ لیجیے ! اسمیں ایک مقام آپکو نظر آتا ہے جہاں فرانس ' جرمنی ' اور بلجیم کی سرحدیں آکر ملگئی ہیں - اس مجمع الثغور کا وہ حصہ جو جرمن شاہنشاہی میں دکھایا گیا ہے ' لکسمبرگ ہے - لکسمبرگ کا رقبہ ایک ہزار مربع میل اور اسکی آبادی ڈھائی لاکھہ ہے -

یہ ریاست سنہ ۱۸۱۵ع سے سنہ ۱۸۶۶ع تک اس مشہور جرمن اتحاد میں شامل تھی جسکو " جرمانک کو انفیڈ یریشن " کہتے ہیں - اسکی محافظ فوج جو جبل الطارق کے بعد دنیا کی قوی ترین فوج تسلیم کی جاتی تھی ' اسوقت اہل پروشیا کے ہاتھہ میں تھی - ایک بار شاہ ہوالنیڈ نے (جو اسوقت لکسمبرگ کا ڈیوک تھا) اسکو فرانس کے ہاتھہ فروخت کرنا چاہا - اسپر اہل پروسیا سخت برہم ہوے - اور قریب تھا کہ جنگ ہو جاے ' مگر بعض دول کی مداخلت نے جنگ کو روکدیا اور اس نزاع کا فیصلہ ایک موتمر (کانفرنس) کے ہاتھہ میں دیدیا گیا جو لندن میں منعقد ہوئی اور بالاخر سنہ ۱۸۶۷ میں ایک معاہدہ پر دستخط ہوگئے ' اس معاہدہ کا مفاد یہ تھا کہ پروشیا کی فوج فوراً قلعہ خالی کردے اور تمام قلعے مسمار کردیے جائیں - اسکے ساتھہ ساتھہ دول عظمی نے اسکی ناطرفداری کی ذمہ داری بھی لیلی -

لکسمبرگ کے تخت پر بالفعل فیری انڈ لیا سر برآرا ہے -

ریاست کا پایہ تخت خود لکسمبرگ ہے جو ایک مختصر مگر خوشنما شہر ہے اور ایک محدب (پلیٹو) حصہ پر آباد ہے -

سنہ ۱۸۷۰ کی جنگ جرمنی و فرانس میں بھی جرمنی نے اس پر حملہ کیا تھا ' مگر اسکی سرحد جسکا طول ۱۲۰ میل ہے ' اسوقت ۴ لاکھہ ۵۰ ہزار آدمیوں کے لیے کافی تھی ' اور اس جنگ میں جرمن فوج کی مجموعی تعداد اتنی ہی تھی - لیکن ادھر عرصہ سے انگلستان اور فرانس محسوس کررہے تھے کہ اگر اس تعداد سے دو چند یا سہ چند فوج جمع کردی گئی تو پھر ۱۲۰ میل کا کافی ہونا ناممکن ہوگا -

چنانچہ اسوقت ایسا ہی ہوا ہے - جرمنی کی اولین صف (فرسٹ لائن) نے جو ۱۵ لاکھہ آدمیوں سے مرکب ہے لکسمبرگ کی ناطرفداری کو درہم برہم کردیا ہے -

فوج کی کثرت تعداد کے علاوہ طاقت کی معنوی روح بھی

باب التفسیر

و علی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین (۲ : ۱۸۱)

اس آیۃ سے اجمالاً ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں ایک گروہ ایسا بھی قرار دیا گیا ہے جو روزہ کا فدیہ ادا کرکے اس فرض سے مستثنیٰ ہوجاتا ہے، لیکن گفتگو یہ ہے کہ وہ کونسا گروہ ہے؟ مفسرین کرام نے متعدد وجوہ نقل کیے ہیں :

(۱) ابتداء اسلام میں ہرشخص کو روزہ رکھنے یا فدیہ دینے کا عام اختیار تھا، جس کا جی چاہتا تھا روزہ رکھتا تھا اور جس کا جی چاہتا تھا فدیہ دیدیتا تھا - لیکن چند دنوں کے بعد فمن شهد منکم الشهر فلیصمه (جو تم میں سے یہ مہینا پائے تو وہ روزہ رکھے) نے اس عام حکم کو منسوخ کردیا -

(۲) یہ حکم ابتداء ہی سے بوڑھوں کے ساتھ مخصوص تھا، بعد کو اون کے لیے بھی منسوخ ہوگیا، اس بنا پر " یطیقون " سے پہلے " لا " کو محذوف ماننا پڑیگا، یا طاقہ کو باب افعال کی خاصیت سلب ماخذ پر قیاس کرنا ہوگا - کیونکہ " یطیقونه " کے معنی طاقت رکھنے کے ہیں - حالانکہ بوڑھوں کو یہ آسانی اس لیے دیگئی ہے کہ وہ طاقت نہیں رکھتے -

(۳) لیکن بعض اصحاب تفسیر نے " یطیقونه " کے بدلے " یطوقونه " پڑھا ہے، جسکے معنی یہ ہیں کہ جو لوگ بہ تکلف و بہ مشقت روزہ رکھ سکتے ہیں اونکو فدیہ دینا چاہیے - اس بنا پر اس آیۃ کے تحت میں بوڑھے، ضعیف، اپاہج، حاملہ عورت، اور دودھ پلانے والی عورتیں بھی داخل ہوسکتی ہیں - چنانچہ امام سفیان ثوری، امام مالک، امام شافعی، اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کے نزدیک حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں پر قضاء واجب نہیں - وہ بھی فدیہ دیسکتی ہیں (۱)

(۴) یہ آسانی مسافروں اور مریضوں کے ساتھ مخصوص ہے - مسافروں اور مریضوں کی دو قسمیں ہیں : ایک مسافر اور مریض تو وہ ہیں جو روزہ رکھنے کی بالکل طاقت نہیں رکھتے - دوسرے وہ لوگ ہیں جو طاقت تو رکھتے ہیں، مگر روزہ رکھنا اونپر نہایت شاق گذرتا ہے - چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پہلے قسم کے مریضوں اور مسافروں کا حکم بتا دیا :

فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدة من ایام اخر	جو لوگ مریض اور مسافر ہوں انکے لیے قضا کرنے کی دوسری مدت ہے -

لیکن وہ مریض اور مسافر رہ گئے تھے، جو بہ تکلف روزہ رکھ سکتے تھے - چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انکے لیے روزہ رکھنے یا فدیہ دینے کا اختیار دیا :

فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدة من ایام اخر - و علی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین، فمن تطوع خیرا فهو خیر له و ان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون (۲ : ۱۱۸)	جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ دوسرے دنوں سے روزے کی گنتی پوری کرلے - اور ان بیمار اور مسافروں کیلیے جو روزے کی طاقت نہیں رکھتے، یہ حکم ہے کہ ایک محتاج کو اپنے روزے کے بدلے کھانا کھلادیں -

البتہ جو شخص اپنی خوشی سے زیادہ نیکی کرنا چاہے تو یہ اوسکے لیے زیادہ بہتر ہے، اور اگر غور کرو تو روزہ رکھنا تمہارے لیے بہرحال بہتر ہے -

(قول مرجح)

اب ہمکو ان تمام اقوال میں سے قول مرجح کا انتخاب کرلینا چاہیے - یہ ظاہر ہے کہ پہلے دونوں احتمالات کیلیے نسخ لازم ہے لیکن جو لوگ قائل نسخ ہیں، اون میں بھی محققین کا مذہب یہ ہے کہ قرآن مجید میں باشد ضرورت و باحتیاط تمام نسخ کا دعویٰ کرنا چاہیے - پس جب ہم واضح و بہتر تفسیر کرکے اس قسم کی احتیاط کرسکتے ہیں، تو ہمکو ان دونوں اقوال کے ماننے کی کون سی ضرورت داعیہ ہے؟

تیسری توجیہ اگرچہ نسخ سے خالی ہے، تاہم اوس میں بھی قرأت شاذہ کا اتباع کرنا پڑتا ہے - صرف چوتھی توجیہ البتہ نسخ و قرأت شاذہ دونوں سے خالی ہے، اور آیت کے سیاق و سباق سے مناسبت بھی رکھتی ہے -

پہلے خدا نے مریضوں کا حکم بتایا ہے - اوسکے بعد یہ آیت آئی ہے - پس اگر یہ آیت بھی کسی خاص قسم کے مریضوں کے ساتھ متعلق کردی جائے، تو آیت میں نظم و ترتیب پیدا ہوجائیگی، اسکے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : و ان تصوموا خیر لکم اگر تم روزہ رکھو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے - اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس آیت سے بوڑھے مراد نہیں لیے جاسکتے کیونکہ وہ تو سرے سے روزہ رکھنے کی طاقت ہی نہیں رکھتے - انکی نسبت و ان تصوموا کہنا بالکل بے معنی ہوگا -

عام خیال یہ تھا کہ اس آیت سے پہلی صورت مقصود تھی، لیکن بعد کو یہ فیاضانہ حکم فمن شهد منکم الشهر فلیصمه سے منسوخ کردیا گیا، لیکن اسی آیت کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے -

یرید الله بکم الیسر	خدا تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے
ولا یرید بکم العسر	سختی نہیں چاہتا -

پس اگر آیت کے یہ معنی مراد لیے جائیں کہ پہلے ہر شخص بجائے روزہ رکھنے کے فدیہ دیسکتا تھا اور اب نہیں دیسکتا کیونکہ اوسکو روزہ ہی رکھنا چاہیے، تو یہ اس آیت کے مفہوم سے بالکل مختلف ہوگا - کیونکہ یہ تو آسانی نہ ہوئی، بلکہ آسانی کو سختی کے ساتھ بدل دینا ہوا - شیخ فانی، مرضعہ، حاملہ، بھی اسی چوتھے قسم میں داخل ہوسکتی ہیں - وہ درحقیقت مریض ہیں، یا کم از کم روزہ اون میں امراض کی استعداد پیدا کردیسکتا ہے -

اسلام کے روح اعتدال کے ساتھ بھی یہی تفسیر مناسبت رکھتی ہے - اسلام نہ تو اسقدر فیاض ہے کہ قوی، صحیح، تندرست، اور مقیم آدمی کو افطار کی اجازت دے، اور نہ وہ اس قدر بخیل ہے کہ ہر شخص پر بلا استثنا مشقتوں کا بوجھ لاد دے - وہ ایک معتدل مذہب ہے، اسلیے وہ اونہی لوگوں کے ساتھ نرمی کرتا ہے، جو اوسکے مستحق ہیں - و ان تصوموا خیر لکم کا تعلق بھی اسی قسم کے مسافروں اور مریضوں کے ساتھ موزوں معلوم ہوتا ہے، کیونکہ وہ لوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے -

(۱) ترمذی ص ۱۲۵ کتاب الصوم -

مراسلات

الاعتصـــاب فــي الاســـلام

از مولانا عبـــد الســـلام نـــدوي

(۳)

(اسلام نے اوستاد و شاگرد کے تعلقات کے منعلق کیا اصول قائم کیے هیں ؟)

(تقسیـــم سوم)

نعلیمي اسٹرائک پر سب سے بڑا اعتراض یه هے که اوس سے اساتده کا احترام شرعي قائم نہیں رهتا لیکن همکو جہاں تـک معلوم هے قرآن مجید اور احادیث صحیحه میں به نص صریح اوستاد کا کوئي حق متعین هي نہیں کیا گیا ' بلکه اسکے خلاف اساتده کو غریب الوطن طلباء کے ساتهه مدارات و مواسات کرنے کا حکم دیا گیا هے -

قـال سیاتیکـم اقوام یطلبون العلم فاذا راینموهم فقولوا لهم مرحبـا مرحبـا بوصیه رسول الله صلی الله علیـه وسلم و اقدوهم -

آپنے فرمایا که تمہارے پاس کچهه لوگ بغرض طلب علم آئینگے' جب اونکو دیکهو تو مرحبا مرحبا کہو' کیونکه یه رسول الله کی وصیت هے اور اونکو نعلیم دو -

قال لنا ان الناس لکم تبع و انهـم سیاتونکـم من اقطـار الارض یتفقهون فی الدین فاذا جاء وکم فاستوصوا بهم خیرا - (سنن ابن ماجه ص ۲۲)

آپ نے صحابہ سے فرمایا لوگ تمہارے تابع هیں' اسلیے تمہارے پاس اطراف ملک سے مذهبي علوم سیکهنے آئینگے - جب وه آئیں تو اون کے ساتهه بهلائي کرو -

آنحضرت نے خود اپنے طرز عمل سے اسکی بہترین مثال قائم کردي تهی اور صحابه نے اوسکو محفوظ رکها تها' اسمعیل کا بیان هے که " هم لوگ حسن کی عیادت کو گئے - جب آدمیوں کی کثرت سے گهر بهر گیا ' تو انہوں نے اپنے دونوں پانوں سمیٹ لیے اور کہا که هم لوگ ابو هریرہ کی عیادت کو گئے تهے جب آدمیوں سے گهر بهر گیا تها تو انہوں نے دونوں پانوں سمیٹ لیے تهے' اور کہا که هم رسول الله کی خدمت میں حاضر هوے' یہاں تک که گهر بهر گیا' آپ لیٹے هوے تهے - جب هملوگوں کو دیکها تو دونوں پانوں سمیٹ لیے اور فرمایا که تمہارے پاس کچهه لوگ طلب علم کیلیے آئینگے - اونکو مرحبا کہنا ' تحیت بجا لانا ' اور تعلیم دینا " چنانچه تاریخ اسلام میں جب کبهی اسکے خلاف کیا گیا هے تو عموماً شکایت پیدا هوئی هے - اسي روایت میں اسمعیل کہتے هیں که " هم نے ایسے علماء کا زمانه پایا هے' جو نه تو مرحبا کہتے هیں' نه تحیت بجا لاتے هیں' نه نعلیم دیتے هیں' بلکه جب هم اونکے پاس جاتے هیں' تو روکهائي کے ساتهه پیش آتے هیں" (۱) ان روایات صحیحه کي بنا پر اگر اس زمانه میں طلباء کو اساتذه سے شکایت پیدا هو تو وه بالکل بجا اور صحیح هے -

طلباء و اساتذه کے تعلقات کے متعلق سب سے اهم اور مقدم سوال جس پر تمام حقوق و اختیارات متفرع هوتے هیں یه هے که اوستاد کا حق انتخاب کسکو حاصل هے ؟ اوستاد کی علمي' مذهبي' اور اخلاقی زندگی کا اثر براه راست صرف طلباء هی پر پڑتا هے' اور وهي اسکا احساس بهي کرسکتے هیں' اس بنا پر عقلاً طلباء هی کو اونکے انتخاب کا حق حاصل هونا چاهیے -

اسلام کے قدیم نظام تعلیم میں اسي اصول کي بنا پر اوستاد کا حق انتخاب ' صرف طلباء کو حاصل تها ' اور اس پر تمام محدثین و فقهاء کا عمل تها -

عن ابراهیم قـال کانوا اذا اتو الـرجل لیاخذوا عنـه نظروا الی صلاته و الی سنته و الی هیـاته ثم یاخذون عنـه -

ابراهیم سے روایت هے که جب لوگ کسي عالم کے پاس بغرض تحصیل علم آتے تهے تو اوسکے نماز' اوسکے طریقے' اور اوسکي وضع کو دیکهتے تهے که اس سے علم حاصل کریں -

عن ابی العالیه : قال کنا ناتي الرجل لناخذ عنه فننظر اذا صلی فان احسنها جلسنا الیه و قلنا هو لغیرها احسن و ان اساءهـا قمنـا عنـه و قلنـا هـو لغیرها اسـواء -

ابو العالیه سے روایت هے که جب هم کسی عالم کے پاس بغرض تحصیل علم آتے تهے' تو جب وه نماز پڑهتا تها تو دیکهتے تهے' اگر وه اچهي نماز پڑهتا تو اوسکے پاس بیٹهتے تهے که وه دوسري باتوں کو بهي بہتر طریقه سے کرتا هوگا اور اگر نماز ٹهیک طور پر نه پڑهتا تو اوٹهه کهڑے هوتے که وه دوسري چیزوں کو اس سے بهي بري طور پر کریگا -

عن محمـد: قال انظروا عمن تاخـذون هذا الحـدیـث فانـه دینکم - (مسند دارمی ص ۶۱)

محمد سے روایت هے که جس شخص سے تم لوگ روایت حدیث کرتے هو اوسکی جانچ کرلو' کیونکه یه تمہارا مذهب هے -

ان روایات سے به تصریح ثابت هوتا هے که اوستاد کے اخلاق و عادات ' مذهب' وضع ' غرض هر چیز کی جانچ پڑتال کا طلباء کو حق حاصل هے ' اور اگر اوستاد اس معیار پر ٹهیک نہیں اوترتا تو وه اوس سے کناره کشی کرسکتے هیں ' لیکن موجوده نظام تعلیم میں یه حق صرف منتظمه جماعت کو حاصل هے' اور اگر طلباء کبهي اوستاد کے متعلق زبان شکایت کهولتے هیں' تو اسکو گستاخي اور بے ادبی خیال کیا جاتا هے -

هم کو سرکاري اسکولوں میں مداخلت کا کوئی حق حاصل نہیں' لیکن هم قومی اور مذهبي مدارس میں اسلام کی اس قدیم خصوصیت کو قائم رکهه سکتے هیں' اور اسکو قائم رکهنا چاهیے -

اگرچه قرآن مجید' احادیث صحیحه' اور صحابه و تابعین کے طرز عمل سے ثابت هوگیا که اسلام نے اوستاد کا کوئي حق متعین نہیں کیا ' لیکن هم تسلیم کرلیتے هیں که اسلام نے اوستاد کے حقوق کي تعین کردي هے' اونکے ادب و احترام کو واجب کردیا هے' لیکن سوال یه هے که کیا اوستاد کي شکایت کرنا یا آن سے علحدگي اختیار کرلینا اس ادب و احتـرام کے منافی هے ؟ اسلام نے امام مسجد کو مقتدیوں سے افضل تسلیم کیا هے' اور اونکے اقتداء کو واجب کردیا هے -

قال رسول الله صلعـم یوم القوم اقرأ هم لکتاب الله و اقد مهـم قراءة فان کانوا فی القراءة سواء

آنحضرت نے فرمایا که قوم کی امامت وه شخص کرے ' جو قرآن کا سب سے زیاده قاري هو اور قرات میں ممتاز هو - پهر اگر سب کے سب قراءة میں برابر

---

(۱) سنن ابن ماجه ص ۲۲ کتاب العلم -

بالکل متغیر ہوگئی ہے- جو جرمن فیڈریشن (اتحاد المانی) اسوقت کار زار میں اترا تھا' وہ' وہ جرمن شاہنشاہی نہ تھی جو آج میدان جنگ میں اتری ہے -

غرض لکسمبرگ ایک ناطرفدار قلمرو تھی' مگر جرمنی نے اسکی ناطرفداری کو اسلیے زیر و زبر کردیا کہ اسکا وجود انگلستان کے فاتح کیلیے ایک ناگزیر مرحلہ ہے' اور سینٹ پال کے کلس پر عقاب کا علم نصب کرنے کیلیے اسے فتح کرنا ضروری ہے-

(بلجیـــم)

لکسمبرگ کی نا طرفداری کی بر ہمزنی در حقیقت اس سفر کی اولین منزل ہے جو جرمنی کے پیش نظر ہے- اسلیے کہن سال اور انجام اندیش انگلستان کے متعلق نہ سوء ظن نہ کرنا چاہیے کہ وہ محض جوش حفظ عہد میں خانہ بر انداز ہوگیا ہے اور صرف اسلیے کہ ایک چھوٹی سی قوم پامال کی جا رہی ہے یا ایک عہد نامہ کی توہین ہورہی ہے' وہ برطانیہ کے ان فرزندوں کو جنگ کی آگ میں جھونک رہا ہے' جنمیں سے (بقول ٹائمز) " ایک کورے کی ہڈیاں تمام سر زمین ایران کی آزادی سے زیادہ قیمتی ہیں"

انگلستان کا یہ اضطراب و ہیجان اور جرمنی سے دست و گریباں ہونے کے لیے مستعدی صرف اسلیے ہے کہ لکسمبرگ کے بعد ہی بلجیم کا نمبر آیگا -

مگر آپ یہ بھی سمجھے کہ انگلستان بلجیم پر حملے کے خیال سے کیوں کانپ اٹھتا ہے ؟ ذرا نقشۂ یورپ پر ایک نگاہ پھر ڈالیے - دیکھیے ! بلجیم کے ساحل سے آبنائے ڈور کسقدر قریب ہے؟ یہ وہی آبنائے ڈاور ہے جسکے متعلق نپولین تاسف کیا کرتا تھا کہ " اگر مجھے اس پر صرف چھہ گھنٹے کے لیے حکومت ملجاتی تو میں تمام عالم کو فتح کرلیتا " اس آبنائے سے متصل دریاے ٹیمس ہے - اور اسکے سامنے ہی عظیم الشان لندن -

پس اگر جرمنی کی فوجیں بلجیم سے گذر سکیں اور آبنائے ڈور میں اسکے بیڑے کا مقابلہ بلجیم کے بیڑے سے نہ ہو تو وہ کسقدر آسانی کے ساتھہ انگلستان کے پایہ تخت پر حملہ کرسکتا ہے ؟

بلجیم کی طرفداری و ناطرفداری کا مسئلہ آج سے نہیں بلکہ سالہا سال سے انگلستان کے لیے طمانیت سوز رہا ہے - اولاً تو اسلیے کہ اگر جرمنی ایک زبردست فوج کے ساتھہ اس پر حملہ آور ہوجاے تو وہ اسکی مدافعت سے بالکل مجبور ہے - ثانیاً اگر مدافعت کی طاقت پیدا کر بھی لے' جب بھی یہ کیا ضرور ہے کہ وہ جرمنی کا مخالف ہو اور انگلستان کے دروازے کی حفاظت سے انکار نہ کرے ؟

اس واقعہ سے انگلستان اور بھی خائف و مضطر تھا کہ ساحل اینورپ بلجیم میں انگلستان کی جانب واقع ہے- بلجیم نے اسکی قلعہ بندی کی اسکیم تو بہت ہی مستعدی و سرگرمی سے شروع کردی' مگر " نمی اور" کی تحصین و استحکام میں نہ تو مستعدی دکھلائی گئی اور نہ دریا دلی کے مصارف کیے گئے جو جرمنی کے جانب کی بحری سرحد ہے -

مگر کیا عجیب بات ہے کہ جب وقت آیا تو بلجیم نہ صرف نا طرفدار' بلکہ انگلستان کا طرفدار نکلا ! انگلستان کی سرگرمی اور خفیہ ریشہ دوانیوں کے تاثیر و نفود کا یہ ایک بہت بڑا ثبوت ہے -

سچ یہ ہے کہ بلجیم جسطرح انگلستان کی طرف قلعہ بندی کررہا تھا' اسیطرح اسنے جرمنی کی طرف کے بھی مقامات لیج' نمی اور' نامور وغیرہ میں مشکلات و عقبات پیدا کردیے تھے - البتہ بہت ممکن ہے کہ اس وقت جرمنی کے ساتھہ انگلستان کے علی الرغم کوئی اتحاد پیدا ہوگیا ہو -

بلجیم کی مشرقی سرحد میں ایک حملہ آور کو جو مشکلات پیش آسکتی ہیں' ان میں سب سے زیادہ قابل توجہ یہ مراحل و مراتب ہیں :

اردنیس (جسکو بلجین لکسمبرگ بھی کہتے ہیں) نہایت دشوار گذار جگہ ہے' اور فوجی نقل و حرکت تو اسمیں قریباً ناممکن ہے - اس صورت میں بلجیم کا خط مدافعت نمی اور نامی مقام ہوگا جسکے پیچھے اسکی فوج ایک مناسب موقع پر جم جاسکتی ہے' یہاں تک کہ فرانس یا انگلستان سے (جیسا کہ اسوقت انگلستان ڈیڑہ لاکھہ فوج بھیج رہا ہے) اسکی مدد کیلیے کمک پہنچ جاے -

مقام لیج بھی قلعوں اور باٹریوں کے حلقہ میں ہے مگر محفوظ نہیں' کیونکہ جرمنی کی فوج میسٹر چٹ کے راستہ سے اندر آجا سکتی ہے -

یہ بلجیم کی فوجی اور جنگی حیثیت تھی - جغرافی حیثیت سے اسکا رقبہ ٢٩٥٠٠ کیلومیٹر ہے اور آبادی ٦٤١٠٠٠٠ - دارالسلطنت کا نام برازیل ہے' اور عام ملکی زبان فرانسیسی -

بلجیم سنہ ١٨١٥ع سے پہلے فرانس کے ماتحت تھا' مگر انگلستان نے اپنی حفاظت کے خیال سے اسکو اور ہوالینڈ کو فرانس کی محکومی سے آزاد کرایا - اسوقت سے وہ اپنے آپ کو انکی آزادی کا محافظ سمجھتا ہے -

(فرانسیسی سرحد)

بلجیم کے طرف جرمن پیشقدمیوں کا اصلی مقصد تو انگلستان ہے' لیکن دوسرا مقصد فرانس بھی ہو سکتا ہے - نقشے کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ برلن سے پیرس تک کا سیدھا راستہ ٹھیک بلجیم میں سے ہوکے گیا ہے - موجودہ فن جنگ میں سب سے بڑا حملہ آورانہ کام یہ ہے کہ پوری مستعدی کے ساتھہ ابتداء کی جاے' اور جلد سے جلد اور مختصر سے مختصر راستے سے ہوتے ہوے ایک ایسی فوج کے قلب میں پہنچ جاے جو ہنوز طیار نہ ہوئی ہو - اسطرح ایک ہی حملے میں تمام فوج حریف پا مال ہوجائیگی -

اس لحاظ سے جرمنی کیلیے براہ بلجیم فرانس جانے کا راستہ بوجہ قرب مسافت ایک نہایت قیمتی خط جنگ ہے - اسوقت یورپ کی جنگ ایک قسم کی گھوڑ دوڑ ہے - اور تھوڑے دنوں تک یہی حالت رہیگی - اس دوڑ میں جو حریف سب سے زیادہ تیزرو ہوگا' وہی کامیاب جنگ جاری رکھہ سکے گا -

اہل فرانس عموماً اس خیال میں تھے کہ انکی شمالی سرحد خطرہ سے محفوظ ہے - کیونکہ اولاً تو السیس اور لورین میں جرمنی کیلیے ہر قسم کی مشکلات موجود ہیں - پھر بلجیم نے نمی اور' لیج' اور نامور میں بھی جرمنی کے لیے سنگہاے گراں نصب کردیے ہیں -

لیکن حالات نے بہت جلد اس اعتماد کو بے بنیاد ثابت کردیا - جرمنی آج کئی سال سے میلیٹری میں سفر و حرکت کیلیے طرح طرح کی آسانیوں کا سامان کررہا تھا اور اس درجہ مکمل و مستعد ہوچکا تھا کہ فرانس کی سرحدی مشکلات اور استحکامات اسکے سامنے کچھہ بھی مدافعت نہیں کر سکتیں -

السیس اور لورین کی قلعہ بندیوں کے حالات حال میں فرانس کے ایوان مبعوثین (چیمبر آف ڈپوٹیز) میں بیان کیے گئے تھے - اگر یہ صحیح ہے کہ ان قلعہ بندیوں کو تازہ ترین اصول پر رکھنے میں کامیابی نہیں ہوئی ہے تو سمجھنا چاہیے کہ انکی اہمیت زیادہ سے زیادہ دوسرے درجہ پر ہے- بہرنوع دائمی قلعہ بندی کی اہمیت خصوصاً اس حالت میں جب کہ اسکو مدد اور کمک نہ پہنچ سکے' ہمیشہ سے مشکوک سمجھی گئی ہے -

غرض جہاں تک قرائن صحیحہ سامنے آتے ہیں' شمالی سرحد پر فرانس کی قلعہ بندیوں کو محض بے اثر سمجھنا چاہیے - اور کچھہ عجب نہیں کہ اولوالعزم اور سرمست عروج و شباب جرمنی بہت جلد ان قلعہ بندیوں کی حقیقت کا تجربہ دکھادے -

(السیس اور لورین دو فرانسیسی صوبے ہیں جن پر سنہ ١٨٧٠ میں جرمنی نے قبضہ کرلیا تھا)

ایڈیٹر الهــلال کے کتب خانے کی بعض مکرر کتابیں بغرض فروخت

نوادر و آثار مطبوعات قدیمۂ هند

تاریــخ هنـــدوستـــان

ترجمه فارسی " هسٹری آف انڈیا " مصنفه مسٹر جان مارشمن
مطبوعۂ قدیم کلکته سنه ۱۸۵۹

(۱) هندوستان کے تاریخوں کے لکھنے میں جن انگریز مصنفین نے جانکاہ محنتیں کی هیں ان میں مسٹر سی - جان مارشمن (C. Jahan Marshman.) کا نام خصوصیت کے ساتھه قابل ذکر ہے - اسکا نہایت سلیس و فصیح فارسی ترجمه لارڈ ایمہرسٹ کے زمانے میں مولوی عبد الرحیم گورکھپوری نے کیا تھا ' اور بحکم لارڈ مذکور پرنس بہرام شاہ نبیرۂ سلطان ٹیپو مرحوم و مغفور نے نہایت اهتمام و تکلف سے طبع کرایا تھا - کچھه نسخے فروخت هوے اور کچھه گورنمنٹ کے لیے لیے اور عام طور پر اشاعت نه هوئی -

اس کتاب کی ایک بڑی خوبی اسکی خاص طرح کی چھپائی بھی ہے یعنے چھپی تو ہے ٹائپ میں لیکن ٹائپ برخلاف عام ٹائپ کے بالکل نستعلیق خط کا ہے - اور بہتر سے بہتر نمونه اگر نستعلیق ٹائپ کا ابتک کوئی ہے تو یہی ہے - کاغذ بھی نہایت اعلی درجه کا لگایا گیا ہے - علاوہ مقدمه و فہرست کے اصلی کتاب ۴۰۴ صفحوں میں ختم هوئی ہے -

قیمت مجلد ۳ - روپیه - ۸ آنه - غیر مجلد ۳ - روپیه -

تاریــخ وقائع و سوانــح نادری

مــع فــرهنــگ

مطبوعۂ قدیــم قبل از غدر - سنــه ۱۸۴۵

نادر شاہ کی زندگی ' فتوحات ' قوانین و احکام ' طریق حکومت و ملک رانی ' عزائم و مقاصد ' اور عام سوانح و وقائع کا یه ایک مستند مجموعه ہے جو نادر شاہ کے حکم سے اسکے میر منشی نے فارسی میں مرتب کیا تھا - غدر سے پہلے علماء کی ایک جماعت نے اسکی تصحیح و تہذیب کی ' اور چونکه کتاب میں جا بجا ایران کے غیر معروف مقامات و اسماء اور عام محاورات و ضرب الامثال بکثرت آگئے ہیں ' اسلیے ایک عمدہ فرهنگ لکھکر آخر میں بڑھائی ' اور نستعلیق ٹائپ میں چھاپکر مشتہر کیا - تاریخ ایران و هند کا یه ایک نہایت اهم ٹکڑہ ہے - جس تفصیل سے اس عہد کے واقعات علی الخصوص سلاطین عثمانیه اور ایران کے قتال و جدال کے حالات اسمیں ملتے هیں اور کہیں نہیں ملتے -

اسکی فرهنگ فارسی زبان کے شائقوں کیلیے بجاے خود ایک نہایت مفید کتاب ہے -

قیمت - مجلد ۳ روپیه - غیر مجلد - ۲ روپیه ۸ آنه

اطــــلاع

یه کتابیں بالکل نادر و نایاب هیں - کچھه نسخے مولانا کے کتب خانے میں نکل آے - چونکه مکرر اور زائد تھے - اسلیے دو دو نسخے رکھکر باقی نسخے فروخت کے لیے دفتر الهلال میں بھیج دیے گئے - شائقین نوادر اس فرصت کو ضائع نه کریں -

تمام در خواستیں : " مدیر الهلال کلکته " کے نام آئیں -

فليؤمهم اقدمهم هجرة فان كانوا فی الهجرة سواء فليؤمهم اكبرهم سنا (سنن ابو داؤد صفحه ۷۵)

هوں تو وہ شخص امامت کرے' جس نے سب سے پہلے هجرت کی هو' اگر سب کے سب هجرت میں بهی برابر هوں تو وہ شخص امامت کرے' جو سن میں سب سے بڑا هو -

اگر اوستاد کے ادب و احترام کو قطعی الثبوت تسلیم کرلیا جاے' تو اوسکو مختلف حیثیتوں سے امام کے ساتهه مشابهت هوسکتی هے' اس بنا پر عهد نبوت میں صحابه کا جو طرز عمل امام کے متعلق رها هوگا ' وہ امام کے ادب و احترام کے منافی نه هوگا ' اسلیے طلباء بهی اساتذہ کے معاملات میں اوسی طرز عمل کی تقلید کرسکتے هیں' اور اسکو گستاخی یا بے ادبی پر محمول نہیں کیا جاسکتا -

عهد نبوت میں امام کے متعلق صحابه کا جو طرز عمل تها اوس پر صحیح بخاری کی ایک روایت سے کافی روشنی پڑسکتی هے -

قال رجل یا رسول الله انی لا تاخر عن الصلوة فی الفجر مما يطيل بنا فلان فيها فغضب رسول الله صلعم ما رائته غضب فی موضع کان اشد غضبا منه یومئذ - ثم قال یا ایها الناس ان منکم منفرين فمن ام الناس فليتجوز فان خلفه الضعيف و الكبير و ذالحاجة (بخاری جلد اول مطبوعه - مصر ص - ۹۰)

ایک شخص نے کہا یا رسول الله میں نماز فجر میں اسلیے دیر کرکے شریک هوتا هوں که فلاں امام نماز کو بہت طول دیتا هے آپ اسقدر غصه هوے که کبهی کسی موقع پر اس قدر برهم نه هوے تهے پهر آپ نے فرمایا: لوگو ! بعض لوگ تم میں سے لوگوں کو بهگاتے هیں' جو شخص امامت کرے' وہ تخفیف کرے کیونکه اوسکے پیچهے ضعیف' بڈهے' اور اهل حاجت بهی هوتے هیں -

یه شکایت مجمع عام میں کیگئی' اور کسی نے اسکو ادب و احترام کے منافی نہیں سمجها' اور خود رسول الله نے امام هی کو تنبیه کی -

لیکن هم اوستاد و امام کی مشابهت کو بهی ناقص فرض کرلیتے هیں' اور اوستاد کو ایک ایسی ذات سے تشبیه دیتے هیں جسکو شریعت نے اس قدر واجب التعظیم تسلیم کیا هے که خدا کے بعد اوسکی پرستش کی جاسکتی هے -

لو کنت آمر احدا ان يسجد لاحد لامرت النساء ان يسجدن لازواجهن لما جعل الله لهم عليهن من الحق (ابو داؤد جلد ۱ - ص ۲۷۳)

اگر میں کسیکو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا که اپنے شوهروں کو سجدہ کریں ' کیونکه خدا نے مردونکو عورتوں پر حق دیا هے -

لیکن بحث یه هے که عورت ایسے واجب التعظیم شخص کی شکایت کرسکتی هے یا نہیں ؟ اور اگر کرسکتی هے تو شکایت کا طریقه کیا هوسکتا هے ؟ روایات صحیحه سے ثابت هوتا هے که عورت مرد کی جائز شکایت کرسکتی هے اور بالکل اوسی طریقه سے کرسکتی هے جو اسٹرائک سے مشابهت رکهتا هے ' سنن ابو داود میں هے (جلد اول - ص - ۲۷۳)

قال رسول الله صلعم لا تضربوا اماء الله فجاء عمر الی رسول الله صلعم فقال ذئرن النساء علی ازواجهن فرخص فی ضربهن فاطاف بآل رسول الله صلعم نساء كثير يشكون ازواجهن - فقال النبی صلعم لقد طاف بآل محمد نساء كثير يشكون ازواجهن ليس اولائک بخيارکم -

آنحضرت نے فرمایا که خدا کی لونڈیوں کو نه مارو' حضرت عمر آپ کے پاس آے اور کہا که اس حکم سے عورتیں دلیر هوگئیں تو آپ نے مارنے کی اجازت دی - اسکے بعد آنحضرت کے مکان پر بکثرت عورتیں اپنے شوهروں کی شکایت لیکر آنے لگیں' تو آنحضرت نے فرمایا که بکثرت عورتیں اپنے شوهروں کی شکایت لیکر آتی هیں' ایسے شوهر صالح آدمی نہیں هیں -

اس روایت میں عورتوں نے علانیه مردوں کی شکایت کی هے' اور آنحضرت نے عورتوں هی کے حق کا لحاظ رکها هے - اس کے پہلے جزو پر طلباء مذهبی حیثیت سے عمل کرسکتے هیں ' دوسرے جزو پر عمل کرنے کا منتظمین مدارس کو اختیار هے -

لیکن هم اسپر بهی قناعت نہیں کرتے ' هم اوستاد کا وهی حق اور وهی درجه تسلیم کرتے هیں' جو باپ کو بچے پر حاصل هے - هم بچوں میں طالب العلم کا وهی پست درجه فرض کرتے هیں جو اولاد اناث کو اولاد ذکور کے مقابله میں حاصل هے -

لیکن گفتگو یه هے که اولاد باپ سے اپنے جائز حقوق کا مطالبه کرسکتی هے یا نہیں ؟ احادیث صحیحه سے ثابت هوتا هے که اولاد باپ سے اپنے حقوق کا مطالبه کرسکتی هے اور دلیرانه کرسکتی هے - سنن نسائی میں هے (جلد - ۲ - ص - ۲۲)

عن عائشة (رض) ان فتاة دخلت عليها فقالت ابی زوجنی ابن اخيه ليرفع بی خسيسته و انا كارهة ' فقال اجلسی حتی یاتی النبی (صلعم) فجاء رسول الله صلعم فاخبرته فارسل الی ابيها فدعاه فجعل الامر اليها - فقالت يا رسول الله قد اجزت ما صنع ابی و لكن اردت ان اعلم ان للنساء من الامر شی - (۱)

حضرت عائشه (رض) سے روایت هے که ایک نوجوان عورت آنکے پاس آئی ' اور کہا که میرے باپ نے اپنے بهتیجے سے میرا نکاح کردیا هے که وہ میری وجه سے معزز هوجاے' مگر میں اوسکو پسند نہیں کرتی - حضرت عائشه نے کہا : رسول الله کے آنے کا انتظار کرو - آپ آئے تو اوس نے واقعه بیان کیا - آپ نے اوسکے باپ کو بلا بهیجا ' اور اوس عورت کو نکاح کا اختیار دیدیا - اوس نے کہا که یا رسول الله میں اپنے باپ کے فعل کو جائز رکهتی هوں' لیکن میں صرف یه معلوم کرنا چاهتی تهی که عورت کو بهی معاملات میں کچهه اختیار هے یا نہیں ؟ '

ان روایات کی مجموعی ترتیب سے حسب ذیل نتائج مستنبط هوتے هیں :

(۱) اسلام نے استاد کا کوئی حق تسلیم نہیں کیا - اسلیے اسٹرائک پر انکا کوئی اثر نہیں پڑتا -

(۲) استاد پر طلبا کے حقوق اسلام نے تسلیم کیے هیں -

(۳) اگر استاد کے آداب و حقوق تسلیم بهی کرلیے جائیں ' تو اُن کی شکایت اور اُن سے علحدگی اُن آداب و حقوق کو پامال نہیں کرتی -

(۴) اوستاد کی شکایت علانیه مجمع عام میں کی جاسکتی هے -

(۵) ان تمام نتائج کی منطقیانه ترتیب سے وهی نتیجه پیدا هوگا جسکو اسٹرائک کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا هے - اس بنا پر اوستاد کی فضیلت ' اوستاد کا ادب ' اوستاد کا حق اسٹرائک کے منافی نہیں هے - (۲)

---

(۱) لیکن جو لوگ فن تعلیم کی مهارت کے ساتهه صاحب اولاد کثیرہ بهی هیں وہ ندوہ کی اسٹرائک سے زیادہ علی گڈہ کی اسٹرائک سے اور علی گڈہ کی اسٹرائک سے زیادہ صاحبزادوں کی اسٹرائک سے گهبراتے هیں -

(۲) لیکن هم تعلیمی اسٹرائک کو صرف قیاس سے ثابت کرنا نہیں چاهتے بلکه اس مضمون کے پانچویں نمبر میں تاریخ اسلام سے اسکی متعدد مثالیں دینگے -

12 مشاهیر اسلام رعایتی قیمت پر

—○*○—

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فرید شکرگنج ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله علیه ۴ آنه رعایتي ۳ پیسه (۴) حضرت خواجه حافظ شیرازي ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۵) حضرت خواجه شاه سلیمان تونسوي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۶) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۷) حضرت امیرخسرو ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۸) حضرت سرمد شهید ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ انه رعایتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعایتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۱] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعایتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۱۴] حضرت شیخ بهاالدین ذکریا ملتاني ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۱۵) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنه رعایتي ۱ انه (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنه رعایتي ۲ آنه (۱۸) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۴ آنه رعایتي ۶ پیسه (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذیر احمد ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتي ۲ انه (۲۳) رائٹ انریبل سید امیرعلي ۲ انه رعایتي ۳ پیسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله علیه ۵ آنه رعایتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ۵ انه رعایتي ۲ انه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۲۷] کرشن معظم ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۲۸] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیري ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۰] حضرت ابونجیب سهروردي ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۱] حضرت خالدبن ولید ۵ آنه رعایتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انه رعایتي ۲ انه ۲ پیسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انه رعایتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انه رعایتي ۶ پیسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۶ انه رعایتي ۱۰ پیسه [۳۶] حضرت امام جنید ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۷] حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنه - رعایتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدین بختیار کاکي ۳ - آنه رعایتي ۱ - آنه ۳۹) حضرت خواجه معین الدین چشتي ۵ - آنه - رعایتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شیرپلیونا اصلي قیمت ۵ آنه رعایتي ۲ آنه - سب مشاهیر اسلام قریباً دو هزار صفحه کي قیمت یک جا خرید کریسے صرف ۲ روپیه ۸ - انه - (۴۰) رونکان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انه رعایتي ۶ - انه (۴۱) آئینه خود شناسي تصوف کي مشهور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رهبر ۵ انه - رعایتي ۳ انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه - رعایتي ۶ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - انه - رعایتي ۳ انه - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نهیں - [۴۴] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ۱ روپیه ۸ انه [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈیڑهه هزار صفحه کي تصوف کي لا جواب کتاب ۶ روپیه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے مشهور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي معه انکي سینه به سینه او ر صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے هیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع هوا هے او ر جن خریداران نے جن نسخوں کي تصدیق کي هے انکے نام بهي لکهدئے هیں - علم طب کي لاجواب کتاب هے اسکي اصلي قیمت چهه روپیه هے اور رعایتي ۳ روپیه ۸ انه [۴۸] الجریان اس نا مراد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۴۹] صابون سازي کا رساله ۲ انه رعایتي ۳ پیسه - (۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد اُستاد کے انگریزي سکهانے والي سب سے بهتر کتاب قیمت ایکروپیه [۱۵] اصلي کیمیا گري یه کتاب سونے کي کان هے اسمیں سونا چاندي رانگ سیسه - جسته بنانے کے طریقے درج هیں قیمت ۲ روپیه ۸ آنه

حرم مدینه منوره کا سطحی خاکه

——:*:——

حرم مدینه منوره کا سطحي خاکه یا (Plan) هے جو ایک مسلمان انجنیرنے موقعه کي پیمایش سے بنایا هے - نهایت دلفریب متبرک اور روعني معه رول وکپڑا پانچ رنگوں سے طبع شده قیمت ایک روپیه - علاوه محصول ڈاک -

ملنے کا پته — مینیجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

واٹر بری کا تیار کیا هوا خوشگوار مچھلی کا تیل

ترکیب سے تیار کیا هوا مزہ دار مچھلي کا تیل

ڈهیلے اور کمزور رگ و پٹھه کو طاقتور بنانے اور پهیپڑا کي بیماري اور کهانسي و زکام سے خراب هونے والے جسم کو درست کرنے کے لئے ,,کاڈ لیور وائل کمپاؤنڈ " یعنے همارے یهاں کے تیار کیے هوئے مچھلي کے تیل سے بڑهکر کوئي دوسري دوا نهیں هے -

ایک بڑي خرابي مچھلی کے تیلوں میں یه هےکه اس سے اکثر لوگوں کو متلي پیدا هوتی هے، اور کبهي کم مقدار کا ایک خوراک بهي کهانا ناممکن هو جاتا هے

واٹر بري کی کمپاونڈ یعنے مرکب دوا جسکے بنانے کا طریقه یه هے که دوسرے ملک کي " کاڈ " مچھلی سے تیل نکالکر خاص ترکیب سے اسکے مزہ اور بو کو دور کرکے اسکو ,, مالٹ ایکسٹراکٹ " و ,, هائیپر پهسپهائٹس " و " گلیسرن " و " اورمٹکس " (خوشبو دارچیزیں) اور پهیکے " کریوسوٹ " اور " گوئیا کول ") کے ساتهه ملانے سے یهه مشکل حل هو جاتی هے - کیونکه " کاڈ لیور وائل " کو اس ترکیب سے بنانے کے سبب سے نه صرف اوسکی بدمزگی دور هوگئی هے بلکه وہ مزہ دار هوگیا هے اور اس سے پهرتي اور بشاشی هوتي هے مگر یه مرکب دوا " کاڈ لیور وائل " کے عمده فائده کو نهیں روکتی هے - اسکو بهت عمده طور سے بنایا گیا هے - اور اسکو جاننے والے اور استعمال کرنیوالے لوگ خوب پسند کرتے هیں - اگر تمهارا جسم شکسته اور رگ و پٹھے کمزور هو جائیں جنکا درست کرنا تمهارے لئے ضروري هو- اور اگر تمهاري طاقت زائل هو رہے اور تمکو بهت دنوں سے شدت کي کهانسي هوگئي هو اور سخت زکام هوگیا هو جس سے تمهارے جسم کي طاقت اور اعضاے رئیسه کی قوت نقصان هوجانے کا ڈر هے- ان حالتوں میں اگر تم پهر قوت حاصل کرنے چاهتے هو تو ضرور واٹر بري کا مرکب " کاڈ لیور وائل " استعمال کرو - اور یهه ان تمام دواؤں سے جنکو هم اپنے خریداروں کے سامنے پیش کرسکتے هیں کهیں بهتر هے - یه دوا هر طرحسے بهت هی اچهي هے - یه دوا پاني و دودهه وغیره کے ساتهه گهلجاتي هے، اور خوش مزہ هونیکے سبب لڑکے اور عورتیں اسکو بهت پسند کرتے هیں- نسخه کو بوتل پر لکهه دیا گیا هے- قیمت بڑي بوتل تین روپیه اور چهوٹي بوتل ڈیڑهه روپیه -

" واٹر بري " کا نام یاد رکهیے

یهه سب دوا نیچے لکهے هوے پته پر ملتی هے :—

ایم - اس عبد الغنی کولوٹوله اسٹریٹ کلکته

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ایسی کار آمد ایسی دلفریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یہ کتاب خرید کر گویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے - اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیجیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیجیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

ہر مذہب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ہئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اہل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ ہر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے ہی دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا ہو' بصارت کی آنکھیں وا ہوں - دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی اُنکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری و تاریخ - دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے - ہر موسم کیلیے تندرستی کے اصول - عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' اُنکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد - طرز تحریر اشیا برے انشاپردازی - طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج ہاتھی ' شتر ' گائے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ' بکری ' کتا وغیرہ جانورونکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی دوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے ہر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کی بولی ہر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اُردو کے بالمقابل لکھی ہیں آج ہی وہاں جاکر روزگار کر لو اور ہر ایک ملک کے آدمی سے بات چیت کر لو مصر کے متعلق ایسی معلومات آجتک کہیں دیکھی نہ سنی ہونگی اول ہندوستان کا بیان ہے ہندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وہاں کی تجارت سیر گاہیں دلچسپ حالات ہر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے ہیں اسکے بعد ملک برھما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برھما) کے تحقیق شدہ حالات وہاں سے جواہرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے ہی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی ہیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا بالتشریح بیان ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ - جاپان - آسٹریلیا - ہر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وہانکی درسگاہیں دکھانی کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے ہوے طبیعت باغ باغ ہو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

---

تصویر دار گھڑي

گارنٹي ٥ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھي کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بنی ہوئي ہے - جو ہر وقت نکھہ مٹکاتي رہتي ہے' جسکو دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتي ہے - ڈائل چینی کا' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار- مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتي - وقت بہت ٹھیک دیتي ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چھین نہ لیں تو ہمارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

---

آٹھہ روزہ واچ

گارنٹی ۸ سال قیمت ٦ چھہ روپیہ

اس گھڑي کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابي دیجاتي ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي ہے کہ کبھي ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے ہیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتي - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہري نہایت خوبصورت اور بکس ہمراہ مفت -

چاندي کي آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کي آٹھہ روزہ واچ - جو کلائي پر بندھسکتي ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ہر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھي ولایت سے بنکر ہمارے یہاں آئي ہیں - نہ دیا سلائي کیضرورت اور نہ تیل بتي کي - ایک لیمپ لاکر اپني جیب میں یا سرھانے رکھلو جسوقت ضرورت ہو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود ہے - رات کیوقت کسي جگہ اندھیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ہو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرہسے بچ سکتے ہو - یا رات کو سوتے ہوے ایکدم کسیوجہ سے آنکھہ کھلے تو سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبي معلوم ہوگي - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني ہوتي ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروري اطلاع — علاوہ انکے ہمارے یہاں سے ہر قسم کي گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکي زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتي ہیں - اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کي جاویگي - جلد منگوا لیجیے -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ٥١٣ - مقام توھانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

قبض کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایت سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ
دو دوائیں
ہمیشہ
اپنے
پاس
رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے می سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو ہانی کرےگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن منبت ... تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں ' اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا - مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے ' اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے - بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے - اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے ' بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے ' اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے - درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تا کہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں ' اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال کے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں ' اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے - نیز آسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ
پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے
المشتہر و پرو پرائٹر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۷۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

نمبر ۸-۹ | کلکتہ: چہار شنبہ ۲۶ رمضان ۳ شوال ۱۳۳۲ ہجری
Calcutta : Wednesday August, 19 & 26. 1914. | جلد ۵

قیمت فی پرچہ — چار آنہ
قبل — نمبر ہونیکی وجہ سے قیمت آٹھ آنہ

" كتاب مرقوم يشهده المقربون" (۸۳ : ۱۸)

" في ذالك فليتنافس المتنافسون ! " [۸۳ : ۲۳]

السحر الحلال في مجلدات الہلال

تو اے کہ معـــو سخن گستـــران پیشینی
مباش منکر " غالب " کہ در زمانۂ تست !

(۱) " الهـــلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہي وقت میں دعوۃ دینیۂ اسلامیۃ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کي تجدید' اعتصام بحبل اللہ المتین کا واعظ' اور وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کي تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیہ ' وفصول ادبیہ ' و مضامین و عناوین سیاسیۂ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے- اسکے درس قرآن و تفسیر اور بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اُردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآني نے تعلیمات الاهیہ کي محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے ' وہ اسدرجہ عجیب و موثـر ہے کہ الهلال کے اشد شدید مخالفین و منکرین تک اسکي تقلیـــد کرتے ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں - اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جملہ ' ایک ایک ترکیب ' بلکہ علم طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و نسج بیان اس وقت تک کے تمام اُردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(۲) قـرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الالہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا اور حاوي سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپني خصوصیات کے لحاظ سے کوئي قریبي مثال تمام عالم اسلامي میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام هندوستـان میں پہلي آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکي تمام سیاسي و غیر سیاسي معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کي تلقین کي' اور سیاسی آزادي و حریت کو عین تعلیمات دین و مذهب کي بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر هي اندر ہزاروں دلوں ' ہزاروں زبانوں ' اور صدہا اقلام و صحائف سے اس حقیقت کو معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ هندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادي و عملی الحاد کے دور میں توفیق الہی سے عمل بالاسلام والقران کي دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا ' اور بلا ادنی مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار مشککین ' مذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام ' راسخ الاعتقاد مومن ' صادق الاعمال مسلم ' اور مجاهد في سبیل اللہ مخلص هوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر کے شہر ہیں جن میں ایک نئي مذہبي بیداری پیدا ہوگئی ہے : و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حلم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے' وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و مرحمت خاص ہے -

(۶) طالبان حق و ہدایت' متلاشیان علم و حکمت' خواستگاران ادب و انشاء' تشنگان معارف الاهیہ و علوم نبویہ' غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئي نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکي خبریں اور بحثیں پراني ہوجاتي ہوں- وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے' جن میں سے ہر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے' اور ہر زمانے اور ہر وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے-

(۷) چھہ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتي ہے- فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجي ابتدا میں لگا دی جاتي ہے- ولایتي کپڑے کي جلد ' اعلی ترین کاغذ ' اور تمام ہندوستان میں وحید و فرید چھپائي کے ساتھہ بڑي تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلي اور دوسري جلد دوبارہ چھپ رہي ہے- تیسری اور چوتھي جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں - تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھي جلد میں (۱۲۵) سے زاید ہاف ٹون تصویریں بھي ہیں' اس قسم کي دو چار تصویریں بھي اگر کسي اردو کتاب میں ہوتی ہیں تو اسکی قیمت دس روپیہ سے کم نہیں ہوتي -

(۹) با ایں ہمہ قیمت صرف پانچ روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کي اجرت ہے -

چونکہ الہلال کی قیمت بڑھا دیگئی لہذا مکمل جلدوں کی قیمت بجـاے پانچ روپیہ کے آٹھہ روپیـہ پہلی ستمبر سے تصـــور کیـــا جـاے

۱۹ و ۲۶ اگست ۱۳۳۲ هجري

الطـــامـــة الكـــبرى ! !

وقعت الواقعــه ، ليس لوقعتهــــا كاذبه !

و النازعات غرقاً ' والناشطات نشطـاً ' و السابحات سبحــاً ' فالسابقات سبقاً ' فالمدبرات امرا : موت اور هلاکت کے وہ اوقات اليمه جو خون کی رگوں اور گوشت کے ریشوں کے اندر سے انسان کی جانوں کو کھینچ لیتے هیں اور آبادیاں اُجاڑ اور زنـدگیاں هلاک هو جاتي هیں - وہ اروا ح حروب وقتال جو زندگی کیلیے موت کا اور آبادي کیلیے ویرانی کا دروازہ اسي عجلت اور ایسی آسانی سے کھولدیتي هیں ' گویا کسی لپٹے هوے ستہ کو کھول دیا گیا - یہ هلاکت اور موت کی عظیم الشان هستیاں جن پر انسان پاش توپیں لدي هوئیں اور آگ اور خون کے خونخوار درندے سوار هیں ' اور جو سمندروں میں تیرتی پھرتی هیں اور ایک دوسرے سے باري لیجانا چاهتي هیں تا اپنے اپنے شئوں و امور کی تدبیر کریں ' ان سب کی چھائي هوئی هیبت اور پھیلی هوئی وحشت کي قسم ' اور ان سب کی پھیلائي هوئی موت اور برسائی هوئی هلاکت کی گواهی ' که ارض الهی کا امن ڈوب گیا ' انسانیه کي بستی اُجاڑ هوگئی ' نیکی کا گھر لوٹ لیا گیا ' اور دنیا مثل اُس بیوہ کے هوگئی جسکا شوهر زبردستی قتل کردیا گیا هو اور اُسکے یتیم بچوں پر رحم نه کیا گیا هو - اب وہ اپنے لٹے هوے سنگھار پر ماتم کریگی ' اور اپني پھٹي هوئی چادر کو سر سے اُتار دیگی - کیونکه اسکا حسن زخمي هوگیا ' کیونکه اسکا شباب پامال کردیا گیا ' اور اسلیے که اسکے فرزندوں نے اسپر تلوار اٹھائی ' اور اسلیے نه اوسکے دوستوں نے اسے کچل دیا - پس زندگی کی جگه موت ' عیش و سلامتی کي جگه اضطراب ' نغمۂ نشاط کي جگه شور ماتم ' زمزمه سنجي کي جگه نوحه خواني ' آب زندگی کي جگه بحر خونین ' بستیوں کي جگه قبریں ' اور زندگی کے کاروبار اور بازار رونکي چهل پهل کي جگه موت کے وہ جنگل جنمیں لاشیں سڑینگی ' اور هولناک سمندروں کے وہ خونیں طوفان جنمیں انسان کي لاشیں مچھلیوں کي طرح اُچھلینگي - اور اے دنیا کے بڑے بڑے مغرور شهروں کے بسنے والو ! کل تک تمهاري ماؤں نے تمهیں جنا تھا ' تا زندگی پر گھمنڈ اور طاقت پر مغرور هو - پر آج تم موت کے کھلونے هو جنهیں بگاڑ دیا جائیگا ' اور هلاکت کي مورتیں هو جنهیں مٹا دیا جائیگا - اور پھر اے وہ که تمدن کی بهشت ' علم کے مرغزار ' اور عیش و نشاط زندگی کے حیرت آباد اور اعجوبه زار تھے ! تم کل تک دوسروں کي موت و هلاکت کی خبریں سننے تھے ' پر آج تمهاري هلاکت کي خبریں پڑھي جائینگي - کل تک تمهارے پاس کرۂ ارضی کی مصیبتوں کا قلم تھا ' پر آج تمهاري مصیبتوں کي تاریخیں مدون هونگي - تم کل تک دوسروں پر ظلم و قهر کرتے تھے پر آج تم پر ظلم کیا جائیگا - تم کل تک ' دوسروں کیلیے آگ سلگاتے تھے ' پر آج تمهارے لیے جهنم بھڑک رهي هے - تم کل تک ضعیفوں اور نا توانوں کیلیے درندے تھے ' پر آج درندوں میں خود چلگئی اور بھیڑیوں نے آپسمیں ایک دوسرے پر پنجه مارا - تم کل تک دنیا کیلیے موت کی بجلی اور هلاکت کی بدلی تھے ' پر آج کوئي نهیں جو تمهیں هلاکت کی بارش اور بربادي کے رعد و برق سے بچا سکے - کل مشرق کی بربادیوں کا تم نے تماشه دیکھا تھا ' آج وہ تمهاري هلاکت کو دیکھه رها هے :

فاليوم الذين آمنوا من	پس آج کا دن وہ دن هے که مسلمان
الكفـار يضحكون ' على	ارباب کفر پر هنسنے هیں اور امن و راحت
الارائك ينظرون ' هل	سے بیٹھے هوے تماشه دیکھه رهے هیں -
ثوب الكفار ما كانوا يفعلون	هاں ! ابتو وہ وقت آگیا که انهوں نے
(۸۳ : ۳۶)	اپنے اعمال کا بدله پا یا -

(ماتـم انسانيـــة !)

انسان کی سوئی هوئی سبعیت و بهیمیت پھر جاگ اوٹھي هے - وہ اشرف المخلوقات نه صورت سے آدمی مگر خواهشوں میں بھیڑیا ' محل سراوں میں متمدن انسان مگر میدانوں میں جنگلي درندہ ' اور اپنے هاتھه پاوں سے اشرف المخلوقات ' مگر اپني روح بهیمی میں دنیا کا سب سے زیادہ خونخوار جانور هے ' اب اپنی خونریزي کي انتهائی شکل اور اپني مردم خواري کے سب سے زیادہ بڑے وقت میں آگیا هے - وہ کل تک اپنے مکانوں کے گھروں اور علم و تهذیب کے دار العلوموں میں انسان تھا ' پر آج جینے کي کھال اسکے چمڑے کي نرمي سے زیادہ حسین اور بھیڑیے کے پنجے اسکے دندان تبسم سے زیادہ نیک هیں - درندوں کے بھٹ اور سانپوں کے جنگلوں میں امن و راحت ملیگی ' مگر اب انسانوں کی بستیاں اور اولاد آدم کي آبادیاں راحت کي سانس اور امن کے تنفس سے خالی هوگئی هیں - کیونکه وہ جو خدا کي زمین پر سب سے اچھا اور سب سے بڑھکر تھا ' اگر سب سے برا اور سب سے کمتر هوجاے تو جس طرح اس سے زیادہ کوئي اور نیک نه تھا ' ویسا هي اس سے بڑھکر اور کوئی برا بھي نهیں هوسکتا :

لقد خلقنـا لانسان في	هم نے انسان کو ایک طرف تو بهترین
احسن تقويم ' ثم رددناه	قوتوں کی ترکیب اور اعلی ترین
اسفل سافلين - الا الذين	جذبات کی ساخت میں پیدا کیا
آمنوا وعملو الصالحـات	لیکن پھر دوسري طرف بهیمي
فلهـم اجرا غير ممنون -	خواهشوں اور سرکش قوتوں کے لحاظ سے
(۹۵ : ۶)	نهایت هي ادنی درجه کي مخلوق

تک بھی لوٹا لاے - هاں وہ لوگ جو الله پر ایمان لاے اور اعمال صالحه و عادله اختیار کیے ' سو انکے لیے بے انتها اجر هے - کیونکه وہ ان متضاد قوتوں کی کشاکش سے بچ نکلینگے -

شیر خونخوار هے ' مگر غیروں کیلیے - سانپ زهریلا هے ' مگر دوسروں کیلیے - چیتا درندہ هے ' مگر اپنے سے کمتر جانوروں کیلیے - لیکن انسان ' دنیا کا اعلي ترین مخلوق ' خود اپنے هي هم جنسوں کا خون بهاتا اور اپنے هی ابناے نوع کیلیے درندہ و خونخوار هے ! و على ذالك قول بعض شعراء هذا العصر :

ولقد رايت الا سد احسن خلقـه
من جنس هذا الظالـم المتمرد
الـنـــاس تقتتل كل يوم بعضها
والا سد تقـتـل غيرها اذ تعتدي

انسان هي هے جو فرشتوں سے بهتر هے اگر اپنی قوتوں کو امن و سلامتي کا وسیله بناے ' اور انسان هي هے جو سانپ کے زهر اور بھیڑیے کے پنجے سے بھي زیادہ خونخوار هے اگر راہ امن و سلامتي

تار کا پتہ - اورشہ

نواب ڈھاکہ کي سرپرستی میں

—:o:—

یہ کمپنی نہیں چاھتي ہے کہ ھندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رھیں؛ اور ملک کي ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور فیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگي ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگي جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسي مشین دیگي جسمیں گنجي تیار ہوگي جس سے روزانہ ۲۵روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروري ھوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپکے روا نہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ھي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ھیں -

—:o:—

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں نے حال میں اورشہ نیٹنگ کمپنی کي چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ہے -

مس کشم کماري دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتي ھوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماھواري اپنی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ھوں -

---

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

اورشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ھوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئي ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کر رھی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتي ہے - اسکے ماسوائے کم قیمتی مشین منگا کر ھر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتي ہے - میں ضرورت سمجھتا ھوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

---

انریبل جسٹس سید شرف الدین - جج ھائیکورٹ کلکتہ

میں نے اورشہ نیٹنگ کمپنی کي بنائی ہوئي چیزونکو استعمال کیا اور پائیدار پایا - دیکھنے میں بھی خوبصورت ہے - میں امید کرتا ھوں کہ بہت جلد اس کمپنی کي سرپرستی ایسے لوگ کرینگے جنسے انکے کام میں وسعت ھو -

---

ھز اکسیلنسی لارڈ کارمائیکل گورنر بنگال کا حسن قبول

آنکے پرائیوٹ سکریٹری کے زباني -

آپکے اپني ساخت کي چیزیں جو حضور گورنر اور انکي بیگم کے لیے بھیجا ہے وہ پہونچا - ھز اکسیلنسي اور حضور عالیہ آپکے کام سے بہت خوش ھیں اور مجھکو آپکا شکریہ ادا کرنے کہا ہے -

برنیم — سول کورٹ ورڈ ٹنگالیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

اورشہ نیٹنگ کمپنی ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

واجفه ' ابصارها خاشعه ' یقولون ءانا لمردو دون فی الحافرۃ ' اءذا کنا عظامـــاً نخـــرۃ ؟ (۷۹ : ۱۰)

بھونچال آئیگا جب انسان کے دل دھڑک اٹھینگے ' اور جب انکی ھولی نظریں جھک جائینگی ' اور وہ کہیں گے کہ کیا ھم (دنیا میں اسقدر ترقی کرکے اور آگے بڑھکے) پھر (وحشت و خرابی کی طرف) لوٹائے جائیں گے ؟ اور وہ بھی ایسی حالت میں جب گل سڑکر کھوکھلی ھڈیاں ھوجائینگے ؟ (یقین کرو کہ ایساھی ھونے والا ھے)

(آلایۃ الکبری)

اور دیکھو کہ قدرت الہی کی یہ کیسی ھولناک نشانی ھے جو ایام الاھیہ کی گذشتہ نشانیوں کو یاد دلاتی ھوی ' غفلت کی دنیا اور غرور انسانی کی بستی پر بجلی کی طرح چمکی ھے ' اور رب الافواج کہتا ھے کہ میں اپنے ھاتھہ کے جلال صولت اور جبروت انتقام کو نمایاں کرونگا - یہ اسکے آواز کی ایسی گرج اور اسکے دست جلال کا ایسا معذب وار ھے جو ھزاروں برسوں کے عصیان و نمرد کے بعد ظاھر ھوتا ھے ' اور اس بجلی کے مانند جو سر سبز کھیتوں پر گرتی ' اور اس طوفان کی طرح جو یکا یک زمین پر چڑھتا ' اپنا کام پورا کردیتا ھے - یہ اسکا قانون ھے جو ھمیشہ سے ھے اور کبھی اسمیں تغیر نہیں ھوسکتا - اس قانون انتقام و تبدل نے آبادیاں بدلیں ' بستیاں اجاڑیں ' عمارتیں منہدم کیں ' قوموں کو ھلاک ' مملکتوں کو ویران ' اور بسے بسائے شہروں کو نابود اور نئی آبادیوں سے اپنی زمین کو معمور کردیا !

وکاین من قـریۃ عتت عن امر ربھـــا ورســلہ فحا سبنا ھا حسابا شدیـدا و عـــذبنا ھا عـــذا بـــا نـــکـــرا (۶۵ : ۱۰)

اور کتنی ھی آبادیاں تھیں جنھوں نے اپنے پروردگار اور اسکے رسولوں کی صداقتوں سے سرتابی کی اور عصیان و طغیان پر اتر آے - تب ھم نے بڑے ھی سختی کے ساتھہ انکے کاموں کا حساب لیا اور بڑے ھی سخت عذاب میں گرفتار کیا -

اور وھی قانون ھے جسکے اندر سے خدا کا دست قہار پھر چمکا ھے اور وہ اپنی زمین کے موجودہ مالکوں سے انکے کاموں کا حساب لینا چاھتا ھے جیسا کہ پچھلوں سے لیا گیا !

الـم نھلـك الاولیـن ؟ ثـم نتبعھم الاخرین ' کـــذا لـــك نفعـــل بالمجرمین ' ویل یومئذ للمکـــــذ بین ! (۷۷ : ۸)

کیا ھمنے طغیان و عصیان کی پاداش میں اگلی قوموں کو ھلاک نہیں کیا ؟ بس اسی طرح ھم پچھلی قوموں کو بھی انکی مانند عذاب میں مبتلا کرینگے - یہ ھمارا قانون ھے کہ اپنے مجرموں کے ساتھہ ایسا ھی کیا کرتے ھیں - پس اس دن اللہ کی سچائی کے جھٹلانے والوں پر افسوس !

متمدن قوموں کا غرور انتہائی حد تک پہنچ چکا ھے - طاقتوں اور عجیب عجیب ترقیوں نے انھیں متوالا کردیا ھے - انکو حسب سنن الاھیہ زمین کی حفاظت کا منصب دیا گیا - لیکن انھوں نے قوت پا کر جنگ و فساد کی راہ اختیار کی ' اور طغیان و عصیان سے ارض الہی کو بھر دیا : حتی انت الارض من جور المظالمین ' و استغاثت السماء من طغیان الکافرین ' وسمع رب العزۃ انین المظلومین و بکاء الباکین : و اوحی الیھم ربھم لنھلکن الظالمین -

پس ضرور تھا کہ غرور و طغیان کیلیے کوئی حد ھوتی - عجب نہیں کہ مہلت ختم ھوگئی ھو ' اور کچھہ اچنبھا نہیں اگر ارض الہی کے امن کیلیے ' بندگان خدا کی راحت کیلیے ' اور کمزوروں کو سکھہ کی نیند سلانے کیلیے انکا خون انھی کے ھاتھوں بہایا جاے جنھوں نے دوسروں کا خون اپنے ھاتھوں بہایا ' اور اس طرح عدالۃ الہی ان قوتوں کا حساب لے جو صدیوں سے تمام دنیا کے اعمال کا حساب لے رھی ھیں :

یـرید ان یمـن علی الذین استضعفـوا فی الارض و نجعلھـم ائمـۃ و نجعلھـــم وارثـیـن (۲۸ : ۲۶)

ھم نے ارادہ کیا کہ جو لوگ کمزور و ضعیف کیے گئے ان پر احسان کریں ' انھی کو سرداری اور برتری بخشیں ' اور انھی ناتوانوں کو طاقتور انسانوں کا وارث بنائیں -

یہ دنیا کا غرور طاقت ھے جو اب رنگ لایا ھے ' یہ قوت اور سیادت ارضی کی وہ غذا ھے جو اس نے بڑے ھی حرص و طمع سے کھائی پر ھضم نہو سکی ' اور اب اسی کا فساد اسکی تندرستی کیلیے مہلک ثابت ھوا ھے :

فـذاقت وبال امرھـا وکان عاقبـــۃ امرھـــا خسرا (۶۵ : ۲۶)

بالاخر انکے اعمال کا وبال انکے آگے آیا اور وہ گو طاقت اور عظمت میں بہت بڑھچکے تھے لیکن انجام کار گھاٹا ھی گھاٹا ھوا -

(ذالك بما قدمت ایدیھم !)

یورپ کا تمدن ' اسکی طاقت ' اسکا جنگی اقتدار ' اسکے عجیب عجیب اسلحہ ' اور برباد کن ھولناکیاں ' اسکے مہیب جہاز ' اور کئی کروڑ تک پہنچ جانے والی متعدد فوج ' ایسی قاھر و جابر تھی کہ انکی تنبیہ کیلیے خود انھی کے سوا اور کوئی نہیں ھوسکتا تھا - انھوں نے اپنے سوا ھر قوت کو پامال کیا ' اور اپنے سوا اور کچھہ رھنے نہ دیا ' پس کون تھا جو انکے مقابلے میں نکلتا اور دنیا میں کس کا ھاتھہ اتنا قوی تھا جو انکے آھنی پنجوں پر پڑتا ؟ وہ سب سے بڑے ھوگئے تھے ' انکے لیے وہ لوگ کیا کام دیسکتے تھے ' جو آج سب سے چھوٹے ھوگئے ھیں ؟ انکے جہازوں کے مقابلے کیلیے انکے جہازوں سے بڑھکر جہاز چاھیے تھے ' مگر وہ کہاں بنتے ؟ انکی توپوں کیلیے انکی توپوں سے زیادہ ھلاکت بار توپیں درکار تھیں ' مگر وہ کہاں ڈھلتیں ؟

پس جب زمین پر انسے بڑھکر اور کوئی نہ تھا جسکے اندر سے خدا کا ھاتھہ ظاھر ھوتا تو دیکھو کہ حکمت الہی نے کس طرح خود انھی کو انپر مسلط کردیا ' اور اسکی یہ تدبیر کی کہ باھمی جنگ و قتال میں مبتلا ھوگئے - اب انکا ھولناک تمدن جسکو ایک ھزار سال کے اندر انھوں نے طیار کیا تھا ' انھی کی تخریب میں کام آیا ' اور انکی ھر ترقی اور ھر بڑائی خود انھی کیلیے وسیلۂ تعذیب ھوگئی - اگر انکی توپوں سے بڑھکر دوسروں کے پاس توپیں نہ تھیں تو انھی کی توپوں کے گولے انکے لیے اوڑنے لگے - اگر ان سے بڑھکر جنگی جہاز دوسروں کے پاس نہ تھے ' تو وھی جہاز انکے مقابلے کیلیے سمندر میں تیرنے لگے - ھر پتھر جو انھوں نے اٹھایا خود انھی کے لیے اوڑا ' اور ھر آلہ جو انھوں نے طیار کیں وہ انھی کے لیے متحرک ھوا - انھوں نے بڑا سامان کیا تھا ' مگر خدا کا سامان سب سے بڑا ھے :

انھم یکیـدون کیـداً و اکید کیـدا ' فمھل الکافرین امھلھم رویدا (۵۶ : ۱۲)

یہ لوگ اپنا داؤ کر رھے تھے اور ھم اپنا داؤ کھیل رھے ھیں ' پس منکروں کو مہلت لینے دو ' زیادہ نہیں - تھوڑی سی -

(یہ کون ھیں؟)

یہ کون ھیں جو آپسمیں خون اور ھلاکت کرنے کیلیے دوڑے ھیں ؟ یہ وہ ھیں جنھیں " امن کے شہزادہ " نے انکے اولین ظہور کے وقت

کو چھوڑ کر بہمیت اور خونخواری پر اتر آئے :

انا هديناه السبيـــل اما شاكرا و اما كفورا (۳ : ۷۶)

هم نے انسان کو راہ عمل و ترقی دکھلا دی ہے ' پھر یا تو هماری هدایت پر عمل کرنے والے هیں یا انکار کرنے والے -

الم نجعل له عينين ' و لسانا و شفتيــــن ' و هديناه النجديــــن ؟ (۹۰ : ۹)

پھر کیا هم نے انسان کو دیکھنے کیلیے دو آنکھیں اور زبان اور هونٹ نہیں دیے ؟ بیشک دیے اور خیر و شر کی دونوں راهیں اسے دکھلادیں -

یہی انسانیۃ اعلی اور ملکوتیۃ عظمی ہے جسکی تقویم و تکمیل کیلیے دین الهی اور شریعۃ فطری کا ظہور هوا ' اور یہی پیغام امن ' رهنماے صلح و صلاح ' اور وسیلۂ فوز و فلاح ہے جسکا دوسرا نام " اسلام " ہے - یعنی جنگ کی جگہ صلح ' خون و هلاکت کی جگہ عمران و حیات ' اور بربادی و خرابی کی جگہ سلامتی و امنیہ ہے ' وہ بتلاتا ہے کہ اگر انسان اپنی قوۃ ملکوتی اور فطرۃ صالحہ سے کام نہ لے ' تو وہ بڑے هی گھاٹے ٹوٹے میں ہے :

والعصر ' ان الا نسان لفي خسر ' الا الذين آمنـوا وعملو الصالحات و تواصوا بالحق وتواصوا بالصبـــر (۱۰۳ : ۳)

زمانہ اور اسکے حوادث گواهی دیتے هیں کہ انسان بڑے هی گھاٹے ٹوٹے میں ہے - مگر وہ لوگ کہ اللہ پر ایمان لاے ' اعمال صالحہ اختیار کیے ' اور حق اور صبر کی باهمدگر وصیت کی !

پھر اس سے بڑھکر خسران و نقصان کیا هوگا جسمیں آج دنیا مبتلا ہے ؟ وہ دنیا جس نے قوتوں کی صقیل کی ' جس نے فطرۃ کے قوانین مستورہ کو بے نقاب کیا ' جس نے عقل و ادراک کے خزانے کھلوا دیے ' جس نے ارتقاے فکر و علو مدرکہ سے دنیا کو علم کا گھر اور دریافتوں اور تحقیقوں کی مملکت بنادیا ' جو علم و مدنیہ کے انتہاے عروج سے متوالی هوگئی ' جو قوتوں کے حصول کے نشے سے بد مست هوکر مغرورانہ جھومنے لگی ' جس نے کہا کہ انسان کے سوا کچھہ نہیں ' اور جس نے اعلان کیا کہ مادہ کے اوپر کوئی نہیں - کیا آج اسکا یہ علم اعلی ' یہ مدنیہ عظمی ' یہ ایجادوں کا ڈھیر ' یہ مخترعات کا انبار ' یہ بے شمار دماغوں کی جلدیں ' اور یہ لا تعد ولا تحصی دماغوں کے افکار عالیہ و مدنیہ ' ایک لمحہ ' ایک دقیقہ کیلیے بھی اس هولناک بربادی ' اس خوفناک تصادم ' اس وحشت انگیز خونخواری ' اس خون کا سمندر بہانے والی ' اور لاشوں کے جنگلوں کو بھر دینے والی جنگ کو روک سکتے هیں ' اور نوع انسانی کو عالمگیر نقصان و هلاکت سے بچا سکتے هیں ؟ کیا قانون کشش ثقل جس پر نئے علم کو ناز ہے ' اس سے بچالیگا ؟ کیا قوت برقی کا کشف اسے روکدیگا ؟ کیا بھاپ اور اسٹیم کی ایجاد کچھہ سفارش کرسکیگی اور انسان کو غمگینی سے بچا لیگی ؟ آہ ! یہ ایجادات محیرہ ' یہ مخترعات مدهشہ ' یہ محدثات منورہ ' جس پر مدنیۃ کو ناز اور علم انسانی کو غرہ ہے ' امن و سلامتی کی جگہ خود هی هلاکت اور بربادی کا وسیلہ ' اور خون اور آگ کی افزائش و تضاعف کا ذریعہ هیں - اگر پہلے دنیا کیلیے صرف امان کا تیر اور تلوار کی دهار تھی ' تو آج تمدن کی بدولت ایک ایک سیکنڈ میں کئی کئی مرتبہ چھوٹنے والے هلاکت بار گولے ' اور لمحوں اور منٹوں کے اندر شہروں اور قلعوں کو مسمار کردینے والے آهن پوش جہاز هیں - پھر اے علم و مدنیۃ کا شیطان ! کیا تو اسلیے آیا تھا کہ خدا کی آبادی کی ویرانی کو دوگنا اور اسکی هلاکت کے آلات کو زیادہ مہلک اور لاعلاج بنا دے ؟ اور اے انسان کی غفلت اور اے اولاد آدم کی نادانی ! تو کب تک خدا سے لڑیگی ' اور اب تک اسکی زمین کے امن و راحت کو روکیگی ؟ حالانکہ تمدن اور علم دنیا موت بناسکتا ہے پر ٹیک نہیں بنا سکتا :

يامعشر الجن و الانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطـــار السماوات والارض فانفذوا ' لا تنفذون الا بسلطان ! (۵۵ : ۳۳)

اے مجمع جن و انس ! اگر تمهاری طاقت میں ہے کہ زمین و اسمان کے مدبرات و ملکوت کے اندر سے اپنی راہ پیدا کرکے آگے کو نکل جاو ' تو ترقی کی اس انتہا کیلیے بھی کوشش کر دیکھو ' مگر بغیر سلطان الہی کے کچھہ نہ کرسکوگے اور یاد رکھو کہ وہ قوت تمهارے بس میں نہیں ہے :

(رستخیـز تصادم)

اور دیکھو یہ کیسی آگ ہے جو بھڑک اٹھی ہے اور کس طرح تمدن کی حسین و جمیل آبادیاں آگ اور دهویں کی هولناکی کے اندر ویران هو رهی هیں :

يرسل عليكما شواظ من نار و نحاس فـــلا تنتصران ! (۵۵ :)

تم پر آگ کا دهواں اور اسکی لپٹ چھاجائیگی ' اور تمهارے پاس کوئی انسانی قوت ایسی نہیں کہ اسکے ذریعہ اس هلاکت کو دفع کرسکو !

یہ دنیا کی مغرور و متمدن طاقتوں کی ٹکر ہے ' اور اتنی بڑی انسانی درندوں کی لڑائی ' جتنے بڑے خونخوار اسباع و بہائم آجتک کرۂ ارضی پر پیدا نہیں هوے - دنیا نے ٹیٹس کے قصے سنے هیں جس نے یروشلیم کو تباہ کردیا ' دنیا نے بخت نصر کو دیکھا ہے جو بنی اسرائیل کو گرفتار کرکے بابل لے گیا ' دنیا میں ایرانیوں کے قہر و استیلا کے افسانے سنے گئے هیں جنهوں نے بابل کو مسمار کردیا تھا ' اور رومیوں کے عہد تسلط و عروج کے ایسے بہت سے قاتم خونریزوں کی روایتیں محفوظ رهی گئی هیں ' جنهوں نے خدا کی پیدا کی هوئی مخلوقوں کو بہت ستایا اور اسکی زمین پر بہت فساد کیا :

وكذالك جعلنا في كل قريه اكبر مجرميها ليمكروا فيها -

اور اسی طرح هم نے هر آبادی میں اسکے بڑے بڑے سرکش گنہ گار پیدا کیے تاکہ وہ فتنہ و فساد پھیلائیں -

لیکن خون بہانے کی ایسی شیطانی قوتیں ' آگ برسانے کے ایسے جہنمی آلے ' اور موت و هلاکت پھیلانے کی ایسی اشد شدید ابلیسیت تو کسی کو بھی نصیب نہ هوئی - زمین کی پشت پر همیشہ درندوں نے بہت بنائے اور اژدهوں نے پھنکاریں ماریں ' مگر نہ تو ایسی درندگی آجتک کسی میں تھی جیسی موجودہ متمدن اقوام کی قوتوں کو حاصل ہے ' اور نہ ابتک ایسا سانپ اور اژدها پیدا هوا ' جیسے کہ ان لڑنے والوں میں سے هر فریق کے پاس ڈسنے ' نگلنے ' اور چیرنے ' پھاڑنے کیلیے عجیب عجیب هتیار جمع هیں - پھر اس اژدہے کو دیکھو جو جرمنی سے منہہ کھولے هوے بڑھرها ہے ' اس هاتھی کو دیکھو جسکی مستک غرور طاقت سے جھوم رهی ہے : سنسمه على الخرطوم - اور جسکے دانت هلاکت کے دو نیزوں کی طرح نکلے هوے هیں ' اس بھیڑیے کو دیکھو جو مشرقی یورپ کی بھٹ سے چیختا هوا اٹھا ہے ' اور اس خوفناک چیتے کو دیکھو جو لامارک اور روسو کی سرزمین میں خون اور گوشت کیلیے پلا ہے ! یہ کیسے مہیب هیں ؟ یہ کیسے خوفناک آلات سے مسلح هیں ؟ ان سب کا باهم ایک دوسرے پر گرنا اور چیرنا پھاڑنا کرۂ ارضی کا کیسا هولناک بھونچال هوگا ؟ ایسا بھونچال جو کبھی نہیں آیا ' ایسا طوفان جو کبھی بھی نہیں اٹھا ' ایسی آتش فشانی جو کبھی بھی نہ هوئی ' اور خداوند کا ایسا غصہ جو ابتک کبھی بھی زمین پر نہ هوا :

يوم ترجف الراجفــــه ' تتبعها الرادفــــه ' قلوب

وہ هولناک دن کہ جب زمین کانپ اٹھیگی ' جب ایک بھونچال کے بعد دوسرا

اسئلة و اجوبتها

اولياء الله و ارتقاء روحاني

(از جناب مولوی محمد عمر صاحب تهانوي)

صحيفۂ الهلال میں سال جدید سے جو سلسلہ مقالات افتتاحیہ کا بہ عنوان " اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان " شروع ہوا تھا ' اس مضمون کے ایک خاص حصہ کے متعلق کسی قدر مزید شرح و تفصیل کا بھی طالب ہوں - مضمون کے دوسرے نمبر میں جناب نے تحریر فرمایا ہے کہ " اولیاء اللہ سے مقصود کوئی خاص مصطلحہ جماعت نہیں ہے جیسا کہ سمجھا جاتا ہے - بلکہ قرآن کریم تمام مومنین صادقین کو اولیاء اللہ کے لقب سے پکارتا ہے - البتہ جو لوگ تزکیہ نفس اور اعمال صالحہ کے ذریعہ تقرب الی اللہ کی راہ اختیار کرتے ہیں ' وہ ارتقاے روحانی کے ماتحت مختلف مدارج و مراتب میں سے گذرتے ہیں ' اور ایۂ و من یطع اللہ الخ میں انہی کا ذکر کیا گیا ہے "

لیکن گذارش ہے کہ " ارتقاے روحانی " سے مقصود کیا ہے اور اسکا ذکر قرآن کریم میں کیونکر کیا گیا ہے ؟

الهـــلال :

رمضان المبارک اور جنگ یورپ کی وجہ سے مقتضیات وقت بدل گئے' اور مقالات افتتاحیہ کی جگہ دوسرے مضامین نے لے لي' اسلیے سلسلۂ " اولیاء اللہ " غیر مکمل رہگیا - اب باب التفسیر کے سلسلے میں اسے بعنوان احمل و احسن پورا کرنے کی کوشش کرونگا -

جناب نے " ارتقاے روحانی " کے متعلق سوال کر کے ایک بہت ہی طولانی بحث چھیڑ دی ہے - جو بغیر ایک مستقل و مبسوط مضمون کے ممکن نہیں - مختصراً چند اشارات پر اکتفا کرونگا :

(ارتقـــاے روحانی)

قرآن کریم کے مطالعہ و تدبر سے واضح ہوتا ہے کہ اولیاء الرحمن اور الیاء الشیطان کے مختلف درجے اور مرتبے ہیں ' اور بہ لحاظ اپنے اعمال و خصائص اور تعلق و نسبت کے یہ دونوں جماعتیں ایمان و نفاق ' اسلام و کفر ' اور تقوی و فسق میں گھٹتی بڑھتی رہتی ہیں -

" اولیاء اللہ " کا گروہ جس قدر محبت الہي او رانقطاع ماسوي اللہ میں ترقي کرتا ہے ' اتنا ہي اسکے اعمال میں اخلاق الہي اور نور رباني کا ظہور بھي ترقي کرتا ہے ' اور اسکي روح فیضان الہی سے نزدیک تر ہوتي جاتي ہے - یہانتک کہ تکمیل مرتبۂ انسانیۂ تک اسکا ارتفاع ہوجاتا ہے - اور یہی " صراط مستقیم " اور " دین قیم " کا آخری مرتبہ ہے -

اسی طرح اولیاء الشیطان بھی جسقدر اپنے مرکز شقاوت و خباثت سے قریب تر ہوتے جاتے ہیں اور انکي روح کو مقام ایمان باللہ و ذہاب الی اللہ سے بعد ہوتا جاتا ہے ' اتنا ہي کفر و نفاق اور فسق وعدوان میں بھی ترقي کرتے جاتے ہیں ' اور اسی ترقي کي نسبت سے انکے مختلف درجے اور مرتبے ہیں - پہلا گروہ اللہ کي طرف بڑھتا ہے - اسلیے اسکو الہي منزلیں پیش آتي ہیں اور اُن راہوں میں سے ہوکے گذرتا ہے جو اللہ کے دوستوں کي راہیں ہیں - لکن دوسرے گروہ کا رخ قواء شیطانیہ کي طرف ہوتا ہے اسلیے اُسے ابلیسي منزلیں پیش آتي ہیں اور اُن راہوں کو اختیار کرتا ہے جو شیطان کے عاشقوں اور پیار کرنے والوں کی راہیں ہیں - پس اولیاء اللہ جسقدر اللہ سے محبت کرتے اور غیر اللہ سے کٹنے میں ترقي کرتے جاتے ہیں ' اتنا ہی مدارج سیر الی اللہ میں بھي بڑھتے جاتے ہیں - اسی طرح اولیاء الشیطان یا اصحاب النار جسقدر شیطان سے عشق کرنے اور اسکے لیے اور اسکے کاموںکے لیے خدا کو چھوڑنے اور خدا کے کاموں سے دشمني کرنے میں دلیر اور جري ہوتے جاتے ہیں ' اتنا ہي ذہاب الی الشیطان میں انکے ابلیسي مراتب کي بھی ترقي ہوتی جاتي ہے : یعدہم و یمنیہم وما یعدہم الشیطان الا غرورا

اگر تم کہتے ہو کہ انسان کے جسم کي ترقي اور تکمیل کیلیے دنیا میں " قانون ارتقاء " جاري ہے ' اور اس نے ایک رینگنے والے کیڑے کو ترقی دیکر بتدریج انسانی جسم و شکل کے حسن و جمال تک پہنچا دیا ہے ' تو پھر انسانی روح کی ترقی تکمیل کیلیے کیوں کوئی قانون ارتقاء تسلیم نہیں کرتے ' اور کیوں انسان کي معنوي زندگي کو ادنی مرتبہ سے اٹھکر اعلی مراتب حیات الاہیہ تک پہنچنے نہیں دیتے ؟

فی الحقیقت وہ " قانــون ارتقـــاء " جسو لا مارک ' ہلیر ' ابن مسکویہ ' اور ڈارون نے دریافت کیا ہے ' صرف مخلوقات کے جسم ہی تک محدود ہے - وہ کچھہ نہیں بتلاتا کہ ارتقاء کي یہ زنجیر ہیکل انسانی کی کڑی تک پہنچکر پھر کہاں چلی جاتی ہے ' اور اسکے بعد بھی ارتقاء کے مدارج باقی رہتے ہیں یا نہیں ؟ لیکن وہ قانون ارتقاء جسے محمد الرسول اللہ نے دریافت کیا (صلے اللہ علیہ و سلم) وہ بتلاتا ہے کہ بلاشبہ انسانیت کے مرتبہ تک پہنچنے کے بعد " ارتقاء جسمي " تو ختم ہو جاتا ہے لیکن اسکے بعد ایک " ارتقاء روحانی " کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے ' اور جسم حیوانی کو انسان کا ہیکل اختیار کرنے کے بعد بھی انسان بننے کیلیے بہت کچھہ بننا اور ترقی کرنا باقی رہتا ہے .

یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات' و اللہ بما تعملون خبیـــر! (٥٨ : ١٢)	جو لوگ تم میں سے ایمان لاے اور جن لوگوں نے علم حق حاصل کیا ' سو اللہ تعالی انکے مدارج کو ترقي دیتا ہے اور ارتفاع بخشتا ہے -

یہي مدارج ہیں جو اولیاء اللہ اور اصحاب النار کے ذہاب الی اللہ کی مختلف منزلیں ہیں - ایمان باللہ اور محبت الہی اس ارتقاء روحانی کی اصل ہے' اور ارتقاء انساني کے معنی یہ ہیں کہ اللہ پر ایمان و ایقان ترقی کرے ' اور اللہ کي ولایت اور دوستی اپنے اونچے مرتبوں اور مقاموں تک بلند ہو جاے :

الیہ یصـــعد الکلم الطیب و العمل الصـالح یرفعہ - (٣٥ : ١١)	کلمات طیبہ و صالحہ اللہ ہي کي طرف بلند ہوے ہیں اور وہ عمل صالح کرنے والوں کو ارتفاع بخشتا ہے -

اس آیۂ کریمہ میں دو چیزیں بیان کي ہیں : " کلم الطیب " اور " عمل صالح " پس انسانیت کي تکمیل و ارتقاء کي بنیاد بھي یہي دو چیزیں ہیں - " کلم الطیب " سے مقصود ایمان باللہ ہے' اور " عمل صالح " - سے مقصود انسان کے وہ تمام کام جو صحت و اصـلاح اور عدل و حقیقت کے مطابق ہوں - فرمایا کہ ایمان باللہ صعود کرتا ہے اور بلند ہوتا ہے' اور عمل صالح کو خدا اونچے درجوں تـک لیجاتا ہے -

یہي ارتقاء روحی ہے جسکو قران کریم نے " نعمۃ " اور " انعام " کے لفظ سے تعبیر کیا ہے' اور اپنے فاتحہ الکتاب میں (کہ تمام قران اسي متن کي شرح ہے) مومنوں کو یہ دعا سکھلائي ہے :

اہدنا الصراط المستقیم : صراط الذیـن انعمت علیہـــم !	خدایا ! ہمیں صراط مستقیم پر چلا ' وہ صراط مستقیم جو اُن لوگوں کی راہ ہے جن پر تو نے انعام کیا!

وعظ سنایا تھا ' جبکہ وہ گلیل اور یہودیہ اور دروں پہاڑ کی بھیڑ کو دیکھکر کوہ زیتون پر چڑھگیا ' اور اس نے اپنے شاگردوں کیلیے تعلیم دي :

" مبارک ھیں وہ جو دل کے غریب ھیں ' کیونکہ وہ آسودہ ھونگے - مبارک ھیں وہ جو دل کے حلیم ھیں کیونکہ وہ زمین کو ورثہ میں پائینگے ' مبارک ھیں وہ جو رحم دل ھیں کیونکہ انپر رحم کیا جائیگا ' مبارک ھیں وہ جو صلح کراتے ھیں' کیونکہ وہ خداکے بیٹے کہلائینگے (متی ٥ : ١٠)

پس یہ غریب ھیں' حلیم ھیں ' رحم دل ھیں ' زمین پر صلح اور امن کرانے کیلیے خداوند کے بیٹے ھیں' کیونکہ انھیں کہا گیا تھا :

" تم سن چکے ھو کہ اگلوں سے کہا گیا کہ خون نہ کرنا ' پر میں تم سے کہتا ھوں کہ جو کوئي اپنے بھائی پر غصے ھوگا وہ سزا کے لائق ھوگا - (متی ٥ : ٢١) تم سن چکے ھو کہ اگلوں سے کہا گیا کہ آنکھہ کے بدلے آنکھہ اور دانت کے بدلے دانت ' پر میں تم سے کہتا ھوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا (٥ : ٢٣) تم سن چکے ھو کہ اگلوں سے کہا گیا کہ اپنے پڑوسي کو پیار کرو ' اور اپنے دشمن سے عداوت رکھہ ' پر میں تم سے کہتا ھوں کہ اپنے دشمنوں سے پیار کرو اور اپنے ستانے والوں کیلیے دعا مانگو ' تا کہ تم اپنے آسمانی باپ کے بیٹے ٹہرو " (٥ : ٤٤)

پس یہ ھے اس مقدس تعلیم کا آخري ظہور جو دیدانے سامنے ھے' اور یہ ھے وہ پاک امانت جو شہزادۂ امن نے اپنی نسل کو دي' تا کہ وہ آسمانی باپ کے بیٹے کہلائیں - انکو غربت ٥ ' حلم کا ' تحمل کا ' صلح و امنیت کا پیغام دیا گیا تھا ' اور کہا گیا تھا کہ یہودیوں کو خون کرنے سے روکا گیا مگر ایک مسیحی اپنے بھائی پر غصہ بھی نہیں کریگا ' وہ شریر کے مقابلے بچیگا ' اور دشمن تک کو پیار کریگا - مگر آج " مسیح " دنیا میں نہیں ھے جو دیکھے کہ خداوند کے بیٹے کہلانے والے کس طرح خداوند کی زمین کی سب سے بڑي خونریزي کیلیے اٹھے ھیں ' اور خون بہانے کے ایسے ایسے ھتیار انکے کاندھوں پر ھیں ' جو زمین نے آجتک نہ دیکھے تھے -

آہ ' آج انکا وہ حال ھوگیا ھے جس کی زبور میں خبر دي گئی ' جسکے لیے یشعیاہ نبی نے نبوت کی ' جسپر یرمیاہ نبی نے نوحہ پڑھا ' جسپر خرقي ایل نے ماتم کیا ' اور جسکے لیے ملاکي نبی نے آخري آنسو بہائے - یہ سب کچھہ یہودیوں کیلیے اس سے زیادہ نہ تھا ' جتنا آج خود انکے لیے ھو سکتا ھے' جو یہودیوں کو اس حالت سے چھڑانے آئے تھے :

" کوئی راستباز نہیں - ایک بھي نہیں - کوئي خدا کا طالب نہیں - ایک بھی نہیں - سب گمراہ ھیں - سب بیکار ھو گئے - کوئی بھلائی کرنے والا نہیں - ایک بھي نہیں - انکا گلا کھلی ھوئی قبر ھے - انکے ھونٹوں میں سانپوں کا زھر ھے - انکا منھہ لعنت اور کڑواھٹ سے بھرا ھوا ھے - انکے قدم خون بہانے کیلیے تیز ھیں - انکی راھوں میں تباھي اور بدحالی ھے - وہ سلامتی اور امن کی راھوں سے واقف نہ ھوے - انکی آنکھوں میں خدا کا خوف نہیں "
(زبور ١٤ : ١ - یشعیاہ ٥٩ : ٧)

برطانیہ کا بیڑہ

انگلستان کی جسقدر بحري طاقت آبنائے جزائر برطانیہ میں موجود ھے ' وہ تین بیڑوں میں منقسم ھے :

پہلے بیڑے میں ایک نشان کا جہاز اور چار اسکوائڈرن ھیں - اسکوائڈرن ایک بحري اصطلاح ھے جسکا اطلاق جہازوں کے اس خاص مجموعہ پر ھوتا ھے جو ایک چھوٹے علم بردار کے ماتحت ھوتا ھے -

دوسرے اور تیسرے بیڑے میں صرف دو دو اسکوائڈرن ھیں - یہ اسکوائڈرن بیٹلشپ (جنگی جہاز کی ایک قسم) سے مرکب ھیں -

(پہلا بیڑا)

پہلے بیڑے کے اسکوائڈرن میں جتنے جہاز ھیں وہ سب کے سب ڈریڈناٹ وضع کے ھیں - " آئرن ڈیوک " ایک نشان بردار جہاز کا نام ھے - اسمیں ١٣ - ٥ ' انچ ' اور ١٣ - ٦ ' انچ کی توپیں ھیں - ڈریڈناٹ " مارل برو " نامي اور بعض پرانی وضع کے ڈریڈناٹوں میں ١٢ انچ کی توپیں ھیں -

دوسرے بیٹل اسکوائڈرن میں جو دنیا میں جہازوں کا سب سے زیادہ یک رنگ اور قوي مجموعہ ھے' " جارج ھفتم" اور " اوری" جہاز ھیں- ان میں سے ھر ایک میں ١٣ - ٥ ' انچ کی توپیں ھیں-

چوتھا بیٹل کروزر اسکوائڈرن میں اسوقت صرف چار جہاز ھیں' جنمیں سے تین تو پرانی وضع کے ڈریڈ ناٹ ھیں اور چوتھا " آگا میمنن " ھے -

تیسرے بیٹل اسکوائڈرن میں " شاہ ادورڈ " نامی ٨ - جہاز ھیں - یہ آٹھوں جہاز آھن پوشی ' اسلحہ برداری ' اور سرعت رفتار میں برابر ھیں اور سب سے آخرین قسم کے پري ڈریڈناٹ کی قسم اور درجے میں انکا شمار ھے ' اور معرکہ آرائی میں ابتدائی ڈریڈ ناٹوں کے برابر سمجھے جاتے ھیں -

ان چار اسکوائڈرنوں کے ھمراہ اس بیڑے میں پہلا بیٹل کروزر اسکوائڈرن جسمیں " لوائن " نامي جہاز بھی شامل ھے - دوسرا بیٹل کروزر اسکوائڈرن ' اور تین اور جہاز بھی ھیں - اسکے علاوہ چار تارپیڈو فلوٹیلا بھی ھیں اور تیسرے میں سب سے آخري وضع کے جہاز ھیں - یہ بیڑہ عموماً ھارویچ اور نوارے میں رھتا ھے -

(دوسرا بیڑہ)

اسمیں دو بیٹل اسکوائڈرن ھیں - انکے علاوہ پانچویں اسکوائڈرن میں " فوار مڈایبل" نامی جہاز کے درجہ کے آٹھہ جہاز ھیں' اسلیے اسکو بھی شاہ ایڈورڈ نامی جہازوں کے اسکوائڈرن کے مثل سمجھنا چاھیے - گو یہ طاقت میں ان سے کسیقدر کم ھے - دو کروزر اسکوائڈرن اور پیٹرول فلوٹیلا بھی ھیں مگر پٹرول فلوٹیلا آخر ترین وضع کی تارپیڈو کشتیاں ھیں -

دوسرے بیڑے کو پوری طاقت پہنچانے کے لیے ٥ ھزار آدمیوں کی ضرورت ھے -

(تیسرا بیڑہ)

تیسرے بیڑے میں بھی بیٹل شپ جہاز جو عموماً ساحل میں پڑے رھتے ھیں اور کچھہ کروزر کے اسکوائڈرن ھیں جو بحري تعلیم و تربیت میں کام آتے ھیں - ساتواں بیٹل اسکوائڈرن جس پر دو سال تک امیر البحر اپنا علم بلند رکھتا ھے ' آٹھہ پرانی وضع کے جہازوں سے مرکب ھے - یہ جہاز " مجیسٹک " نامی جہاز کی وضع پر بنے ھیں ' اور وزن ' آھنی چادروں' اسلحہ وضع ' اور شکل میں ڈریڈ ناٹ جہازوں سے بالکل مختلف ھیں -

زندگی محنت کشی، سنگدلی، خونخواری، اور نا عاقبت اندیشی کی طالب ہے، اور تمدن اپنے ساتھ جو چیزیں لاتا ہے وہ علم، راحت طلبی، تن آسانی، عشق پرستی، انجام اندیشی، اور حب نفس و مال ہے -

چنانچہ اس وقت یورپ کی مختلف قوموں میں جس نسبت سے تمدن ترقی کر رہا ہے، اسی نسبت سے انکے جنگی جوش اور فوجی زندگی میں بھی تنزل ہو رہا ہے، اور اگرچہ یورپ کے ایک متمدن سپاہی کا جسم پر شوکت پوشاک اور تازہ ایجاد اسلحہ سے آراستہ ہوتا ہے، مگر اسکا سینہ اس دل سے خالی ہوتا ہے جو افریقی سپاہی کا اصلی ہتیار ہے - ہر حکومت اسکو محسوس کر رہی ہے اور اسکے تدارک کی فکر میں ہے، مگر عموماً جسقدر تدبیریں کی جا رہی ہیں، وہ اسلیے چنداں سودمند نہیں ہوتیں کہ انکا استعمال اسوقت ہوتا ہے جب طبیعت کے صفحۂ سادہ پر تمدن کا نقش بیٹھہ جاتا ہے -

یہی غلطی ہے جس کا انسداد بواے اسکوٹ سسٹم کا اصلی مقصد ہے -

بچوں کی تعلیم و تربیت کا اصلی گر یہ ہے کہ ان قدرتی قوی اور میلان سے کام لیا جاے جو بچے اپنے ساتھہ لیکے پیدا ہوے ہیں - اس اصول پر ان سے جو کام لیا جاتا ہے، اُسے ہنسی خوشی بجالاتے ہیں، اور چونکہ بطیب خاطر کرتے ہیں، اسلیے جلد کامیابی اور ترقی ہوتی ہے - اسی نکتہ کو نظیری نے اپنے شاعرانہ انداز میں بیان کیا ہے :

درس ادیب اگر بود زمزمۂ محبتے
جمعہ بمکتب آورد طفل گریز پاے را

(مسٹر بیڈن پاول)

بواے اسکوٹ سسٹم کا سنگ بنیاد یہی اصول ہے سب سے پہلے مسٹر بیڈن پاویل نے اسکی ضرورت کو محسوس کیا اور اس نے قیام کیلیے ملک کو توجہ دلائی - مسٹر فلیپ گبس اس نظام کے آغاز پر بحث کرتے ہوئے " گرافک " میں لکھتے ہیں -

" اسکو (Baden-Powell بانی نظام کو) اپنا عہد طفلی یاد تھا - اور اب وہ بڑا ہوگیا تھا - جنگ اور موت کو انکی حقیقی خوفناک شکلوں میں دیکھہ چکا تھا، اسے اپنے تندرست بچپن کے وہ شاندار خیالات یاد آگئے، جبکہ وہ رنگ انڈین کے نقش قدم پر چلتا تھا، اور کینسنگٹن کے مرغزاروں میں شکار کھیلا کرتا تھا -

اس نے اپنے ذہن ثاقب کی ایک نوری تابش سے یہ محسوس کیا کہ بچوں کی زندگی کا آغار منچلے پن کی روح سے ہوتا ہے جو تخیل کے حدود کے اندر محدود ہوتی ہے - پس اگر کوئی ایسا نظام ترتیب دیا جاے جو بچوں کو ادب نفس، (سیلف ڈسپلن) عزت، ہمت، اور مطمح نظر پر اعتقاد و اعتماد کی تعلیم دے، تو یہ میدان طبیعی قادر میں آسکتا ہے اور پھر اس سے نہایت مفید کام لیے جاسکتے ہیں " -

(نظام کار)

اس نظام کا مایۂ خمیر کیا ہے ؟ کیا مشاغل تجویز کیے گئے ہیں ؟ انکی طرف کیونکر رہنمائی ہوتی ؟ ان تمام سوالوں کے جواب میں مسٹر گبس لکھتے ہیں :

" اس نے اپنے کیمپ اور جھاڑی کی زندگی اور شکاروں اور معرکہ آرائیوں کے تجارب سے کھیل تجویز کیے جو ایسی عملی معلومات سے لبریز تہے جنہیں بچے پسند کرتے ہیں اور جن سے انہیں شب کو ستارے پہچاننا، اوقات اور راستہ معلوم کرنا، اپنی آنکھوں کو ان حقیر چیزوں کیلیے کھلا رکھنا جو راستوں اور کھیتوں میں چلتے وقت پڑی ملتی ہیں، کھلے میدانوں میں اپنے ہاتھہ سے اپنا کھانا پکانا، بغیر دیاسلائی کے آگ جلانا، اپنے رفیق کا سراغ اسکے نقش قدم یا گری پڑی شے سے لگانا، عمدہ گرہ لگانا، ایک اچھا نقشہ کھینچ ڈالنا، غرض اسی طرح ان ایک ہزار ایک کاموں کو سیکھنے کا موقعہ ملتا ہے، جو بکری کی کھال کے دستانوں، اسلحہ کی گلکاری، اور تمدن کے رچہ خانوں کے بنے ہوے راستوں کی ایجاد سے پہلے ہر شریف آدمی کی تعلیم میں داخل تہے "

" چونکہ اسے خود اپنا بچپن یاد تھا - اسلیے اسے یہ معلوم تھا کہ بچے مخفی اشارات اور علامات و نشانات [بیج] جنگی آوازوں، اور اس قسم کی دوسری چیزوں کے عاشق ہوے ہیں - اس نے یہ سب چیزیں اپنے نظام میں رکھیں اور انکی مختلف جماعتوں کو مختلف حیوانات مثلاً بھیڑیا، ریچھہ، عقاب، وغیرہ وغیرہ میں تقسیم کرکے ہر ایک کے لیے ایک خاص علامت اور ایک مخصوص علم مقرر کیا تاکہ ہر بچہ اپنے جرگے کے لڑکوں کو پہچانسکے "

" آنکھہ اور ہاتھہ کی مہارت، نجاری کی تعلیم، کاشت کاروں کے کام، تیر، دریا، اور کمپ کے ہنر، یہ چیزیں ہیں جو ان بچوں کی تکالیف میں جوہر شمار کی جاتی ہیں "

" نشان (بیج) وہ لڑکا حاصل کرسکتا ہے جو سیمافور (ایک قسم کا آلہ ہے) کے ذریعہ ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی پر اطلاع دیسکتا ہے، یا گھوڑی کی ٹوٹی ہوئی نعل جلد لگا سکتا اور پھر دوسری نئی باندھسکتا ہے، یا ایک درخت کو جلد کاٹ سکتا ہے یا ایک خیمہ کو بہتر اور جلد نصب کر دے سکتا ہے " -

(اخلاقی آمیزش)

لیکن جسطرح جنگی تعلیم اپنے اندر گونہ گوں فوائد رکھتی ہے اسیطرح اسمیں بعض نقصان و مضرات بھی ہیں - سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ اس سے انسان میں سنگدلی، تند خوئی، ستمرانی، انتقام پسندی، اور اسی قسم کے دیگر اخلاق فاسدہ پیدا ہوجاتے ہیں -

بیڈن پاول کا مقصد درندہ نما انسان پیدا کرنا نہ تھا بلکہ وہ ایسے قوی، تندرست، اور شجاع شہری پیدا کرنا چاہتا تھا، جو اپنی اور اپنے وطن کی آزادی کے حامی و محافظ اور اپنی سوسائٹی کیلیے مفید و کار آمد ثابت ہوں -

اسلیے اس نے اس بادۂ تند و تلخ میں اخلاق کے عرق گلاب کی اس اندازہ سے آمیزش کی کہ اسمیں اعتدال تو پیدا ہوگیا مگر اسکے کیف میں کچھہ فرق نہ آیا :

آمیختم بہ بادۂ صافی گلاب را !

چنانچہ اس نے قرار دیا کہ ہر بواے اسکوٹ کا یہ فرض ہے کہ ہر روز وہ کوئی نیک کام کرے - اسکو چاہیے کہ اپنے آرام کو قربان کرکے دوسرے کو آرام پہنچائے - بلکہ اگر خطرہ کا موقع ہو تو اپنے کو خطرہ میں ڈالکر دوسرے کو بچاے - بوڑھوں، ناتوانوں، اور جانوروں کے ساتھہ لطف و مہربانی اسکا اولین فرض ہے - اسکو ہمیشہ ہنستے اور سیٹی بجاتے رہنا چاہیے - خواہ کتنی ہی سختی آپڑے مگر اسے کبھی شکایت نہ کرنی چاہیے - اسے اپنے خیالات، افعال، اور الفاظ میں پاک و صاف رہنا چاہیے -

اس نظام کو روشناس ہوے ابھی زیادہ عرصہ نہیں ہوا، مگر با ایں ہمہ یہ اسقدر مقبول عام ہوا ہے کہ اسوقت تک دو لاکھہ لڑکے اسمیں داخل ہوچکے ہیں -

اس نظام کو وسیع پیمانہ اور پائدار بنیاد پر لانے کے لیے حال میں قوم سے ڈھائی لاکھہ پونڈ کے لیے اپیل کی گئی تھی، جسکے جواب میں ہر طرف سے چندہ کی بارش ہو رہی ہے - امید ہے کہ بہت جلد یہ رقم پوری ہوجائیگی -
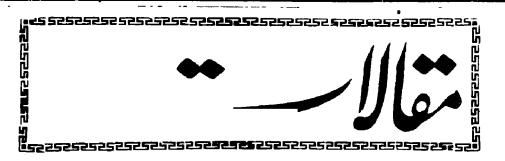
تربیت اطفـال کا ایک صفحہ

فوجی اور اخلاقی تعلیم کا ایک معتدل مجموعہ

بوائے اسکوٹ سسٹم

قوموں کي ترقي کے لیے تعلیم سے زیادہ تربیت اہم ہے ' بلکہ سچ یہ ہے کہ اسوقت تک تعلیم مفید نہیں ہو سکتی جب تک کہ اسکے ساتھہ صحیح اور با اصول تربیت بھي نہ ہو -

تربیت کا اصلي وقت بچپن ہے - اسلیے کہ اسوقت بچہ کا مزاج ایک غیر متشکل مادہ ہوتا ہے ' جس کا اچھے یا برے قالب میں ڈھالنا مربی کے اختیار میں ہوتا ہے - اسلیے جو قومیں زندہ ہونا چاہتی ہیں یا اسوقت زندہ ہیں اور آئندہ بھی زندہ رہنا چاہتی ہیں ' وہ ان معصوم ہستیوں کي تربیت غور و اہتمام اور اعتناء کامل کے ساتھہ کرتی ہیں جنکا نام آیندہ جلکے قوم ہوگا -

صحیح تربیت کیا ہے ؟ وہ نظام پرداخت جسمیں اخلاق ' دماغ ' اور جسم ' تینوں کی پرورش و بالیدگي پیش نظر ہو - کیونکہ جس طرح اس کارزار حیات میں زندہ رہنے کے لیے معلومات میں وسعت اور افکار و خیالات میں روشنی کی ضرورت ہے ' اسیطرح بلکہ اس سے کئي چنـــد زیادہ نظـــر میں ترفـع ' حوصلہ میں بلندي ' ارادہ میں جزم ' نیتوں میں اخلاص ' عمل میں ایثار ' دل میں شجاعت ' اور جسم میں صحت و قوت کي بھی ضرورت ہے - پس جو نظام تربیت ان صفات کے اشخاص پیدا کرنے میں کامیاب نہیں وہ نہ صرف ناقص ہے بلکہ ایک داخلي خطرہ ہے جو قومی حیات کے لیے تمام خارجي خطرات و اعداء سے کہیں زیادہ مہلک و قاتل ہے - کیونکہ ناقص تعلیم و تربیت قومی زندگي کی بنیاد کو کھوکھلا کر دیتي ہے ' اور جب کسی عمارت کی بنیادیں اندر سے خالي ہو جائیں تو پھر اسکا انجام معلوم !

(ہندوستان کی نئی نسل)

آج ہندوستان میں جس قسم کی تعلیم و تربیت دي جارہی ہے اسکے نقائص بار بار مدبرین تعلیم تک کی زباني بیان میں آچکے ہیں - اس تعلیم و تربیت سے ایک طرف تو دماغ کا مبلغ علم چند کتابوں کی سطح سے آگے نہیں بڑھتا ' دوسري طرف جسمانی قوتوں اور اخلاقی محاسن کے نشو و نما کا اسمیں کوئی انتظام نہیں -

ہم ایک تعلیم یافتہ ہندوستانی خصوصاً مسلمان تعلیم یافتہ کا جب تصور کرتے ہیں جسنے نئے عہد تربیت میں نشو و نما پائی ہے تو ایک ضعیف البصر ' نحیف الجثہ ' کمزور دل ' محروم الحس ' اور اپنے تمام قومی اور مذہبی شعائر و خصوصیات سے متنفر انسان کی مکروہ تصویر آنکھوں میں پھر جاتی ہے !

لیکن جس معلم کی تربیت کے نتائج ہندوستان میں نہ نظر آتے ہیں ' وہی جب اپنے گھر میں فرائض تعلیم و تربیت انجام دیتا ہے تو اسکے نتائج عموماً تندرست طاقتور ' شجاع ' جاں نثار ملک ' اور سر فروش وطن اشخاص اور بسا اوقات اعاظم ابطال و اکابر امجاد کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں !

اس اختلاف حالت کے اسباب کیا ہیں ؟ اس سوال کے جواب کے لیے اس نظام تربیت و تعلیم کا مطالعہ کرنا چاہیے جو یورپ اور علی الخصوص انگلستان اپنے لیے اختیار کرتا ہے -

(بوائے اسکوٹ سسٹم)

بوائے اسکوٹ سسٹم جو اس مضمون کا موضوع بحث ہے ' انگریزي تربیت کا ایک نو پیداوار مگر مقبول عام اور سریع الانتشار نظام ہے - بوائے اسکوٹ جسکو بچوںکي فوج کہنا چاہیے ' درحقیقت اخلاقی اور فوجي تعلیم کا ایک بہترین مجموعہ ہے ' جسمیں دونوں قسم کی زندگیوں کي خوبیوں کو ہر طرح کے نقصانوں اور خطروں سے پاک کرکے یکجا کردیا ہے -

فی الحقیقت یہی فوجی زندگي ہے جسکے اشغال قومی تربیت کی اصلی روح ہیں ' اور یہی روح ہے جس سے ہندوستان کا قالب بالکل خالي ہے -

فوجی زندگي پر تمدن کي ترقي کا اثر ہمیشہ برا پڑا ہے - جب کسي قوم میں تمدن آتا ہے تو جسقدر تمدن بڑھتا جاتا ہے اسیقدر جنگي جوش گھٹتا جاتا ہے ' ایسا ہونا ایک قدرتی امر ہے - کیونکہ فوجي

(بقیۂ مضمون صفحہ ۱۳ کا)

" تو نے انعام دیا " یعنے جن اولیاء اللہ کو مقام الٰہیہ و مدارج ربانیہ میں ارتقاء و صعود کي تو نے توفیق دي - دوسري جگہ ان لوگوں کی نسبت صاف صاف تصریح کردي ہے ' اور ارتقاء روحانی کے چار درجے بتلادیے ہیں : و من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین و الصدیقین و الشہداء والصالحین و حسن اولئک رفیقـــا

اس آیــۂ کریمہ میں صاف صاف بتلا دیا ہے کہ اس ارتقاء روحانی کے چار درجے ہیں جو اوپر سے شروع ہوتے ہیں :

(۱) نبوت -

(۲) صداقت -

(۳) شہادت

(۴) صالحیۃ -

پس یہ ارتقاء عمل صالح کے درجے سے شروع ہوتا ہے ' اور مقام نبوت کے فیضان پر ختم ہوجاتا ہے - " اولیاء اللہ " جس قدر اپنے اعمال حسنہ اور تزکیۂ نفس و اتقاء میں ترقي کرتے ہیں ' اتنا ہی مقام نبوت کے انوار و تجلیات سے بہرہ اندوز ہوتے جاتے ہیں -

صحیح بخاری کی حدیث ولی میں اسی طرف اشارہ ہے ' حضرۃ فاروق رضی اللہ عنہ کو اس ارتقاء کے مرتبۂ " محدث " کی خبر دیگئی ' تصریحات کتاب و سنت اس بارے میں بے شمار ہیں - منتظر رہیے تاکہ ایک مستقل مضمون لکھنے کی مہلت ملے - اس بارے میں اس عاجز کے سامنے بعض عجیب و غریب اور نادر و اہم بیانات قرانیہ و تصریحات نبویہ ہیں ' جنکا اظہار بغیر مبسوط بحث و نظر کے ممکن نہیں -

۱۶۲۵ سے ۱۶۲۹ تک قائم رہا بالآخر کرسچین نے بھی شکست کھا کر لوبک میں صلح کرلی -

اسکے بعد جنگ کا نیا دور شروع ہوا جو سنہ ۱۶۳۰ سے سنہ ۱۶۳۵ تک کی وسیع مدت کو محیط ہے - اس جنگ میں گسٹاف اڈولف شاہ اسوج نے شاہ جرمنی کی فوج پر سنہ ۱۶۳۱ میں بمقام لیپزگ اور سنہ ۱۶۳۲ میں بہ مقام ولنسن فتح پائی' لیکن وہ آخری معرکہ میں مقتول ہوا اور پروٹسٹنٹ گروہ نے سنہ ۱۶۳۴ میں فتح و ظفر کے بعد پھر شکست کھائی - آخری زمانہ میں کارڈینل ریشلیوے اس جنگ کی سپہ سالاری کی - وہ پروٹسٹنٹ مذہب کی حمایت کیلیے اوٹھا تھا اور اپنے ارادہ میں کامیاب ہوا - بالاخرہرنرد' دیمار' نوویی' اور ٹیورن کے حملوں نے شاہ کو ایک عہد نامہ لکھنے پرمجبور کیا جو سنہ ۱۶۴۸ ع میں لکھا گیا' اور اسی پر جنگ کا خاتمہ ہوا -

(حرب الخلافہ)

اس کا اطلاق دو لڑائیوں پر کیا جاتا ہے - پہلی لڑائی حرب خلافۂ اسپین کے نام کے ساتھہ موسوم ہے جو سنہ ۱۷۰۱ ع سے سنہ ۱۷۱۳ ع تک جاری رہی -

اس جنگ کو تخت اسپین کے دعویدار خاندان اسٹریا نے اس بنا پر قائم کیا تھا کہ چارلس ثانی نے (جو اسپین کا آخری تاجدار تھا) اپنے بعد لوئیس چاردھم کے پوتے فلیپ کو ولی عہد سلطنت بنایا تھا - لیکن چارلس ثانی کے انتقال کے بعد چارلس سادس نے اسکے متعلق جنگ کی چھیڑ چھاڑ شروع کردی - چنانچہ اسٹریا' انگلستان' ہالینڈ' پروشیا' اور پرتگال وغیرہ نے فرانس کے خلاف باہم اتحاد کرلیا - جنگ شروع ہوئی تو پہلے میدان فرانس کے ہاتھہ رہا (سنہ ۱۷۰۲ - سنہ ۱۷۰۳ تک) لیکن بعد کو اوس کی نکبت و ادبار کا زمانہ شروع ہوا - یہاں تک کہ اوس نے اٹلی اور جرمنی میں شکست کھائی - لیکن اسپین میں گر کے وہ پھر اوٹھا - آخری نتیجہ یہ ہوا کہ چارلس سادس نے تخت سلطنت پر جلوس کیا' اور سنہ ۱۷۱۳ - سنہ ۱۷۱۴ کے معاہدہ نے جنگ کا خاتمہ کر دیا -

اس سلسلہ کی دوسری لڑائی کا نام جنگ ہفت سالہ بھی ہے - اوسکا ذکر اسی عنوان کے تحت میں آگے آئیگا -

تاریخ فرانس میں یہ اُن آٹھہ مذہبی لڑائیوں کے مجموعہ کا نام ہے جو سولھویں صدی میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقے کے درمیان قائم ہوئیں -

ان میں پہلی لڑائی سنہ ۱۵۶۲ میں شروع ہوئی اور سنہ ۱۵۶۳ تک جاری رہی - اسکی ابتدا ایک کیتھولک عیسائی کے ظالمانہ خنجر نے کی تھی' جو ایک پروٹسٹنٹ کی گردن پر چلایا گیا تھا - اس جنگ میں کیتھولک فرقہ نے شہر روان پر قبضہ کرلیا - شہر درو پر فتح پائی' ابتدا فرنسو اور گیز کو قتل کردیا -

دوسری لڑائی سنہ ۱۵۶۷ سے قائم ہوئی اور سنہ ۱۵۶۸ تک جاری رہی - اس جنگ کا سبب یہ تھا کہ کیتھولک مذہب کے قائم مقاموں کے مشورہ سے کا تھرینا دومیشی نے جو کانفرنس قائم کی تھی' اوس سے پروٹسٹنٹ فرقے کو طرح طرح کے خطرے پیدا ہوگئے تھے - اس جنگ کا مشہور نام معرکہ سان دینس اور معاہدہ لونگو ہے -

تیسری جنگ کی ابتدا سنہ ۱۵۶۹ سے ہوئی اور سنہ ۱۵۷۰ تک قائم رہی - اس کا سبب یہ ہوا کہ کاندی اور کولینی نامی دو بادریوں کے گرفتارکرنے کا جو حکم دیا گیا تھا' اسپر کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقوں میں جنگ ہوگئی -

چوتھی لڑائی سنہ ۱۵۷۲ میں قائم ہوئی اور سنہ ۱۵۷۳ تک قائم رہی' وہ حصار لیروشل کے نام سے مشہور ہے -

سنہ ۱۵۷۴ میں پانچویں جنگ کا آغاز اور سنہ ۱۵۷۶ میں اوسکا خاتمہ ہوا - اس معرکہ میں ہنری گیزو نے پروٹسٹنٹ اور اونکی حامی جرمنی کو شکست فاش دی - اسکے بعد صلح بولیو کا انعقاد کیا گیا -

چھٹی لڑائی کی آگ سنہ ۱۵۷۶ سے لیکر سنہ ۱۵۷۷ تک مشتعل رہی' اور بوانیئہ کی صلح کے چھینٹوں نے اوسکو بجھایا -

ساتویں جنگ کا آغاز سنہ ۱۵۸۰ سے ہوا - یہ بھی مذہبی جنگ تھی لیکن اسکا جلد خاتمہ ہوگیا -

اس جنگ کو بعض عاشق مزاج لوگوں کی سازش نے قائم کیا تھا' اسلیے وہ حرب عشاق کے نام سے بھی مشہور ہے -

آٹھویں لڑائی سنہ ۱۵۸۵ میں شروع ہوئی اور بہت پھیلی - پیرس پر حملہ کیا گیا اور ہنری رابع شاہ انگلستان نے مدت تک اسکا محاصرہ قائم رکھا -

سنہ ۱۵۹۴ میں اس جنگ کا انسداد ہوا اور پیرس سے محاصرہ اوٹھا لیا گیا'

اسکے چند سال کے بعد اور بھی مذہبی لڑائیاں پیدا ہوئیں جنکی ابتداء سنہ ۱۶۲۱ و سنہ ۱۶۲۵ میں ہوئی' اور سنہ ۱۶۲۹ میں ختم ہوگئیں -

(حرب ہفت سالہ)

یورپ کی ان لڑائیوں کا آغاز سنہ ۱۷۵۶ ع میں اور خاتمہ سنہ ۱۷۶۳ ع میں ہوا - ان لڑائیوں کی سلسلہ جنبانی ایک نئی سلطنت نے کی جو شمال جرمنی میں اسٹریا کے بالمقابل قائم ہوگئی تھی -

اسلیے اسٹریا نے رشک و حسد کے جذبات سے بے قابو ہوکر سیلیسیا کو واپس لینا چاہا' حالانکہ سنہ ۱۷۴۰ میں پروشیا اوس پر قابض ہوچکا تھا -

یہ جنگ دو قسموں میں منقسم ہوگئی : ایک تو اون معرکوں پر مشتمل ہے جو فریڈریک ثانی نے بادشاہ پروشیا کے ساتھہ اس بنا پر کیں کہ انگلستان نے اسٹریا' فرانس' اور روس کی حمایت کی تھی جیسا کہ اسوقت معاہدۂ ثلاثہ کی صورت میں ہورہا ہے -

دوسری قسم میں وہ جنگ داخل ہے' جسکو انگلستان نے فرانس اور اسپین کے مقابل میں قائم کیا تھا -

لیکن فریڈریک نے باوجود حسن تدبیر اور دور اندیشی کے آخر میں شکست کھائی - یہاں تک کہ اوسکی دشمن ملکہ الیزبتھہ کی جگہ اگر پیٹرس ثالث روس کے تخت پر متمکن نہ ہوجاتا تو وہ سنہ ۱۷۶۲ میں ہلاکت کے قریب پہنچ جاتا - اس جنگ کا خاتمہ سنہ ۱۷۶۳ میں معاہدہ فرانس کے ذریعہ ہوا - اس معاہدہ کے رو سے سیلیسیا پروشیا کے قبضہ میں رہنے دیا گیا' اور اسپین نے انگلستان کیلیے فلوریڈا کا تخلیہ کردیا -

لیکن آخر میں یہ جنگ فرانس کیلیے وبال ہوگئی' کیونکہ اس نے فرانس کی تمام بحری قوت کو برباد کردیا' اور اسکی وجہ سے مقبوضات ہندوستان کے ۲۰ حصوں میں سے اوس نے ۱۹ حصے اپنے ہاتھہ سے ہمیشہ کیلیے کھودیے -

(حرب صد سالہ)

اس لڑائی نے فرانس اور انگلستان کے درمیان تقریباً ایک صدی تک خون کا دریا جاری رکھا اور طول امتداد زمانہ کی وجہ سے وہ فرانس و انگلستان کے متعدد پادشاہوں کے دور سلطنت کی یادگار ہے -

(بازگشت ماضی)

یورپ اپنی قدیم خونین تاریخ کو اب پھر اوسی آب و رنگ کے ساتھہ دنیا کے سامنے پیش کررہا ہے' اور دنیا اوسکو اوسی دلچسپی کے ساتھہ دیکھہ رہی ہے' جس انہماک و شغف کے ساتھہ یورپ نے مقدونیا میں خون کا فوارا اوچھلتے ہوے دیکھا تھا - گذشتہ بیانات کے پڑھنے سے واضح ہوا ہوگا کہ یورپ کا سب سے بڑا کشت و خون مسیحیت کی تحریک اصلاح (ریفارم) اور کیتھولک اور پروٹسٹنٹ مذہب کی کشمکش کا نتیجہ تھا - اب مذہب کا نام بدل دیا گیا ہے اور اسکی جگہ قومی اور جنسی حرص سیادت نے لیلی ہے -
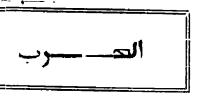
یورپ کي تـاریخ حروب پر ایک نظر !

(تاریخ حـرب اور اقوام قدیمه)

جنگ کی تاریخ نہایت قدیم ھے - نشاۂ انسانیه کے دور اول ھی سے اوسکا وجود پایا جاتا ھے - چنانچه فن حرب کا ذکر کتاب مقدس کے عہد قدیم میں موجود ھے ' اور اھل ایران کو بھی زمانه قدیم سے انکے جنگی کارناموں نے شہرت دے رکھی ھے - ھندوستان کے کوہ پیکر ھاتھیوں نے بھی ھنود کی جنگی طاقت کو نمایاں کیا تھا -

یورپ میں فن جنگ ابتداء ھی سے مکمل ھوکر پہونچا اور اوس نے یونان ' اسپارٹا ' ایتھنز ' اور مقدونیه میں بڑی ترقی کی - پھر رومیوں نے اس میں کمال کا درجه حاصل کیا اور فن اسلحه سازي کو بہت بڑی جلا دی ' لیکن قرون وسطی میں جب برابر کا سلسله جنگ قائم ھوا تو فن جنگ دفعۃً اپنے اوج کمال سے گرگیا اور فوجوں کے نظم و ترتیب میں شہسواروں کی قابلیت کا جو جوھر نظر آتا تھا ' وہ بالکل مفقود ھوگیا - لیکن پندرھویں صدي سے بارود کی ایجاد نے اس فن میں ایک نیا انقلاب پیدا کردیا ھے - اب پرانے ھتھیاروں کے جوھر بالکل خاک میں مل گئے ھیں -

سترھویں صدي میں جنگی کارناموں نے پھر شہرت حاصل کی اور لڑائیوں کا ایک وسیع سلسله قائم ھوا ' جس میں فوج کی ترتیب و قلعه بندي کا فن ترقی یافته شکل میں نمایاں طور پر نظر آتا ھے - اٹھارھویں صدي میں فریڈرک اعظم (جرمنی) نے فن جنگ کو نہایت وسیع پیمانے پر مرتب کیا ' اور اپنی فوج کو اوسکي ایسی اچھی تعلیم دي که اوسکے حریف بھی اوسکی نقل و حرکت اور ھجوم و اقدام کی داد دیتے تھے -

جمہوریت و قومیت کی تولید نے بھی فن جنگ میں ایک نمایاں انقلاب پیدا کیا - چنانچه زمانه قدیم سے فوجوں کے گٹھکر ھوکر لڑنے کا جو طریقه چلا آتا تھا ' جمہوري لڑائیوں نے اونکو بالکل مٹادیا اور نپولین اعظم نے اپنی فوج کو عظیم الشان ٹکڑوں میں تقسیم ھو ھوکر لڑنے کی تعلیم دي ' کیونکه یه طریقه فوج کی قوت کو مختلف مرکزوں میں تقسیم کردیتا تھا ' اور حمله و اقدام میں سرعت اور آسانی پیدا ھوجاتی تھی -

جنگ ھمیشه جماعۃ انسانی کیلیے ایک درد انگیز مصیبت خیال کیگئی ھے اسلیے ایک رحمدل جماعت نے قیام امن ' اور ائتلاف و اتحاد کے تحفظ کیلیے اپنے مساعی جمیله سے اسکا دائرہ تنگ کرنا چاھا ' جسکا نتیجه قدیم یونان میں ایک اتحادي تحریک کی صورت میں ظاھر ھوا تھا - قرون وسطي میں مسیحي چرچ نے بھی ایک اتحاد عام کي بنیاد ڈالی جسکا نام اتحاد سلمی تھا - اسکے ذریعه صرف سال کے مخصوص اوقات مثلاً عید وغیرہ میں جنگ کا سد باب کیا گیا تھا -

عرب جاھلیت نے بھی اسی اصول پر رجب میں جنگ کا انسداد کلي کردیا تھا ' اور اسي لیے اس مہینے کا نام اصم (بہرا) رکھا تھا که اوس میں ھتھیاروں کے جھنکار کی آواز سننے میں نہیں آتي تھي -

عیسائی جماعۃ کویکرز (۱) کی بنیاد بھی ابتدا میں اسی مقصد کیلیے ڈالی گئی -

(۱) کویکرز مسیحی صوفیوں کا ایک خاص فرقه ھے جو کہتا ھے که روح القدس ھر شخص پر نازل ھوسکتی ھے اور وہ پادریوں کا بالکل محتاج نہیں -

پوپ ٹوسان نے بھي ایک دیوان عام کے ذریعه دنیامیں امن و امان کو قائم رکھنا چاھا تھا -

اس سلسله میں سب سے اخیر وہ کانفرنس صلح ھے ' جو بسط عدل اور نشر امن و سلامتي کیلیے پچھلے دنوں قائم کي گئي ' اور اسکے بعد ھیگ میں بیت العدل کي بنیاد پڑي - لیکن حرص و ھوا ' شر و فساد ' اور بغی و عدوان کے جھونکوں نے امن و سلامتی کے اس شجر ممنوعه کو دفعۃً جڑ سے اوکھیڑ کے پھینکدیا اور تمام کوششیں رایگاں گئیں -

اصل یه ھے که یه عالمگیر صلح و امن کی کوشش بھی ایک جنگی فریب کا نتیجه تھی جسے دنیا کی سب سے بڑي جنگجو شہنشاھی نے کھیلا تھا - روس نے جنگ جاپان کے بعد دیکھا که وہ سخت ضعیف ھوگیا ھے اور کسی بڑي جنگ کیلیے طیار نہیں ھے پس اس نے چاھا که اتنے عرصے تک یورپ کي جنگ کو ملتوي رکھے جب تک وہ اپنی خونین ھستی کو پھر ترو تازہ کرلے اسی غرض سے اسنے یورپ کے ایک مشہور صحافي مسٹر ولیم اسٹیڈ (ایڈیٹر ریویو اف ریویوز) کو بلا یا ' اور ھیگ کانفرنس صلح کي بنیاد ڈلوائی - آج ایک طرف تو ریویو اف ریویوز میں ھیگ کے " بیت الصلح " کي شاندار عمارت کا نقشه شائع ھوتا ھے ' دوسری طرف دنیا کی سب سے بڑي خونریزي بھی شروع ھوگئي ھے !

(حروب مشہورہ و عظمیه)

دنیا کي مشہور لڑائیوں میں چند لڑائیوں نے خاص طور پر شہرت عام حاصل کی ھے ' اونکی مختصر تاریخ دلچسپی سے خالی نه ھوگی -

(الحروب الاھلیه)

اس نام سے ھمارا مقصود وہ لڑائیاں ھیں جنکو قرون وسطی میں بغض و انتقام کے جذبات نے یورپ کے دو خاندانوں کے درمیان قائم کیا - یه لڑائی کئی پشت تک قائم رھی ' اسکی وجه یه تھي که یورپ میں اب تک کوئي جامع و مانع قانون نه تھا جو ظلم و تعدي سے روکتا ' اور مجرمین سے قصاص لیتا -

فیوڈل سسٹم (۲) بھی ضعف کي حالت میں تھا ' اسلیے وہ بھي اسکے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا - نتیجه یه ھوا که چودھویں صدي عیسوي تک فرانس اور جرمنی کي زمین خون کی رنگین چادروں سے چھپی رھی -

شارلمین نے اپنے عہد سلطنت میں حروب اھلیه کیلیے ایک قانون بنایا لیکن اوسکي کوشش ناکامیاب ھوئی - اسلیے چرچ کو ایک نظام اتحاد قائم کرنا پڑا جسکا ذکر اوپر گذرچکا ھے ' پھر لوئیس نے ایک ضابطه قانون مرتب کیا - جسکے رو سے ۴۰ دن تک کوئی شخص قاتل سے قصاص لینے کی جرأت نہیں کرسکتا تھا -

(حرب سي ساله)

یه جنگ کا وہ عظیم الشان سلسله ھے جو سنه ۱۶۱۸ع میں جرمني کے امراء اصلاح اور امراء کیتھولک کے درمیان قائم ھوا ' اور سنه ۱۶۴۸ تک جاري رھا - اس جنگ کا اصلی سبب یه تھا که فرڈیننڈ ثاني نے اون تمام قوانین کو منسوخ کردیا تھا جو بوھیمیا کي مذھبی آزادي کي تحدید و تقیید کرتے تھے - فریڈریک خامس جو پروٹسٹنٹ مذھب کا بہت بڑا حامی تھا ' سب سے پہلے اسکی مخالفت کیلیے کھڑا ھوا ' اور سنه ۱۶۱۹ سے سنه ۱۶۲۳ تک جنگ جاري رکھی - بالاخر پروٹسٹنٹ لوگوں نے شکست کھائی اور فریڈریک کی قوت کا خاتمه ھوگیا - پھر کرسٹیان رابع شاہ ڈنمارک نے جرمني کے معاملات میں مداخلت کی اور دوسرا سلسله جنگ شروع ھوا جو سنه

(۲) فیوڈل سسٹم یعنے بجاے ایک مرکزي حکومت کے ملک کا متعدد امراء متحدہ میں منقسم ھونا -

آس نے کہا کہ روح در حقیقت ایک " حساس هوا " Anima sensitira ہے جو تمام جسم میں نافذ ہوکے ہر عضو اور ہر نسیج tissue پر قابض ہو جاتي ہے - اسکے ان خیالات کو هوائیت (Anemism) ' اور ان خیالات کے قائل کو (Animiot) هوائي کہتے ہیں -

اس مسئلہ کے متعلق موجودہ ارباب فکر اس سوال پر پہنچے ہیں کہ " کیا احساس کے لیے صرف دماغي عمل کي همراهي کي ضرورت ہے یا اسکے ساتھہ زیر بن مرکزوں اور پبی نی اِل گلینڈ کي معیت بھي ہوني چاهیے ؟ " اس سوال کا جواب اس مسئلہ کا حقیقی حل ہے -

اسوقت علماء حیات میں ایک شخص بھي نہیں ملیگا جو یہ کہتا ہو کہ احساس میں بیداري پبی ی اِل گوارڈ کی کارگزاري سے پیدا ہوني ہے' کیونکہ نظام عصبی کے متعلق جو تجارب ہوے ہیں وہ اس نتیجہ کے منافی ہیں -

رہا ذہن اور ہیجان جذبات کیلیے کسی مقام کي تعین کا مسئلہ' تو اسکی حالت یہ ہے کہ احساس کے مادي تعلقات کے متعلق علمی (سائنٹفک) طور پر جو کچھہ تحقیق ہو چکا ہے' اس سے علماء قیافہ (Phan josephgall) نہ آگے بڑھے ہیں اور نہ پیچھے ہٹے ہیں -

لیکن اس سے یہ نتیجہ نہ نکالنا چاهیے کہ جان جوزف گال (Jhon joseph gall) المتوفی سنہ ۱۸۲۸ ع (جسکے متعلق مشہور ہے کہ وہ علم القیافہ کا بانی ہے) وہ بھی اس کا قائل تھا - کیونکہ نہ تو اس پر ایک بہتان ہے - وہ بیچارہ نہ تو اس نام کا واضع ہے اور نہ ان خیالات و عقائد کا بانی جنکا نام علم القیافہ رکھا گیا -

یہ صحیح ہے کہ گال پر اس خیال کا رنگ چڑھگیا تھا کہ بعض عقلی اوصاف کا مسکن دماغ ہے مگر کب ؟ جب اس کا سن آگیا تھا -

اس نے بعد طور پر یہ فرض دیا ہے کہ عقلمندانہ گفتگو اور یادداشت کے لیے خاص خاص مرکز ہیں -

بیشک گال نے جرمنی کی مختلف یونیورسٹیوں میں معداف دماغی وظائف پر تقریریں کیں لیکن جس حیثیت سے آج ہم علم القیافہ کو جانتے ہیں' یہ بات اسمیں گال کے ایک رفیق (Spurtjheim) نے پیدا کی جو کمتر ایک عالم اور زیادہ سے زیادہ ایک ہر دلعزیز خطیب تھا -

علم القیافہ کے عقائد یا اسکی ہرزہ سرائیاں اسقدر مشہور اور انکی تغلیط اتنے بار ہوچکي ہے کہ اب ہم انکے دام تزویر میں تو نہیں آسکتے - البتہ یہ ممکن ہے کہ ہم میں سے بہت سے لوگ ایسے ہوں جنکو اس جوش و خروش کا علم نہ ہو جو علم القیافہ نے گذشتہ صدي کے ابتدائي سالوں میں پیدا کیا تھا -

ایڈنبرا میں علم القیافہ کی جو سوسائٹی قائم ہوئی تھي' اسمیں ۱۲۰ ممبر تھے - لندن کي سوسائٹی میں ۳۰۰ ممبر تھے - اور گلاسکو کے " اندرسن کالج " میں اسکی ایک کرسي (چیر) قائم کی گئی تھی -

اب یہ سوال نہیں ہے کہ روح کہاں رہتی ہے ؟ سوال صرف یہ ہے کہ دماغی نسیج کا کون سا تغیر ایسا ہے جسکي وجہ سے عقلی عمل کے لیے جسمانی عمل کا رفیق پیدا ہوتا ہے - یعنی جب قواء عقل کام کرتے ہیں تو انکے ساتھہ قواء جسمانی بھی کام کرنے لگتے ہیں - رہا یہ کہ ان دونوں عملوں میں نہایت شدید ارتباط و وابستگی ہے' تو یہ ایک ایسا امر ہے جسمیں کسیکو شک نہیں -

ابھی تھوڑے عرصہ قبل تک علماء قیافہ اس پر قائم تھے کہ وہ احساس کے حالات کو ان عصبی خلایا (Neave-cell) کے حالات پر محمول کردیا کرتے تھے جو ایک گورے رنگ کے مادہ میں ہوتے ہیں - یہ مادہ ایک غلاف میں لپٹا ہوا ان نصف دائروں میں ہوتا ہے جو دماغ کے اندر ہوتے ہیں -

لیکن آکسفورڈ کے ڈاکٹر میک ڈوگل (Mcdaugal) - وظائف الاعضائی علم القیافہ کے ماہر ہیں - انہوں نے بعض ایسی شہادتیں پیش کی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ بعض ایسے نقطے ہیں جہاں عصبی خلایا کے اعمال آکر مل جاتے ہیں اس طرح جیسے احساس کا مرکز یہی خلایا ہیں -

یہ مسئلہ تمامتر خصوصیین (اکسپرٹس) کی دلچسپي کا ہے اور وہی اسکو حل بھی کرسکتے ہیں -

لیکن اگر یہ مسئلہ حل ہو جائے' جب بھی یہ واقعہ بدستور باقی رہیگا کہ علم طبیعی (نیچرل سائنس) کوکسي ایسے نفس کا علم نہیں جو مادہ سے علحدہ ہو' بلکہ جو کچھہ اسکے علم و تجربہ میں آیا ہے وہ یہ ہے کہ ایک خاص قسم کا مادہ ہے جس کا تعلق اس سے کی بقاء و ترقی سے ہے' جسکو ہم نفس کہتے ہیں -

ظهـــر الفساد في البـر و البحر بما كسبت ايدی الناس !

ملكـــه بحـــر

کوئن اف سی

آپ نے بارہا سنا ہوگا کہ انگریزی سلطنت کو سمندر کی ملکہ (کوئن آف سی) کہتے ہیں - مگر شاید نہ یہ معلوم ہوگا کہ اس بحري بادشاهي کے لیے وہ کتنے عظیم الشان مصارف برداشت کرچکی ہے' اور اسوقت کررهي ہے ؟

انگلستان نے سنہ ۱۸۹۳ ع سے لیکر اسوقت تک یعني ۲۱ سال میں ۷۰ کرور پونڈ جہازوں اور کشتیوں وغیرہ کي ساخت اور مرمت میں صرف کیے ہیں' اور اسوقت اسکے صیغہ بحریہ کے ملازمین کي تنخواهوں کا روزانہ اوسط ۲۹ هزار پونڈ ہے - یعنے انگلستان هرروز اپنے بحري صیغہ کے ملازموں کو ۴ - لاکھہ - ۳۵ هزار روپیہ صرف تنخواہ میں دیتا ہے !

اتني بڑي بڑي رقمیں سنکے آپ کو حیرت ضرور ہوئي ہوگی' مگر جب آپ انگریزي جہازوں اور کشتیوں کی تفصیل پڑھینگے تو آپ کو یہ خود معلوم ہوجائیگا کہ یہ رقمیں کچھہ بھی زیادہ نہیں -

حال میں " بیڑے کے جہازوں کی فہرست " کے عنوان سے انگلستان کے شاهی بیڑے کے جہازوں کی ایک فہرست شائع ہوئی ہے - یہ یاد رکھنا چاهیے کہ تارپیڈو کشتیاں' زیر آب کشتیاں' توپ بردار کشتیاں (آگن بوٹ) چھوٹے جہاز جنکو انگریزي میں " ویسل " کہتے ہیں' اور بحري سفر کی وہ تمام سواریاں جنکو انگریزي میں " شپ " نہیں کہتے' اس فہرست میں شامل نہیں ہیں -

ان کشتیوں اور چھوٹے جہازوں کے علاوہ وہ جہاز بھي اس تفصیل میں شامل نہیں ہیں جو ہنوز غیر مکمل ہیں -

اسقدر وسیع حذف و اخراج کے بعد بھي فہرست میں ۴۱۱ جنگي جہاز دکھائے گئے ہیں - ان جہازوں میں بیٹل شپ' کروزر ڈیپوشپ اور ڈسٹرایر (تباہ کن) وغیرہ وغیرہ مختلف قسم کے جہاز شامل ہیں -
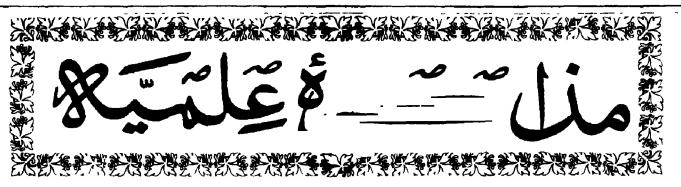
روح اور اُسکا مسکن

اور حکماء مادیین کے احکام و آرا

(سلسلے کیلیے ملاحظ هو الهلال نمبر (۵) جلد (۵)

Touraine تورین کے اس جلیل القدر فلسفی نے روح کے قیام کے لیے پی نی اِل گلینڈ کو تجویز کیا - مقامي مسکن کے اس انتخاب کي تائید میں دلائل توکیا البته انکی ایک نمایش ضرور تھی - اس کے موجودہ خیال کے مطابق روح ایک ایسي شے تھی جو نه تو تقسیم هوسکتی تھی اور نه جگه میں پھیل سکتی تھی - اس لحاظ سے اسکے رهنے کے لیے جسم کا کوئي حصه ساده اور تنها پی نی اِل گلینڈ کے برابر موزوں نه تھا - ڈیکارٹ کہتا تھا که یہاں روح ایک حاکم یا نگران کي طرح رهتی هے ' تمام حواس اسے اطلاع دیتے رهتے هیں ' اور وه ان اطلاعات کے مناسب هر طرف احکام جاری کرتی هے - مگر دیکارٹ کے خیالات کا ایک پہلو بالکل تاریک تھا - کیونکه انکے متبعین کو ادنی درجه کے حیوانات میں نفس ناطقه کے وجود سے انکار تھا ' اور اس بنا پر انکي یه تعلیم تھی که وحشی مخلوقات کے اعضاء کي حرکت نا دانسته اور بلا اراده هوتی هے - اس فلسفیانه حماقت کا عملی نتیجه یه نکلا که بعض ڈیکارٹیوں نے ادنی درجه کے حیوانات پر صریح ظلم کیے -

ڈیکارٹ کي بڑي بدقسمتی سے جب اس خورد بین کے ذریعه اس عضو کا امتحان کیا گیا ' تو معلوم هوا که اسمیں کچھه لاغر خلیے (Cells) ' کوئلا ' چونا ' اور بعض اور ارضی ماده کے تلورات (Crgstolo) هوتے هیں - غرض روح کے لیے یه ایک نہایت هی ناموزوں قیامگاه تھا کیونکه انجیل میں " تو خاک هے اور خاک میں ملجائیگا " روح کے متعلق کہا گیا هے -

اسکے بعد اب همیں اس موضوع پر ایک جلیل القدر انگریز اور اپنے آغاز عمر میں هاروے کے شاگرد طامس ولس ایم - ڈي کے خیالات پر توجه کرنا چاهیے - ولس نے اگرچه اعصاب پر بہت کچھه لکھا هے مگر عام قارئین کو دیکارٹ کی طرح اسکے خیالات بہت کم معلوم هونگے - دیکارٹ کے خیال کے بموجب تو روح حتی الامکان قریباً ایک نا قابل تقسیم نقطه هے جو ایک ایسے عضو میں رهتا هے جو بالکل بسیط و وحید هے - مگر ولس کے نزدیک " دو روحیں هیں جنمیں سے ایک خون میں وسیع پیمانے پر پھیلي هوئی هے اور دوسري نظام عصبی میں رهتي هے - ولس کا دعوي تھا که روح خون میں اسطرح رهتی هے جیسے آگ میں شعله ' اور نظام عصبی میں اسطرح جیسے آگ میں روشني - دماغ سے روح کا جس طرح کا تعلق هے اسکی تشریح ولس نے یه کي هے :

" خون کا سب سے زیاده هلکا اور روح آمیز حصه شرایین کے ذریعه دماغ کي طرف چڑھتا هے ' یہاں پہنچکے اسکي تقطیر هوتي هے اور حیواني روحیں نکلتی هیں - یه روحیں دماغ کے اگلے اور پچھلے حصوں پر چڑھتی هیں اور وهاں سے تمام اعصاب میں اتر جاتی هیں "

" اختیاري احساسات و حرکات کے لیے وهی روحیں هیں جو دماغ کے اگلے حصه میں رهتی هیں ' اور پچھلے حصه میں جو روحیں رهتی هیں وه غیر اختیاري حرکات کے لیے هیں "

موجوده تجارب کی روشنی میں یه آخري خیال دلچسپ ثابت هوا هے -

اگرچه جسطرح بیان کیا گیا هے ' هم حرف بحرف اسیطرح تسلیم نہیں کرسکتے ' تا هم یه خیال اس حقیقت کو ظاهر کرتا هے جو اب ایک امر واقعه هے ' یعنی یه که دماغ کے پچھلے حصے کي تمام کارروائیاں شعور (Cons ciousness) کے دائرہ سے باهر هوتي هیں -

یقیناً ولس کو یه خیال جھلملاتا هوا نظر آیا تھا که احساسات اور انکی یادگاریں ' دماغ کے مایه خمیر کے تغیرات هیں - چنانچه اس نے ان صورتوں کا تذکره اسي انداز میں کیا هے -

ولس کي ایک کتاب جس کا نام "حیوانات کي روح کے متعلق" هے اسم با مسمی هے -

اس کتاب میں ولس نے روح کو دماغ کے نصف دائروں میں رهنے کی اجازت دي هے -

لیکن بہر حال وه یہاں بھي ان لوگوں کی بدولت چین سے رهنے نه پائی ' جنکو یقین هے که اسکے رهنے کے لیے کوئی محدود جگه جسمانی ڈھانچے کے اندر چاهیے - چنانچه وه همیشه اس خیال کی مخالفت کرتے رهے -

جب هم علم (سائنس) کے درخشاں نو جوان ' ڈین نیکولس ستینسن (المتوفي سنه ۱۶۸۶ع) کے پاس آتے هیں تو هم اس اولین کوشش کے پاس آتے هیں جو موجوده راے کے اظہار کے لیے کی گئی هے - یعنی یه که " وظائف " کي جگه دماغ کے اندر هے - یه ایک حقیقت هے جسے علم القیافه والے نقل کرتے هیں اور علم وظائف الاعضاء والے مانتے هیں -

اسٹینسن نے جہاں عصبی ماده کے سفید مغز میں ریشوں کے وجود پر بحث کی هے ' وهاں اس خیال کو اس طرح ادا کیا هے :

" اگر در حقیقت سفید ماده بالکل ریشه دار هے تو همکو یقیناً یه تسلیم کرلینا چاهیے که ان ریشوں کی ترتیب کسي خاص ایسي وضع پر رکھی گئی هے جس کے ساتھه یقیناً حرکات کا اختلاف وابسته هے -

لیکن اس تجربه کے ساتھه اتنے مشکلات هیں که نه معلوم کسي خاص طرح کي تیاري کے بعد هم اس طریق امتحان کو عمل میں آتے کبھی دیکھه بھی سکینگے یا نہیں ؟ " -

" هم تو اس خاص طریقه کي تیاري کے لیے دو سو برس تک انتظار کرنا پڑا "

یه خیال علماء کے دل میں عرصه سے جاگزیں تھا که ایک روح تو مرکزي هے ' اور دوسري اعصاب ' حواس ' اور متحرک اعصاب میں کارفرما هے - چنانچه (Prineipia) نامی مشهور و مستند کتاب کي آخر میں سر اسحاق نیوٹن جیسے دماغي قوتوں کے دیوتے بھي فرض کیا هے -

لیکن مشهور جرمن مفکر جارج ارنسٹ (Georg Ernst) المتوفي سنه ۱۶۶۰ع جو احتراق (Phlogiston) کے خیال کا باني هے ' اس نے پھر یه خیال ظاهر کیا که روح تمام جسم میں ساري و نافذ هے -
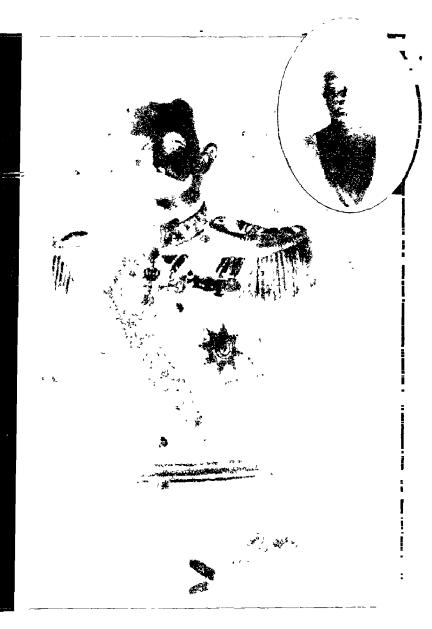
سابق آرک ڈیوک : فرڈیننڈ ولی عہد آسٹریا جو سراجیو میں قتل کیا گیا اور موجودہ جنگ اسکی یادگار ہوگی - مع اسکی مقتول بیوی کے

سنه ۱۹۰۹ ع سے مابین بنوائے گئے ہیں - ان پر ۲۹۱۸۵۵۸۴ پونڈ لاگت آئی ہے -

(جہازوں کے اولین مصارف)

ذیل میں ہم جہازوں کے اولین مصارف درج کرتے ہیں - یہ اعداد ان اعداد سے ماخوذ ہیں جو سرکاری طور پر شائع کیے گیے ہیں -

نمبر	جہاز کی قسم	مصارف بحساب پونڈ
(۱)	ڈریڈ ناٹ بیٹیل شپ	۳۶۳۳۹۰۲۴
(۲)	ڈریڈناٹ کروزر	۱۳۰۸۱۴۰۵
(۳)	بڑے ڈریڈناٹ بیٹل شپ	۲۴۱۵۳۲۷
(۴)	درعہ پوش کروزر	۲۹۱۸۵۵۸۴
میزان		۱۲۰۷۰۹۲۸۹

یہ مبلغ خطیر اس عظیم الشان رقم کا درحقیقت ایک حصہ ہے جو بیڑے کے کل ۶۱۵ جہازوں پر صرف کی گئی ہے -

اسوقت ۹۰ محفوظ (پروٹیکٹیڈ) کروزر کام میں لگے ہوے ہیں جنکی لاگت ۱۸ ملین ہے - انکے علاوہ ۲۱۱ ڈسٹرائر (تباہ کن) ہیں، جنکے مصارف ساڑھے ۱۵ ملین ہیں - ۶۸ زیر آب کشتیاں جن پر ۴ ملین صرف ہوے ہیں - ۱۰۳ تار پیڈو کشتیاں ہیں جن پر ۳ ملین سے زائد لاگت آئی ہے -

جیسا کہ ہم لکھہ آئے ہیں، اس فہرست میں چھوٹے جہاز (ویسل) شامل نہیں ہیں - ان جہازوں کی لاگت کا تخمینہ اگر نہایت اعتدال کے ساتھہ کیا جائے، جب بھی ۱۰ ملین سے کم نہ ہوگا - جہاز سازی کے مصارف اسقدر بڑھتے جاتے ہیں کہ اگر سب سے پرانے چھوٹے جہاز اور سب سے زیادہ نئے چھوٹے جہازوں کی قیمت کا موازنہ کیا جاے تو دو چند کا فرق نظر آئیگا - بالفاظ دیگر ایک قدیم ترین چھوٹے جہاز کی طیاری میں جو لاگت آتی تھی، آج اسی قسم کے ایک چھوٹے جہاز کے بنانے میں اس سے دوگونہ روپیہ لگتا ہے - بلکہ اب توایک چھوٹے جہاز کی صرف توپوں اور ان توپوں کی بعض اور ضروری لوازم کے لیے نصف ملین اسٹرلنگ چاہیے !

پھر ہر چھوٹا جہاز ۴ ہزار سے لیکے ۸ ہزار ٹن کی آہنی درع میں ملبوس ہوتا ہے جو نہایت بیش بہا ہوتی ہے - اس کی قیمت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ اگر ایک شخص کی ہفتہ وار آمدنی دوگنی ہوجاے تو اسکی بارہ مہینہ کی آمدنی اس درع کے ایک ٹن کی قیمت ہوگی -

کچھہ ویسل ہی کی قید نہیں، بیٹل شپ کی بھی یہ حالت ہے نہ اسکی صرف مشنیری کی قیمت ایک ربع ملین اسٹرلنگ ہوتی ہے، اور اگر انہیں " لوائن " اور " کوئن میری " کی وضع کے جہاز ہوے تو پھر یہ رقم دو چند ہوجاتی ہے -

جب ایک بڑی توپ سر ہوتی ہے، تو گویا ۳ - سو پونڈ دھواں بنکے اڑجاتا ہے - اس قسم کی توپیں صرف اس ایک بیڑے میں ۳۷۲ ہیں جو امیر البحر کیلگن کے زیر قیادت ہے - تار پیڈو کشتیوں کے مصارف اس سے دس گونہ زیادہ ہیں، مگر ان میں خوبی یہ ہے کہ انکے سر ہونے کے بعد انہیں پھر کام میں لایا جاسکتا ہے -

ہر جہاز میں تیل ضرور رہتا ہے - اگرچہ عام طور پر کوئلا ہی جلتا ہے، لیکن زیرآب کشتیوں کے علاوہ ۱۲۷ تار پیڈو کشتیاں ہیں، جنمیں صرف تیل جلتا ہے -

ان سب کشتیوں میں ۱۵ سے ۲۰ ٹن تیل آتا ہے اور ایک ٹن تیل کی قیمت ۵ پونڈ ہوجاتی ہے - اب غور کیجیے کہ

بیٹلنگ شپ : آئرن ڈیوک

انگلستان کا سب سے بڑا آہن پوش، جو امیر البحر کا جہاز ہے -
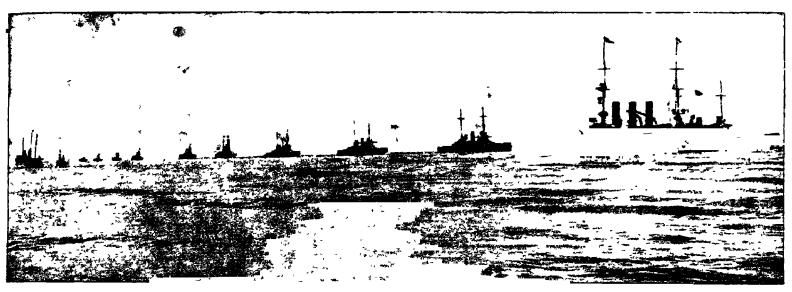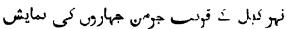
جرمني كے بحري قوىٰ كا ايک منظر عمومي

نہر کیل کے قریب جرمن جہازوں کی نمایش

قیصر جرمنی

انگلستان

آج سے دو ہفتہ قبل ان ۴۱۱ جہازوں میں ۱۸ جہازوں کے علاوہ اور تمام جہاز بہمہ وجوہ تیار تھے -

جہازوں کے علاوہ انگلستان کے پاس چھوٹے جہاز (ولیل) بھی ہیں' جنکی مدد سے وہ اپنے گھر اور باہر کے بحري مقامات میں اپنا قومی اقتدار قائم رکھتا ہے -

آغاز جنگ سے قبل اسکی ۱۰۳ تار پیڈو کشتیاں ' اور ۴۶۸ زیر آب کشتیاں' آبہائے انگریزی ' بحر ابیض (میڈیٹرینین) اور مشرق اقصي میں موجود رہتی تھیں ' اور ۱۴ سلوپ (ایک قسم کا چھوٹا جہاز) اور لمبی توپ بردار کشتیاں دنیا کے دریاؤں میں پھیلی ہوئی ہیں ' جہاں بڑے جہاز نہیں جا سکتے - ۱۰ هلکي توپ بردار کشتیاں ان دریاؤں کو پٹرول کرتی رہتي ہیں ' جو اندرون چین میں بہتے ہیں -

انکے علاوہ اسقدر اور جہاز ہونگے جو دنیا کے دریاؤں اور سمندروں میں پیمایش' عام تحقیقات ' اور نقشہ کشی کی غرض سے ہمیشہ سیر و سفر کرتے رہتے ہیں -

اسکے ساتھ ان ۱۵ تارپیڈو والی توپ بردار کشتیوں کا بھی اضافہ کدیجیے جو آبہائے انگریزي میں چھوٹے چھوٹے فرائض انجام دیتی رہتی ہیں - اور نیز ان دو مرمت کرنے والے جہازوں کو بھی شامل کر لیجیے جو ہمیشہ انگریزي بیڑے کے ہمراہ رہتے ہیں -

بیڑے کی اصلی جنگ آرا صف میں ڈریڈناٹ کی وضع کے بیس بٹیل شپ ہیں - یہ تمام جہاز ۷ سال میں یعنی سنہ ۱۹۰۶ سے لیکر سنہ ۱۹۱۲ تک میں بنے ہیں - انکے ابتدائي مصارف ۲۴' ۳۹۰' ۶۳' ۳ پونڈ ہیں -

آسٹریا

روس

ان کے ڈریڈناٹوں کے ساتھ بیٹل کروزر بھی بنوائے گئے تھے جنمیں سے ۷ تو اسوقت بہمہ وجوہ تیار ہیں اور ایک جسکا نام " انونسبل " ہے ہنوز زیر تعمیر ہے - ان کروزروں پر ۱'۳۰'۸۱'۴۰'۵ پونڈ صرف ہوے ہیں - انکے علاوہ کروزروں کی ایک اور تعداد بھی ہے جو بالکل تیار ہے - اور ۱۷ اور زیر تعمیر ہیں - جو کروزر اسوقت کام دے رہے ہیں انکے مصارف کا اوسط ۱۹ لاکھ پونڈ ہے - جو بالفعل زیر تعمیر ہیں ' انکی لاگت فی جہاز ۲ ملین سے ساڑھے بائیس ملین تک ہوگي (ایک ملین دس لاکھ کا ہوتا ہے) -

جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے " بڑے ڈریڈناٹ " کی قسم کے جہاز اب متروک الاستعمال ہوگئے ہیں ' با این همه کوئی سلطنت بھی اس قسم کے جہازوں سے اپنے بیڑے کو خالی کرنے میں گوے سبقت لیجانا نہیں چاهتي - انگلستان نے سنہ ۱۸۹۴ ع سے لیکر سنہ ۱۹۰۶ ع تک ۳۷ " بڑے ڈریڈناٹ " بنوائے تھے' جو اسوقت بہمہ وجوہ تیار ہیں -

بلجیم

فرانس

ان پر ۴۲۱۰۳۲۷۶ پونڈ صرف ہوے ہیں - یہ بڑے ڈریڈناٹ جتنے بڑے ہیں ' اتنے ہی بڑے ذرعہ پوش کروزر سنہ ۱۸۹۹ ع اور
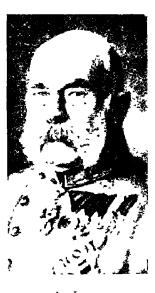
کیا گیا تھا - اسوقت انگریزی بیڑے کی بقاء و توسیع کے لیے ۷۰۰ ۱۸۰ ۹۹ ۲ پونڈ کی رقم منظور ہوئی تھی - ابتدائی گیارہ سالوں میں یعنی سنہ ۴ - ۱۸۹۳ سے لیکے ۴ - ۱۹۰۳ تک ۹۰۰ ۲۲۰ ۱۷۰ پونڈ بیڑے پر صرف کیے گئے ' اور سالانہ تخمینہ جو پہلے سال میں ۱۴۲۴۰۱۰۰ پونڈ تھا ' بڑھکر آخری سال میں ۳۴۴۵۷۵۰۰ پونڈ ہوگیا -

سنہ ۴ - ۵ - ۱۹ع اور سنہ ۱۵ - ۱۹۱۴ع تک بیڑے کے لیے ۱۰۰ ۴۲۸۹۶۰ پونڈ وقف کیے گئے ہیں ' سالانہ قسط جو سنہ ۵ - ۱۹۰۴ع میں ۳۶۸۸۹۵۰۰ پونڈ تھی ' اس سال ۵۱۵۵۰۰۰۰ پونڈ ہے -

غرض ۲۲ سال میں انگریزی بیڑے کے مصارف ۲۶۰ فیصدی بڑھگئے ہیں ' اور اگر یہ جنگ نہ ہوتی جب بھی آئندہ ان عظیم و مہیب مصارف میں ذرا بھی تخفیف کی امید نہ تھی -

اس روز افزوں ترقی مصارف کی وجہ یہ نہیں کہ فرداً فرداً جہازوں کے مصارف بڑھگئے ہیں ' بلکہ اسکا راز اس واقعہ میں مضمر ہے کہ انگلستان اپنے بیڑے کو ہر وقت مستعد اور تیار دیکھنا چاہتا ہے - چنانچہ اعلان جنگ کے پہلے ہی یہ طے ہوچکا تھا کہ ۱۸ مہینہ کے اندر بحر ابیض کے چاروں کروزر واپس بلا لیے جائینگے ' اور انکی جگہ ۸ ڈیڈنا ٹوں کا ایک بیڑا وہاں متعین کیا جائیگا - ان میں سے ہر ایک کے بھیجنے و تیار رکھنے کے لیے سالانہ ۱۵۰۰۰۰ سالانہ پونڈ صرف ہوتے -

مختصراً یہ کہ دول یورپ میں سے صرف ایک انگلستان نے اپنے بیڑے پر ۷ سو ملین پونڈ صرف کیے ہیں جو موجودہ یورپ کے جنون سیاسی و حربی کی ایک درد انگیز مثال ہے -

(کل اور آج کی تار برقیوں کے متعلق)

جرمنی برسلز تک آگیا ہے اور بلجیم انٹورپ میں چلا گیا ہے -

عرفت ربی بفسخ العزائم !

عید کی وجہ سے ہم کبھی بھی تعطیل نہیں کرتے لیکن چونکہ عملہ دو دن کی چھٹی لیے بغیر نہیں رہتا ' اسلیے اکثر ایسا ہوا کہ دو نمبر ایک ساتھہ نکال دیے گئے -

(۲) اس مرتبہ ہم نے ارادہ کیا کہ ۲۶ - رمضان اور ۴ - شوال کا ڈبل نمبر عید سے پہلے ڈاک میں ڈالدیں اور عید کے متعلق اسمیں بکثرت مضامین و تصاویر ہوں - جنگ کی وجہ سے اگر کوئی اہم واقعہ پیش آگیا تو ۴ - شوال کا روزانہ ضمیمہ خریداروں کی خدمت میں بھیجدینگے - عید نمبر کا مدت سے ارادہ کر رہے تھے -

(۳) لیکن بغیر کسی سبب اور شکایت کے ' محض ایک خاص شخص کی شرارت کیوجہ سے تمام کمپوزیٹروں نے اسٹرائک کردی اور کام چھوڑدیا - کئی بار ایسا ہوچکا ہے لیکن جو شکایتیں صحیح تھیں انکو دور کیا گیا - افسوس کہ اس مرتبہ محض داخلی و بیرونی وسوسہ اندازیوں سے ایسا کیا گیا ہے -

(۴) تمام ضروری اور اہم مضامین لکھے پڑے ہیں مگر کمپوز نہوسکے - علی الخصوص جنگ اور عید کے مضامین و تصاویر جنکی تعداد دس گیارہ سے کسی طرح کم نہوگی اور جو نہایت ہی اہم اور ضروری تھے - سب سے زیادہ یہ کہ ہفتۂ جنگ بھی کمپوز نہوا جو جنگ کی وجہ سے اخبار کا بہت ہی ضروری حصہ ہوگیا ہے -

(۵) احباب یقین کریں کہ پرچہ کی بد نظمی کا انہیں جسقدر احساس ہوتا ہے ' وہ اس داغ اور زخم کے مقابلے میں کچھہ بھی نہیں ہے جو اسکے پہلے میرے دل پر لگتا ہے - انکو صرف اسی بات کا افسوس ہوگا کہ بعض معلومات حاصل نہ ہوئیں ' لیکن میرا ماتم اسسے کہیں زیادہ ہے کہ ایک ضروری وقت پر نہایت ضروری خیالات قوم تک نہ پہنچاسکا اور اسطرح اپنی افضل ترین عبادت سے محروم رہا - یوں سمجھنا چاہیے کہ میری صبح کی نماز اس ہفتے قضا ہوگئی !
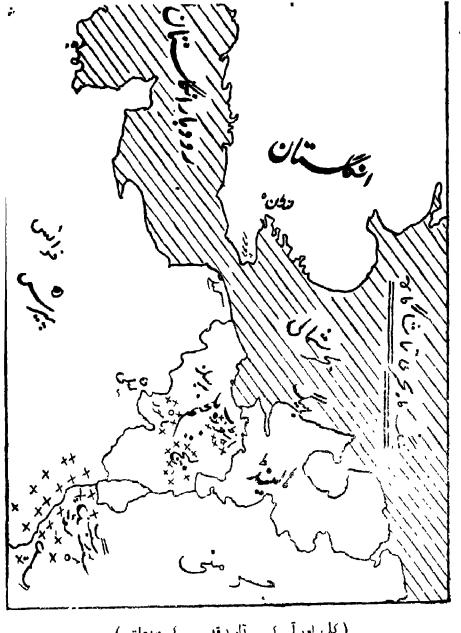
انتہائی کوشش جو کی جاسکتی تھی کی گئی - مجبوراً بغیر شذرات ' ہفتۂ جنگ ' مضامین عید ' و مباحث و تصاویر متعلق جنگ کے ' جتنے فارم چھپ گئے ہیں ' صرف وہی شائع کردیے جاتے ہیں -

(۶) لیکن انشاء اللہ دو چار دن کے اندر ہی اندر اس مشکل کا خاتمہ ہے - پورا انتظام ہوگیا ہے اور آئندہ ہفتہ کی اشاعت دیکھکر امید ہے کہ اس نقصان کو بھلا دیا جاے -

(آخری خبر اس وقت کی یہ ہے کہ حکومت بلجیم جرمنی کی فوج کی کثرت کا بالآخر مقابلہ نہ کرسکی اور ظاہر کیا گیا ہے کہ ہٹ گئی - برسلز دار الحکومت بلجیم پر جرمنی قابض ہوگئی ہے اور بلجیم انٹیورپ میں آگیا ہے جسے آپ نقشہ میں دیکھہ لیں - بلجیم نے ایک اعلان شائع کیا ہے جسمیں تسلیم کیا ہے کہ جرمنی فوج دریاے میوز کے دونوں حصوں پر قابض ہوگئی ہے - تاہم لکھا ہے کہ یہ کوئی افسوس کی بات نہیں - اسکے اندر جنگی مصلحت پوشیدہ ہے -

فرانس اور جرمنی کا میدان اب تک ویلز ' السیس ' اور لورین میں ہے اور جرمن شکستوں کی اطلاعیں دی جارہی ہیں -

روس اعلان کرتا ہے کہ مشرقی پروشیا (جرمنی) میں دور تک لڑائی ہورہی ہے اور وہ بیس میل تک بڑھہ آیا ہے -

خبروں کے احتساب نے یقین کے ذرائع مسدود کردیے ہیں اور در اصل میدان جنگ بالکل تاریکی میں ہے - اب تک اصلی معرکوں کا انتظار ہے اور مدت کے بعد آج کے اعتراف سے بہت کچھہ اصلیت منکشف ہوگئی ہے -

انگلستان کے قواء بحریہ

بندرگاه اسپیت هڈ کے قریب انگریزي جنگی جهازوں کا ایک عام منظر ۔

صرف تاربیڈو کشتیوں کے ایندھن کے مصارف آتے هیں -

اگرچه کوئلا اسقدر قدمت کا نهیں - تاهم اسمیں بهی کوئی بڑی کفایت نهیں هوتی - اسوقت ۲۷ جهاز بهمه وجوه تیار هیں - اگر وه سب کے سب ۸ گهنٹه کی پوري طاقت پر بهیجے جائیں تو ۴۳۲۰ ٹن کوئلا خرچ هوگا' جسکا بل ۳ هزار پونڈ کا هوگا - ان حالات کو دیکهتے هوے یه معلوم هوتا هے که اگر سنه ۱۴ - ۱۵ ع میں صیغه بحریه کا صرف کوئلے اور تیل کا بل ۳ ملین سے زاید هوا تها تو یه کوئی تعجب انگیز امر نهیں -

اگر ایک اسکوائڈرن ۸ ڈریڈ ناٹ جهازوں سے ترتیب دیاجاے' ۲۴ گهنٹه تک پوري سرعت کے ساتهه چلے' اور انکي تمام توپیں اور تارپیڈو کشتیاں سر هوں' تو اسمیں کوئي دو لاکهه پونڈ صرف هونگے - اسوقت جو بیڑه بهمه وجوه تیار هے' اسمیں صیغه بحریه کے تمام ملازم مع ۱۸ هزار محفوظ اشخاص کے مشغول هیں -

سنه ۴ - ۱۸۹۳ ع میں جب "میجیسٹک" جهاز کے درجه کے جهازوں میں اشخاص مامور کیے گئے تهے' تو اسوقت بیڑے کے اشخاص کی تعداد ۷۶۷۰۰ تهي - مگر اب اتنا فرق هوگیا هے که اس سال بیڑے میں ۱۵۱۰۰۰ - آدمي هیں - امیر البحر نے اگرچه انکی تعداد کو پوشیده رکها هے' تاهم اگر ان لوگوں کو علحده کرلیا جاے جو ڈیپو میں کسی کام پر هیں یا کم عمر یا ناتواں هیں' تو اس صورت میں بهی ان لوگونکی تعداد ۱۳۰۰۰۰ سے کم نه هوگی جو اسوقت پانی میں کام کررهے هیں -

صرف زرہ پوش جهازوں کے لیے ۷۳۰۰۰ آدمی هیں - کروزروں میں ۲۱۰۰۰' اشخاص هوتے هیں - اور تارپیڈو کشتیوں اور تباه کن جهازوں کے بکار آمد هوے کے لیے ۱۷۵۰۰ هاتهوں کی ضرورت هے - زیر آب کشتیوں میں سے هر ایک کے لیے دو پورے عملوں کی ضرورت هوتی هے - اس حساب سے ان میں ۲۰ هزار افسر اور آدمی لگے هوے هیں -

ان افسروں اور آدمیوں کي تعلیم و ترتیب میں کتنا صرف هوا هوگا؟ اس کا صحیح اندازه تو اسوقت بهت مشکل بلکه قریبا نا ممکن هے - البته ایک نوجوان کو معمولی ملاحی کی تعلیم میں ۳ سال لگتے هیں' یعنی اسے توپچی گري یا کسی اور کام میں کوئی خاص ملکه نهیں پیدا هوتا - اس ابتدائی تعلیم کی تنخواه ۲ شلنگ اور ۳ پنس هے - (ایک شلنگ باره آنه کا اور ایک پنس ایک آنه کا هوتا هے)

ایک شخص کو جهاز راں جماعت کا حقیقي رکن بنانے کیلیے پانچ سال کی مدت چاهیے' اور اگر جونیر لفٹنٹ بنانا هے تو دس سال سے کم میں ممکن نهیں -

" آئیرن ڈیوک " نامی جهاز جو امیر البحر کا نشان بردار جهاز هے' اسکے صرف افسروں کی روزانه تنخواه ۳۷ پونڈ ۱۹- شلنگ دس پنس هے - اس رقم کے ساتهه بهتے وغیره کی رقمیں ملکے پوري ۶۰ پونڈ روزانه هوجاتي هے -

صیغه بحریه کے موجوده مالی سال میں تنخواهوں کے لیے ۸۸۰۰۰۰۰ پونڈ منظور هوے هیں - جسکے معني یه هیں که روزانه تنخواهیں ۲۴۰۰۰ پونڈ کی هیں' لیکن موجوده حالت میں ۱۸ هزار محفوظ اشخاص کے اضافے سے ۱۰ - لاکھ ۵۰ هزار پونڈ کی رقم اور بهی بڑهگئی هے - اسلیے اب بیڑے کے اشخاص کی روزانه تنخواهیں ۲۹ هزار پونڈ شمار کرنی چاهئیے -

اسوقت بیڑے سے صدها پرانے جهاز اور کشتیاں نکالدي گئی هیں - انکي جگه نئے جهاز اور کشتیاں داخل کی گئی هیں - هزار ها افسر اور آدمي پنشن پر اپني خدمات سے کناره کش هوگئے هیں' اور انکی جگه نئے افسروں اور اشخاص نے لی هے - با ایں همه یه کهنا بیجا نهیں که اسوقت انگریزي بیڑا ۲۰- سال کے وسیع تجربه اور بے دریغ مصارف کا ماحصل اور قیمتی سے قیمتي نتیجه هے -

سنه ۴ - ۱۸۹۳ ع میں " میگنی فیسینٹ " اور " میجیسٹک " نامی دو بیٹل شپوں کا انتظام

فلیڈ مارشل : سر جان فرنچ - سپه سالار افواج بریهٔ برطانیه

المسئلۃ والمذاکرۃ

الاعتصـــاب فـــي الاســـلام

(از جناب مولوي شبير احمد صاحب عثمانی - از ديوبند)

الهـــلال مورخه ۲۹ - جولائی سنه ۱۹۱۴ع کے شعبه مراسلات میں ایک مضمون مولانا عبد السلام ندوي کا عنوان بالا کے متعلق شائع هوا ھے جو اگرچه ابهي تک تمام نهیں هوا ' لیکن جتنا حصه اوسکا چهپ چکا ھے' وہ بهي مذهبی جماعت کی نظرونکو اپنی طرف متوجه کرنے کیلیے کافی ھے -

یه بتلانے کی مجهکو ضرورت نهیں که مولانا عبد السلام ندوي کون بزرگ هیں ؟ کیونکه انهیں چند ایام میں یه عام طور پر معلوم هوچکا ھے که وہ دارالعلوم ندوۃ العلما کے درجه تکمیل کی سند حاصل کرچکے هیں' اور آجکل اپنے اوستاد مولوي شبلی نعماني کو سیرۃ کے لکهنے میں مدد دے رہے هیں' اور وهی بزرگ هیں جنکی طرف اوس خط کی نسبت کیگئی تهي' جسکی بنا پر ندوہ کي اسٹرائک کا محرک اول مولوي شبلی نعمانی کو بتلایا جاتا ھے ' اور جسکے اعتذار میں انهوں نے یه لکها تها که میں جسوقت یه خط لکهه رها تها تو سچ یه ھے که اوسوقت غلبۂ جوش کیوجه سے میرے حواس اور میرا دماغ میرے قابو میں نه تها - (او کما قال)

اگر غور کیا جاے تو بلاشبه اوس خط کیطرح یه تحریر بهی جو فاضل مضمون نگار نے اِسوقت الهـــلال میں شائع کرائی ھے اس اعتذار سے بے نیاز نظر نهیں آتی ' کیونکه جن روایات حدیث و سیر سے آپنے اسٹرائک کا شرعی جواز بلکه استحسان ثابت کرنا چاها ھے وہ نهایت هي مضحکه انگیز ھے - وہ دلائل یا تو آپکے مدعاء سے محض بے تعلق هیں' جنکو مسئله اسٹرائک یا اوسکی شرعی حیثیت سے کوئی لگاؤ نهیں ' اور یا اونسے جو نتیجه نکالا گیا ھے وہ بالکل اولٹا نکالا گیا ھے ' یعني جس اسٹرائک سے آپ روکتے هیں اوسکا تو اوس سے جواز نکلتا ھے اور جس کی اباحت کے آپ درپے هیں' اوسکی صاف حرمت منتشرح هو رهي ھے -

فاضل مضمون نگار کا اصلي منشاء یه ثابت کرنا ھے که طلباء دار العلوم ندوہ نے جو اسٹرائک ناظم وغیرہ کے مقابله میں کی وہ شرعاً بالکل حق بجانب ھے ' اور زمانه اسٹرائک میں اون طلبا کا کهانا بند کردینا یا اونکو بورڈنگ سے نکالدینا جائز نهیں - اسکے اثبات یا تائید یا تمهید میں آپنے مجموعي طور پر چار واقعات اسطرح ذکر کیے هیں که :

(الف) حضرت صدیق اکبر نے حضرت عائشه پر اتهام لگانیکے جرم میں مسطح کا نفقه بند کردیا ' اور قسم کهالي که اونکو کبهي کسي قسم کا فائدہ نه پهونچائینگے' لیکن خدا تعالے نے اونکو اخلاقی حیثیت سے روکدیا -

(ب) دنیا میں سب سے زیادہ سادہ تمدن دیهات کا هوتا ھے' لیکن عموماً تمام دیهاتوں میں کودات کرنیکا طریقه جاري ھے ' جسکے رو سے ایک شخص کا حقه پاني کهانا پینا بند کردیا جاتا ھے (گویا یه بهي ایک سادہ شکل کی اسٹرایک ھے)

(ج) ابتداے بعثت میں تمام قریش نے اس مضمون کا ایک عهدنامه لکهکر خانه کعبه میں لٹکایا تها که قریش میں کوئی شخص بنو هاشم و بنو عبد المطلب کو اپني لڑکی نديگا اونسے لین دین و خرید و فروخت نکریگا ' اونسے هم کلام نهوگا ' وغیرہ وغیرہ -

(د) اسلام میں جب کسي شخص نے قومي منافع پر شخصي فوائد کو ترجیح دي ' تو اوسکے خلاف صحابه اور خود آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے اس قسم کا طرز عمل اختیار فرمایا - غزوہ تبوک میں تن آساني کیوجه سے شریک نهونے پر آپ نے کعب ابن مالک ' مرارۃ بن الربیـــع ' اور هـــلال بن امیہ پر سخت ناراضی ظاهر کي اور تمام صحابه کو ایک مدۃ تک اونکے ساتهه سلام و کلام اور نشست و برخاست کی ممانعت رهی - آخر کار جب خدا کے یهاں سے ان تینونکي معافي کا پروانه آ گیا - تب یه اسٹرائک ٹوٹي - (صحیح بخاري)

* * *

اِن دلائل میں سے پهلی دلیل (یعنی حضرت صدیق اکبر کا واقعه) تو قطع نظر اس سے که قرآن مجید نے اوسکو جائز و پسندیدہ قرار دیا یا نهیں ' اسٹرائک کے اصطلاحی مفهوم سے جو متنازع فیه ھے کوئي تعلق نهیں رکهتا ' کیونکه آپ خود اقرار کرتے هیں که اس قسم کے تمدنی قطع تعلق پر اوسیوقت اسٹرایک کا اطلاق کیا جاسکتا ھے جبکه ایک گروہ کا گروہ دوسرے گروہ یا فرد کو اپني اعانت سے محروم کردیتا ھے' اور اسي بناپر جدید عربي زبان میں اسٹرائک کو اعتصاب سے تعبیر کرتے هیں' جسکے معني گروہ بندي کے هیں -

باقی دوسري دلیل (یعنی دیهاتیوں کے کودات کرنیکے طریق) سے بهی آپ خود اندازہ لگاسکتے هیں که شرعي جواز و عدم جواز پر کهانتک روشنی پڑ سکتي ھے' اور ایک مذهبی مسئله کے احتجاج میں دیهاتیوں کے اس طرز عمل کو پیش کرنا (اگرچه تمهیداً هی کیوں نهو) کس حد تک درست ھے - البته تیسري اور چوتهی دلیلیں (یعني قریش مکه کا عمل آنحضرت صلی الله علیه وسلم کے مقابله میں اور آنحضرت صلی الله علیه وسلم اور صحابه کا عمل کعب ابن مالک وغیرہ کے مقابله میں) ایک خاص حد تک اس قسم کے مباحث کیوقت ذکر کیے جانے کا مساغ رکهتے هیں - (لیکن میں معاف کیا جاؤں اگر آپ هی کے الفاظ میں یه کهوں که) صرف انهیں لوگوں کے نزدیک جو کتب حدیث و سیر سے (باموقعه) روایات فراهم کرنیکي اهلیت نهیں رکهتے - میرا قصد اس مضمون میں اپنی طرف سے کچهه زیادہ کهنے سننے کا نهیں ھے بلکه بجاے اسکے یهي بهتر سمجهتا هوں که فی الحال صرف آپ هي کے استنباط کیے هوے بعض نتائج کو دوبارہ ناظرین کے ملاحظه میں لاکر فی الجمله اونکي رکاکت پر متنبه کردوں -

آپ نے پهلا نتیجه یه نکالا ھے که :

" زبردست گروہ کو کمزور فرقه کے خلاف اسٹرائک کرنا سزاوار نهیں ' جیسا که قریش مکه نے کیا تها - اسلیے زمانه اسٹرائک میں طلبا کا کهانا بند کردینا یا اونکو بورڈنـگ سے نکالدینا جائز نهیں "

لیکن نتائج کے نمبر ۷ میں یوں فرماتے هیں که :

" اسٹرائک کیلیے مساوات لازمي نهیں ' کعب ابن مالک آنحضرت اور دیگر صحابه کے مساوي نه تهے ' جب قوي گروہ ضعیف کے مقابله میں اسٹرائک کرسکتا ھے تو ضعیف کو قوي کے مقابله میں اوسکا حق مرجح حاصل ھے "

پس اب آپ خود هي انصاف فرمائیں که ان دونوں نتائج میں سے ' جو آپ نے بیان کیے هیں پبلک کس کو صحیح سمجهے یا کس کو کس قاعدہ سے ترجیح دے - اگر اسٹرائک کیواسطے مساوات کو ضروري سمجها جاے ' اور زبردست کي اسٹرائک ضعیف کے مقابله میں سزاوار نهو ' تو آنحضرت صلی الله علیه و سلم اور تمام صحابه کے (معاذ الله) اس ناسزاوار فعل کي جو کعب

جنگ کے رعد و برق میں حسن وعشق کا ایک نغمۂ الم !
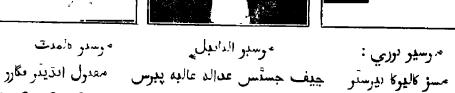
موسیو توري : مسز کالیو کا بیرسٹر — موسیو الدابیل : چیف جسٹس عدالۂ عالیہ پیرس — موسیو کالمٹ : مقتول اڈیٹر نگار — موسیو کالیو : وزیر مال فرانس

دنیا کے مختلف بے تعلق واقعات میں بعض اوقات عجیب عجیب سلسلے ربط و تعلیل کے پیدا ہوجاتے ہیں - فرانس کے ایک مشہور مقدمۂ قتل کی سرگذشت الہلال میں شائع ہوچکی ہے، جسمیں موسیو کالیو کی بیوی نے ایڈیٹر فگارو کو قتل کردیا تھا - اسکے بعد گذشتہ ہفتے کہ تار برقی تعجب کے ساتھہ پڑھی گئی کہ عدالت نے مسز کالیو کو بری کردیا - اب ایک اور واقعہ سنیے - موجودہ جنگ یورپ میں فرانس کی بری فوج کا سپہ سالار جنرل جوفر ہے، جسکے بری اقدامات پر تمام دنیا کی نظریں لگی ہوئی ہیں -

لیکن جنرل جوفر کے تقرر کا واقعہ بھی ایک دلچسپ سرگذشت ہے - فرانس میں سنه ۱۹۱۱ ع تک سپہ سالاري کا عہدہ نہ تھا - ایک جنگی مجلس تھی جو اس خدمت کو انجام دیتی تھی -

لیکن اسی زمانے میں پبلک نے مجلس وزارت پر سخت اعتراضات کیے کہ اس نے سپہ سالاري جیسے اہم عہدے کی جگہ بالکل خالی چھوڑدی ہے -

اس اعتراض میں ایڈیٹر فگارو نے سب سے زیادہ حصہ لیا تھا -

چنانچہ مجلس جنگی ٹوٹ گئی، نئی مجلس وزارت ترتیب دی گئی، اور جنرل جوفر سپہ سالار عام مقرر ہوا -

یہ تمام مراتب اسی موسیو کالیو کے ہاتھوں انجام پاے - اور اعتراف کیا گیا ہے کہ اگر جنرل جوفر کا تقرر اس وقت نہوگیا ہوتا، تو موجودہ جنگ کے متعدد جنگی اہتمامات ناقص رہجاتے -

خونریز حسن : مسز کالیــو

مسز کالیو کے رہا ہوجانے میں بھی موجودہ جنگ کو بہت دخل ہے - کہا جاتا ہے کہ ایسے نازک موقعہ پر اگر اس مقدمہ کو زیادہ سنگین بنایا جاتا تو ملک کے اندر مضر اور خلاف وقت داخلی انہماک کے پیدا ہوجانے کا خوف تھا -

ان تمام الگ الگ واقعات کو جمع کیا جاے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسز کالیو کا مقدمہ موجودہ جنگ کی داستان کا ایک باب تھا -

اگر مسز کالیــو چاہے تو موجودہ واقعات کو تمام دنیا سے بالکل الگ ہوکر دیکھہ سکتی ہے - اسے حق ہے کہ اس دنیا کی سب سے بڑی جنگ کو محض ایک حسن پرستانہ شورش سمجھے، جو اسلیے کی گئی تاکہ ایک حسین قاتل عدالت کی سزا سے بچالیا جاے -

مقتول ایڈیٹر فگارو اور اسکا بدنصیب خاندان

الاعتصـــاب فـــي الاســـلام

از مولانا عبـــد الســـلام نـــدوي

(۴)

(آداب المعلمين والمتعلمين)

اگرچه تصریحات سابقه سے ثابت هوگیا هے که قرآن مجید اور احادیث صحیحه میں اوستاد کا بالتصریح کوئي حق متعین نہیں کیا گیا ' یہاں تک که امام غزالي نے اوستاد و شاگرد کے آداب و حقوق کے متعلق جو بحث کي هے ' اوس میں کسي موقع پر احادیث سے استدلال نہیں کیا هے حالانکه وہ ضعیف بلکه موضوع حدیثوں سے بھي استدلال کرنے میں تامل نہیں کرتے - تاهم اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا که قرآن مجید کے اشارات و کنایات سے اوستاد کے ادب و احترام پر استدلال کیا جاسکتا هے - حضرت موسی علیه السلام نے چونکه حضرت خضر علیه السلام کي شاگردي کي اور وہ قصه قرآن مجید میں مذکور هے ' اسلیے علما نے اوسي قصه سے اوستاد کے ادب و احترام کے متعلق بھي چند احکام مستنبط کیے هیں جنکي تفصیل یه هے :

(۱) موسی علیه السلام نے اپنے آپ کو اونکا تابع تسلیم کرلیا ' کیونکه اونہوں نے کہا ہل اتبعک ؟ کیا میں آپ کا اتباع کروں ؟

(۲) اونکے اتباع کي بھي اجازت طلب کي ہل تاذن لی ان اجعل نفسی تبعا لک - کیا آپ مجھے اجازت دیتے هیں که میں اپنے آپ کو آپ کا تابع بناؤں ؟ یه انتہا درجه کی خاکساري هے -

(۳) اونہوں نے کہا " علی ان تعلمني " یعنی اس بنا پر اتباع کرنا هوں که آپ مجھے تعلیم دیجیے ' اور یه اپنے جہل کا اقرار اور اوستاد کے علم کا اعتراف هے -

(۴) اونہوں نے کہا " ممـــا علمـــت " یعني اون کے علم کا بعض حصه سیکھنا چاہا ' اور اس سے بھی تواضع کا اظہار هوتا هے - یعني اونہوں نے یه نہیں کہا که مجھے علم میں اپنے برابر بنا دیجیے ' بلکه اون کے اجزاء علوم میں سے بعض اجزاء کي درخواست کي جس طرح فقیر دولت مندوں سے کہتا هے که کچھه دیدیجیے -

(۵) اونہوں نے کہا : رشدا - یعني اون سے صرف ارشاد و هدایت کی درخواست کي ' اسلیے اوستاد مرشد و رهنما هوتا هے -

(۶) انہوں نے کہا " هل اتبعک علی ان تعلمني " کیا میں آپ کا اتباع اس شرط پر کرسکتا هوں که آپ مجھے تعلیم دیں ؟ اسلیے اونہوں نے پہلے اپنے آپ کو تابع تسلیم کرلیا هے پھر تعلیم کي خواهش کی هے ' یعنے پہلے اونکي خدمت کرنے کا اقرار کرلیا هے ' پھر تعلیم کي درخواست کي هے - (۱) (هم نے بعض احکام کو حذف کردیا هے)

لیکن اعتراض و اختلاف اس ادب و احترام کے منافی نہیں هے ' جیساکه حضرت موسی علیه السلام کے طرز عمل سے ثابت هوتا هے '

ان ضمنی احکام کے علاوہ قرآن مجید کي بعض آیتوں سے به تصریح علماء کی فضیلت پر استدلال کیا جاسکتا هے - بعض کم درجه کی احادیث میں بھي علماء کي فضیلت بیان کی گئي هے ' اور علماء کے اخلاقي حیثیت سے بھي اوستاد و شاگرد کے حقوق پر بحث کي هے ' هم ان تمام آیات و احادیث ' اور اقوال کو ایک ترتیب خاص کے ساتھه درج کرکے اوس پر تفصیلي بحث کرتے هیں :

یرفع الله الذین آمنوا منکم والذین اوتو العلـــم درجـــات	جو لوگ ایمان لاے ' اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ' خدا اونکا درجه بلند کرتا هے -
انمـــا یخشي اللـــه مـــن عبـــاده العلماء	خـــدا کے بنـــدوں میں صـــرف علماء هی خدا سے ڈرتے هیں -
فضل العالـــم علی العابد کفضـــلي علی ادنـــاکـــم (دارمی)	عالم کی فضیلت عابد پر اوسیطرح هے ' جسطرح میں تم میں معمولی درجه کے آدمیوں سے افضل هوں -
لیس من امتی من لم یجل کبیرنا و یرحم صغیرنا ویعرف (۲) لعالمنـــا (ترغیب و ترهیب)	جو شخص بڑوں کی تعظیم نہیں کرتا ' چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا ' علماء کي قدردانی نہیں کرتا ' وہ میري امت میں نہیں -
ثلاث لا یستخف بهم الا منافق ذو الشیبة فی الاسلام و ذو العلـــم و امـــام مقســـط (ترغیب و ترهیب)	تین آدمی کی توهین بجز منافق کے کوئی نہیں کرتا : مسلمان بوڑھے شخص کي ' صاحب علم کی ' امام عادل کی -
اذا کنت فی قوم .. (۳) متصفحت وجوههم فلم تر فیهم رجـــلا یهاب فی الله فاعـــلم ان الامـــر قدرق	جب تم کسی قوم میں هو اور بغور هر ایک کا منهه دیکھو ' تو اگر تمکو کوئی ایسا شخص نظر نه آے جسکي توقیر و هیبت محض خدا

کیلیے کیجاے تو جان لو که دین کا حال پتلا هو گیا -

طلباء اگرچه بالتخصیص ان روایتوں کے مخاطب نہیں هیں ' بلکه وہ لوگ بھی اس میں شامل هیں جنہوں نے علماء کي توهین کو همیشه اپنا شعار بنایا هے ' تاهم تخاطب عام کے لحاظ سے تمام امت کے ساتھه طلباء بھی اس میں داخل هیں -

علماء میں امام غزالي کي کتاب احیاء العلوم فلسفه اخلاق کي بہترین کتاب خیال کی جاتی هے ' امام صاحب نے اس کتاب میں طالب العلم کیلیے دس وظائف مقرر فرماے هیں ' انمیں صرف ایک وظیفه کا اثر اوستاد کے ادب و احترام اور اسٹرائک پر پڑسکتا هے - اسلیے هم اوسکا خلاصه درج کرتے هیں :

" طالب العلم کو چاهیے که علم پر غرور اور اوستاد سے سرکشي نه کرے ' بلکـــه اپني باگ اوسکے هاتھه میں دیدے ' اوسکي خیـــر خواهي کا یقین رکـــهے ' اوس سے تواضع کرے ' اور اوسکي خدمت کو شرف و ثواب سمجھے ' شعبي نے کہا هے که زید بن ثابت نے نماز جنازہ پڑھي ' پھر اونکا خچر اونکے قریب کردیا گیا که سوار هوجائیں تو ابن عباس آے اور رکاب پکڑلیا - زید نے کہا : آپ الـــگ رهیے - ابن عباس نے ' کہا همکو اسي طرح علماء کي توقیر کا حکم دیا گیا هے - زید ابن ثابت نے اونکا هاتھه چوم لیا اور کہا که همکو اهل بیت کی عزت کا بھي یهي طریقه بتایا گیا هے -

علم کا غرور یه بھي هے که طالب العلم اوستاد سے استفادہ کرنے کو عار سمجھے ' مگر اون لوگوں سے نہیں جو شہرت طلب و جاہ پرست هیں ' ...... اور جب اوستاد طالب العلم کو کوئی مشورہ تعلیم میں دے تو اوسکي تقلید کرے ' اور اپنی راے کو چھوڑدے - کیونکه اوستاد کی غلطی طالب العلم کے صواب سے زیادہ مفید هے ' اسلیے که تجربه سے عجیب و غریب باتیں ظاهر هوتی هیں ...... حاصل کلام یه که جو طالب العلم اوستاد کي راے کے سوا کوئی راے اور اختیار کرتا هے تو اوسکي ناکامیابي کا فیصله کرلینا چاهیے - علی رضي الله عنه نے کہا هے که اوستاد سے سوال نه کرو ' اصرار نه کرو ' جب وہ سست هوجاے

---

(۱) لیکن انبیاء سابقین کے اقوال و افعال کا اتباع هم پر واجب نہیں -

(۲) لیکن ترمذي میں " یعرف لعالمنا " کا فقرہ نہیں هے '

(۳) لیکن احادیث کے تتبع سے معلوم هوتا هے که هر وہ شخص جو طلب علم میں مصروف هو ان احادیث کا مورد هے اسلیے طلباء بھی اساتذہ کے ساتھه اس فضیلت میں حصه دار هیں -

ابن مالک وغیرہ کے مقابلہ میں اونسے ظہور پذیر ہوا ' کیا توجیہ ہوسکتی ہے ؟ اور اگر مساوات کا قاعدہ لازمی نہیں تھا ' تو پھر قریش مکہ کی اسٹرائک کو عدم مساوات کی وجہ سے ناروا کہنے میں آپ جیسے روشن خیال نے کیوں تعصب اور تنگدلی سے کام لیا -

* * *

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کے اعتقاد کے موافق آنحضرت صلی اللہ تعالے علیہ وسلم خداے تعالے کیطرفسے تمام مخلوقات جن و انس عرب و عجم کیلیے ہادی اور استاد اور معلم بناکر بھیجے گئے تھے (چنانچہ آپنے خود بھی اپنے منصب جلیل کو انما بعثت معلما کے الفاظ سے ہی ادا فرمایا ہے) اور اس اعتبار سے تمام بنی آدم کو طوعاً و کرھاً آپکے ساتھہ تلمذ کی نسبت اور شاگردی کا تعلق حاصل ہونا چاہیے - پس ہمارے نزدیک یہ کہنا غالباً فاضل مضمون نگار کی توجیہات سے زیادہ چسپاں ہوگا کہ قریش مکہ نے اپنی جہالت اور سفاہت کیوجہ سے جو اسٹرائک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کی ' چونکہ وہ شاگرد کی اسٹرائک استاد کے اور متعلم کی اسٹرائک اپنے حقیقی معلم کے مقابلہ میں تھی ' اسلیے وہ بیشک قابل نفریں و ملامت تھی ' اور برخلاف اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے جو اسٹرائک (بشرطیکہ وہ اسٹرائک ہو) چند شاگردوں کی غفلت اور خطا کاری کے مقابلہ پر عمل میں آئی ' وہ استاد کی اسٹرائک شاگرد کے مقابلہ میں ہونیکی وجہ سے ٹھیک ٹھیک حق بجانب رہی -

اس آخری اسٹرائک کے دباؤ کا نتیجہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ وغیرہ کے حق میں یہ برآمد ہوا کہ اونسے مسلمانوں کے تمام رشتے ناتے توڑ دیے گئے ' اور اخوت و ارتباط باہمی کے سب سلاسل منقطع ہوگئے ' تو وہ اپنے سادے دل سے خدا کیطرف متوجہ ہوکر گڑگڑائے ' اور انہوں نے نہایت ہمت و استقلال کے ساتھہ ہر طرف کے عارضی سہارے چھوڑکر فقط ایک رب العزت کی جناب کو جا پکڑا ' انجام کار یا تو یہ حالت تذبذب تھی کہ :

و آخرون مرجون لامر اللہ	اور کچھہ لوگ ہیں کہ حکم خدا کے
اما یعذبہم و اما یتوب	انتظار میں اونکا معاملہ ملتوی ہے کہ
علیہم و اللہ علیم حکیم	یا تو اونکو عذاب دے یا اونکی توبہ

قبول کرے اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے -

اور یہ بشارت نازل ہوگئی کہ :

لقد تاب اللہ علی النبی	البتہ خداے پیغمبر پر بڑاہی فضل
والمہاجرین و الانصار الذین	کیا اور (نیز) مہاجرین و انصار پر
اتبعوہ فی ساعة العسرة من	جنہوں نے تنگدستی کیوقت پیغمبر
بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق	کا ساتھہ دیا جبکہ ان میں سے بعض
منہم ' ثم تاب علیہم انہ بہم	کے دل ڈگمگا چلے تھے - پھر اوس نے
رؤف رحیم - و علی الثلاثة	ان پر (بھی) اپنا فضل کیا (کہ
الذین خلفـــوا حتی اذا	انکو سنبھال لیا) اسمیں شک نہیں
ضاقت علیہم الارض بما	کہ خدا ان سب پر نہایت درجہ
رحبت و ضاقت علیہـم	مہربان (اور اونکے حال پر اپنی)
انفسہم وظنوا ان لا ملجاء	مہر رکھتا ہے - اور (علی ھذا القیاس)
من اللــہ الا الیــہ ثم تاب	اون تیـن شخصـونپـر بھی جو
علیہم لیتوبوا - ان اللــہ	(با نتظار حکم خدا) ملتوی رکھے
ھو التـــواب الـرحیـم -	گئے تھے - یہاں تک کہ جب زمین

باوجود فراخی اونپر تنگی کرنے لگی اور وہ اپنی جان سے بھی تنگ آ گئے اور سمجھہ لیے کہ خدا کی (گرفت) سے اوسکے سوا اور کوئی پناہ نہیں - پھر خدا نے اونکی توبہ قبول کرلی تا کہ (قبول توبہ کے شکریہ میں آیندہ کیلیے بھی) توبہ کریں - بیشک اللہ بڑا ہی توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے -

جن لوگوں نے آجکل مسئلہ اسٹرائک پر اخبارات میں بحثیں کیں ہیں (مثلاً صاحبزادہ آفتاب احمد خاں وغیرہ) انہوں نے بارہا استاد و شاگرد کے تعلقات کو باپ بیٹے کے تعلقات سے تشبیہ دی ہے ' اور یہ تشبیہ اس اعتبار سے نہایت بلیغ ہے کہ باپ کی مادی تربیت سے استاد کی روحی تربیت کسیطرح کم نہیں - پس جبکہ اولاد کی اسٹرائک کا والدین کے مقابلہ میں یہ حال ہے کہ :

و ان جاھداک علی ان	اور (اے مخاطب) اگر تیرے ماں
تشرک بی ما لیس لک	باپ تجھکو اسپر مجبور کریں کہ تو
بہ علــم فلا تطعمــا	ہمارے ساتھہ کسیکو شریک خدائی
و صاحبہما فی الدنیــا	بناے ' جسکی تیرے پاس کوئی دلیل
معروفــا	ہی نہیں (تو اسمیں) اونکا کہا نہ ماننا

(مگر) ہاں دنیا میں سعادتمندانہ اونکی رفاقت کر -

تو شاگردونکو بھی استاد کے مقابلہ میں (بالخصوص جبکہ استاد اپنے شاگردونکی اخلاقی اصلاح کا کفیل ہوتا ہے) اسٹرائک کا اس سے کچھہ زیادہ استحقاق نہیں ہوسکتا -

* * *

بناء علیہ قریش مکہ اور غزوہ تبوک کے جن دو واقعات سے فاضل مضمون نگار نے اپنا مدعا ثابت کرنا چاہا تھا اون سے برخلاف اسکے یہ ثابت ہوا کہ کسی قومی یا مذہبی درسگاہ کے طلباء کی اسٹرائک جو اپنے اساتذہ اور مصلحین و مربیین کے مقابلہ میں ہو سراسر نا جائز ہے اور اگر بالفرض اساتذہ اپنے بعض تلامذہ کے مقابلہ میں تعزیراً اسٹرائک کردیں تو یہ نہ فقط جائز بلکہ مستحسن ہے -

اولجھا ہے پانوں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

میں ان سطور کو اب ختم کرتاہوں کیونکہ فی الواقع مجھکو اسوقت نہ تو " ندوہ " کے اسٹرائک کے خطا وصواب ہونے سے چنداں سروکار ہے اور نہ یہ تحقیق مطمح نظر ہے کہ اسٹرائک کا اصلی مفہوم اور اوسکی جامع مانع تعریف کیا ہے ' اور یہ کہ اوسکو شرعاً جائز کہنا چاہیے یا ناجائز - بلکہ ایک ایسی تحریر کے بعض استدلالی کمزوریونکی طرف اشارہ کرنا منظور ہے ' جو آجکل بعض بخاری کے درس دینے والونکا علمی نمونہ ہے ' اور ابناء زمان کی حدیث دانی اور سیرت فہمی کا ایک بہترین نمونہ ہے ' تاکہ عام مسلمان محض اس قسم کے سطحی مضامین کے خوشنما ٹائپ کو دیکھکر جلدی سے متاثر نہو جایا کریں -

آخر میں میں ناظرین کی اور خصوصاً محترم مدیر الہلال کی توجہ مضمون نگار کے اوس منہیہ کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں ' جو صاحب مضمون کے بغض و نفسانیت کا آئینہ اور بدتہذیبی یا آجکل کی تہذیب کا پورا مجسمہ ہے ' اور جس سے اس مضمون کے لکھنے اور شایع کرنیکا اصلی مقصد پوری طرح واشگاف ہوجاتا ہے - لکھتے ہیں کہ :-

" یہ جو بعض مدعیان علم حدیث شکایت کرتے ہیں کہ اسٹرائک کے دور ان میں سلام و کلام بزرگونکو ضرور کرنا چاہیے ' حالانکہ ایسانہیں کیا گیا تو اوسکا مبنی بخاری کا وہ نسخہ ہوگا جسکو مولانا احمد علی مرحوم والد بزرگوار مولوی خلیل الرحمن سہارنپوری نے چھپوایا تھا ' اوسمیں شاید یہ حدیث نہوگی کیونکہ اسکا اثر حقوق اولاد پر پڑنیوالا تھا ' مگر ہمنے مصر کے نسخہ مطبوعہ سے اس روایت کو لیا ہے "

میں نہیں سمجھتا کہ اس منہیہ کے لکھنے والے نے مولانا احمد علیصاحب مرحوم کی چھاپی ہوئی صحیح بخاری کو مولوی شبلی کی سیرة النعمان سمجھا ہے ' جسمیں حضرت سعد بن ابی وقاص کے واقعہ کو غلطی سے عمار بن یاسر کی طرف منسوب کردیا '

جہــان اســلام

یہ ایک ہفتہ وار رسالہ عــربي تــرکي اور اوردو - تین زبانوںمیں استنبول سے شایع ہوتا ہے - مذہبي سیاسي اور ادبي معاملات پر بحث کرتا ہے - چندہ سالانہ ۸ روپیہ - ہندوستاني اور ترکوں سے رشتۂ اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کي سخت ضرورت ہے اور اگر اسکے توسیع اشاعت میں کوشش کی گئي تو ممکن ہے کہ یہ اخبار اس کمي کو پورا کرے -

ملنے کا پتہ ادارۃ الجریدہ في المطبعۃ العثمانیہ چمبرلي طاش
نمبرہ صندوق البوستہ ۱۷۳ - استامبول
Constantinople

شہبــــــال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا ہے - ادبي - سیاسي - علمی اور سائنٹفک مضامین سے پر ہے - گرافک کے مقابلہ کا ہے - ہر صفحہ میں تین چار تصاویر ہوتے ہیں - عمدہ آرٹ کاغذ نفیس چھپائي اور بہترین ٹائپ کا نمونہ - اگر ترکونکے انقلاب کي زندہ تصویر دیکھنی منظور ہو تو شہبال ضرور منگائیے - ملنے کا پتــہ :

پوسٹ آفس فرخ بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳
Constantinople - استامبول

روز انــہ الہـــلال

چونکہ ابھي شائع نہیں ہوا ہے ' اسلیے بذریعہ ہفتہ وار مشتہر کیا جاتا ہے کہ ایمبرائیڈري یعني سوزنی کام کے گل دار پلنگ پوش ' میــز پوش ' خوان پوش ' پردے ' کامــدار چوغے ' دُرجے ' رفلي پارچات ' شــال ' الوان ' چــادریں ' لوئیاں ' نقاشی میــنا کاري کا سامان ' مشک ' زعفران ' سلاجیت ' ممیرہ ' جدوار ' زیرہ ' گل بنفشہ وغیرہ وغیرہ ہم سے طلب کــریں - فہرست مفت ارسال کی جاتی ہے - (دی کشمیر کواپریٹیو سوسائٹی - سری نگر - کشمیر)

بیــوٹیــز اف اســـلام

اسلام کی خوبیوں پر دیگر مذاہب کے احباب کی گرانقدر رائیوں کا مجموعہ -

ہر شیدائي اسلام کو اِسکا ایک نسخہ ضرور رکھنا چاہیے -
سنہري جلد - عمدہ چھپائی - قیمت صرف ۸ آنہ -
المشــتہر:ــ نور لائبریری - ۱/۱۲ سپرانگ لین - کــلــکــتــہ

اخبار " اللہ اکبر دہلی " کا عید نمبر

اخبار ہذا کے عید نمبر کیواسطے تمام برادران اسلام سے عموماً ' اہل قلم حضرات - جماعت علما - طلبہ - شعرا سے خصوصاً گذارش ہے کہ اپنے بیش بہا مضامین مفید و دلچسپ اشعار و قلبی جذبات سے مطلع فرماکر اپنے پیارے اخبار اللہ اکبر کو زینت بخشیں - عید نمبر انشاء اللہ عین عید کے روز آپ کے پاس پہنچ جائیگا - جو صاحب اس سے پہلے منگوانا چاہیں پہلے بھی بھیجا جاسکتا ہے لیکن ۱۲ رمضان المبارک تک مضامین پہنچ جانا چاہیے - رائل سائز ۲۰ - انچہ طول ۱۲ - انچ عرض پر ہوگا - ٹائیٹل نہایت خوبصورت - سنہرے حروف - ولایتی چکنا کاغذ - مقدس خانہ کعبہ کے فوٹو سے مزین ہوگا ' مضمون کیلیے آٹھہ صفحات چھوڑے جائینگے - قیمت صرف ۱- آنہ (عید نمبر) ہر قسم کی درخواستیں -

بنام مولوي سید ممتاز علی ہاشمی محلہ بھوجلہ پہاڑی دہلی ہ

تــرجمــہ تفسیر کبیر اردو

——:o:——

حضرت امام فخر الدین رازي رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر جس درجہ کی کتاب ہے ' اسکا اندازہ ارباب فن ہي خوب کرسکتے ہیں اگر آج یہ تفسیر موجود نہ ہوتی تو صدہا مباحث و مطالب علیہ تھے جو ہمــارے معلومات سے بالکل مفقود ہوجاتے -

پہلے دنوں ایک فیاض صاحب درد مسلمان نے صرف کثیر کرکے اسکا اردو ترجمہ کرایا تھا ' ترجمے کے متعلق ایڈیٹر الہلال کی راے ہے کہ وہ نہایت سلیس و سہل اور خوش اسلوب ومربوط ترجمہ ہے "

لکھائي اور چھپائي بھي بہترین درجہ کی ہے - جلد اول کے کچھہ نسخہ دفتر الہلال میں بعرض فروخت موجود ہیں پہلے قیمت دو روپیہ تھی اب بغرض نفع عام - ایک روپیہ ۸ - آنہ کردي گئی ہے -

درخواستیں : منیجر الہــلال - کلکتــہ کے نام ہوں -

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو' بنگلہ' گجراتي' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہــلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متــلاشي ہیں تو ایجنسی کی درخواست بھیجیے - منیجر

روز انہ ضمیمہ

روزانہ ضمیمہ کیلیے بھی ایجنٹوں کی ضرورت ہے -

دلی میں ہی خزانہ

(۱) حمیم الشان قرآن شریف - [illegible] روپے والی تفسیر حقانی کا خلاصہ [illegible] ہر [illegible] مجلد آٹھ روپے غیر مجلد ساڑھے چھ روپے

(۲) داستان [illegible]ستان - [illegible] قیمت ساڑھے چار روپے

(۳) چمنستان عرب حج کے مکمل حالات قیمت سوا روپیہ

(۴) لباب الاحادیث مسایل اسلام قیمت بارہ آنے

(۵) [illegible] مکمل حالات قیمت [illegible]

(۶) مجلد مجموعہ کلام اقبال - قیمت اٹھارہ آنے

(۷) [illegible] دنیا ایک افسانے کے پیرایہ میں قیمت [illegible]

(۸) راحت دہلی مستورات کیلئے بے بہا کتاب ہے قیمت [illegible]

(۹) پھول بیگمات کی زبان کی شیرینی [illegible] قیمت [illegible] آنے

(۱۰) اتالیق نسوان [illegible] قیمت [illegible]

(۱۱) حامی نسواں - طرز تمدن سے [illegible] قیمت [illegible] آنے

(۱۲) انقلاب ترکی - قیمت ڈیڑھ روپے

(۱۳) [illegible] مکمل - قیمت [illegible]

(۱۴) [illegible] - قیمت [illegible]

(۱۵) [illegible] کی جملہ کتب - کتب سرکاری و کتب انجمن حمایت الاسلام [illegible]

(۱۶) راز و نیاز [illegible]

(۱۷) سراج الاخبار کابل فارسی [illegible]

[illegible]

تو اوسکا دامن پکڑ کے نہ کھینچو' اوسکا راز فاش نہ کرو - اوسکی غلطیوں کے پیچھے نہ پڑو' اور اگر وہ لغزش کرے' تو اوسکا عذر قبول کرو' اوسکی توقیر کرو (جب تک وہ مذہب کی حفاظت کرے) اوسکے آگے نہ بیٹھو' اور اگر اوسکو کوئی ضرورت ہو تو سب سے پہلے تم اوسکی خدمت کے لیے بڑھو (احیاء العلوم جلد - ۱ ص ۳۰ -)

اوستاد کے حقوق اور ادب و احترام کے متعلق اب اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا جا سکتا' لیکن اسکے ساتھ ہمکو یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ قرآن مجید اور احادیث نے طلباء کے بھی کچھ حقوق متعین کیے ہیں یا نہیں؟ آیا علماء اخلاق نے اساتذہ کو بالکل مطلق العنان چھوڑ دیا ہے' یا اون کو بھی کسی چیز کا پابند کیا ہے؟ ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اس مسئلہ میں اساتذہ کے مقابل میں طلباء کا پلہ بھاری ہے - قرآن مجید نے ایک بڑی امانت اساتذہ کے سپرد کی ہے:

ابلغکم رسالات ربی — میں تمکو خدا کا پیغام پہنچاتا ہوں' اور
و انا لکم ناصح امین - — میں تمہارا خیر خواہ اور امین ہوں -

اس امانت میں جس طرح خیانت کی جا سکتی ہے' احادیث نے اوسکی تصریح کر دی ہے

قال تناصحوا فی العلم فان — علم میں خیر خواہی کرو' کیونکہ
خیانة احدکم فی علمه اشد — علم میں کسی کی خیانت اس
من خیانته فی ماله — سے زیادہ شدید ہے کہ وہ اپنے مال
(ترغیب) — میں خیانت کرے -

اساتذہ کے لیے امین ہونا اسلیے ضروری ہے کہ اساتذہ کسی پیغمبر کے' کسی سلطنت کے' کسی قوم کے' یا کم از کم کسی معصوم بچے کے باپ کے خلیفہ ہوتے ہیں' اور خلیفہ کے لیے امین ہونا لازمی ہے - یہی وجہ ہے کہ آنحضرت حضرت ابوبکر (ص) و حضرت عمر (ص) کے بعد حضرت ابو عبیدہ جراح (ص) سے نہایت محبت رکھتے تھے - (۱) کیونکہ اون میں خلافت کا یہ جوہر نمایاں طور پر نظر آتا تھا - یہی وجہ ہے کہ اہل یمن نے جب آنحضرت سے ایک معلم کتاب و سنت کی درخواست کی' تو آپ نے ابو عبیدہ جراح (ص) کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ یہ اس اُمت کے امین ہیں (۲)

امام غزالی نے صرف ایک ایسا وظیفہ بتایا ہے جسکی خلاف ورزی کا اثر اساتذہ کے حقوق و ادب و احترام پر پڑتا ہے - لیکن اسکے مقابلے میں خود اونہوں نے اساتذہ کیلیے متعدد وظائف بتائے ہیں' جن سے اگر بے پروائی کی جائے' تو طلبا کے تمام حقوق پامال ہو جائیں چنانچہ اونکی تفصیل یہ ہے:

(۱) اوستاد طلباء پر شفقت کرے' اور اونکو بیٹے کے برابر سمجھے ... اسلیے اوستاد کا حق باپ ماں سے زیادہ ہے - کیونکہ باپ دنیوی زندگی کا سبب ہے' اور اوستاد اخروی زندگی کا - لیکن صرف دنیا کمانے کیلیے تعلیم دینا تو خود ہلاک ہونا ہے اور دوسرے کو ہلاک کرنا ہے -

(۲) اوستاد متبع شریعت ہو' تعلیم پر اجرت نہ لے' اپنا احسان نہ جتائے' اگرچہ احسان لازمی طور پر ہو جاتا ہے' شکر گذاری اور معاوضہ کا خواستگار نہ ہو' بلکہ خود طلباء کا احسان مانے کہ اونہوں نے اشاعت علم کا موقع دیکر اوسکے دل کو صاف کیا ہے - کیونکہ معلم کو تعلیم میں طالب العلم سے زیادہ ثواب ملتا ہے - اون لوگونکو دیکھو

(۱) ترمذی ص ۶۲۲ باب المناقب
(۲) مسلم مطبوعہ مصر ۳۳۰ باب المناقب

جو وظائف کیلیے سلاطین کی خدمت میں طرح طرح کی ذلتیں برداشت کرتے ہیں' اور اگر بادشاہ لوگ وظائف دینا ترک کردیں' تو وہ لوگ تعلیم دینا بھی چھوڑ دیں - پھر ایسے معلم طلباء سے اُمید رکھتے ہیں کہ مصائب میں اونکی حمایت کریں' اونکے دوستوں کی مدد کریں' اور گدھے کی طرح اونکے سامنے فرمانبردارانہ کھڑے رہیں؟ اگر اس میں کچھ کمی کی جائے' تو وہ طلباء کے جانی دشمن ہو جاتے ہیں - پس کتنا کمینہ ہے وہ عالم جو اس کو اپنے لیے پسند کرتا ہے' اور اسپر خوش ہوتا ہے - اور اوسے یہ کہتے ہوئے شرم نہیں آتی کہ میں بغرض اشاعت علم تعلیم دیتا ہوں -

(۳) یہ فن تعلیم کا دقیق مسئلہ ہے کہ طالب العلم کو حتی الامکان صراحتاً زجر و توبیخ نہ کی جائے' بلکہ مہربانی سے تنبیہ کی جائے نہ بطور ملامت کے - کیونکہ تصریح سے اوستاد کا وقار جاتا رہتا ہے' اور طالب العلم کو مخالفت کی جرأت ہوتی ہے' اور یہ طریقہ جرم کرنے پر اور ہمت دلا دیتا ہے - تعریضاً تنبیہ کرنا ذہین طلباء کو اوسکے معانی کے استنباط کرنے پر مائل کرتا ہے' جب وہ مطالب تعریض سمجھ جاتے ہیں تو استنباط نتیجہ پر اونکو علمی مسرت ہوتی ہے"

اوستاد و شاگرد کے حقوق و آداب کے متعلق قرآن مجید' احادیث صحیحہ' اور فلسفہ اخلاق کے تتبع و استقراء سے جو مواد فراہم کیا جاسکتا تھا وہ سامنے آگیا' اب ہم ان پر تفصیل سے بحث کرتے ہیں -

قرآن مجید و احادیث صحیحہ اور فلسفہ اخلاق نے اساتذہ و طلباء دونوں کیلیے خاص خاص پابندیاں لازمی کردی ہیں - لیکن شریعت کے تمام احکام یکساں حیثیت نہیں رکھتے - بعض کی تعمیل وجوباً و فرضاً ضروری ہوتی ہے بعض احکام اخلاقی حیثیت سے قابل عمل ہوتے ہیں' اور خود اخلاقی احکام میں بھی فرق مدارج ہوتا ہے اسلیے استحباب و وجوب میں باعتبار جزاء و سزا کے بڑا فرق ہے' ایک تارک صلاۃ کو وہی سزا نہیں دیجا سکتی جو اوس شخص کو دیجا سکتی ہے' جس نے مہمان کا حق ضیافت ادا نہیں کیا' بلکہ اول الذکر شخص کو شریعت نے عذاب شدید کی وعید سنائی ہے - اگر اس اصول کو فیصلہ کا معیار قرار دیا جائے تو صاف نظر آئیگا کہ طالب العلم پر اوستاد کی مراعاۃ ادب اخلاقی حیثیت سے فرض ہے جسکو شارع نے پرزور الفاظ میں بیان کرکے یہ ظاہر کردیا ہے کہ مدارج اخلاق میں سے یہ ایک اہم ترین درجہ ہے - لیکن اوستاد کی حالت اس سے مختلف ہے - اوس پر جن احکام کی پابندی لازم ہے' وہ واجب ہیں - مثلاً وہ مبلغ شریعت اور امین ودائع مذہب ہے اور خیانت بہ نص صریح قرآنی حرام ہے - وہ حامل حدیث ہے اور کذب فی الحدیث کی نسبت خود حدیث میں وعید شدید موجود ہے - تمدنی حیثیت سے وہ اس زمانہ میں ایک اجیر کی حیثیت رکھتا ہے' اسلیے اگر وہ اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا نہیں کرتا تو ناجائز طریقہ سے کسب معاش کرتا ہے - اس بنا پر معاملات اسٹرائک کی تحقیقات میں صرف یہی نہیں دیکھنا چاہیے کہ طلبا نے اساتذہ کے ادب و احترام کا لحاظ نہیں کیا' بلکہ یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ اساتذہ نے اپنے فرائض صحیح طور پر ادا کیے یا نہیں؟ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ بھی طلباء کی طرح مجرم ہیں' تو جس حیثیت سے اون پر پابندیاں لازم ہیں' اوسی حیثیت سے سزاء بھی مختلف اور شدید ہونی چاہیے -

حکمت بالغہ ! حکمت بالغہ !

مولوی احمد مکرم صاحب عباسی چریا کوٹی نے ایک نہایت مفید سلسلہ جدید تصنیفات و تالیفات کا قائم کیا ہے - مولوی صاحب کا مقصود یہ ہے کہ قران مجید کے کلام الہی ہونے کے متعلق آجتک جس قدر دلائل قائم کیے گئے ہیں اُن سب کو ایک جگہہ مرتب و مدون کردیا جاے - اس سلسلہ کی ایک کتاب موسوم بہ حکمۃ بالغہ تین جلدوں میں چھپ کر تیار ہو چکی ہے -

پہلی جلد کے چار حصے ہیں - پہلے حصے میں قران مجید کی پوری تاریخ ہے جو اتقان فی علوم القران علامۂ سیوطی کے ایک بڑے حصہ کا خلاصہ ہے - دوسرے حصہ میں تواتر قرآن کی بحث ہے ' اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن مجید جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوا تھا ' وہ بغیر کسی تحریف یا کمی بیشی کے ویسا ہی موجود ہے ' جیسا کہ نزول کے وقت تھا ' اور یہ مسئلہ کل فرقہاے اسلامی کا مسلمہ ہے - تیسرے حصہ میں قرآن کے اسماء و صفات کے نہایت مبسوط مباحث ہیں - جن میں ضمنا بہت سے علمی مضامین پر معرکۃ الارا بحثیں ہیں - چوتھے حصے سے اصل کتاب شروع ہوتی ہے - اس میں چند مقدمات اور قرآن مجید کی ایک سو پیشین گوئیاں ہیں جو پوری ہو چکی ہیں - پیشین گوئیوں کے ضمن میں علم کلام کے بہت سے مسائل حل کئے گئے ہیں ' اور فلسفۂ جدیدہ جو نئے اعتراضات قرآن مجید اور اسلام پر کرتا ہے ان پر تفصیلی بحث کی گئی ہے -

دوسری جلد ایک مقدمہ اور دو بابوں پر مشتمل ہے - مقدمہ میں نبوت کی مکمل اور نہایت محققانہ تعریف کی گئی ہے - آنحضرت صلعم کی نبوت سے بحث کرتے ہوے آیۃ خاتم النبیین کی عالمانہ تفسیر کی ہے - پہلے باب میں رسول عربی صلعم کی ان معرکۃ الارا پیشین گوئیوں کو مرتب کیا ہے ' جو کتب احادیث کی تدوین کے بعد پوری ہوئی ہیں ' اور اب تک پوری ہوتی جاتی ہیں - دوسرے باب میں ان پیشین گوئیوں کو لکھا ہے ' جو تدوین کتب احادیث سے پہلے ہو چکی ہیں - اس باب سے آنحضرت صلعم کی صداقت پوری طور سے ثابت ہوتی ہے -

تیسری جلد - اس جلد میں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علماے یورپ کے مستند اقوال سے ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلعم امی تھے ' اور آپ کو لکھنا پڑھنا کچھہ نہیں آتا تھا - قرآن مجید کے کلام الہی ہونے کی نو عقلی دلیلیں لکھی ہیں - یہ عظیم الشان کتاب ایسے پر آشوب زمانہ میں جبکہ ہر طرف سے مذہب اسلام پر نکتہ چینی ہو رہی ہے ' ایک عمدہ ہادی اور رہبر کا کام دیگی - عبارت نہایت سلیس اور دل چسپ ہے ' اور زبان اردو میں اس کتاب سے ایک بہت قابل قدر اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر سہ جلد (۱۰۹۴) لکھائی چھپائی و کاغذ عمدہ ہے - قیمت ۵ روپیہ *

نعمت عظمی ! نعمت عظمی !

امام عبد الوہاب شعرانی کا نام نامی ہمیشہ اسلامی دنیا میں مشہور رہا ہے - آپ دسویں صدی ہجری کے مشہور ولی ہیں - لواقح الانوار صوفیاے کرام کا ایک مشہور تذکرہ آپ کی تصنیف ہے - اس تذکرہ میں اولیاء - فقراء اور مجاذیب کے احوال و اقوال اس طرح پر کانٹ چھانٹ کے جمع کئے ہیں کہ ان کے مطالعہ سے اصلاح حال ہو اور عادات و اخلاق درست ہوں اور صوفیاے کرام کے بارے میں انسان سوء ظن سے محفوظ رہے - یہ لا جواب کتاب عربی زبان میں تھی - ہمارے محترم دوست مولوی سید عبدالغنی صاحب وارثی نے جو اعلی درجہ کے ادیب ہیں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپی رکھتے ہیں اس کتاب کا ترجمہ نعمت عظمی کے نام سے کیا ہے - اس کے چھپنے سے اردو زبان میں ایک قیمتی اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر دو جلد (۷۲۹) خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۵ روپیہ *

مشاہیر الاسلام ! مشاہیر الاسلام ! !

یعنے اردو ترجمہ وفیات الاعیان مترجمہ مولوی عبد الغفور خاں صاحب رامپوری ' جس میں پہلی صدی ہجری کے اواسط ایام سے ساتویں صدی ہجری کے خاتمہ تک دنیاے اسلام کے بڑے بڑے علماء فقہا قضاۃ شعراء متکلمین نحویین لغوئن منجمین مہندسین مورخین محدثین زہاد عباد امراء فقراء حکماء طبا سلاطین مجتہدین و صناع و مغنین وغیرہ ہر قسم کے اکابر اہل کمال کا مبسوط و مفصل تذکرہ -

جسے بقول (موسیو سیلن)

" اہل اسلام کی تاریخ معاشرتی و علمی کی واقفیت کے واسطے اہل علم ہمیشہ سے بہت ہی قدر کی نگاہوں سے دیکھتے آئے ہیں

یہ کتاب اصل عربی سے ترجمہ کی گئی ہے ' لیکن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمہ کرتے وقت اس کے اس انگریزی ترجمہ کو بھی پیش نظر رکھا ہے ' جسے موسیو سیلن نے سنہ ۱۸۴۲ع میں شائع کیا تھا - سواے اس کے اصل کتاب پر تاریخ ' تراجم ' جغرافیہ ' لغت ' انساب اور دیگر مسائل دینی کے متعلق کثیر التعداد حواشی اضافہ کئے ہیں - اس تقریب سے اس میں کئی ہزار اماکن و بقاع اور قبائل و رجال کا تذکرہ بھی شامل ہو گیا ہے - علاوہ بریں فاضل مترجم نے انگریزی مترجم موسیو سیلن کے وہ قیمتی نوٹ بھی اردو ترجمہ میں ضم کردے ہیں جن کی وجہ سے کتاب اصل عربی سے بھی زیادہ مفید ہو گئی ہے - موسیو سیلن نے اپنے انگریزی ترجمہ میں تین نہایت کارآمد اور مفید دیباچے لکھے ہیں مشاہیر الاسلام کی پہلی جلد کی ابتدا میں ان کا اردو ترجمہ بھی شریک کردیا گیا ہے - اس کتاب کی دو جلدیں نہایت اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپوائی گئی ہیں ' باقی زیر طبع ہیں - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۴) مآثر الکرام یعنے حسان الہند مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی کا مشہور تذکرہ مشتمل بر حالات صوفیاے کرام و علماے عظام - صفحات ۳۳۸ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ خوشخط قیمت ۲ روپیہ -

تمدن ہند ! تمدن ہند ! !

یعنے شمس العلما مولانا سید علی بلگرامی مرحوم کی مشہور کتاب جس کا غلغلہ چار سال سے کل ہندوستان میں گونج رہا تھا آخرکار چھپکر تیار ہو گئی ہے - علاوہ معنوی خوبیوں کے لکھائی چھپائی خط ' کاغذ ' تصاویر ' جلد مثل تمدن عرب کے قیمت ...... (۵۰) روپیہ -

(۵) صنمخانۂ عشق - یعنی حضرت امیر مینائی کا مشہور دیوان بار سوم چھپکر تیار ہو گیا ہے - قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ -

(۶) قرآن السعدین یعنی تذکیر و تانیث کے متعلق ایک نہایت مفید رسالہ جس میں کئی ہزار الفاظ کی تذکیر و تانیث بتائی گئی ہے ' قیمت ایک روپیہ آتھہ آنہ -

(۷) فہرست کتب خانہ آصفیہ - جس میں کئی ہزار کتب قلمیہ و مطبوعہ اور نیز مصنفین کا نام درج ہے - جو حضرات کتب خانہ جمع کرنا چاہیں اُن کو یہ فہرست چراغ ہدایت کا کام دے گی - صفحات (۵۰۰) قیمت ۲ روپیہ -

(۸) تمدن عرب - قیمت سابق ۵۰ روپیہ قیمت حال ۳۰ روپیہ (۹) فغان ایران - مارگن شوسٹر کی مشہور کتاب کا ترجمہ صفحات ۴۹۲ مع ۲۱ عدد تصاویر عکسی عمدہ جلد اعلی - قیمت ۵ روپیہ -

(۱۰) قواعد العروض - مولانا غلام حسین قدر بلگرامی کی مشہور کتاب - عربی فارسی میں بھی اس فن کی ایسی جامع کوئی کتاب نہیں ہے - صفحات ۴۷۴ قیمت سابق ۴ روپیہ - حال ۲ روپیہ -

(۱۱) - میڈیکل جیورس پروڈنس - مولانا سید علی بلگرامی مرحوم کی مشہور کتاب قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۲) علم اصول قانون - یعنے سر ڈبلیو - ایچ رینگن کی کتاب کا ترجمہ صفحات (۸۰۸) قیمت ۸ روپیہ -

(۱۳) تحقیق الجہاد - مصنفۂ نواب اعظم یارجنگ مولوی چراغ الدین حصہ دوم - مسئلہ جہاد کے متعلق کل دنیا میں اپنا نظیر نہیں رکھتی - صفحات ۴۱۲ - قیمت ۳ روپیہ -

(۱۴) شرح دیوان غالب اردو - تصنیف مولوی علی حیدر صاحب طبا طبائی صفحات ۳۴۸ قیمت ۲ روپیہ -

(۱۵) داستان ترکتازان ہند - کل سلاطین دہلی کی ایک جامع و مفصل تاریخ ۵ جلد صفحات ۲۶۵۶ قیمت سابق ۲۰ روپیہ قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۶) معرکہ مذہب و سائنس - ڈریپر کی مشہور عالم کتاب مترجمہ مولوی ظفر علی خان صاحب بی - اے - قیمت ۴ روپیہ -

(۱۷) ماثر الکرام - مشتمل بر حالات صوفیاے کرام تصنیف میر غلام علی آزاد بلگرامی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۸) تیسیر القاری ترجمہ صحیح بخاری اردو - حامل المتن صفحات (۳۷۵۰) نہایت خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۲۰ روپیہ -

نوٹ — ایک روپیہ فی جلد کے حساب سے ہر کتاب کی جلد ہمارے پاس تیار ہوسکتی ہے - جس پر کتاب کا اور مالک کا نام منقش ہوگا -

المشتہر عبد اللہ خاں بک سیلر اینڈ پبلشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

سوانح احمدی یا تاریخ عجیبه

یه کتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی اور حضرت مولانا مولوی محمد اسمعیل صاحب شہید کے حالات میں ہے - اپ اُمي تہے باطني تعلیم شغل برزخ - اور بیعت کا ذکر دیباچه کے بعد دیا گیا ہے - پھر حضرت رسول کریم صلعم کي زيارت جسمي - اور ترجمه بزرگان هر چهار سلسله مروجه هند کا بیان ہے - صدها عجیب وغریب مضامین هین جسمیں سے چند کا ذکر ذیل مین کیا جاتا ہے آپکے گھوڑیکي چوري کي گھاس نه کھانا - انگریزي جنرل کا مین موقعه جنگ پر اپکا لشکر میں لے انا - حضوري قلب کي نماز کي تعلیم - صوفي کي خیال مخالفونکا افسد مین مبتلا هونا - سکھونسے جهاد اورانکي لڑائیان - ایک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بیعت هو جانا - شیعونکي شکست - ایک هندو سیٹھه کا خواب هولناک دیکھکر اپسے بیعت هونا - ایک انگریز کي دعوت - ایک شیعه کا حضرت سرورکا ئنات کے حکم سے اپکے هاتھه پر بیعت کرنا - حج کي تیاری اور عیبي آونٹونکا عدن پهونچانا باوجود اُمي هونیکے ایک پادري کواقلیدس کي مسایل دقیقه کا حل کردینا سمندر کے کھاري پاني کا شیرین هوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبه وغیرہ حجم ٢٢٤ صفحه قیمت دو روپیه علاوہ محصول -

دیدار حبیب (صلعـــم) کے فوٹـــو

گذشته سفر حج میں میں اپنے همراہ مدینه منورہ اور مکه معظمه کے بعض نہایت عمدہ اور دلفریب فوٹو لایا هوں - جن میں بعض تیار هوگئے تین اور بعض تیار هو رهے هیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیهودہ اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجاے یه فوٹو چوکھٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوہ خوبصورتي اور زینت کے خیر و برکت کا باعث هونگے - قیمت في فوٹو صرف تین آنه - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار هیں اکٹھے منگانے کي صورت میں ایک روپیه آٹھه آنه علاوہ خرچ ڈاک - یه فوٹو نہایت اعلی درجه کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے هیں - بمبئي وغیرہ کے بازاروں میں مدینه منورہ اور مکه معظمه کے جو فوٹو بکتے هیں - وہ هاتھه کے بنے هوئے هوتے هیں - اب تک فوٹو کي تصاویر اُن مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نہیں کرسکا - کیونکه بدوي قبائل اور خدام حرمین شرفین فوٹو لینے والوں کو مرتکب سمجھکر انکا خاتمه کردیتے هیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وهاں بہت رسوخ حاصل کرکے یه فوٹو لئے - (١) کعبة الله - بیت الله شریف کا فوٹو سیاہ ریشمي غلاف اور اسپر سنہري حروف جو فوٹو میں بڑي اچھي طرح پڑھے جاسکتے هیں (٢) مدینه منورہ کا نظارہ (٣) مکه معظمه میں نماز جمعه دلچسپ نظارہ اور مجموع خلایق (٤) میدان منا میں حاجیوں کے کیمپ اور مسجد حنیف کا سین (٥) شیطان کو کنکر مارنے کا نظارہ (٦) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑھنا (٧) جنت المعلی واقعه مکه معظمه جسمیں حضرت خدیجه حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنه والدہ حضور سرور کائنات کے مزارات بھي هیں (٨) جنت البقیع جسمیں اهل بیت و امهات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان علي رضي الله عنه شهداے بقیع کے مزارات هیں (٩) کعبة الله کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (١٠) کوہ صفا و مروہ اور وهاں جو کلام رباني کي آیت منقش ہے فوٹو میں حرف پڑھي جاتي ہے -

دیگر کتـــابیں

(١) مذاق العارفین ترجمه اردو احیا العلوم مولفه حضرت امام غزالي قیمت ٩ روپیه - تصوف کي نہایت نایاب اور بے نظیر کتاب [٢] هشت بہشت مجموعه حالات و ملفوظات خواجگان چشت اهل بہشت اردو قیمت ٢ روپیه ٨ آنه - [٣] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجودہ حکماے هند کے باتصویر حالات و مجربات ایک هزار صفحه مجلد قیمت ٤ روپیه - [٤] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفه حضرت مولانا جامي رح قیمت ٣ روپیه -

(٥) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو هزار صفحه کي کتابیں اصل قیمت معه رعایتي ٢٠ روپیه ٨ آنه ہے - (٧) مکتوبات و حالات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندرہ سو صفحے قلمي کاغذ بڑا سایز ترجمه اردو قیمت ٦ روپیه ١٢ آنه

منیجر رساله صوفی پنڈي بہاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

چند نادر اور کمیاب کتابیں

—:*:—

اغا احمد علي ـــرسالہ رانہ - در ارزان شعر - مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۲۸۴ هجري صفحہ ۱۵۴ قیمت ایک روپیہ - (واقدي) فتوح المصر عربی کلکتہ سنہ ۱۸۶۱ع قیمت ایک روپیہ - صرف ایک ایک نسخہ ان دونوں کتابوں کا رهگیا ہے - (حمزہ بن الحسن الاصفهاني) تاریخ ملوک الارض - عربي کلکتہ سنہ ۱۸۶۶ صفحہ ۲۱۲ - ایک روپیہ ۸ آنہ - (عبد الرحیم گورکھپوري) پند نامہ بهرامي فارسی چهاپہ نہایت نفیس - کاغذ عمدہ - کلکتہ سنہ ۱۸۶۰ع صرف دو نسخہ رهگیا ہے صفحہ ۹۲ قیمت ۱۲ آنہ (عبد الرحیم) خزانۃ العلم - در هندسہ اقلیدس، مساحت وغیرہ - صرف ایک نسخہ اخیر کے دو چار ورق نہیں هیں - صفحہ ۶۳۹ مطبوعہ کلکتہ ۵ روپیہ - (عبد الرحیم) تاریخ هندوستان - مارشمن صاحب کی کتاب کا ترجمہ فارسی - کلکتہ سنہ ۱۸۵۹ع صفحہ ۴۵۴ کاغذ اور چهاپہ نہایت عمدہ صرف ۲ نسخہ رهگیا ہے ۳ روپیہ - (تاریخ نادري) مع فرهنگ کلکتہ سنہ ۱۸۴۵ صفحہ ۳۸ صرف ایک نسخہ ۲ - روپیہ - ۸ آنہ (شرح مفصل) تصنیف علامہ محمود زمخشري - شارح مولوي عبدالغني صفحہ ۳۸۸ قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ (کلید دانش) - براے تعلیم اطفال فارسی خوانان حصہ سوم ۲ آنہ حصہ چهارم ۳ آنہ - هر دو حصہ ۴ آنہ - (رسالہ امثال مرادفہ) فارسي - عربی - اردو انگریزي - هندي - صفحہ ۵۵ ایک روپیہ صرف ایک نسخہ ہے - (اخوان الصفا عربی) - مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۲۹۲ھ صفحہ ۳۵۶ - ۲ روپیہ (عبد الکریم خان بهادر) رموز الاخلاق فارسي - ۴ آنہ

ایضاً ترجمہ اردو ۴ آنہ

ایضاً مواردالکلم در علم البیان کلکتہ سنہ ۱۳۰۳ھ صفحہ ۱۲۰ ایک روپیہ -

ابن حجر المکی غبطۃ الناظر - حالات شیخ عبد القادر جیلانی عربی ایک روپیہ -

ملنے کا پتہ :ـــ قطب الدین احمد - نمبر ۳ مارسڈن اسٹریٹ - کلکتہ

مسلمان مستورات کی دینی، اخلاقی، مذهبی حالت سنوارنیکا بهترین ذریعہ

نہایت عمدہ خوبصورت ایکهزار صفحہ سے زیادہ کی کتاب بہشتی زیور قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ محصول ۷ آنہ -

جسکو هندوستان کے مشهور و معروف مقدس عالم دین حکیم الامۃ حضرت مولانا محمد اشرفعلی صاحب تهانوي نے خاص مستورات کی تعلیم کے لیے تصنیف فرماکر عورتوں کي دیني و دنیاوي تعلیم کا ایک معتبر نصاب مهیا فرما دیا ہے - یہ کتاب قرآن مجید و صحاح ستہ (احادیث نبوي صلی اللہ علیہ وسلم) و فقہ حنفی کا اردو میں لب لباب ہے - اور تمام اهل اسلام خصوصاً حنفیوں کیلیے بے حد مفید و نافع کتاب ہے - اسکے مطالعہ سے معمولی استعداد کے مرد و عورت اردو کے عالم دین بن سکتے هیں - اور هر قسم کے مسائل شرعیہ اور دیني امور سے واقف هو سکتے هیں - اس نصاب کي تکمیل کیلیے زیادہ عمر اور زیادہ وقت کي ضرورت نہیں - اردو پڑھي هوئي عورتیں اور تعلیم یافتہ مرد بلا مدد استاد اسکو بہت اچھی طرح پڑھ سکتے هیں - اور جو لڑکیاں یا بچے اردو خواں نہیں وہ تهوڑے عرصہ میں اسکے حصہ اول سے ابجد پڑھکر اردو خواں بن سکتے هیں - اور باقي حصوں کے پڑھنے پر قادر هو سکتے هیں - لڑکیوں اور بچوں کے لیے قرآن مجید کے ساتھہ اسکی بھي تعلیم جاري کردي جاتي ہے، اور قرآن مجید کے ساتھہ ساتھہ یہ کتاب ختم هو جاتی ہے (چنانچہ اکثر مکاتب و مدارس اسلامیہ میں یہی طرز جاري ہے) - اس کتاب کو اسقدر قبولیت حاصل هوئي ہے کہ اسوقت تک بار بار چھپکر ساٹھہ ستر هزار سے زیادہ شائع هو چکي ہے - دهلی، لکهنؤ، کانپور، سهارنپور مراد آباد وغیرہ میں گھر گھر یہ کتاب موجود ہے - انکے علاوہ هندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں صدها جلدیں اس کتاب کی پہنچ چکي هیں، اور بعض جگہہ مسجد کے اماموں کے پاس رکھي گئي ہے کہ نماز کے بعد اهل محلہ کو سنا دیا کریں - اس کتاب کے دس حصے هیں اور هر حصے کے ۹۶ صفحات هیں اور ساڑھے ۳ آنہ قیمت -

حصۂ اول الف با تا - خط لکھنے کا طریقہ - عقائد ضروریہ - مسائل وضو غسل وغیرہ -

حصۂ دویم حیض و نفاس کے احکام نماز کے مفصل مسائل و ترکیب

حصۂ سوم روزہ، زکوۃ، قرباني، حج، منت، وغیرہ کے احکام -

حصۂ چهارم طلاق، نکاح، مهر، ولی عدت وغیرہ -

حصۂ پنجم معاملات، حقوق معاشرت زوجین، قواعد تجوید و قرات -

حصۂ ششم اصلاح و تردید رسوم مروجہ شادي غمی میلاد عرس چهلم دسواں وغیرہ -

حصۂ هفتم اصلاح باطن تهذیب اخلاق ذکر قیامت جنت و نار -

حصۂ هشتم نیک بی بیونکی حکایتیں و سیرت نبوي -

حصۂ نهم ضروري اور مفید علاج معالجہ تمام امراض عورتوں اور بچوں کا -

حصۂ دهم دنیاوي هدایتیں اور ضروري باتیں حساب وغیرہ و قواعد ڈاک -

گیارهواں حصہ بہشتی گوهر ہے جسمیں خاص مردوں کے مسائل معالجات اور مجرب نسخے مذکور هیں - اسکی قیمت ساڑھے ۷ آنہ - اور صفحات ۱۷۴ هیں - پورے گیارہ حصوں کي قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ اور محصول ۷ آنہ ہے - لیکن پوري کتاب کے خریداروں کو صرف ۳ روپیہ کا ویلو روانہ هوگا، اور تقویم شرعی و بهترین جهیز مفت نذر هوگا -

بهترین جهیز - رخصت کے وقت بیٹي کو نصیحت حضرت مولانا کا پسند فرمایا هوا رسالہ قیمت دو پیسہ -

تقویم شرعی - یعني بطرز جدید اسلامي جنتري سنہ ۱۳۳۲ھ جسکو حضرت مولانا اشرف علي صاحب کے مضامین نے عزت بخشی ہے - دیندار حضرات کا خیال ہے کہ آجتک ایسی جنتري مرتب نہیں هوئي قیمت ڈیڑھ آنہ -

راقم

فقیر اصغر حسین هاشمي - دارالعلوم مدرسۃ اسلامیہ دیبند ضلع سهارنپور

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کي شکايتوں سے پريشان هيں تو اسکي دو گولياں رات کو سوتے وقت نگل جائيے صبح کو دست خلاصه هوگا ' اور کام کاج کهانے پيے نهانے ميں هرج اور نقصان نه هوگا کهانے ميں بدمزه بهي نهيں هے -

قيمت سوله گوليوں کی ايک ڈبيه ٥ آنه محصول ڈاک ايک ڈبيه سے چار ڈبيه تک ٥ آنه

يه دو دوائيں هميشه اپنے پاس رکهيں

درد سر رياح کی دوا

جب کبهي آپکو درد سرکي تکليف هو يا رياح کے درد ميں چهٹ پٹاتے هوں تو اسکے ايک ٹکيه نگلنے هي سے پل ميں آپکے پهاڑ ايسے درد کو پاني کرديگي -

قيمت باره ٹکيونکي ايک شيشي ٦ آنه محصول ڈاک ايک سے پانچ شيشي تک ٥ آنه -

نوٹ — يه دونوں دوائياں ايک ساتهه منگانے سے خرچ ايک هي کا پڑيگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ٥ و ٦ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

تيل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے ليے بهت سے قسم کے تيل اور چکني اشيا موجود هيں ' اور جب تهذيب و شايستگي ابتدائي حالت ميں تهي تو تيل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشيا کا استعمال ضرورت کے ليے کافي سمجها جاتا تها - مگر تهذيب کي ترقي نے جب سب چيزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تيلوں کو پهولوں يا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنايا گيا اور ايک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - ليکن سائينس کي ترقي نے آج کل کے زمانه ميں محض نمود اور نمايش کو نکما ثابت کرديا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جوياں هے - بنابريں هم نے سالها سال کی کوشش اور تجربے سے هر قسم کے ديسي و ولايتي تيلوں کو جانچکر " موهني کسم تيل " تيار کيا هے - اسميں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے ' بلکه موجوده سائنٹيفک تحقيقات سے بهي جسکے بغير آج مهذب دنيا کا کوئي کام چل نهيں سکتا - يه تيل خالص نباتاتي تيل پر تيار کيا گيا هے ' اور اپني نفاست اور خوشبو کے ديرپا هونے ميں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هيں - جڑيں مضبوط هوجاتي هيں اور قبل از وقت بال سفيد نهيں هوتے - درد سر ' نزله ' چکر ' اور دماغي کمزوريوں کے ليے از بس مفيد هے - اسکي خوشبو نهايت خوشگوار و دل آويز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قيمت في شيشي ١٠ آنه علاوه محصول ڈاک -

هندوستان ميں نه معلوم کتنے آدمي بخار ميں مرجايا کرتے هيں ' اسکا بڑا سبب يه بهي هے که ان مقامات ميں نه تو دوا خانے هيں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئي حکيمي اور مفيد پٹنٹ دوا ارزاں قيمت پر گهر بيٹهے بلا طبي مشوره کے ميسر آ سکتي هے - همنے خلق الله کي ضروريات کا خيال کرکے اس عرق کو سالها سال کی کوشش اور صرف کثير کے بعد ايجاد کيا هے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذريعه اشتهارات عام طور پر هزارها شيشياں مفت تقسيم کردي هيں تا که اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانيں اسکی بدولت بچي هيں ' اور هم

دعوے کے ساتهه کهه سکتے هيں که همارے عرق کے استعمال کے هر قسم کا بخار يعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار ' جسميں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو ' يا وه بخار ' جسميں متلي اور قے بهي آتی هو - سردي سے هو يا گرمي سے - جنگلي بخار هو - يا بخار ميں درد سر بهي هو - کالا بخار - يا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹياں بهي هوگئي هوں ' اور اعضا کي کمزوري کی وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کيجاے تو بهوک بڑه جاتي هے ' اور تمام اعضا ميں خون صالح پيدا هونے کی وجه سے ايک قسم کا جوش اور بدن ميں چستي و چالاکي آجاتي هے - نيز اسکي سابق تندرستي از سر نو آجاتی هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پير ٹوٹتے هوں ' بدن ميں سستي اور طبيعت ميں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دير سے هضم هوتا هو - تو يه تمام شکايتيں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هيں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هيں -

قيمت بڑي بوتل - ايک روپيه - چار آنه
" چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکيب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

المشتهر و پرو پرائٹر
ايم - ايس - عبد الغني کيمسٹ - ٢٢ و ٧٣
کولو ٹوله اسٹريٹ - کلکته

[6]

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

نمبر ۱۰ | کلکتہ: چہار شنبہ ۱۰ شوال ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۵

Calcutta : Wednesday September 2. 1914.

مقصد وحید

الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

وَجَاهِدُوا فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ، هُوَ
اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ
مِنْ حَرَجٍ، مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ، هُوَ
سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هٰذَا
لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ، وَ
تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ، فَاَقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ، وَاعْتَصِمُوْا
بِاللهِ، هُوَ مَوْلٰكُمْ، فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ
نِعْمَ النَّصِيْرُ! (۲۲ : ۷۸)

قیمت فی پرچہ — چہار آنہ

کردیا جو ارادوں اور امیدوں نے بڑے وثوق کے ساتھہ بنائے تھے : فقد سبق السیف العزل !

" یہ معرکۂ عظیمۂ منتظرہ سرحد کا آخری میدان تھا اسکے بعد کسی دوسرے سرحدی معرکے کا انتظار باقی نہ رہا جسکی ہمیشہ امید دلائی جا رہی تھی -

لیکن قبل اسکے کہ متحدہ فوج کے مزید تقہقر کی خبر آئے' نامور کے تسخیر کی خبر آگئی (جسکا لینا بلجیم کی زبان میں " ابھی باقی تھا " اور جو " لیے یئر سے زیادہ مستحکم ہے ") اور اسکے ساتھہ ھی شارلی رواے کا وہ معرکہ عظیم پیش آیا جو ہمارے عقیدے میں متحدہ فوج اور جرمنی کے اس منتظر اور قریب الوقوع سرحدی معرکۂ عظیم کا پہلا ٹکڑہ تھا جسکا دنیا انتظار کر رہی تھی اور جو بالاخر دو دن کے بعد اس درجہ وسیع ہوا کہ اس نے فرانس کی سرحدی جنگ کا فیصلہ کرکے جنگ یورپ کا پہلا دست روزہ باب ختم کردیا !

اسی معرکہ میں پہلی مرتبہ ہمارے سامنے انگریزی فوج کے نقصانات کو شمار و اعداد کی صورت میں پیش کیا ہے اور اعتراف کیا گیا ہے کہ دو ہزار سے زائد کا نقصان ہوا -

اب آپ نقشہ نمبر ۲ کو دیکھیے - پورتا مارق ' مارشی نز ' ارچنز یا ارسیز تقریباً پچاس ساٹھہ میل سرحد فرانس کے اندر ہیں - پس اس تار نے فیصلۂ جنگ کو بے نقاب کردیا ' اور وہ دنیا جسے روس کے برلن پر قابض ہونے کی امید دلائی گئی تھی ' یہ سنکر مبہوت رہگئی کہ جرمنی سرحد فرانس کو عبور کرکے پچاس میل آگے بڑھ آئی ہے اور پیرس سے صرف سوا سو میل کے فاصلے پر ہے !

اسی کے ساتھہ " کیمبرے " کے دوسرے معرکۂ عظیم کی خبر آئی جو ارچیز کے بعد واقع ہے ' اور جس سے پیرس کا فاصلہ صرف ایکسو میل رہجاتا ہے - حسب اعلان ارل کچنر یہ معرکہ تین چار دن تک متصل جاری رہا ' اور " انگریزی فوج کا ۵ - سے ۶ - ہزار تک نقصان ہوا "

(مزید پیش قدمی)

نا کامی کا رشتہ پھیلتا جاتا ' اور امیدوں اور قیاسوں کا چراغ گل ہوگیا ہے - " کیمبرے " فرانسیسی سرحد میں ایک مستحکم مقام ہے' لیکن جرمنی کی پیش قدمی ہر نئے طلوع آفتاب کے ساتھہ ایک نئے اقدام کی خبر دے رہی ہے اور یہ بھی ہمارا حال ہے کہ اپنی آنکھیں اور کان نہیں رکھتے - نہیں کہا جاسکتا کہ اصلیت اس سے کس قدر زیادہ سریع السیر اور انقلاب انگیز ہوگی ؟ کیمبرے سے مائل بہ مغرب تقریباً ۲۵ میل آگے پاپامے ایک مقام ہے' جو امینس نامی فرانسیسی استحکام سے ۴۰ میل ادھر ہے -

۳۱ - کی تار برقی ہے کہ پاپامے میں جرمن اور متحدہ کے درمیان ایک جنگ کی اطلاع ملی ہے - اس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ جرمنی کیمبرے سے ۲۵ - میل اور آگے بڑھ آئی ہے !

افسوس کہ پہلی ستمبر کو اس سے بھی آگے جرمنی کے بڑھ آنے کا اعتراف کرنا پڑا ' یعنی " جرمن فوج دریاے سوامے پر کسی قدر اور بڑھ آئی ہے "

دریاے سوامے فرانس کے اندر سے گذرا ہے - اسکا ابتدائی دھانہ مشرق سے شروع ہوکر اور " امینس " سے گذر کر بحر شمال میں گر جاتا ہے -

اس خبر نے واضح کردیا کہ جرمنی پاپامے سے بھی آگے بڑھ آئی' اور اب پیرس سے صرف ۸۰ یا - ۹۰ میل دور ہے -

(محاصرۂ پیرس)

اسی تاریخ کو اس امر کا بھی صاف یقین دلا دیا گیا کہ فرانس نے پیرس میں محصور ہونے کی طیاری شروع کردی ہے - کیونکہ " پیرس کے اطراف کے ہزارہا مکانات اسلیے گرادیے گئے ہیں تاکہ پیرس کی توپیں دشمن پر گولہ باری کرسکیں " آج اسی وقت جبکہ ہم یہ سطریں لکھہ رہے ہیں' دوسری خبر آئی ہے :

" پیرس کے اس کیمپ میں جو خندقوں سے گھرا ہے' مدافعت کے سامان مکمل ہوگئے " یعنے پیرس کا محاصرہ بالکل متوقع اور قریب تر ہے - اور اب دریاے سوامے سے پیرس تک جرمنی کیلیے اور کوئی مانع قوی باقی نہ رہا ہے !

(روس اور جرمنی)

اب آو دیکھیں ' امیدوں کا وہ آفتاب جو ٹھیک مشرق سے نکلا اور مشرقی پروشیا ھی پر طلوع ہوا ' اسی پھیلائی ہوئی روشنی کا کیا حال ہے ؟ اور وہ حکومت جسکی سلطنت میں کبھی آفتاب نہیں ڈوبتا ' اسکے متعلق ہمیں کیا معلومات بخشتی ہے ؟ ہمارا مقصد روس سے ہے - جبکہ جرمنی پیرس کے سامنے آگیا ہے تو اس حملے کا کیا حال ہے جس کا " اسٹیم رولر " اتنی وسیع مدت کی مہلت پاکر اچھی طرح متحرک ہوگیا تھا' اور جسکی نسبت ہمارے سنجیدہ بحث معاصر (اسٹیٹسمین) کی راے تھی کہ " وہ فرانس کے ساتھہ ملکر جرمنی کو چکی کے پاٹوں کی طرح پیس ڈالیگا ؟ " جنگ کی صورت متحدہ افواج کی یہ سمجھی جاتی تھی کہ وہ بلجیم میں جرمنی کو روکیں گے - تاآنکہ روس جرمنی میں بڑھتا ہوا دور نکل جائیگا اور برلن کو دباکر جرمنی کی قوت منتشر کردیگا -

اس امید کی بنیاد وہ مسلسل خبریں تھیں جن میں بیان کیا گیا تھا کہ روس مشرقی پروشیا میں کونگز برگ تک آگیا ہے اور اسکا محاصرہ کرلیا ہے -

اگر روس کونگز برگ کو فتح بھی کرلیتا - جب بھی وہاں سے برلن دو سو میل کی مسافت پر تھا ' حالانکہ جرمنی پیرس سے ایک سو میل کے اندر آگیا ہے - لیکن افسوس کہ اتنا بھی نہ ہوا - روسی متحمدیوں کے اعلانات جیسے کے تین ہجوم و عروج میں ہمیں نظر آتا یہ مشرقی پروشیا کی طرف چمکنے والا آفتاب اب زیادہ دیر تک نہیں چمک سکتا !

چنانچہ پہلی ستمبر کا تار ہے : " روس نے اپنا نقشہ بدل دیا اور کونگز برگ کو چھوڑ دیا - اب وہ مشرقی پروشیا کی جگہ براہ اسپرن حملہ کریگا " انا للہ و انا الیہ راجعون - اس سے واضح ہوا کہ روس نے جو خط جنگ اپنا مقرر کیا تھا ' اسپر اس وقت تک کا تمام سفر بیکار گیا ' اور وہ اب از سر نو جرمنی میں ایک بالکل دوسرے خط سے بڑھنا شروع کریگا جسکا نہیں معلوم کیا حشر ہو !

(جنگ کا پہلا باب اور حوادث کا فیصلہ)

اس تمام ترتیب بحث سے جو نتائج صریحہ نکلتے ہیں ' قارئین کرام انپر غور کریں :

(۱) سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ ہر فریق نے اپنے لیے جو خط جنگ اور منزل مقصود قرار دیا تھا ' اسکی طرف بڑھنے کا کسے کس قدر موقعہ ملا ؟

(۲) جرمنی کا خط جنگ یہ تھا کہ بلجیم سے گذرے' سرحد فرانس کو عبور کرے' اور پیرس پر قبضہ کرکے اپنا سفر ختم کردے - فرانس اور انگلستان و بلجیم کی متحدہ فوج اسے بلجیم میں روکنا چاہتی تھی تاکہ وہ پیرس کی طرف نہ بڑھسکے - روس مشرقی پروشیا سے برلن کی طرف بڑھنا چاہتا تھا - تاکہ قبل اسکے کہ جرمنی کامیاب ہو اسے بد حواس کردے -

تار کا پتہ - ادرشہ

نواب ڈھاکہ کی سرپرستی میں

— :*: —

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں پنسل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا اسہل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگی جسمیں گنجی تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپکے روا نہ کیا اور اسی وقت روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے آپ چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کر رہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

---

آنریبل جسٹس سید شرف الدین - جج ہائیکورٹ کلکتہ

میں نے ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی بنائی ہوئی چیزونکو استعمال کیا اور پائیدار پایا - دیکھنے میں بھی خوبصورت ہے - میں امید کرتا ہوں کہ بہت جلد اس کمپنی کی سرپرستی ایسے لوگ کرینگے جنسے انکے کام میں وسعت ہو -

---

ہز اکسیلنسی لارڈ کارمائیکل گورنر بنگال کا حسن قبول

آنکے پرائیوٹ سکریٹری کے زبانی -

آپکے اپنی ساخت کی چیزیں جو حضور گورنر اور انکی بیگم کے لیے بھیجا ہے وہ پہونچا - ہز اکسیلنسی اور حضور عالیہ آپکے کام سے بہت خوش ہیں اور مجھکو آپکا شکریہ ادا کرنے کہا ہے -

برانچ — سول کورٹ روڈ ٹنگائیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ۲۶ ایم - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

داخل ہونے کی جرأت کوئی بیڑا نہیں کرسکتا - اسے تعمیر اور مرمت دونوں قسم کی سہولتیں بکثرت حاصل ہیں' کیونکہ اسکے پاس " رائل ڈاک یارڈ " اور کمپنی کا " جرمانیا یارڈ " ہے ' جو اپنے پیچھے " ایسین" کے تمام سر چشمے رکھتا ہے -

ڈچیز کے لیے ہی جرمن گورنمنٹ نے نہر کیل کی تیاری شروع کردی - نہر کیل " ہوالتینا " سے شروع ہوتی ہے' اور خلیج کیل میں سے " برنس بیٹل" تک چلی جاتی ہے جو " ایلب" پر واقع ہے - یہ مسافت کوئی ۶۰ میل کی ہے - اس نہر نے بحیرہ بالٹک اور بحر شمالی کا تعلق نہایت قریب کردیا ہے' اور اب جرمن بیڑا ۶۰ گھنٹے سے لیکے ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر ایک سمندر سے دوسرے سمندر میں پوری آسانی کے ساتھہ چلا جاسکتا ہے !

جس زمانے میں روس کے بحیرہ بالٹک کے بیڑے کی وجہ سے جرمنی کی بحری حالت میں تغیرات ہو رہے تھے ' اسوقت جرمن بحری قوی کا صدر مقام نہر کیل ہی تھا -

اسکا بیڑا بڑی بڑی توپوں کو پیچھے رکھکے (جنکے پہلو بہ پہلو حفاظت کیلیے خشکی پر آرمی بھی موجود رہتے تھے) چاہے بحیرہ بالٹک پر ٹوٹ پڑتا اور خواہ بحر شمالی میں گھس آتا - جرمن بیڑے کی دلپسند جولانگاہ تو بحیرہ بالٹک تھا مگر اس نے کیل سے گزرنے کی مسلسل مشق کی - بہترین واقف کار دیکھنے والوں کا تخمینہ تھا کہ اگر جرمن بیڑہ زمانہ جنگ کی سرعت اور نقصان کا خیال کیے بغیر گزرے تو ۲۴ گھنٹے میں ایک سمندر سے دوسرے سمندر میں جا سکتا ہے !

لیکن ادھر جنگ روس اور جاپان میں روسی بیڑے کی بربادی اور ادھر جرمنی کے بحری حوصلوں کی ترقی نے جرمنی کی بحری ترقیوں کا رخ بدلدیا اور " ولہیلم شیورن" میں عظیم الشان تعمیرات کا سلسلہ شروع ہوگیا - یہاں تک کہ وہ اس قابل ہوگیا کہ بالائی سمندر کے پورے جرمن بیڑے کو اپنے یہاں جگہ دیسکے -

نہر کیل اور زیادہ گہری کی گئی تا کہ موجودہ عہد کا بڑے سے بڑا جہاز اس سے گذر سکے - مزید لوک (پانی جمع کرنے کی احاطے) خلیج کیل میں بمقام " ہوال تینا " اور " برنس بیٹل " بنائے گئے ' تاکہ ان جہازوں کے کاموں میں سہولت ہو -

ان آبی احاطوں کے متعلق ایک امر قابل ذکر ہے - ہوال تینا میں جوار بھاٹا بہت زیادہ نہیں ہوتا ' اسلیے یہاں ان احاطوں کا کام صرف یہ ہے کہ نہر کو طوفان سے محفوظ رکھیں - لیکن اگر یہ تباہ بھی ہو جائیں جب بھی چنداں نقصان نہیں ہوگا - البتہ برنس بیٹل میں تموج و تلاطم برپا رہتا ہے' اور وہاں نہر کے تمام کاموں کے لیے ان احاطوں کا وجود نہایت ضروری ہے -

نہر کیل کی توسیع اور لوک کی تعمیر سے پہلے ہی بالائی سمندر کے جرمن بیڑے کا صدر مقام نہر کیل کی جگہ ولہیلم شیورن قرار پاگیا - یعنی اسکے خونفشاں نیزۂ جنگ کا سرا روس کی طرف سے انگلستان کی طرف پھیر دیا گیا - حیرت انگیز بحری طاقت بہت سے بیٹل شپ جہازوں کو بہمہ وجوہ تیار رکھنے لگی اور تعداد بڑھادی گئی - ولہیلم شیورن کی حفاظت اسطرح کی گئی کہ ایلبی سے جیڈ تک کے راستے کی مزید حفاظت کے لیے مقام بورکم کو قلعہ بند کر کے ایک تارپیڈو اسٹیشن بنادیا گیا - اوہیلی گولینڈ جو ایک بحری سنتری اور تارپیڈو کا ڈپو ہے' اسکی اہمیت کو اور ترقی دیگئی - اس انتظام میں صرف ایک شے کی کمی تھی' یعنی یہ کہ ایلبی ایک نہر کے ذریعہ جیڈ سے ملادیا جاتا - چنانچہ اسکی تجویز کی گئی تھی مگر بعض اور اہم کاموں کی وجہ سے ملتوی رہی - بورکم کی ترقی نے اسکی ضرورت کو بھی کم کردیا تھا -

اس تشریح کو جب آپ نقشہ کے ساتھہ ملاکے پڑھینگے تو جرمن بیڑے کا جنگی پوزیشن بالکل واضح ہوجائیگا - اسکی بنیاد " ولہیلم شیورن" پر ہے جو حملہ کے خوف سے بالکل آزاد ہے - ہیلی گولینڈ تارپیڈو کشتیوں کا ایک جال ہے جہاں سے صرف جرمنی ہی گذر سکتا ہے - " ہیلی گولینڈ " اور " ولہیلم شیورن" دونوں میں حفاظت کی قلعہ بندیاں کی گئیں اور ہر وہ چھوٹی بڑی تدبیر کی گئی جو ایک جنگی ذہن سوچ سکتا ہے - جسقدر تارپیڈو اور زیر آب کشتیاں یہاں ہیں ' انکے بعد ذہن میں نہیں آتا کہ کوئی بیٹل شپ جہاز ان دفاعی انتظامات کے علی الرغم یہاں آنے کی کوشش کریگا -

نہر سوئز کے بعد دنیا کی دوسری عظیم الشان صناعی نہر: کیل کا ایک منظر ! بائیں جانب خود قیصر جرمنی مع شاہی اسٹاف کے کھڑا ہے !

جرمنی چاہے تو اپنے بیڑے کو داخلی خطوط کے برابر برابر بحر بالٹک تک بھی بھیج سکتا ہے - یہ مسافت صرف ۸۰ میل کی ہے - نہر کیل اسطرح بنائی گئی ہے کہ جنگ کے زمانہ میں جہاز اسمیں نہایت سرعت کے ساتھہ گذر سکتے ہیں - پورا جرمن بیڑا ڈیڑھہ دن میں بحر شمال سے بحیرہ بالٹک میں آجا سکتا ہے -

جرمنی اور انگلستان میں بحری جنگ اسلحہ کا ایک نیا اور نا آزمودہ میدان ہے - لیکن تا ہم بوثوق کہا جاسکتا ہے کہ اگر جرمن بیڑا عام مقابلہ کے خطرہ میں نہیں پڑنا چاہتا تو اس سے کوئی کام نہیں لیا جاسکتا - اس صورت کہا جائیگا کہ جسطرح جنگ نپولین میں فرنچ بیڑے کی ناکہ بندی کردی گئی تھی' اسی طرح جرمن بیڑے کی بھی ناکہ بندی کرلی جائیگی - اگرچہ ایسا کرنا ممکن ضرور ہے' مگر موجودہ زمانہ میں آلات دفاع کی ترقی سے خود ناکہ بند بیڑے کے خطرات بھی بڑھگئے ہیں -

جنگ نپولین میں انگریزی امیر البحر نلسن اپنے جہازوں کو فرنچ بیڑیوں سے تین میل کے اندر لیجاسکا لیکن آج یہ ممکن نہیں

اب دیکھیے کہ نتائج کا فیصلہ کیا ہے ؟ جرمنی نے بلجیم کو فتح کرلیا اور سرحد عبور کرکے پیرس کی طرف پوری سرعت سے بڑھرہی ہے - متحدہ افواج افسوس ہے کہ اسے نہ روک سکیں -

وہ اس وقت ہمارے اطلاع میں پیرس سے ۸۰ یا زیادہ سے زیادہ ۹۰ میل کے فاصلے پر ہے -

روس نے جو خط جنگ مقرر کیا تھا اسمیں بالکل نا کام رہا اور اسے چھوڑ دیا - برلن تک پہنچنا ایک طرف' وہ ابتک کچھہ بھی نہیں کرسکا ہے -

یہی فیصلہ ہے جو جنگ کی پہلی منزل کو ختم کردیتا ہے - جرمنی کیلیے زیادہ سے زیادہ تین منزلیں تھیں: تسخیر بلجیم' عبور سرحد' اور فتح پیرس' چنانچہ دو منزلیں اس نے طے کرلی ہیں - ایک باقی ہے - پس جنگ کا پہلا باب ختم ہوگیا -

یہ کہنا کہ " جرمنی کا پروگرام یہ تھا کہ ۴ اگست کو سرحد فرانس عبور کرلیگی ' اور یہ پروگرام ایک قیدی کے جیب سے نکلا " ایک ایسا استدلال ہے' جسے کوئی عقلمند تسلیم نہیں کرسکتا - کون کہسکتا ہے کہ جرمنی نے کتنا زمانہ اپنے خط جنگ کے اختتام کیلیے قرار دیا تھا ؟ سچ یہ ہے کہ بحالت موجودہ یہ فیصلہ بالکل نہیں کیا جاسکتا کہ جو وقت اسے اپنی دو منزلوں کے طے کرنے میں لگا ہے یہ اسکے اندازہ سے زیادہ تھا یا کم ؟ و لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا !

روس اور جرمنی بالٹک میں

اس نقشے سے یہ واضح ہوگا کہ جرمنی نے روس کی تمام بحری طاقت کو کسی طرح بیکار کردیا ؟

۳ - اگست کو جرمنی جہازوں نے بالٹک میں بڑھکر روسی قوت کو خلیج فنلینڈ کے طرف دھکیل دیا اور جزائر ابلینڈ پر قبضہ کرلیا جو ٹھیک خلیج فنلینڈ کے دھانے پر واقع ہیں - اور اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ سینٹ پیٹرز برگ سے کوئی جہاز بالٹک میں نہیں نکل سکتا کیونکہ اسکا دھانہ جرمن جہازوں کی زد میں آگیا ہے -

نقشہ میں دہنی جانب سینٹ پیٹرز برگ ہے اور دھانہ خلیج کے محاذی جزائر ہیں -

بحر شمالی

نہر کیل

نقاط حربیہ مفیدہ

بلجیم میں اسوقت فیصلہ کن واقعات جنگ کی شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں' بلکہ ہوچکے -

ہمیشہ یہہ خیال کیا گیا ہے کہ جب کبھی جرمنی معرکہ شروع کریگا تو اسکے لیے وقت کا سوال سب سے زیادہ اہم ہوگا - کیونکہ اسے فرانس کو صرف شکست ہی نہیں' بلکہ جلد شکست دینا ہے ' تاکہ اپنی مشرقی سرحد پر روسی فوج کے دباؤ کے سنگین ہونے سے پہلے وہ بلجیم اور فرانس کی فوجوں سے فارغ ہوجاے -

فرانس کو جلد شکست دینے ہی کے لیے اسوقت جرمنی نے بلجیم کی نا طرفداری کو توڑ ڈالا ہے ' اور لیج اور نامور کے قلعے جن سے دریاے میوز کی وادی مستور ہورہی ہے ' سرفروشانہ کوششیں کرکے مسخر کرلیے ہیں -

لیکن جب کہ جنگ کے رفتار کی حالت اسقدر نازک ہو رہی ہے' تو قدرتاً ہر شخص کی نگاہیں بحر شمالی کی طرف اٹھتی ہیں' جہاں اسوقت انگریزی اور جرمن بیڑے باہم برسر مقابلہ ہیں -

جرمنی کی نمایاں طبیعی مزیت یہ ہے کہ وہ ساحل سمندر پر پھیلی تو دور تک ہے مگر اسکے پاس عمدہ بندرگاہ ایک بھی نہیں - بحر شمالی میں صرف دو قدرتی بندرگاہ ہیں ' اور دوسرے بندرگاہ مثلاً ہیمبرگ ' ایلی' بریمن' دریاے ویزر پر واقع ہیں - یہ بندرگاہ تجارتی ہیں اور انگلستان کے اصلی بندرگاہوں یعنی لندن اور لور پول کی طرح سطح دریا میں اچھی بلندی پر واقع ہیں -

اگرچہ یہ بندرگاہ تجارتی کہلاتے ہیں ' مگر ان میں ہیمبرگ کا بندرگاہ فن جنگ کی حیثیت سے بہت زیادہ اہم ہے - یہاں بلوم ' واس' اور ولکن کمپنیوں کے جہاز سازی کے کارخانے اور تیرتے ہوے ڈک ہیں' جو مرمت کے لیے جنگ کے زمانے میں نہایت قیمتی اہمیت رکھتے ہیں - نہر کیل کے باہر بحر شمالی تنگ ہوکے "نہر ایلب" بنجاتی ہے جو دہانہ ککس ہیون سے ۱۸ میل کے فاصلہ پر ہے - ایلب اس دہانہ تک اسقدر سرعت کے ساتھہ تنگ ہوتی ہوئی چلی آتی ہے ' جہاز رانی کے قابل اتنا اسقدر تنگ ہے کہ مخالف بیڑے کے لیے یہاں آنا ممکن ہی نہیں - بظاہر تو یہاں مدافعت کے لیے صرف توپیں نظر آتی ہیں جو کھلی گاڑیوں پر رکھی ہوئی ہیں' مگر یقیناً اسکے اندر بڑی بڑی سرنگیں ہونگی - بحر شمال میں جرمن بیڑے کی پائیگاہ صرف ایک ہی جگہ " ولی ہلم شیوین " نامی ہے - جب یہ مقام اولڈنبرگ کی ریاست سے سنہ ۱۸۵۲ ع میں لیا گیا تھا' تو اسوقت پروشین گورنمنٹ نے اپنی بحری طاقت کا سنگ بنیاد رکھنا شروع کردیا تھا - مگر یہ کام نہایت مشکل اور بے انتہا صرف کا تھا ' کیونکہ خلیج کی کھاڑی پر قدرتی مواقع حاصل نہ تھے -

سنہ ۱۸۶۴ ع میں جب اولڈنبرگ سے جنگ ہوئی اور نہر حاصل کی گئی ' تو اسکی وجہ سے " ولی ہلم شیوین " پیچھے پڑگئی -

کیل زمین سے گھرا ہوا ایک ایسا بندرگاہ ہے' جس سے خوبصورتی اور طاقت میں بڑھکے اور کوئی بندرگاہ نہ ہوگا - یہ ایک بہت ہی گہری کھاڑی ہے - اسکے ساتھہ ہی ایک تنگ آبناے ہے جسمیں جنگ کے وقت

سے مل جاتا ہے' اوسکے سامنے بے پردہ اور برہنہ لونڈیوں کی قطاریں کھڑی ہو جاتی ہیں ' اوسکے سامنے گنجینہ و دفائن کا ایک ڈھیر لگ جاتا ہے جسکو ہر مجاہد کا دامن حرص و آز سمیٹ لیتا ہے !

یورپ کی قدیم و جدید تاریخ سے اگرچہ اسکا معارضانہ جواب نہایت آسانی کے ساتھہ دیاجا سکتا ہے' یورپ کے جنون مذہبی کی یادگار صلیبی جنگ کی تاریخ کا ہر صفحہ خون کی ایک چادر ہے جس نے ایک مدت تک دنیا کے امن و آشتی کو اپنے اندر چھپا لیا تھا - اس سے بھی بڑھکر یہ کہ یورپ کا موجودہ میدان کارزار ایک عرصۂ رستخیز ہے جسکی توپوں کے دھانے سے یہ زلزلہ انگیز صدائیں بلند ہو رہی ہیں :

یا ایہاالناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شی عظیم - یوم ترونہا تذہل کل مرضعۃ عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملہا و تری الناس سکاری - وماہم بسکاری ولکن عذاب اللہ شدید (۲۲ : ۱ - ۲)

لوگو ! اپنے خدا سے ڈرو کہ وقت موعودہ کا بھونچال ایک بڑی ہی مصیبت ہے - اوس دن ہر دودہ پلانے والی عورت اپنے شیر خوار بچے کو بھلا دیگی ' اور ہر حاملہ عورت کا حمل ساقط ہو جائیگا - اور تم لوگوں کو دیکھوگے کہ متوالے اور بدحواس ہیں' حالانکہ وہ متوالے نہیں ہیں - لیکن خدا کا عذاب بہت سخت ہے جسنے انہیں بدحواس کردیا ہے !

لیکن اس سوال کے تحقیقی جواب کے لیے همکو سب سے پہلے عرب ہی کی قدیم تاریخ کی طرف رجوع کرنا چاہیے جہاں سے اسلام کا ظہور ہوا تھا ' جس میں اسلام نے نشو و نما پائی تھی ' اور جس میں بزعم یورپ اسلام نے خون کا طوفان برپا کیا !

(العـــرب و العـــرب)

عرب نے ابتداء ہی سے مثل دیگر اقوام کے جنـگ کا نہایت بد نما نمونہ قائم کیا تھا - اونکی اکثر لڑائیاں صرف لوٹ مار کے لیے ہوتی تھیں جو لڑائیاں غیرت ' خود داری' حمیت' اور عزت نفس کے تحفظ کیلیے برپا ہونی تھیں' اون میں بھی غارتگری کا وحشیانہ منظر نمایاں طور پر نظر آتا تھا - بلکہ اس قسم کی لڑائیوں میں بغض و عداوت کا شعلہ ان کے وحشیانہ افعال کو اور بھی زیادہ روشن کردیتا تھا -

عرب کی لڑائیوں کی خصوصیات حسب ذیل ہیں :

(۱) عورتیں عموماً بے پردہ کردی جاتی تھیں ' اور اس پر علانیہ فخر کیا جاتا تھا :

وعقیلـــہ یسعی علیہـــا قیم
متغطرس ابدیت عن خلخا لہا

ترجمہ - بہت سی پردہ نشین عورتیں ہیں جنکا خود دار شوہر باوجودیکہ اونکی حفاظت کی کوشش کرتا ہے ' لیکن میںنے اون کے پازیب کھولدیے -

اس لیے اہل عرب عورتوں کی حفاظت و ستر پوشی کو اپنا سب سے بڑا کارنامہ خیال کرتے تھے - چنانچہ اوپر کے شعر سے اوسکی تصدیق ہوتی ہے - ایک دوسرا شاعر بھی کہتا ہے :

و خمارغانیۃ عقـدت براسہـــا
اصلا و کان منشـــرا بشمالہـــا

ترجمہ - اور ایک نو جوان عورت کو میں نے شام کے وقت دوپٹا اوڑھا دیا ' حالانکہ وہ دن بھر بے پردہ اور بدحواس رہ چکی تھی -

(۲) بغض و عداوت کے نشے میں تذلیل و تحقیر کے لیے میدان جنگ میں دشمنوں کی لاشوں کو گھسیٹنا لڑائیوں میں اکثر ہوتا تھا - چنانچہ یہ کہنا کہ " میں نے حریف کو میدان جنگ میں پانوں پکڑ کر گھسیٹا " اس جملہ کا مرادف تھا کہ " میںنے اوسکو قتل کیا " کو قتال اور یہ تذلیل دونوں لازم و ملزوم تھے :

و شدواشدۃ اخری فجـــروا
بارجل مثلہم و رموا جریـــا

ترجمہ - اور دشمنوں نے دوسرا حملہ کرکے اپنے حریف مقابل کے پانوں پکڑے اور گھسیٹا ' اور جوبن کو تیر مارا -

(۳) دشمن کے ناک کان کاٹ ڈالنا اور اونکی صورت کو مسخ کردینا ' نہ صرف مردوں ہی تک محدود تھا بلکہ عورتیں اس میں مردوں سے بھی آگے تھیں - چنانچہ تاریخ اسلام میں حضرت حمزہ کی لاش ہندہ کے اس وحشیانہ طرز عمل کا درد انگیز منظر پیش کرسکتی ہے -

(۴) دشمن کو زندہ آگ میں جلادینا ایک بڑا تاریخی کارنامہ خیال کیا جاتا تھا - چنانچہ ایک شخص نے کسی قوم کو آگ میں جھونک دیا تھا جسکی یادگار میں عرب نے اوسکو " محرق " کا خطاب دیا ' اور اوس نے عرب کی تاریخ جنگ میں ایک نئی تلمیح پیدا کردی - چنانچہ ایک شاعر جند بہادران عرب کی مدح میں کہتا ہے :

کانوا علی الاعداء نار محـــرق و لقـــومہم حرما من الاحرام

ترجمہ — وہ لوگ دشمنوں کے لیے تو محرق کی آگ تھے جسنے ایک قوم کو زندہ جلادیا تھا - مگر اپنی قوم کیلیے منجملـہ اور پناہگاہوں کے ایک جاے پناہ تھے -

(استدلال لغوي)

جنگ اگرچہ ہمیشہ دنیا کیلیے ایک مصیبت خیال کی گئی ہے ' لیکن عرب کے وحشیانہ طریقہ جنگ نے مثل روم و بابل کے اوسکو اور بھی زیادہ مہیب اور خطرناک بنادیا تھا - چنانچہ عربی زبان میں جنگ کیلیے جو الفاظ' جو ترکیبیں' اور جو استعارے وضع کیے گئے تھے' اون سب سے اسکا اظہار ہوتا ہے -

اہل عرب لڑائی کو آگ سے تشبیہ دیکر اوسکے لیے آگ کے تمام لوازم ثابت کرتے تھے :

و اوقد نارا بینہـــم بضرامہا لہا و ہج للمصطلی عبر طائل

ترجمہ — اور خدا دونوں قبیلوں میں لڑائی کی آگ کا شعلہ بھڑکاے جو تاپنے والے کیلیے سخت مضر ہو !

قرآن مجید نے بھی اس استعارہ کا استعمال کیا ہے .

کلما او قدوا نارا للحرب اطفاہا للہ - (۵ . ۶۹)

جب جب اونھوں نے لڑائی کی آگ بھڑکائی ' خدا نے اوسکو بجھا دیا -

لڑائی کو اونٹ سے تشبیہ دیتے تھے جو سب سے زیادہ انتقام کیش جانور ہے ' اور جب زمین پر دفعۃ بیٹھتا ہے تو اوسکے عظیم الشان سینہ وگردن کا ثقل ہر اوس چیز کو چور چور کردیتا ہے جو اوسکے اندر آ جاتی ہے :

اناخم علینا کلکل الحرب مرۃ فنحن منیخوہا علیکم بکلکل

ترجمہ - جس طرح تم نے ہمارے اوپر لڑائی کے اونٹ کو بٹھا کر ہمیں چور چور کردیا ' اسی طرح ہم بھی تم کو پاش پاش کردینگے -

مفرد استعارے بھی اسی قسم کے مفہوم پر دلالت کرتے تھے - نطاح مینڈھوں کے ٹکر لڑنے کو کہتے ہیں - لڑائیوں میں بھی چونکہ اسی قسم کی بہیمیت و سبعیت کا اظہار کیا جاتا تھا' اسلیے حملے کیلیے اس لفظ سے استعارہ کرتے تھے :

والکر بعـــد الفـــراد کرہ التقدم و النطاح

ترجمہ — اور پہلو بچانے کے بعد حملہ ' جب کہ آگے بڑھنا اور ٹکر لڑنا نا گوار معلوم ہونے لگتا ہے -

آج سرنگوں اور نار پیڈو اور زیر آب کشتیوں کے طویل سلسلوں کی وجہ سے تاکہ ندد بیڑا خود هی سخت خطرہ میں مبتلا هوجاتا ہے -

جاپانیوں کے ثقیل شپوں کا ایک ثلث حصہ محض ان سرنگوں کی وجہ سے ضائع هوگیا تھا' جو پورٹ آرتھر کے باهر لگی هوئی تھیں -

غرض یہ سدت نیلسن کے زمانے کے آج ناکہ بندی بہت مشکل هوگئی ہے اور اسلیے یہ شے چنداں قابل اعتماد نہیں -

همکو صحیح طور پر نہیں معلوم کہ دونوں حریفوں کے بیڑوں کی طاقت کتنی ہے ؟ تاهم جسقدر واقعات و حالات شائع هوئے هیں' انکی بنا پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انگلستان کی بحری قوت جرمنی کی بحری قوت سے زیادہ هیں - پس اگر جرمن بیڑے نے معرکہ پیش کیا تو اغلب یہ ہے کہ انگریزی بیڑا انکے قبول کرنے میں پس و پیش نہ کریگا' لیکن اگر جرمن بیڑے نے اپنے مصالح جنگ کی وجہ سے معرکہ پیش کرنا مناسب نہ خیال کیا اور صرف کوئی چھوٹا جہاز کرتا رہا' تو پھر یہ مشکل ترین سوال سامنے آتا ہے کہ انگریزی بیڑا کیا کریگا ؟ کب تک انتظار کی سختی اور تیاری کا بار گراں برداشت کرتا رہے ؟ لیکن یہ تو اسکے لیے نہایت هي سخت آزمایش هوگی - ایسا کرنا نا قابل اندازہ نقصانات اور مشتبہ نتائج کے خدشات سے پر ہے !

آجکل کی بحري جنگ محض طاقت جسمانی اور ذهانت کا کام نہیں ہے' بلکہ بڑی حدتک اسمیں موجودہ تمدن و علم کے پیدا کیے هوئے جہنمي اسلحہ کو بھی دخل ہے - ایک خوش قسمت تار پیڈو کشتی یا چھوٹی سی سرنگ ایک بڑے سے بڑے اور بہتر سے بہتر ثقیل شپ جہاز کو قعر دریا میں پہنچادے سکتی ہے - جرمنی کا ایک زپلین جہاز بم کا ایک گولا پھینک کر یہ میں تہلکہ مچا دےسکتا ہے' اور اس بیڑے کا خاتمہ کر دیسکتا ہے کہ برطانیہ اور جرمنی کی تماشہ گاہ جنگ محض بحر شمالی هی تک محدود ہے !

اگر ایک بھلے شہر پر زپلین هوائی جہاز سے بم کے گولے پھینکے جائیں یا کسي دوربین سے تنبل گولا اتار آجاے تو بیشک اس شہر کے باشندوں میں خوف اور هراس پیدا کیا جاسکتا ہے -

البتہ ان چیزوں سے سمندر کی امان حاصل نہیں هوسکتي اسلیے جرمنی اگر سمندر کی کمان اپنے هاتھ میں لینا چاهتی ہے تو ضرور ہے کہ اسکا بالائی سمندر کا بیڑا انگریزي بیڑے کو چیلنج دے -

۱۰ شوال ۱۳۳۲ هجري

الحـــرب والاســــلام

انقلاب مــــاهیت جنـگ

یقلب الله اللیل و النهار ان فی ذلك لعبرة لاولی الابصار (۲۴ : ۴۴)

" حرب " اور " اسلام " میں کسی قسم کا اتحاد و ائتلاف نہیں - ترکیب هجائی کے لحاظ سے ان دونوں لفظوں میں ایک حرف کا بھی اشتراک نہیں پایا جاتا - مفہوم لغوي میں اس سے بھی زیادہ اختلاف ہے - حرب کے لغوي معنی سے ایک ایک بچہ واقف ہے - لیکن اگر کوئی بد قسمت انسان ایسا بھی ہے جسکو اسکی تحقیق کی ضرورت ہے' تو قاموس اور لسان العرب کی ورق گردانی کی جگہ اسکو دنیا کی بربادیوں کي تاریخ کا بغور مطالعہ کرنا چاهیے' جسکا ایک ایک صفحہ اس لفظ کی عبرت انگیز تفسیر کرتا ہے - اگر اسکو اس سے بھی تسکین نہ هو تو آجکل یورپ کا میدان کارزار ایک مبسوط لغت کی طرح دنیا کے سامنے کھلا هوا ہے - خون کی دھاریں اسکی ایک ایک سطر کو نمایاں کر رهی هیں - ان سطروں میں اس لفظ کی شرح آسانی کے ساتھ نظر آجاسکتي ہے !

لیکن ایسی حالت میں جبکہ ارض الهي کا امن سمندر کی خونین لہروں میں ڈوب گیا ہے' صلح و آشتي کی دیوي نے خون کی چادروں میں اپنا منہ چھپا لیا ہے' اور اطمینان و سکون کو خونخوار توپوں کا دهن آر نگل چکا ہے' لفظ اسلام کی لغوي تحقیق مشکل اور ادراک مشکل ہے - ایسی حالت میں دنیا کو کیونکر یقین دلایا جاسکتا ہے کہ " اس لفظ کا مادہ سلم ہے جسکے معنے صلح کے هیں " صلح کا آخري نتیجہ اطاعت و فرمانبرداري ہے' اسلیے اگر یہ صحیح ہے کہ اسلام کے معنے " گردن انداختن " کے هیں' تو دنیا کے تمام مذاهب میں صرف وهي ایک ایسا مذهب ہے جو صلح و آشتی کا آخري نتیجہ ہے :

و اذکروا نعمت الله علیکم	اور خدا کے اوس احسان کو یاد کرو کہ جب
اذ کنتم اعداء فالف	تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو خدا نے
بین قلوبکم فاصبحتم	تم میں باهم میل اور الفت پیدا کردي
بنعمتہ اخوانا	اور تم اوسکے فضل سے دشمنوں کی
(۳ : ۹۸)	جگہ آپسمیں بھائی بھائی هوگئے -

لیکن با اینهمہ تنافی و تباین' با اینهمہ تضاد و تقابل' با اینهمہ تخالف و تناقض' اب تک یورپ ان دونوں لفظوں کو مرادف سمجھ رها ہے - ایک یوروپین کے سامنے جب اسلام کا نام لیا جاتا ہے تو جنگ کا ایک وسیع سلسلہ اوسکے پیش نظر آجاتا ہے - وحشت' خونریزي' غارتگري' اور بد امنی کا ایک خونیں منظر اوسکی نگاہ کے سامنے پھر جاتا ہے - وہ اوسکو دیکھتا ہے تو اوسکا رشتۂ نگاہ خون کی دھاریں

اکثر لوگ مداحاً یا تحقیراً اشخاص کے نام بگاڑ دیتے هیں ' اور رفتــه رفتــه یهی مسخ شده نام اونکا اصلي نام بن جاتا هے - مدینه میں اسکا عام رواج هوگیا تها - بظاهر یه ایک معمولي بات تهی ' لیکن قرآن مجید میں اسکے متعلق ایک خاص آبت نازل هوئی :

یا ایها الــذین آمنــوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکـونوا خیرا منهم ولا نساء من نساء عسی ان یکن خیــرا منهن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقـــاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لـــم یتب فاولئـــك هم الظالمون - (۴۹ : ۸)

مسلمانو ! کوئی قوم کسی قوم کی هنسی نه اڑاے ' شاید وه اون سے بهتر هو' اور نه کوئی عورت کسی عورت کی هنسی اڑاے' شاید وه عورتیں اون سے بهتر هوں - آپس میں ایک دوسرے کی تحقیر کی غرض سے اشاره بازیاں نه کرو' لوگوں کے نام نه بگاڑو ' ایمان لانے کے بعد ایسے ناموں کا هونا کیسی بری بات هے ! اور جولوگ اس سے رجوع نهیں کرتے وه یقیناً ظالم هیں -

یه اصلاحیں اون خیالات کے طریق اظهار کے متعلق تهیں یه جن کی حقیقت کو اسلام نے نهیں بدلا تها ' لیکن اسلام نے جنگ کی حقیقت ' اونکے اسباب ' اور اونکے مقاصد میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کردیا تها جیسا که اوپر گذر چکا هے - اس لحاظ سے جنگ کے متعلق عرب کا لٹریچر اسکي اصلاح کا سب سے زیاده مستحق تها - عرب میں جنگ کیلیے سیکڑوں الفاظ ' سیکڑوں محاورے ' سیکڑوں ترکیبیں ' اور سیکڑوں استعارے پیدا هوگئے تهے ' لیکن وه سب کے سب صرف ایک وحشیانه جنگ کیلیے موزوں تهے - ایک متمدن قوم ' ایک ترقی یافته نظام ' ایک صلح پسند مذهب ' ایک پیام رساں امن جماعت ' ان الفاظ کی متحمل نهیں هوسکتی تهی -

(الجهـــاد)

اسلیے حقیقت جنگ کے انقلاب کے ساتهه اسلام نے ان تمام الفاظ و محاورات کو بهی یک لخت متروک کردیا ' اور غزوات اسلامیه کیلیے صرف ایک ساده لفظ " جهاد " کا استعمال کیا جس سے "حرب" کي طرح نه تو غیظ و غضب کے جذبات ظاهر هوتے تهے ' نه لوٹ مار ' سلب و نهب ' اور وحشت کی بو آتي تهی - بلکه وه صرف اوس انتهائي کوشش پر دلالت کرتا هے جو ایک اعلی مقصد کے حصول کیلیے کیجا سکتی هے - خواه بذریعه قوی هو ' خواه بذریعه زبان ' خواه بذریعه افعال جوارح ' یا بواسطهٔ قبضهٔ شمشیر :

لیس للانســان الا ماسعی

انسان کو صرف اپنی کوششوں هی کا صله مل سکتا هے -

قرآن حکیم نے جنگ کے هر موقع پر اسی لفظ کا استعمال کیا هے ' اور قرآن مجید کی اصطلاح میں اس کا اطلاق صرف جنگ و خونریزي هی تک محدود نهیں هے ' بلکه عموما اسکے ذریعه سے عام ایثار ' ضبط ' خاموشي ' تزکیه نفس ' اور اخلاق کا اظهار کیا گیا هے :

لکن الرسول و الذین آمنوا معه جاهدوا باموالهم و انفسهـــم و اولئـــک هم الخیــرات و اولئـــک هم المفلحون (۹ : ۸۹) و الذین جاهــدوا فینـــا لنهدینهم سبلنا و ان الله لمع المحسنین (۲۲ : ۶۹)

لیکن رسول اور وه لوگ جو رسول کے ساتهه ایمان لاے ' یه وه لوگ هیں که انهوں نے اپنی جان و مال دونوں سے جهاد کیا - تمام بهلائیاں صرف اونهی کے لیے هیں - اور وهی کامیاب هیں - اور جن لوگوں نے همارے لیے جهاد (ریاضت و سعی) کی سو هم اونکو اپنے پانے کے راستے بتائینگے ' اور خدا صرف ارباب احسان هی کے ساتهه هے -

اس آیة میں جس جهاد نفس و روح کا ذکر کیا هے ' اسے آنحضرة صلی الله علیه وسلم نے ام الاحادیث یعنی حدیث جبریل میں بدیل تشریح " احسان " واضح تر کردیا هے :

ان تعبد الله کانك تراه فان لم تکن تراه فانــه یراک (مشکوة - ص - ۳)

خدا کي عبادت اس طرح کرو گویا تم اوسکو دیکهه رهے هو ' اور اگر اسطرح نهیں هوسکتا تو کم از کم اس قدر استغراق تو هو که گویا وه تمهیں دیکهه رها هے !

ثم ان ربك للـــذین هاجروا من بعد مافتنــوا ثم جاهدوا و صبروا ' ان ربك مـــن بعـــدها لغفور رحیم - (۱۶ : ۱۱۱)

اونلوگوں کیلیے جنهوں نے سخت آزمایش کے بعد هجرت کی ' پهر جهاد اور صبر کیا ' الله کا فضل طیار هے - خدا ایسی صداقتوں کے بعد بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا هے -

وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر -

وه مسلمان کامیاب هیں ' جنهوں نے حق اور صبر کی وصیت کی -

ان الله یحب الذین یقاتلون في سبیله صفا کانهـــم بنیان مرصوص (۶۱ : ۴)

خدا اونلوگوں کو دوست رکهتا هے جو اوسکي راه میں اس طرح استقلال کے ساتهه صف بسته لڑتے هیں ' گویا وه جڑي هوئی دیوار هیں !

(قتال اسلامی اور سلب و نهب)

ان آیتوں سے ثابت هوتا هے که جهاد اسلامي کی حقیقت صرف صبر و استقلال اور ضبط و ایثار سے مفهوم هوتي هے - مال غنیمت اور اظهار غیظ و غضب وغیره اوسکی حقیقت میں نه تو داخل هیں - اور نه اوسکا خاصه لازمي هیں - وه محض بالکل عارضی چیزیں هیں - جهاد کا اصلی مقصد ان سے بهت اعلی و اشرف هے - یهی وجه هے که ابتداے اسلام میں طلب مال غنیمت پر عذاب الهی نازل هوا تها :

فلما کان یوم بدر وقعوا في الغنـــائم قبـــل ان تحل لهم ' فانزل الله لولا کتاب من اللـــه سبـــق لمسکم فیمـــا اخـــذتم عذاب عظیـــم (ترمذي کتاب التفسیر - ص - ۵۰۳)

جب واقعه بدر پیش آیا تو صحابه مال غنیمت کے جمع کرنے میں مصروف هوگئے ' حالانکه وه اوسوقت تک حلال نهیں هوا تها ' اسپر خدا نے یه آیت نازل کی که لمسکم " اگر خدا کی مشیت نے اسکا فیصله نه کردیا هوتا تو جو مال تم نے بطور غنیمت کے لوٹا هے ' اوسپر بهت بڑا عذاب نازل هوتا "

اس حدیث سے معلوم هوتا هے که اسلام کے سب سے پہلے اور سب سے بڑے معرکه جهاد میں غنیمت حرام تهي ' حالانکه اگر اسلامی جهاد کا مقصد لوٹ مار هوتا ' تو قریش کا کاروان تجارت ' اسلام کے دامن مقصود کو اچهی طرح بهر سکتا تها - اسلیے وهی اسکا بهترین موقع تها -

اسکے بعد اگرچه غنیمت حلال هوگئی تاهم اوس سے جهاد کے ثواب اور نیتوں کے خلوص میں کمی آجاتی تهی .

مامن غازیة تغـــزو في سبیـــل اللـــه فیصیبون الغنیمة الا تعجلوا ثلثي اجرهم من الآخرة ویبقی لهم الثلـــث و ان لـــم یصیبـــوا غنیمـــة تم لهم اجرهم (مسلم جلد ۲ ص ۱۴۰)

جو فوج خدا کی راه میں لڑکر غنیمت حاصل کرلیتی هے ' اوسکے اخروي ثواب کا دو ثلث اوسکو فوراً مل جاتا هے لیکن ایک ثلث باقي ره جاتا هے - پهر جب وه لوٹ مار نهیں کرتی تو اوسکو یه ثلث بهی مل جاتا هے -

جذبهٔ انتقام کے ایک خطرناک اور بدرجهٔ آخر اظهار پر خود آنحضرت صلی الله علیه وسلم کو خدا کی طرف سے متنبه کیا گیا :

معرف الفاظ بھی اسی قسم کے معاني پر مشتمل هوتے تھے - عربی زبان میں لڑائی کیلیے ایک متداول لفظ " روع " ہے جسکے معنے خوف کے ھیں :

اذا حملتني والسلاح مشمعة
الى الروع لم اصبح علی سلم وائل

ترجمہ ـــ جب وہ گھوڑا مجھکو مع ھتھیاروں کے سوار کرکے میدان کی طرف دوڑیگا ' تو میں بکر بن وائل کی صلح کو تسلیم نکرونگا بلکہ لڑونگا -

لڑائی کو " یوم کریھہ " یعنی مصیبت کا دن بھی کہتے تھے' اور جو لوگ مرد میدان ہوتے تھے اونکو " ابن کریھہ " کا خطاب دیا جاتا تھا - یعنی " فرزند مصیبت " -

اما في بنی حصن من ابن کریھة
من القـوم طلاب الترات غشمشم ؟

ترجمہ - کیا قبیلہ بنی حصن میں کوئی مصیبت (جنگ) کا انتقام کیش اور اولوالعزم فرزند نہیں ہے ؟

(حـــرب)

عربی زبان کی وسعت اس قسم کے سیکڑوں ہزاروں الفاظ پیش کرسکتی ہے ' لیکن سب سے زیادہ متد اول لفظ حرب تھا جو لغوی معنی کے لحاظ سے مقاصد جنگ کی ایک جامع تفسیر ہے جسمیں صرف لوٹ مار' بغض و انتقام کے لیے شعلۂ جنگ بھڑکایا جاتا تھا - پہلی قسم کی لڑائیوں کو الف و عادت نے عرب کے لیے ایک معمولی چیز بنا دیا تھا ' اسلیے اونھوں نے کوئی تاریخی حیثیت نہیں پیدا کی - لیکن دوسری قسم کی لڑائیوں کی عبرت انگیز داستانوں کو تاریخ نے محفوظ رکھا ہے ' جنکے لیے اهل ادب کی اصطلاح میں " ایام العرب " کا لفظ وضع کیا گیا ہے -

" حرب " کا لفظ ان دونوں قسموں کی لڑائیوں کے اسباب و مقاصد پر محیط ہے ' جیسا کہ تصریحات لغت سے ثابت ہوتا ہے کہ حرب

حرب خشمگیں شدن تحریب براغالیدن و خشم گرفتن و بخشم آوردن و تیز کردن سنان را ' حربه الرجل ماله الذی یعیش به حرب گرفتن مال کسے و بے چیز ماندن - وقد حرب ماله ای سلبه فهو محروب و حریب و احربته ای دللته علی ما یغنمه من عدو -

کے معنے غصہ ہونے کے ھیں' اور تحریب کے معنے بھڑکانے' غصہ کرنے غصہ دلانے ' اور نیزہ تیز کرنے کے - حربہ اوس مال کو کہتے ھیں جس پر آدمی زندگی بسر کرتا ہے - حرب کا اطلاق کسی کے مال کے لے لینے اور قلاّش رہ جانے پر بھی ہوتا ہے - کہا جاتا ہے کہ " حرب مالہ " یعنے اوسکا مال چھین لیا گیا - لٹے ہوئے شخص کو " محروب " اور " حریب " کہتے ھیں - کہتے ھیں کہ " احربتہ " یعنے میں نے کسی شخص کو دشمن کے مال کی طرف رھنمائی کی تاکہ اوسکو لوٹ لے -

یہی قوم تھی' یہی لٹریچر تھا ' یہی زبان تھی ' جس میں قرآن مجید نازل ہوا - اب ہمکو دیکھنا چاہیے کہ اوس نے عرب کے عقائد ' عرب کے اعمال ' عرب کے تمدن ' عرب کی تہذیب میں جو اصلاحیں کیں ' عرب کی تاریخ جنگ پر اور پھر تمام دنیا کی تہذیب جنگ پر بھی ان تغیرات و اصلاحات کا اثر پڑا ہے یا نہیں ؟

(العرب و القرآن)

قرآن حکیم نے عقائد ' اعمال ' اخلاق اور تہذیب و تمدن کے متعلق جو اصلاحیں کیں ' وہ صرف اونکی سطح باطنی تک محدود نہیں ھیں ' بلکہ اونکے خال و خط ان چیزوں کی سطح ظاهري پر بھی نمایاں نظر آتے ھیں - الفاظ و اصطلاح اگرچہ کوئي حقیقي چیز نہیں ' بلکہ معاني کا غلاف ھیں جو اونکے اوپر چڑھا دیا گیا ہے - لیکن چونکہ اسلام کی اصلاحیں مغز و پوست دونوں کو شامل ھیں' اسلیے اوس نے تمام چیزوں کے ساتھہ عربي لٹریچر اور عربی زبان کی بھي اصلاح کی ہے -

زبان درحقیقت هماري کیفیات نفسانیہ کي سفیر ہے جو نہایت دیانت داري کے ساتھہ همارے دل کا پیغام دنیا کو پہونچا دیتي ہے - اس بنا پر وہ تمامتر همارے خیالات' همارے عقائد' اور همارے اخلاق و عادات کی تابع ہے - وحشت کے زمانے میں چونکہ انسان کے خیالات نہایت پست و ذلیل ہوتے ھیں' اسلیے الفاظ و عبارات پر بھی اونکا اثر پڑتا ہے - کمینہ قوموں میں سیکڑوں فحش الفاظ اسي پستئ اخلاق کی بنا پر رواج پا جاتے ھیں جنکو ایک متمدن انسان سن بھی نہیں سکتا - عرب کی وحشت اور بدویت نے اس قسم کے جو الفاظ پیدا کردیے تھے' اوسکو وہ اعلی درجہ کا تمدن نہیں گوارا کرسکتا تھا جسکو قران مجید پیدا کرنا چاهتا تھا - اس بنا پر قران مجید نے ان تمام الفاظ کي اصلاح کی اور اونکو بدل دیا -

اظہار خیالات کا سب سے زیادہ نازک موقع وہ ہوتا ہے جہاں انسان کے وظائف زوجیت اور اجتماع تناسلي کے بیان کرنے کی ضرورت هوتی ہے - عرب کے مشہور شاعر امرء القیس نے جس معاشقانہ طریقہ سے اس خیال کو ظاهرکیا تھا ' تمام ادباء اسلام کی تہذیب اوس سے نالاں ہے -

و مثلک حبلی قد طرقت و مرضع فالهیتها عن ذي تمائم محول

لیکن قران حکیم میں خاص عورتوں کے متعلق سورۂ نساء نازل هوئی - چونکہ اسمیں عورتوں کے نکاح و طلاق کے تمام احکام مذکور ھیں' اسلیے قدرتی طور پر نازک مواقع بیان بھی بار بار آئے ھیں - لیکن قرآن مجید نے جن مہذب الفاظ اور لطیف اشارات میں اونکا ذکر کیا ہے' اونکو شرم و حیا اپنے چہرے کا نقاب سمجھتی ہے !

مثلاً یہ مفہوم ادا کرنا تھا کہ خلوت صحیحہ کے بعد عورتوں سے پھر مہر واپس نہیں لیا جاسکتا ' اسکو قرآن مجید نے ان الفاظ میں ادا کیا ہے :

و کیف تاخذونه	اور مہر کیونکر واپس لے سکتے ہو'
و قد افضی بعضکم الی	حالانکہ تم میں ایک دوسرے تک
بعض واخذن منکم میثاقا	پہونچ چکا ' اور عورتوں نے تم سے پختہ
غلیظا (۴ : ۲۴)	وعدہ لے لیا -

قرآن حکیم نے دوسرے موقع پر اسکے لیے " لمس " کا لفظ استعمال کیا ہے جسکے معنی صرف " چھونے " کے ھیں مرد اور عورت کے اجتماع خاص کو وہ صرف " عورت کے چھونے " سے ادا کرتا ہے :

او لمستم النساء فلم	تم نے اگر عورتوں کو چھودیا ہو اور پھر
تجدوا ماء فتیمموا	غسل کیلیے پانی نہ مل سکے تو پاک
صعیدا طیبا - (۴ : ۲۶)	زمین پر تیمم کرلیا کرو -

انسان کی بعض حوائج فطریہ کا ذکر بھی اکثر حالتوں میں تہذیب کے خلاف سمجھا جاتا ہے' اسلیے قرآن مجید نے جائے ضرور کا ذکر " غائط " کے لفظ سے کیا ہے - جسکے معني هموار زمین کے ھیں' کیونکہ انسان قضاے حاجت کیلیے اکثر هموار زمین هی کا انتخاب کرتا ہے :

او جاء احد منکم من	اور اگر تم میں سے کوئی شخص جائے
الغائط او لمستم النساء	ضرور سے آئے یا تم عورتوں کو چھودو
فلم تجدوا ماء فتیمموا	اور پانی نہ مل سکے' تو پاک زمین پر
صعیدا طیبا (۴ : ۴۶)	تیمم کر لیا کرو -

مـوازنـه قـواء بحـريـه
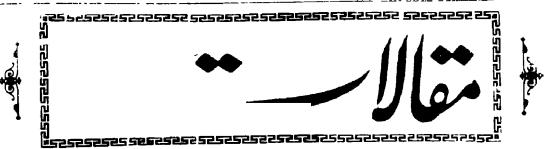
سطح دریا پر جنگی جهازوں کی نمایش

یورپ نے غرور طاقت کے جو مجسمے (اسٹیچوز) قائم کیے هیں' ان میں جدید جنگی جهازوں کے مستول سب سے زیاده نمایاں نظر آتے هیں' اور یهی هیں جنهوں نے آجکل گرجنے والی توپوں' اور اڑنے والے گولوں سے سطح دریا پر برق و باد کا ایک تلاطم خیز طوفان برپا کر دیا هے -

(برطانیه)

یورپ کی سلطنتوں نے چند دنوں سے مسابقت کیلیے میدان

دولة علیه کا دوسرا آهن پوش جهاز " سلطان عثمان " جو موجوده عهد کا بهترین آهن پوش هے مگر افسوس که جنگ یورپ کے چهڑ جانے کی وجه سے دولة برطانیه اسپر متصرف هوگئی هے

کی جگه سطح دریا کو انتخاب کیا تها اور هر سلطنت جنگی جهازوں کی تیاری میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانا چاهتی تهی' لیکن آگے بڑه نکلنے کا فخر صرف انگلستان کو حاصل هوا - چنانچه سنه ۱۹۰۵ع میں سب سے پہلے انگلستان هی نے ایک نهایت عظیم الشان آهن پوش جنگی جهاز تیار کرایا جسکا نام ڈریڈناٹ (کسی سے نه ڈرنے والا) رکها گیا - یه جهاز عظیم الشان توپوں سے مسلح کیا گیا تها' اور لوهے کی وه چادریں جن سے اسکی سطح کو منڈها گیا تها' ۳۰ - سینٹی میٹر دبیز اور بلند تهیں اور اسکے اندر ۱۷۰۰ ٹن وزن سما سکتا تها - اوس میں دس توپیں تهیں جنکے دهانوں کا قطر ۳۰ - سینٹی میٹر سے بهی زیاده تها - اور اوسکا انجن ۲۳۰۰۰ گهوڑے کی طاقت رکهتا تها' اور اسکی انتهائی رفتار فی گهنٹه ۲۱ میل بحری تهی -

اس سے پہلے جو جنگی جهاز موجود تهے' اونکی رفتار فی گهنٹه ۲۰ میل بحری سے بهی کم تهی' اور صرف ایک جهاز پر ۴ بڑی توپیں تهیں' لیکن اس ڈریڈناٹ نے جنگی جهاز کا ایک نیا نمونه قائم کردیا' اور تمام سلطنتوں نے اسی وضع کے جهاز تیار کرانا شروع کردیا - خود انگلستان نے سنه ۱۹۰۵ اور ۱۹۰۶ ع میں اس وضع کے تین جهاز اور بنوائے - سنه ۱۹۰۶ اور سنه ۱۹۰۷ میں بهی برطانیه کی بحری قوت میں تین جهازوں کا اضافه کیا گیا - سنه ۱۹۰۷ اور سنه ۱۹۰۸ ع میں بهی ویسے هی تین جهاز تیار کرائے گئے' اور علی سبیل الترتیب سنه ۱۹۰۸' سنه ۱۹۰۹' اور سنه ۱۹۰۹ سنه' ۱۹۱۰ میں دو دو جهازوں کے سالانه اضافه سے انگلستان نے دفعتاً سطح سمندر کو بالکل چهالیا -

نیوزیلنڈ کی طرف سے بهی انگلستان کیلیے اس وضع کا ایک جهاز تیار کراکے پیش کیا گیا -

چهوٹی چهوٹی توپوں کے علاوه ان تمام جهازوں میں آٹهه دس بڑی بڑی توپیں بهی لگائی گئی هیں جنکا قطر ۳۰ - سینٹی میٹر سے زیاده کا هوتا هے - ان میں تین جهازوں کی رفتار ۲۷ میل (بحری) تک پهنچ گئی هے جو بهت زیاده شرح رفتار هے -

(جرمنی)

سلطنت جرمنی سنه ۱۹۰۷ سے سنه ۱۹۱۱ تک اپنی بحری طاقت کے بڑهانے میں مصروف رهی - اس مدت میں اوس نے اسی قسم کے ۲۱ جهاز تیار کراے' جنکی بڑی توپوں کا دهانه ۲۷ سے لیکر ۳۰ سینٹی میٹر تک کا تها - اونکی شرح رفتار ۲۱ میل بحری سے ۲۸ میل بحری تک پهونچ چکی هے -

(فرانس)

سلطنت فرانس نے سنه ۱۹۱۰ ع سے سنه ۱۹۱۱ ع تک کے زمانے میں چار جهاز تیار کراے' جن میں هر ایک باره بڑی توپوں کا خطرناک ذخیره اپنے ساتهه رکهتا تها' اور ان توپوں کے دهانے کا قطر ۳۰ سینٹی میٹر تها - ان توپوں کے علاوه هر ایک جهاز میں چهوٹی چهوٹی توپیں بهی لگائی گئیں تهیں' جنکے دهانوں کا قطر ساڑهے باره

لیس لك من الامر شی او یتوب علیهم او یعذبهم فانهـــم ظالمون -

تمکو اسکا کوئي حق نہیں' یا تو خدا اونکی توبه قبول کرلیگا یا اونکو عذاب دیگا کیونکه وہ لوگ ظالم هیں -

(ایفـــاء عهـــد)

عذر و بیوفائي جنگ کا خاصه لازمي تهی - عورتوں ' بچوں ' قاصدوں ' اور نوکروں کے قتل میں کسی قسم کی تفریق نہیں کی جاتي تهي بلکه سب کے سب ندر تیغ هوجاتے تھے - دشمنوں کو زندہ آگ میں جلا دیا جاتا تها' دشمن کے ناک کان کاٹ کر بطور هار کے پہنے جاتے تھے' دشمنوں کو باندهکر قتل کیا جاتا تها' کهانے پینے کیلیے راستے میں کسیکو لوٹ لینا معمولی بات تهی' لیکن اسلام نے جنگ کی اس حقیقت کو بدلکر دفعتاً ان تمام وحشیانه افعال کو مٹا دیا :

لكل غـــادر لواء یـــوم القیامة یعرف به یقال هذا غدرة فلان (مسلم جلد - ۲ - ص - ۶۴)

قیامت میں هر بد عهد کیلیے ایک جهنڈا کهڑا کیا جائیگا جس کے ذریعه سے وہ پہچانا جائیگا اور کہا جائیگا که یه فلاں کی عهد شکنی کا جهنڈا هے -

ایک اور حدیث میں هے :

ان امراة وجدت فی بعض مغازي رسول الـلـه صلی الله علیه وسلـم مقتولـة فـانکـر رسول الـلـه قتل النســاء والصبیـان (مسلـم جلد ۲ - ص - ۹۵)

آنحضرت نے کسی غزوہ میں ایک مقتول عورت دیکهی ' اسپر آپ نے بچوں اور عورتوں کے قتل سے منع فرمایا -

مسیلمۂ کذاب کا قاصد جب اوسکا خط لیکر آیا تو آپ نے فرمایا :

لولا ان الرسل لا تقتل لضربت اعناقکما (ابو داؤد جلد - ۲ - ص - ۲۴)

اگر قاصدوں کا قتل جائز هوتا تو میں تمهاري گردن اوڑا دیتا -

ابو داؤد میں ایک اور تصریح هے :

لا تقتلـــن امراة و لا عسیفـــاً (ابو داود جلد ۲ - ص - ۶)

عورتیں اور نوکر نه قتل کیے جاویں -

آگ میں جلانے سے قطعاً روک دیا :

لا ینبغی ان یعذب بالنار الا رب النار (ابو داود جلد - ۲ - ص - ۷)

آگ کا عذاب صرف خدا هی دیسکتا هے -

مسلمانوں کیلیے میدان جنگ میں اعلی ترین اخلاق قائم کیا :

قال : اعف الناس قتلة اهل الایمان (ابوداود جلد - ۲ - ص - ۶)

سب سے زیادہ محفوظ اور باپردہ مسلمانوں کے مقتول هیں -

قطع اعضا کي وحشیانه رسم کی ممانعت کے متعلق بے شمار تصریحات هیں :

کان یحثنا علی الصدقة و ینهانا عن المثلة (ابو داود - جلد - ۲ ص ۶ -)

آنحضرت صحابه کو صدقه کی ترغیب دیتے تھے' اور مثله سے یعنے انسان کے اعضاء کے کاٹنے سے منع فرماتے تھے -

دشمن کو باندهکر اور اذیت دیکر قتل کرنا آج کل کی متمدن قوموں کے لیے بهي مفاخر میں داخل هے لیکن اسے تیرہ سو برس پہلے ریگستان حجاز کا تمدن اسلامی نه تها :

غزونا مع عبد الرحمن بن خالد بن ولید فاتی باربعة اعلاج من العدو فامربهم فقتلوا صبرا... فبلغ ذلک ابا ایوب الانصاري- فقال سمعت رسول الله (صلعم) نهی عن قتل الصبر فوالذي نفسي بیده لو کانت دجاجة ما صبرتها - فبلغ ذلک عبد الرحمن بن خالد بن الولیـد فاعتـق اربعة رقاب (ابوداود جلد - ۲ ص - ۱۰)

هم عبد الرحمن بن خالد بن الولید کے ساتهـه ایک غـــزوہ میں گئے تو چار کافر دشمنوں میں سے پکڑ لائے گئے - اونہوں نے اونکو باندہ کے قتل کرا دیا - ابو ایوب انصاري کو خبر لگی تو اونہوں نے کہا : آنحضرت نے اس قسم کے قتل سے منع فرمایا هے' خدا کی ! قسم اگر مرغي بهي هوتی تو میں کبهی باندہ کر اوسکا ڈهیر نه لگاتا - خالد کو یه معلوم هوا تو چار غلام اسکے کفارہ میں آزاد کیے ! !

الله اکبر ! چهٹی صدی عیسوی کے صحرا نشیں عربوں کا یه اخلاق اور نوع پروري تهی جسکی مثالیں آج بلجیم کے متمدن میدانوں میں بهي نہیں ملسکتیں! اس سے بهی بڑهکر یه که لوٹ مار اور غارت مال و متاع سے خاص طور پر مسلمانوں کو روکدیا گیا :

قال ان النهبة لیست باحل من المیتة (ابو داود جلد - ۲- ص - ۱۳)

آپ نے فرمایا که لوٹ مار کا مال بالکل ایسا هی هے جیسے مردار لاش - وہ مردار گوشت سے زیادہ حلال نہیں -

اسکے علاوہ اور بهی بہت سی جزئی باتیں تهیں جو بظاهر معمولي معلوم هوتي هیں' لیکن درحقیقت اسي قسم کي چیزیں وحشت اور مدنیۃ صالحه کے درمیان ایک دقیق حد فاصل قائم کردیتی هیں - مثلاً عرب رومیوں اور قرطاجنیوں کی طرح لڑائیوں میں بہت غل مچاتے تھے' اسي بنا پر لڑائي کو عربي زبان میں وغی کہتے هیں جسکے معنے شور و غل کے هیں - ایک جاهلی شاعر کہتا هے :

قدضجت معن تجمع ذی لجب قدساً وعبـد انهـم با لمنهـب

ترجمه - قبیله معن نے بنی قیس اور اونکے تابعداروں کو مقام منهب میں ایک شور کرنے والے مجمع کے ساتهه لوٹا -

لیکن اسلام نے شور و هنگامه کی جگه غزوات میں سکون و وقار پیدا کیا :

کان اصحاب النبي (صلعم) یکرهون الصوت عند القتال (ابوداود جلد ۲ ص ۴)

صحابه لڑائی کے وقت شور و غل کو ناپسند کرتے تھے -

ایک مرتبه صحابه نے کسی غزوہ میں زور سے تکبیر و تهلیل کے نعرے بلند لگائے تو آنحضرت نے فرمایا :

اربعوا علی انفسکم انکم لا تدعون اصم (بخاري جزو ۸ - ص- ۹۲ کتاب الدعوات)

یعنے آهسته آهسته ! خدا بہرا نہیں هے جسکو تم چلا کر مخاطب کر رهے هو -

عرب کی جنگجو فطرت همیشه جنگ و فساد کی منتظر رهتي تهی اور اسکو حصول مال کا ذریعه سمجهتی تهی - ایک جاهلی شاعر کہتا هے :

فلئن بقیت لارحلن بغـــزوة نحوی الغـــنائم او یموت کریم

اب اگر زندہ رها تو ایک ایسی جنگ کی تیاري کرونگا جو مال غنیمت کے جمع کرنے کا بہترین ذریعه هوگي ' یا نہیں تو شریفانه موت مرجاونگا -

لیکن آپنے صحابه کو اس قسم کے ناگوار توقع سے منع فرمایا :

قال لا تمنـــوا لقاء العدو فاذا لقیتمـــو هم فاصبـــروا (مسلم جلد ۳ - ص - ۶۴۰)

آپ نے فرمایا که دشمنوں کے مقابله کی آرزو نکرو' لیکن جب سامنا هوجائے تو صبر کرو -

(لها بقیة صالحة)

بنانے کا بھی حکم دیا تھا ' جو نہر رائین میں تیار ہو رہے ہیں ' اور پیرو میں اونکے لیے آلات و ادوات بنائے جا رہے ہیں -

کارخانہ نارمن کو بھی دولت عثمانیہ کی طرف سے ۱۲ ڈیسٹرایر کے بنانے کی فرمایش کیگئی ہے ' جن میں ۱۰۴۰ ٹن کی گنجائش ہوگی ' اور فی گھنٹہ ۳۲ میل بحری کی مسافت طے کرسکینگی - اونکا ذخیرہ آلات جنگ ۵ توپوں اور ۱۶ عدد تارپیڈو کشتیوں سے مرکب ہوگا -

دولت عثمانیہ کے بیڑہ جہاز ہیں جنکی بنانے کی جنگ بلقان کے بعد کوشش کی گئی ' لیکن اوسکا موجودہ جنگی بیڑا ذیل کے جہازوں سے مرکب ہے :

(۱) خیرالدین بربروس
(۲) طورغود رئیس

یہ دو جہاز ہیں جنکو دستوری حکومت کے بعد دولت عثمانیہ نے جرمنی سے خریدا - دونوں ایک ساتھہ تیار ہوے تھے اور سنہ ۱۸۹۱ میں ایک ساتھہ دریا میں ڈالے گئے - ان میں ہر ایک اپنے اندر ۹۹۰۱ ٹن وزن کی وسعت رکھتا ہے ' اور ہر ایک کی مقدار رفتار فی گھنٹہ ۱۷ میل بحری ہے - ان کا ذخیرہ آلات جنگ مختلف قسم کی توپوں پر مشتمل ہے ' جن میں ۶ توپوں کا قطر ۳۳ سنتی میٹر ' ۸ توپوں کا قطر ۱۰ سنتی میٹر ' اور آٹھہ کا ۱۱ ہے -

(مسعودیہ)

یہ جہاز سنہ ۱۸۷۴ع میں سمندر میں ڈالا گیا ' اور سنہ ۱۹۰۲ع میں اسکی مرمت کیگئی ' اوسکا وزن ۹۱۲۰ ٹن اور مقدار رفتار فی گھنٹہ ساڑھے ۱۲ میل بحری ہے - اوسکا ذخیرہ آلات ۱۴ توپوں سے مرکب ہے ' جن میں دو کا دہانہ تقریباً ۲۸ - سنتی میٹر کا ' اور بارہ کا ۱۵ - سنتی میٹر کا ہے -

(عصر توفیق)

سنہ ۱۸۸۶ میں سطح سمندر پر نمودار ہوا ' وزن ۴۶۱۳ ٹن اور مقدار رفتار فی گھنٹہ ۱۳ میل بحری ہے - ذخیرہ آلات میں ۸ توپیں ہیں ' جن میں دو کا قطر ۲۸ - سنتی میٹر سے کچھہ زیادہ اور ۶ کا قطر ۱۵ - سنتی میٹر کا ہے -

(فتح بلند)

سنہ ۱۸۶۹ میں سمندر میں اتارا گیا - وزن ۲۷۲ ٹن - رفتار ۱۳ میل بحری ہے - چار توپیں رکھتا ہے ' جنکا قطر ۲۸ - سنتی میٹر ہے - اسکے آلات جنگ میں بعض آخری سرعت کے ساتھہ چلنے والی توپیں بھی ہیں -

(۱) حمیدیہ
(۲) مجیدیہ

یہ دونوں چھوٹے کروزر ہیں جو سنہ ۱۹۰۶ میں دریا میں ڈالے گئے - ہر ایک کا وزن ۷۴۰ ٹن اور رفتار ۲۲ میل بحری ہے - آلات جنگ میں دو توپیں اور ۱۶ تارپیڈو کشتیاں ہیں -

(۱) ملت
(۲) معاونۂ ملت
(۳) محبت وطن
(۴) قومی حمیت

یہ چار تباہ کرنے والی کشتیاں (ڈسٹرویر) ہیں ' جو سنہ ۱۹۰۹ ع میں دریا میں ڈالی گئیں - ہر ایک کا وزن ۶۱۰ ٹن - اور مقدار رفتار ۳۵ میل بحری ہے - ہر ایک اپنے ساتھہ صرف چار چار توپیں بھی رکھتی ہے -

(۱) سون
(۲) بصرہ
(۳) ناسوس
(۴) یار حصار

یہ چاروں بھی تباہ کرنے والی کشتیاں ہیں ' جو سنہ ۱۹۰۷ - اور سنہ ۱۹۰۸ میں دریا میں ڈالی گئیں - ہر ایک کا وزن ۳۸۰ ٹن اور سرعت رفتار ۲۸ میل بحری ہے - انکے ذخیرہ آلات میں مختلف پیمانوں کی تارپیڈو کشتیاں شامل ہیں - ان کے علاوہ اس بیڑے کے اجزاء ترکیبی میں چھوٹی بڑی ۸ چھوٹی کشتیاں بھی شامل ہیں ' جن میں چار کا وزن ۱۹۸ ٹن اور سرعت رفتار ۲۷ میل بحری ہے - چار اور جنگی کشتیاں جو ان چاروں سے بھی چھوٹی ہیں ' اونکا وزن ۹۷ ٹن اور مقدار رفتار ۲۶ میل ہے - یہ کشتیاں سنہ ۱۹۰۶ میں دریا میں ڈالی گئیں -

(یونان)

حکومت یونان کی بحری طاقت فی الحقیقت ناقابل تذکرہ ہے اور ترکی سے بھی گئی گذری ہے - البتہ اب مندرجہ ذیل تین چھوٹے کروزروں کی جرمن کے کارخانے کو فرمائش دی ہے لیکن جنگ کی وجہ سے انکی تعمیل غیر ممکن ہوگئی ہے تین
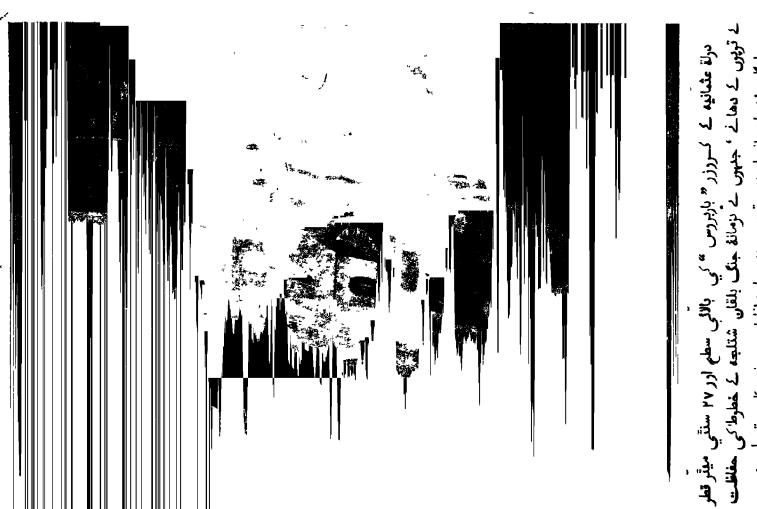
دولۂ عثمانیہ کے کروزر " بار بروس " کی بالائی سطح اور ۲۷ سنتی میٹر قطر کے توپوں کے دہانے ' جنہوں نے زمانۂ جنگ بلقان شتلجہ کے خطوط کی حفاظت میں یادگار خدمات انجام دی تھیں - یہ جہاز پرانا اور جرمنی کا مستعمل ہے -

(دولة عثمانيه کا کرورر: حميديه)
جس کے باوجود کہنگي و شکستگي کے گذشته جنگ
بلقان میں حیرت انگیز کار نامے یادگار چھوڑے

سینٹي میٹر تها - وہ فی گهنته ٢١ میل بحري یا اس سے بهي زیادہ مسافت طے کرسکتے هیں -

(امریکه)

امریکہ نے سنه ١٩٠٦ ع سے سنه ١٩١٢ ع تک کي مدت میں ١٢ نئے جهاز تیار کراے ' ان میں سے آٹهه جهازوں میں جو بڑي بڑي توپیں لگائي گئي تهیں ' ان کے دهانوں کا قطر ٣٠ - سینٹي میٹر تها - لیکن چار جهازوں کي توپوں کا نکل جانے والا دهانه ٣٥ - سنٹي میٹر کي وسعت رکهتا تها - شرح رفتار فی گهنٹه ٢٠ میل بحري سے لیکر ٢١ میل بحري تک هے -

(جاپان)

جاپان بهي اس میدان میں اپنے حریفوں سے پیچهے نه رها - اوسکے جدید جنگي جهازوں میں دو جهازوں پر جو توپیں قائم کیگئي تهیں ' انکا قطر ٣٠ سنٹي میٹر ' اور طاقت رفتار في گهنٹه ٢٠ میل بحري تهي ' لیکن پانچ جهازوں کي توپوں کا قطر ٣٦ سنٹي میٹر تها ' اور شرح رفتار في گهنٹه ٢٧ میل تهي - ان کا انجن ٨٦٠٠٠ گهوڑوں کي طاقت کا هے - لیکن پانچویں جهاز کی رفتار ابهی تک متعین نهیں هوسکی هے -

(اٹلي)

اٹلي نے بهي سنه ١٩٠٩ سے لیکر سنه ١٩١٢ ع تک جنگی جهازوں کي تیاري میں سرگرم زندگی بسر کی - چنانچه اوس نے اس مدت میں ٧ ڈریڈ ناٹ بنائے ' جنکی مقدار رفتار فی گهنٹه ٢٣ میل سے لیکر ٢٥ میل بحري تک هے -

(اسٹریا)

اسٹریا نے بهی سنه ١٩١٠ع میں ڈریڈ ناٹ کے نمونه پر چار جهاز بنوائے ' جن میں سے هر ایک پر ١٢ عظیم الشان توپیں ٣٠ سنٹی میٹر قطر کی لگائي گئي تهیں ' اور شرح رفتار فی گهنٹه ٢٠ میل بحري تهی -

(سپر ڈریڈ ناٹ)

لیکن ڈریڈ ناٹ کے علاوہ جنگي جهازوں کي ایک خاص قسم اور بهی هے ' جسکو " سپر ڈریڈناٹ " کها جاتا هے - اس قسم کے جهاز ڈریڈ ناٹ سے بهی بڑے هوتے هیں اور ان پر جو توپیں لگائي جاتی هیں وہ پہلے سے بهی زیادہ عظیم الشان هوتی هیں - انکی مقدار رفتار بهی ڈریڈ ناٹ سے کہیں زیادہ هے -

سلطنت برطانیه نے اپني بحري طاقت کي نمایشگاہ میں اس قسم کے ٢١ - جهاز نمایاں کیے هیں جو سنه ١٩٠٩ع سے سنه ١٩١٣ع تک میں تیار هوے ' اور اس سال اس وضع کے ٥ جهاز اور بهي تیار هونے والے هیں ' ان میں سے ١٦ جهازوں کے اندر جو بڑي بڑي توپیں هیں ' انکا قطر ٣٣ سنٹی میٹر کا هے ' اور پانچ جهازوں کي توپوں کا قطر تو ٣٨ تک پہونچ گیا هے - انکي شرح رفتار مختلف هے ' جو فی گهنٹه ٢١ میل بحري سے شروع هوکر ٢٨ میل بلکه ٣٠ میل بحري تک پهونچ جاتي هے - جن توپوں کے دهانے کا قطر ٣٨ سنٹي میٹر کا هے ' وہ ١٩٥٠ رطل کا وزني گوله پهینک سکتي هیں ' لیکن جن توپوں کا دهانه ٣٣ هے ' وہ ١٤٠٠ رطل کا وزني گوله پهینکتي هیں -

اس قسم کے جنگي جهاز نهایت عظیم الشان هوتے هیں ' چنانچه مشهور انگریزي جهاز " الیزبتهه " کا طول ٦٥٠ انچ ' عرض ٩٤ - انچ ' اور بلندي ٣٣ سنٹی میٹر هے -

(دولت عثمانیه)

دولت عثمانیه کی جدید بحري طاقت جن تازہ ترین عظیم الشان جنگی جهازوں کے مجموعه سے عبارت هے ' انکا نام رشادیه ' عثمان اول ' اور فاتح هے - رشادیه گذشته ستمبر میں دریا میں ڈالا گیا - اوسکے اندر ٢٣ هزار ٹن کی گنجایش هے ' اور شرح رفتار فی گهنٹه ٢١ میل بحري -

عثمان اول وهي جهاز هے جسکا پہلا نام ریوجانیرو تها ' اور جسکو دولت عثمانیه نے برازیل سے خریدا تها - وہ گذشته سال ٢٢ جنوري کو سمندر میں ڈالا گیا - اوسکے اندر ٢٧٥ ٹن کے وزن کي وسعت هے اور مقدار رفتار في گهنٹه ٢٢ میل هے - اوس میں ١٤ توپیں هیں جنکا قطر ٣٠ سنٹي میٹر کا هے -

" فاتح " ابهي دریا میں نهیں ڈالا گیا ' بلکه دولت عثمانیه نے کارخانه کو اوسکے تیار کرانے کا حکم دیا هے -

پہلے اور دوسرے جهاز لندن میں مکمل و مسلح کیے جارهے تهے اور مملکت عثمانیه کا هر فرد انکے ورود کا مجنوں وار مشتاق تها - لیکن افسوس که جنگ یورپ کے چهڑ جانے کي وجه سے حسب قانون یورپ ' انگلستان نے ان دونوں پر قبضه کرلیا ' اور اسطرح دولۃ عثمانیه کی نئي بحري قوت کے تمام مواقع مسدود هوگئے !

دولت عثمانیـــه نے ارمسٹرانـگ اور یکـرر کے کارخانوں کو ٧ تباہ کن کشتوں (ڈسٹرایرز) اور دو لائٹ کروزروں کے

دولت علیه کا نیا ڈریڈناٹ " رشـادیه " جو بالکل طیار هوچکا تها اور ساحل بوسفورس پر جانے کیلیے مستعد تها که جنگ یورپ چهڑ گئي اور انگلستان نے آگے اپنے لیے روک لیا

السبـــق فـــي الصحـــافـــة

مــوجــودہ فــن صحـــافة

نامۂ نگاران جنگ کی مسابقت

دنیا کے ایک بد قسمت حصے میں آتش جنگ بهڑکتی هے ' خون کے چهینٹے اوڑتے هیں ' تلواریں بجلیوں کی طرح چمکتی هیں ' توپیں رعد آسا گرجتی هیں ' لیکن تمام دنیا میں اس برق و باد کے طوفان کی لہریں نہیں پهیل سکتیں - اسلیے اگر نامه نگاران جنگ کی سرح پنسل دنیا کو یه خونین منظر نه دکهاتی ' تو مقتولین جنگ کے ساتهه نه واقعات بهی زمین کے نشیب و فراز میں دفن هوجاتے -

مشرق میں فن صحافة ابهی ترقی کی ابتدائی منزل میں هے ' همارے جرائد و مجلات کو ابهی تک اون خبروں کے توزیع و تقسیم کا بهی سلیقه نہیں آیا جو یورپ کے اخبارات همارے لیے فراهم کرتے هیں ' لیکن یورپ کی حالت مشرق سے بالکل مختلف هے - یورپ نے دنیا کے سامنے جد و جهد کا جو وسیع میدان عمل کهولدیا هے ' یورپ کے هر کام میں جو حسن ترتیب اور سنجیدگی پائی جاتی هے ' فن صحافه میں بهی اسکا اثر نمایاں طور پر نظر آتا هے -

یورپ کے نامه نگار اور ایڈیٹر خبروں کے حاصل کرنے ' اونکو پائه تحقیق تک پهونچانے ' اور اونکے شائع کرنے میں جو کدو کاوش اور دوڑ دهوپ کرتے هیں ' اوس نے اس فن کی تاریخ میں متعدد دلچسپ واقعات کا اضافه کردیا هے - آج کل جب که جنگ یورپ کی وجه سے همارے کان همیشه نامه نگاروں اور ایڈیٹروں کی آواز کی طرف لگے رهتے هیں ' ان واقعات کا ذکر دلچسپی سے خالی نه هوگا -

(۱) ٹائمز کے ایڈیٹر جان والٹر اپنے دفتر میں بیٹهے تهے نه فرانس کی ڈاک سے متعدد فرانسیسی اخبار آئے - ان تمام اخبارات میں وہ تقریر شائع هوئی تهی جو شاہ لوئس فیلیپ نے افتتاح پارلیمنٹ کے وقت کی تهی - ٹائمز نکل چکا تها اور اس تقریر کی اشاعت ضروری تهی - مسٹر جان والٹر نے دیکها تو ایک ایڈیٹر اور ایک کمپوزیٹر بهی دفتر میں موجود نہیں هے - وہ خود اوٹهے ' خود هی اوس تقریر کا انگریزی میں ترجمه کیا ' اور خود هی کمپوز کیا ' یہاں تک که دو پهر تک ٹائمز کا ایک نیا نمبر چهپکر بازار میں آگیا -

(۲) طرابلس شام میں جهاز وکٹوریا ایک دوسرے جهاز سے ٹکرا کر ڈوب گیا - لندن اور نیو یارک کے تمام اخباروں نے اجمالا اوسکے ڈوبنے کی خبر شایع کی اور قیاساً یه نتیجه نکالا که بہت سے لوگ ڈوب گئے ' لیکن لندن میں ایک امریکن اخبار کا نامه نگار موجود تها ' اوسکے پاس مالک اخبار کا تار آیا که " فوراً واقعه کی تفصیل بهیجو " نامه نگار اور اوسکے اعوان و انصار واقعه کی تفصیل کے لیے اوٹهے ' اور لندن کی ایک ایک گلی چهان ڈالی لیکن کچهه پته نه چلا - بلکه اور اخباروں کے ایڈیٹروں نے اونکی آوارہ گردی کی هنسی اوڑائی ' تاهم نامه نگار مایوس نہیں هوا - اسنے راتوں هی رات تلغراف بحری کے افسر کے پاس پهونچکر واقعه کی تفصیل حاصل کرنے کی کوشش کی ' اور اوسکو بہت بڑے معاوضه کی طمع دلائی - افسر مذکور نے اپنی دشواریوں کا اظہار کیا ' لیکن نامه نگار کا اصرار اور بهی بڑهتا گیا - بالاخر وہ راضی هوا اور طرابلس کے محکمه خبر رسانی کے نام اس مضمون کا ایک تار بهیجا که " جهاز وکٹوریا کے حادثه کی تفصیل بهیجدیجیے - معاوضه جو کچهه هوگا میں دینے کیلیے تیار هوں " صبح کو اس کا جواب آیا : " همارے پاس تفصیل نہیں هے " - اوس نے دوسرا تار دیا : " ایک کشتی کرایه پر کرلیجیے اور اوسکے ذریعه تفصیلی واقعه بهیجدیجیے - میں سوگنی معاوضه دونگا " وهاں سے جواب آیا که " پہلے معاوضه بهیجدو " اوس نے دو گهنٹے تک مختلف بنکوں کے مالکوں سے بذریعه تار گفتگو کی ' اور آخرکار ایک بنک کو اس رقم کے ادا کرنے پر آمادہ کرلیا - غرض اس جد و جهد اور ان بے دریغ مصارف کے بعد چوتهے دن اوسکو واقعه کی تفصیل معلوم هوسکی ' اور اوس نے اپنے اخبار کو نہایت شرح و بسط سے روانه کردی حالانکه اب تک امریکه اور یورپ کے کسی اخبار نے یه تفصیل شائع نہیں کی تهی -

(۳) جنرل بوتهه اور جنرل ڈے لاری جب لندن آئے ' تو تمام اخباروں کے قائم مقاموں نے اون سے ملنا چاها لیکن کسیکو ملاقات کا موقعه نہیں ملا - ایک اخبار کے ایڈیٹر نے نہایت غور و فکر اور جد و جهد کے ساتهه اونکی هر نقل و حرکت کا مطالعه کرکے یه پته لگایا که ان میں ایک شخص سوٹ سلانے کیلیے کسی خاص دن ایک درزی کی دکان پر آئیگا - چنانچه اوس نے اپنے نامه نگار کو درزی کے پاس بهیجا که وہ درزی کی وساطت سے جنرل موصوف کے خیالات دریافت کرکے لائے -

نامه نگار ٹهیک وقت پر درزی کے پاس پهونچ گیا ' اور اوسکو اپنے مقصد سے اطلاع دی ' درزی نے کہا که تم قلم اور کاغذ لیکر دکان کے ایک ملازم کی طرح بیٹهه جاؤ جب جنرل مذکور آئیگا تو میں اوسکا کپڑا ناپوں گا ' اور اسی حالت میں اون مسائل کے متعلق بهی سوال کرتا جاونگا جنکے متعلق تمکو جنرل موصوف کی راے معلوم کرنی هے - چنانچه تهوڑی دیر کے بعد وہ آیا ' اور درزی سے ایک سوٹ کے سلنے کی فرمایش کی - درزی نے کپڑا ناپنا شروع کیا ' اور نامه نگار قلم کاغذ لیکر پہلو میں کهڑا هوگیا - درزی نے پہلے اوسکا هاتهه ناپ کر کہا " ۲۵ " نامه نگار نے بهی اس عدد کا دوبارہ اعادہ کیا - درزی نے اوسکے هاتهه سے کاغذ لے لیا اور جنرل مذکور سے کہا " دوبارہ ان تعدادات کو اسلیے دیکهه لیتا هوں که غلطی نه هونے پائے " یه کہه کر کاغذ کو دیکها تو اوسمیں لکها هوا تها " مسٹر چمبرلین کے متعلق جنرل موصوف کی راے دریافت فرمائیے ؟ " یه پڑهکر اوس نے کاغذ نامه نگار کو دیدیا اور پهر ناپنے میں مصروف هوگیا ' اسی حالت میں اوس نے جنرل موصوف کی راے دریافت کرلی جسکو نامه نگار نے لکهه لیا - پهر درزی نے " ۴۰ " کہا ' نامه نگار نے بهی حسب دستور اسکا اعادہ کرکے کاغذ کو درزی کے حوالے کیا - ابکے اسمیں لکها هوا تها که " لندن کے متعلق جنرل موصوف کا کیا خیال هے ؟ " درزی نے کاغذ واپس کردیا ' اور اسی طرح بلطائف الحیل هر مسئله کے متعلق جنرل موصوف کا خیال دریافت کرتا رها - نامه نگار نے دوسرے دن کے اخبار میں جنرل موصوف کی یه گفتگو شائع کردی ' جسکو پڑهکر تمام دنیا متحیر هوگئی -

(۴) عرابی پاشا کے زمانۂ شورش میں جب انگریزی فوج نے مصری لشکر پر فتح پائی ' تو اوسوقت مسٹر برل نے ڈیلی ٹیلیگراف کے نامه نگار هونے کی حیثیت سے اخبار مذکور کے دفتر میں ایک تار بهیجا - اِس میں اجمالاً اس فتح کی خبر دی تهی - اس مضمون کا یه پہلا تار تها جو لندن میں پهونچا - اسکے بعد نامه نگار موصوف نے واقعه کی تفصیل لکهنی شروع کی که اجمالی خبر کی طرح تفصیل کے بهیجنے کا فخر بهی سب سے پہلے اسی کو حاصل هو - اس خیال سے وہ میدان جنگ میں آیا ' وهاں آکر معلوم هوا که انگریزی فوج نہایت تیزی کے ساتهه قاهرہ کی طرف روانه هوگئی - وہ فوراً گهوڑے پر سوار هوکر قاهرہ پهونچا - وهاں لڑائی کا خاتمه هو چکا تها ' اسلیے فوراً تار کے دفتر میں پهونچا

کرنل روف بے کمانڈر " حمیدیہ "

جہازوں یا بین الاٹت کرووزروں میں منقسم ہے ' جو یورپ میں تیار ہو رہے ہیں -

سلامیس

ان میں پہلے جہاز کا نام سلامیس ہے ' جسکے بنانے کا جرمنی کے کارخانہ ملکان بستنت کو گذشتہ سال حکم دیا گیا ہے - اسکا وزن ۱۹۵۰۰ ٹن ' اور مقدار رفتار ۲۳ میل بحري ہوگا - اس میں ۸ توپیں لگائی جائینگی جنکا قطر ۱۵ سنتي میٹر کا بیان کیا گیا ہے -

دوسرا جہاز فرانس کے ایک کارخانہ میں تیار ہو رہا ہے ' جو فرانسیسی جہاز لورین کي طرز پر بنایا جائیگا - اسکا وزن ۲۳۰۰۰ ٹن اور مقدار رفتار ۲۱ میل بحري ہوگی - اس میں دس توپیں بھی ہونگی جنکا قطر ۳۷ سینٹی میٹر کا ہوگا -

یونان کو تیسرے جہاز کی تیاري میں غالباً انگلستان کے کارخانوں کا ممنون ہونا پڑتا ' لیکن جنگ نے یکایک حالت بدل دي -

ان کے علاوہ حکومت یونان نے ولایات متحدہ امریکہ سے دو جہاز اور خریدے ہیں ' جو سنہ ۱۹۰۴ میں ایک ساتھہ تیار ہوے ہیں ' اور ہر حیثیت سے باہم ایک دوسرے کے مشابہ و مماثل ہیں - ان میں سے ہر ایک کا وزن ۱۳۰۰۰ ٹن اور مقدار رفتار فی گھنٹہ ۱۷ میل بحري ہے -

ان جہازوں کے علاوہ یونان کے محکمہ بحري نے پارلیمنٹ سے چار لائٹ کروزروں کے اضافہ کي اور منظوري بھی حاصل کی تھی ' پہلا لائٹ کروزر وہ ہوگا جو ولایات متحدہ کے کارخانے میں سلطنت چین کے لیے بن رہا تھا ' لیکن یونان نے اوسکو خرید لیا اور اوسکا نام ھلی رکھا - غالباً چند دن ہوے کہ حکومت یونان کي طرف سے انگلستان کو بھی ایک لائٹ کروزر کي فرمایش بھیجي گئي تھي ' لیکن ابھی تک کسی کارخانے کو بقیہ لائٹ کروزروں کے بننے کا حکم نہیں دیا گیا ہے -

یونان کے محکمہ بحري نے ۱۲ تباہ کن کشتیوں (ڈیسٹرویر) کے اضافہ کی بھی اجازت حاصل کرلي ہے ' جن میں سے چار کے بننے کا حکم بھي انگلینڈ کے کارخانوں کو دیدیا گیا ہے -

ان کے علاوہ ۶ ڈوب کر چلنے والي کشتیاں اور دس دریائي ہوائی جہاز بھي فرانس اور انگلستان میں تیار ہورہے ہیں - تھے جو یقیناً اب ضبط کرلیے گئے ہونگے -

یونان کا موجودہ بیڑا حسب ذیل جہازوں سے مرکب ہے :

افیروف

آھن پوش جہاز ہے جو سنہ ۱۹۱۰ ع میں دریا میں ڈالاگیا ' اوسکا وزن ۹۹۵۶ ٹن اور مقدار رفتار فی گھنٹہ ۲۷ میل بحري ہے - ذخیرہ آلات جنگ میں ۱۲ توپیں ھیں

(۱) ھیدرا (۲) بسارا (۳) سیتاسے	یہ تین جہاز ھیں ' جو حسب ترتیب سنہ ۱۸۸۹ ع ' سنہ ۱۸۹۰ ' سنہ ۱۸۹۱ ع میں دریا میں ڈالے گئے ' اور فرانس کے کارخانہ لا سائن

میں سنہ ۱۸۹۷ اور سنہ ۱۹۰۰ کے درمیان اونکي مرمت ہوئي - ہر ایک کا وزن ۴۸۰۸ ٹن اور مقدار رفتار ۱۶ میل بحري ہے -

(۱) ایتوس (۲) لیون (۳) برالوس (۴) چارنس	چار تباہ کن کشتیاں (ڈیسٹرویر) ھیں جو سنہ ۱۹۱۱ ع میں دریا میں ڈالي گئیں ' ہر ایک کا وزن ۹۸۰ ٹن اور مقدار رفتار فی گھنٹہ ۳۲ میل بحري ہے ' اور چار تارپیڈو کشتیوں اور چار توپوں سے مسلح ھیں -

(۱) نوا کرا تورا (۲) تیالا (۳) سندوني (۴) لونکی (۵) نیکي (۶) اسپیسیا (۷) دونسا (۸) فالوس	یہہ آٹھوں تباہ کن کشتیاں ھیں جو سنہ ۱۹۰۶ میں دریا میں ڈالی گئیں - ہر ایک کا وزن ۳۵۰ ٹن اور مقدار رفتار ۳۰ میل بحري ہے - اونکے الات جنگ میں متعدد اور مختلف ضخامت کی تارپیڈو کشتیاں بھی ھیں -

(۱) کور فانوس (۲) بیا جنیا	یہہ دونوں تباہ کن کشتیاں سنہ ۱۹۱۲ ع میں دریا میں ڈالي گئیں ہر ایک کا وزن

۷۵۰ ٹن ' اور مقدار رفتار ساڑھے ۳۲ میل بحري فی گھنٹہ ہے ' چار توپ اور دو تارپیڈو کشتیوں سے مسلح ھیں -

(۱) دلفن (۲) ریکیس	دونوں ڈوبکر چلنے والي کشتیاں ھیں جو سنہ ۱۹۱۱ سنہ ۱۹۱۲ ع میں دریا میں

ڈالي گئیں - ہر ایک کا وزن ۴۰ ٹن ' اور ۱۴ میل بحري فی گھنٹہ مقدار رفتار ہے ' اور پانچ تارپیڈو کشتیوں سے مسلح ھیں -

ان کے علاوہ چھہ کشتیاں اور بھی ھیں جنکا اب تک کوئی نام نہیں رکھا گیا - وہ گذشتہ سال دریا میں ڈالي گئیں ' ان میں ہر ایک کا وزن ۱۲۵ ٹن اور مسافت رفتار ۲۵ میل بحري فی گھنٹہ ہے - وہ متعدد تارپیڈو کشتیوں سے بھی مسلح ھیں -

اس تفصیل سے ظاہر ہوا ہوگا کہ موجودہ عثمانی بیڑا ۲۵ جہازوں سے مرکب ہے ' جنکا مجموعی وزن ۴۹۵۷۵ ٹن ہے ' اسکے مقابل میں یونان کا بیڑا ' (ان دو جہازوں کے علاوہ جو اوس نے امریکہ سے خریدے ھیں) ۲۶ جہازوں پر مشتمل نظر آتا ہے جنکا وزن ۳۴۱۵ ٹن ہے ' لیکن فی الحقیقت یہ مقابلہ محض ظواھر اور تعداد کا مقابلہ ہے ورنہ یونان کی بحري معدومیت بالکل مسلم ہے کیونکہ ترکي کی طرح اسکے پاس بحري فوج نہیں ہے جو بہتر سے بہتر جہاز میں بھي کام کرسکے -

شـــراب کا اثـــر حیـــوانات پر

(اختبارات حدیثه و تجارب جدیدہ کے عملی نتائج)

(اثمهما اکبر من نفعهما !)

شراب کی مذمت مختلف طریقوں سے کی گئی ہے - لیکن اوسکی مذمت میں سب سے زیادہ عام اور متداول فقرہ یہ ہے کہ " انسان شراب کے نشے میں انسان نہیں رهتا بلکه جانور بنجاتا ہے"

لیکن سوال یہ ہے کہ خود جانور بھی شراب کی بد مستی میں جانور باقی رهتا ہے یا نہیں ؟

جدید طبی اختبارات سے ثابت ہوگیا ہے کہ شراب حیوانات کی قوت شعور اور حس و ادراک میں بہت بڑا انحطاط پیدا کردیتی ہے - اسلیے وہ باعلان احکام شریعت ' جو شراب کے نشے میں چور رهتے هیں ' فی الحقیقت اوسی درجہ کے جانور هیں ' جن کے پست درجہ کو شراب اور بھی پست تر کردیتی ہے : " ان هم " الا کالانعام بل هم اضل سبیلا - وہ لوگ بالکل جانور هیں بلکہ اون سے بھی گمراہ تر !

(بلیوں پر تجربہ)

حال میں جدید طبی طریق سے ڈاکٹر کلیٹن هوڈج نے (جو کلارک کی یونیورسیٹی میں علم الحیات کے پروفیسر هیں) چند بلیوں پر اسکا تجربہ کیا ہے - یہ بلیاں شراب کی عادت ڈالنے سے پہلے نہایت چست و چالاک اور تندرست تھیں - پہلی بار کے تجربہ سے ثابت ہوا کہ بلیاں فطرتاً شراب کی طرف مائل نہیں ہوتیں - اس لیے پروفیسر موصوف نے شراب میں دودھ ملایا جو بلیوں کی مخصوص غذا ہے' لیکن بلیوں نے اس مخلوط دودھ کی طرف بھی رغبت ظاہر نہ کی - ڈاکٹر موصوف نے جبراً اونکو نلکی کے ذریعہ پلایا ' لیکن دس هی روز شراب کے نشے میں گذرے تھے کہ بلیوں کی حالت اوس آدمی سے بھی بدتر ہوگئی جو شراب کے آخری نتائج کا عبرت ناک منظر دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے - پہلے وہ فطرتاً رقیق القلب و نرم خو تھیں - اب اون میں وحشت و قساوت آگئی - پہلے وہ ذکی الحس تھیں ' اب بالکل بلید الطبع ہوگئیں - اگر اونکے سامنے ایک گیند پھینک دیا جاتا تھا تو حسب دستور قدیم اوسکے طرف جھپٹنے کیلیے اون میں کسی قسم کی حرکت پیدا نہیں ہوتی تھی - چوہے اونکے سامنے سے گذر جاتے تھے' مگر انہیں خبر تک نہیں ہوتی تھیں - کتے اپنا منه اونکے منه میں ڈالدیتے تھے ' مگر اونکو اتنا بھی محسوس نہیں ہوتا تھا کہ یہ اونکا قدیم دشمن ہے - نہ تو اچھی طرح بولتی تھیں' نہ دوسری بلیوں سے چہل کرتی تھیں - اونکی عقل ' اونکا شعور ' اونکا نشاط اس طرح مفقود ہوگیا تھا گویا اونکے سر میں دماغ هی نہیں تھا - دس دن کے بعد پروفیسر موصوف نے اعادۂ صحت کیلیے اونکی شراب چھڑوادی' لیکن اونکی برباد شدہ صحت پھر عود نہ کرسکی ! !

(دوسرا تجربہ)

ڈاکٹر موصوف نے کتوں پر بھی شراب کا تجربہ کیا ' اور نتائج اس سے بھی زیادہ افسوس ناک صورت میں ظاہر ہوے - چنانچہ اونہوں نے چار اسپینی کتوں کو (جن میں دو نر اور دو مادہ تھیں) اسکے لیے انتخاب کیا جو ایک هی دن پیدا ہوے تھے - اونھوں نے دو کتوں کو جو نسبتاً زیادہ قوی اور چاق و چست تھے' اپنا تختہ مشق بنایا ' اور دو کو اونکی اصلی حالت پر چھوڑ دیا تاکہ نتائج کے مقابلہ کا موقعہ مل سکے - تجربہ سے معلوم ہوا کہ کتے کی فطرت بھی شراب نوشی سے انکار کرتی ہے - آخر کار اونکو بھی جبراً شراب پلائی گئی ' تاهم اسکی مقدار اوس سے کم تھی جو عموماً شراب نوشوں کا روزانہ معمول ہے - چند هی دنوں میں وہ نتائج ظاہر ہونے لگے ' جنکو قرآن حکیم نے آج سے تیرہ سو برس پہلے ظاہر کردیا تھا :

انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ و البغضاء فی الخمر و المیسر -	شیطان چاهتا ہے کہ تملوگوں کے درمیان شراب نوشی اور قمار بازی کے ذریعہ باهم عداوت قائم کرادے -

چنانچہ ان کتوں کے پنجرے میدان کارزار بن گئے ' جن میں شب و روز معرکۂ جدال و قتال گرم رهتا تھا - ابتداءً برهمی و تند خوئی کا اظہار دونوں شراب نوش کتوں هی کی طرف سے ہوتا تھا ' لیکن مقابلہ میں اون کتوں سے شکست کھا جاتے تھے جنکو اس مرض میں مبتلا نہیں کیا گیا تھا - ڈاکٹر موصوف نے جسمانی ورزشوں کے ذریعے سے بھی ان کی قوتوں کا موازنہ کیا - سو قدم کے فاصلے پر گیند پھینک دیے جاتے تھے ' اور یہ کتے جھپٹ کے اونکو اوٹھا لاتے تھے ' لیکن متوالے کتے ایک بار بھی گوے سبقت نہ لیجا سکے - اور انکے پاؤں شل سے ہوگئے !

کتے عموماً دلیر ہوتے هیں ' لیکن شراب نے ان دونوں کو اس قدر بزدل بنا دیاتھا کہ ہوا کی کھڑکھڑاهٹ اور گھنٹی کی آواز سے بھی گھبرا کر بھونکنے لگتے تھے !

شراب کے اثر سے اون میں روز بروز وهم و خوف کا مادہ پیدا ہوتا جاتاتھا ' یہاں تک کہ اکثر اوقات بغیر کسی سبب کے بھی بھونکا کرتے تھے -

(شراب کا اثر توالد و تناسل پر)

ڈاکٹر موصوف نے توالد و تناسل کے لحاظ سے بھی اونکا مقابلہ کیا ' چنانچہ اونھوں نے شراب نوش جوڑے کو ایک پنجرے میں علحدہ رکھا ' اور غیر شراب نوش جوڑے کو ان سے الگ کر کے دوسرے پنجرے میں بند کردیا - شراب نوش مادہ نے پہلی بار سات بچے جنے ' جن میں دو مردہ تھے - دوسری مرتبہ صرف تین بچے پیدا ہوے ' جن میں دو اپنی روح کو ماں هی کے پیٹ میں دفن کر آے تھے - تیسری بار گیارہ بچے ہوے جن میں دو مردہ تھے ' اور چھ جننے کے ساتھ هی مرگئے - تین زندہ رهے ' مگر وہ بھی نہایت کریہ المنظر تھے - چوتھی دفعہ تین مردہ بچے پیدا ہوے' مگر اس مرتبہ ماں کی زندگی کا بھی خاتمہ ہوگیا - غرض اس مادہ کے کل ۲۶ بچوں میں صرف چار صحیح و توانا تھے - باقی یا تو ماں کے پیٹ هی سے مردہ پیدا ہوے ' یا پیدا ہونے کے ساتھ هی مرگئے - جو زندہ رهے ' اون میں بھی کوئی نہ کوئی جسمانی عیب ضرور تھا -

لیکن غیر شراب نوش مادہ کے بچوں کی مجموعی تعداد ۴۵ تھی جن میں ۴۱ بالکل صحیح و سالم تھے !

تار روانہ کرنا چاہا' لیکن بدقسمتی سے ملازمین دفتر انگریزی زبان سے نا واقف تھے اور اسلیے تار بھیجنے سے معذور تھے - مجبوراً نامہ نگار نے اوسیوقت ایک گھوڑا مستعار لیا اور اندھیری راتوں میں باغیوں کے درمیان سے گذرتا ہوا مقام مصاحبین کی طرف روانہ ہوگیا - جب منزل مقصود تک پہونچنے میں صرف دس میل کا فاصلہ رہ گیا تو گھوڑے نے زمین پر گر کر جان دیدی - اب وہ پیدل چلا اور متصل دو دن کی سواری اور ۱۴۰ میل کی قطع مسافت کے بعد اوسکو واقعہ کی تفصیل کے روانہ کرنے کا موقع ملا !

(۵) لندن میں ایک اخبار نویس اور ایک ڈاکٹر کو ایک ھی میز پر کھانا کھانے کا اتفاق ہوا - ڈاکٹر نے مختلف ملکوں کی آب و ہوا کے طبی اثرات پر گفتگو کرنا شروع کی - اثناء کلام میں کہا :

" اکثر لوگ هندوستان کی آب و ہوا سے ڈرتے ھیں' چنانچہ آج میرے پاس ایک لارڈ آے اور هندوستان کی آب و ہوا کے متعلق مجھہ سے طبی مشورہ لیتے رہے - "

اخبار نویس نے نہایت بے پروائی کے ساتھہ پوچھا :

" تو پھر آپ نے کیا جواب دیا ؟ "

ڈاکٹر نے کہا :

" میں نے انکو هندوستان جانے کا مشورہ دیا "

اخبار نویس نے اب اس سے زیادہ پوچھہ گچھہ نہیں کی - اپنے دفتر میں آیا اور فوراً یہہ خبر شایع کردی : " هندوستان کی وایسرائلٹی کا عہدہ فلاں لارڈ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور اونھوں نے اوسے قبول کرلیا -

یہ اس ذھین نامہ نگار کا محض قیاس تھا مگر اس نے جرأت سے کام لیکر اعلان کردیا اور بالکل صحیح نکلا - وہ اس زمانے میں سن چکا تھا کہ هندوستان کی گورنر جنرلی کے لیے کسی نئے شخص کا تقرر درپیش ھے - جب ڈاکٹر نے کہا کہ ایک لارڈ نے هندوستان جانے کی نسبت مشورہ کیا ھے تو اس نے قیاس کیا کہ وہ هندوستان گورنر جنرل ہوکر جانے والا ہوگا - پھر جب ڈاکٹر نے کہا کہ میں نے اسے جانے کا مشورہ دیا تو اسے یقین ہوگیا کہ وہ اب ضرور جایگا - ان تمام حالات سے وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ " هندوستان کی گورنر جنرلی کا عہدہ اسی لارڈ کو ملا ھے اور اس نے منظور کرلیا ھے !

(۶) جنوبی افریقہ میں جب انگریزوں نے بوئروں سے صلح کی تو اوسوقت مسٹر اڈگر روس ڈیلی میل کے نامہ نگار ہوکر وہاں گئے تھے - اسی زمانے میں مقام جوهنس برگ سے ۵۰ میل کے فاصلے پر وکلاے فریقین کا ایک جلسہ ہوا ' لیکن کسی اخبار کے نامہ نگار کو شرکت کا موقع نہیں دیا گیا تھا -

خبروں کے احتساب کا طریقہ بھی وہاں نہایت سخت تھا ' اور صیغہ احتساب کو مراسلات میں ھر قسم کے تصرف کرنے کا پورا اختیار حاصل تھا - اس لیے کوئی واقعہ اپنی اصلی صورت میں لندن تک نہیں پہونچ سکتا تھا - مسٹر رواس کا بیان ھے :

" ہم نے باہم چند اصطلاحی الفاظ وضع کرلیے تھے جنکا حقیقی مفہوم اونکے ظاهری مفہوم سے بالکل مختلف تھا - حسن اتفاق سے صیغہ احتساب نے لعل اور سونے کی کانوں کے متعلق ھر قسم کے تجارتی مراسلات بھیجنے کی اجازت دے رکھی تھی' اسلیے تجارتی اصطلاح کے پردے میں پولیٹیکل خبروں کے بھیجنے کا پورا موقع مل سکتا تھا - چنانچہ ہم نے تجارتی اصطلاح ھی میں سلسلۂ مراسلات شروع کیا ' اور ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۰۲ ع کو ذیل کے الفاظ میں ایک مراسلہ ڈیلی میل لندن کو بھیج دیا :

" اوس زمین کے خریداروں کی جانب سے جس میں سونے کی کان ھے' میں تمکو اطلاع دیتا ہوں کہ دونوں فریق پریٹوریا کی طرف روانہ ہوگئے ' جہاں الف بھی بھاؤ چکانے کے لیے پہنچ گئے ھیں - مجھکو پورا یقین ھے کہ بیچنے والے بیچنے پر آمادہ ھیں " -

لندن میں یہ مصطلحہ تار پہونچا تو اسکا اصلی مطلب سمجھہ لیا گیا اور ڈیلی میل نے اسکو ذیل کے الفاظ میں شائع کیا :

" گفتگوے صلح کی بنا پر میں آپ لوگوں کو اطلاع دیتا ہوں کہ ڈیلیگٹ پریٹوریا کی طرف روانہ ہوگئے ھیں - لارڈ الفرڈ ملنر بھی اس غرض سے گئے ھیں کہ بہترین شرائط پر انعقاد صلح کرائیں - مجھکو کامل اعتماد ھے کہ بوئیر مائل بہ صلح ھیں "

ٹرانسوال کی زمین سونے کی کانوں کی زمین ھے - پس نامہ نگار نے انگلستان کی فوج کو " سونے کی زمین کے خریداروں " سے تعبیر کیا - لارڈ الفرڈ کیلیے " الف " لکھدیا جو صلح کیلیے گئے تھے اور گویا اپنے مقاصد کا بھاؤ چکا رہے تھے - بوئیر صلح پر آمادہ تھے اسلیے انھیں اپنی زمین فروخت کر دینے کیلیے آمادہ ظاهر کرنا نہایت صحیح استعارہ تھا - خبروں کے محتسبوں نے اس تار کو محض ایک تجارتی تار سمجھکر نہیں روکا ' اور اس طرح وقت سے پہلے ڈیلی میل کو صلح کی خبر شائع کرنے کا فخر ملگیا !

نامہ نگار مذکور اسکے بعد کہتا ھے :

" اسی طرح میں برابر مراسلات بھیجتا رہا - لیکن صرف لندن تک خبروں کے پہونچانے کیلیے یہ طریقہ مفید ہوسکتا تھا - اصلی اور صحیح ماخذوں سے خبروں کے حاصل کرنے میں اس سے کچھہ مدد نہیں ملسکتی تھی ' حالانکہ یہ کام خبروں کے بھیجنے سے بھی زیادہ اہم تھا - اسی غرض سے بعض نامہ نگاروں نے فوجی لباس پہنکر کانفرنس میں گھسنا چاہا' لیکن اونکو ذلت کے ساتھہ نکال دیا گیا -

بالاخر میں نے ایک سپاھی سے جو میرا دوست تھا مدد لینا چاھی' اور وہ مجھہ تک وکلاے صلح کے نتائج گفتگو پہونچانے کیلیے آمادہ ہوگیا - راے یہ قرار پائی کہ میں روزانہ جوهانس برگ سے ٹرین پر سوار ہوکر اوس مقام سے گذرا کرونگا جہاں وکلاء اجلاس کررہے ھیں' لیکن چونکہ شبہہ کے خوف سے وہاں اوتر نہ سکونگا - اسلیے صرف اشارت کے ذریعہ مجھے نتائج بحث کی اطلاع دی جاے گی -

چنانچہ انھی اشاروں میں سلسلۂ کلام شروع ہوا - ہم نے باہم علامات مقرر کرلی تھیں - جب وہ نیلے رنگ کے رومال کو ھلاتا تھا تو میں سمجھتا تھا کہ گفتگوے صلح موقوف ہوگئی - سرخ رومال کی حرکت سے معلوم ہوتا تھا کہ صلح قریب ھے - سفید رومال کی جنبش انعقاد صلح کی خبر دیتی تھی - چنانچہ اسی غرض کیلیے هزاروں بار جوهانسبرگ سے اس مقام تک کا سفر کرنا پڑا - بالاخر ایک دن میں نے ریل کی کھڑکی سے جھانکا تو اپنے دوست کے ھاتھہ میں سفید رومال ھلتے ہوے دیکھا - اوسیوقت میں نے ڈیلی میل کو تار دیدیا :

" میں نے ٹرانسوال کی کانوں کے حصوں میں سے تمھارے لیے هزار حصے خریدے " یعنی ٹرانسوال کی سرزمین ھاتھہ آگئی اور صلح کا انعقاد ہوگیا !

لیکن یورپ کے نامہ نگار اور ایڈیٹر جس طرح نہایت تحقیق و جانفروشی کے ساتھہ واقعات کا مواد فراہم کرسکتے ھیں' اوسی طرح اونکو واقعات کے مسخ کرنے کی بھی قدرت حاصل ھے - چنانچہ ٹرکی اور چین کی لڑائیوں میں اسکا بارھا تجربہ ہوچکا ھے' اور ایک عظیم الشان نیا تجربہ ہمارے سامنے ھے - اس مرتبہ جنگ یورپ میں خبروں کی بندش کا ایسا شدید انتظام کیا گیا ھے کہ آجتک کسی لڑائی میں ایسا نہیں کیا گیا - نامہ نگاروں کا وجود بالکل بیکار ہوگیا ھے - اور خبروں کے معلوم کرنے کا صرف ایک ھی ذریعہ سرکاری محکمۂ احتساب اخبار ھے' جو اگر خبر دینے کی جگہ نہ دے تو یہ دنیا کی حقیقت طلبی کیلیے زیادہ بہتر ہوگا !

لیکن شراب کی مضرت صرف یہی نہیں ہے کہ وہ خود جزو بدن ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی - اسکا اصلی نقصان یہ ہے کہ وہ دوسری غذاؤں کو بھی جزو بدن نہیں ہونے دیتی - چنانچہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ اگر کھانا کھانے کے بعد ایک شخص سے کوئی بوجھہ اوٹھوایا جاے تو وہ اوسکو متعدد بار اوٹھا سکیگا ' لیکن اگر کھانے کے ساتھہ اوسکو شراب بھی پلا دی جاے تو اوسکے جسم کی قوت کم ہوجائیگی ' اور وہ اوس بوجھہ کو متصل کئی بار نہ اوٹھا سکیگا -

اسکا اصلی سبب یہ ہے کہ طبیعت ہمیشہ مرغوب چیزوں کی طرف توجہ کرتی ہے ' اسلیے جب غذا کے ساتھہ شراب پی لی جاتی ہے تو تمام قواے طبیعیہ شراب ہی کے کیف و سرور میں رقص مستانہ کرنے لگتے ہیں ' اور اپنے وظائف ضروریہ کی طرف ملتفت نہیں ہوتے - نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غذا غیر منہضم رہ جاتی ہے اور جزو بدن نہیں ہونے پاتی - شراب میں بجاے خود ایسے اجزاء غذائیہ موجود نہیں ہیں جو اس کمی کا بدل ما یتحلل ہوسکیں ' اسلیے تمام نظام جسمانی دفعتاً کھوکھلے درخت کی طرح گر پڑتا ہے اور اعصاب کے ریشے ریشے ڈھیلے ہوجاتے ہیں -

احادیث کے اشارات و کنایات سے بھی شراب کی عدم غذائیت پر استدلال کیا جاسکتا ہے - یہ مسلم ہے کہ انسان کی فطری غذا دودھ ہے جو نہایت مفید اجزاے غذائیہ سے مرکب ہے - شب معراج میں حضرت جبریل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت سلیمہ کو ممتحن کرنے کیلیے دو پیالے پیش کیے تھے : ایک شراب کا ' دوسرا دودھہ کا - آپنے دودھہ کا پیالہ لے لیا ' اسپر حضرت جبریل نے فرمایا کہ آپ دین فطرت پر ہیں - یعنے اوسی چیز کو آپنے انتخاب کیا ہے جو فطرتاً اجزاے غذائیہ کا بہترین مجموعہ ہے -

جب بلی اور کتے کی فطرت شراب سے اباء کرتی ہے ' تو اوسکے غذاے غیر فطری ہونے میں کسکو کلام ہوسکتا ہے ؟ فطرت صرف اصلح کا انتخاب کرتی ہے ' اسلیے یہ فطری انکار اس بات کی دلیل ہے کہ شراب نوع انسان کیلیے غذاے صالح نہیں ہے !

حادثۂ ادبیۂ عربیہ

جارج زیدان

[سابق] ایڈیٹر الہلال - مصر

مصر کی پچھلی ڈاک کی ایک اطلاع محزن ' جارج زیدان ایڈیٹر الہلال مصر کا انتقال ہے -

جارج زیدان کا اصلی وطن شام ہے - سنہ ۱۸۶۱ع میں پیدا ہوا اور ابتدائی تعلیم کی تکمیل کے بعد کلیۂ سوریہ (سوریا کالج) میں داخل ہوگیا یہ موجودہ عہد کی ایک بہت بڑی مشرقی درسگاہ ہے ' اور تمام ممالک اسلامیہ میں حتی کہ خود دار الخلافۃ قسطنطنیہ میں اس سے بہتر تعلیم جدید کا انتظام نہیں - اسی درسگاہ میں اوس نے عربی اور ترکی کے علاوہ انگریزی اور فرنچ زبان کے علوم وادبیات کو بھی حاصل کیا -

وہ غالباً سنہ ۱۸۷۹ع میں پہلی بار مصر آیا اور عربی زبان میں ایک دو ناول اور معمولی درجہ کی چند تاریخیں لکھیں - فری میسن لاج کی تاریخ ' مصر اور انگلستان کی مختصر تاریخیں ' سید مہدی سوڈانی کے متعلق ایک ناول (اسیر المتمہدی) غالباً اسی عہد کی تصنیفات ہیں -

اس زمانے میں مصر سے متعدد اخبارات نکلتے تھے ' لیکن " المقتطف " کے سوا کوئی علمی رسالہ شائع نہیں ہوتا تھا - جارج زیدان نے " البصیر " نامی ایک ہفتہ وار اخبار میں بعض علمی مضامین لکھے ' اور وہ اسقدر مقبول ہوے کہ ادارۂ البصیر نے ایک خاص ماہوار رقم معاوضہ میں دینے کیلیے منظور کرلی - اس واقعہ سے اسکی ہمت بڑھی اور سنہ ۱۸۸۲ع میں الہلال جاری کردیا -

الہلال " المقتطف " کی طرح اعلی درجہ کا علمی رسالہ نہ تھا - اسمیں ابتدائی قسم کے ادبی مضامین (لائٹ لٹریچر) اور عام تاریخی و سیاسی معلومات اور تراجم و فوائد کا حصہ زیادہ ہوتا تھا - اسلیے عام طور پر پسند کیا گیا اور روز بروز اسکی اشاعت بڑھنے لگی - سنہ ۱۸۸۵ع میں اسکا خاص پریس بھی قائم ہوگیا ' اور رفتہ رفتہ کتابوں کی اشاعت و تراجم کے بھی متعدد سلسلے شروع کیے گئے - عربی زبان کی انسائیکلو پیڈیا (دائرۃ المعارف) کی دسویں جلد سلیمان بستانی مرتب کررہے تھے - انہوں نے اسکی اشاعت بھی الہلال پریس کے متعلق کردی ' اور ۱۰ - سے ۱۳ - جلدوں تک کی اشاعت کا اسے موقعہ ملا - اس طرح الہلال پریس کو بہت جلد شہرت ہوگئی - گذشتہ سال مجھے ایک خط میں لکھا تھا کہ " آجکل الہلال کی اشاعت اندس ہزار کے قریب پہنچ گئی ہے " !

الہلال کی ۲۲ جلدیں اوس نے مرتب کیں - تاریخ اسلام کے ناولوں کے ۱۵ نمبر شائع کیے ' تاریخ و تمدن و علوم عربیہ کے متعلق ۸ کتابیں لکھیں ' عام تراجم و علوم پر بھی تقریباً آٹھہ دس چھوٹے بڑے رسالے موجود ہیں ' یہ تمام ذخیرہ اسکے لیے کافی ہے کہ اسکی علمی و ادبی خدمات کا اعتراف کیا جاے ' اور اسکے وجود کو موجودہ عربی زبان کے ممتاز اہل قلم میں جگہ دی جاے - اسکی علمی خدمات اگرچہ ابتدائی قسم کی تھیں اور شرف تحقیق و علو فکر و حسن اخذ و ترتیب سے اسکی تمام تصنیفات خالی ہیں ' تاہم اس نے کامل ایک چوتھائی صدی تصنیف و تالیف میں بسر کی ' اور عربی زبان میں ترجمہ و اقتباس سے ایک بہت بڑا ذخیرہ ادبیات علمیہ کا فراہم کردیا - پس وہ یقیناً موجودہ عہد کا ایک ممتاز مشرقی اہل قلم تھا ' اور اسکی وفات سے عربی زبان اپنے ایک بہت بڑے مستعد مسیحی خادم سے محروم ہوگئی ہے !

ہم آیندہ نمبر میں کسی قدر تفصیل کے ساتھہ مطبوعات الہلال پر اپنی راے ظاہر کرینگے ' کیونکہ اس نمبر میں زیادہ گنجائش نہیں ہے

(نتائج تجارب)

ڈاکٹر موصوف نے ان کتوں کے تجارب سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ جو شخص جسقدر قوي اور جست و چالاک ہوگا ' اوسي قدر شراب کي مضرت کا اثر اوس پر زیادہ پڑے گا - اس بنا پر اونلوگوں کو شراب سے قطعاً احتراز کرنا چاهیے جو لوگ اس قسم کے مشاغل میں مصروف رهتے هیں جن میں قوت و نشاط کي زیادہ ضرورت هوتي ہے - حالانکہ اکثر لوگ قوت و نشاط کے بڑهانے هي کے حیلے سے شراب نوشی کي ابتداء کیا کرتے هیں !

اسلام ایک دین الهي و فطري ہے - فطرت کے قوانین کے انکشاف کے ساتهه اوسکے اسرار و مصالح بهي روز بروز نمایاں هوتے جاتے هیں -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچها کہ هملوگ سرد ملک کے رهنے والے هیں اور اعمال شاقہ میں مصروف رهتے هیں ' همکو حرارت اور قوت و نشاط کي زیادہ ضرورت ہے ' اسلیے هملوگ گیہوں کي شراب پیتے هیں - آپنے فرمایا کیا وہ نشہ آور ہے ؟ اونهوں نے کہا " هاں " آپنے سختی کے ساتهه اونکو ممانعت کردي -

جدید طبي تحقیقات آج حرف بحرف اسکی تائید کرتی ہے انسان کے نظام عصبي پر شراب کا جو اثر پڑتا ہے ' اوسکا بهي مختلف طریقوں اور مختلف آلات سے تجربہ کیا گیا ہے -

(جهاز عصبی اور الکحل)

انسان اپنے اعضاء میں سب سے زیادہ دهنے هاتهه کی انگشت شهادت سے کام لیتا ہے - ایک اطالي عالم نے ایک عجیب و غریب آلہ ایجاد کیا ہے - جب وہ هاتهه میں لگادیا جاتا ہے تو هاتهه کی حرکت کو بالکل روک دیتا ہے - صرف انگشت شهادت کهلی رهتی ہے ' اور آلہ کی قوت مانعہ کا اوسپر کوئی اثر نہیں پڑتا - اسلیے اوسکي حرکات سے بآسانی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ شراب کا اثر اس انگلي کے عضلات پر کسقدر پڑتا ہے ؟

چنانچہ مختلف تحقیقات نے ثابت کردیا ہے کہ شراب اسکی قوت میں نمایاں کمي پیدا کر دیتا ہے - ایک شخص کو پہلے ٹروین کهلا کر (۱) ایک کیلو گرام (۲) کا بوجهه اوٹهوایا گیا - اسکے بعد اوسی شخص کو شراب پلا کر یہی تجربہ کیا گیا - نتیجہ میں سخت اختلاف نظر آیا - ٹروین کهانے کے بعد وہ متعدد بار اس بوجهه کو اوٹها سکتا تها ' لیکن شراب پینے کے بعد اس میں دفعتاً کمی آگئي - اس سے صاف ثابت هوتا ہے کہ اگر شراب میں ٹروین جتني بهي قوت هوتی تو نتائج میں اس قدر اختلاف نہ هوتا -

(قواء عقلیہ پر اسکا اثر)

عام اعصاب دماغی پر شراب کا جو اثر پڑتا ہے ' اوسکے شواهد بهي بکثرت هیں - عام خیال یہ ہے کہ شراب قواے دماغي میں اشتعال ' رواني اور تیزي پیدا کردیتي ہے - لیکن علمی تجارب اسکی تائید نہیں کرتے - ایک شخص کو ایک سادہ حساب دیدو (مثلاً جمع کرنا) وہ ان اعداد کو جتني دیر میں جمع کرے ' اوسکو محفوظ رکهو - پهر اوسي شخص سے شراب پلا کر انهي اعداد کو جمع کراؤ - تم کو اوقات کي نسبت میں نمایاں اختلاف نظر آئیگا - یعني دوسري صورت میں بہ نسبت پہلی صورت کے زیادہ دیر لگیگي اور یہہ انحطاط قواے عقلیہ کي کهلی دلیل ہے -

اس سے بهي واضح تر مثال یہہ ہے کہ حالت صحت عقل میں ایک شخص سے اوسکے گهر کا تصور کراؤ (مثلاً) - اوسکا گهر مختلف چیزوں کا مجموعہ هوگا : خاندان ' بي بي ' بچے ' گهوڑے ' میز کرسي ' وغیرہ ' اسلیے اوسکو گهر کے ساتهه ان تمام چیزوں کا تصور بهي لازمي طور پر کرنا پڑیگا ' کیونکہ گهر انهي اجزاء کے مجموعہ سے عبارت ہے - اب ان تمام خانگي اسباب کي (جو گهر کے تصور کے ساتهه اوسکے ذهن میں آئے هیں) ایک فہرست مرتب کرلو ' پهر اوسی شخص کو شراب پلا کر ۱۲ گهنٹے کے بعد اسي قسم کا تجربہ کرو - تمکو متواتر تجربوں کے بعد دونوں حالتوں میں محسوس فرق نظر آئیگا - پہلي حالت میں گهر کي تمام چیزیں نہایت تیزي اور خاص ترتیب و نظام کے ساتهه اوسکے ذهن میں آئینگي ' لیکن دوسري صورت میں نہ تو یہہ حسن نظام قائم رهیگا ' نہ اس دفعي انتقال ذهني کي شان نظر آئیگي !

(شراب اور علم الجراثیم)

انسان مختلف خطرات میں گهرا هوا ہے ' لیکن قدرت نے اوسکے اندر مختلف قواے دافعہ پیدا کردیے هیں جو ان خطروں مقابلہ کرتے رهتے هیں - انسانی زندگي اسي کشمکش کا نتیجہ ہے ' لیکن انسان میں امراض متعدیہ (ایک سے دوسرے کو لگنے والے امراض) کے مقابلہ کرنے کي جو قوت ہے - شراب اوسکو بالکل فنا کردیتي ہے ' پروفیسر متنی گوف نے اپنے تجربہ سے ثابت کیا ہے کہ انسان کے خون میں بہت سے سفید رنگ کے جراثیم هوتے هیں - وہ امراض متعدیہ کي مدافعت کرتے هیں ' اور شراب دفعتاً ان جراثیم کو هلاک کردیتي ہے - اسلیے امراض ساریہ و متعدیہ کي مقاومت کے لیے اور مہلک کیڑوں کے دفع کرنے کے لیے فطرت نے جو فوج همارے جسم کے اندر مرتب کردي ہے ' شراب کا پہلا تباہ کن حملہ اوسي پر هوتا ہے اور اسے برباد کر دیتا ہے -

(شراب اور قواء جسماني)

لیکن یہ تمام نتائج ایک دوسرے اصول کے هیں - اصل سوال یہ ہے کہ شراب میں اجزاے غذائیہ هیں یا نہیں ؟ اگر وہ اجزاء غذائیہ کی کافی مقدار رکهتی ہے ' تو یقیناً وہ تمام غذاوں کي طرح جسم کی قوت کے بڑهانے کا سبب هو سکتي ہے - لیکن یقیني اختبارات نے اسکا بهي مایوسانہ جواب دیا ہے - پروفیسر ولیم اٹواٹر نے (جو موجودہ زمانے کا بہت بڑا کیمیاداں ہے) ایک صندوق تیار کیا ہے جس سے غذا کے افعال طبیہ کا تجربہ کیا جا سکتا ہے - چنانچہ آدمي کو اگر اس صندوق میں بند کردیا جاے ' تو یہ معلوم هوجاتا ہے کہ غذا کا کسقدر حصہ جزو بدن هوا ' اور کس قدر فضلہ بنکر نکل گیا ؟ شراب کی غذائیت کا اس آلہ کے ذریعہ سے تجربہ کیا گیا تو معلوم هوا کہ وہ اپنے اندر غذائیت کي کافي مقدار رکهتي ہے ' اور اوسکے سو حصوں میں سے ۹۸ حصہ جزو بدن هوتا ہے -

جو لوگ انسداد شراب نوشی کے حامي تهے ' وہ اس تجربہ سے سخت گهبرا گئے ' لیکن بعد کو خود پروفیسر مذکور کي تشریح سے معلوم هوا کہ وہ روٹی ' گوشت ' اور عام غلوں کي سي غذائیت نہیں رکهتی - یعني وہ تحلیل کیمیاوي کی رو سے مختلف اجزاء نباتیہ و معدنیہ پر مشتمل نہیں ہے جو جسم کو لگتے هیں اور اُسکي قوت کو بڑهاتے هیں جیسا کہ تمام غذاؤں میں ان اجزاء کا کافي ذخیرہ هوا کرتا ہے - بلکہ وہ ایک غذاے ناقص یا صرف ایک هي قسم کی غذا ہے - بالخصوص اوس سے اعصاب کے ریشوں کي تولید تو بالکل هي نا ممکن ہے ' کیونکہ یہ ریشے نیٹروجن اور دوسرے معدني اجزاء سے بنتے هیں ' مگر شراب میں ان اجزاء کا وجود نہیں پایا جاتا -

(۱) ایک غذا ہے جو عموماً مریضوں اور ضعیفوں کو دیجاتي ہے -

(۲) کیلو گرام فرانس کا سیر ہے جو ۸۵ تولے سے کچهہ زیادہ کا هوتا ہے - هندوستان میں پکا سیر ۸۰ تولے کا سمجها جاتا ہے -

جنرل ژوفرے - سپه سالار افواج بریه فرانس

سرجان جدلیکو امیرالبحر برطانیه

مشاهیــــر افــواج بــریــه فـــرانــس و المــــان

جنـــــرل ژوفـــــرے

سپه سالار افواج بریه فرانس

" امن کا دماغ ایک ایسے حفاظت کرنے والے کتے کے لیے نہایت عمدہ ہے جو اگرچہ همیشه خاموش رهتا هے' لیکن ساتهه هی وقت پر کاٹ کهانے کے لیے بهي مستعد رهتا هے " -

یه وه مختصر فقره هے جسمیں ایک بہت بڑے نقاد نے جنرل ژوفرے کے تمام کریکٹر کا لب لباب بیان کردیا هے -

فرانس کو امن کے زمانه میں ایک وسیع فوج کي کمان لینے کے لیے اور اس سے زیاده اهم فرض یعنی خارجي یا داخلي حمله کے وقت فوج اور ملک کي حفاظت اور ایک فوج گراں سے کام لینے کے لیے ایک خاص قسم کے آدمی کی ضرورت تهی - اس میں کوئي شک نہیں که جنرل ژوفرے اسی طرح کا آدمی هے -

جنرل ژوفرے اپنے باطني اخلاق کی طرح اپنے چهره کے ظاهري شمائل میں بهي رعب و تاثر کي قوت رکهتا هے - اسکا بالائي لب' گهنی' لمبی' سفید' اور سپاهي کے شایان شان موچهوں سے مستور هے' جنکے نیچے اسکے سفید براق دانت تبسم کے وقت برق کي طرح چمکتے هیں - اسکي ناک اگرچه مختصر هے مگر اسکے ساتهه هي موٹی اور بهاري هے' اور اسطرح اسکے اختصار کی تلافي هوگئی هے - اسکی یه عادت هے که وه اپني صاف آنکهوں سے اسطرح بغور اور خوفناک طور پر دیکهتا رهتا هے' گویا وه نظروں کو اس شے کے پار کردینا چاهتا هے جسکو وه دیکهه رها هے !

جنرل ژوفرے سنه ۱۸۵۲ ع میں پیدا هوا - وه ابهي ۱۸ سال هی کا تها اور اسکی فوجي تعلیم هو رهي تهي که جنگ فرانس اور جرمنی کی آگ شعله زن هوگئي - اسنے تعلیم موقوف کردي اور سکنڈ لفٹننٹ بنا دیا گیا - نو عمر ژوفرے اسوقت توپخانه میں تها جس نے محاصرهٔ پیرس کے زمانے میں پیرس کي مدافعت کی تهی -

جنرل ژوفرے نے مشرق اقصی کے معرکه ٹونکن میں اس حالت کے ساتهه قلعے بنائے هیں' جبکه چیني فوجوں کے آتشین گولے براه راست اس پر آگ برسا رهے تهے !

اس جانبازانه کار نامه کے بعد وه فرنچ انڈو چائنا میں بهیجدیا گیا - یہاں بهي اس نے تین جنگیں کیں - آخر میں پیرس واپس آنے سے قبل اسے مقام ٹمبکٹو میں اپنے وطن کی سرگرم خدمت انجام دیني پڑي -

جنرل ژوفرے اس داخلي پیچیدگی کے بعد فرنچ سپاه کا سپه سالار عام بنا دیا گیا جسکي وجه سے فرانس کي جنگی مجلس کی زندگي کا خاتمه هوگیا - سنه ۱۹۱۱ع میں (جب تک که وه کمانڈر انچیف نہیں بنایا گیا تها) فرنچ سپاه کا کوئي کمانڈر انچیف نہیں تها - صرف ایک جنگی مجلس اس غرض کیلیے قائم تهي -

فرنس کي مجلس وزارت پر یه حمله کیا گیا که اس نے قومی مدافعت کے اهم ترین کام کو نظر انداز کر دیا هے - وزیر جنگ جنرل گوئرین نے کہا که جب تک جنگ نه چهڑ جائے' اسوقت تک کسي خاص شخص کے متعلق سپه سالار عام هونے کا فیصله کرنا دانشمندی کے خلاف هے -

اس تجویز کی مضرتي کا نتیجه یه هوا که فرانس کی مجلس وزارت ٹوٹ گئی کیونکه اخبارات نے اس جواب کا مضحکه اڑایا اور نہایت سختی سے نکته چینی کی - بالاخر موسیو کایو نے نئي مجلس وزارت ترتیب دي اور موسیو میسمی وزیر جنگ قرار پائے -

یہی وه زمانه هے جبکه جنرل ژوفرے کا انتخاب عمل میں آیا اور اب وه نپولین کے وطن کی عزت کا تنہا محافظ هے !!

جنـــرل وان مـــــولٹـــک

یه مشهور شخص آج ۸ سال سے جرمن فوج کے بڑے جنرل اسٹاف کا چیف هے - اور اس مشهور شخص کا بهتیجا هے جسکا لقب " اورگنائزر اف وکٹري " (فتح کی تنظیم قائم کرنے والا) تها اور جس نے موجوده " فوجی جرمن " کی بنیاد مستحکم کی - یه جنگ جو جرمنی نے شروع کی هے اس کا فیصله کردیگی که " اورگنائزر آف وکٹري " کا یه بهتیجا اپنے اس مشهور و معروف چچا کے دوسرے لقب ونر آف وار (فاتح جنگ) کا مستحق هے یا نہیں ؟

یکم جولائی سنه ۱۹۰۶ع میں وان مولٹک ایک درخشاں سپاهی یعنی کونٹ وان شلي فین کی جگه جنرل اسٹاف مقرر هوا - پہلے وه فوج میں ایک معمولي درجه پر تها - لیکن جنگ جرمني و فرانس میں حسن خدمات کے صله میں اسے لفٹنٹي کا عهده اور " ائرن کراس " کا تمغه ملا - اسکے بعد وه مختلف عهدوں سے گذرتا هوا سنه ۱۹۰۲ع میں جنرل لفٹننٹ کے عهده پر فائز هوا - مگر یه تقرري بنظر استحسان نہیں دیکهي گئی' کیونکه خود فوج میں اور اسکے باهر عام طور پر یه سوال زبانوں پر تها که جس منصب پر " شیلي فین " تها' اس پر مولٹک کیسے فائز هوگیا ؟

لوگ علانیه کہتے تهے که مولٹک کو یه کامیابی محض قیصر کی نظر توجهه سے هوئی - قیصر کی دلي آرزو تهی که جرمن فوج کے اس صیغه میں جو بمنزله دماغ کے هے' ایک بار پهر " مولٹک " کا نام نظر آ جائے جو اِس مولٹک کا چچا تها - قیصر نے پرنس بلو کي علحدگي کے بعد اسے امپیریل چانسلر بنانا چاها تها مگر اس نے اس بناء پر انکار کردیا که وه ایک سپاهی هے - اسلیے اسے همیشه فوجی اور جنگي کاموں کے ساتهه هي وابسته رهنا چاهیے -

یه وان مولٹک هی کی کوششوں کا نتیجه هے که جرمني کي فوج امن کے مصارف میں ۵ کرور پونڈ کا اضافه هوگیا -

اج جرمنی کی قسمت کا فیصله جن هاتهوں کی کامیابی و ناکامی پر موقوف هے' ان میں سب سے پہلا شخص یہی هے - تمام کرهٔ ارضی کی نگاهیں اسکی طرف اٹهی هوئی هیں !!

معرض المشاهير

امیر البحر وان ترپتز جرمن وزیر بحریہ

جنرل وان مالٹکے سپہ سالار افواج ج

رؤساء جنگ یورپ

انگلستان ' جرمنی ' اور فرانس کے رجال
دهرو بر جو کرۂ ارضی کی هلاکت و تباهی
کیلیے منتخب هوے هیں !

نائب امیر البحر برطانیه

سر جان جیلیکو

سر جان جیلیکو کے متعلق عرصه سے یه تسلیم کیا جاتا ہے که وه انگریزی بیڑوں میں ایک بہترین دماغ ہے - اسکا اصلی کمال یه ہے که ماهرانه معلومات کو سلیقه شعاری کے ساتهه اس طرح ملادیتا ہے که اس مجموعه کو بلا مبالغه نادرۂ روزگار کہا جاسکتا ہے -

اسکی یه مزیت اس سال کی تمام نمایشی جنگوں میں ظاهر هوچکی ہے -

سر جان جیلیکو آج سے نہیں بلکه عرصه سے اپنے حسن خدمات کی وجه سے مشهور ہے جو اس نے اس جگه پر انجام دی تهیں ' جس پر اسکا تقرر سنه ۱۸۷۲ع میں هوا تها -

آج سے ۱۸ ماه قبل یه خبر عام طور پر مسرت و تشفی کے ساتهه پڑهی گئی تهی که وه (یعنی سر جان جیلیکو) پرنس لوئس آف بیٹنبرگ کی جگه سکنڈ سی لارڈ (ایک بحری عہده) بنایا گیا ' اور پرنس لوئس آف بیٹنبرگ سر فرانسیس برجمین کے کناره کش هونے کی وجه سے فرسٹ سی لارڈ قرار پاے -

(اس نے توپخانے کی مدد کیونکر کی ؟)

بیڑے میں گوله باری و نشانه بازی کی ترقی کے متعلق بہت کچهه کہا جاتا ہے - سچ یه ہے که اس تعریف و توصیف کے ایک معقول حصه کا مستحق سر جان جیلیکو ہے - اگر سر جان جیلیکو کی شرکت نه هوتی تو نائب امیر البحر سر پرسی اسکوات اس کار عظیم کو ترقی نه دےسکتے - سر جان جیلیکو اسوقت ڈائرکٹر آف " نیول اور ڈیننس " تها - قدرت نے اسکو ایسی طبیعت دی تهی جو نئے نئے خیالات پیدا کرتی رهتی تهی - اسکے ساتهه هی اس میں نشاط و سرگرمی بهی تهی - جس کام کو کرتا تها ' فوراً ' اور پوری مستعدی کے ساتهه کرتا تها - ان سب پر مستزاد یه که وه خود بہت بڑا قادر انداز تها -

یه اسباب تهے جنکی وجه سے انگریزی بیڑے میں توپخانه نے اسقدر ترقی کی -

جس زمانه میں " ڈریک " نامی جہاز کی کمان اسکے هاتهه میں تهی ' اسوقت اسنے مستعدی و جانفشانی سے ڈریک کو بیڑے بهر میں سب سے زیاده قادر انداز جہاز بنا دیا تها - جب وه ڈائرکٹر آف " نیول اور ڈیننس " هوا تو اس نے بیڑے کی اولین جنگ آزما صف کی توپوں کو قابل اعتماد بنانے کیلیے هر ممکن کوشش کی -

(حیرت انگیز تجارب)

سر جان جیلیکو طالب العلمی هی کے زمانے سے هونہار معلوم هوتا تها - چنانچه اسی زمانه میں اس نے " رائل نیوی کالج " میں ۸۰ پونڈ کا ایک گرانقدر انعام حاصل کیا -

اس نے اپنی بحری زندگی کے آغاز هی میں چند ایسے پر خطر اور قابل ستائش کام کیے جن کی وجه سے اعلی افسروں کی نظریں اس پر پڑنے لگیں -

مثلاً ایک دفعه ایک اسٹیمر ریت میں پهنس گیا اور کسی طرح نکالے نہیں نکلتا تها - سر جان جیلیکو نے تنہا اسے نکالنے چلا ' حالانکه اسوقت پانی میں سخت تلاطم برپا تها اور موجیں خلاف توقع و عادت بڑهتی تهیں - یہاں تک که سر جان جیلیکو کی کشتی الٹ گئی مگر خوش قسمتی سے وه زنده بچکر نکل آیا تها -

اس سے زیاده حیرت انگیز جرأت اس نے اسوقت کی تهی جب " کمبر ڈون " نامی جہاز ڈوبتا تها - اس کا واقعه یه ہے که انگریزی بیڑے کا موجوده کمانڈر اسوقت نائب امیر البحر " ٹرئی اون " کے نشان بردار جہاز کا کمانڈر تها - یه نشان بردار جہاز " کیمپر ڈون " جہاز سے ٹکرایا اور وه ٹوٹکے پانی میں غرق هونے لگا - جسوقت یه حادثه پیش آیا ہے ' اسوقت جیلیکو اپنے کیبن میں بیمار پڑا تها - لیکن جب جہاز الٹا ہے تو اس نے نہایت حیرت انگیز طور پر مسٹر رلیت نامی ایک شخص کی اعانت سے اپنے آپ کو پانی پر سنبهالے رکها ' اور بالآخر صحیح و سالم نکل آیا !

اس واقعه کے چار سال کے بعد وه اس مہم میں زخمی هوا جو پیکن کے انگریزی سفارتخانوں کو چهڑانے کے لیے بهیجی گئی تهی - اس مہم میں جو خدمات اس نے انجام دی تهیں ' اسکے صله میں چیف اسٹاف آفیسر بنادیا گیا -

سر جان جیلیکو اگرچه اڈمرلٹی (صیغه امیر البحر) میں رها ہے ' مگر اسکو وسیع عملی تجربه حاصل ہے - اور بیڑے کی تیاری میں خاص دلچسپی ہے مختلف مواقع پر نمایشی جنگوں میں خود کمان کر چکا ہے -

منجمله ان کثیر التعداد اعزازات کے جو سرجان جیلیکو کو حاصل هیں ' ایک اعزاز یه ہے که اسے قیصر جرمنی نے عقاب سرخ کے دوسرے درجے کا تمغه دیا تها ' اور ابهی چند ماه قبل هی وه سرکاری طور پر جرمنی بهی گیا تها اور خود قیصر کا مہمان رها تها - مگر حالات کا انقلاب دیکهو ! جو شخص کل تک مہمان تها ' آج وه بیڑا لیکے حمله کرنے چلا ہے

سرجان جیلیکو حال میں دوسرے کروزر اسکوائڈرن کا کمانڈر مقرر هوا ہے -

حکمت بالغہ ! حکمت بالغہ !

مولوی احمد مکرم صاحب عباسی چریا کوٹی نے ایک نہایت مفید سلسلہ جدید تصنیفات و تالیفات کا قائم کیا ہے - مولوی صاحب کا مقصود یہ ہے کہ قرآن مجید کے کلام الہی ہونے کے متعلق آجتک جس قدر دلائل قائم کیے گئے ہیں اُن سب کو ایک جگہہ مرتب و مدون کردیا جاے - اس سلسلہ کی ایک کتاب موسوم بہ حکمۃ بالغہ تین جلدوں میں چھپ کر تیار ہو چکی ہے -

پہلی جلد کے چار حصے ہیں - پہلے حصے میں قرآن مجید کی پوری تاریخ ہے جو اتقان فی علوم القرآن علامۂ سیوطی کے ایک بڑے حصہ کا خلاصہ ہے - دوسرے حصہ میں تواتر قرآن کی بحث ہے ' اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن مجید جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوا تھا ' وہ بغیر کسی تحریف یا کمی بیشی کے ویسا ہی موجود ہے ' جیسا کہ نزول کے وقت تھا ' اور یہ مسئلہ کل فرقہاے اسلامی کا مسلمہ ہے - تیسرے حصہ میں قرآن کے اسماء و صفات کے نہایت مبسوط مباحث ہیں - جن میں ضمنا بہت سے علمی مضامین پر معرکۃ الارا بحثیں ہیں - چوتھے حصے سے اصل کتاب شروع ہوتی ہے - اس میں چند مقدمات اور قرآن مجید کی ایک سو پیشین گوئیاں ہیں جو پوری ہو چکی ہیں - پیشین گوئیوں کے ضمن میں علم کلام کے بہت سے مسائل حل کئے گئے ہیں ' اور فلسفۂ جدیدہ جو نئے اعتراضات قرآن مجید اور اسلام پر کرتا ہے ان پر تفصیلی بحث کی گئی ہے -

دوسری جلد ایک مقدمہ اور دو بابوں پر مشتمل ہے - مقدمہ میں نبوت کی مکمل اور نہایت محققانہ تعریف کی گئی ہے - آنحضرت صلعم کی نبوت سے بحث کرتے ہوے آیۃ خاتم النبین کی عالمانہ تفسیر کی ہے - پہلے باب میں رسول عربی صلعم کی ان معرکۃ الارا پیشین گوئیوں کو مرتب کیا ہے ' جو کتب احادیث کی تدوین کے بعد پوری ہوئی ہیں ' اور اب تک پوری ہوتی جاتی ہیں - دوسرے باب میں ان پیشین گوئیوں کو لکھا ہے ' جو تدوین کتب احادیث سے پہلے ہو چکی ہیں - اس باب سے آنحضرت صلعم کی صداقت پوری طور سے ثابت ہوتی ہے -

تیسری جلد - اس جلد میں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علماے یورپ کے مستند اقوال سے ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلعم امی تھے' اور آپ کو لکھنا پڑھنا کچھہ نہیں آتا تھا - قرآن مجید کے کلام الہی ہونے کی دو عقلی دلیلیں لکھی ہیں - یہ عظیم الشان کتاب ایسے پر آشوب زمانہ میں جب کہ ہر طرف سے مذہب اسلام پر نکتہ چینی ہو رہی ہے ' ایک عمدہ ہادی اور رہبر کا کام دیگی - عبارت نہایت سلیس اور دل چسپ ہے ' اور زبان اردو میں اس کتاب سے ایک بہت قابل قدر اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر سہ جلد (۱۰۶۴) لکھائی چھپائی و کاغذ عمدہ ہے - قیمت ۵ روپیہ *

نعمت عظمی ! نعمت عظمی !

امام عبد الوہاب شعرانی کا نام نامی ہمیشہ اسلامی دنیا میں مشہور رہا ہے - آپ دسویں صدی ہجری کے مشہور ولی ہیں - لواقح الانوار صوفیاے کرام کا ایک مشہور تذکرہ آپ کی تصنیف ہے - اس تذکرہ میں اولیاء - فقراء اور مجاذیب کے احوال و اقوال اس طرح پر کافت چھانت کے جمع کئے ہیں کہ ان کے مطالعہ سے اصلاح حال ہو اور عادات و اخلاق درست ہوں اور صوفیاے کرام کے بارے میں انسان سوء ظن سے محفوظ رہے - یہ لا جواب کتاب عربی زبان میں تھی - ہمارے محترم دوست مولوی سید عبدالغنی صاحب وارثی نے جو اعلی درجہ کے ادیب ہیں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپی رکھتے ہیں اس کتاب کا ترجمہ نعمت عظمی کے نام سے کیا ہے - اس کے چھپنے سے اردو زبان میں ایک قیمتی اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر دو جلد (۷۲۶) خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۵ روپیہ *

مشاہیر الاسلام ! مشاہیر الاسلام ! !

یعنے اردو ترجمہ وفیات الاعیان مترجمہ مولوی عبد الغفور خان صاحب رامپوری' جس میں پہلی صدی ہجری کے اواسط ایام سے ساتویں صدی ہجری کے خاتمہ تک دنیاے اسلام کے بڑے بڑے علماء فقہا قضاۃ شعراء متکلمین نحوئیں لغوئیں منجمین مہندسین مورخین محدثین زہاد عباد امراء فقراء حکماء اطبا سلاطین مجتہدین و صناع و مغنین وغیرہ ہر قسم کے اکابر و اہل کمال کا مبسوط و مفصل تذکرہ -

جیسے بقول (موسیو دی سیلن)

" اہل اسلام کی تاریخ معاشرتی و علمی کی واقفیت کے واسطے اہل علم ہمیشہ سے بہت ہی قدر کی نگاہوں سے دیکھتے آئے ہیں

یہ کتاب اصل عربی سے ترجمہ کی گئی ہے' لیکن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمہ کرتے وقت اس انگریزی ترجمہ کو بھی پیش نظر رکھا ہے' جسے موسیو دی سیلن نے سنہ ۱۸۴۲ع میں شائع کیا تھا - سواے اس کے اصل کتاب پر تاریخ ' تراجم ' جغرافیہ ' لغت ' انساب اور دیگر مسائل دینی کے متعلق کثیر التعداد حواشی اضافہ کئے ہیں - اس تقریب سے اس میں کئی ہزار اماکن و بقاع اور قبائل و رجال کا تذکرہ بھی شامل ہوگیا ہے - علاوہ بریں فاضل مترجم نے انگریزی مترجم موسیو دی سیلن کے وہ قیمتی نوٹ بھی اردو ترجمہ میں ضم کردے ہیں جن کی وجہ سے کتاب اصل عربی سے بھی زیادہ مفید ہوگئی ہے - موسیو دی سیلن نے اپنے انگریزی ترجمہ میں تین نہایت کارآمد اور مفید دیباچے لکھے ہیں مشاہیر الاسلام کی پہلی جلد کی ابتدا میں ان کا اردو ترجمہ بھی شریک کردیا گیا ہے - اس کتاب کی دو جلدیں نہایت اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپوائی گئی ہیں' باقی زیر طبع ہیں - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۴) مآثر الکرام یعنے حسان الہند مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی کا مشہور تذکرہ مشتمل برحالات صوفیاے کرام و علماے عظام - صفحات ۳۳۸ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ خوشخط قیمت ۲ روپیہ -

تمدن ہند ! تمدن ہند !!

یعنے شمس العلما مولانا سید علی بلگرامی مرحوم کی مشہور کتاب جس کا غلغلہ چار سال سے کل ہندوستان میں گونج رہا تھا آخرکار چھپکر تیار ہوگئی ہے - علاوہ معنوی خوبیوں کے لکھائی چھپائی خط ' کاغذ ' تصاویر ' جلد مثل تمدن عرب کے قیمت ...... (۵۰) روپیہ -

(۵) صنمخانۂ عشق - یعنی حضرت امیر مینائی کا مشہور دیوان بار سوم چھپکر تیار ہوگیا ہے - قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ -

(۶) قرآن السعدین یعنی تذکیر و تانیث کے متعلق ایک نہایت مفید رسالہ جس میں کئی ہزار الفاظ کی تذکیر و تانیث بتائی گئی ہے' قیمت ایک روپیہ آٹھہ آنہ -

(۷) فہرست کتب خانہ آصفیہ - جس میں کئی ہزار کتب قلمیہ و مطبوعہ اور نیز مصنفین کا نام درج ہے - جو حضرات کتب خانہ جمع کرنا چاہیں اُن کو یہ فہرست چراغ ہدایت کا کام دے گی - صفحات (۵۰۰) قیمت ۲ روپیہ -

(۸) تمدن عرب - قیمت سابق ۵۰ روپیہ قیمت حال ۳۰ روپیہ (۹) فغان ایران - مارگن شوسٹر کی مشہور کتاب کا ترجمہ صفحات ۴۶۲ مع ۲۱ عدد تصاویر عکسی عمدہ جلد اعلی - قیمت ۵ روپیہ -

(۱۰) قواعد العروض - مولانا غلام حسین قدر بلگرامی کی مشہور کتاب - عربی فارسی میں بھی اس فن کی ایسی جامع کوئی کتاب نہیں ہے - صفحات ۴۷۴ قیمت سابق ۴ روپیہ - حال ۲ روپیہ -

(۱۱) - میڈیکل جیورس پروڈنس - مولانا سید علی بلگرامی مرحوم کی مشہور کتاب قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۲) علم اصول قانون - یعنے سر ڈبلیو - ایچ رینٹگن کی کتاب کا ترجمہ صفحات (۸۰۸) قیمت ۸ روپیہ -

(۱۳) تحقیق الجہاد - مصنفۂ نواب اعظم یارجنگ مولوی چراغ الدین حصہ دوم - مسئلہ جہاد کے متعلق کل دنیا میں اپنا نظیر نہیں رکھتی - صفحات ۴۱۲ - قیمت ۳ روپیہ -

(۱۴) شرح دیوان غالب اردو - تصنیف مولوی علی حیدر صاحب طبا طبائی صفحات ۳۴۸ قیمت ۲ روپیہ -

(۱۵) داستان ترکتازان ہند - کل سلاطین دہلی کی ایک جامع و مفصل تاریخ ۵ جلد صفحات ۲۶۵۶ قیمت سابق ۲۰ روپیہ قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۶) معرکہ مذہب و سائنس - ڈریپر کی مشہور عالم کتاب مترجمہ مولوی ظفر علی خان صاحب بی - اے - قیمت ۴ روپیہ -

(۱۷) مآثر الکرام - مشتمل برحالت صوفیاے کرام تصنیف میر غلام علی آزاد بلگرامی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۸) تیسیر القاری ترجمہ صحیح بخاری اردو - حامل المتن صفحات (۳۷۵۰) نہایت خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۲۰ روپیہ -

نوٹ — ایک [illegible] جلد کے [illegible] ہو سکتا ہے - جس پر کتاب کا اور مالک کا نام منقش ہوگا -

خط دریاے می یوز

جرمنی اور فرانس کی سرحد مقام لوا نگوے سے لیکے بیلفورٹ تک طول میں ۱۵۰ میل ہے - اس سرحد کے پورے طول میں فرانس نے مدافعت کے لیے بعض ایسے سامان کیے ہیں جنکی نسبت اسے دعوا تھا نہ اگر جرمنی اس جانب سے حملہ کریگی تو خواہ وہ کسی جگہ سے بھی چلے مگر بالکل الجھکے رهجائیگی اور آگے نہ بڑھسکے گی - اس اثناء میں فرانس مہلت سے فائدہ اٹھایگا اور کسیقدر ہٹکے اس کے پیچھے اپنی فوجیں جمع کرلیگا -

لیکن گذشتہ ہفتہ کے اخری اعترافات نے ظاهر کردیا کہ یہ دعوا صحیح نہ تھا -

اهل جرمنی کا یہ خیال تھا کہ وہ فرانس کے خط مدافعت کے هر موقع پر غالب آ سکتے هیں - اگرچہ یہ خود انکو بھی تسلیم تھا کہ اس قسم کی پیشقدمیاں کوئی فیصلہ کن نتیجہ نہیں پیدا کرسکتیں - چنانچہ آخری واقعات نے ثابت کردیا ہے کہ جرمنی کا خیال بالکل صحیح تھا - وہ سرحد فرانس کو عبور کرکے پیرس کی صرف بڑھرہی ہے !

ان سرحدوں کی حالت کو پیش نظر رکھتے ہوے یہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کے جنگی پروگرام کے مطابق فرانس پر روس سے پہلے حملہ ہونا چاہیے -

گذشتہ چند سالوں میں جرمنی کے طرز عمل نے یہ خیال یقین کی حد تک پہنچا دیا تھا کہ وہ بلجیم (اور اگر ضرورت و مصلحت مقتضی ہو تو سوئٹزرلینڈ) کی راہ سے فرانس پر حملہ کرنا چاہتی ہے - چنانچہ جب جنگ شروع ہوگئی تو اس نے بلجیم کی راہ سے فرانس پر فوج کشی کرنا چاہی ' مگر بلجیم خلاف امید دست و گریباں ہوگیا اور غیر متوقع درجہ تک مدافعت کی -

جرمنی کے سامنے دو راهیں تھیں : ایک بلجیم ' دوسری سوئٹزرلینڈ - مگر اسکو معلوم تھا نہ سوئٹزرلینڈ دشوار گزار اور دیر مغلوب راہ ہے - اسلیے اس نے اپنی سرگرمی کا استعمال زیادہ تر بلجیم هی کی سرحد پر کیا ' اور اسکی اس دانشمندی سے کوئی انکار نہیں کرسکتا جبکہ وہ باوجود سخت مزاحمتوں کے بلجیم کو ختم کرکے فرانس میں داخل ہوگئی ہے -

اگرچہ اس نے ایسی ریلوے لائنیں بنائی هیں جو بالکل سوئٹزرلینڈ کی سرحد تک پہنچا دیتی هیں' مگر بلجیم کی سرحد پر بھی اسے عجیب طرح کی مہلت حاصل تھی - بغیر اخفا اور اهتمام کے اور بلا کسی غیر معمولی کوشش کے اس نے اقدام و ہجوم کی تیاریاں شروع کردی تھیں -

اس نے علاوہ مقام ایکس لاچیپل اور بیرک کے مابین دو عظیم الشان کیمپ بنائے تھے - ایک مال میڈے نامی مقام کے قریب ایلسین بارن میں ' اور دوسرا ٹریس سے متصل اسکون فیلڈر هاف میں -

موجودہ جنگ میں انھی دونوں کمپوں سے کام لیا گیا ہے - ایلسین بارن کی فوج نے خط می یور کے خلاف لیشر پر حملہ کیا اور اسکون فیلڈر هاف کی فوج لکسمبرگ کی طرف سے لوانگوے کی طرف بڑھی جو سرحد فرانس کے استحکامات کا ابتدائی سرا ہے -

سرحدی ریلوے لائن کی طرح ایکس لا چیپل سے سینٹ و تھرنک نامی مقام تک بھی ایک لائن بن گئی ہے - " ریسمیس " ایلسین بارن کے کیمپ کا جنکشن ہے - ابھی چند سال کی بات ہے کہ یہاں سے ایک لائن تعمیر کی گئی ہے جو سرحد کو عبور کرتی ہوئی استیویلاٹ تک چلی گئی ہے -

اس لائن کے متعلق یہ امر قابل غور ہے کہ یہ لائن اپنے ساتھ کسی طرح کے اقتصادی فوائد نہیں رکھتی - معمولی زمانہ میں ٹرینوں کی ٹرینیں خالی جاتی هیں' کیونکہ اولاً تو آبادی کم ہے - اور جتنی کچھ ہے بھی' وہ محض کاشتکار هیں - انھیں سیر و حرکت کی بالکل ضرورت نہیں -

جرمنی نے یہ راستہ محض اسلیے اختیار کیا تھا کہ وہ اسکو زیادہ کامیاب سمجھتا تھا - اسکے خیال میں بلجیم اس قابل نہیں تھا کہ وہ کسی عظیم الشان فوج کے حملہ کی تاب لاسکے -

مدافعت کا اصلی خط دریائے می یور کا خط ہے' جسمیں لیشر' هیو' اور نامور کے قلعے اور گڑھیاں بھی شامل هیں - اس خط کے استحکام اور قلعہ بندی میں اسقدر کوشش کی جاچکی ہے کہ اس کے بعد دریا کے داهنے طرف جرمنی کی پیشقدمی روکنے کے متعلق سوال کرنا بیکار سمجھا جاتا تھا -

بلجیم نے اپنی قوت سے زیادہ جوانمردی کی لیکن بالاخر دریاے می یور کا یادگار خط دفاع اسکے کیلیے زیادہ عرصہ تک بند نہ رهسکا - اور لیشر کے مستحکم ترین استحکامات کو مسخر کرکے وہ نامور پر قابض ہوگیا اور وهاں سے آگے بڑھکر فرانس کے دروازے ہلا دیے - اب آیندہ ہفتہ خط دریاے می یور کی آخری تعبیر بتلا دیگا جسمیں چند دن پہلے جرمنی کو می یور کے کنارے ناکام دکھا گیا تھا !

مشاهیر اسلام رعایتی قیمت پر

—○*○—

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فرید شکرگنج ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله علیه ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۴) حضرت خواجه حافظ شیرازي ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۵) حضرت خواجه شاه سلیمان تونسوي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۶) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۷) حضرت امیرخسرو ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۸) حضرت سرمد شهید ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ انه رعایتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعایتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۱] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعایتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۱۴] حضرت شیخ بهاالدین ذکریا ملتاني ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۱۵) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنه رعایتي ۱ انه (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنه رعایتي ۲ آنه (۱۸) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۴ آنه رعایتي ۶ پیسه (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذیراحمد ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۹ رعایتي ۲ انه (۲۳) رائٹ انریبل سید امیرعلي ۲ انه رعایتي ۳ پیسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله علیه ۵ آنه رعایتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ۵ انه رعایتي ۲ انه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۲۷] کرشن معظم ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۲۸] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیري ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۰] حضرت ابونجیب سهروردي ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۱] حضرت خالدبن ولید ۵ آنه رعایتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انه رعایتي ۲ انه ۲ پیسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انه رعایتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انه رعایتي ۶ پیسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۶ انه رعایتي ۱۰ پیسه [۳۶] حضرت امام جنید ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۷] حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنه - رعایتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدین بختیار کاکي ۳ - آنه رعایتي ۱ - آنه (۳۹) حضرت خواجه معین الدین چشتي ۵ - آنه - رعایتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شیرپلیونا اصلي قیمت ۵ آنه رعایتي ۲ آنه - سب مشاهیر اسلام قریباً دو هزار صفحه کي قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیه ۸ - انه - (۴۰) رفتگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انه رعایتي ۶ - انه (۴۱) آئینه خود شناسي تصوف کي مشهور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رهبر ۵ انه - رعایتي ۳ انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - انه - رعایتي ۶ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - انه - رعایتي ۳ انه - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ۱ روپیه ۸ انه [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈیڑھ هزار صفحه پر تصوف کي لا جواب کتاب ۶ روپیه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے مشهور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي معه انکي سینه به سینه او ر صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے هیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع هوا هے اور جن خریداران نے جن نسخوں کي تصدیق کي هے انکے نام بهي لکهدئے هیں - علم طب کي لاجواب کتاب هے اسکي اصلي قیمت چهه روپیه هے اور رعایتي ۳ روپیه ۸ انه [۴۸] الجریان اس نا مراد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۴۹] صابون سازي کا رساله ۲ انه رعایتي ۳ پیسه - (۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد اُستاد کے انگریزي سکهانے والي سب سے بهتر کتاب قیمت ایک روپیه [۵۱] اصلي کیمیا گري یه کتاب سونے کي کان هے اسمیں سونا چاندي رانگ سیسه - جسته بنانے کے طریقے درج هیں قیمت ۲ روپیه ۸ آنه

حرم مدینـــه منـــورہ کا سطحی خاکـه

——:*:——

حـرم مدینه منـورہ کا سطحي خاکه یا (Plan) هے جو ایک مسلمان انجنیرنے موقعه کي پیمایش سے بنایا هے - نهایت دلفریب متبرک اور روغني معه رول وکپـڑا پانچ رنـگوں سے طبع شـده قیمت ایک روپیـه - علاوہ محصول ڈاک -

ملنے کا پته ـــ منیجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

روغن بیگم بهـــار

حضـرات اهلکار ' امراض دماغي کے مبتـلا وکرفتار' وکلا' طلبه' مدرسین' معلمین' مولفین' مصنفین ' کیخدمت میں التماس هے که یه روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابهی دیکها اور پڑها هے' ایک عرصے کی فکر اور سونچ کے بعد بهتیرے مفید ادویه اور اعلی درجه کے مقوي روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا هے ' جسکا اصلی ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخه هے' اسکے متعلق اصلي تعریف بهي قبل از امتحـان ریش از تجربه مبـالغه سمجهي جا سکتي هے- صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یه امر ظاهر هو سکتا هے که آجکل جو بهت طرحکے ڈاکٹري کبیراجي تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بهي کرتے هیں آیا یه یوناني روغن بیگم بهار امراض دماغي کے لیے بمقـابله تمام مروج تیلونکے کهانتک مفید هے اور نازک اور شوقین بیگمـات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کهانتک قدرت اور تاثیر خاص رکهتا هے - اکثر دماغي امراض کبهي علیٰحدہ برودت کیوجه سے اور کبهي شدت حرارت کے باعث اور کبهي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هو جاتے هیں ' اسلیے اس روغن بیگم بهار میں زیاده تر اعتدال کي رعایت رکهي گئي هے تاکه هر ایک مزاج کے موافق هر مرطوب و مقوي دماغ هونیکے علاوه اسکے دلفریب تازه پهولوں کی خوشبو سے هر رقت دماغ معطر رهیگا ' اسکي بو غسل کے بعد بهي ضائع نهیں هوگي - قیمت فی شیشي ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپیه ۸ آنه -

بٹیکا

بادشاه و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث یوناني مڈیکل سایںس کي ایک نمایاں کامیابي یعني -

بٹیکا ـــ کے خواص بهت هیں ' جن میں خـاص خـاص بانیں عمر کي زیادتي ' جواني دائمي ' اور جسم کي راحت هے' ایک کهنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه کي آزمایش کي ضرورت هے -

راما نرنجن تیله اور پرنسیز انجن تیلا - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شهنشاه مغلیه کے حکیم تهے - یه دوا فقط همکو معلوم هے اور کسي کو نهیں درخواست پر ترکیب استعمال بهیجي جائیگي -

" ونڈرفل کانیهر " کو بهي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه باره آنه -

مسک پلس اور الکٹریک ریگر پرسٹ پانچ روپیه باره آنه محصول ڈاک ۶ آنه -

یوناني لوٹ بازار کا سامپل یعني ـ سر کے درد کي دوا لکهنے پر مفت بهیجي جاتي هے - فوراً لکهیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹریٹ - کلکته

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

پسند نهوے سے واپس

همارا من موهني ملوڈي هارمونیم سرپڑ فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں هم بیچینگے یه ساکن اپ الکٹري کي بنی هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بهت دیر تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۳۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراه ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پوررود کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10 /3 Lover Chitpur Road
Calcutta

انندا فلوٹ هارمونیم

اسکے مقابله میں تمام هرمونیم بیکار هیں اسکے انڈین ایکزي بیشن سنه ۱۹۰۰ میں گولڈ مڈل حاصل کی هے - اسکے آگے زیاده تعریف کی کونسی ضرورت هے -

گارنٹي تین ۳ سال -

اکٹو سنگل سٹ ردسي ٹوسی قیمت ۱۵ - ۱۷ - ۲۰ روپیه " ڈبل " " - قیمت ۲۷ - ۳۰ - ۳۵ روپیه

هر درخواست کے ساتهه پانچ روپیه پیشگي آنا چاهیے -

A. P. Day and co.
22/1 Budhoo Ostagar Lane,
Calcutta.

عـــلاج بواسیر

داخلي - خارجي - خوني وغیره کیسا هي هو ' اسکے استعمال سے کلی آرام هوجاتا هے قیمت في شیشي چار روپیه -

سفید داغ کا لا جواب علاج

بدن میں کیسا هي سفید داغ کیوں نهو اسکے استعمال سے بالکل آرام هوجاتا هے - قیمت في شیشي چار روپیه -

White & 50 Tollygunge
Calcutta

استرہ کی ضرورت نهین

موئنر و صاحب کا هیر ڈیلي ٹري لگا لیجیے اور ایک منٹ میں بالوں کو صاف کرلیجیے فی شیشي چهه آنه تین شیشي ایک روپیه -

پهـــول رانـی

نهایت خوشبودار روغـن پهول هے اسکے استعمال سے دل و دماغ تازه رهتا هے اسطرحکا روغن ابتک کسی نے ایجاد نهیں کیا -

قیمت فی شیشي باره آنـه ایک درجن سات روپیه آٹهه آنـه -

Maithra & Go 1-1 Tarak Chatterjee Lane,
Calcutta.

اصلی مکر دهج

جو که خاص طـلا سے بنایا گیا هے یه دوا خون کو صاف کرتا هے بدن کو قوت بخشتا هے ' ناتوانوں کو توانا کردیتا هے -

مرد و عورت دونوں کے استعـمال کے لایق هے - قیمت نمبر ۱ ایک توله پچاس روپیه نمبر ۲ " " تنتیس ۲۳ روپیه

۱/۲ اسے ام درخواست نهیں آنا چاهے -

Imperial Depot.
60 Srigopal Mullik Lane
Bow Bazar Calcutta

سنکاری فلوٹ

بهترین اور سریلی آواز کی هارمونیم سنگل ریڈ C سے C تک یا F سے F تک قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه

اسکے ماسوا هر قسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یہاں موجود هے -

هر فرمایش کے ساتهه ۵ روپیه بطور پیشگی آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

مفت ! مفت ! !

ڈاکٹر کے - سي - داس صاحب تصنیف کرده نوجوانوں کا رهنما و صحت جسماني و زندگاني کا بیمه کتاب قانون عیاشي - مفت روانه هوگا -

Swasthy Sahaya Pharonacy
30/2 Harrison Road
Calcutta.

[illegible]

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان هیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ هوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں هرج اور نقصان نہ هوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ
دوائیں
ہمیشہ
اپنے
پاس
رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف هو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے هوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے هی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک هی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن [illegible] تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود هیں ' اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا - مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاهری تکلف کے دلدادہ رهے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے ' اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے - بنابریں هم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موهنی کسم تیل " تیار کیا ہے - اسمیں نہ صرف خوشبو سازی هی سے مدد لی ہے ' بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے ' اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتی هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے - درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز هوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

هندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دوا خانے هیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید بیقیمت دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - همنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردی هیں تا کہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجائے - معلوم مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے هزاروں کی جانیں [illegible] اور هم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے هیں کہ همارے عرق کے استعمال کے هر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق هو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی هو - سردی سے هو یا گرمی سے - جنگلی بخار هو - یا بخار میں درد سر بھی هو - کالا بخار - یا آسامی هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی هوگئی هوں ' اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا هو ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے - نیز اُسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا هو اور هاتھ پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاهلی رهتی هو - کام کرنے کو جی نہ چاهتا هو - کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتی هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی هوجاتے هیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتی ہے

المشتہر و پرو پرائٹر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

هندوستانی دوا خانہ دهلی

— * —

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھ بہت مشہور هوچکا ہے - عمدہ دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی هوئی هیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسی کارخانہ سے مل سکتے هیں) عالی شان کار و بار ' صفائی ' ستھرا پن ' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف هوگا کہ :

هندوستانی دوا خانہ تمام هندوستان میں ایک هی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت

(خط کا پتہ)

منیجر هندوستانی دوا خانہ دهلی

روزانہ الهلال

چونکہ ابھی شائع نہیں هوا ہے ' اسلیے بذریعہ هفتہ وار مشتہر کیا جاتا ہے کہ ایمبرائیڈری یعنی سوزنی کام کے گل دار پلنگ پوش ' میز پوش ' خوان پوش ' پردے ' کامدار جوتے ' کوٹ ' وغیرہ پارچات ' شال ' الوان ' چادریں ' لوئیاں ' نقاشی مینا کاری کا سامان ' مشک ' زعفران ' سلاجیت ' ممیرہ ' جدوار ' زیرہ ' گل بنفشہ وغیرہ وغیرہ هم سے طلب کریں - فہرست مفت ارسال کی جاتی ہے - (منی کشمیر کواپریٹیو سوسائٹی - سری نگر - کشمیر)

نمبر ۱۱

کلکتہ: چہار شنبہ ۱۷ شوال ۱۳۳۲ ھجری
Calcutta : Wednesday September 9. 1914.

جلد ۵

قیمت فی پرچہ
چار آنہ

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھر کی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ایسی کارآمد ایسی دلفریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھ روپیہ کو بھی سستی ہے - یہ کتاب خرید کر گویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے - اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھ لیجیے - دنیا کے تمام سربستہ راز حاصل کر لیجیے صرف اس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

ہر مذہب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ہئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اہل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ ہر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے ہی دلمیں سرور آنکھوںمیں نور پیدا ہو' بصارت کی آنکھیں وا ہوں - دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی آئکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری و تاریخ - دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے - ہر موسم کیلیے تندرستی کے اصول - عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' آنکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد - طرز تحریر اشیا برے اشتہار دازی - طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج ہاتھی ' شتر' گائے بھینس' گھوڑا' گدھا بھیڑ' بکری ' کتا وغیرہ جانوروںکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی ہوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے ہر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کی بولی ہر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اردو کے بالمقابل لکھی ہیں آپ ہی وہاں جاکر روزگار کر لو اور ہر ایک ملک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفر کے متعلق ایسی معلومات آجتک کہیں دیکھی نہ سنی ہونگی اول ہندوستان کا بیان ہے ہندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وہاں کی تجارت سیر گاہیں دلچسپ حالات ہر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے ہیں اسکے بعد ملک برہما کا سفر اور اس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برہما) کے تحقیق شدہ حالات وہاں سے جواہرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے ہی دنوں میں لاکھ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی ہیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا بالتشریح بیان ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ - جاپان - اسٹریلیا - ہر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وہانکی درسگاہیں صنائع کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے ہوے طبیعت باغ باغ ہو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ آسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

---

تصویر دار گھڑی

گارنٹی ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی ہوئی ہے - جو ہر وقت نکھہ مٹکاتی رہتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے - ڈائل چینی کا' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو ہمارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

---

آٹھہ روزہ واچ

گارنٹی ۸ سال قیمت ٦ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں ہوتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے ہیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور بکس ہمراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ ' - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بند سکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ہر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر ہمارے یہاں آئی ہیں - نہ دیا سلائی کی ضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لمپ واٹکو اپنی جیب میں یا سرہانے رکھلو جسوقت ضرورت ہو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ہو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرے سے بچ سکتے ہو - یا رات کو سوتے ہوے ایکدم کسیوجہ سے آٹھنا پڑے تو سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم ہوگی - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ زرد تین رنگ کی روشنی ہوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے ہمارے یہاں سے ہر قسم کی گھڑیاں' کلاک اور گھڑ بیٹنگی و بیرنی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی ہیں - اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں آئندہ مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیجیے -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقام توہانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry. (Punjab)

Tel. Address "Alhilal," Calcutta
Telephone No 648

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad,
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly ,, Rs. 6-12

الہلال

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱۴ - مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ٹیلی فون نمبر ۶۴۸

سالانہ - ۱۲ - روپیہ
ششماہی - ۶ - ۱۲ - آنہ

نمبر ۱۱ | کلکتہ : چہار شنبہ ۱۷ - شوال ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۵
Calcutta . Wednesday, September, 9 1914.

الاسبوع

انتظار کی رات کب کی ختم ہوچکی ہے مگر صبح المائج کا انتظار کرنے والے ابتک کروٹیں بدل رہے ہیں - حوادث و سوانح کا آفتاب کب کا طلوع ہوچکا ہے مگر منتظرین طلوع ابتک ٹکٹکی لگائے ہوے ہیں - پھر نہ جب اٹھینگے ؟ کیا اس وقت جب اس صبح کی دوپہر پھیل جائیگی اور سورج سر پر پہنچکر نظروں کو خیرہ کردیگا ؟ "یستبعصون ایک یوسف و تفولون متی هو ؟ قل " عسی ان یکون قریبا "

فرانس کے میدان جنگ کی سب سے مہمی امید یعنی روس کو بالاخر مشرقی پروشیا میں شکستیں ملنی شروع ہوگئیں اور ایسی شکستیں جنکو خود روس "شکست" کے لفظ سے تعبیر کرتا ہے !
چنانچہ جو خبریں ۲ سپٹمبر کو لندن سے آئی ہیں وہ روسی اسٹاف کا یہ اعلان نقل کرتی ہیں کہ "پروشیا میں جرمن امک پہنچ گئی اور اس نے روسی فوج کو تہہ و بالا کردیا"
کیا اب روس برلن نہیں پہنچیگا حالانکہ بمشکل جرمنی پیرس سے ۲۵ میل کے فاصلے پر محاصرہ کی طیاریاں کررہا ہے ؟

آسٹریا کی شکستیں اگر ویسی ہی ہیں جیسی بیان کی گئی ہیں تو فی الحقیقت اسکی طرف سے بالکل نا امید ہونا چاہیے - روسی پیش قدمی گلیشیا میں برابر بڑھتی جاتی ہے - بخت نصر کے بعد (جسنے بنی اسرائیل کو یروسلم میں گرفتار کیا تھا) آج تاریخ نے دوسرا نام زار روس کا درج کیا ہے، جس نے لیمبرگ میں ۷۰۰۰۰ ہزار زندہ آسٹرین گرفتار کرلیے ہیں !

بحر شمال میں گو ابتک منتظرہ معرکہ نہیں ہوا لیکن ہیلی گولینڈ میں ایک معرکے کے گرم ہونے اور انگریزی فتح کی خبروں نے بحری توجہ پیدا کرادی ہے - یہ مقابلہ محض تیسرے درجہ کے کروزروں کا مقابلہ تھا - اسکے بعد بھی کبھی کسی جرمن جہاز کے ڈوبنے اور کبھی کسی انگریزی جہاز کے ڈوبنے کی خبریں آتی رہی ہیں -

جاپان کے متعلق بالکل سناٹا ہے بجز اس اعلان کے کہ کیا چو کے سات جزیروں پر قبضہ کرلیا گیا -

روس ، فرانس ، اور انگلستان نے آپس میں معاہدہ کرلیا ہے کہ ہم میں سے کوئی تنہا طاقت جرمنی سے صلح کرلینے کی مجاز نہوگی - شاید اسکی ضرورت اسلیے پیش آئی ہے کہ جرمنی کے پیرس پر پہنچ جانے نے فرانس کے مضطر نہ صلح ہونے کا خدشہ پیدا کردیا ہے -

مسٹر اسکوئتھ نے ۴ ستمبر کو گلڈ ہال میں موجودہ حالات پر ایک مبسوط تقریر کی اور کہا کہ انگلستان بلجیم کی حمایت کے لیے اٹھہ کھڑا ہوتا تو یہ ذلت کی انتہا تھی - انہوں نے جرمنی کے مفتوحہ ممالک پر جزیہ لگانے اور لوین کی آتشزدگی کے طرف اشارہ کرتے ہوے کہا : "قانون پر قوت اور آزادی پر تہمت کی حکومت دیکھنے سے پہلے میں اپنے ملک کو صفحۂ تاریخ سے محو ہوتا دیکھنا زیادہ پسند کرتا ہوں"

یہہ بڑی موثر اور عمدہ بات ہے جو انہوں نے کہی مگر واقعہ یہی ہے کہ جرمنی سے باہر بھی ہر جگہہ حکومت قوت ہی کی ہے نہ کہ قانون کی - انگلستان کو قوت ہے اور وہ جرمنی کے "وحشیانہ" عمل پر معترض ہے - ترکی کو قوت نہ تھی - وہ طرابلس میں اٹلی کے لیے کچھہ نہ کرسکی -

پچھلے جرمن اور متحدہ افواج کے معرکوں کے متعلق اب زیادہ طولانی تار آرہے ہیں ، لیکن سب کا خلاصہ یہی ہے کہ جرمنی باوجود فوجی ناقابلیت و نالائقی کے ہر معرکے میں کامیاب ہوئی اور متحدہ افواج باوجود اعلی درجہ و فوجی فضائل اور عسکری مناقب میں کامیاب ہونے کے بالاخر ناکام رہی !

خیر، عالم جسم و مادہ کے علاوہ ایک اقلیم روح و معنی بھی ہے - کیا ہوا اگر دشمن زمین کے ٹکڑوں اور اینٹ چونے کے بنائے ہوئے قلعوں کے لینے میں کامیاب ہوگیا ؟ اخلاق و جذبات کی سرزمین مقدس میں تو اسے ایک انچ جگہہ بھی نہ ملسکی حالانکہ متحدہ افواج نے بلجیم کی محدود سرزمین کی جگہہ ایک پوری اقلیم محاسن و مناقب فتح کرلی ہے !

جرمنی اگر بڑھتی بھی ہے تو بالکل بیہودہ طور پر، لیکن متحدہ افواج ہٹتی بھی ہیں تو شاندار طریقہ سے، یادگار سرد طبعی کے ساتھہ، بغیر کسی معقول نقصان کے - پھر جو لوگ محض زمین ناپنے کا فیتہ لیے ہوئے افسوس کررہے ہیں، کیا انکے پاس جنگی مصالح، فوجی فضائل، اور اخلاقی متعمدیوں کی پیمایش کے لیے کوئی آلہ نہیں ؟

اب ریم کے بعد پیرس کے سوا اور کوئی مستحکم روک نہیں رہی تھی - چنانچہ اسکے بعد ہی جرمنی کے لافرتے روافرے نامی ایک مقام تک آجانے کی خبر ملی جو پیرس سے صرف ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے -

آخری تار برقی موجودہ حالات کو زیادہ روشنی بخشتی ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب جرمنی فوج کے قرب و بعد کا سوال نہیں رہا بلکہ بالکل پیرس کے محاصرے کا - پیرس سے مشرق میں نان تیول' و میرس' وتری' نامی مقامات کا ایک جنوب رویہ خط چلا گیا ہے اور اس سے اوپر مشرقی جانب فرانسیسی جرمن سرحد کا قلعہ وردن ہے - جرمن فوج نے اسی کو اپنا خط مقرر کیا ہے اور فوج پھیلا رہی ہے -

جرمن فوج نے پیرس کے سامنے دریاے اوئس (یا اوے) کے کنارے قیام نہیں کیا اور اوسکے مشرق میں خط ہجوم پھیلایا - اس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ شاید اس جانب متعدد افواج کے آگے شکستیں دیدی ہیں -

مگر نقشہ دیکھنے سے اس خیال کی صحت مشتبہ ہو جاتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح کرنے میں جرمنی نے اپنے اوس جنگی تدبر اور دانشمندی کا ایک تازہ ترین ثبوت دیا ہے جو فوج کے سفر اور قوت کے پھیلاؤ میں ابتدا سے دکھلاتی آئی ہے - پیرس کے مشرق میں آنے سے اسکا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ اندرون جرمنی سے لیکر پیرس تک ایک ایسا وسیع اور مسلسل فوجی خط قائم کرکے جو جرمنی اور اطراف پیرس کو ایک کردے ' اور وہ ہر دم اپنے مرکز سے قوت پاتی رہے -

چنانچہ نقشہ کے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ پیرس کے مشرق میں جرمنی کا سرحدی قلعہ " میٹز" ٹھیک پیرس کے محاذ میں واقع ہے اور اسکے سامنے فرانسیسی سرحد کے اندر وردن ہے - پیرس سے اگر ایک سیدھا خط کھینچا جاے تو وہ وردن ہوتا ہوا میٹز تک پہنچیگا اور وہاں سے مائل بہ شمال ہوکر سیدھا برلن تک چلا جائیگا - اسی میٹز کو آجکل قیصر جرمن نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہے اور فوجی قوت کے ایک مرکزی سر چشمہ کی حیثیت رکھتا ہے - پس جرمن فوج نے اندرون فرانس کی جرمن قوت کو مرکز سے بالکل وابستہ کردینے کیلیے نان تیول' کولو میرس' وتری' اور وردن کے خط مثلث کو اپنا قیام گاہ بنایا ' اور وردن میں آکر یہ خط مستقیم و متصل ' میٹز سے ملگئی جہاں خود قیصر موجود ہے !

پیرس سے میٹز تک کا خط ۱۸۰ میل کا ہے - اسمیں سے ۲۵ میل نکالدیجے جاهئیں جو پیرس اور نان تیول کا باہمی فاصلہ ہے - باقی ۱۵۵ - رہے - پس اس سے ظاہر ہوا کہ سرحد فرانس کے اندر اور پیرس کے سامنے ۱۵۵ میل طول تک جرمنی نے اپنا فوجی خط پھیلا دیا ہے اور ساتھہ ہی اسے میٹز کے ہیڈ کوارٹر سے بالکل ملادیا ہے ! !

خدا کے ارادوں کو کون جان سکتا ہے ؟ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ - لیکن یہ واقعات بتلاتے ہیں کہ جرمنی نے اپنے خط جنگ کی تمام منزلیں طے کرلی ہیں ' اور اب صرف پیرس کا قبضہ باقی ہے - روس اسپر دباؤ ڈالنے میں ناکام رہا ' اور فرانس کا ابتدائی حملہ بھی کچھہ نہ کرسکا - انگریزی فوج نے فرانس کی مدد کی پوری کوشش کی ' مگر وہ فرانسیسی فوج کی غلطیوں کو یا بے تدبیری کو کہاں تک دور کرتی ؟ کام کرنے کی اصلی جگہ خود فرانس کی تھی نہ کہ انگلستان کی - پھر بھی جرمنی کو پیرس تک آنے میں جتنا وقت لگا ' معلوم ہوتا ہے کہ صرف انگریزی فوج کی موجودگی اسکا باعث ہوئی ' ورنہ اگر صرف تنہا فرانس ہوتا تو نہیں معلوم واقعات کی صورت موجودہ حالت سے بھی کسقدر افسوس ناک ہوتی - قرائن صاف کہتے ہیں کہ اب آخری نتائج دور نہیں : بل الساعۃ موعدهم والساعۃ ادهی و امر

جنگ کے شروع ہوتے ہی ولایت کی ڈاک میں بے ترتیبی شروع ہوگئی - جمعہ کی جگہ سنیچر اور اتوار کو ہندوستان پہنچنے لگا اور ایک بار تو دیر کے دن پہنچا - اس سے بھی بڑھکر یہ کہ ایک ہفتہ کی ڈاک دوسرے ہفتہ میں ملنے لگی - ادارۂ الہلال اور متعدد مقامات میں پچھلے ہفتہ کی ڈاک بالکل نہیں آئی اور اسمیں لندن کے اخبارات و رسائل پانچ پانچ روپیہ قیمت پر بھی نہ ملے - بارے الحمد للہ کہ کل دونوں ہفتوں کی ڈاک ملگئی ہے ' اور اسمیں جنگ کے متعلق مضامین و تصاویر اور نقشوں کا نہایت مفید اور دلچسپ ذخیرہ ہے - افسوس کہ اس ہفتہ اس سے کچھہ کام نہیں لے سکتے -

اس وقت کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے کہ خود قیصر جرمن فرانس کے اندر پہونچ گیا ہے اور " نانسی " میں موجود تھا - اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جرمن طیاریوں کا کیا حال ہے ؟

ذیل کے نقشہ میں جرمنی کا پیرس کے پاس موجودہ خط ہجوم دکھلایا گیا ہے جو آج تک کی خبروں سے واضح ہوتا ہے - نان تیول سے یہ خط کسی قدر نیچے وتری نامی ایک مقام تک آتا ہے - وہاں سے پھر وردن پر مائل بہ شمال بلند ہوگیا ہے - اس خط ہجوم میں بڑی مصلحت یہ رکھی گئی ہے کہ وردن کے سامنے اور سرحد کے اندر میٹز ہے جہاں قیصر جرمنی موجود ہے اور جرمن ہیڈ کوارٹر قرار پایا ہے - پس اسطرح فرانس کے اندر جرمن قوت اپنے ہیڈ کوارٹر سے بالکل متصل ہوگئی - میٹز کو نمایاں کرنے کے لیے ایک جھنڈا بنادیا ہے - انگریزی فوج کے متعلق آخری اطلاع جو ملی ہے اسکے مطابق وہ جرمن خط کے عقب میں ہوگی جہاں نقشہ میں دوسرا جھنڈا نمایاں کیا گیا ہے -

نقشہ یورپ جنگ سے پہلے

جنگ بست روزہ کے بعد

(طلوع نتائج)

سورج جب اچھی طرح بلند ہوجاتا ہے تو اسکی روشنی بلند اور نشیبی دونوں تک پہنچ جاتی ہے مگر صبح کو روشنی نے نظارے کے لیے میدان چاہیے -

جنگ یورپ کے نتائج کی صبح شروع ہوئی مگر میدان سے باہر نظر نہ آئی - بہت کم آنکھیں جاگتی تھیں جو سپیدے کے ذروں کو دیکھہ سکیں ' لیکن اب اچھی طرح روشنی پھیل گئی ہے اور آفتاب اسقدر بلند ہوچکا ہے کہ اس سے انکار ممکن نہیں - مگر :

و غرتکم الامانی حتی جاء امر الله (۵۷ : ۳۲) افسوس کہ بیجا امیدوں نے تمھیں دھوکے میں رکھا ' یہانتک کہ امر الٰہی آ پہونچا !

بہر حال اب موسم اچھی طرح بدل چکا ہے اور خود ہندوستان کا انگریزی پریس میدان جنگ کے متعلق علانیہ اُن رایوں کے اظہار پر مجبور ہوگیا ہے جو سرکاری محکمۂ خبر رسانی کی تسویدات و تاویلات سے بالکل مختلف ہیں -

مقامی مسلم تاویل و توجیہہ معاصر (اسٹیٹسمین) ۷ - کے لیڈنگ ارٹیکل میں اعتراف کرتا ہے : "جہاں تک واقعات ظاہر ہوے ہیں ' انکا موازنہ ناگزیر طور پر یہی ظاہر کرتا ہے کہ انگریزی اور فرانسیسی کمانڈر اپنا کام نہیں جانتے " واقبل بعضهم علی بعض یتلاومون ! قالوا یا ویلنا انا کنا طاغین !

لکھنؤ کے ٹائمس آف انڈیا میں ایک طویل بحث کے بعد تسلیم کیا ہے کہ جرمنی اپنا کام پورا کر رہا ہے - اس نے اپنا تمام راستہ بالکل صاف کردیا ' اور اب امید کا سہارا صرف روسی پیش قدمی پر ہے - اگر ایک دن بھی جرمنی فرانس میں نہ بڑھے تو خوش ہونا چاہیے کہ روس کو چوبیس گھنٹہ زیادہ چلنے کی اور مہلت مل گئی !

لیکن افسوس ہے کہ نہ تو جرمنی رک سکا ' اور نہ روس کو جرمنی کے اندر بڑھنے کی مہلت ملی - ساری امیدیں کونگز برگ کی طرف روس کے بڑھنے پر تھیں : کمثل العنکبوت اتخذت بیتاً (۲۹ : ۳۰) لیکن جرمنی نے اسے وہاں سے بالکل ہٹا دیا ' اور جبکہ جرمنی پیرس سے ۲۵ میل پر ہے تو روس کی پیش قدمی کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ! و ان اوهن البیوت لبیت العنکبوت لو کانوا یعلمون ! (۲۹ : ۳۱) .

(مزید پیش قدمی)

بالآخر ہمارا خیال بالکل صحیح نکلا جو ہم نے گذشتہ اشاعت کے افتتاحیۂ جنگ میں ظاہر کیا تھا ' اور قبل اسکے کہ پرچہ ڈاک میں پڑے ' اطلاع آ گئی کہ " حکومۃ فرانس نے پیرس چھوڑ دیا اور بورڈو چلی گئی " بورڈو پیرس سے ۳ سو میل جنوب میں ہے - اخبار طان وغیرہ کے دفاتر بھی وہیں چلے گئے ہیں ' اور یہ انتقال اس امر کا صریح ثبوت ہے کہ فرانس پیرس کے محفوظ رہنے کی پوری امید نہیں رکھتا -

حسب معمول اس خبر کے بعد ہی اسکی تشریحات و توجیہات کا سلسلہ شروع ہوگیا ' اور یکے بعد دیگرے اطلاعات شایع ہونے لگیں - چند تاروں میں تو اُن " ماہرین جنگ " کی تشفی بخش رائیں ہیں جو آجکل ہر موقعہ پر فنون جنگ اور مصالح حربیہ کی بے تحاشا بخشش کے لیے ہمہ تن مستعد رہتے ہیں اور اچھی طرح جانتے ہیں کہ فن جنگ کے دقائق کو ایسے موقعوں پر کیونکر خرچ کرنا چاہیے ' مگر بعض تاروں میں وہی " مصلحت جنگی " کا اعلان ہے جو اس سے پہلے بھی ہر ایسے موقعہ پر ہوچکا ہے -

ان سب تاروں کا خلاصہ یہ ہے کہ پیرس سے حکومت کا منتقل ہونا کوئی پریشانی کی بات نہیں - یہ نہایت عمدہ تدبیر ہے اور ایک اعلی قسم کی "جنگی مصلحت "

" جنگی مصلحت " اسمیں شک نہیں کہ ایک قیمتی چیز ہے لیکن شاید اُن لوگوں کیلیے اسکے دائمی اسراف میں چنداں تشفی نہو جو فن جنگ کے مصالح سے ناواقف ہیں - وہ کہتے ہیں کہ نامور میں ہٹنا - یہ جنگی مصلحت تھی - برسلز سے مثل پیرس کے حکومت اٹھہ آئی - یہ جنگی مصلحت تھی -

متحدہ افواج نے شارلی رائے کے معرکہ میں اپنا خط چھوڑ دیا یہ جنگی مصلحت تھی - پھر لِل اور امینس کے خط سے بھی پیچھے ہٹ آئی - یہ جنگی مصلحت تھی - و قس علی ذالک - پھر آخر اسکا سلسلہ کب تک رہیگا ؟ اور کیوں کمبخت جرمنی "جنگی مصلحت" سے ایک جگہہ بھی نہیں چھوڑتی ؟

(موجودہ خط حصار جرمنی)

ہم نے گذشتہ اشاعت میں ظاہر کیا تھا کہ جرمنی کیمبرے تک آگئی ہے اور اب ۸۰ میل سے بھی کم فاصلہ پیرس سے رہگیا ہے - لیکن ہفتہ رواں میں اسکی پیش قدمی اسقدر تیزی سے جاری رہی جسنے ہر چوبیس گھنٹے میں ایک نئے تغیر کی خبر سنائی -

کیمبرے کے بعد جرمن فوج اور آگے بڑھی - خبروں سے معلوم ہوا کہ نا پام پر لڑائی ہو رہی ہے جو کیمبرے کے عقب میں ہے ' اور دریاے سوامی کے اُس پار ایمیئنس ' لابیرنے ' لیون ' ہوئے ہوے میزرس تک متحدہ افواج نے اپنا خط دفاع بنایا ہے اور جرمنی کو روکنے کی جانبازانہ کوشش کر رہے ہیں -

اب متحدہ افواج کیلیے سب سے بڑی امیدگاہ " ریم " تھا جو پیرس سے مشرق جانب نہایت مستحکم قلعہ بند مقام ہے ' اور آبادی کے چاروں طرف آٹھہ قلعے مدور بنے ہوے ہیں - بار بار تاروں میں اطمینان دلایا گیا تھا کہ یہاں دشمن کچھہ نہ کرسکیگا - لیکن اسکے بعد ہی جرمنی کے ریم سے بھی آگے بڑھ آنے کی اطلاع ملی اور ہمارے مستعد انگریزی معاصر (اسٹیٹسمین) نے یہ توجیہہ کرلی کہ "جنگی مصلحت سے غالباً ریم چھوڑ دیا گیا " .

(عالمگیر غلطی)

غلطی جب عام هوجاے تو صحت کے لیے اثبات وجود مشکل هو جاتا هے' اور دنیا پر بعض ایسی گھڑیاں بھی آیا کرتی هیں جب دو اور دو کو چار ثابت کرنا بھی دقتوں سے خالی نہیں ہوتا - اگر نیند کی غافل رات سب کو بک قلم سلا دے تو بیداری کی چند آنکھیں کس کس کی غفلت کے ماتم میں رولینگی ؟ موجودہ جنگ نے دنیا کے اُن تمام حصوں کے لیے جنکی معلومات کا ذریعہ صرف فریقین جنگ کی اطلاعات هیں' ایسی هی غفلت عام اور نظر محدود کی صورت اختیار کرلی هے' اور کشف حقیقت و استخراج صحیح کے ارادوں کے لیے بڑی هی سخت ابتلائیں در پیش هیں -

تا هم کوشش کرنی چاهیے که اگر حقیقت کو بے نقاب نہیں کر سکتے' تو اقلاً دو چار قدم آگے بڑھکر تو دیکھه سکیں' اور به حیثیت واقعه نگاری کے سخت خائن هونگے اگر اس سعی سے هم اعراض کریں -

اسی کی ایک ابتدائی کوشش تھی جوگذشته هفته کا افتتاحیهٔ جنگ لکھتے هوے کی گئی تھی - هم نے ورق کے ساتھه یه خیال ظاهر کیا تھا که آغاز جنگ سے جس عظیم الشان اور جنگ کی ابتدائی منزلوں کیلیے فیصله کن معرکه کا انتظار کیا جا رها هے' وہ هو چکا' اور یه سمجھنا که اسوقت تک جو کچھه هوچکا هے محض غیر اهم اور بے اثر ابتدائی مقابلے تھے' واقعات صریحه کی روشنی سے انکار کی ایک ایسی تعجب انگیز کوشش هے' جسکی مثال صرف اسی جنگ میں ملسکتی هے' ورنه دنیا اسقدر غافل کبھی بھی نه تھی - همنے ظن و تخمین اور قیاس افرینیوں کی جگه ان اطلاعات پر اعتماد کیا تھا جو سرکاری محکمه خبر رسانی کے ذریعه اس وقت تک پہنچائی گئی هیں - انہی کی ترتیب و انطباق سے یه نتیجه نکالا تھا که جنگ ابتدائی منزلوں میں الجھی هوئی نہیں هے بلکه اپنے نصف اهم سے گذر چکی - اور اگر جنوبی یورپ کے معرکے کی تین منزلیں تھیں تو دو منزلیں بیس دن کے اندر ختم هوگئیں - اب صرف آخری منزل یعنے محاصرہ پیرس باقی رهگئی هے - پس گذرے هوے واقعات کا مستقبل میں انتظار کرنا بالکل بے فائدہ هوگا -

(طلوع و غروب)

امیدونکا آفتاب ایک هی وقت میں طلوع کی روشنی اور غروب کی تاریکی' دونوں رکھتا تھا -

یہی خبریں هیں جنہوں نے همیں ابتداے جنگ سے جرمنی کی پے درپے شکستوں کی خبریں سنائی هیں جنکا سلسله ۲۱ - اگست تک بالکل غیر منقطع رها' اور توجیه و تاویل کے ساتھه ابتک باقی هے - هم نے همیشه ان خبروں کو شوق و مسرت اور اطمینان کے ساتھه سنا' اور اس انتظار کو قبول کیا که عنقریب ایک سرحدی فیصله کن معرکه هوگا' اور جرمنی کی پیش قدمی جو بلجیم کی تنہائی اور ضعف سے فائدہ اٹھا کر جاری هے' روک دی جائیگی - هم اب بھی ایسا هی کرنا چاهتے هیں لیکن افسوس هے که وهی ذریعه خبر رسانی جو ایک طرف متحدہ افواج کے جذبات و عواطف کی اخلاقی اور عسکری فتح مندیوں کے کار نامه هاے عظیم سے پر هے' بد قسمتی سے دوسری طرف جرمنی کی جغرافیائی اور پیمایشی پیش قدمیوں کے واقعات کی بھی مضطربانه خبر دے رها هے' اور هم حیران هیں که زمین اور پیمایش کے نقصان کی تلافی اس فوجی قابلیت' بے جگرانه شجاعت' عسکری روح نشاط' اور اخلاقی اولو العزمی سے کیونکر کریں جو " فوجوں کے بالترتیب پیچھے هٹنے' " باوجود پسپا هوجانے کے کامیاب جوابی حملوں کے دینے " " باطمینان و جمیعت خاطر اپنے مقبوضه خطوط خالی کرکے چلدینے " " نہایت ٹھنڈے هوکر دشمن کی سرگرمیوں کا جواب دیتے هوے رجعت کرنے " اور نہایت " کامیابی " کے ساتھه دشمن کا شاندار مقابله کرکے بالاخر " پیچھے هٹ جانے " میں ابتک ظاهر هوتی رهی هیں - هم اس دلیرانه اور " تاریخی " مقابله کے مداح هیں جو جرنل لیمان نے لیژ کے " ناقابل تسخیر " اور " دنیا کے اول درجه کے استحکامات " میں دکھلایا - لیکن افسوس که وہ مسخر هوگیا اور جنرل لیمان دیواروں اور لاشوں کے نیچے سے بمشکل زندہ نکالا گیا - هم اس کامیابی کی بڑے هی اطمینان سے داد دے چکے هیں جو بلجیم نے متحدہ افواج کے انتظار میں ثابت قدم رهکر دکھلائی' لیکن اسکو کیا کیجیے که برسلز " خالی " کردیا گیا جسکا مطلب حدود جنگ سے باهر کی زبان میں " لے لیا " هے' اور جرمنی ومتمدانه آگے بڑھه آئی - پھر وہ کوہ وقارانه عظمت اور مافوق العادۃ جبروت و اجلال عسکری کیسی پر اثر تھی جو انگلستان اور فرانس کی متحدہ افواج کے داخلے سے میدان بلجیم میں رو نما هوئی ؟ اور کیسی عدیم النظیر شجاعت' فقید المثال صبر و ثبات' یادگار رهجانے والی سر فروشی و بے جگری اور فن جنگ و نشانه بازی کو یکسر پلٹ دینے والی جنگی قابلیت سے قدم قدم پر ناعاقبت اندیش اور مغرور طاقت حریف کا مقابله کیا گیا اور کیسی مصلحت اندیشانه مدافعت کی شاندار نمایش کی گئی ؟ اسکا هر واقعه جنگی روایات کا پر فخر حاصل اور تاریخ دفاع امم کا ایک ناقابل فراموش نظارہ تھا اور هر آن اور هر لمحه هم کو توقع دلاتا تھا که عنقریب جرمنی کو اپنے غرور باطل کا خمیازہ بھگتنا پڑیگا' اور آنے والا معرکۂ عظیمه تمام خط بلجیم کو دشمنوں سے خالی کردیگا - با ایں همه افسوس هے که کسی غیر معلوم اور مافوق العادۃ انقلاب کی وجه سے نامور کے قلعے فتح هوگئے اور جرمنی باوجود شکستوں پر شکستیں کھانے کے اور بے شمار نقصانات اٹھانے کے برابر پیش قدمی هی کرتی رهی - حتی که میدان جنگ نکایک وسط بلجیم سے منتہاے سرحد فرانس میں منتقل هوگیا' اور پہلے مونس اور شارلی راے' پھر کیمبرے کے آخری معرکے شروع هوگئے - ان معرکوں میں بھی سرد تحمل (coolness) سرگرم شجاعت' عقلمندانه دفاع' اور پر اسرار جنگی مصالح کے تحفظ نے حسب دستور کچھه کمی نه کی' اور جیسا که هر موقع پر هوا هے' ایک کثیر ذخیرہ فوجی محاسن و مناقب کا فراهم کردیا گیا تاهم افسوس که زمین کی پیمائش اور جغرافیه کے حقائق متعارفه کے لحاظ سے جو آخری نتیجه نکلنے والا تھا وہ نه رک سکا' اور باوجود جنگی قابلیت و محاسن میں نا کام رهنے کے' ناعاقبت اندیش دشمن بیس تیس میل اور آگے بڑھه آیا: و اذ زاغت الابصار و بلغت القلوب الحناجر! (۳۳ : ۴۸)

(نا عاقبت اندیش فاتح)

یه مانا که جرمنی کی تمام پیش قدمیاں نا عاقبت اندیشی تھیں' اور متحدہ افواج نے جب کسی جگه کو چھوڑا هے اور دشمن کو " سپرد هوے دیا " هے تو اسمیں کوئی نه کوئی " جنگی مصلحت " اور " عسکری راز " ضرور پوشیدہ رکھا هے اور ابتداے جنگ سے لیکر اسوقت تک هر هر قدم پر اس غیر مختتم توجیه سے همنے اطمینان حاصل کرنا چاها هے' لیکن افسوس که اب اس پر اسرار اور مجهول الحقیقة " جنگی مصلحت " پر غور کرنیکی مہلت بھی باقی نه رهی' کیونکه اطراف کیمبرے کے معرکوں نے دشمن کی " شکستوں سے معمور فتح مندی " کو اس حد سے بھی گذار دیا هے' اور اب خط دریاے سوام سے آگے بڑھکر اور ریم جیسے مستحکم

۱۷ شوال ۱۳۳۲ هجری

یوم التغابن !

محاربۂ عظیمہ منتظرۂ موعودہ

اور

لیالی جنگ کی صبح نتائج !

(۲۶ - اگست سنہ ۱۹۱۴)

هذا الذی کنتم به تدعون ! ۸۳ ۱۷

وہ آزمائش نجات اور امتحان فلاح و ہلاک یوم عظیم تھا جو آیا اور چلا گیا - وہ امید و بیم ' استعجال و اضطراب ' اور اقدام و دہشت زدگی ایک مجسم و متشکل نتیجہ تھی جو آئی اور چلی گئی ' وہ غرور و عصیان اور قتال و ادبار کا ایک مجمع تھا جو لپیٹ کر سمیٹا گیا ' وہ عدل و مظلومی ' حکم و محکومی ' امر و مامورئ اور جبر و مجبوری کا ایک تماشاگاہ تھا جو شروع ہوا اور ختم بھی ہوگیا ' وہ آنے والے نتیجوں اور ہونے والے واقعات کے لیے ایک اور طرح ' ایک حد فاصل ' اور ایک درمیانی مستقبل تھا جس نے اپنا حکم سنا دیا اور پورا ہوا ' وہ تسابق احزاب ' تصادم قوی ' اور تداعی سیوف ' تدافع کا اولین فیصلہ تھا جو ہونے والا تھا اور ہوگیا - غرضکہ وہ سب ہائے انتظار اور لیالی خوف و طمع کی ایک صبح نتائج تھی ' جسکی ہولناک اور مضطرب حتی روشنی تڑپتے "نور" کی طرح میں اور ساکن سطح کے افق پر نمودار ہوئی ' اور واقعۂ "محدودیاں" اور "عورات منتظری" کی پرچھائیں تک پہنچکر آنے والے یوم عظیم میں مدغم ہوگئی :

والیل اذا ادبر و الصبح اذا اسفر انها لاحدی الکبر ' نذیرا للبشر ' لمن شاء منکم ان یتقدم او یتاخر ! (۷۴ : ۴۰)	" (پس) قسم ہے (انتظار کی) رات کی جب وہ ختم ہونے لگی ' اور صبح (نتائج) کی جب وہ روشن ہوجاے ' یہ دنیا کے عظیم الشان واقعات میں سے یہ ایک عظیم الشان واقعہ ہے ' اور (اپنے آنے والے نتائج و حوادث) سے انسان کو ڈرانے والا ہے - البتہ یہ انذار و تخویف انہی کیلیے ہے جو تم میں نظر عبرت رکھتے ہیں ' اور جنکا دماغ فہم و فکر کیلیے متحرک رہتا ہے - یعنی جو تم میں سے آگے بڑھنا چاہتے ہیں یا پیچھے ہٹنا چاہتے ہیں ' پر ایک ہی خیال پر (پتھر کی طرح) منجمد نہیں " -

ہاں ' یہ سچ ہے کہ وہ " یوم الفصل " نہ تھا جو آخری فیصلہ کرنے والا دن ہے اور جو آنے والا ہے :

ان " یوم الفصل " کان میقاتا : یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجا ! (۷۸ : ۱۹)	بیشک فیصلے کا ایک دن مقرر ہے - وہ دن جبکہ آخری نتائج کے ظہور کا صور پھونکا جائیگا اور تم فوج در فوج ہر طرف سے آ جمع ہوگے !

وہ " یوم عسیر " نہ تھا جو مصیبتوں کی انتہا اور سختیوں اور مصیبتوں کے نزول کا آخری دن ہوگا ' اور جبکہ ان ایام ہاے عیش و نشاط کا حساب لیا جائیگا ' جو اعمال عصیان و طغیان اور فساد فی الارض میں بسر کیے گئے ہیں :

فذالک یومئذ یوم عسیر علی الکافرین غیر یسیر ! (۷۴ : ۱۰)	پس وہی دن ہے کہ بڑے ہی سختی اور مشکل کا دن ہوگا ' جسمیں کسی راہ اور کسی شکل بھی آسانی کی صورت نظر نہ آئیگی !

وہ " اجل مسمی " نہ تھی جو آخری فتح و شکست اور نصرت و خسران کا فیصلہ کردیگی اور جو لکھی جا چکی ہے :

وجعل لهم اجلا لا ریب فیه (۱۷ : ۹۹)	اور انکے لیے ایک وقت مقرر کردیا ہے جسکے آنے میں کچھ شک نہیں

البتہ وہ "یوم التغابن" تھا - کیونکہ اسمیں ہار جیت کا پہلا میدان گرم ہوا ' اور اسلیے جنگ یورپ کے ایام عظیمہ کی پہلی منزل جسکے لیے تمام سطح ارضی یکسر چشم انتظار تھی ' اُسی میں نمودار ہوئی ' اور حوادث و سوانح کا قافلہ منزل نتائج پر پہنچا اور گذر گیا :

ذالک یوم التغابن ! (۶۴ : ۹)	(یقیناً) یہی ہار جیت کا دن تھا !

(انتظار غیر مختتم !)

لیکن جبکہ یہ سب کچھ جو ہونے والا تھا ' ہوچکا - جبکہ اس دن کے نتائج بجلی کی طرح چمک چکے اور بادل کی سی آوازیں گرج چکے - جبکہ وہ آنے والا جس کا انتظار تھا آگیا ' اور جس تماشے کا منتظر بتلایا گیا تھا وہ شروع بھی ہوا اور ختم بھی ہوگیا ' تو ضلالت فکر ' غفلت راے ' اور دسائس کار کا یہ کیسا عجیب و غریب منظر ہے کہ انتظار کرنے والے ابتک بدستور مشغول انتظار ہیں اور انسے کہا جارہا ہے کہ انتظار کیے جاؤ ؟ عشق نتائج کی وہ شب تاریک جو تمام دنیا تڑپ کے جنبشوں اور بیقراریوں میں کاٹ رہی تھی اور روشنی کے لیے یکسر چشم ہوگئی تھی ' بالآخر ختم ہوئی اور اگر فیصلہ کا روز روشن نہیں تو اُس کی صبح کی روشنی تو ضرور پھیل گئی ' لیکن انسان کی جسارت غفلت کی اس سے بڑھکر اور کیا مثال ہوگی کہ آسمان کی طرف تکنے والے ابتک تک رہے ہیں ' اور انسے کہا جارہا ہے کہ صبح کے ستارے کے لیے تکتے ہی رہو اور جو روشنی پھیلی ہے اسے نہ دیکھو ؟

پھر اگر یہ سچ ہے کہ ابتک کچھ بھی نہیں ہوا اور جس منزل کا انتظار تھا وہ ابتک نہیں آئی ' تو آخر وہ کب آئیگی ؟ منزلوں پر منزلیں گذر گئیں لیکن ہر مرتبہ کہا گیا کہ وہ نہیں آئی ' انقلاب پر انقلاب ہوے گئے لیکن ہر تغیر پر یقین دلایا گیا کہ وہ نہیں آیا بلکہ اب آئیگا - آخر یہ انتظار کب تک ؟ اور یہ تجاہل تا کے ؟

هل عندکم من علم فتخرجوه لنا ؟ ان تتبعون الا الظن وان انتم الا تخرصون !	پھر کیا تمہارے پاس کوئی (اور) علم صحیح و تشفی بخش ہے جو ہمارے (اطمینان و رفع شک کے لیے) تم پیش کر سکو ؟ افسوس کہ تمہارے پاس کچھ بھی نہیں ہے - سوا اسکے کہ اپنے ظن و وہم سے لا یعنی باتیں اڑاؤ !

اگر امید کا حکم اور قیاس کا فیصلہ ایسا ہی ہے تو یقین کرو کہ یہ انتظار کبھی بھی ختم نہ ہوگا - یہاں تک کہ انتظار کرنے والے انتظار ہی میں رہینگے اور انقلاب اور حوادث کا آخری ورق الٹ دیا جائیگا ' اور اس سے پہلے کا ورق تو کب کا الٹا جا چکا :

هل ینظرون الا الساعة ان تاتیهم بغتة و هم لا یشعرون (۱۴ : ۲۱)	کیا یہ لوگ اُس آخری وقت کے منتظر ہیں کہ ناگہاں انپر آجاے اور انکو خبر بھی نہو ؟

کے قلعه لانگوے تک پهیل گیا - جو ٹکرہ ایسڈن عبور کرکے نامور کي طرف بڑھا تھا ' غالباً ۱۵ - اگست کو نامور سے دس میل ادهر اس سے بلجین فوج کا ایک مقابله هو رها تها که اتنے میں متحدہ فوج بلجیم پهنچ گئي اور نامور کے پاس ایک مثلث شکل میں اپنا خط دفاع مقرر کیا -

نامور دریاے می یوز کے مغربي جانب عین ساحل پر هے - اسکے دوسري جانب کسي قدر پیچهے هٹکے دینان هے - جرمني فوج وهاں تک پهنچ چکي تهی اور اسکا ایک حصه می یوز کے پار سے بهی مثل مغرب کے نامور کی طرف بڑھرها تھا -

(فوج کی تعداد)

خبروں میں افواج کی تعداد کے متعلق بهی جابجا تضاد هے - تاهم ۲۶ اگست کو ٹائمس لنڈن کے فوجی نامه نگار نے جو آخری تعداد بتلائی هے' وہ اس بارے میں صحیح روشنی بخشتی هے :

" ۴ - لاکهه ۳۰ - هزار جرمن می یوز کو عبور کرچکے هیں - انکے علاوہ وہ تعداد هے جو بلجیم فوج کی نگرانی کرتی هے یا زخمیوں وغیرہ کے پاس هے - یا لورین اور السیس وغیرہ میں کام کرنے کیلیے چهوڑ دي گئی هے - پس نقصانات اور فوج ردیف کے علاوہ اس امر کی کوئی شهادت نهیں که کسی وقت بهی جرمنی کے ۱۳ لاکهه سے زیادہ آدمی جمع هوے هوں - مگر فرانسیسیوں کی فوج کے پہلے هی خط میں ۲۰ - لاکهه فوج هے اور انگریزی اور بلجیم فوج اسکے علاوہ هے' پس کوئی وجه نهیں که هم فتحمند نهوں "

اس سے معلوم هوا که متحدہ فوج کي تعداد پہلے هي خط میں ۲۳ لاکهه سے زائد تهي اور جرمني کی تعداد ۴ لاکهه ۳۰ هزار سامنے' اور اتني هی میوز کے مشرق میں اور مختلف نقاط پر پهیلي هوئي هوگي - پس اس سے اندازہ کرلیا جاے که تعداد کے لحاظ سے دونوں فریقوں کا باهمی تناسب کیا تھا ؟

(متحدہ هجوم سے پہلے)

۴ - اگست سے ۱۵ تک صرف بلجیم کے دفاع کا پہلا دور هے - سرکاري اطلاعات کے بموجب یه تمام زمانه اس عالم میں گذرا که جرمنی برابر شکستوں پر شکستیں کهاتی رهی - رسد کا ذریعه مسدود هوگیا ' هر معرکه میں اسے بے تحاشا بهاگنا پڑا ' اسکے توپ خانے کي بست ساله عظمت غلط نکلي' بڑي بڑي تعدادوں میں وہ قید کي گئی' بے شمار جرمن قتل هوے' اور انکے زخمیوں سے میدان بهر بهر گیا - غرضکه اسے ایک فتح بهی نصیب نه هوئی اور انتهاے ناکامي سے دوچار رهی -

ایسی حالت میں ظاهر هے که متحدہ افواج کا یه هولناک سیلاب جس دشمن کو بهانے کیلیے بڑھا تها ' اسے گویا پہلے هی سے بلجیم نے بد حواس کردیا تها اور اب متحدہ فوج دشمن کو زخمي کرنے کے لیے نهیں بلکه اسکے زخم کو اور زیادہ گهرا کرنے کے لیے بڑھی تهی '

(معرکۂ مونس' سقوط نامور و شارلی راے)

متحدہ افواج کے ورود کا جرمن پر کیا اثر پڑا ؟ اسکا جواب تو مشکل هے ' البته واقعات سے یه ضرور معلوم هوتا هے که اسکے قدم اور زیادہ تیز هوگئے - سب سے پہلے اس نے لیژ کے قلعوں کو مسخر کرلیا - پهر فوج کا ایک ٹکرا مشرق میں بڑھکر برسلز (دارالحکومت بلجیم) پر قابض هوا - لیژ کي تسخیرکا تو ابتک اقرار نهیں کیا گیا ' مگر برسلز کے سقوط کي اطلاع دي گئي' اور ساتهه هی انگلستان کے ماهرین جنگ نے دنیا کو پیام تشفي بهیجا که " یه محض جنگي مصلحت هے نه که شکست " یقولون بافواههم ما لیس فی قلوبهم

بالاخر خدا خدا کرکے پردۂ انتظار چاک هوا' اور اس معرکۂ عظیمه کا میدان هولناک نظر آیا' جسمیں دنیا کي اعلی ترین تیس لاکهه فوج بیسویں صدي کی آخرین مهلک ایجادات سے مسلح هوکر نبرد آزما تهی ' اور جو آیندہ کے لیے متحدہ افواج کي بیس لاکهه سے زائد جمیعت کے مشن کا قطعي فیصله کرنے والا تها -

متحدہ افواج نے اپنا پہلا پڑاؤ نامور کے قلعوں کے سایے میں ڈالا تها کیونکه لیژ کے بعد سب سے بڑا مستحکم مقام یهي تها بلکه تاروں میں ظاهر کیا گیا تها که وہ لیژ سے بهي زیادہ مستحکم هے - ۱۸ - اگست کي ایک تاربرقی (جس نے زبان پیهاں میں سب سے پہلے لیژ کی تسخیر کی مخبري کی هے) یه تهي :

" اب یهه دلچسپ سوال پیدا هوگیا هے که کیا جرمني نامور پر حمله کرنے کي جرأت کریگی یا خوف کهاکر اسے چهوڑ دیگی ؟ نامور کے قلعے لیژ کے قلعوں سے کهیں زیادہ مستحکم هیں "

لیکن ظالم جرمني نے " خوف کهاکے بالاخر" نه چهوڑا اور جرأتوں سے معمور هو کے پوري تیز قدمی سے بڑھی - ۲۳ کو مونس میں جرمن اور متحدہ فوج کا مقابله هوا اور اس " عظیم الشان معرکه " کا سلسله شروع هوگیا جسکا اسقدر اضطراب ' اسقدر امیدوں' اور اسدرجه ارادوں کے ساتهه انتظار کیا جا رها تها - ۲۵ کو اس معرکے کے جو حالات همکو سنائے گئے انکا دلچسپ اور تاریخ کی روایت میں یادگار رهنے والا خلاصه یه تها که " دن بهر لڑائي رهی اور (حسب قاعدہ) انگریزي فوج آخر تک اپنی جگهه پر قائم رهی " اور گو اس کامیابی کے ساتهه قائم رهنے

بلجیم کی وہ حالت جب متحدہ افواج داخل هوئی - جرمني جس ترتیب اور راہ سے بلجیم میں بڑھتی آئي' اسکو بذریعه نقطوں کے خطوط کے دکهلایا هے - متحدہ افواج نے نامور کے قریب اپنا پہلا خط بنایا تها - سرحد بلجیم کے اندر دوهري جدول دریاے می یوز کا مشهور خط استحکامات هے - سیڈان کا ذکر تاروں میں آیا هے جهاں ۱۸۷۰ع کے حملے میں جرمني نے یادگار فتح حاصل کی تهی-

فرانسیسي مقام پر قابض هوکر وہ پیرس کے سامنے هے : الهاکم التکاثر حتی زرتم المقابر !

و ان ادری اقریب ما توعدون ام یجعل له ربی امدا - (۱۸ : ۹۲)	اور میں نہیں جانتا کہ وہ اخری وقت جو آنے والا هے اور جسکی خبر دي گئی ' بالکل قریب هے یا پروردگار عالم اسمیں کچھہ تاخیر ڈالدیگا !

هم اُس فوج کی اخلاقي عظمت کے کارناموں پر نازاں هیں جس نے ایسے آتش اشاں اور ناعاقبت اندیش دشمن کے مقابلے میں (جو آگے بڑھنے کے مقابلے میں شدید نقصانوں کی بھي کچھہ پروا نہیں کرتا) کبھی بھی اپني " ٹھنڈي " طبیعت اور پر تحمل عسکریت کي پر سحر روایتوں کو ضائع نہ کیا - وہ جب کبھی پیچھے هٹي تو فرار و انہزام کے اضطراب کی جگہ حملہ کے اجتماع کی طرح عمدہ ترتیب اور پر شان قاعدہ کے ساتھہ هٹي' اور جب کبھی اُس نے کسي مقام کو چھوڑ دیا اور پیچھے کے طرف تقہقر کیا تو اس میں بھی اسرار جنگ کا یہ سر مخفي ملحوظ رکھا کہ "دشمن کو بڑھ اور معدود مقامات کي جگہہ کھلے میدانوں میں لڑکے تباہ کرنا " چاھا'

اس سر مخفي کے تباہ کن نتائج کسی وجہ سے همیں نہ بتلائے گئے هوں یا انکو ظاهر هونے کا موقعہ نہ ملا هو' تاهم تخم ریزي کی محنت کو پھل کے نہ آنے سے بالکل نظر انداز نہیں کر دیا جاسکتا -

بلاشبہ یہ ایک عظیم الشان یادگار هے جو امید هے کہ تاریخ جنگ میں فوجی محاسن اور فنی قابلیت کے ایک قیمتی باب کا اضافہ کردیگی - لیکن چونکہ اس وقت همارے سامنے جنگی فضائل کی تاریخ کی تدوین کا کام نہیں هے بلکہ ایک جنگی پیش قدمی اور اسکی مدافعت کا میدان هے' اور همیں بد قسمتی سے ایک رقبہ زمین کے قبض و سقوط کی پیمائش کرنی هے' اسلیے سخت رنج کے ساتھہ کہنا پڑتا هے کہ عالم فضائل جذبات و مناقب اخلاق کی خواہ کتنی هي اقلیمیں مسخر هوگئی هوں مگر بلجیم اور سرحد فرانس کا وہ چھوٹا سا رقبہ جسکو طے کرکے حریف مغرور فتح و شکست کا آخری فیصلہ کرنا چاھتا هے اور جسکی ایک ایک انچ زمین کیلیے خون کے سمندر اور لاشوں کے جنگل بھرے جارهے هیں' افسوس کہ کسی وجہ سے قبضہ میں نہ رکھا جاسکا ' اور هم میدان جنگ سے اسقدر دور رهکر جو کچھہ سمجھہ سکے هیں وہ قدرتی طور پر صرف یہی افسوس ناک هے - قبل اسکے کہ روس کا حملہ جرمنی کو کچھہ نقصان پہنچاتا' وہ بلجیم کے پورے طول سے گذر گئی هے' سرحد فرانس میں میلوں آگے بڑہ آئی هے ' پیرس کو محاصرہ کی دھمکی دے رهی هے ' اور جنگ کی موجودہ منزلوں کیلیے اسقدر بس کرتا هے - و ان فی ذالک لایات لقوم یعقلون

یہ آخري انقلاب جس نے جنگ کا نقشہ منقلب کردیا هے ' قیاس صحیح و غالب کہتا هے کہ اسکا فیصلہ کن میدان وهی تھا جو ۲۴ - اگست کو سون ' شارلی رواے ' اور دینان کے سرحدي خط پر گرم هوا' اور پھر کیمبرے تک پہنچکر دریاے سوام تک پہنچ گیا - ابتداے اطلاع سے هماري راے هے کہ جنگ کی دوسري منزل یا نصف اول کا فیصلہ کن معرکہ یہی تھا ' اور گو اسکے تفصیلي حالات حسب عادت همیں کچھہ نہیں بتلائے گئے هیں ' لیکن فرانس اور انگلستان کي سرکاري تصریحات اسکی اهمیت کے اعتراف پر مجبور هوگئي هیں- پس فی الحقیقت یہی وہ شب انتظار جنگ کي پہلی صبح تھي جس کی روشنی سے نتائج اخیرہ کے نصف النهار کو متصل هونا چاهیے: و ذالک یوم التغابن

یہ معرکہ اگرچہ ۲۴ سے شروع هوکر برابر ایک هفتہ تک جاري رها یعنے پہلی سپتمبر تک جبکہ جرمني "امیینس" سے قریب هوے اور پھر معرکۂ جنگ نے خط دریاے سوامے پر منتقل هوجانے کا یہ تصریح اعلان کیا گیا :

سخرها علیهم سبع لیال و ثمانیة ایام (۶۹ : ۷)	برابر سات رات اور آٹھہ دن تک یہ حادثہ انپر طاري رها -

لیکن موجودہ ذخیرۂ اطلاعات سے معلوم هوتا هے کہ ان تمام ایام میں " یوم التغابن " ۲۶ - اگست هی کو سمجھنا چاهیے جس نے خط پیرس کا دروازہ کھول دیا' اور جرمنی کو ۶۰' ۷۰ میل ادھر سے اپنے تیسرے سفر کو شروع کرنے کا موقعہ ملا - اسکي نئي پیش قدمی (جو اب پیرس سے چالیس پچاس میل ادھر تک پہنچ چکی هوگی اور آجکل میں اسکي خبر ملنے والي هوگي) اسي تاریخ سے قرار دیني چاهیے -

(معرکہ عظیمہ کی ابتدا)

فرانس کی معرکے کو دو حصوں میں منقسم کردینا چاهیے - پہلا حصہ ۴ - اگست سے شروع هوتا هے جب جرمني نے اولین قدم خاک بلجیم پر رکھا اور لیژ کے قلعوں کا محاصرہ کرلیا -

بلجیم کي مقاومت سے فرانس اور انگلستان کا مقصد یہ تھا کہ وہ دشمن کو آگے بڑھنے سے روک دے - اتنی عرصہ کی فرصت میں انگلستان اور فرانس کی متحدہ فوجیں بلجیم میں پہنچکر مدافعت کیلیے موجود هوجائینگی - چنانچہ ۱۵ - اگست کو اعلان کیا گیا کہ انگلستان اور فرانس کي فوجیں حدود فرانس میں داخل هوگئی هیں -

اس متحدہ فوج کے پہنچنے سے جنگ کی بلجیمی مدافعت کا دوسرا حصہ شروع هوتا هے کیونکہ اب فرانس ' بلجیم ' انگلستان ' تینوں فوجیں عمـــدہ فرصت پاکر دشمن کی روک کے لیے مستعد هوگئی تھیں - پس پہلا حصہ ۴ - اگست سے شروع هوکر ۱۵ پر ختم هوجاتا هے جبکہ پیرس میں سرکاري اعلان کیا گیا کہ اب متحدہ فوج نے اپنا خط قائم کرلیا هے اور ۲۵۰ میل کے رقبہ کی جنگ شروع هونے والی هے - اور دوسرا ۱۶ سے شروع هوکر یوم " التغابن" پر ختم هوتا هے' جو غالباً ۲۶ - اگست تھی جبکہ خط پیرس کی فتح و شکست کا فیصلہ هوگیا -

واقعات کے تفحص سے معلوم هوتا هے کہ غالبا نامور هی کے حوالي میں متحدہ فوج نے اپنا پہلا خط دفاع بنانا اور ۱۶ - اگست سے نئے معرکے شروع هوگئے -

(ورود کے وقت)

جب متحدہ فوج بلجیم میں وارد هوئی هے تو اسوقت نقشۂ جنگ کی حالت یہ تھی : جرمنی نے غالبا لیژ کے قلعوں کو تمام تر مسخر نہیں کیا تھا لیکن اسکا میمنہ سرحد جرمنی و بلجیم سے نکلکر اور دریاے می یوز کے کنارے دینان میں پہونچ کر نیو شاٹو تک پھیل گیا تھا ' اور میسرہ بمقام ایسڈن می یوز کو عبور کرکے می یوز کے مغربی ساحل سے آگے بڑہ رها تھا - لیژ کے علاوہ نامور کے دو قلعے بھی صحیح و سلامت موجود تھے اور می یوز کے مغربی کنارے سے شمال میں انٹورپ تک ' اور مغرب میں ساحل ٹور تک تمام خطۂ بلجیم دشمن سے بالکل پاک تھا (دیکھو نقشہ صفحہ ۷)

جرمنی نے اپنا خط سفر یہ مقرر کیا تھا کہ وہ لوئوں سے نکلکر سرحد بلجیم میں ایلا شاپیل سے بڑھي' اور میمنہ قلعہ لیژ کے دهني جانب ' میسرہ بائیں جانب ' اور قلب سامنے کي کی طرف بڑھا - میمنہ نے دریاے می یوز کو ایسڈن پر عبور کیا اور جنوب کی طرف روانہ هوگیا - میسرہ دینان پر قابض هوا اور وهاں سے شمال میں اترنے اور نیوشاٹو سے هوکر فرانسیسی سرحد

رجال حرب و زعماء جنگ یورپ ! اولین حادثہ مفسدہ و معرکہ سراجیو

ایک جدید قسم کا فرانسیسي بیٹل شپ جہاز

(۱) جرمني
(۲) اسٹریا
(۳) بلجیم

سابق ڈیوک : پرنس فرڈی ننڈ ولیعہد آسٹریا مع اسکی مقتول بیوي کے -

(۱) انگلستان
(۲) فرانس
(۳) روس

فیلڈ مارشل سر جان فرنچ (جنرل ژوفرے) - سپہ سالار افواج بریہ انگلستان (فرانس)

وان مولٹکے (ترپیٹز) - سپہ سالار افواج بریہ (امیرالبحر بحریہ) جرمنی

کےبعد جرمن کي فوج کو پیچهے هٹنا چاهیے تها نه که کامیاب انگریزي فوج کو' تاهم چونکه بارجود شکست کهاے کے جرمن فوج نے بد قسمتی سے "نامور کا خط مدافعت لے لیا هے اسلئے ضرورتا متعدده فوج کا ایک حصه هٹکے خط دریا سیمبرے (سرحد فرانس) تک آگیا هے" !!

فما استطاعوا من قیام و ما کانومنتصرین ! پس وہ جم نه سکے اور نه اپنا بدله هی لے سکے (۵۱ : ۲۲)

" نامور" کي تسخیر نے فی الحقیقت جرمنی کے مشن کو بلجیم میں آخري حد تک کامل کردیا' کیونکه امیدوں کا آخري سهارا یهي مقام تها' اور اب لیژ سے لیکر سرحد تک اسکے لیے میدان صاف هوگیا ! نیز اس واقعه سے متحده مشن کي ناکامي بهي اشکارا هوگئي -

جنگ کے افق پر صبح امید کي یه پهلی شام مایوسي تهي جو افسوس هے که پهر ختم نه هوئي' اور برابر تاریکی کے بعد تاریکي بڑهتی هی گئي - آن عظیم الشان امیدوں کا جو متحده افواج کے ورود سے تمام دنیا میں پهیل گئي تهیں' اسقدر جلد خاتمه کس درجه درد انگیز هے ؟ علي الخصوص ایسي حالت میں جبکه میدان جنگ کی خبروں نے دشمن کو پہلے هي سے سخت شکست خورده اور گویا آمادۂ فرار ثابت کردیا تها' اور هر شخص منتظر تها که اب متحده فوج ایک آهني دیوار بنکر دشمن کے سیلاب کو روک دیگی' اور ایک انچ بهی آگے بڑهنے نه دیگی - جرمني کے وہ کمبخت قیدی جو فرانس اور انگلستان میں اپني فوج کی پریشانیوں' فاقه مستیوں' قلت رسد' اور فقدان نشاط و شجاعت کی روایات امید پرور اور بشارتهاے جشن انگیز پهیلاتے تهے' یقیناً هم سب کی اس مصیبت کیلیے ذمه دار هیں جو ان عظیم الشان امیدوں کی بلندي سے یکایک گرجانے سے همیں برداشت کرنی پڑي -

(آخری نتیجه)

۲۳ سے ۲۶ تک اس عظیم الشان جنگ کا سلسله برابر جاري رها' اور یه اندازہ کرنا مشکل هے که خون کے کتنے سیلاب بہے اور لاشوں کي کتني پهاڑیاں بلند هوئیں ؟ سائنس نے اس وقت تک هلاکت اور بربادي کے اعلی سے اعلی اور کامل سے کامل طریقے جسقدر ایجاد کیے هیں' ان سب کي کامل ترین آزمایش کا یه اصلي میدان تها -

تاهم افسوس هے که متحده افواج ایک انچ بهی دشمن کو پیچهے هٹانے کا موقع نه پاسکی' اور بارجود ان اعلانات کے جو افواج کي فوجی قابلیت اور عسکری مناقب کے متعلق جنرل ژوفرے اور جنرل فرنچ نے یکے بعد دیگرے بهیجے' جرمنی نے شارلی راے کے معرکے هي میں سرحد فرانس عبور کرلي جو اسکے خط جنگ کي دوسري منزل تهي' اور "معرکۂ عظیمه" کا فیصله هوگیا -

اب اعلان کیا گیا که متحده افواج سرحد کے ادهر آگئی هے' اور اس نے لیل سے لیکر موبوژ تک سرحد کے پیچهے اپنا خط بنایا هے - یه متحده افواج کا دوسرا خط تها - کاش اسي خط پر جمنے کا موقع ملجاتا ! لیکن افسوس که ۲۵ کو عظیم الشان معرکے کی دوسري قسط پیش آئی' اور متحده افواج نے گو اپني هیبت و سطوت کے علم گاڑدیے' اور اپني شجاعت و بسالت کے سکے بٹهادیے' تاهم اسے پیچهے هٹنا هی پڑا اور دشمن کیمبرے تک پهونچ گیا !

اسکےبعد متحده افواج اور پیچهے هٹی اور کیمبرے کے عقب میں آئي' لیکن ۲۶ کے قیامت خیز معرکۂ کیمبرے کے بعد یهاں سے بهي "شاندار مقابله کرکے" پیچهے هٹنا پڑا' اور سابق اطلاع کے مطابق دریاے سوامے کے پاس ایمي نس سے لافیرے اور لیون هوتے هوے' ایک ثلث دائرے کی شکل میں میزیرس تک پهیل گئی - و ذلک یوم التغابن !

(یوم التغابن کے بعد)

جرمن فوج کهیں بهی روکي نه جاسکی اور یکے بعد دیگرے متحده افواج کو پیچهے هي هٹنا پڑا : کانهم الی نصب یو فضون (۷۱:)

لا فیرے اور لیون کے بعد قلعه هاے " ریم " کے استحکام نے بڑي بڑي امیدیں دلائي تهیں کیونکه وہ ایک محفوظ و مستحکم مقام هے -

الا فی قری محصنة او من وراء جدر (۵۹ : ۱۷) گهري هوی اور محفوظ بستیوں میں یا دیواروں کي آڑ سے !

لیکن : لن ینفعکم الفرار ان فررتم (۳۳ : ۲۰) متحده افواج نے اگرچه جان توڑ کے داد شجاعت دي اور کوئی کسرا ٹهانه رکهي لیکن یهاں سے بهی پیچهے هٹنا پڑا اور ریم فتح هوگیا !

(متحده افواج کي ناکامی)

یه کهنا کتنا هي افسوس ناک هو مگر واقعات مجبوراً کهلاتے هیں که متحده افواج کو اور علي الخصوص فرانس کی ۲۰ لاکهه سے زیاده جمعیت کو جرمنی کے مقابله میں کامیابی حاصل نه هوئی' اور جس غرض سے وہ نکلی تهي یعنے جرمني کو روکنے کیلیے' اسکے لیے کچهه بهي نه کرسکي - اب جرمني پیرس کا محاصرہ کر رهی هے اور کچهه نهیں کها جا سکتا که کل کیا هو ؟ ممکن هے که مشیت الهي کوئی غیر متوقع تبدیلی پیدا کردے :

انه علی رجعه لقادر ! (۸۶ : ۶) بیشک خدا تو اسپر بهي قادر هے که اُسے لوٹا دے -

لیکن حالات کا قدرتي نتیجه اسکے خلاف هے والعلم عند الله -

" جو هونا چاهیے تها اور جو کچهه قبل از وقوع سونچا گیا تها' اور جو کچهه اس وقت هو رها هے' ان دونوں کا موازنه کرنے پر هم سب مائل هیں - جهاں تک واقعات ظاهر هوے هیں انسے ناگزیر طور پر یه نتیجه نکلتا هے که انگریز اور فرنچ کمانیر اپنا کام نهیں جانتے "

(اسٹیٹسمین ۷ ستمبر)
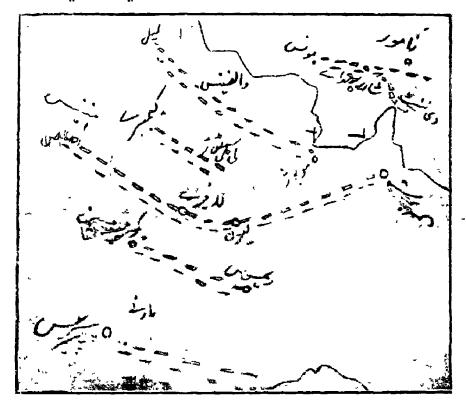
متحده افواج اپنے قیام کے خط بنا بنا کر هر بار پیچهے هی هٹتي آئی - اس نقشه سے به یک نظر معلوم هوتا هے که نامور سے لیکر یکے بعد دیگرے پانچ خط قیام بنائے گئے مگر جرمني انپر قابض هوتی گئي - انکے بعد موجوده خط دفاع هے -

مراکب مخفیہ بحریہ ! اسطول متحدہ و مشترکہ بحر و فضاء آسمانی ! !
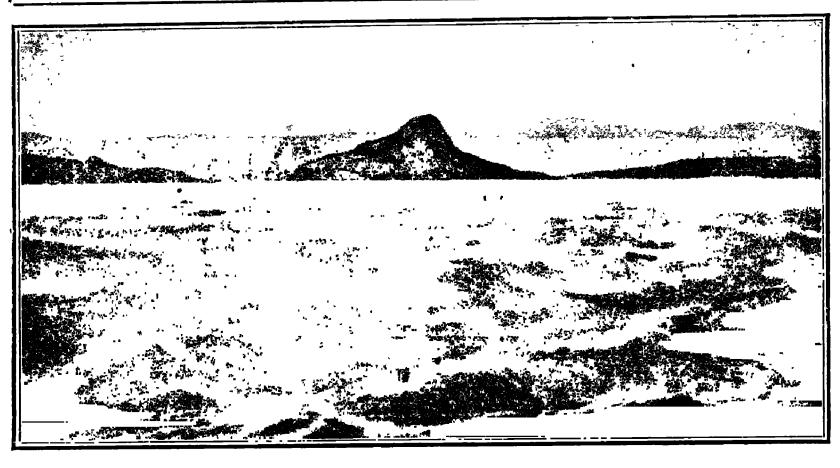
سمندر کے نیچے مراکب مہلکۂ بحریہ کا استقرار !

اس مرقع میں دکھلایا ہے کہ جدید ایجادات بحریہ میں سے تحت البحر کشتیاں (سب میرین) کس طرح سمندر کے نیچے پھیل جاتی ہیں اور دشمن کے جہازوں کی آمد و رفت روک دیتی ہیں ؟ سمندر کی سطح پر تحت البحر کشتیوں کے مستول نکلے ہوے صاف دکھائی دیتے ہیں - سامنے پہاڑی کے کنارے دو جنگی جہاز حیران کھڑے ہیں اور گذر نہیں سکتے - اگر وہ گذریں تو چند لمحوں کے اندر ہی تباہ کردیے جائیں -
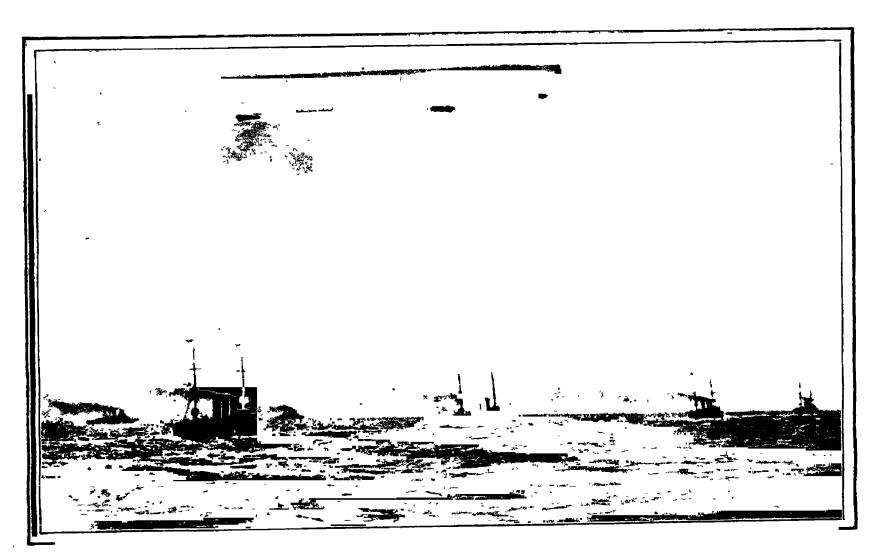
ہوائی جنگی جہازوں کا بالاے سمندر ایک منظر !

عالم آب و باد کا متحدہ حملہ ! !

نیچے جرمنی کا ایک بیڑہ ہے اور اوپر ایک زپلن ہوائی جہاز' جہازوں کے ساتھہ ساتھہ سفر کر رہا ہے - بحری اور فضائی متحدہ حملے کو اسمیں واضح کیا گیا ہے -

مناظر بحریہ ! مشاہیر افواج بریہ برطانیہ و آلمان ! مراکب شہیرہ عظیمہ !

بندر گاہ اسپت ہیڈ میں برطانیہ قواء بحریہ کا ایک منظر عمومی
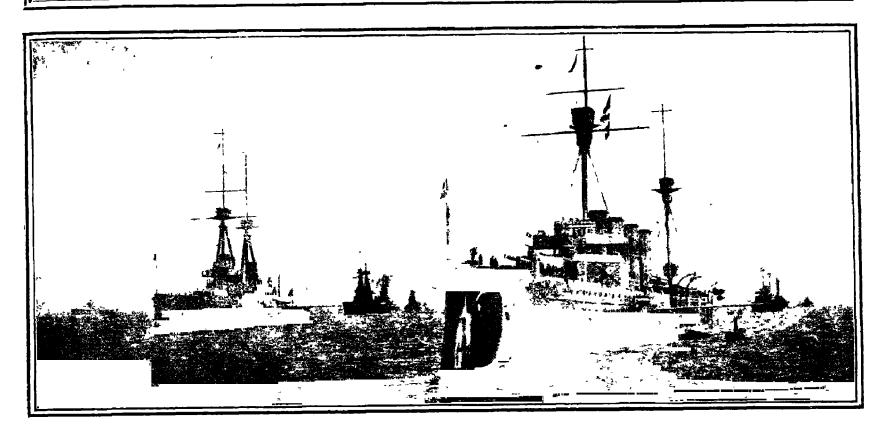
کیل میں جرمنی کے قواء بحریہ کی ایک عام نمایش !
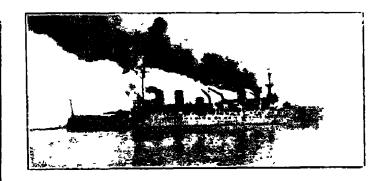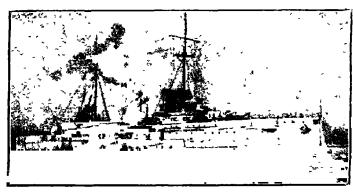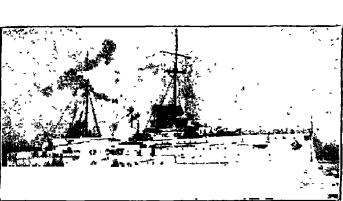
سرجان جلیکیو نائب امیر البحر برطانیہ

(۱) ایک فرانسیسی کروزر : ژولیس مي شیلے نامي جو برطانی جہازوں کے ساتھہ مصروف کارزار ہے -

(۲) جرمنی کا سب سے بڑا اور سب سے آخري قسم کا بیٹل شپ جہاز -

مالٹک سپہ سالار افواج جرمنی

امیر البحر وان ٹرپٹز جرمن وزیر بحر

مقالات

تاریخ حروب اخیرہ کا ایک صفحہ

نفقـــات جنـگ
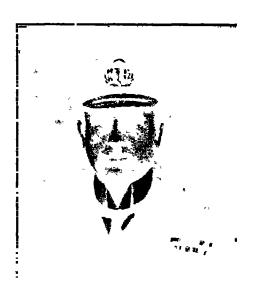
اسلامی غزوات اور جدید دور تمدن کی لڑائیوں میں روحانی اور مادی مقاصد نے جو حد فاصل قائم کردی ہے' اوسکو دور جدید کے مصارف جنگ اور بھی زیادہ نمایاں کردیتے ہیں - ہم نے کتب حدیث و سیر میں بارہا پڑھا ہے کہ ایک مقدس وجود اعلاے "کلمۃ اللہ" کیلیے اوٹھا ہے' اور اس مقصد جلیل کی تکمیل میں اوسکی ایثار نفسی نے صرف ایک لقمۂ خشک پر قناعت کی ہے - ہمکو اوس مقدس گروہ کا حال بھی معلوم ہے جسکو اس پاک مقصد کی اشاعت کیلیے راستے میں درخت کی پتیاں چبانی پڑیں' اور اس کے خوانہاے نعمت سے سیر شکم اور زرہ و جوشن سے آہنی جسم بنکر لڑنے والوں کو صداے تکبیر کی ایک گرج میں بے دم کردیا! کانہم بنیان مرصوص ایسے ہی فاقہ مستوں کا وصف حال تھا -

لیکن موجودہ لڑائیاں دنیا کیلیے ایک ایسی لعنت ہیں جو جان و مال' دونوں کا خاتمہ کردیتی ہیں - اعلان جنگ ہونے کے ساتھہ ہی یورپ کا اعلی ترین علم الاقتصاد صاف جواب دیدیتا ہے کہ وہ امن و صلح کے زمانے کا ایک خواب تھا' جسکو اب بالکل بھلا دینا چاہیے!

خوش قسمتی سے یہ دولت جو زمانۂ جنگ میں نہایت بیدردی کے ساتھہ صرف کی جاتی ہے' وہ خون کی طرح بالکل بہ نہیں جاتی بلکہ صفحۂ قرطاس پر نقش و نگار کی صورت میں اپنی یادگار بھی چھوڑ جاتی ہے' اور اس نقش خونیں سے ہم اس زمانے کے مصارف جنگ کا ایک ہولناک نقشہ مرتب کرسکتے ہیں - دوران جنگ میں ملک کی اقتصادی حالت کو مختلف غیر منضبط طریقوں سے جو نقصان عظیم پہونچتا ہے' اوسکے اندازہ کرنے کا ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے لیکن لڑائیوں کے مصارف عظیمہ اور نتائج محزنہ و الیمہ کا مکمل نقشہ پیش کیا جاسکتا ہے -

(قرون اخیرہ کے حروب عظیمہ)

یورپ میں جنگ کریمیا کے زمانے سے آج تک جو لڑائیاں ہوئیں اور اون میں جان و مال کا جو نقصان ہوا' اوسکی تفصیل یہ ہے :

(نام جنگ)	(سنہ)	(نقصان جان)	(نقصان مال)
جنگ کریمیا	۱۸۵۴	۷۸۰۰۰۰	۳۴۰ ملین گنی
جنگ آزادی' غلامان امریکہ	۱۸۶۱ - ۱۸۷۱	۸۰۰۰۰۰	۱۴۰۰ „
جنگ فرانس و جرمنی	۱۸۷۰ - ۱۸۷۱	۸۵۳۰۰۰	۵۶۰ „
جنگ روس و ترکی (پلیونا)	۱۸۷۷		
جنگ امریکہ و اسپین	۱۸۹۸	۰۰۰۰	۰۲۵۹ „
جنگ ترانسوال	۱۸۹۹ - ۱۹۰۲	۰۶۸۷۰۰	۲۷۰۰ „
جنگ روس و جاپان	۱۹۰۴ - ۱۹۰۵	۴۸۵۰۰۰	۵۰۳ „

(جنگ بلقان کے مختلف فریق) :

(نام جنگ)	(سنہ)	(نقصان جان)	(نقصان مال)
بلگیریا		۱۴۰۰۰۰	۰۰۹۰ ملین گنی
سرویا		۰۷۰۰۰۰	۰۰۵۰ „
یونان		۰۳۰۰۰۰	۰۰۲۵ „
مانٹی نیگرو		۰۰۸۰۰۰	۰۰۰۱ „
میزان			۳۸۵۲

جنگ بلقان کے زمانے میں دولۂ عثمانیہ کے نقصانات کی اگرچہ صحیح تفصیل معلوم نہیں ہے' تاہم اس میں شبہ نہیں کہ لاکھوں سپاہیوں کی جانیں ضائع گئیں' تمام سامان جنگ برباد ہوگیا' اور مصارف جنگ کی تعداد کم از کم ۸۰ ملین گنی تک پہونچ گئی - (ایک ملین ۱۰ - لاکھہ کا ہوتا ہے)

(موجودہ جنگ کا قبل از جنگ تخمینہ)

جرمنی' انگلستان و فرانس کے ساتھہ ایک مدت سے آمادہ پیکار تھی' اسلیے وہاں کے علماے اقتصاد و رجال حرب نے پہلے ہی سے اوسکے مصارف جنگ کا ایک تخمینہ لگالیا ہے - علم الاقتصاد کے ایک مشہور جرمن عالم کا خیال تھا کہ جب حکومت جرمنی دوسری سلطنتوں کے ساتھہ دست و گریباں ہوگی تو اوسکو جنگ کے پہلے ۹ ہفتوں میں فوج اور جنگی جہازوں کے مصارف کیلیے ۶۰ ملین گنی کی ضرورت پڑیگی - اسکے علاوہ رسد وغیرہ کے مصارف ۵۰ ملین گنی سے کم نہونگے - خوف و بے اطمینانی کی وجہ سے عام تجارت اور ملکی بازاروں کا جو نقصان ہوگا' اوسکی تعداد بھی ساڑھے بارہ ملین گنی ہوگی' اسطور پر جنگ کے پہلے چھہ ہفتوں میں جرمن کو ۱۲۲ ملین اور نصف ملین گنی کا نقصان برداشت کرنا پڑیگا!

چنانچہ آج وہ منتظرہ جنگ شروع ہوگئی ہے اور جرمنی کے حملے پر چار ہفتے گذر چکے ہیں - اب مندرجہ بالا تخمینے سے اس ہولناک نقصان کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے جو اس جنگ میں ابتک صرف جرمنی کو پہونچا ہوگا - دوسری حکومتیں ابھی باقی ہیں - اگر جنگ نے طول پکڑا تو عالم انسانیت کے اس نقصان کا آخری میزان کیسا ماتم انگیز ہوگا جو محض چند مغرور انسانوں کے ولولۂ افساد اور جوع سیادت سے کرۂ ارضی پر عالمگیر ہو رہا ہے؟

(ضروریات زندگی کا اثر)

آج ۴۰ سال سے تمدنی ضروریات بہت بڑھ گئی ہیں اور بڑھتی جاتی ہیں - موجودہ دور تمدن میں انسانی زندگی نہایت گران قیمت ہوگئی ہے جسکا اثر مصارف جنگ پر بھی شدت کے ساتھہ پڑا ہے - سنہ ۱۸۷۰ میں جرمنی اور فرانس کے درمیان جو جنگ ہوئی تھی' اوس میں جرمنی کو فی سپاہی ۵ - روپیہ اور فرانس کو ساڑھے پانچ روپیہ روزانہ صرف کرنا پڑا تھا' لیکن آج ایک سپاہی کا روزانہ خرچ ساڑھے سات روپیہ سے کسی طرح کم نہوگا' جنگ ترانسوال میں تو انگریزوں کو فی سپاہی ایک گنی تک صرف کرنا پڑا تھا -

آسٹریا کے وزیر جنگ نے سنہ ۱۹۱۰ میں بیان کیا تھا کہ زمانہ جنگ میں ایک آسٹرین سپاہی کا خرچ روزانہ ساڑھے سات روپیہ

معرکہ زار بحر شمال ! خوارق و عجائب ترقیات حربیۂ بحریہ !
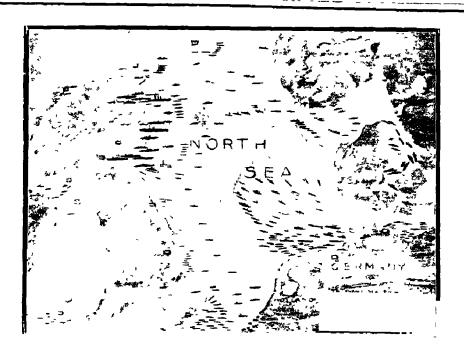
بحر شمالی آج دنیا کے قواء حربیۂ بحریہ کا سب سے بڑا بحری تماشہ گاہ ہے - کیونکہ دنیا کے دونوں زعماء بحر (برطانیہ و جرمنی) کی بحری طاقتوں کو اسی سے تعلق ہے - موجودہ جنگ میں سیادت بحری کا شاید آخری فیصلہ یہیں ہو - اس نقشہ میں برطانیہ اور جرمنی کے جنگی جہازوں کے مواقع ' حدود ' ترتیب ' او ر تقابل کا ایک تخمینی منظر دکھلایا گیا ہے - دھنی جانب جرمنی کے جہاز ہیں اور بائیں جانب برطانیہ کے - درمیان میں نقطوں کی جدول سے انکے حدود بحری کو الگ کردیا ہے - بالکل سیاہ نقوش بیٹل شپ جہاز ہیں اور جنکے اندر سفیدی چھوڑ دی ہے ' وہ کروزر ہیں -

به یک تدبیر دو تفتیش !
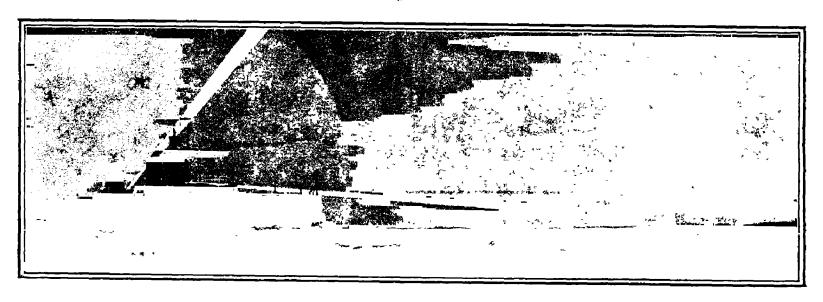
اس مرقع میں موجودہ جنگی جہازوں کی روشنی کے برقی آلات کی قوت دکھلائی ہے - جہاز نے ایک ہی وقت میں آسمان اور زمین ' دونوں کو روشن کردیا ہے - سمندر کو روشن کرکے دیکھتا جاتا ہے کہ تارپیڈو کشتیوں کی زد میں نہ آجا ے - ساتھہ ہی آسمان کی فضا کو روشن کرکے دیکھہ رہا ہے کہ کہیں اوپر سے دشمن کا ہوائی جہاز گولہ باری نہ کردے !
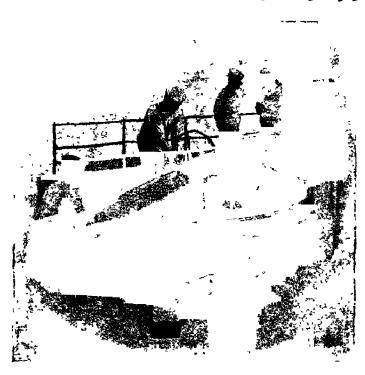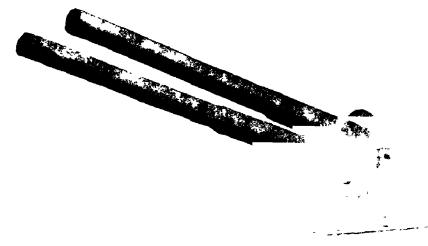
انگریزی بیڑے کی ہولناک توپ !

جسکا دہانہ ۱۳ × ۵ - انچ کا ہے - یہ توپ بڑے ڈریڈ ناٹ جہاز " اورین " نامی میں نصب ہے -

بائیں جانب تارپیڈو کشتی کا وہ آلہ دکھلایا ہے جسمیں ہوا بھری جاتی ہے اور جسکی قوت سے وہ حملے کے وقت نہایت آسانی سے اوپر نیچے ہوتی ہے -

مصارف جنگ کی وسعت ' کانوں کی پیداوار ' بینکوں کی در آمد بر آمد ' اور مہاجنوں کے لین دین سے ثابت ہوگیا ہوگا کہ اس زمانے میں لڑائی کی باگ تمامتر مہاجنوں ہی کے ہاتھہ میں ہے ' وہ مالی مدد دیکر جس سلطنت کو چاہیں دوسری سلطنت سے لڑاسکتے ہیں ' یا جنگ روک دے سکتے ہیں - ابھی دو برس کا زمانہ گذرا ہے کہ جرمنی و فرانس میں جب جنگ کا اندیشہ پیدا ہوگیا تھا تو فرانس کے مہاجنوں نے اپنا تمام سرمایہ جرمن بنکوں سے نکال لیا تھا - مجبوراً جرمنی کو اس ارادہ سے باز آجانا پڑا - دولۃ عثمانیہ اور یونان میں بھی جنگ کے جب نئے خطرے پیدا ہوے ' تو مہاجنوں نے باب عالی کو دھمکی دی کہ " اگر جنگ جاری کیگئی تو قرض دینے سے اپنا ہاتھہ کھینچ لینگے "

لیکن افسوس ہے کہ اس قوت سے اُلٹا کام لیا جاتا ہے - دنیا میں جتنی لڑائیاں قائم ہوتی ہیں ' اونکی تہ میں انہی مہاجنوں کا ہاتھہ کام کرتا ہے - اس سے انکا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جب دوران جنگ میں لڑنے والی سلطنتوں کو قرض کی ضرورت پیش آئیگی تو قرض دیکر ان لوگوں کو سالانہ سود کے سمیٹنے کا موقع ملجائیگا ' یا اور مقاصد اقتصادی اور مالی اغراض ہوتے ہیں جنکے لیے وہ کسی انقلابی حالت کی ضرورت دیکھتے ہیں - لارڈ سیسل اور جنگ ٹرانسوال کے تعلقات کی داستان قارئین الہلال میں سے بہت سے باخبر اور مطالعہ دوست اصحاب کو یاد ہوگی -

الحرب فی القرآن

(۲)

اس مضمون کا پہلا ٹکڑہ گذشتہ اشاعت کے مقالہ افتتاحیہ کے صفحات میں " الحرب و الاسلام " کے عنوان سے درج کیا گیا تھا لیکن چونکہ اسکا اصلی موضوع درحقیقت تفسیر القرآن سے تعلق رکھتا ہے اسلیے آج باب التفسیر کے تحت میں شائع کیا جاتا ہے -

گذشتہ اشاعت میں ہم قدیم وحشیانہ اعمال حرب کی ایک اجمالی فہرست پیش کرکے اسلامی تعلیمات کو واضح کرچکے ہیں - مضمون کا خاتمہ اس مبحث پر ہوا تھا کہ عرب جاہلیہ میں جنگ و فساد اور لوٹ مار کا مخر و انبساط کے ساتھہ اظہار کیا جاتا تھا ' اور یہ اظہار قومی زندگی کے خصائص میں داخل ہوگیا تھا -

(القتال والحرب)

جنگ کے یہی وحشیانہ افعال تھے جن پر " حرب " کا مفہوم لغوی مشتمل تھا ' اور اہل عرب نے عملی طور پر حرب کا یہی نمونہ قائم کیا تھا جیسا کہ دنیا کی اور تمام قوموں نے کیا - لیکن اسلام نے جنگ کے ان تمام آثار و علائم کو مٹاکر ایک نیا مدنی نظام قائم کیا - اس بنا پر لغۃ و حقیقۃ ' کسی حیثیت سے بھی " جہاد اسلامی " پر حرب کا اطلاق نہیں ہو سکتا تھا - پس یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں جہاد پر ایک جگہہ بھی اس لفظ کا استعمال نہیں کیا گیا - البتہ جہاد کی ایک خاص صورت کی تعبیر " قتال " سے کیگئی ہے ' جو ظاہری مفہوم کے لحاظ سے کوتہ بینوں کے نزدیک نہایت خطرناک لفظ ہے - حالانکہ جہاد اور قتال میں ایک طرح کے عموم و خصوص کا فرق ہے :

فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم (۹ : ۵)

مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو -

و اقتلوھم حیث ثقفتموھم و اخرجوھم من حیث اخرجوکم (۲ : ۵-۱۸۷)

اور کفار کو جہاں پاو قتل کرو اور جہاں سے اونہوں نے تمکو نکال دیا ہے وہاں سے تم بھی انہیں نکال دو -

لیکن دوسری آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مشاکلۃ اللفظ باللفظ ہے جو کلام میں زور پیدا کرنے کا ایک طریقہ ہے - خدا اپنے متعلق کہتا ہے : مکروا و مکروا للہ و اللہ خیر الماکرین - حالانکہ خدا مکار نہیں ہے ' بلکہ پر زور طریقہ سے یہ کفار کے اعمال شنیعہ کا جواب دیا گیا ہے - ہم اپنی زبان میں کہتے ہیں کہ برائی کا بدلہ برائی ہے ' حالانکہ برائی خود برائی ہے لیکن اوسکا بدلہ برائی نہیں ہے بلکہ وہ قانون عدل کا ایک احسن نتیجہ ہے : جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا (برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے) اسی طریقہ پر اس لفظ کا بھی استعمال کیا گیا ہے ورنہ اسکی حقیقت سئیہ مقصود نہیں ہے ' جسطرح خدا کے مکر کرنے سے حقیقی مکر مراد نہیں لیا جا سکتا - اسی طرح یہاں قتال سے بھی دنیا کا عام قتال مراد نہیں ہے :

فان قتلوکم فاقتلوھم (۲ : ۱۷۲)

اگر وہ تم سے مقابلہ کریں تو تم بھی اون سے مقاتلہ کرو -

اور اگر اسکو تسلیم نہ کیا جاے ' تب بھی یہ خود کفار ہی کی شامت اعمال کا نتیجہ ہے - جہاد کا اصل مقصد نہیں ہے - چنانچہ دوسری آیت میں اس کی تشریح کردی گئی ہے :

فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی علیکم و اتقو اللہ ' و اعلمو ان اللہ مع المتقین (۲ : ۱۹۱)

جو شخص تم پر زیادتی کرے ' تم بھی اوسی کے مثل زیادتی کرسکتے ہو لیکن اس سے زیادہ تجاوز کرنے میں خدا سے ڈرو ' اور یقین کرو کہ خدا پرہیزگاروں ہی کے ساتھہ ہے -

(آیات سدہ)

لیکن تمام قرآن کریم میں جہاد پر " حرب " کا اطلاق کہیں بھی نہیں کیا گیا ہے - صرف چھہ جگہ " حرب " کا لفظ آیا ہے ' حالانکہ تمام قرآن کریم جہاد کی ترغیب و تحریص سے بھرا ہوا ہے :

والذین اتخذوا مسجدا ضرارا و کفرا و تفریقاً بین المومنین و ارصادا لمن حارب اللہ و رسولہ من قبل (۹ : ۱۰۸)

جن لوگوں نے مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کیلیے ' اون میں پھوٹ ڈالنے کیلیے ' اور اوس شخص کی گھات لگانے کیلیے جس نے خدا اور اُسکے رسول سے پہلے لڑائی کی ہے ' نیز اپنے کفر کے اظہار کیلیے ایک مسجد بنائی ہے -

انما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسولہ و یسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیھم و ارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض ذلک لھم خزی فی الدنیا ولھم فی الاخرۃ عذاب عظیم (۵ : ۳۷۵)

جو لوگ خدا اور اوسکے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ' اونکی سزا یہ ہے کہ وہ قتل کردیے جائیں ' یا اونکو پھانسی دی جاے ' یا انکے ایک ایک دائیں بائیں ہاتھہ پاؤں کاٹ ڈالے جائیں ' یا جلا وطن کردیے جائیں - دنیا میں بھی اونکے لیے یہ ذلت اور رسوائی ہے ' اور آخرت میں دوسرا بڑا عذاب ہونے والا ہے -

تک پہونچ جاتا ہے - بیوہ عورتیں' یتیم بچے' ہتیاز' اور رسد کی فراہمی کا صرف اسکے علاوہ ہے - اس بنا پر اگر ۲۰ - لاکھہ فوج ۹ ماہ تک متصل گرم پیکار رہے تو اوسپر ۱۸۰ ملین گنی صرف کرنا ہوگی !!

(گذشتہ جنگ فرانس و جرمنی)

یورپ میں سب سے تازہ ترین اور عظیم‌الشان جنگ' فرانس اور جرمنی کی لڑائی خیال کی جاتی ہے - یہ جنگ [illegible]ؤں کی توقعات کے خلاف قائم ہوگئی تھی - اس بنا پر [illegible] تاوان اوٹھانا پڑا - ابتدائی جنگ میں فرانسیسی بنکوں کی شرح قرض ۷۳ فی صدی تھی' لیکن اعلان جنگ ہونے کے ساتھہ ہی دفعۃً بازار نرخ گر گیا' اور شرح قرض ۹۶ فی صدی تک آترگئی - جنگ کے ساتھہ ساتھہ شرح قرض کا یہ تنزل بھی برابر جاری رہا - یہاں تک کہ واقعہ سیدان کے بعد ۵۳ تک پہونچ گیا' اور اسکے بعد نوٹوں کی خرید و فروخت کا سلسلہ قریب قریب بالکل رک گیا - اگر کسیکو اسکی ضرورت پیش آتی تھی تو نقد قیمت ادا کرنا اور سخت نقصان اوٹھانا پڑتا تھا -

فرانس کے بنکوں سے ۹ - جون سنہ ۱۸۷۰ سے ۸ ستمبر سنہ ۱۸۷۰ تک کی مختصر مدت میں جو رقم نکال لی گئی' اوسکی تعداد ۳۳ ملین گنی تھی - اعلان جنگ کے وقت پروسیا کے خزانے میں ۴۵۰۰۰۰۰ گنی موجود تھی' اور اوسنے قرض بھی لینا چاہا تھا جسکی قیمت ۱۸ ملین تک تھی' لیکن اس مدت میں دو ملین سے زیادہ جمع نہوسکا' اور پروشیا کی ہنڈیوں کا نرخ ۹۳ سے گر کر ۷۷ تک پہونچ گیا - قومی کمپنیوں کے حصے بھی فی صدی ۴۰ تک میں کم ہوگئے تھے - چنانچہ اسکے بعد پرنس بسمارک نے خود کہا تھا کہ "اگر ساڑھے چار ملین گنی خزانۂ سلطنت میں نہوتی تو جرمن دو دن بھی فرانس سے نہیں لڑسکتے - "

فتح کے بعد بسمارک نے فرانس سے ۵ لاکھہ ملین گنی کا تاوان جنگ طلب کیا تھا لیکن آخر میں دو لاکھہ ملین گنی پر راضی ہوگیا - فرانس نے یہ رقم خطیر دو سال کی مدت میں ادا کی اور اسکی وجہہ سے یورپ کے مالی بازار میں دفعۃً جہاز و پھرگئی -

(روس و جاپان)

زمانہ جنگ روس و جاپان میں مالی تحفظ کیلیے جاپان نے جو اہتمام اور تیاریاں پہلے سے کی تھیں' وہ اوسکے لیے نہایت مفید ثابت ہوئیں - چنانچہ جاپان نے اعلان جنگ سے پہلے ہی ۱۱۶۹۶۰۰۰ گنی کی رقم خطیر بنک میں جمع کرلی تھی - روس کے بنک اور سلطنت کے خزانہ کا کل سرمایہ ۱۰۵۰۰۰۰۰۰ گنی تھا' لیکن اختتام جنگ پر جاپان کے خزانے میں ۱۰۴۴۰۰۰۰ گنی باقی رہگئی - حالانکہ وہ جنگ پر دو لاکھہ ملین گنی صرف کرچکا تھا - اس مالی فائدہ کی وجہ صرف یہ تھی کہ دوران جنگ میں جاپانی قوم اور جاپانی سلطنت اپنی تمام ضروریات کو ملکی ساخت کی چیزوں سے پورا کرتی تھی' اسکا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ روپیہ بنک سے نکل کر ملک کی جیب میں آجاتا تھا' اور ملک کی جیب سے نکل کر خزانہ سلطنت کو پر کردیتا تھا - خزانہ سلطنت اوسکو بنکوں میں منتقل کردیتا اور اسطرح جو کچھہ بنکوں سے برآمد کیا جاتا تھا' وہ ہر پھرکر پھر دوبارہ اونہی میں داخل ہوجاتا تھا - یہی وجہ ہے کہ جنگ کے اس طویل زمانہ میں جاپانی بنک کو صرف ایک ملین گنی کا خسارہ اوٹھانا پڑا جو تاریخ جنگ میں ہمیشہ اسکے لیے کارنامۂ فخر رہیگا !

جاپان کی حکومت نے اضافہ نرخ اشیاء بھی کو نہایت سختی کے ساتھہ روکدیا تھا' اسلیے حکومت کا سرمایہ حکومت ہی کے خزانے میں محفوظ رہا اور وہ اوس سے نکل کر تاجروں کے خزانہ کا جزو نہ بن سکا -

(جنگ بلقان)

مالی بازار پر جنگ کا اثر بلقان کی آخری لڑائی سے ظہور پذیر ہوا ہے -

جب ریاستہاے متحدۂ بلقان نے اخیر ستمبر سنہ ۱۹۱۲ع میں فوجی تیاریاں شروع کیں' تو برلن اور وائنا کے بنکوں پر اول اکتوبر ہی میں اسکا اثر پڑگیا' اور رفتہ رفتہ پیرس کے بنکوں تک متعدی ہوا' لیکن جب مانٹی نگرو نے بھی جنگ کے کیلیے ہتیار اوٹھاے' تو پیرس' برلن' اور لندن کے بنکوں کا سنگ استقامت بھی دفعتاً ہل گیا' اور ۹ ماہ تک یورپ کے تمام بنک اسی حالت تزلزل میں رہے -

اسی اثناء میں جرمنی اور فرانس نے فوج کی تعداد میں اضافہ کرنا چاہا - مالی حالت پر اسکا بھی نہایت گہرا اثر پڑا - چنانچہ ستمبر ۱۹۱۲ع سے اخیر جولائی ۱۹۱۳ع تک کی مدت میں کمپنی کے حصوں اور ہنڈیوں کا نرخ ۵۰۰ ملین گنی گھٹ گیا' اور تمام مہاجنوں نے بنک سے اپنے اپنے روپیے نکال لیے - نتیجہ یہ ہوا کہ جن بنکوں میں اوائل ستمبر سنہ ۱۹۱۳ع تک ۵۴۵۴۳۱۰۰۰ گنی کے نوٹ برآمد ہوتے تھے' ان میں اخیر دسمبر سنہ ۱۹۱۲ع تک صرف ۵۱۱۵۰۹۰۰۰ گنی رہگئی' یعنی راس‌المال میں ۳۳۹۰۰۰ گنی کی کمی آگئی !

جنگ بلقان سے یورپ کے بنکوں کو جو نقصان عظیم اوٹھانا پڑا اوسکی تعداد کم از کم ۷۰ ملین گنی ہے' کیونکہ لوگوں نے خوف اور بے امنی کی وجہ سے اپنا تمام سرمایہ بنکوں سے نکال کر اپنے گھروں میں بھر لیا - اسوقت سے تمام بڑی بڑی سلطنتیں آنے والے خطرات کے انسداد کے لیے اپنے اپنے خزانوں اور اپنے اپنے بنکوں کے سرمایہ میں اضافہ کرنے لگیں - چنانچہ ذیل کے نقشے سے اسکا اندازہ ہوسکتا ہے :

(آخر سنہ ۱۹۰۹ع سنہ ۱۹۱۰ع)

نام بنک	سرمایہ اصلی	اضافہ	اضافہ کی مجموعی تعداد
بینک آف انگلینڈ	۲۸۴۲۵۰۰۰	۳۰۲۶۲۰۰۰	۹۵۵۸۰۰۰
امپریل بنک آف جرمنی	۲۲۳۲۵۰۰۰	۳۱۸۸۳۰۰۰	۳۰۳۷۰۰۰
بنک آف استریا ہنگری	۴۲۸۰۴۰۰۰	۵۳۴۹۹۰۰۰	۱۰۶۹۵۰۰
بنک آف فرانس	۷۲۲۳۱۰۰۰	۱۲۹۵۷۰۰۰۰	۵۴۳۳۹۰۰۰
بنک آف اٹلی	۱۵۳۸۱۰۰۰	۴۷۷۱۰۰۰۰	۳۲۴۱۹۰۰۰
بنک آف روس	۰۸۷۸۵۹۰۰۰	۱۲۶۸۰۱۰۰۰	۳۸۹۴۲۰۹۰
بنک آف یونائیٹڈ استیٹ (۰امریکہ)	۱۳۶۷۷۷۰۰۰	۲۸۲۱۴۴۰۰۰	۱۴۵۳۶۷۰۰۰

سنہ ۱۹۰۹ [illegible] ۱۹۱۰ع میں دنیا کی کانوں سے بقدر ۸۰۷۴۰۰۰۰۰ گنی کے [illegible] گیا - بینک و تجارت وغیرہ پر اوسکی تقسیم جس مقدار سے کیگئی' اوسکا اندازہ ذیل کے نقشے سے ہوگا :

تجارت وغیرہ	۱۹۱۷۰۰۰۰۰
ہندوستان کو دیا گیا	۰۸۶۶۰۰۰۰۰
مصر کو	۰۰۲۹۰۰۰۰۰
بنک آف جاپان میں داخل کیا گیا -	۰۱۳۸۰۰۰۰۰
بنک آف سارتھہ جنوبی امریکا	۰۰۶۸۰۰۰۰۰
بنک آف میکسکو - (امریکہ)	۰۰۵۷۰۰۰۰۰
بنک آف یونائیٹڈ استیٹ (امریکہ)	۱۴۵۳۰۰۰۰۰
بنک آف کنیڈا - (برطانی نو آبادی)	۰۱۷۱۰۰۰۰۰
بنک آف استریلیا و جنوبی افریقہ	۰۱۹۱۰۰۰۰۰
بنک آف یورپ	۱۷۲۷۰۰۰۰۰
عام اور بقیہ بنک -	۰۵۷۶۰۰۰۰۰
میزان کل	۸۰۷۴۰۰۰۰۰

جنگ کی تپش میں تپتے ہوے چہروں پر پھر دائمی صلح کا ظل العمام اپنا سایہ ڈال سکتا ہے ؟

یورپ کے بڑے بڑے ارباب سیاست اور ارباب حل و عقد نے اس سوال کا جواب مختلف طریقوں سے دیا ہے' لیکن ایک صلح پسند شخص کیلیے ان میں ایک جواب بھی تسکین بخش نہیں -

امریکہ کا سابق پریسیڈنٹ روز ویلٹ کہتا ہے :

" ہاں دنیا کو صلح و آشتی کے وسائل فراہم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے' لیکن ہر صلح بھی پسندیدہ نہیں ہوسکتی - دنیا میں بہت سے ظالم ایسے پیدا ہوگئے ہیں جنکا سینۂ تنگ فتح کا ایک ہولناک میدان ہے' لیکن وہ اس میدان کو صلح کا خوشنما سبزہ زار کہتے ہیں -

بہت سے لوگ بزدلی ' ضعف عزیمت ' اور مکر و فریب کو بھی صلح کے پردے میں چھپا رہے ہیں - اسلیے ہمارا فرض ہے کہ اپنے آپ کو اوس صلح سے الگ رکھیں جسکی ترتیب ظلم اور بزدلی سے ہوتی ہے - تاہم ظالمانہ لڑائیاں بہت اور ظالمانہ صلح کم ہیں - لیکن دونوں کی دونوں قابل نفرت ہیں "

لارڈ اویبری (سر جان لبک) کی راے ہے :

" مجھے صلح کی توقع بہت کم ہے - خود ہم انگریز' اپنے بحری و بری مصارف جنگ کو بڑھا کر دنیا کے سامنے جنگ کی تیاری کا بدترین نمونہ پیش کر رہے ہیں "

سرفریڈرک پولیک نے اپنے وسیع قانونی تجارب کی بنیاد پر جو اونکو زمانہ ججی میں حاصل ہوے ہیں' یہ راے قائم کی ہے :

" عام خیال ہے کہ سلطنتوں کے جھگڑے بھی شخصی نزاعوں کے مثل ہیں ' اس لیے حکم کے ذریعہ اسکا فیصلہ ہو سکتا ہے ' لیکن سلطنتوں کی اکثر حالتیں اشخاص سے مختلف ہوتی ہیں مثلاً باہمی معاہدوں کے دفعات کی تشریح ' یا اونکی خلاف ورزی کا فیصلہ عدالتوں اور ثالثوں کے ذریعہ سے نہیں ہوسکتا - سب سے بڑا مسئلہ سیادت و اقتدار کا ہے جسکو ایک سلطنت کسی ملک پر قائم کرنا چاہتی ہے - ان تمام باتوں کا فیصلہ صرف تمام سلطنتوں کے اتفاق و اتحاد ہی سے ہو سکتا ہے ' اور اس اتحاد کو اوس قوت سے زیادہ مضبوط و مستحکم ہونا چاہیے جو اوسکی حریف بنکر اوسکا مقابلہ کرنا چاہتی ہے - پھر یہ اتفاق بھی صرف چھوٹی چھوٹی لڑائیوں ہی کو روک سکتا ہے - وہ عظیم الشان سلطنت جو دوسری سلطنت کو حقارت سے دیکھتی ہے ' یا اوسکو اپنے ساتھ ملالینے کی قدرت رکھتی ہے' اس اتفاق کی بھی پروا نہیں کرسکتی "

سرگلبرٹ پارکر نہایت دلیری سے صلح کانفرنس کے خلاف اپنا یہ خیال ظاہر کرتے ہیں :

" میں صلح کی خوشنما امیدوں سے اپنا دل بہلا نہیں سکتا ' واقعات ہمکو ایک عظیم الشان جنگ کی دھمکی دے رہے ہیں' جب تک وحشت موجود ہے ' جب تک غیر مکمل طور پر تہذیب یافتہ قومیں سطح زمین پر آباد ہیں ' اتفاق و اتحاد نا ممکن ہے - ہمکو خدا پر بھروسہ کرکے اپنے بارود کو خشک رکھنا چاہیے "

مشہور سرٹامس برکلی کا خیال ہے :

" دائمی صلح آسان نہیں' بعض لڑائیاں قانون ارتقاء کے ثابت شدہ اصول " تنازع للبقاء " کے لیے کی جاتی ہیں' تو آبادیوں کے لیے صرف اسی غرض سے لڑائیاں قائم ہوتی ہیں کہ انسان پر اپنے ملک کا دائرہ تنگ ہوجاتا ہے ' اور وہ دوسری قوموں کو دھکیل کر آگے بڑھنا چاہتا ہے - کیونکہ اسکے بغیر اوسکی زندگی ممکن ہی نہیں -

بعض لڑائیاں استبداد و استقلال کے لیے برپا ہوتی ہیں ' جنکی تحریک صرف ظلم کرتا ہے ' بعض لڑائیاں تہذیب و تمدن کے استحکام کی غرض سے قائم کی جاتی ہیں - اگر وحشت و ہمجیت اپنے انتہائی درجہ تک پہنچ گئی ہے' تو اس قسم کی لڑائیاں دنیا کی سعادت مدنیہ کے لیے مبارک فال ہیں -

اسکے علاوہ جہالت اور جذبات کا جوش بھی کلیتاً نہیں روکا جا سکتا ' پس اگرچہ جنگ کا انسداد کلی محال ہے ' تاہم ہر انگریز ' ہر فرنچ' ہر امریکن ' ہر جرمن ' اب لڑائی کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے ' اور اوس کی طرف اپنا میلان نہیں ظاہر کرتا "

مسٹر اٹرک امریکہ کے ایک سیاسی فیلسوف ہیں اُن کی تمناوں کا خوش نما سبزہ زار یہ ہے :

" میری بڑی خواہش یہ ہے کہ جنگ سے علحدگی اختیار کیجاے' لیکن یہ منزل ابھی بہت دور ہے' بہت سے مسائل ثالثی کے ذریعہ حل ہوسکتے ہیں ' لیکن آگے بڑھنے والے اقتدار و نفوذ کو کون روک سکتا ہے ؟ "

صلح و آشتی کی یہ آخری خدمت تھی جسکو یورپ کی ترقی یافتہ مدنیہ نے انجام دیا لیکن امن کا یہ فرشتہ یورپ سے نکل کر بلقان ' طرابلس' اور ایران کا دورہ کرچکا ہے' اور اب خود اپنے مستقر یورپ کے تخت جلال کا پایہ پکڑ کر دنیا کو اپنا زخمی چہرہ دکھا رہا ہے :

و حملت الارض والجبال
فدکتا دکۃ واحدۃ فیومئذ
وقعت الواقعۃ وانشقت
السماء فھی یومئذ واھیۃ
(الحاقہ ۱۴)

آسمان اور زمین اوٹھا کر ایک ساتھ پٹک دیے گئے اور وہ دفعتاً چور چور ہوگئے پس آج ہی کے دن قیامت کا سب سے بڑا دن آگیا - آسمان پھٹ پڑے ' اور اونکی چولین ڈھیلی ہوگئیں !!

(۳) یا ایها الذین آمنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربوا ان کنتم مومنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ و رسولہ (۲ : ۲۷۸)

مسلمانو ! خدا سے ڈرو اور جو رقم سود کی تمھاری آدمیوں پر باقی ہے ' اوسکو چھوڑ دو اگر تم مسلمان ہو' اور اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو یقین کرو کہ خدا اور اوسکے رسول کا تمھارے ساتھہ اعلان جنگ ہے -

(۴) و القینا بینهم العداوۃ و البغضاء الی یوم القیامۃ کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاها اللہ و یسعون فی الارض فسادا واللہ لا یحب المفسدین (۶۹ : ۳۲)

ہم نے یہود و نصاری میں قیامت تک کیلیے باہم دشمنی ڈالدی ہے - جب جب وہ آتش جنگ بھڑکاتے ہیں ' خدا اوسکو بجھا دیتا ہے ' مگر وہ دنیا میں فساد پھیلاتے ہیں ' اور خدا مفسدوں کو دوست نہیں رکھتا -

(۵) الذین عاهدت منهم ثم ینقضون عهدهم فی کل مرۃ و هم لا یتقون - فاما تثقفنهم فی الحرب فشرد بهم من خلفهم لعلهم یذکرون (۸ : ۵۸)

وہ لوگ جن سے تمنے عہد لیا مگر وہ ہر مرتبہ اپنے عہد کو توڑ دیتے ہیں اور خدا سے بالکل نہیں ڈرتے ' سو اگر تم اونکو جنگ میں پاؤ ' تو چاہیے کہ اونپر دباؤ ڈالو تاکہ جو لوگ انکے پیچھے ہیں انکو بھی بھاگنا پڑے -

(۶) فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب حتی اذا اثخنتموهم فشدوا الوثاق فاما منا بعد و اما فداء حتی تضع الحرب اوزارها (۴۷ : ۴)

جب تمھارا اور کفار کا جنگ میں مقابلہ ہو تو اونکی گردن اوڑادو ' یہانتک کہ جب خوب خونریزی ہوچکے تو اونکو غلام بناو ' اسکے بعد یا تو احسان اونکو چھوڑ دو یا فدیہ لیکر رہا کردو ' یہانتک کہ لڑائی موقوف ہوجاے -

پہلی آیت میں "حرب" کا جو استعمال کیا گیا ہے ' اوسکو قتال اسلامی سے کوئی تعلق نہیں ایک عرب تھا ابو عامر راہب ' جسکی ریاست مذہبی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے صدمہ پہونچا تھا - اُسنے اپنے عزو جاہ کو قائم رکھنے کیلیے متعدد لڑائیاں کی تھیں - چنانچہ آیت میں " من قبل " کا لفظ خود اسپر دلالت کرتا ہے ' لیکن جب قبیلہ ہوازن نے شکست کھائی تو وہ شام کی طرف بھاگ نکلا اور وہاں سے منافقین کو پیغام دیا کہ " تم آلات جنگ فراہم کرو ' اور ایک مسجد بنادو ' میں قیصر کے پاس جاکر فوج گراں لیکے آتا ہوں اور محمد کو مدینہ سے نکال دیتا ہوں " - ظاہر ہے کہ اس جنگ کا مقصد محض بغض و انتقام ' خدع و فریب ' ظلم و عدوان ' اور طلب ریاست تھا جس پر جنگ کی حقیقت لغویہ بالکل منطبق ہوسکتی ہے - اسلئے قرآن مجید نے اس لفظ کو اوسکے صحیح مفہوم لغوی کے مطابق استعمال کیا ہے - نہ کہ جہاد کیلیے -

(۲) دوسری آیت قاتلین قوم ' مفسدین فی الارض ' غارتگران امن و اخلاق ' اور راہزنوں اور ڈاکوؤں کے متعلق ہے ' اور لوٹ مار حرب کے مفہوم ہی میں داخل ہے ' اسلیے یہ آیت پہلے سے بھی زیادہ واضح ہے - جہاد سے اسکو ذرا بھی مس نہیں -

(۳) تیسری آیت میں بے شبہہ خدا نے اپنے اور اپنے رسول کی طرف " حرب کا " انتساب کیا ہے ' لیکن جہاد یہاں بھی مراد نہیں ہے - خود مفسرین کو یہ شبہہ ہے کہ مسلمانوں سے یہ طرز خطاب بظاہر صرف کلام میں زور پیدا کرنے کا ایک طریقہ ہے ' لیکن یہ کیوں ضروری سمجھہ لیا گیا ہے کہ اسلام کی ہر جنگ مقصد جہاد ہی پر مشتمل ہو بلکہ سیاسی حیثیات سے فوائد دنیویہ بھی اوسکا مقصد ہوسکتے ہیں اور اس لحاظ سے یہ لفظ بھی اس جگہ اپنی حقیقت لغویہ پر منطبق ہو سکتا ہے ' سود خواری در حقیقت ایک راہ زنی ہے اور ہر سود خوار ایک ڈاکو ہے جو بندگان خدا کے مال کو بلا معاوضہ لوٹ لیتا ہے ' اسلیے خدا نے فرمایا :

" جس طرح تم غریبوں کا مال لوٹ رہے ہو ' ہم بھی اسی طرح تمھارا مال لوٹ کر انکو واپس دلادینگے " یہی " حرب " کے معنے ہیں -

(۴) چوتھی آیت کسی تاویل کی محتاج نہیں ' وہ یہود و نصاری کے متعلق ہے - اونہوں نے باہم جو لڑائیاں قائم کی تھیں ' اونکا سبب صرف بغض و انتقام اور شر و فساد تھا جسپر لغوی حیثیت سے یہ لفظ دلالت کرتا ہے - با اینہمہ خدا نے اسکو پسند نہیں کیا اور اس مشتعل آگ کو بجھا دیا - کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاها اللہ -

اب یہ آگ پھر مسیحی دنیا میں اس اعلان الہی کی تصدیق دائمی کو محکم ترکرتی ہوئی مشتعل ہوگئی ہے -

(۵) پانچویں آیت قبیلۂ بنو قریظہ کے متعلق ہے ' جنھوں نے اسلام کے ساتھہ متعدد بار معاہدہ کرکے عہد شکنی کی تھی ' اور تمام قبائل عرب کو آنحضرت کے ساتھہ جنگ پر آمادہ کردیا تھا - آیت میں " حرب " سے وہی حرب مراد ہے جو بنو قریظہ کی ریشہ دوانیوں کا نتیجہ تھی اور یہ ظاہر ہے کہ اونھوں نے جو لڑائیاں قائم کرائی تھیں ' اونکا سبب صرف بغض و فساد تھا ' اسلیے یہاں بھی " حرب " سے جہاد اسلامی مراد نہیں ہوسکتا ' بلکہ حرب کی وہی حقیقۃ لغویۃ سبعیہ و ملعونہ مراد ہے -

(۶) چھٹی آیت میں بے شبہہ بظاہر " جہاد اسلامی " پر حرب کا اطلاق کیا گیا ہے ' لیکن تشریح و توضیح کے بعد معلوم ہوگا کہ یہی آیت جہاد اسلامی کا مقصد وحید ہے ' اور جہاد کی حقیقت مقدس اسی لفظ میں مضمر ہے ' چنانچہ اسکی تشریح آگے آتی ہے -

(جنگ میں صلح)

یورپ نے اگرچہ فطرۃ کے تمام راز ہاے سر بستہ فاش کر دیے ' مگر وہ ایک " التوحید فی التثلیث والتثلیث فی التوحید " کی گرہ کو نہ کھول سکا - لیکن اسلام " السلم فی الحرب والحرب فی السلم " کے عقدہ لا ینحل کو حل کرسکتا ہے ' یعنے " امن و صلح میں جنگ اور جنگ میں صلح و امن ! " مگر اس مسئلہ میں ہمکو پہلے یورپ ہی کے کارنامہ اعمال پر نظر ڈالنی چاہیے -

اسلام نے " امن و سلام " کا جو دور جدید قائم کر دیا تھا ' دنیا کی سبعیت اور بہیمیت نے اگرچہ اوسکو " جنگ و خونریزی " سے بدل دیا ہے ' لیکن با اینہمہ کبھی کبھی سیاسی مصالح سے اس فراموش شدہ حقیقت کا نام زبانوں پر آ بھی جاتا ہے ' اور اس بھولے ہوے خواب کی یاد [illegible] کرلی جاتی ہے - انھی مصالح سے پچھلے دنوں بمقام ہیگ [illegible] عجیب و غریب مجلس صلح کا انعقاد ہوا تھا جسکا نام ارباب سیاست نے " ہتھیار بند صلح " رکھا تھا !

عرب کے ایک شاعر نے کسی قبیلہ کی ہجو میں کہا تھا " نہ وہ مرد ہیں نہ عورت ' جسطرح شتر مرغ کہ نہ چڑیا ہے نہ اونٹ " اسی طرح اس صلح کی حقیقت بھی اگرچہ مشتبہ ہے ' لیکن ہم " فرشتۂ امن " کے بجاے شتر مرغ کے پر کے سائے میں بھی زندگی بسر کرسکتے - تاہم اسکے بعد کے خونین واقعات نے ثابت کردیا کہ یہ شتر مرغ بھی صرف بعض خاص موسموں ہی میں اپنا سایہ ڈال سکتا ہے !

تاہم جنگ و صلح کی اس آمیزش نے دنیا کے لیے یہ نہایت دلچسپ سوال پیدا کردیا کہ " کیا جنگ کا خاتمہ ہوسکتا ہے ؟ کیا

بیج نے اب اگرچہ گھنے شاخ و برگ پیدا کرلیے، لیکن اب تک تلوار کا پھل اونکے اندر چھپا ہوا تھا، اسلیے جنگ قائم نہ ہوئی، بلکہ اس قضیہ کا فیصلہ لندن میں ایک کانفرنس کے ذریعہ کیا گیا -

اس کانفرنس نے تمام سلطنتوں کی ذمہ داری میں لکسمبرگ کو ایک آزاد اور خود مختار صوبہ قرار دیا - اس فیصلہ نے فرانس کے نفوذ و اقتدار کو بالکل مٹادیا، اور پروشیا کی طاقت و نفوذ اور پرنس بسمارک کی شہرت میں غیر معمولی اضافہ کردیا -

داهیۂ سیاست " بسمارک "

اس بنا پر اس فیصلہ کے بعد ہی دونوں سلطنتوں میں سخت ناچاقی پیدا ہوگئی - فرانس کو یقین ہوگیا کہ سلطنتوں کی قسمت کا فیصلہ اب صرف تلوار ہی کرسکتی ہے - اسی دن سے فرانسیسیوں نے درپردہ جنگی تیاریاں شروع کردیں -

اسی تھوڑے زمانے میں اسپین کا تخت ایک سریرآرا کے وجود کا محتاج ہوا، اور جنرل پرِم وزیر اسپین نے ایک جرمن امیر لیوپولڈ وان زولرن کو اس منصب کیلیے منتخب کیا، لیکن فرانس نے اوسکو اپنے حقوق کے منافی سمجھا، اسپر سخت لہجہ میں اعتراضات کیے، اور اون اعتراضات کو سفیر پروشیا مقیم پیرس کے پاس ایک یاد داشت کی صورت میں مرتب کرکے بھیجدیا - سفیر پروشیا نے ایمس میں جاکر شاہ پروشیا سے ملاقات کی، شاہ نے جواب دیا کہ لیوپولڈ وان زولرن کی تخت نشینی کا فیصلہ ابھی تک نہیں ہوا ہے - وہ اسپین کی عام راے پر اوٹھا رکھا گیا ہے، پروشیا اس معاملہ میں کوئی مداخلت نہیں کرسکتی، اگر اسپین کی پبلک نے لیوپولڈ کو بادشاہ منتخب کرلیا تو اسکے سوا چارہ نہیں کہ وہ اوسکی تائید کرے -

سوء اتفاق سے اسپین کے عام اجتماع نے لیوپولڈ کے سر پر تاج شاہی رکھدیا، اور چونکہ پرنس بسمارک جنگ جرمنی و فرانس کا شدت کے ساتھ انتظار کررہا تھا اور یہ واقعہ اوسکا سب سے بڑا محرک ہوسکتا تھا، اسلیے عام خیال یہ ہے کہ یہ بسمارک کی ریشہ دوانیوں ہی کا نتیجہ تھا -

(ابتدائی جنگ)

فرانس بھی پہلے ہی سے جنگ کی تیاری میں مصروف تھا - اس واقعہ کے بعد اوسکی مخفی طاقت علانیہ ابھر آئی، اور اپنی تمام سرحدوں پر فوج جمع کرنا شروع کردی - بالخصوص دریاے رین کی طرف تو فرانسیسی لشکر کا ایک سیلاب عظیم روانہ ہوگیا اور جنرل مکمیہن اوس کا سپہ سالار بنایا گیا - شاہی فوج کی سپہ سالاری کا منصب جنرل بےزین کو عطا ہوا تھا -

اس جنگ کا اصلی سبب امیر لیوپولڈ تھا جو اسپین کا تاجدار بنایا گیا تھا - لیکن یہ قابل صد ہزار آفریں ایثار نفسی دنیا میں کبھی نہ بھلائی جائیگی کہ اوس نے اپنی تخت نشینی کی یادگار میں اس بدترین جنگ کو چھوڑنا پسند نہ کیا اور اس منصب سے کنارہ کش ہوگیا !

بادشاہ پروشیا نے اسکی علحدگی کو صرف اوس خاص اقتدار کی بنا پر تسلیم کرلیا جو تمام ملک بدستور اوسکو لیوپولڈ کے خاندان پر حاصل تھا - مگر اپنے عام ملکی اختیارات سے اسکی تصدیق نہ کی - لیکن نپولین ثالث کو اسپر اصرار تھا کہ اس علحدگی کو عام شاہی اختیارات کی بنا پر تسلیم کرانا چاہیے جسکے معنے یہ تھے کہ سلطنت پروشیا اپنے اس حق سے دست بردار ہوگئی، مگر شاہ پروشیا نے نپولین کے اس مطالبہ کو منظور نہ کیا اور دریاے رین کی طرف بالمقابل اپنی فوجیں روانہ کر دیں -

پرنس بسمارک موقع کا منتظر تھا - اب وہ موقع آگیا - اوپر گذر چکا ہے کہ نپولین ثالث نے سنہ ۱۸۶۷ میں الحاق بلجیم کے متعلق جو یاد داشت پیش کی تھی، اوسکو پرنس بسمارک نے دبا رکھا تھا - اب اوس نے اسکو عام طور پر شائع کردیا جس نے تمام یورپ میں ایک تہلکہ مچادیا - انگلستان نے چونکہ بلجیم کی محافظت کی ذمہ داری لی تھی، اسلیے اوسپر دفعتاً اسکا اثر زیادہ پڑا، اور اوس نے فرانس سے زمانہ جنگ میں بلجیم کے حفاظت کی ذمہ داری لینے کا مطالبہ کیا -

پرنس بسمارک جرمنی کے داخلی اتحاد و اتفاق کا جو خواب پریشان ایک مدت سے دیکھہ رہا تھا، یہ جنگ اوسکی صحیح تعبیر تھی - چنانچہ اعلان جنگ کے ساتھہ ہی جرمنی کی پوری طاقت پروشیا کی حمایت کیلیے امنڈ آئی، اور جرمنی فوج کی سپہ سالاری خود فریڈرک ولیم ولیعہد سلطنت اور اوسکے چچا زاد بھائی پرنس فریڈرک چارلس نے کی - کمانڈر انچیف (قائد عام) خود شاہ پروشیا تھا، لیکن اوسنے اس عہدہ جلیلہ کو جنرل کونٹ وان مولٹک کے سپرد کردیا، جو دنیا کے سپہ سالاروں میں سب سے بڑا سپہ سالار خیال کیا جاتا ہے - اور جو موجودہ جنگ کے وان مولٹک کا چچا تھا -

جرمن فوج کا یہ سیلاب مےنس اور کوبلنس کے درمیان جمع ہوا، اور وہاں سے حدود فرانس کی طرف موجیں مارتا ہوا بڑھا - فرانسیسی لشکر نے بھی نانسی اور میٹز میں اپنی قوت جمع کی جنکا نام موجودہ جنگ میں بھی سب سے پہلے آتا ہے، اور وہاں سے حدود جرمنی کی طرف روانہ ہوگیا - خود نپولین نے اس کی سپہ سالاری کی تھی -

ابھی جولائی کا مہینہ ختم نہیں ہوا تھا کہ ۷۰۰۰۰۰ جرمن سپاہی حدود فرانس میں موسیل سے رین تک پھیل گئے - دوسری طرف ۳۰۰۰۰۰ فرنچ سپاہیوں نے ٹڈی دل کے حدود جرمنی کو گھیر لیا -

(معرکہ اولی)

پہلا معرکہ مقام سار بروکن میں ۳ - جولائی کو شروع ہوا، اور یکم اگست تک جاری رہا - اس معرکہ میں میدان فرانسیسیوں کے ہاتھہ رہا اور انہوں نے اس مقام کو فتح کرلیا - لیکن دو ہی تین روز کے بعد زمانہ نے پلٹا کھایا، اور اب پروشین فوج نے ایک نمایاں کامیابی کے ساتھہ انہزام و شکست کے اس بدنما داغ کو اپنے دامن شجاعت سے مٹادیا - چنانچہ ۴ - اگست کو وہ ولی عہد کی سپہ سالاری میں ویسنبرگ پر قابض ہوگئی - اور فرانس کا سپہ سالار جنرل ڈوای اس معرکہ میں کام آیا - تقریباً ۸۰۰ فرانسیسی میدہی بھی گرفتار ہوے -

اسوقت تک پروشین فوج صرف مدافعت کررہی تھی، لیکن اس تاریخ سے اوس کی مانعانہ جنگ کا زمانہ شروع ہوا -

ولیم اول شاہ پروشیا

تاریخ و عبر

اولین جنگ جرمنی و فرانس

سنہ ۱۸۷۰ و ۱۹۱۳ع میں

نپولین ثالث

کہا جاتا ہے کہ زمانہ آگے بڑھتا ہوا چلا جاتا ہے اور ماضی مستقبل کی طرف مڑکے نہیں دیکھتا ' لیکن حوادث کی قوت اوسکو پیچھے ہٹا سکتی ہے -

کہا جاتا ہے کہ شباب کا زمانہ گذر جاتا ہے اور پھر پلٹ کے نہیں آتا ' لیکن دل کے اوبھرنیوالے ولولے اوسکو بلا سکتے ہیں -

کہا جاتا ہے کہ موج گل نکل جاتی ہے ' اور پھر لوٹ کر نہیں آتی ' لیکن ہوا کا جھونکا اس قافلہ کو لوٹا لاتا ہے -

یہ صرف دعوا ہی دعوی نہیں ہے ' بلکہ بیسویں صدی کے ایک ہولناک حادثے ' ایک اوبھرنیوالی قوت ' اور ایک متحرک دائرہ خون و آتش نے ان محالات کو ممکن کر دکھایا ہے - سنہ ۱۸۷۰ع میں جرمنی اور فرانس کے درمیان جو یادگار جنگ قایم ہوئی تھی ' اوسکا نہ بھولنے والا زمانہ گذر گیا تھا ' اور دنیا سمجھتی تھی کہ شاید اب وہ دوبارہ پلٹ کے نہ آئے ' لیکن آج ۱۵ - اگست سنہ ۱۸۷۰ع کا دن پھر پلٹ کے آگیا ہے ' اور عنقریب اوسکا آفتاب اپنی پوری حرارت قاہرہ کے ساتھہ پیرس کے سر پر چمکنا چاہتا ہے -

(اسباب جنگ)

یہ جنگ جس زمانے میں قائم ہوئی ' جرمنی اور فرانس کی حالت موجودہ دور سے بالکل مختلف تھی ' اور سچ تو یہ ہے کہ جرمنی اور فرانس کو موجودہ حالت پر اسی جنگ نے پہونچایا -

جرمنی کے نظام اجتماعی میں آج جو اتحاد اور قومیت نظر آتی ہے ' وہ اوس زمانے میں بالکل مفقود تھی - تمام سلطنت چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم ہوگئی تھی ' اور جرمنی کا دماغ اعظم یعنی پرنس " بسمارک " دیکھہ رہا تھا کہ ان بکھرے ہوے موتیوں کو صرف کوئی بڑی خارجی جنگ ہی ایک رشتہ اجتماع میں منسلک کرسکتی ہے -

اب اگرچہ فرانس کو جمہوریت کا مرکز اول تسلیم کیا جاتا ہے ' لیکن وہ اوسوقت نپولین ثالث کے دست استبداد کے پنجۂ آہنیں میں گرفتار تھا - نپولین کا دور حکومت مادی ترقیوں کے لحاظ سے اگرچہ فرانس کی تاریخ میں ایک یادگار زمانہ خیال کیا جاتا ہے ' اوسکے عہد میں فرانس نے تجارت میں خاص طور پر ترقی کی ' ریلوے لائنوں کا جال ملک میں پھیل گیا ' زمین کی تمام کانوں نے اپنا خزانہ فرانس کیلیے اوگل دیا ' ملک میں کثرت سے کارخانے قائم ہوگئے ' اور تمام یورپ میں پیرس نے ایک عظیم الشان دارالسلطنت کی حیثیت پیدا کرلی ' تاہم ان ترقیوں کی وسعت اور اونکے وسائل نے ملک کو ٹکس کے بوجھہ سے گرانبار بھی کردیا تھا اور اسلیے ملک میں بے چینی بڑھتی جاتی تھی -

سوء اتفاق سے اسی زمانے میں اوس نے ایک کتاب لکھی ' جس میں شخصی حکومت کو جمہوری حکومت پر ترجیح دی تھی اور تمام ملک کو یقین دلایا تھا کہ فرانس صرف اسی قسم کے طرز حکومت سے ترقی کرسکتا ہے - چونکہ اس قوت کی نشو و نما کیلیے فرانس کی زمین تنگ ہوگئی ہے ' اسلیے فتوحات ملکی کے ذریعہ دوسری سلطنتوں کے حدود میں داخل ہوکر ترقی کرنے کا موقع حاصل کرنا چاہیے -

اوس کے بڑھاپے کے زمانے تک اگرچہ استبداد کا پنجہ آہنیں فرانس کا مالک الرقاب رہا ' لیکن اخر میں لوبس تیارے اور ژول فاور نے اوسکی سخت مخالفت کی - ٹکس کی کثرت نے ملک میں نپولین کی طرف سے جو ناراضی پیدا کردی تھی ' اوس سے ان لوگوں نے پورا فائدہ اوٹھایا ' اور اپنی ایک مستقل پارٹی پیدا کرلی - نپولین نے رفق و ملاطفت کے ذریعہ اس فتنہ کو دبانا چاہا اور نیابتی اصول پر ہاؤس آف لارڈز (مجلس الشیوخ) کے ذریعہ ایک قانون مرتب کرکے ۱۵ - اگست سنہ ۱۸۶۹ کو نافذ کردیا - اسی قانون نے پارلیمنٹ کی بنیاد ڈالی اور ایک نئی وزارت قائم ہوئی ' جسکے اکثر ممبر جمہوریت پسند تھے -

(پروشیا اور جرمنی)

اسوقت جرمنی کے تمام اجزاء (جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے) بکھرے ہوے تھے - ملک میں چھوٹی چھوٹی ریاستیں قائم تھیں جن میں سب سے زیادہ طاقتور پروشیا تھی ' اور ولیم اول فریڈریک سریر آرائے تخت سلطنت تھا - پروشیا جنگ فرانس سے پہلے آسٹریا کو صرف سات ہفتوں میں شکست دیچکی تھی ' اسلیے ایک طرف تو نپولین ثالث اوسکو بد گمانی کی نگاہ سے دیکھہ رہا تھا ' دوسرے طرف بسمارک جنگ فرانس کو جرمنی کے سلسلۂ اتحاد کی ایک نمایاں کڑی خیال کرتا تھا ' پس جرمنی و فرانس دونوں کے دل میں بغض و عداوت اور رشک و حسد کا بیج پڑ گیا ' جو آگے چلکر دیگر اسباب کے ساتھہ ملکر جنگ کا سبب بن گیا -

جنگ آسٹریا اور پروشیا کے یہی سات ہفتے اپنی یادگار میں ایک طویل و ممتد سلسلۂ جنگ چھوڑ گئے - چنانچہ اس واقعانہ جنگ کے بعد پروشیا نے جن طبیعی حدود کا الحاق کرلیا تھا اونکے معاوضہ میں نپولین ثالث نے جرمنی کے اون حدود کا مطالبہ کردیا جو دریاے رہن کے مغربی سواحل پر واقع تھے -

لیکن بسمارک نے قطعی انکار کردیا - اب مجبوراً نپولین نے اپنے اس مطالبہ سے دست بردار ہوکر سفیر برلن کے ذریعہ ایک یادداشت پیش کی - اسمیں بلجیم اور جنوبی جرمنی کو فرانس کے ساتھہ ملحق کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا - یہ یادداشت جب پرنس بسمارک کے سامنے پیش کیگئی تو اوس نے اس موقع کو مغتنم سمجھکر یادداشت اپنے پاس رکھہ لی ' اور کچھہ جواب نہ دیا -

(مسئلۂ لکسمبرگ و بلجیم)

اسی زمانے میں شاہ ہولینڈ ریاست (ڈچی) لکسمبرگ کو فروخت کرنا چاہتا تھا جسکو نپولین نے سنہ ۱۸۶۷ع میں خریدنا چاہا ' لیکن پرنس بسمارک نے اس پر اعتراض کیا کہ " وہ جرمنی کا ایک ٹکڑا ہے اور پروشیا کی فوج اوسکی حفاظت کی ذمہ دار ہے " اس پر دونوں سلطنتوں میں سخت نزاع قائم ہوگئی - بغض و عداوت کے

ريحكم واصبروا ان الله ايسا كروگے تو تمهاري قوت ضائع
مع الصبرين - (۸ : ۴۷) جائیگی اور دشمنوں پر جو تمہارا بھرم
قائم ہے وہ جاتا رهیگا - پس اپنے اندر ثبات و استقامت پیدا کرو -
خدا کی مدد صبر کرنے والوں کے ساتھہ ظاہر ہوتی ہے !

حضرت موسی علیہ السلام کا جب فرعون سے مقابلہ ہوا ' تو اسکی جماعت پر قہر الہی نے باہمی تنازع اور خانہ جنگی کی صورت هی میں ظہور کیا تها جیسا کہ سورہ طٰہٰ میں ہے :

فتنازعوا امرهم بينهم و پس فرعون کے لوگ اپنے معاملہ کے
اسروا النجوى (۲۰ : ۶۲) بارے میں باهم نزاع کرنے لگے اور
پوشیدہ اور سازشانہ سرگوشیاں ان میں شروع ہوگئیں -

یہ تعلیم تھی جو اسلام نے اپنے پیروؤں کو دی اور وہ اسپر کچھہ عرصے تک کاربند رہے ' لیکن افسوس کہ بہت جلد نزاع باہمی کے شیطان نے ظہور کیا ' اور اب تو ہر طرف عالم اسلامی پر جامع المتفرقین کی جگہ اسی وسوسۂ مفرقہ و مشتتہ کی حکومت ہے !

و کل حزب بما لديهم فرحون !

لیکن آج دنیا کی زندہ قومیں اسپر عامل ہیں اور موجودہ جنگ کے اندر بھی اسکا ایک یادگار منظر نظر آتا ہے -

جنگ سے چند گھنٹے پیشتر انگلستان کیسی عظیم الشان خانہ جنگی میں مبتلا تھا ؟ آئرلینڈ نے استقلال کی تحریک نے السٹر میں آگ لگادی ' اور تمام آئرش پروٹسٹنٹ حکومت کی مخالفت پر آمادہ ہوگئے - حتی کہ معاملہ انتہائی حد تک پہونچ گیا ' اور تمام السٹر نے بغاوت اور جنگ کا اعلان کردیا - بہتر سے بہتر فوجی طیاریاں جو ایک زندہ قوم کرسکتی ہے وہ السٹر میں نظر آرہی تھیں اور صلح کی تمام کوششیں بیکار گئی تھیں - آخر میں خود شاہ کی طرف سے کانفرنس کا انعقاد ہوا مگر پھر بھی کوئی نتیجہ نہ نکلا - آسٹریا اور سرویا میں جنگ کا اعلان ۲۸ جولائی کو ہوا ہے - پہلی اگست کو یورپ کا عہد امن بالکلیہ ختم ہوگیا تھا - لیکن ۲۸ کی شام تک مشہور السٹرسٹ سر اڈورڈ کارسن انگلستان سے جنگی مقابلہ کرنے کیلیے السٹر کے والنٹیروں کو جوش دلا رہا تھا !

اسی طرح اقتراعیہ (سفرجسٹ) عورتوں کی جنگی جماعت نے تمام برطانیہ کے امن کو غارت کردیا تھا -

لیکن جونہی انگلستان کا خارجی مطلع غبار آلود ہوا اور جرمنی کی حرکت جنگی کی پہلی گرج سنائی دی ' معاً تمام آئرلینڈ اور جزائر برطانیہ کی فضا پر انقلاب و تغیر کا ایک نیا موسم چھا گیا اور باہمی نزاع اور خانہ جنگی کی تمام صدائیں آناً فاناً اسطرح نابود و معدوم ہوگئیں ' گویا دریاے ٹیمس کے کنارے داخلی جنگ کی کوئی آواز صدیوں سے آٹھی ہی نہ تھی - اب تمام ملک ایک عضو واحد بنکر باہر کے دشمن کیلیے شمشیر بکف طیار ہے !

السٹر کی تمام فوجی طیاریاں جو پہلے حکومت انگلستان کیلیے تھیں ' اب دشمنوں کے مقابل ہوگئیں ' اور سر ایڈورڈ کارسن نے اعلان کردیا کہ جب تک باہر کا خطرہ باقی ہے ' اس وقت تک ہمیں اپنا قصہ بالکل بھلا دینا چاہیے !

وہی سر ایڈورڈ کارسن جو پہلی اگست سے چند گھنٹے پیشتر کہہ رہا تھا کہ " یا جنگ یا موت " وہی اب بلفاسٹ میں اپنے پورے سابق جوش کے ساتھہ اعلان کر رہا ہے جبکہ السٹر کی جنگ آزمائی برطانیہ کونسل اسکے سامنے ہے کہ :

محاصرۂ پیرس !

استحکامات پیرس

جرمنی اسوقت پیرس سے ۳۰ میل پر موجود ہے اور محاصرۂ پیرس کا سوال غیر متوقع سرعت سے دنیا کے سامنے آگیا ہے -

جیسا کہ ایک جرمن مقالہ نگار نے لکھا ہے ' پیرس فی الواقع دنیا کا سب سے بڑا قلعہ ہے - پیرس کے پاس مدافعت کے تین حلقے ہیں جو ایک دوسرے سے بالکل علحدہ ہیں ' اور حملہ آور فوج کے لیے ایک حلقہ مدافعت کے فتح کرنے کے بعد دوسرے حلقہ کی ایک مستقل منزل باقی رهجاتی ہے -

اگر آپ پیرس کے اندر سے چلیں تو سب سے پہلے آپکو ایک شہر پناہ ملیگی - اسکے بعد ان قدیم قلعوں کا حلقہ ہے جنکا محاصرہ سنہ ۱۸۷۰ میں پروشیا کی فوجوں نے کیا تھا - اس حلقہ کے بعد وہ استحکامات ہیں جو بالکل جدید ترین اصول پر تعمیر ہوے ہیں اور اپنی وسعت میں اگر کسی کو حریف تسلیم کرسکتے ہیں ' تو وہ صرف استحکامات انٹورپ ہیں -

یہ استحکامات لورے سے ۱۱ میل پر اور شہر پناہ سے ۸ میل پر واقع ہیں - انکی شکل ایک دائرہ کی ہے جس کا دور ۷۵ میل مدور ہے -

اتنے وسیع دائرہ استحکام کے محاصرہ کے لیے اسقدر فوج کی ضرورت ہوگی ؟ ماہرین جنگ نصف ملین یعنی ۵ لاکھہ فوج تجویز کرتے ہیں ' لیکن جہاں اس پر فوجکشی کے لیے اسقدر لشکر چاهیے ' وہاں انکی مدافعت کے لیے پیرس کے اندر اس تعداد کے نصف حصہ کی بھی ضرورت نہیں - ان استحکامات کی حفاظت و مدافعت کے لیے ایک لاکھہ ۷۰ ہزار فوج کافی ہے -

ان قلعوں میں سے ہر ایک قلعہ میں ۲۴ سے لیکے ۶۰ تک وزنی توپیں اور ۶ سو سے لیکے ۱۲ سو تک آدمی ہوتے ہیں -

ان قلعوں کے متعلق جو مورچے اور باٹریاں ہیں ' ان میں سے ہر ایک میں ۲ سو آدمی اور ۶ توپیں ہوتی ہیں -

(آتشگیر گولوں کا اثر)

ان قلعوں کی تاریخ تعمیر سنہ ۱۸۸۵ ع سے شروع ہوتی ہے - یہی وہ سال ہے جب قلعوں کی موجودہ طرز تعمیر کو قبول عام حاصل ہوا ہے -

---

(بقیہ مضمون پہلے کالم کا)

" ملک اور سلطنت کے فائدے کے لحاظ سے امن قائم رکھنا بہت ضروری ہے - السٹر کے قومی والنٹروں کو چاہیے کہ ملک اور سلطنت کی اعانت کریں اور السٹر اور آئرلینڈ کے لیے عزت حاصل کریں - مجھے پوری امید ہے کہ السٹر کے والنٹیر انگلستان کے محکمہ جنگ کے ماتحت اپنے افسروں کے ساتھہ علیحدہ ڈویژن بناکر جنگ پر جائینگے اور انگلستان کے دشمن کے سامنے ایک ہوکر لڑینگے "

انگلستان نے صرف ایک جرمنی کیلیے اپنی خانہ جنگی موقوف کردی - لیکن آہ ' آج عالم اسلامی جرمنی جیسے صدہا دشمنوں میں ہر طرف سے گھرا ہے ' لیکن افسوس کہ مسلمان تعلیم اسلامی پر عمل کرنا ضروری نہیں سمجھتے ' اور اپنے جنسی ' وطنی ' قومی ' مذهبی ' اور جماعتی اختلافات و نزاعات کے نزغات شیطانیہ بدستور انپر محیط ہیں ! فما لهؤلاء القوم ' لا يكادون يفقهون حديثا ؟

بصائر و حکم

هنـــا و هـــناک !

دنیا پر خون اور آگ کے عذاب کے دو هفتے اور گذر گئے' مگر معلوم هوتا هے که اسکی جوع خونین اور عطش آتشیں کے لیے نه تو انسان کے گوشت کا ڈھیر ابتک کافی جمع هوا هے' اور نه خون کی نہریں اچھی طرح بہی هیں - اسکی مثال اس مدت کے بھوکے پیاسے انسان کی سی هے جو چند ابتدائی لقمے کھا کر اور دو چار گھونٹ اُتار کر اپنی بھوک پیاس کو اور زیادہ مستعد اور طیار کرلیتا هے - پس ابتک جو کچھه هوا هے' وہ خوان جنگ کے ابتدائی لقمے تھے - اس عہد الیم و معذب کی بھوک اس سے سیر نہیں هوئی هے' بلکه اور زیادہ کھل گئی هے : فذرهم حتی یلقوا یومهم الذین فیه یصعقون ' یوم لا یغنی عنهم کیدهم شیئاً و لا هم ینصرون - و ان للذین ظلموا ' عذابا دون ذالک ' و لاکن اکثرهم لا یعلمون (۵۲ : ۳۹)

لیکن اس عرصه میں هلاکت و بربادی کی دنیا سے کچھه دیر الگ هوکر بہتر هے که زندگی اور امن کی آبادیوں پر نظر ڈالیں -

پچھلے تین هفتوں کا ایک سب سے زیادہ عظیم الشان منظر یه هے که جبکه تمام انگلستان کی سرزمین صف بسته جنگ آوروں کی حرکت سے پرشور رهی هے' تو هندوستان کے هر گوشے اور هر حصے میں عہد وفاداری کی تجدید کے لیے بھی هر باشندے نے متحدہ حرکت میں حصه لیا هے -

انگلستان میں جو کچھه هوا' یہی هونا تھا' اور هندوستان نے جو کچھه کیا' وہ صرف اتنا هی کرسکتا تھا -

اگر انگلستان کی موجودہ فوجی زندگی کی حرکت اور حفظ وطن کا جوش اسقدر عظیم و وسیع هے' جسکی نظیر پوری ایک صدی کے اندر نہیں ملسکتی' تو هندوستان کا موجودہ اظہار وفاداری بھی جس عام اتحاد اور وسعت کے ساتھه تمام ملک میں هوا هے' کوئی پچھلی نظیر نہیں رکھتا - ملک کی هر جماعت اور هر حصه نے اسمیں حصه لیا هے' اور بے شمار جلسوں میں لوگوں نے کہا هے که هم اپنا سب کچھه انگلستان کو دیدینے کیلیے طیار هیں -

موجودہ جنگ کا سب سے بڑا موثر منظر انگلستان کی داخلی حالت هے - جنگ سے چند گھڑی پیشتر تک السٹر کی بغاوت اور جنگ کا معامله اپنی انتہائی منزلوں سے گذر رها تھا اور شاهی دعوت پر جو کانفرنس صلح منعقد هوئی تھی' وہ بھی ناکام رهی تھی - لیکن اعلان جنگ کے ساتھه هی انگلستان کی اس سب سے بڑی مہلک خانه جنگی کا خاتمه هوگیا ' اور اسطرح تمام آئرلینڈ اور برطانیه متحد هوگیا گویا اختلاف و نزاع کا صدیوں سے وجود هی نہیں -

بلا شبه یه بہت هی شاندار منظر هے اور السٹر کی بغاوت نے ایثار اور اتحاد وقت کی قدر شناسی کا یادگار ثبوت دیا هے' لیکن اسکے ساتھه هی هندوستان کو بھی نظر انداز نہیں کردینا چاهیے - اگر السٹر نے اپنی ایک هی آخری شکایت کو وقت کی مصیبت دیکھکر بھلادیا هے تو هندوستان نے بھی اپنی بہت سی ابتدائی شکایتیں بھلا دی هیں' اور گو اسکے درد کے افسانے بہت طول طویل تھے' مگر سب کو ملتوی کرکے سکون اور اعتماد کا عام اعلان کردیا هے -

البته اس اعلان میں نه تو سر ایڈورڈ کارسن کی تلوار هے' جو اب خانه جنگی کی جگه خارجی دشمن کے دماغ میں چلیگی' اور نه حب الوطنی اور حفظ ملک کا وہ زندہ جوش هے جو برطانیا کے جزیروں سے لیکر نو آبادیوں کے دور افتادہ اور منقطع میدانوں تک میں پھیل گیا هے - ایک همیشه کا اقرار هے جسکو زیادہ مستعدی کے ساتھه دھرایا جارها هے ' اور ایک صبر اور ماضی فراموشی کا اعلان هے جسکے اندر ارادہ کے استحکام اور مستعدی کے ثبات نے تاثیر پیدا کردی هے -

لیکن افسوس که اسکے لیے هندوستان مجبور هے - وہ اس سے بھی زیادہ کرنا چاهتا هے مگر نہیں کرسکتا - اسکی جنگی زندگی قائم نه رهی - اور اس نے بد قسمتی سے ایسے حالات میں پرورش پائی' جنکی وجه سے اسکے اندر " برطانی شہری" کا قوی احساس پیدا نه هوا - اسکا دل شہریت کے جوش سے خالی هے' اور اسکا هاتھه زور شمشیر کے بغیر مردہ هوچلا هے -

اگر الجیریا کے ترک فرانس کیلیے سب سے بہتر بندوقچی ثابت هوے اور تیونس کے والی عہد نے اپنی تلوار نیام سے نکالی تو هندوستان کے هندو مسلمان بھی اپنی گذشته جنگی روایتوں کو یاد رکھه سکتے تھے اور آج اپنے ملک اور اسکے امن کی حفاظت کیلیے اپنی تلواروں کے جوهر دکھلا سکتے تھے - مگر افسوس که انکو اسکا موقع نہیں دیا گیا اور گذشته زندگی ایسی سرگذشتوں میں بسر هوئی جنکے بعد اسکی وفاداری کا امتحان گاہ اب زبان اور ارادے کے سوا اور کچھه نہیں هے - جبکه میدانوں میں جنگ آوروں کے کام کا اور حفاظت ملک کیلیے سرفروشوں کے کام کا وقت آیا هے' تو هندوستان اتنا هی کرسکتا هے که اپنی وفاداری کا مکرر اعلان کردے ' اور اپنے خالی هاتھوں اور بے زلوله دلوں کو پیش کردے که اگر انسے کچھه کام لیا جا سکتا هے تو وہ حاضر هیں !

تاهم هندوستان جو کچھه کرسکتا تھا - اوس سے دریغ نہیں کیا - اسنے ماضی کے بھولنے اور حال کیلیے ایثار کرنیکی ایک ایسی مثال پیش کردی هے ' جسے اگر روایتوں میں یاد رکھا جائے تو ناموزوں نہوگا - وہ اپنی بے دست و پائی اور افسردہ زندگی کے لحاظ سے صرف اتنا کرسکتا هے که انگلستان کو اس نازک وقت میں اپنی جانب سے مطمئن کردے ' اور یقین دلادے که اسکی طرف سے ذرا بھی مشوش خاطر نه هونا چاهیے - وہ اگر زندوں کی طرح شمشیر بدوش دوڑ نہیں سکتا تو پر امن عاقل کی طرح خاموشی اور امن و سکون کے ساتھه سوار اپنی جانب سے کام کرنے والوں کو بے کھٹکے کام کرنے کا موقع دیسکتا هے' اور وہ ایسا هی کریگا -

اسلام نوع بشری کے حفظ و فلاح کیلیے ایک دین فطری اور صراط مستقیم هے - اس نے فلاح معاد کے ساتھه اصلاح معاش کے بھی اصول بتلاے هیں - جو جماعت اُن اصولوں پر کار بند هوگی' انکے نتائج حسنه اسکا قدرتی ورثه هوگا - ایک زمانے میں انکے کامل ترین محافظ و عامل مسلمان تھے - لیکن اب انکی حقیقت دنیا کی بہت سے قوموں میں بٹ گئی هے -

اسلام نے قومی زندگی کے بقا و ثبات کے لیے ایک تعلیم اولین یه دی تھی :

لا تنازعوا فتفشلوا وتذهب اور آپسمیں خانه جنگی نه کرو - اگر
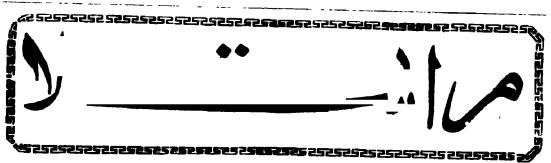
اسکے بعد دهنے یا بالفاظ دیگر مشرق کی طرف قلعه آمبرولر واقع هے جسکی کمان میں پونڈی کا مشهور جنگل هے -

یه چاروں قلعے نسبتاً پست زمین پر واقع هیں - شرقی استحکامات ۳ سو فٹ سے لیکے ۳ سو ۵۰ فیٹ تک بلند زمین پر قائم هیں - ان استحکامات میں ۴ قلعے اور مختلف چهوٹے برج هیں ' سینٹ مارلیس ' فواسیس کے قریب دو برج هیں جو باهم ایک فصیل کے ذریعه سے وابسته هیں - اور دریائے سین اور مارنے کے مابین قلعه شارینٹن واقع هے -

شهر کے جنوب میں شهر پناه سے ایک میل پر بهی قلعوں کا ایک سلسله موجود هے - یه قلعے اگرچه بجاے خود نهایت مستحکم طور پر بنے هیں ' مگر جیسا که سنه ۱۸۷۰ ع میں تجربه هوچکا هے ' یه رائلفد توپوں کے مقابله میں محض بیکار هیں -

شهر کے مغرب میں قلعه مونٹ ویلیرں هے ' اسکا ارتفاع سطح سمندر سے ۵۳۶ فیٹ اور سطح دریا سے ۴۵۰ فیٹ هے - یهاں پهنچکر قلعوں کے داخلی خط کی فهرست مکمل هو جاتی هے - اس آخر الذکر قلعه کی تحصین و استحکام ان استحکامات کے ذریعه کی گئی هے جو اثناء محاصره ۱۸۷۰ میں عارضی طور پر بنالئے گئے تهے مگر بعد کو مستقل کر دیے گئے -

خندقوں سے گهرا هوا کیمپ تین حصوں میں منقسم هے : شمالی ' مشرقی ' اور جنوبی و مغربی - شمالی حصه میں مقام سین کے شمالی کناروں پر ایک بهت وسیع اور طویل پشته هے جسکی شکل مقناطیس کے زور بچانے والے لوهے کی سی هے -

یه پشته کوئی ۵۹۰ فیٹ بلند هے - اس پشته پر استحکامات کا ایک مجموعه هے جو کارمیلس نامی گاوں کے نام سے موسوم هے -

سینٹ ڈینس سے ۵ میل کے فاصله پر مونٹسگلنن ڈیومونٹ کے استحکامات واقع هیں - مونٹسگلنن ۹ - سو سے لیکے ۹ سو ۷۰ فیٹ تک بلند هے - مقام ایکوین میں ایک علحده پهاڑی پر ایک قلعه اور ایک برج هے ' اور انکے دهنے جانب قلعه سیٹن اور دو باٹریاں هیں -

مشرقی حصے میں مقام (پوزیشن) رین جور هے جو تمام قلعوں سے نمایاں تر قلعه هے - اور شهر کے شمالی پهلو بنجور سے ۳ میل پر دهنے جانب شیلس میں واقع هے ' جو وادی لورنے کے راستوں اور ریلوے لائینوں کو روکتا هے مالر نے کے دوسری جانب ویلسر اور شمپگنی کے قلعے هیں - انکے دهنے جانب بوسی سینٹ لیجر کے قریب ایک اور قلعه هے اور اس تمام حصه کے دهنے جانب ویلینیوسینٹ جوارج کے استحکامات هیں - جنوبی و مغربی حصه میں ایک طاقتور قلعه بنایا گیا هے جسکا نام پیلی سن هے اور اسکے ساتهه باٹریاں بهی هیں - اسکا اقتدار سیٹی ویلی پر هے -

قلعه پیلی سین کے پیچهے ' اس قلعه کی اور قلعه شیلن کی درمیانی مسافت کے نصف حصه پر قلعهاے ویریرس کا مجموعه هے - پیلی سین کے دهنے جانب ویرشلیس کی بلندی پر چند استحکامات هیں اور ویرسلیس کے گرد قلعه سینٹ سائر کے دهنے بائیں باٹریوں کا ایک نصف دائره پهیلا هوا هے - مارلے کے گرد مختلف مقامات پر کوئی سات یا آٹهه باٹریاں اور بهی هیں -

الاعتصـــاب فـــي الاســـلام

از مولانا عبـــد الســـلام نـــدوی

(۵)

(مدارس قدیمه میں تعلیمی اسٹرائک)

قدیم نظام تعلیم اگرچه تجارتی اصول پر قائم نه تها ' تاهم مناظره اسکا ایک ضروری جزو هوگیا تها جسنے طلباء کو نهایت آزاد اور دلیر بنا دیا تها - اس لیے وہ اساتذه پر علانیه نکته چینی کرسکتے تهے ' اور کبهی کبهی ناگواری کی نوبت یهاں تک پهنچ جاتی تهی که اساتذه سے علانیه علحدگی اختیار کر لیتے تهے - امام محمد ' امام شافعی کے اوستاد تهے ' لیکن اونهوں نے ایک مجمع میں اهل مدینه کی هجو کسی اور کها که "مینے اهل مدینه کے رد میں ایک کتاب لکهی هے ' جسکے ایک نقطے کو بهی کوئی اپنی جگه سے نهیں هٹا سکتا " امام شافعی اهل مدینه کی بڑی عزت کرتے تهے ' اسلیے غصه سے بیتاب هوگئے اور کها : " بسم الله " اور " صلی الله " کے سوا آپ کی کتاب کا ایک ایک حرف غلط هے " (۱)

امام بخاری اور امام ذهلی میں مسله خلق قرآن کے متعلق ایک لفظی نزاع پیدا هوگئی - ذهلی نے حکم دیدیا که همارے حلقه درس کا کوئی طالب العلم امام بخاری کے پاس درس حاصل کرنے کیلیے نه جاے - تمام طلبا رک گئے - لیکن امام مسلم باز نه آے '

(۱) مناقب الشافعی للرازی ص ۳۲ نسخه قلمی -

امام ذهلی کو اسکی خبر کیگئی اور کها گیا که حجاز و عراق میں بهی ان کو اس عقیده سے روکا گیا تها مگر وه اوس پر قائم رهے اس بنا پر امام ذهلی نے اپنے حلقۂ درس میں عام منادی کردی که "جو شخص الفاظ قرآن کو مخلوق کهتا هے وه همارے مجلس درس میں آنے نه پاے" (۱) امام مسلم سر پر چادر تان کر علانیه حلقۂ درس سے اوٹهه کهڑے هوے ' اور جو حدیثیں امام ذهلی کے حلقۂ درس میں لکهی تهیں ان سب کو جمع کر کے ایک مزدور کے ذریعه سے امام ذهلی کے پاس بهیجدیں - (۲) واصل بن عطاء اور امام حسن بصری میں (وه واصل کے اوستاد تهے) ایک مسئله کے متعلق اختلاف پیدا هوگیا ' اور بات اسقدر بڑهی که واصل نے اوسی

(۱) ندوه میں بخاری کے درس اور مولود کی رکاوٹ پر طلبا کے طرز عمل کو بهی اسی پر قیاس کرنا چاهیے -

حقیقت یه هے که اسلام نے دو اصول قائم کردیے هیں ' ایک تو یه که معصیت پر اطاعت نهیں کرنا چاهیے ' دوسرے یه که ایک شخص کسیکا حق بخوشی نهیں دیتا ' تو اوسکو وه جبرا لے سکتا هے ' (دیکهو ابو داود جلد ۲ صفحه ۳۱۱ کتاب الجهاد ' و ص ۱۴۶ کتاب الاطعمه) پس جو لوگ اسٹرایک کو ناجائز قرار دیتے هیں ' اونکو پہلے یه ثابت کرنا چاهیے ' که یه دونوں اصول غلط هیں ' انهیں دونوں اصولوں کی بنا پر بیٹا باپ پر مقدمه دائر کرسکتا هے ' اور شریعت و اخلاق کی عدالت میں مجرم نهیں قرار پا سکتا -

(۲) ابن خلکان مطبوعه مصر جلد ۲ ص ۹۱

سنه ۱۸۸۵ ع تاریخ جنگ میں همیشه ممتاز رهیگا ' کیونکه اسی سال وہ انقلاب انگیز ایجاد (یعنی آتشگیر گولے) وجود میں آے جنهوں نے قدیم طرز تعمیر میں ایک تغیر عظیم پیدا کردیا ' اور موجودہ طرز تعمیر کو دنیا سے قبول عام کي سند دلوائي -

ان گولوں کا تجربه سب سے پہلے فرانس میں قلعه مامليسن پر کیاگیا اور مختلف تجارب کے بعد قلعوں کے طرز تعمیر میں حسب ذیل تغیرات هوے :

(۱) کھکار چھتیں ۶ - انچ سے لیکے ۱۰ - انچ تک موٹي بنائی جانے لگیں - ان چھتوں کي اهمیت کا اندازہ کرنے کے لیے یہه سمجھه لینا چاهیے که انهی چھتوں پر وہ تمام آگ برستي هے جو قلعه شکن توپوں کے دهانوں سے نکلتي هے - انمیں وہ برج بھی شامل هیں جو فصیلوں میں هوتے هیں اور جنمیں شدید گوله باري کے وقت محافظ فوج آکے پناہ لیتی هے -

(۲) توپوں کے لیے وہ برجیاں روشناس کی گئیں جو بوقت ضرورت گردش کرسکتی هیں ' اور بسا اوقات نظر سے بالکل هی غائب هوجاتی هیں -

توپیں خود قلعوں میں بہت تھوڑي تعداد میں رکھی جانے لگیں اور بقیه کے متعلق یه انتظام کیا گیا که یا تو وہ قلعوں کے باهر کسی مخصوص مقام پر رهیں ' یا پھر ایک مقام سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے مقام پر نقل و حرکت کرتی رهیں -

اس حرکت و انتقال کا فائدہ یه هے که اگر دشمن کو توپوں کا صحیح مقام معلوم هوجاے اور وہ سنگین گوله باری کرے تو صرف چند توپوں هی کو نقصان پہونچا سکتا هے ' ورنه دوسري صورت میں اکثر توپوں کے ضائع هوجانے کا خوف تها -

(۴) یه طے کیا گیا که قلعے باهم وابسته هوں ' یعني انکے درمیان میں پیادہ فوج کے خندقوں سے گھرے هوے مقامات ' موانع ' اور پیادہ فوج کے ٹھہرنے کیلیے بانس کی چھت کی پناہ گاهیں هوں -

ان قلعوں میں یه خیال بھی عملاً تسلیم کیا گیا هے که قلعوں کے حلقه کو شہر کے باهر فاصله پر هونا چاهیے تاکه دشمن کی قلعوں پر گوله باری سے شہر کو کسي قسم کا نقصان نه پہونچے - چنانچه قلعه سینٹ سائر شہر پناہ سے ۱۰ میل پر واقع هے -

(پیادہ فوج کے فرائض)

اگرچه یه امر تعجب انگیز معلوم هوتا هے که قلعوں کی مدافعت میں بھی مدافعت کا سارا بار پیادہ فوج هی پر پڑتا هے ' مگر کیا کیجیے که واقعه یہی هے -

اگرچه پیرس کی مدافعت میں قلعوں کے اندر سے توپوں کي آتشباري اور مختلف قلعوں کي آتشباري میں جو وقفے هونگے ' انکے اثناء میں باٹریوں کی آگے سے گوله باری هوگی اور یه دونوں آتشباریاں مہتم بالشان حصه لینگی ' مگر سچ یه هے که در اصل اعتماد تمامتر پیادہ فوج هي کي مدافعت پر هوگا ' یعنی قلعوں کے درمیان میں انکے موانع هونگے اور لڑنے والی پیادہ فوج کی صفوں کے مقامات کا سلسله هوگا -

ان آتشبار خندقوں کو برجوں سے مدد ملتی رهیگی - جو مختصر هیں ' هر طرف سے سادہ وضع هیں ' بلکه یوں کہیں که درحقیقت پیادہ فوج کے چھوٹے چھوٹے قلعے هیں - ان برجوں میں بھی سپاهیوں اور ساز و سامان کے لیے بانس کی چھت کی پناہ گاهیں یا برجیاں هوتی هیں -

(ذرائع نقل و حرکت)

قلعوں کی مدافعت میں اول درجه کا اهم سوال ذرایع آمد و رفت کا سوال هے - کیونکه اس سے صرف یہی نہیں هوتا که ضروریات جنگ کے لیجانے میں سہولت هوتی هے ' بلکه مدافع فوج کو اس واقعه سے پورا فائدہ اٹھانے کا موقع ملجاتا هے که وہ داخلی خطوط پر لڑ رهی هے - یعنی جب که دشمن کی فوج ایک وسیع حلقه میں پھیلی هوئی هوتی هے ' تو اسوقت یه مدافع فوج قدرتاً ایک مقام پر مجتمع هوجاتی هے - پس اگر داخلي خطوط میں باهم آمد و رفت هوسکتی هو تو فوج بے تکلف حسب ضرورت ایک نقطه مدافعت سے دوسرے نقطه مدافعت تک جاسکتی هے ' یا دشمن کے کسی کمزور نقطه پر حمله کرنے کیلیے یکجا جمع هوسکتی هے -

یه یاد رکھنا چاهئے که جب تک شہر پناہ اور قلعوں کے درمیان صف آرائي کی کافی گنجایش نه هو - اسوقت تک کسی ایک مقام پر حمله کے لیے جمع هونا مفید نہیں هو سکتا - یہي قلت وسعت تھی جسکي وجه سے سنه ۱۸۷۰ع میں جنرل ٹروشو کے قلعوں سے نکل نکل کے حملے ناکام رهے ' اسلیے جب جنگ سنه ۱۸۷۰ کے بعد مدافعت کی دوبارہ اسکیم ترتیب دیگئی ' تو اسمیں یه امر خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا -

دریاے مارن کے دوسرے جانب ولرس اور شیمپگني کے قلعه میں - یه قلعه اسطرح بنائے گئے هیں که یہاں فوج دریاے مارن کے آگے جوابي حمله کے لیے جمع هو سکتي هے -

شہر پناہ کے حدود سته پیمایش میں ۲۲ میل هیں - اسمیں ۹۳ برجیں ' ۶۷ پھاٹک ' اور ۹ ریل کے راستے هیں -

اسکے بعد ان قلعوں کا حلقه هے جو سنه ۷۰ ع میں مشہور هوے تھے - انکے حدود سته ۳۴ میل میں هیں - ان میں سے هر ایک کی قطع چھوٹي گڑھیونکی سي هے - البته انمیں بکثرت برجیں هیں اور سوار بھی رهتے هیں -

شمال کی طرف تین قلعے هیں جو باهم ایک فصیل کے ذریعه وابسته هیں - یه قلعے سینٹ ڈینس کے گرد واقع هیں - ان میں ایک قلعه اسطرح بنایا گیا هے که سیلاب و طغیانی پر وہ پوري طرح اقتدار رکھتا هے -

استحکامات پیرس کا ایک مجموعی منظر

حکمت بالغہ ! حکمت بالغہ !

مولوی احمد مکرم صاحب عباسی چریا کوٹی نے ایک نہایت مفید سلسلہ جدید تصنیفات و تالیفات کا قائم کیا ہے - مولوی صاحب کا مقصود یہ ہے کہ قران مجید کے کلام الہی ہونے کے متعلق آجتک جس قدر دلائل قائم کیے گئے ہیں اُن سب کو ایک جگہہ مرتب و مدون کردیا جاے - اس سلسلہ کی ایک کتاب موسوم بہ حکمۃ بالغہ تین جلدوں میں چھپ کر تیار ہو چکی ہے -

پہلی جلد کے چار حصے ہیں - پہلے حصے میں قران مجید کی پوری تاریخ ہے جو اتقان فی علوم القران علامۂ سیوطی کے ایک بڑے حصہ کا خلاصہ ہے - دوسرے حصہ میں تواتر قرآن کی بحث ہے ' اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن مجید جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوا تھا ' وہ بغیر کسی تحریف یا کمی بیشی کے ویسا ہی موجود ہے ' جیسا کہ نزول کے وقت تھا ' اور یہ مسئلہ کل فرقہاے اسلامی کا مسلمہ ہے - تیسرے حصہ میں قرآن کے اسماء و صفات کے نہایت مبسوط مباحث ہیں - جن میں ضمناً بہت سے علمی مضامین پر معرکۃ الارا بحثیں ہیں - چوتھے حصے سے اصل کتاب شروع ہوتی ہے - اس میں چند مقدمات اور قرآن مجید کی ایک سو پیشین گوئیاں ہیں جو پوری ہو چکی ہیں - پیشین گوئیوں کے ضمن میں علم کلام کے بہت سے مسائل حل کئے گئے ہیں ' اور فلسفۂ جدیدہ جو نئے اعتراضات قرآن مجید اور اسلام پر کرتا ہے ان پر تفصیلی بحث کی گئی ہے -

دوسری جلد ایک مقدمہ اور دو بابوں پر مشتمل ہے - مقدمہ میں نبوت کی مکمل اور نہایت محققانہ تعریف کی گئی ہے - آنحضرت صلعم کی نبوت سے بحث کرتے ہوے آیۂ خاتم النبیین کی عالمانہ تفسیر کی ہے - پہلے باب میں رسول عربی صلعم کی ان معرکۃ الارا پیشین گوئیوں کو مرتب کیا ہے ' جو کتب احادیث کی تدوین کے بعد پوری ہوئی ہیں ' اور اب تک پوری ہوتی جاتی ہیں - دوسرے باب میں ان پیشین گوئیوں کو لکھا ہے ' جو تدوین کتب احادیث سے پہلے ہو چکی ہیں - اس باب سے آنحضرت صلعم کی صداقت پوری طور سے ثابت ہوتی ہے -

تیسری جلد - اس جلد میں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علماے یورپ کے مستند اقوال سے ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلعم امی تھے' اور آپ کو لکھنا پڑھنا کچھہ نہیں آتا تھا - قرآن مجید کے کلام الہی ہونے کی نو عقلی دلیلیں لکھی ہیں - یہ عظیم الشان کتاب ایسے پر آشوب زمانہ میں جب کہ ہر طرف سے مذہب اسلام پر نکتہ چینی ہو رہی ہے ' ایک عمدہ ہادی اور رہبر کا کام دیگی - عبارت نہایت سلیس اور دل چسپ ہے ' اور زبان اردو میں اس کتاب سے ایک بہت قابل قدر اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر سہ جلد (۱۰۶۴) لکھائی چھپائی و کاغذ عمدہ ہے - قیمت ۵ روپیہ *

نعمت عظمی ! نعمت عظمی !

امام عبد الوہاب شعرانی کا نام نامی ہمیشہ اسلامی دنیا میں مشہور رہا ہے - آپ دسویں صدی ہجری کے مشہور ولی ہیں - لواقح الانوار صوفیاے کرام کا ایک مشہور تذکرہ آپ کی تصنیف ہے - اس تذکرہ میں اولیاء - فقراء اور مجاہدین کے احوال و اقوال اس طرح پر کافت چھانٹ کے جمع کئے ہیں کہ ان کے مطالعہ سے اصلاح حال ہو اور عادات و اخلاق درست ہوں اور صوفیاے کرام کے بارے میں انسان سوء ظن سے محفوظ رہے - یہ لا جواب کتاب عربی زبان میں تھی - ہمارے محترم دوست مولوی سید عبدالغنی صاحب وارثی نے جو اعلی درجہ کے ادیب ہیں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپی رکھتے ہیں اس کتاب کا ترجمہ نعمت عظمی کے نام سے کیا ہے -- اس کے چھپنے سے اردو زبان میں ایک قیمتی اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر دو جلد (۷۲۹) خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۵ روپیہ *

مشاہیر الاسلام ! مشاہیر الاسلام ! !

یعنی اردو ترجمہ وفیات الاعیان مترجمہ مولوی عبد الغفور خان صاحب رامپوری' جس میں پہلی صدی ہجری کے اواسط ایام سے ساتویں صدی ہجری کے خاتمہ تک دنیاے اسلام کے بڑے بڑے علماء فقہا قضاۃ شعراء متکلمین نحویین لغویین منجمین مہندسین مورخین محدثین زہاد عباد امراء فقراء حکماء اطبا سلاطین مجتہدین و صناع و مغنیین وغیرہ ہر قسم کے اکابر و اہل کمال کا مبسوط و مفصل تذکرہ - جسے بقول (موسیودی سیلن)

" اہل اسلام کی تاریخ معاشرتی و علمی کی واقفیت کے واسطے اہل علم ہمیشہ سے بہت ہی قدر کی نگاہوں سے دیکھتے آئے ہیں

یہ کتاب اصل عربی سے ترجمہ کی گئی ہے' لیکن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمہ کرتے وقت اس کے اس انگریزی ترجمہ کو بھی پیش نظر رکھا ہے' جسے موسیودی سیلن نے سنہ ۱۸۴۲ع میں شائع کیا تھا - سواے اس کے اصل کتاب پر تاریخ ' تراجم ' جغرافیہ ' لغت ' انساب اور دیگر مسائل دینی کے متعلق کثیر التعداد حواشی اضافہ کئے ہیں - اس تقریب سے اس میں کئی ہزار اماکن و بقاع اور قبائل و رجال کا تذکرہ بھی شامل ہوگیا ہے - علاوہ بریں فاضل مترجم نے انگریزی مترجم موسیودی سیلن کے وہ قیمتی نوٹ بھی اُردو ترجمہ میں ضم کردے ہیں جن کی وجہ سے کتاب اصل عربی سے بھی زیادہ مفید ہوگئی ہے - موسیودی سیلن نے اپنے انگریزی ترجمہ میں تین نہایت کارآمد اور مفید دیباچے لکھے ہیں مشاہیر الاسلام کی پہلی جلد کی ابتدا میں ان کا اُردو ترجمہ بھی شریک کردیا گیا ہے - اس کتاب کی دو جلدیں نہایت اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپوائی گئی ہیں' باقی زیر طبع ہیں - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۴) مآثر الکرام یعنے حسان الہند مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی کا مشہور تذکرہ مشتمل برحالات صوفیاے کرام و علماے عظام - صفحات ۳۳۸ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ خوشخط قیمت ۲ روپیہ -

تمدن ہند ! تمدن ہند ! !

یعنے شمس العلما مولانا سید علی بلگرامی مرحوم کی مشہور کتاب جس کا غلغلہ چار سال سے کل ہندوستان میں گونج رہا تھا آخرکار چھپکر تیار ہوگئی ہے - علاوہ معنوی خوبیوں کے لکھائی چھپائی خط ' کاغذ ' تصاویر ' جلد مثل تمدن عرب کے قیمت ...... (۵۰) روپیہ -

(۵) صنمخانۂ عشق - یعنی حضرت امیر مینائی کا مشہور دیوان بار سوم چھپکر تیار ہوگیا ہے - قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ -

(۶) قرآن السعدین یعنی تذکیر و تانیث کے متعلق ایک نہایت مفید رسالہ جس میں کئی ہزار الفاظ کی تذکیر و تانیث بتائی گئی ہے' قیمت ایک روپیہ آٹھہ آنہ -

(۷) فہرست کتب خانہ آصفیہ - جس میں کئی ہزار کتب قلمیہ و مطبوعہ اور نیز مصنفین کا نام درج ہے - جو حضرات کتب خانہ جمع کرنا چاہیں اُن کو یہ فہرست چراغ ہدایت کا کام دے گی - صفحات (۵۰۰) قیمت ۲ روپیہ -

(۸) تمدن عرب - قیمت سابق ۵۰ روپیہ قیمت حال ۳۰ روپیہ (۹) معان ایران - مارگن شوسٹر کی مشہور کتاب کا ترجمہ صفحات ۴۶۲ مع ۲۱ عدد تصاویر عکسی عمدہ جلد اعلی - قیمت ۵ روپیہ -

(۱۰) قواعد العروض - مولانا غلام حسین قدر بلگرامی کی مشہور کتاب - عربی فارسی میں بھی اس فن کی ایسی جامع کوئی کتاب نہیں ہے - صفحات ۴۷۴ قیمت سابق ۴ روپیہ - حال ۲ روپیہ -

(۱۱) - میڈیکل جیورس پروڈنس - مولانا سید علی بلگرامی مرحوم کی مشہور کتاب قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۲) علم اصول قانون - یعنے سر ڈبلیو - ایم رینگن کی کتاب کا ترجمہ صفحات (۸۰۸) قیمت ۸ روپیہ -

(۱۳) تحقیق الجہاد - مصنفۂ نواب اعظم یارجنگ مولوی چراغ علی مرحوم - مسئلہ جہاد کے متعلق کل دنیا میں اپنا نظیر نہیں رکھتی - صفحات ۴۱۲ - قیمت ۳ روپیہ -

(۱۴) شرح دیوان غالب اردو - تصنیف مولوی علی حیدر صاحب طبا طبائی صفحات ۳۴۸ قیمت ۲ روپیہ -

(۱۵) داستان ترکتازان ہند - کل سلاطین دہلی کی ایک جامع و مفصل تاریخ ۵ جلد صفحات ۲۶۵۶ قیمت سابق ۲۰ روپیہ قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۶) معرکۂ مذہب و سائنس - ڈریپر کی مشہور عالم کتاب مترجمہ مولوی ظفر علی خان صاحب بی - اے - قیمت ۴ روپیہ -

(۱۷) مآثر الکرام - مشتمل برحالات صوفیاے کرام تصنیف میر غلام علی آزاد بلگرامی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۸) تیسر الباری ترجمہ صحیح بخاری اردو - حامل المتن صفحات (۳۷۵۰) نہایت خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۲۰ روپیہ -

نوٹ — ایک روپیہ فی جلد کے حساب سے ہر کتاب کی جلد ہمارے پاس تیار ہوسکتی ہے - جس پر کتاب کا اور مالک کا نام منقش ہوگا -

مسجد کے ایک گوشے میں اپنا حلقۂ درس علحدہ قائم کرلیا (۴) -

لیکن جب اسلام کا نظام تعلیم تجارتی و سیاسی اصول پر قائم ہوا تو تجارت و سیاست کے تمام لوازم پیدا ہوگئے، جن میں ایک موجودہ دور کی اسٹرائک بھی تھی - چنانچہ مدرسہ نظامیہ بغداد میں دو طلباء کو ایک انتظامی معاملہ پر سزا دیگئی، اس پر طلبا نے برہم ہوکر جن افعال شنیعہ کا (باصطلاح مسٹر محمد علی) ارتکاب کیا، اسکو ابن اثیر نے ان الفاظ میں لکھا ہے

فاغلق الفقهاء المدرسة و القوا كرسي الوعاظ في الطريق، و صعدوا سطح المدرسة ليلاً و استغاثوا و قربوا الادب و كان حينئذ مدرسهم الشيخ ابا النجيب السهروردي (سيد الطائفة السهروردية) (۱)

تو فقہاء نے مدرسہ کا دروازہ بند کرلیا، اور واعظوں کی کرسیاں راستے میں پھینکدیں اور رات کو مدرسہ کی چھت پر چڑھ گئے، اور شور و غل کیا اور ادب کو بالاے طاق رکھدیا - اسوقت اونکے مدرس شیخ ابوالنجیب سہروردی تھے

لیکن اسوقت نہ تو اس جرم پر طلباء کو سزا دیگئی، نہ انکو مفسدہ پرداز کہا گیا، نہ انکو مجنون و سفیہ بنایا گیا، نہ اون پر لعنت و ملامت کے ووٹ پاس کیے گئے، بلکہ خود مدرس اعظم کو سلطنت سے معافی مانگنی پڑی (۲)

(کمیشن تحقیقات)

جب کوئی گروہ اسٹرائک کرتا ہے تو اوسکے شکایات و مطالبات پر غور کرنے کیلیے ایک کمیشن مقرر کیا جاتا ہے جو ضروری شہادتیں لیکر مناسب فیصلہ کر دیتا ہے - تعلیمی اسٹرائکوں میں کمیشن کا تقرر عملاً اصول ذیل کا پابند ہوتا ہے :

(۱) تقرر کمیشن کا کم از کم تحقیقات سے پہلے اسٹرائک بند کرادی جاتی ہے -

(۲) ارکان کمیشن وہی لوگ ہوتے ہیں، جو انتظام اندرونی سے تعلق رکھتے ہیں -

(۳) کمیشن خفیہ طور پر تحقیقات کرتا ہے، پبلک کو اسکی خبر نہیں ہوتی -

(۴) ہر کمیشن کا فیصلہ چند طلباء کے نام ضرور خارج کرتا ہے -

(۵) اساتذہ و منتظمین پر بہت کم آنچ آتی ہے، اور اگر باصد ضرورت کسیکو موقوف بھی کیا جاتا ہے، تو بلطائف الحیل - لیکن ہمکو غور کرنا چاہیے کہ تحقیقات کا یہ طریقہ اصول شریعت کے مطابق ہے یا نہیں؟ خوش قسمتی سے اسکے متعلق صحیح بخاری میں ایک صریح واقعہ موجود ہے، جو اس بحث کا فیصلہ ناطق ہوسکتا ہے، (۲) " اہل کوفہ نے حضرت عمر (رض) سے حضرت سعد (رض) کی شکایت کی کہ وہ نماز اچھی نہیں پڑھاتے، حضرت عمر (رض) نے سعد (رض) کو فوراً معزول کرکے اونکی جگہ پر عمار (رض) کو بھیجدیا - پھر سعد کو بلا کر فرمایا کہ "یہ لوگ (اہل کوفہ) کہتے ہیں، کہ تم نماز اچھی نہیں پڑھاتے" - سعد نے کہا

"خدا کی قسم میں اونکو بالکل آنحضرت کے طریقہ پر نماز پڑھاتا ہوں، اس میں ذرہ برابر کمی نہیں کرتا، عشاء کی نماز پڑھاتا ہوں تو اول دو رکعتوں میں طول دیتا ہوں، اور آخر کی رکعتوں میں تخفیف کرتا ہوں، حضرت عمر (رض) نے فرمایا " تمہاری نسبت بھی حسن ظن تھا " . پھر اون لوگوں کے ساتھہ تحقیقات کرنے کے لیے چند آدمی کردیے - وہ لوگ کوفہ گئے اور ایک ایک مسجد میں جاکر تحقیقات کی - تمام لوگوں نے سعد کی تعریف کی، لیکن جب بنوعبس کی مسجد میں پہونچے، تو ایک شخص نے جسکا نام اسامہ بن قتادہ تھا کہا : " اگر تم ہم سے قسم لیکر پوچھتے ہو تو واقعہ یہ ہے کہ سعد (رض) فوج کے ساتھہ نہیں جاتے - انصاف کے ساتھہ مال نہیں تقسیم کرتے - مقدمات کے فیصلہ میں عدل نہیں کرتے" - سعد (رض) نے اوسکو بددعا دی اور وہ اوسپر پڑ گئی -

(۱) اس واقعہ سے حسب ذیل نتائج مستنبط ہوتے ہیں :

(۱) تحقیقات سے پہلے اوس مدرس یا منتظم کو معزول کردینا چاہیے جسکے خلاف شکایت کی گئی ہے، جیسا کہ حضرت عمر (رض) نے کیا -

(۲) تحقیقات خارجی اشخاص کے ذریعہ سے ہونی چاہیے، جیسا کہ حضرت عمر (رض) نے خود مدینہ سے تحقیقات کے لیے چند آدمیوں کو روانہ فرمایا -

(۳) تحقیقات پبلک طور پر ہونی چاہیے، جیسا کہ اون لوگوں نے ایک ایک مسجد میں جاکر تحقیقات کی -

(۴) تحقیقات دوران اسٹرائک ہی میں ہونی چاہیے، چنانچہ حضرت عمر (رض) نے کوفہ والوں سے یہ نہیں کہا " کہ پہلے تم لوگ سعد (رض) کے ساتھہ نماز پڑھو، پھر معاملہ پر غور کیا جائیگا" -

(۵) جو لوگ اسٹرائک کے ذریعہ سے اظہار شکایت کرتے ہیں اونکو کسی قسم کی سزا نہیں دیجاتی ہے، چنانچہ کوفہ والوں نے جو شکایت کی تھی، با وجودیکہ وہ تحقیقات سے غلط ثابت ہوئی، تاہم حضرت عمر (رض) نے اونکو کوئی سزا نہیں دی -

(۶) یہ ضروری نہیں کہ جو شکایت ہو اوسی کا مطالبہ بھی کیا جائے، بلکہ خاص شکایت کو عام مطالبات کا ذریعہ بنایا جا سکتا ہے، چنانچہ اون لوگوں نے نماز کی شکایت کی تھی، لیکن مطالبہ یہ تھا کہ سعد فوج میں نہیں جاتے، انصاف نہیں کرتے -

شریعت کے ساتھہ عقل بھی اسی طریقہ تحقیقات کی تائید کرتی ہے - مقدمہ کے ختم ہونے کے بعد عدالت کا قائم کرنا ایک فعل مہمل ہے - جماعت منتظمہ بالذات یا بالواسطہ فریق ہوتی ہے، اور کوئی فریق جج نہیں ہوسکتا - جب شکایت کا طریقہ پبلک ہے تو تحقیقات بھی پبلک طور پر ہونی چاہیے - مقدمہ دائر کرنا یا افسروں کی شکایت کرنا کوئی جرم نہیں ہے جسکی سزا دی جاتی ہے - زیادہ سے زیادہ مقدمہ خارج کردیا جا سکتا ہے - طلبا کا وجود مدرسہ میں عارضی ہوتا ہے، لیکن مدرسین و منتظمین مستقل ہوتے ہیں، اس لیے اونکے موقوف نہ کرنے کے یہ معنے ہیں کہ شر محکم کو اور مستقل کردیا گیا - سزا ہمیشہ عبرت کے لیے دیجاتی ہے، اور خفیہ موقوفی سے یہ مدعا حاصل نہیں ہوتا - کہا جاتا ہے کہ اس سے مدرسین کی توہین ہوگی جو اصول تعلیم کے مخالف ہے - لیکن سزا تو توہین ہی کے لیے دیجاتی ہے، اور انتظامی معاملات میں قانون کا احترام اخلاق سے زیادہ کیا جاتا ہے - لیکن ہمارے موجودہ نظام تعلیم کا طرز عمل بالکل ان مذہبی و عقلی اصول کے مخالف ہے، اور وہ لوگ بھی اسکی پیروی کرتے ہیں، جو ایک ایسے مدرسہ کو چلانا چاہتے ہیں، جو عقل و نقل میں تطبیق دینے کا مدعی ہے! ان هذا لشی عجاب -

(۱) ملل و نحل زیدی ص ۵۳ - ابن اثیر جلد ۱۱ ص ۷۹ واقعات سنہ ۵۴۷ھ -

(۲) یہ تحقیقات اگرچہ اسٹرائک سے تعلق نہیں رکھتی، تاہم رفع قضیہ و اظہار شکایت میں یہ واقعہ اسٹرائک سے مشابہت رکھتا ہے - یہ شکایت پبلک کام کے متعلق علانیہ کی گئی تھی جو اسٹرائک کے مقاصد سے بالکل مشابہ ہے، اسلیے دونوں کے طریقہ تحقیقات کو بھی یکساں ہونا چاہیے -

(۱) بخاری جلد ۱ ص ۹۵ مطبوعہ مصر -

Printed And Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg and Publg. House, 14 Mcleod Street, CALCUTTA.

واٹر بری کا تیار کیا ہوا خوشگوار مچھلی کا تیل

ترکیب سے تیار کیا ہوا مزہ دار مچھلي کا تیل

دبلے اور کمزور رگ و پٹھہ کو طاقتور بنانے اور پھیپڑا کی بیماري اور کھانسي و زکام سے خراب ہونے والے جسم کو درست کرنے کے لئے "کاڈ لیور وائل کمپاؤنڈ" یعنے ہمارے یہاں کے تیار کیے ہوئے مچھلي کے تیل سے بڑھکر کوئي دوسري دوا نہیں ہے -

ایک بڑي خرابی مچھلی کے تیلوں میں یہ ہے کہ اس سے اکثر لوگوں کو متلي پیدا ہوتی ہے اور کبھی کم مقدار کا ایک خوراک بھی کھانا ناممکن ہو جاتا ہے

واٹر بري کی کمپاونڈ یعنے مرکب دوا جسکے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ناروے ملک کي "کاڈ" مچھلی سے تیل نکالکر خاص ترکیب سے اسکے مزہ اور بو کو دور کرکے اسکو "مالٹ ایکسٹراکٹ" و "ہائپو فاسفائٹس" و "گلیسرن" و "ارومٹکس" (خوشبو دار چیزیں) اور پھیکے "کریوسوٹ" اور "گوئیکا کول") کے ساتھہ ملانے سے یہہ مشکل حل ہو جاتی ہے - کیونکہ "کاڈ لیور وائل" کو اس ترکیب سے بنانے کے سبب سے نہ صرف اوسکی بدمزگی دور ہوگئی ہے بلکہ وہ مزہ دار ہوگیا ہے اور اس سے پھرتي اور بشاشت ہوتي ہے مگر یہ مرکب دوا "کاڈ لیور وائل" کے عمدہ فائدہ کو نہیں روکتی ہے - اسکو بہت عمدہ طور سے بنایا گیا ہے - اور اسکو جاننے والے اور استعمال کرنیوالے لوگ خوب پسند کرتے ہیں - اگر تمہارا جسم شکستہ اور رگ و پٹھے کمزور ہو جائیں جنکا درست کرنا تمہارے لئے ضروري ہو - اور اگر تمہاري طاقت زائل ہو رہے اور تمکو بہت دنوں سے شدت کي کھانسی ہوگئي ہو اور سخت زکام ہوگیا ہو جس سے تمہارے جسم کي طاقت اور اعضاے رئیسہ کی قوت نقصان ہوجانے کا ڈر ہے - ان حالتوں میں اگر تم پھر قوت حاصل کرنے چاہتے ہو تو ضرور واٹر بري کا مرکب "کاڈ لیور وائل" استعمال کرو - اور یہہ ان تمام دواؤں سے جنکو ہم اپنے خریداروں کے سامنے پیش کرسکتے ہیں کہیں بہتر ہے - یہ دوا ہر طرحسے بہت ہی اچھي ہے - یہ دوا پاني و دودھہ وغیرہ کے ساتھہ کھلجاتي ہے اور خوش مزہ ہونیکے سبب لڑکے اور عورتیں اسکو بہت پسند کرتے ہیں - نسخہ کو بوتل پر لکھہ دیا گیا ہے - قیمت بڑي بوتل تین روپیہ اور چھوٹي بوتل ڈیڑھہ روپیہ -

" واٹر بري " کا نام یاد رکھیے

یہہ سب دوا بیچنے کے لئے ہوئے پتہ پر ملتي ہے :-

ایم - اس - عبد الغني کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

مشا ہیر اسلام رعایتی قیمت پر

—○*○—

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۲) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۳) حضرت محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۴) حضرت خواجہ حافظ شیرازي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۵) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۶) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۹) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۱۰) حضرت عبد اللہ بن عمر ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۱۲] حضرت خواجہ حسن بصري ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۱۴] حضرت شیخ بہاالدین ذکریا ملتاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۱۵) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ (۱۸) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۴ آنہ رعایتي ۶ پیسہ (۱۹) شمس العلما آزاد دہلوي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۲۱) شمس العلما مولوي نذیر احمد ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتي ۲ آنہ (۲۳) رائٹ انریبل سید امیر علي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۲۴) حضرت شہباز رحمۃ اللہ علیہ ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ (۲۶) حضرت شبلي رحمۃ اللہ ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۷] ترکی معظم ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۸] حضرت ابو سعید ابو الخیر ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیري ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۳۰] حضرت ابو نجیب سہروردي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۳۱] حضرت خالد بن ولید ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ آنہ رعایتي ۲ آنہ ۲ پیسہ [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ آنہ رعایتي ۶ پیسہ [۳۵] حضرت امام شافعي ۶ آنہ رعایتي ۱۰ پیسہ [۳۶] حضرت امام حمید ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۳۷] حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنہ - رعایتي ۲ - آنہ (۳۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکي ۳ - آنہ رعایتي ۱ - آنہ (۳۹) حضرت خواجہ معین الدین چشتي ۵ - آنہ - رعایتي ۲ آنہ (۴۰) اري عثمان پاشا شیر پلیونا اصلي قیمت ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ - سب مشاہیر اسلام قریباً دو ہزار صفحہ کي قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیہ ۸ - آنہ - (۴۰) دولتان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - آنہ رعایتي ۶ - آنہ (۴۱) آئینہ خود شناسي تصوف کي مشہور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رہبر ۵ آنہ - رعایتي ۳ آنہ - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنہ رعایتي ۶ - آنہ - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - آنہ - رعایتي ۳ آنہ - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ۱ روپیہ ۸ آنہ [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمہ ڈیڑھہ ہزار صفحہ پر تصوف کي لاجواب کتاب ۶ روپیہ ۷ آنہ [۴۶] ہشت بہشت اردو ہرجگان چشت اہل بہشت کے مشہور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي معہ انکي سینہ بہ سینہ اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے ہیں - اب دوسرا اڈیشن طبع ہوا ہے اور جن خریداروں نے جن نسخوں کي تصدیق کي ہے انکے نام بھي لکھد ئے ہیں - علم طب کي لاجواب کتاب ہے اسکي اصلي قیمت چھہ روپیہ ہے اور رعایتي ۳ روپیہ ۸ آنہ [۴۸] الجریان اس کا مراد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۴۹] صابون سازي کا رسالہ ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ - (۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد استاد کے انگریزي سکھانے والي سب سے بہتر کتاب قیمت ایک روپیہ [۵۱] اصلي کیمیا گري یہ کتاب سونے کي کان ہے اسمیں سونا چاندي رانگ سیسہ - جستہ بنانے کے طریقے درج ہیں قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ

حرم مدینہ منورہ کا سطحی خاکہ

——:*:——

حرم مدینہ منورہ کا سطحي خاکہ یا (Plan) ہے جو ایک مسلمان انجنیر نے موقعہ کی پیمایش سے بنایا ہے - نہایت دلفریب متبرک اور روغنی معہ رول رکپڑا پانچ رنگوں سے طبع شدہ قیمت ایک روپیہ - علاوہ محصول ڈاک -

ملنے کا پتہ — منیجر رسالہ صوفي پنڈی بہاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

روغن بیگم بہار

حضرات اهلکار ' امراض دماغی کے مبتلا وگرفتار' وکلا' طلبه' مدرسین' معلمین' مولفین' مصنفین ' کیخدمت میں التماس ہے که وہ روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھی دیکھا اور پڑھا ہے' ایک عرصے کی فکر اور سوچ کے بعد بہتیرے مفید ادویه اور اعلی درجه کے مقوی روغنوں سے مرکب کر کے تیار کیا گیا ہے ' جسکا اصلی ماخذ اطباے یونانی کا قدیم مجرب نسخه ہے' اسکے متعلق اصلی تعریف بھی قبل از امتحان و پیش از تجربه مبالغه سمجھی جا سکتی ہے۔ صرف ایک شیشی ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یه امر ظاهر هو سکتا ہے که آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹری کمبراجی تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھی کرتے هیں آیا یه یونانی روغن بیگم بہار امراض دماغی کے لیے بمقابله تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا ہے - اکثر دماغی امراض کبھی علالة برودت کیوجه سے اور کبھی شدت حرارت کے باعث اور کبھی کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هو جاتے هیں ' اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کی رعایت رکھی گئی ہے تاکه هر ایک مزاج کے موافق هو مرطوب و مقوی دماغ هونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پھولوں کی خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهیگا ' جسکی بو غسل کے بعد بھی ضائع نہیں هوگی - قیمت فی شیشی ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپیه ۸ آنه -

بٹیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمی شباب کا اصلی باعث یونانی مقوی ساحس کی ایک نمایاں کامیابی یعنی -

بٹیکا — کے خواص بہت هیں ' جن میں خاص خاص باتیں عمر کی زیادتی ' جوانی دائمی ' اور جسم کی راحت ہے' ایک گھنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه کی آزمایش کی ضرورت ہے -

راما نرنجن تیله اور پرسیدر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے اپنا و اجداد سے پایا جو شہنشاہ مغلیه کے حکیم تھے - یه دوا فقط همکو معلوم ہے اور کسی کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجی جائیگی -

" رتنرمل کانچو " کی بھی ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه بارہ آنه -

ممسک پلس اور الکاریک دیگر پرسٹ پانچ روپیه بارہ آنه محصول ڈاک ۹ آنه

یونانی نرسه یاؤڈ کا ساعید بعدی سر کے درد کی دوا لکھیے ۔۔۔ فوراً لکھیے -

حکیم مشہور الرحمن یونانی میڈیکل هال - نمبر ۱۱۵/۱۱۴ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکته

Hakim Mashur Rahman
Ynnani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

پسند نہونے سے واپس

همارا فن موسیقی ملوٹ هارمونیم سریلا فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دی جاویگی یه ساگون کی لکڑی کی بنی ہے جس سے آواز بہت هی عمدہ اور بہت دیر تک قائم رهنے والی ہے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه کے آرڈر کے همراہ ۵ - روپیه پیشگی روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹری نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10 '3 Lover Chitpur Road
Calcutta

انندا فلوٹ هارمونیم

اسکے مقابله میں تمام هرمونیم بیکار هیں اسنے انڈین ایکزی بیشن سنه ۱۹۰۰ میں گولڈ میڈل حاصل کی ہے - اسکے آگے زیادہ تعریف کی کونسی ضرورت ہے -

گارنٹی تین ۳ سال -

اکٹوسنگل ست ریڈ ٹوسی قیمت ۱۵ - ۱۷ - ۲۰ روپیه " ڈبل " " - قیمت ۲۷ - ۳۰ - ۳۵ روپیه

هر درخواست کے ساتھه پانچ روپیه پیشگی آنا چاهیے -

A P. Day and co.
22'1 Budhoo Ostagar Lane,
Galcutta.

علاج بواسیر

داخلی - خارجی - خونی وغیرہ کیسا هی هو' اسکے استعمال سے کلی آرام هوجاتا ہے قیمت فی شیشی چار روپیه -

سفید داغ کا لا جواب علاج

بدن میں کیسا هی سفید داغ کیوں نهو اسکے استعمال سے بالکل آرام هو جاتا ہے -

قیمت فی شیشی چار روپیه -

White & 50 Tollygunge
Galcutta

استرہ کی ضرورت نہیں

مولنرو صاحب کا هیر ڈیلی ٹری لگا لیجئے اور ایک منٹ میں بالوں کو صاف کرلیجیے فی شیشی چھه آنه تین شیشی ایک روپیه -

پھول رانی

نہایت خوشبودار روغن پھول ہے اسکے استعمال سے دل و دماغ تازہ رهتا ہے اسطرحکا روغن اتک کسی نے ایجاد نہیں کیا -

قیمت فی شیشی بارہ آنه ایک درجن سات روپیه آٹھه آنه -

Maithra & Go 1-1 Tarak Chatterjee Lane,
Galcutta.

اصلی مکر دھج

جو که خاص طلا سے بنایا گیا ہے

یه دوا خون کو صاف کرتا ہے بدن کو قوت بخشتا ہے ' ناتوانوں کو توانا کردیتا ہے -

مرد و عورت دونوں کے استعمال کے لایق ہے - قیمت نمبر ۱ ایک تولہ پچاس روپیه نمبر ۲ " " بتیس ۳۲ روپیه

$\frac{1}{4}$ ا سے کم درخواست نہیں آنا چاہے -

Imperial Dept.
60 Srigopal Mullik Lane
Bow Bazar Galcutta

سنکاری فلوٹ

تین سال - کی گارنٹی

بہترین اور سریلی آواز کی هارمونیم سنگل ریڈ C سے C تک یا F سے F تک قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه

اسکے ماسوا هر قسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یہاں موجود ہے -

هر فرمایش کے ساتھه ۵ روپیه بطور پیشگی آنا چاهیے -

R L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

مفت ! مفت ! !

دای صاحب ڈاکٹر کے - سی - داس صاحب تصنیف کردہ نوجوانوں کا رهنما و صحت جسمانی و زندگانی کا بیمه کتاب قانون عیاشی - مفت روانه هوگا -

Swasthy Sahaya Pharonacy
30/2 Harrison Road
Calcutta.

... پرہیز کی ضرورت ... سے پرہیز ہی نہیں تو اسکی ... نکل جاتی ہے صبح کو دست خلاصہ ہوگا اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں حرج اور نقصان نہ ہوگا کہانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

ہر دوائیں میٹھہ اچھے پاس رکھیں

... سر درد کی دوا ...

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ولم کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکی بیمار ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۹ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھہ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں ' اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ ... کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر ... اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف ... سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ ... نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے ' اور عالم متمدن ... ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے - بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موھنی کسم تیل " تیار کیا ہے - اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے ' بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے ' اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے - درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سوتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے

قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

مسیحا اینٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ھندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تا کہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں ' اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں ' اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی وچالاکی آجاتی ہے - نیز اسکے سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ

چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر ... پروپرائٹر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۴۲ و ۷۳

کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

" في ذالك فليتنافس المتنافسون " [٨٣ : ٢٦]

تو اے کہ محو سخن گستران پیشینی
مباش منکر " غالب " کہ در زمانۂ تست !

(۱) " الہلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیۂ اسلامیہ کے احیاء ، درس قرآن و سنت کی تجدید ، اعتصم بحبل اللہ المتین کا واعظ اور وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کی تحریک کا لسان الحال ، اور نیز مقالات علمیہ و فصول ادبیہ ، و مضامین و عناوین سیاسیۂ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے - اسکے درس قرآن و تفسیر اور بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی نے تعلیمات الٰہیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے ، اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرتے ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں - اسکا ایک ایک لفظ ، ایک ایک جملہ ، ایک ایک ترکیب ، بلکہ عام طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و نسج بیان اس وقت تک کے تمام اردو لٹریچر میں مجتہدانہ و مجتہدانہ ہے -

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الٰہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا اور حاوی سیاسیہ و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی دوسری مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام ہندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی ، اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کی بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر ہی اندر ہزاروں دلوں ، ہزاروں زبانوں ، اور صدہا اقلام و صحائف سے اس حقیقت کو معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ ہندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الٰہی سے عمل بالاسلام والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا ، اور بلا ادنی مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار مشککین ، مذبذبین ، متفرنجین ، ملحدین ، اور تارکین اعمال و احکام ، راسخ الاعتقاد مومن ، صادق الاعمال مسلم ، اور مجاہد فی سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور چھوٹے شہر ہیں جن میں ایک نئی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے و ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم ! "

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے فضل مخصوص اور توفیق و رحمت خاص ہے -

(۶) طالبان حق و ہدایت ، متلاشیان علم و حکمت ، ادب و انشاء تشنگان معارف الٰہیہ و علوم نبویہ ، غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئی نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بعثیں پرانی ہوجاتی ہوں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے ، جن میں سے ہر فصل و باب بجائے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے ، اور ہر زمانے اور ہر وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے -

(۷) چھ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے - فہرست مضامین و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگادی جاتی ہے - ولایتی کپڑے کی جلد ، اعلی ترین کاغذ ، اور تمام ہندوستان میں یکتا و فرید چھپائی کے ساتھ بڑی تقطیع کے (۹۰۰) صفحات !

(۸) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے - تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں - تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھی جلد میں (۱۲۵) سے زاید ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں ، اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی اور کتاب میں ہوتی ہیں تو اسکی قیمت دس روپیہ سے کم نہیں ہوتی -

(۹) با این ہمہ قیمت صرف پانچ ہے - ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے -

چونکہ الہلال کی قیمت بڑھا دیگئی لہذا مکمل جلدوں کی قیمت بجائے پانچ روپیہ کے آٹھ روپیہ پہلی ستمبر سے تصور کی جائے

رجال عظیمہ جنگ ہفت لشکر! وزراء ممالک و نظارت ہائے خارجیہ !

ڈاکٹر ران بیتھہ مین :
جرمن چانسلر

قیصر جرمن میدان جنگ میں

ایم - سازا نوف ناظر خارجیہ :
روس

جرمن سفیر اعظم متعینۂ لندن -
نظارت جنگ سے جا رہا ہے !

فیلڈ مارشل سر جان فرنچ سپہ سالار
افواج بریۂ برطانیہ

لارڈ کچنر نظارت حربیہ کا عہدہ قبول
کرکے دفتر جنگ جا رہے ہیں

آرچ ڈیوک فریڈرک کمانڈر اسٹریا

جنرل سوخو ملینوف ناظر حربیۂ روس

تار کا پتہ [illegible]

نواب ڈھاکہ کی سرپرستی میں

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بتل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۶۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگی جس میں گنجی تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاٹے ہوے اون جو ضروری ہوں معمولی ناموزانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپکا روا نہ کیا اور اسی دن روپیہ بھی مل گئے اپھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں امرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزوں کی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

مس کھم کماری دیبی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہوار اپنی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

نواب [illegible] الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(٭)—

امرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ صنعت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کر رہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے - اسکے ماسوائے کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

آنریبل جسٹس سید شرف الدین - جج ہائیکورٹ کلکتہ

میں نے امرشہ نیٹنگ کمپنی کی بنائی ہوئی چیزونکو استعمال کیا اور پائیدار پایا - دیکھنے میں بھی خوبصورت ہے - میں امید کرتا ہوں کہ بہت جلد اس کمپنی کی سرپرستی ایسے لوگ کرینگے جنسے انکے کام میں وسعت ہو -

ہز اکسیلنسی لارڈ کارمائیکل گورنر بنگال کا حسن قبول

انکے پرائیوٹ سکریٹری کے زبانی -

آپکے اپنی ساخت کی چیزیں جو حضور گورنر اور انکی بیگم کے لیے بھیجا ہے وہ پہونچا - ہز اکسیلنسی [illegible] آپکے کام سے بہت خوش ہیں اور مجھکو آپکا شکریہ ادا کرنے کہا ہے -

برنچ — [illegible] -

نوٹ — پراسپکٹس [illegible] بھیج دیا جائیگا -

امرشہ نیٹنگ کمپنی [illegible]

مناظر عمومیہ اساطیل بحر شمال ! نہر عظیم الصنعۃ "کیل" !

بحر شمال کا مشہور برطانی کروزر: میئےتور-
وزن ۶۰۰ و ۱۴ ٹن
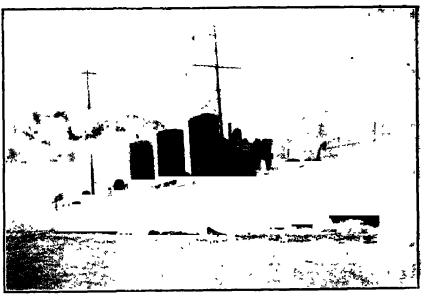
برطانی تباہ کن (ڈسٹرائر) : سربعت - وزن ۱۸۰۵ - ٹن - ۴ - انچ
کی توپوںسے مسلح

مشہور و عظیم برطانی بیٹل شپ : لارڈ نیلسن - وزن ۱۶۵۰۰ - ٹن

جاپان کا قوی ترین ڈریڈ ناٹ : ٹوکیو
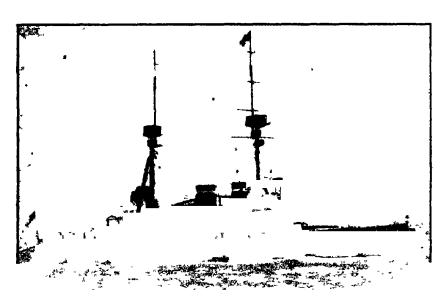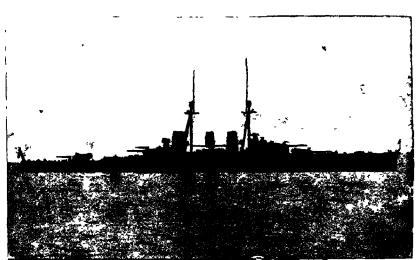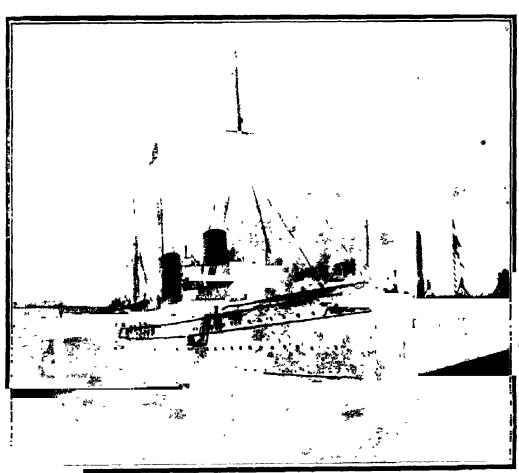
نہرکیل (جرمني) کا ایک نظارہ ! قیصر جرمني مع اپنے اسٹاف کے بائیں جانب
کھڑا ہے اور انگریزي جہاز کي سلامی لے رہا ہے جو
تہنیت کیلیے جنگ سے کچھہ عرصہ پہلے گیا تھا !

زعماء حرب هفت لشكر ! و ملوك مقاتلين و محاربين هفت كشور !

پریسیڈنٹ جمہوریۃ فرانس

هز امپیریل مجسٹی شاہ برطانیہ، و قیصر ہند : امیر البحر اول مراکب بحریۃ برطانیہ —

شہنشاہ : قیصر جرمنی

ساہ سرویا

پرنس آف ویلز (ولی عہد برطانیہ)

زار روس

شاہ بلجیم

شاہ اٹلی

شہنشاہ اسٹریا

مدیر مسئول و رئیس التحریر

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

ٹیلی فون نمبر ۶۴۸

سالانہ — ۱۲ — روپیہ
ششماہی — ۶ — ۱۲ — آنہ

Tel. Address: —"Alhilal," Calcutta
Telephone No. 648

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

14, McLeod Street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

نمبر ۱۴ — کلکتہ : چہار شنبہ ۹ - ذیقعدہ ۱۳۳۲ ہجری — جلد ۵

Calcutta : Wednesday, September, 30. 1914.

هفتـــہ جنـگ

ودا‌ع و وصل جـــدا گانہ لـذّتے دارد
ہزار بار بروٗ صـــد ہزار بار بیـــا !

فرانس کے میدان جنگ کے نئے تغیرات کی اولین اطلاع ہمیں ۷ - ستمبر کو دی گئی تھی - تمام دنیا نے حیرت و تعجب کے ساتھہ سنا کہ جرمنی پیرس کی طرف مزید پیش قدمی کرنے کی جگہ پیچھے ہٹ رہی ہے -

فی الحقیقت یہ ایک عجیب منظر تھا - فوجوں کا ایک پر جوش سیلاب عین نشیب کے کنارے تک پہنچکر پھر پلٹ پڑا - میجر مے کے لفظوں میں "اگر یہ مصلحت جنگی تھی تو قوۃ جنگی و ضبط عسکری کی ایک ایسی واقعی اور حقیقی مصلحت جسکی نظیر تاریخ جنگ میں نہیں ملیگی "

یہ امر اب روز بروز واضح تر ہوتا جاتا ہے کہ جرمن فوج کی مراجعت محض کسی قریبی استحکام اور آئندہ کے تحفظ کیلیے تھی' نہ کہ کسی خارجی نقل و حرکت کیلیے - اگر یہ سچ ہے تو اس فوج کے ضبط و تحمل اور حقیقی مصلحت فرمائی کا اعتراف کرنا چاہیے' جو اپنے دل پر اسقدر قابو رکھتی ہے کہ منزل مقصود کو بالکل سامنے دیکھکر بھی پیچھے ہٹ آسکتی ہے !

ہم نے گذشتہ اشاعت میں ۲۳ تک کی تار برقیوں پر نظر ڈالی تھی اور اس کا خلاصہ پیش کیا تھا - جرمنی کی مراجعت جسقدر ثابت ہوئی تھی' وہ صرف اسقدر تھی کہ اسنے پیرس سے قریبی مقامات کا آخری خط چھوڑ دیا جو نان ٹیرل اور کوارمیرس ہوتے ہوے وردن کے جنوب تک پھیلا ہوا تھا' اور دریاے اسنی کے کنارہ سواسنس سے نایوں اور لیون تک کے دو رویہ شکل مثلث میں مقیم ہوگئی -

اس امر کا قطعی ثبوت کہ جرمن افواج واپس نہیں ہو رہی ہیں بلکہ محض اپنے مصالح کی بنا پر ایک خط پیچھے ہٹ آئی ہیں' یہ تھا کہ پچھلے ہفتے یکے بعد دیگرے جرمن فوج کی مورچہ بندی' استقرار جنگی' اور حملہ آورانہ رویہ کی برابر خبریں آتی رہیں - اور انسے بغیر کسی کاوش کے یہ امر واضح ہوتا تھا کہ قافلہ کوچ نہیں کررہا ہے بلکہ ایک منـزل ہٹکـر پھر آگے بڑھنا چاہتا ہے :

پھلانگ کر آگے بڑھیگا دم لیکر !

اس ہفتے یہ حالت اور زیادہ واضح و بین ہوگئی ہے - سرکاری اطلاعات میں صاف صاف دشمن کے حملہ آورانہ اقدامات کا اظہار کیا گیا ہے - عجب نہیں کہ فضاے جنگ پر انقلاب موسم کی یہ پہلی بدلی ہو -

۲۵ - کی شام تک خبروں میں عموماً ایسے مقابلوں کا ذکر کیا گیا تھا جنمیں دشمن کے اقدام کو واپسی پر مجبور کیا گیا - یا اطلاع دی گئی تھی کہ حالت غیر متغیر ہے -

لیکن ۲۶ - سے خبروں کے رجحان میں ایک محسوس تغیر شروع ہوا اور جرمن کے ہیبت ناک حملے نمایاں ہوے - چنانچہ ایک پریس کمیونک شائع ہوا کہ "مشرق میں دشمن کا نہایت ہیبتناک حملہ جاری ہے - بعض مقامات پر کبھی ہم پیچھے ہٹے کبھی دشمن"

اس مساویانہ اقدام و ادبار کے بعد جرمنوں کی شکست کی بھی چند خبریں شائع ہوئیں ' لیکن کامیابی کے اظہار میں اسقدر غیر معمولی اور شک آمیز احتیاط سے کام لیا گیا تھا کہ کسی قطعی نتیجہ تک پہنچنا محال تھا - مثلاً "دشمن کے جوابی حملوں کے پسپا کرنے سے ہمیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم فتحمند ہوے "

اسکے بعد متحدہ افواج کے " پرونی " پر قابض ہونے اور شمال مغرب کی طرف " کسی قدر " بڑھجانے کی خبر آئی -

لیکن ۲۷ - کو تغیر حالت کا ایک قدم اور آگے بڑھا اور سرکاری طور پر مشتہر ہوا کہ " جرمن میمنہ کو لورین اور قلب سے مزید کمک پہنچ گئی ہے "

ایک دوسرا پریس کمیونک ہم تک پہنچا جس نے دریاے میوز کے بلند مقامات پر جنگ کی خبر دی - نیز یہ کہ " شمال مغرب میں دشمن کی تعداد ہم سے بہت زیادہ تھی - ایک خوفناک اور خونخوار جنگ ہوئی - کمک پہنچ جانے سے دشمن نے نہایت طاقتور حملہ آورانہ اقدام کیا' اور ہم اپنی جگہ سے کسیقدر پیچھے ہٹا دیے گئے "

۲۸ - کو اس تدریجی تغیر حالت کا تیسرا قدم ہمارے سامنے آیا ' اور فرانسیسی کمیونک میں نقل کیا گیا کہ " دشمن نے دریاے میوز کو عبور کرلیا ہے تاہم ہمارے حملوں نے بھی بہتوں کو مراجعت پر مجبور کیا ' نیز چوتھویں جرمن دستہ کو شکست ہوئی ہے "

غرضکہ تمام خبروں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوج برابر حملے کر رہی ہے - نہ کہ مراجعانہ مدافعت - نئی کمک اسے پہنچ گئی ہے' اور غالباً وہ اب کوئی اسطرح کا قوی اقدام کرے جس سے اسکا موجودہ مقصد جنگ بالکل واضح ہو جاے - فانی ارادہ قریباً ابھی تجدید بعدہ -

مراکب عظیمـــہ بحریہ المان و برطانیـــہ ! منتہاء قواے بحـریہ فریقیـن !

انگلستان کا سب سے زیادہ قوي و اعلی بیٹل شپ : ایچ - ایم - اس بلیر و فون - جسکا وزن ١٨٥٠٠ ٹن اور جسکی توپیں ١٠ × ١٢- اور ١٦ × ٤ انچ کی ھیں -
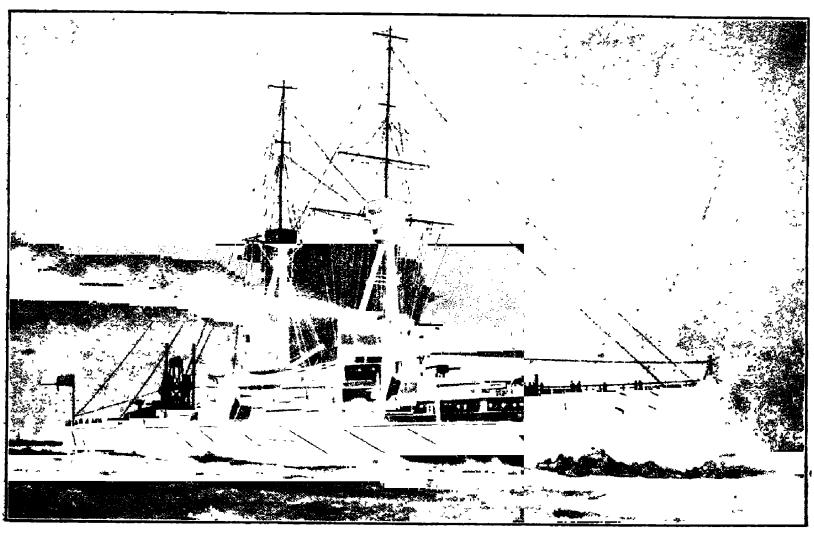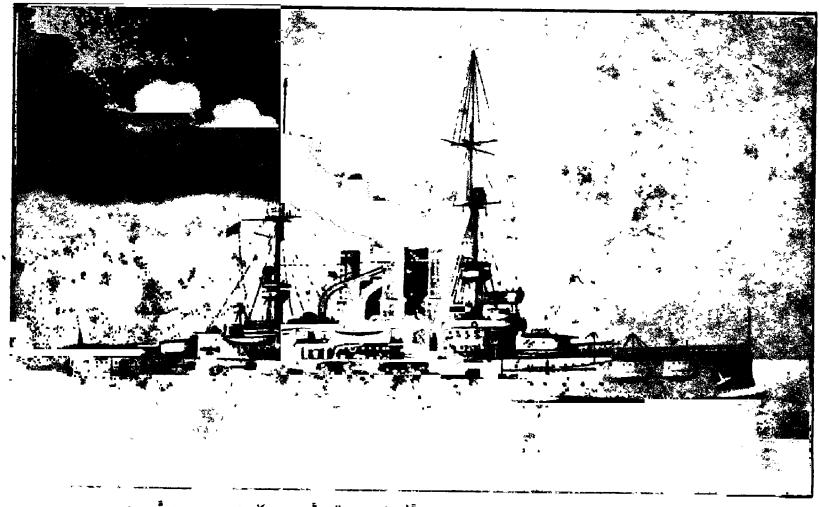
جرمني کا سب سے زیادہ قوی اور اخری بیٹل شپ : ھالسیٹن - جسکا وزن ١٣٢٠٠ ٹن ھے -
(توپوں کی مقدار اور قوت و قطر معلوم نہیں)

افکار و حوادث

سر دلبراں !!

ایک شخص نے اپنے غلام سے کہا کہ نہ دیکھہ ! اس نے آنکھیں بند کرلیں - پھر کہا نہ سن ! اس نے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں - پھر کہا نہ سونگھہ ! اس نے ناک کے دونوں نتھنے بند کردیے - آخر میں کہا نہ سمجھہ !

غلام نے کہا یہ ممکن نہیں - آنکھوں کو بند کر سکتا ہوں - کانوں میں انگلیاں ڈال سکتا ہوں - لیکن دماغ کو کیسے بند کروں ؟

سچ یہ ہے کہ جرمنی کچھہ بھی نہیں کر سکتی - یہ دوسری بات ہے کہ اس کا ایک چھوٹا سا جنگی جہاز اتفاقاً ہندوستان تک آ گیا اور چند جہاز غرق کرکے ہندوستان کی تجارت کو ۱۲ یا ۱۴ گولے پھینک کر پبلک کے اطمینان اور مسئلۂ تحفظ ہند کو کچھہ عرصے کے لیے متزلزل کردیا - اگر آپ کہیں کہ یہی کیا کم نقصان ہے تو ہم بلا تامل کہہ سکتے ہیں کہ جنگ تو نقصان ہی کا نام ہے - اس سے کیا ہوتا ہے !

جنگ پر پورے آٹھہ ہفتے گذر گئے - اس دو ماہ کی مدت میں جرمنی نے لیا بھی اور دیا بھی - اس نے زمین لی یا مٹی اور اینٹ کی دیواریں جو بہر حال فانی ہیں ‘ لیکن اس کے حریفوں نے اخلاق و محاسن ‘ صبر و تحمل ‘ اور مصالح و دانشمندی کی سر زمینوں پر قبضہ کیا جنکے لیے کبھی فنا نہیں -

---

جرمنی اپنی سرحد سے نکلکر برابر بڑھتی رہی اور متحدہ افواج نامور کے عقب سے لیکر پیرس تک برابر ہٹتی ہی آئے - تا آنکہ ۷ - ستمبر کو نیا تغیر شروع ہوا - اس بڑھنے اور ہٹنے کی ہر منزل پر مقابلے ہوے ‘ اور بڑے بڑے ہولناک معرکوں کے بعد بڑھنے والوں نے سامنے کا اور ہٹنے والوں نے مصلحتاً عقب کا راستہ لیا - یہ سب سچ ہے ‘ اور اس سے بھی ہمیں انکار نہیں کہ ظاہر بیں نظریں ہمیشہ بڑھنے کو طاقت اور ہٹنے کو ذلت سمجھتی ہیں - لیکن ساتھہ ہی اسکو بھی تو دیکھنا چاہیے کہ یہ تمام حوادث کس عالم میں گذرتے رہے ؟

حالت یہ تھی کہ متحدہ افواج کمال حزم و احتیاط ‘ و دقائق جنگ ‘ و رموز فن و تجارب کو ملحوظ رکھکے اپنا خط دفاع بناتیں اور دلیرانہ دشمن کے بڑھنے کا انتظار کرتیں - کچھہ عرصے کے بعد جرمن افواج پہنچتیں ‘ اور معرکۂ ہجوم و دفاع گرم ہوتا - پھر ناعاقبت اندیش جرمن تو صرف بڑھنے اور اپنی راہ نکالنے کی حماقت ہی میں رہتے ‘ مگر متحدہ افواج پیچھے ہٹنے کے پر اسرار مصالح کو عقلمندانہ پالیتیں ‘ اور دشمنوں کو انکی بیہودہ حماقت میں مشغول چھوڑ کے دانشمندوں کی طرح عقب کا رخ کرتیں - اسکے بعد سر مصلحت سے بیخبر دشمن اس جگہہ پر قابض ہو جاتا اور بے وقوفوں کی طرح خوش ہوتا ‘ مگر یہ بھول جاتا کہ اس نے اس دس بیس میل زمین پر قبضہ اس وقت پایا ہے جب متحدہ افواج شاندار طریقے سے پیچھے ہٹکر ‘ اور سرد طبعی ‘ عاقبت بینی ‘ مصلحت فرمائی ‘ اور حفظ جان و مال کے عظیم الشان اخلاقی کارنامے انجام دیکر فوجی مناقب کی کتنی ہی اقلیموں پر قبضہ کر چکی ہیں ؟

فضائل و محاسن پر ہٹنے والے قابض نہ ہوچکے ہوں - پس جرمنی کی پیش قدمیوں سے ہیبت زدہ ہو جانے والوں کو سونچنا چاہیے کہ فتح پہلے کس نے پائی اور قبضہ پہلے کس کا ہوا ؟

مانا کہ اب اتنے دنوں کے بعد جرمنی نے بھی اس بھید کو سمجھا کہ فتح عقلمندوں کی طرح پیچھے ہٹنے میں ہے نہ کہ بے وقوفوں کی طرح آگے بڑھنے میں ‘ اور اس نے بھی پیرس کے سامنے پہنچکر اسکی تقلید کرنی چاہی ‘ مگر :

نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند !

دیکھا دیکھی تقلید کرنا بھی ہر شخص کا کام نہیں ہے - بھلا اس بیہودہ رجعت میں متحدہ افواج کے تقہقر کا وہ جاہ و جلال کہاں ؟ کہاں وہ عدیم النظیر سرد طبعی (coolness) اور کہاں ان شعلہ مزاجوں کی آتش مزاجی ؟

به بیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ؟

وہ شاندار طریقہ سے ہٹنا ‘ وہ باوجود ارضی تقہقر کے اخلاقی فتحمندی کی نمایش کرنا ‘ وہ " بغیر کسی معقول نقصان " کے اپنے خطوط دفاع دشمن کے حوالے کرنا ‘ وہ باوجود جنگی ولولوں اور غضب و انتقام کے استیلا کے عفو و درگذر کے سر رشتۂ ملکوتیت کو ہاتھوں سے ندینا ‘ اور بالاخر خونریزی سے دست کش ہوکر نکل چلنا !! پھر جرمنی کس کس بات کی تقلید کریگی اور کس کس وصف کو سامنے لائیگی ؟ محض چند میل پیچھے ہٹ جانیکی مصنوعی عقلمندی سے جرمنی فرانس نہیں بن جا سکتی -

---

یہ تقلید نہیں ہے - منہہ چڑانا ہے - متحدہ افواج نے نامور کے عقب سے لیکر پیرس تک پانچ چھہ مرتبہ اپنے ان کمالات مخصوصہ کی نمایش کی - پھر اگر جرمنی کو بھی انکے مقابلے کا دعوا ہے تو زیادہ نہیں ‘ استقامت کے ساتھہ ایک ہی مرتبہ یہ ادائے کمال دنیا کو دکھلاے ؟ سو دو سو میل تو بہت ہوتے ہیں ‘ اسکے لیے بڑی ہمت اور بڑا دل گردہ چاہیے - اقلاً بیس پچیس میل تک تو اسی طرح ہٹے اور مصلحت و اخلاق کا ثبوت دے ؟

لیکن بالاخر دنیا نے دیکھہ لیا کہ پہلے ہی قدم پر ٹھوکر کھالی :

طفل نادانم و اول سبق ست !

جرمنی کس فخر و غرور کے ساتھہ متحدہ افواج کی ریس کرنے چلی تھی ‘ اور پیرس کے سامنے پہنچکر دکھلانا چاہا تھا کہ مجھے بھی " پیچھے ہٹنا " آتا ہے - لیکن اس فخر و ادعا کا نتیجہ کیا نکلا ؟ اس نے اپنے کتنے مقامات چھوڑے ؟ کتنے میل پیچھے ہٹی ؟ کتنے قلعوں ‘ کتنی آبادیوں ‘ کتنے شہروں کو خالی کیا ؟ واقعات کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا اور کل کو تاریخ لکھی جائیگی - دنیا دیکھہ رہی ہے کہ وہ کچھہ بھی نہ کرسکی - اس سے ایک بڑا مستحکم مقام بھی عقلمندانہ چھوڑا نہ گیا - صرف اپنے آخری خط ہجوم کو چھوڑ کر نان ٹیول اور کولو میرس سے سواسنس چلی آئی ‘ اور دریاے اسنی کے کنارے اسی نا عاقبت اندیشی کے ساتھہ جم گئی جس نے اسے پیرس تک پہنچادیا تھا - پھر کیا صرف اتنی ہی قابلیت تقہقر و مراجعت پر وہ متحدہ افواج کا مقابلہ کرنے چلی تھی ؟

اسے یاد رکھنا چاہیے تھا کہ یہ میدان جنگ ہے - ان کھلونوں کا بازار نہیں ہے جو جرمنی سے بنکر ہندوستان آتے ہیں اور جو اب گورنمنٹ ہند کی صنعت پروری سے خود یہیں بنا کرینگے - وہ ایک ایسی جماعت کی " مصلحت فرمائی " کی نقالی کرنے چلی تھی ‘ جس نے فنون جنگ اور اسرار مصالحت کے سامنے

(بحری نقصان عظیم)

اس هفته ایک هی حادثه کے اندر یکسر تین انگریزي کروزروں کے تباه هونے کي بهي خبر سي گئی هے جو برطانوي بیڑہ کیلیے فی الحقیقت ایک نقصان عظیم هے -

یه تباه شده جهاز کریسي ' ابوکر اور هوگ تهے جن میں سے هر ایک ۱۲ هزار ٹن وزنی تها - بحیرہ شمالي میں پانچ جرمن تحت البحر کشتیوں نے تارپیڈو لگاکر انهیں تباه کیا - بیان کیا جاتا هے که ایک هفته قبل اس مقام کی دیکهه بهال کي جاچکي تهي - پهلے ابوکر پر حمله هوا تها - اسکے آدمیوں کو بچانے کیلیے کریسي اور هوگ نے کوشش کي - اس کوشش میں دشمن کو مزید مهلت ملي اور وہ بهي تباه هوگئے -

اس حادثه کا سب سے زیاده هولناک پهلو یه هے که جهازوں کے ساتهه بہ یک دفعه دو هزار انسانوں کا بهی نقصان هوا جو برطاني بیڑہ کیلیے بهت هی افسوسناک هے -

جو لوگ بچکر آے هیں وہ امید کرتے هیں که سرجان جلیکو اب جرمنوں کو تادیب کردینگے اور پهر ایسي بحري ٹریجڈي واقع نهوگی !

بحـــر هنـــد

جنگی حوادث کے سلسلے میں هندوستان کے ساحلوں کا بهی زیر عنوان آجانا ایک ایسا تعجب انگیز واقعه هے جسکی بالکل امید نه تهی - یه بالٹک اور بحر شمال نهیں هے جهاں بحري کارزار گرم هے - یه خلیج بنگال اور بحر هند هے ' جسکے کنارے صرف دشمن کی ناکامیابیوں کے سننے هي کیلیے تهے ' نه که انکو دیکهنے کیلیے ! لیکن افسوس که " ایمڈن " کے حوادث نے ایک نئے باب کا اضافه کردیا هے اور یکے بعد دیگرے اسکا بیباکانه تاخت و تاراج جاري هے -

وہ پچهلے هفتے مدراس پر گوله باري کرکے پانڈي چري گیا ' مگر بغیر کسی حادثے کے آگے بڑهگیا - اب کولمبو سے خبر آئی هے که ایمڈن نے بحر هند کے مغربي سواحل کی طرف چار انگریزی جهاز اور ڈبا دیے هیں جن میں صیغۂ بحریه کا زغال بردار جهاز (کوئلے کا جهاز) بهي شامل هے !

عشق ازیں بسیار کردست و کند !

ایمڈن نے خلیج بنگال میں پهلے پانچ جهاز غرق کیے - پهر ایک جهاز کے ڈبانے کی رنگون سے خبر ملي - اب چار جهاز اور غرق هوے هیں - کل دس جهاز ابتک وہ غرق کرچکا هے - مدراس کی گوله باری اور خلیج بنگال کي تجارتي نقل و حرکت کے نقصانات جان و مال اسکے علاوہ هیں - بنگال چمبر اف کامرس نے صرف خلیج بنگال کے جهازي نقصانات کا انداز ۷۵۶۶۰۰ پونڈ کیا هے ' اور ظاهر کرتي هے که ایک عرصه کیلیے تجارتی نقل و حرکت مسدود هوگئی هے -

سب سے زیاده موثر اور قابل غور ایمڈن کا وہ طرز عمل هے جس سے زیاده شریف تر سلوک کوئی دشمن جهاز اپنے حریف ممالک کے ساتهه نهیں کرسکتا - خلیج بنگال میں اسنے کابنگا جهاز کو صرف اسلیے چهوڑ دیا که اسپر عورت اور بچے تهے - پهر اسمیں غرق شده جهازوں کے تمام آدمیوں کو سوار کراکے بحفاظت کلکته بهیجدیا - اسیطرح رنگون میں " ڈورے " کے ذریعه تباه شده جهازوں کے آدمی پهنچادیے گئے - اس نئے حادثه میں بهی اسکا طرز عمل ایسا هی رها اور اسنے کسی انسان کو نقصان نهیں پهنچایا - ایک اسٹیمر گریفریل نامي کو گرفتار کرکے اسیر چاروں جهازوں کے آدمي سوار کرادیے اور اسکو کولمبو بهیج دیا -

هر حادثه کی عیني روداد سنانے کیلیے وہ ایک گروہ کو

[illegible]

خطرناک شریف کی اخلاقی نمایش سے عاجز آگئے هیں اور امید کرتے هیں که گورنمنٹ آف انڈیا نے جن تین جهازوں کی حرکت کا اعلان کیا هے وہ عنقریب اپنے وجود کو نمایاں کرینگے :

هم از غالب حریفی هاے حسن ست
که یک عالم حریف کودکے نیست !

برطاني افواج کے متعلق ایک عجیب خبر !

(اسکی تغلیط ' اور لندن ٹائمز اور گورنمنٹ کا سرگرم مباحثه)

ولایت کی نئی ڈاک میں ایک عجیب مباحثے کی تفصیلي سرگذشت آئی هے جو آج صبح کو کلکته پهنچي -

اس سے معلوم هوتا هے که ۳۱ - اگست کو لندن ٹائمز نے اپنے نامه نگار جنگ کا ایک مراسله پایا جسکا خلاصه یه تها که " فرانس میں انگریزي فوج عملاً نابود هوگئي هے " اسکی ابتدا میں لکها تها که " یه ایک غمناک داستان هے جو میں لکهه رها هوں - کاش خدا ایسا کرتا که مجهے نه لکهنا پڑتا ' لیکن افسوس که اب چهپانے کا وقت نهیں رها "

اسکے بعد اس نے انگریزی فوج کی ' آوارہ گرد ' شکسته اور ٹوٹي پهوٹي حالت کا ذکر کیا تها ' اور لکها تها که " ان ٹکڑوں میں سے بعض کے افسر تو تقریباً سب کے سب کام آگئے "

نیز لکها تها که " جرمنی کی پهلی کوشش کامیاب هوئي - انگریزی مهم کا خوفناک نقصان هوا " وغیره وغیره -

ٹائمز نے یه مراسله مسٹر ولیم اسمتهه افسر احتساب اخبار کے پاس بهیجدیا - انهوں نے اسمیں جا بجا تبدیلی اور اضافه کرکے واپس کیا اور اپنے خط میں لکها : " افسوس هے که هم نے آپکو بجنسه چهاپنے کی اجازت نه دي ' مگر همارے لیے یه امر قابل لحاظ تها که موجوده حالت پبلک میں لے جانے کے قابل نهیں هے - هم نے اپنے اختیار سے بهت کم اسمیں تبدیلي کي هے ' کیونکه همارے خیال میں سچائي سے بالکل منهه موڑلینا بهی مناسب نهیں "

ٹائمز نے ترمیم شده مراسله چهاپدیا ' لیکن اسکی اشاعت سے تمام لندن اور اسکے مضافات میں ایک اضطراب عام پهیل گیا اور صدها آدمی پریشان هوکر حالات تفتیش کرنے لگے -

لیکن لارڈ کچنر نے معاً اس مراسله کی با قاعده تردید کي اور اسکے تمام بیانات کو بالکل فرضي بتلایا ' اور کها که یه ایک افسوس ناک غلط بیانی کا جرم هے -

اسکے بعد هاوس آف کامنس میں یه مسئله چهڑا اور مسٹر ایسکویتهه نے افسوس کیا که " انگریزي پریس کي بلند پا یه حب الوطنی کے سلسلے میں ٹائمز کي یه حرکت ایک افسوسناک استثنا هے "

پهر دوباره ایک نهایت طول و طویل اور سرگرم مباحثه شروع هوا - مسٹر اسمتهه کو الزام دیا گیا که انهوں نے کیوں اس مراسلے کي اشاعت کي اجازت دیدي ؟ مسٹر اسمتهه نے جواب میں کها که اسکی اشاعت کي میں پوري ذمه داری لیتا هوں - بهتر هے که گورنمنٹ ذمه دار نامه نگاروں کو انکے معذن میں جانے دے -

لیکن ساتهه هی لندن ٹائمز کو اپنے مراسله نگار کی صداقت پر اصرار رها - اسنے لکها که " یه ایک قابل اور تجربه کار نامه نگار کا مراسله هے ' اور اسکي نسبت ذرا بهی خوف نهیں کیا جاسکتا که وہ غلط افواهوں کے فریب میں آجائیگا "

بهر حال نظارت جنگ نے اس مراسله کی تکذیب هے ' اور خود لارڈ کچنر کي رپورٹ بهی اسیکے ساتهه آگئی هے -

افسوس که اس هفته بالکل گنجایش نهیں هے اور یه داستان

سخت دشمنوں کے ساتھہ جیسا انصاف کیا ہے' اگر صرف ایک عہد ہی کے واقعات جمع کیے جائیں تو مستقل مقالات مرتب ہو جائیں - هندوستان میں راجپوتوں کی تاریخی شجاعت و مردانگی کے ساتھہ انکا یہ اخلاقی وصف بھی ہر عہد میں اسقدرجہ نمایاں رہا ہے کہ آج سرزمین هند کے ایک ایک ذرے کو انپر ناز ہے - قرون وسطی میں فرانس اور جرمنی وغیرہ کے نائٹس اپنے حریفوں کی شجاعت کی داد اس جوش و اعتراف کے ساتھہ دیتے تھے کہ انکا عزیز سے عزیز تر رفیق بھی اس سے زیادہ نہیں کرسکتا تھا !

یہ دنیا کے اس عہد کے واقعات ہیں جسکا شمار تاریخ نے گذری ہوے وحشت و تاریکی میں کیا ہے اور جبکہ علم و تمدن کی اس روشنی سے انسان محروم تھا جسکا پورا آفتاب آج ہر متمدن انسان کے دماغ میں درخشاں ہے - لیکن اب کہ دنیا آگے بڑھگئی ہے' اور جبکہ علم و تمدن نے انسان کو اسکے انتہائی مراتب کمال تک پہنچا دیا ہے تو اسکا کیا حال ہے ؟

هم سردست اسکا جواب نہیں دینگے - کیونکہ عالمگیر جنگ نے اس امتحانگاہ کا میدان ہر حصہ عالم میں گرم کردیا ہے' اور دنیا کی تمام بڑی سے بڑی اور متمدن سے متمدن قومیں جنگ کے بھڑکاے ہوے شعلوں کی روشنی میں اپنے اپنے چہرہ اخلاق و خصائل کو نمایاں کر رہی ہیں' پس کلیات کے استخراج کیلیے ہمیں انتظار کرنا چاہیے تاکہ جزئیات کا کافی ذخیرہ جمع ہو جاے - تاہم ہم خود کوشش کرینگے کہ اس اخلاقی حقیقت کو نہ بھولیں' اور اسے سامنے رکھکر اپنے سب سے زیادہ قریبی دشمن کے ساتھہ انصاف کریں -

جرمنی فرانس میں لڑ رہا ہے - اسٹریا اٹلی تک کے اپنے دشمن سے سرگرم پیکار ہے - روس گلیشیا کے اندر لاکھ لاکھ انسانوں کو مچھلیوں کی طرح ایک ہی مرتبہ جال میں مقید کر رہا ہے' مگر یہ سب ہم سے اسقدر دور ہیں کہ ہم انہیں اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھہ سکتے' اور جو آنکھیں ہمیں دیکھنے کیلیے دی گئی ہیں افسوس کہ وہ روشن نہیں ہیں - البتہ حسن اتفاق سے دشمن کا ایک چہرہ خود بخود ہمارے سامنے آ گیا ہے اور ہم سے اسقدر قریب ہے کہ ہم اپنے گھر کی چھت پر سے اسکے ایک ایک خال و خط کو دیکھہ سکتے ہیں - یہ عجیب و غریب " ایمڈن " ہے جو ناگہاں هندوستان کے سمندروں میں پہنچا اور ساحل کے بڑے بڑے شہروں کے سامنے نمودار ہوا - اب ہمکو تیس ہزار میل کے فاصلے سے دیکھنے کی چنداں احتیاج نہ رہی' کیونکہ جسکو دیکھنا چاہتے تھے' وہ تمام درمیانی مسافت طے کرکے خود ہی ہمارے پاس آ گیا ہے - پس اب ہم دیکھینگے' اور خواہ وہ کوئی ہو اور کچھہ ہی کر رہا ہو' لیکن اسکے ساتھہ انصاف کرینگے -

تاریخ ہمیں یاد رکھیگی اور اس سے بڑھکر اور کوئی ناکامی ہمارے لیے نہیں ہوسکتی کہ ہمیں شریف منصف کی جگہ متعصب' تنگ دل' اور سفیہ انصاف کش کے لقب سے یاد کیا جاے -

ہاں' یہ سچ ہے کہ ایمڈن ہماری جانب دوستوں کی طرح نہیں بلکہ دشمنی کیلیے آیا - اس نے جہاز ڈبو دیے' گولہ باری کی' جان اور مال دونوں کا نقصان پہنچایا - تاہم اخلاقی حقائق دوستی و دشمنی کی سطح سے بلند تر ہیں' اور سچائی اور انصاف صرف دوستوں ہی کا حق نہیں ہے - اس نے دشمنی کرتے ہوے بھی اپنی شرافت کی بہت سی یادگاریں ہمارے لیے چھوڑی ہیں اور جنگ کے عصبیت کے استیلا سے ہمیں بالکل پاگل نہ ہو جانا چاہیے - اس نے سمندر کی موجوں کے اندر ہماری جانوں کو باوجود قدرت کے ہلاک نہیں کیا - ہم کم سے کم اتنا تو کریں کہ کاغذ کے صفحوں پر اسکے حق اخلاقی کو ہلاک نہ کریں اور جسطرح اس نے اپنے تئیں یاد رکھے جانے کیلیے چھوڑ دیا ہے' ہم بھی اپنے انصاف کو یادگار [illegible]

(اولین بحری حملہ)

سب سے پہلے تو ہمارا اخلاقی فرض ہے کہ نہایت کشادہ دلی کے ساتھہ اس شخص کی جانفروشی اور شجاعت کا اعتراف کریں جس نے اس مہلک دلیری کے ساتھہ اپنے تئیں هندوستان کے سمندروں میں ڈالدیا ہے' حالانکہ انکا کوئی گوشہ اسکا دوست نہیں ہے - وہ ایک وسیع مملکت ہے جسکے تمام ساحلی شہر باقاعدہ آبادی رکھتے ہیں' اور اسکی حکومت کا رعب و داب کوئی چھپا ہوا راز نہیں ہے - ایک ایسے ملک میں تن تنہا اپنی چند توپوں اور گولوں کو لیکر داخل ہوجانا اور جہنسے کی جگہ ہر موقعہ پر قاہرانہ نمایش کرنا' انسانی دلیری اور اولوالعزمی کا ایک ایسا یادگار واقعہ ہے' جو گو ہمارے دشمن ہی سے ہوا ہو مگر ہم ایسے انصاف کش نہیں ہو سکتے کہ اسکی عظمت سے انکار کردیں !

اسٹیڈسمین لکھتا ہے کہ انسانوں - بچانے اور انکے ساتھہ بہتر سلوک کرنے میں ایمڈن نے جو شرافت برتی ہے' وہ ایسی ہے کہ اگر جنگ کا زمانہ نہوتا تو ہم اسکے لیے دعا کر سکتے تھے - لیکن ہم کہتے ہیں کہ هندوستان پر دریا کی جانب سے اولین حریفانہ اقدام کیلیے تن تنہا بڑھکر جو یادگار اثر ایمڈن نے دنیا پر ڈالا' وہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ اگر جنگ کا عہد نہوتا تو ہم سب اسکی اولوالعزمی کی تعریف میں ترانہ سنجی کرتے !

هندوستان کی جغرافیائی شکل اس طرح کی واقع ہوئی ہے کہ اسکے تینوں جانب سمندر ہے اور صرف ایک جانب یعنی جانب شمال پہاڑوں کے درے اور چند کوہستانی راستے ہیں جنہوں نے هندوستان کو ایران' وسط ایشیا' تبت' اور چین و کاشغر تک سے ملادیا ہے -

دنیا کا پچھلا دور بحری نہ تھا - فوجی قوتیں صرف زمین کی سطح تک محدود تھیں - اسلیے هندوستان کے بحری ساحل حملہ آوروں کی طرف سے ہمیشہ محفوظ رہے' اور سکندر اعظم کے بعد سے احمد شاہ ابدالی تک جسقدر حملے ہوے' سب کے سب اسی شمالی دروازے سے ہوے - ڈچ اور فرانسیسی' اور آخر میں انگریزی جہاز اگرچہ دریا کے راستے آے' لیکن وہ فوجی حملہ نہ تھا بلکہ تاجروں اور سیاحوں کا ورود تھا - اگرچہ بالآخر فوجی استیلا پر اسکا خاتمہ ہوا -

پس تاریخ هند میں وہ چند گولے جو خلیج بنگال اور ساحل مدراس پر پھینکے گئے' اس لحاظ سے نہایت ہی عجیب و غریب ہیں کہ انمیں بحری حملے کا ایک ایسا اقدام پایا جاتا ہے جو بر اعظم هند میں کبھی بھی نہیں ہوا - مدراس کے ۲۵ گولوں نے " اولین بحری حملے " کی جگہ اپنے لیے تاریخ کے اوراق میں نکال لی ہے !

گذشتہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمڈن جرمنی کے مشرقی بیڑہ کا کروزر ہے اور چین میں تھا - گذشتہ ۲ - سپٹمبر کو اسکے ڈوبنے کی بھی خبر دی گئی تھی - ایسی حالت میں ہمارے لیے کچھہ مشکل نہیں کہ اس عجیب و غریب بحری اقدام کا خط سفر متعین کر سکیں -

فرض کیجیے کہ وہ بحر پاسفک کے لق و دق صحراے آبی میں گم ہوگیا تھا' اور اب وہ هندوستان کی طرف قدم زن ہوا ہے - اس صورت میں وہ غالباً جزائر " فیلی پائن " سے ہوتے ہوے جنوبی بحر چین میں آیا ہوگا' اور کو چین وغیرہ قریبی چینی سواحل کے محاذ سے گذر کر خلیج سیام کے دہانے پر پہنچا ہوگا - اب اسکے سامنے مشرقی هند کے جزائر ہونگے جن میں بڑا شہر سینگا پور ہے - اور دہنی جانب ڈچ مقبوضات جاوا وغیرہ ہونگے - وہ حسب ضرورت ان مقامات پر ٹھہرا ہوگا اور اگر کوئلہ وغیرہ کی ضرورت ہوئی ہوگی کسی بندرگاہ سے لیا ہوگا - پھر وہ آگے بڑھا' اور سینگا پور سے اس بحری شاخ میں داخل ہوا جسکی ایک جانب پینانگ اور دوسری

کرنے کی عظیم الشان آزمایش هے جنهوں نے لیژ کے ۱۲- قلعوں کی پروا نه کی ' برسلز چهوڑ دیا ' نامور کے ۹- قلعوں کو رقعت نه دی ' مونس سے پیچهے هٹ آے ' کیمرے بهی انکے لیے دامنگیر مصلحت نهوسکا ' دریاے سوام کی لهروں کی فضا بهی انهیں نه ٹهرا سکی ' لافیرے کا ساحل بهی ایک طلوع و غروب سے زیاده انهیں نه روک سکا ' کمپدگن اور ریم وورڈن کا استحکام بهی انکے استحکام مصلحت پر غالب نه آیا ' بالاخر پیرس سے بهی فروتر اور کولو میوس اور ریٹری سے بهی آگے انهوں نے قیام کیا ' اور اس طرح اپنی جنگی قابلیت اور مصلحت بینی کی ایک بے نظیر یادگار اوراق تاریخ پر ثبت کردی !

مصالح مراجعت کے ایک ایسے عظیم الشان ' متواتر ' غیر منقطع ' دائم و ثابت ' اور مستمر المعرکة سلسلة کمال کا مقابله (جسکی نظیر فوجوں کی تاریخ مراجعت میں شاید هی ملسکے) صرف انهی لوگوں کو زیب دیسکتا هے جو اقلاً اس زنجیر تقهقر کی بے شمار کڑیوں میں سے ایک دو کڑیاں تو خود بهی ڈهال سکیں ؟ یه کیا که ایک هی منزل پہنچ هٹ کر قدم همت نے جواب دیدیا اور پهر وهی آگے بڑهنے کا سوداء آتشیں مسلط هو گیا !

اصل یه هے که بڑی بڑی توپوں سے کام لینا اور فوجوں کے جنگل کو پهیلا دینا دوسری چیز هے ' اور عقل و مصالح سے کام لینا اور پهیلے هوے سر رشته هاے امید کو یکایک سمیٹ لینا دوسرا مقام هے - جرمنی قلعوں کو مسخر کرنا جانتی هے ' لیکن جوش وهیجان کی تسخیر کا راز اسے معلوم نهیں - صبر و تحمل کے یه معنی هیں که جب مصلحت دیکهی تو بڑے سے بڑے اور مستحکم سے مستحکم مقام کو منٹوں اور لمحوں میں چهوڑ دیا - ایسے لوگوں کی تقلید وه قوم کیا کر سکے گی جسکی بے صبری کا یه حال تها که ابهی ایک مقام پر اچهی طرح دم بهی نهیں لیا که دوسرے کا رخ کیا ؟

مرد ایں ره را نشانے دیگر ست !

حادثۀ کلکته

(جهاز کوما گاٹو - اسلحۀ ناریه کا شدید و مهلک استعمال)

کلکته سے دیس میل کے فاصله پر ایک ساحلی مقام " بج بج " هے جهاں بعض اسٹیمر لگاے جاتے هیں - مشهور جهاز کوما گاٹو کے سکهه مسافر (جو کنیڈا گئے تهے) ایک اسٹیمر میں سوار کراکے ۲۹ کو یهاں لاے گئے - لیکن جب ان سے کها گیا که وه اسپیشل ٹرین میں سوار هوکے سیدهے پنجاب روانه هو جائیں تو انهوں نے انکار کیا ' اور کلکته کی طرف پیدل روانه هو گئے -

چند میل بڑهے تهے که مسلح پولیس نے انهیں روکا اور وه بج بج واپس آگئے - لیکن اسٹیشن کے اندر یکایک بر افروختگی پیدا هوئی ' اور پستول اور دو تلواروں سے انهوں نے پولیس پر حمله کردیا - فوج ریلوے سڑک کے جنگلے کے حائل هونیکی وجه سے بیخبر تهی -

سرجن میجر ایسٹ وڈ کی پیٹهه میں گولی لگی - سر فریڈرک هالیڈے کمشنر پولیس کلکته کا پانوں زخمی هوا - مسٹر بیڈریا کے بازو اور پانوں دونوں زخمی هوگئے - مسٹر همفریز کا زخم شدید بیان کیا جاتا هے - اسسٹنٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ ریلوے کے بهی نهایت مهلک زخم لگے - کئی پولیس سرجنوں کے سر بری طرح زخمی هوچکے هیں -

مجبوراً فوج نے فائر کیا ' مگر اسپر بهی وه باز نه آے اور کئی بار یورش کی - بالاخر ۱۶ - آدمی انکے هلاک هوگئے اور دو تماشائی مقتول - گرفتاری جاری هے - اس وقت تک ۳۲ گرفتار هوچکے هیں - باقی

۹ ذیقعده ۱۳۳۲ هجري

تاریخ هند میں اولین بحری حمله کا اقدام

عجیب و غریب ایمسڈن !!

هے ایک خلق کا خوں اشک خونفشاں په میرے
سکهائی طرز اُسے دامن اُٹهاکے آنے کی !

— * —

فرانس کا مشهور انقلابی فیلسوف " روسو " کهتا هے :

" انسانی اخلاق کی پیمایش کا اصلی پیمانه جنگ کے هاتهه میں هے اور اسی کی پیمائش ٹهیک بهی هوتی هے "

یه بالکل سچ هے - کیونکه جنگ کے زمانے میں همارے سامنے دوست نهیں هوتے جنکے لیے همارے ملکوتی خصائل میں حرکت هوتی هے اور هم فرشتوں اور قدوسیوں کی طرح نیک اور مهربان بن جاتے هیں - بلکه دشمن هوتے هیں جنکے تصور میں غیظ و غضب اور هیجان و انتقام کے سوا کچهه نهیں هوتا ' اور غصه کا شیطان همارے تمام ملکوتی امیال و عواطف کو یکسر قتل کر ڈالتا هے - اس وقت دنیا کے سامنے هم بے پرده آجاتے هیں اور وه ٹهیک ٹهیک جانچ سکتی هے که همارے چهرۀ اخلاق کے اصلی خال و خط کیا هیں ؟

انسانیت کا اصلی مقام یهی هے - دوستوں کے ساتهه جنگل کے درندے بهی انصاف کرسکتے هیں ' لیکن دشمنوں کے ساتهه صرف انسانیة هی عدل کرتی هے - اگر همارا انصاف صرف اپنے دوستوں کے لیے هے تو هم اُس کتے سے کچهه بهی افضل نهیں هیں ' جو روٹی کا ٹکڑا پهینکنے والے انسان کے قدموں پر لوٹتا مگر بلی پر همیشه حمله کرتا هے - اسی لیے مسیح نے کها : " اگر تم اپنے پیار کرنے والوں سے پیار کرتے هو تو تمهارے لیے کیا اجر "

اگرچه بد قسمتی سے دنیا کا حال همیشه اِس تعلیم سے مختلف رها هے اور تاریخ اور مشاهده بتلاتا هے که انسان نے اخلاق کی تمام حقیقتوں کو همیشه دوستوں هی کے لیے تسلیم کیا هے نه نه سب کے لیے - تاهم دنیا میں همیشه ایسے راستباز انسان بهی رهے هیں جنهوں نے تلواروں کے نیچے اپنے اخلاق و عدالة کا ثبوت دیا هے ' اور اپنے قاتلوں اور حریفوں کی خوبیوں کا دوستوں سے بڑهکر خیر مقدم کیا هے -

کتنے واقعات تاریخ نے محفوظ رکهے هیں جن میں ایک شجاع انسان نے اپنے دشمن کی شجاعت کی داد دی اور اسکی گری هوئی تلوار خود اٹهاکر اسکے کمر میں باندهدی - عرب جاهلیة میں اُس شخص سے بڑهکر اور کوئی کمینه اور سفیه نهیں سمجها

ھوے خون کا ایک سیلاب' تڑپتی ھوئی لاشوں کا ایک ڈھیر' کٹے ھوے سروں کا ایک تودہ' دکھا دیا جاتا ھے جنکو حوادث زمانہ نے اسلیے ایک جگہ جمع کردیا ھے کہ ٹھوکر لگانے کیلیے اسی قسم کا ناھموار نشیب و فراز موزوں ھے! "

لیکن چشم حقیقت اس پر حسرت نظارہ پر اشکبار نہیں ھوسکتی- وہ جذبات سے بالکل خالی ھے' اسلیے بڑی سنگدل اور بڑی ھی بے رحم ھے- وہ صرف جلد کے بیرونی چرکوں ھی پر آنسو نہیں بہاتی بلکہ اندر کا ناسور دیکھنا چاھتی ھے- یہ سچ ھے کہ خون کا یہ سیلاب' لاشوں کا یہ ڈھیر' سروں کا یہ تودہ' نہایت بیدردی کے ساتھہ ٹھکرا دیا گیا ھے' لیکن اصلی سوال یہ ھے کہ انسان نے اس گراں قیمت خون' اس سڈول جسم' اور اس مغرور سر کو کیوں ھر شخص کے روندنے کیلیے ھلاکت کی راہ میں ڈالدیا؟

یہ ایک قیمتی سوال ھے' جسکا جواب دماغ میں نہیں' بلکہ انسان کی جیب میں ھے-

زمین اپنے اندر سے سونا اوگلتی ھے' پہاڑ لعل و الماس کا ذخیرہ باھر نکالتا ھے' سمندر سطح آب پر موتیوں کی دکان لگادیتا ھے' انسان اس قیمتی سرمایہ کو دیکھتا ھے اور آگے بڑھکر اوسکو جیب میں بھرنا چاھتا ھے' لیکن خارجی قوتیں مزاحمت کرتی ھیں اور اون میں باھم کش[illegible] پیدا ھوجاتی ھے- اب انسان کا بیش قیمت خون خود [illegible] جوش کھاکے بہنا چاھتا ھے- جنگ چھڑ جاتی ھے' اور سونے کی ایک خاک آلود سل پر لاکھوں لاشیں تڑپتی ھوئی نظر آتی ھیں- لعل کے ایک دانے پر خون کے ھزاروں قطرے بہادیے جاتے ھیں- ایک موتی کی آب پر ھزاروں جسم کی رطوبت عریزی فنا کردی جاتی ھے- پس انسان کا سرمایہ وہ بیش قیمت خون نہیں ھے جسپر وہ ماتم کرتا ھے- انسان کا سرمایہ وہ سڈول جسم نہیں ھے جس کے زخموں پر وہ مرثیہ خوانی کرتا ھے' انسان کا سرمایہ وہ مغرور سر نہیں ھے' جسکے کٹنے پر وہ نوحہ سنج ھے' بلکہ اوسکا حقیقی سرمایہ وہ تودۂ خاک ھے جس میں سونے کے ذرے چمک رھے ھیں- وہ لعل شب چراغ ھے جو شمع طور کی طرح پہاڑوں کی بلند چوٹیوں پر روشن ھوتا ھے- موتیوں کی وہ آب ھے جسکی نمایش سطح دریا پر کی جاتی ھے!

جنگ کے بعد گراں قیمت خون کا ماتم' موزوں اندام جسم کا مرثیہ' اور مغرور سر کا نوحہ صرف ایک افسانۂ بزم و انجمن کی حیثیت اختیار کرلیتا ھے جس سے کبھی کبھی اگلوں کی یاد تازہ کرلی جاتی ھے- لیکن دولت کا جو سرمایہ جنگ کی نذر کردیا گیا ھے' اوسکا داغ ایک مدت تک دلوں میں تازہ رھتا ھے- خون زمین پر گرتا ھے اور بہہ جاتا ھے' لاش کا ڈھیر لگتا ھے اور زمین کے اندر دفن کردیا جاتا ھے' سر کٹ کے گرتا ھے اور فرش خاک کے برابر ھوجاتا ھے- لیکن عظیم الشان عمارتوں کے کھنڈر گرکے بھی قائم رھتے ھیں- سر سبز کھیتیاں پامال ھوکر بھی خرمن آتش زدہ کی شکل اختیار کرلیتی ھیں' یتیموں کے آنسو رک جاتے ھیں لیکن بھوک نہیں رکتی- بیوہ عورتوں کی آھیں ٹھہر جاتی ھیں' لیکن قوت ھاضمہ اپنے عمل مستمر سے باز نہیں آتی- پس جنگ کے بعد دنیا درحقیقت مال و دولت کے ماتم میں مصروف رھتی ھے اور جن بیدردوں نے اسقدر لاشوںکو نہایت بے پروائی کے ساتھہ زمین کے غاروں میں دفن کردیا تھا' وہ مصارف جنگ کا نقشہ نہایت دیدہ ریزی سے مرتب کرکے دنیا کے سامنے پیش کرتے ھیں کہ ھر شخص انکے ماتم دلگداز میں حصہ لے!

لیکن انسان کا سرمایہ صرف اوسکی جیب ھی تک محدود نہیں ھے- اوسکا ایک بہترین حصہ دماغ میں بھی ھے- اگر ھم چند ٹوٹے ھوے کھنڈروں پر' اگر ھم چند پامال شدہ باغوں پر' اگر ھم چند [illegible]

انکو بہا لیگیا' تو ھمکو اسکے ساتھہ اپنے بطون و دماغ کو بھی ٹٹولنا چاھیے کہ میدان جنگ میں چمکنے والی تلوار کہیں مردوںکے سر کے ساتھہ زندہ انسانوں کے سرمایۂ ھوش و حواس کو تو اڑا نہیں لیگئی؟

اگر بیدرد فوج نے ھماری سر سبز کھیتیوں کے ساتھہ ھمارے خرمن عقل میں بھی آگ لگادی ھے' تو ھمکو اپنے مال و دولت کے ماتم سے فارغ ھوکر اپنے قواے عقلیہ کی اس بیدردانہ غارتگری پر بھی چند آنسو بہا لینے چاھئیں-

لیکن یہ عقلی غارتگری نہایت مخفی طور پر وقوع پذیر ھوتی ھے- خود تلواروں' نیزوں' کمانوں' اور توپوں کے گولوں سے زیادہ تلواروں کی چمک' نیزوں کی لچک' کمانوں کی چرچراھٹ' بندوقوں کی باڑہ' توپوں کی گرج' اس عقلی میدان کو فتح کرتی ھے-

اس عقلی جنگ میں جوھر بہت زیادہ کام نہیں کرتا' میدان صرف عرض کے ھاتھہ میں رھتا ھے-

زمانۂ جنگ میں مال و دولت کی بربادی کا منظر صرف دنیا کے ایک بد قسمت حصے میں نظر آتا ھے لیکن یہ عقلی لوٹ مار عام ھوجاتی ھے- ھر جگہہ سر ھی سر ھوتے ھیں مگر سر میں کچھہ نہیں ھوتا- مادی غارتگری کا صرف ایک ھی اثر ھوتا ھے جو فقر و فاقہ کی صورت میں نظر آتا ھے' لیکن اس عقلی غارتگری کے سیکڑوں نتائج ھوتے ھیں جو مختلف صورتوں میں نظر آتے ھیں- ان میں سے بعض کی تفصیل حسب ذیل ھے:

(۱) زمانہ جنگ میں ھزاروں غلط افواھیں اوڑائی جاتی ھیں لیکن تمام دنیا اونپر یقین کرتی ھے- واقعات کے نقد کا سب سے بدیہی اصول تناقض ھے' لیکن زمانۂ جنگ میں سیکڑوں متناقض خبریں ایک ھی ساتھہ شائع ھوتی ھیں جن پر اکثر لوگ یکساں وثوق کے ساتھہ یقین کرلیتے ھیں' اور کم از کم ذوق و شوق کے ساتھہ تو ھر انسان انھیں سنتا ھے- ایمڈن کے ڈوبنے اور اوچھلنے کا واقعہ ایک ھی دلچسپی کے ساتھہ سنا گیا تھا- لیژ کے عدم تسخیر و تسخیر کی حقیقت یکساں کشش کے ساتھہ سامنے آئی- جرمنی کا اقدام و ادبار' دونوں ایک ھی وقت نمایاں ھوے- زمانۂ جنگ میں وھم کی اختراعی قوت نہایت ترقی کرجاتی ھے اور انسان کا دماغ ھمیشہ احتمال آفرینیوں میں مصروف رھتا ھے- اسی وھم پرستی کی بنا پر فوجیں اکثر جنگی غلطیاں کر بیٹھتی ھیں- حال میں یہ خبر شائع ھوئی ھے کہ بحیرہ بالٹک میں ایک فریق نے خود اپنے ھی جہازوں پر حملہ کردیا' کیونکہ وھم نے اوسکو غنیم کے جہازوں کی صورت میں دکھایا تھا- بعض اخبارات میں ھوائی جہازوں کے متعلق چشم دید شہادتیں شائع ھوئی ھیں جو زمانۂ جنگ کی وھم پرستیوں کو متمثل کرتی ھیں- کئی شخص شرعی قسم تک کھانے کیلیے طیار ھیں کہ انھوں نے جرمنی کے ھوائی جہاز دیکھے!

ایک معمولی شورش بھی یہی نتائج پیدا کردیتی ھے- لوگ حادثہ مسجد کانپور کے زمانے میں دریا کے اندر سے کلمۂ شہادت کی آواز سنتے تھے' اور اسپر متعدد لوگوں کی شہادتوں کی بنا پر یقین کیا جاتا تھا!

(۲) واقعات جنگ کا نمایاں اثر ھمارے روزانہ طرز معاشرت پر بھی پڑتا ھے-

جب انسان دن بھر کام کرتے کرتے تھک جاتا ھے تو رات کو حلقۂ احباب میں آتا ھے اور اونکی صحبت میں دل بہلاتا ھے- انسانوں کے مختلف طبقے ھیں' اور ھر طبقہ اپنے لیے موزوں صحبت احباب ڈھونڈھ لیتا ھے- زاھدان عبادت گذار معتکفین مساجد کے پاس بیٹھتے ھیں اور دوزخ و جنت کا تذکرہ کرتے [illegible]

اب اسکے دھنے جانب رنگون و برما' اور نقشۂ ہند کا وہ مشرقي حصہ تھا جو قینچي کی دو شاخوں کي طرح دونوں جانب چلا گیا ہے اور درمیان کا خلا خلیج بنگال ہے - اگر وہ بائیں جانب جاتا تو مدراس اور اس سے شمال تر کولمبو تھا ' مگر وہ کلکتہ کي طرف بڑھا اور معاً اپني توپوں کا دہانہ کھولکر ہر سامنے آ جانے والے جہاز کو گرفتار کرنا شروع کردیا - حتی کہ دہانۂ دریاے ہوگلي کے سامنے پہنچ گیا ' جسکے معني ٹھیک کلکتہ میں آجانے کے تھے - کیونکہ بحري پولیس ' خبررساني ' رہنمائي ' اور فوجي جہازوں کي قطاریں ہمیشہ وہاں موجود رہتي ہیں -

اسکے بعد وہ رنگون کي طرف روانہ ہوا مگر راہ میں ارادہ بدلدیا اور بائیں جانب مدراس چلا گیا - وہاں گولہ باري کي اور پھر کولمبو کو بائیں چھوڑتے ہوئے پانڈي چري کے سامنے نمودار ہوا -

یہ معلوم نہیں کہ اگر وہ پاسفک میں تھا تو اس کے کس حصے میں اس کا حیات بعد الممات ہوا ؟ اسلیے مقدار مسافت کا یقین مشکل ہے - تاہم فلي پائن سے شمار کیا جاسکتا ہے - منیلا سے پینانگ تک ۱۷۰۰ - میل ہے - پینانگ سے پوري (جس کے جگناتھہ مندر کے منارے گرفتاران ایمڈن نے دیکھے تھے) ٹھیک ۱۰۰۰ - میل ہے - پس فیلي پائن سے وسط خلیج بنگال تک دو ہزار سات سو میل کی بحري مسافت اس بحري حملے میں طے کی گئي - جزائر شرقیہ سے اندرون بحر چین تک کی مسافت اس کے علاوہ ہے -

اب غور کیجیے کہ ان ترتیبات سے کیا نتائج سامنے آئے ہیں ؟

(۱) چین میں جاپاني قوۃ بحري دنیا کي ایک بہت بڑي مسلمہ قوت ہے - کیا چوا کے بعد ہی برٹش چائنا کے مقبوضات اور بندر ہینگ کانگ ہے - تاہم ایمڈن محفوظ رہا -

(۲) تاریخ ہند میں بحري حملے کے نظائر ناپید ہیں - مگر ایمڈن نے سب سے پہلے اسکے بحري خطوط کی طرف حملہ آورانہ توجہ کي حالانکہ (حسب تصریحات رسمیہ) وہ تین ہزار ٹن کا تیسرے درجہ کا کروزر ہے - محض ۱ + ۴ - کی توپیں رکھتا ہے' اور ہندوستان کے استحکامات صد سالہ کا غلغلۂ و طنطنہ تمام عالم میں بلند ہوچکا ہے - تاہم اس کی دلیري کا ہیجان مصالح پر غالب آیا !

(۳) جزائر فیلی پائن پر امریکن حکومت ہے - کیا وہ اس کے ساحلوں پر نمودار ہوا تھا ؟

(۴) سینگا پور انگریزي حکومت میں ہے - ظن غالب ہے کہ وہاں ایمڈن کی خبر ملگئي ہوگی' لیکن مسلم کروزر خواہ کتنا ہی چھوٹا ہو' ہندوستاني ساحلوں میں ہر جگہہ لا علاج ہے - اگرچہ بحر شمال میں نہو -

(۵) جاوا وغیرہ ڈچ حکومت کے ماتحت ہیں - کیا یہ ممکن نہیں کہ وہ جرمن جہازوں کے ساتھہ تسامح اور درگذر کرتے ہوں ؟ وہاں کے ساحلوں سے اسے ضروري مطلوبات بھي ملتي ہونگي -

(۶) بحر چین سے داخلی ہند صرف ڈھائي ہزار میل کے فاصلہ پر ہے جسے جنگی جہاز بآسانی ایک ہفتہ کے اندر طے کرلے سکتا ہے - اور جاپان ابتک کیاچوا پر قابض نہوسکا -

(۷) ایمڈن کا کپتان حیرت انگیز جرأت و شجاعت' دلیري و جانفروشي ' بے باکی و بے جگري کے علاوہ ہندوستان کے بحر و بر کے متعلق کتني صحیح' کیسی باریک' کیسی جچی تلی' اور کیسی بے خطا معلومات رکھتا ہے ؟ بے تارکي خبر رساني کے اسٹیشنوں پر اسکی نظر رہی - بحري خطوط کے ساحلوں سے ہشیار رہا - رنگون نہیں گیا کیونکہ وہاں خطرات تھے - مدراس گیا جہاں کوئی خطرہ نہیں - وہ اپنے تمام کام ایسے لوگوں کی طرح انجام دیتا ہے جنہیں گویا ہندوستان کا تمام حال معلوم ہے !

فَلْسَفَۃ

الحـــــرب

(اسباب و موثرات ' نتائج و عواقب ' علل و علائق)

(۱)

الہـــلال میں آج ایک نئے باب کا بعنوان " فلسفہ " افتتاح کیا جاتا ہے -

اس باب کي خصوصیت یہ ہوگي کہ اسکے تحت میں جسقدر مضامین شائع ہونگے ' انہیں ہر طرح کے مذہبي معتقدات و آرا سے الگ رکھا جائیگا' اور کوشش کي جائیگي کہ محور فکر و نظر صرف فلسفۂ و اجتماع ہو -

ضمناً یہ امر بھي پیش نظر رہیگا کہ اجتماعي و فلسفي مباحث کیلیے ایک نئے طرز بیان و انشاء کا نمونہ پیش کیا جاے - بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ فلسفیانہ مضامین وہی ہوسکتے ہیں ' جنکي عبارت نہایت روکھی پھیکي اور بے مزہ ہو - اگر ایسا نہیں ہے تو اُسے فلسفیانہ استدلال و نظر سے بالکل خالي سمجھنا چاہیے - مگر ہمارے خیال میں یہ قلمي پست ہمتي کم از کم ان لوگوں کے لیے تو جائز نہیں رکھی جاسکتي جنہیں خدا تعالی نے اپنے ہر طرح کے افکار کو بہتر لفظوں اور موثر فصاحت کیساتھہ بیان کرنے کي قدرت دیدي ہے : و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء - اور آنپر بلاغت قرآنی کے درس و افادہ سے فیضان بیان کا ایک ایسا دروازہ کھول دیا ہے کہ دقیق سے دقیق خشک مطالب کو بھي وہ حسن و عشق کي دلچسپ داستان بنادیسکتے ہیں -

آں نیست کہ صحراے سخن جادہ ندارد
وازوں روش کج نظاري را چہ کند کس ؟

آج جنگ اور اسکے اطراف و نتائج پر ایک صحبت فلسفی و اجتماعي کا سلسلہ شروع کرتے ہیں - اس ہفتہ تمہید نظر سے گذر لے - آئندہ اصل مطالب شروع ہونگے -

---

انسان فطرۃ مادہ پرست ہے' اسلیے مادي چیزوں کو اپنا حقیقی سرمایہ سمجھتا ہے -

لیکن مادیات کا آب و رنگ اوسکو اور بھی مسحور بنا دیتا ہے - زمین کے اندر سونا ' پہاڑ کے اندر لعل ' سمندر کے اندر موتی ' انسان کا قیمتی خزانہ ہیں ' لیکن سونا جب ڈھل کر سکہ کي صورت اختیار کر لیتا ہے ' لعل جب پہاڑ سے نکل کر تاج شاہی میں اپني چمک دمک دکھاتا ہے ' موتي جب کسي حسین گردن کے ہار میں جگہ پاکر اپنے اوج قسمت پر نازکرتا ہے ' تو وہ چہرۂ کائنات کا آب و رنگ اور عالم مادیات کا چشم و چراغ بنجاتا ہے !

زمانۂ جنگ میں دنیا سرگرم فغاں نظر آتی ہے' انسانیت ماتم کبری میں مبتلا ہو جاني ہے ' ہمدردي مرثیہ خوانی کرتی پھرتي ہے ' رحمدلي کا نوحہ دلگداز دلوں کو پاني پانی کردیتا ہے -

لیکن جب سوال کیا جاتا ہے کہ یہ نالہ و فغاں ' یہ نوحہ و ماتم' یہ مرثیۂ و سوز و گداز' کس متاع عزیز کي گم شدگي پر ہے ؟ تو بہتے

یورپ کا نیا نقشه جو طیار هورها هے

جنگ یورپ کے نتائج و عواقب کا ایک سر سري مطالعه

اخبار ڈیلی میل لنڈن میں جنگ کے نتائج و عواقب پر ایک نہایت اهم اور دقیق النظر مضمون شائع هوا هے جسکے نیچے صرف W - T - T کا دستخط هے -

لیکن مضمون اسقدر دلچسپ هے که اسکا پورا ترجمه شائع کر دینا چاهیے :

مشہور جان رالنٹ کا قول هے :

" جنگ میں بجز اسکے اور کوئي فائده نہیں که وه لوگوں کو فن جغرافیه کی تعلیم دیتی هے "

اس خیال میں اور برن هارڈي اور پروشیا کے جنگی مذهب کے اس اصول میں که " جنگ ایک روحانی مسہل هے ' جسکے بعد قوم صاف اور قوي تر هوجاتی هے " همارے لیے انتخاب کی وسیع گنجایش هے -

جنگ فن جغرافیه کی تعلیم دیتي هے - اسکے متعلق تو کچهه پوچهنا هي عبث هے - اسکول کے ایک بد شوق لڑکے کو بهی آج نقشوں اور جغرافیالی حالات سے پوري دلچسپی هے - اسوقت انکے لیے براعظم یورپ کوئي وسیع خیالي شے نہیں هے ' بلکه اسی طرح ایک حقیقي شے جسطرح که اسکے پڑوس کا فٹ بال میدان -

نقشے اب مرده چیزیں نہیں هیں بلکه زنده حقائق هیں - لوگوں کي طرح میں نے انکي نه ختم هونے والي خواهش کو محسوس کیا هے -

نقشے اب نقشے نہیں رهے - وه جنگل ' دریا ' میدان ' شهر اور گاوں ' هوگئے هیں - جهاں سے فوجوں کے کوچ ' توپوں کي گرج ' تلواروں کی جهنکار ' اور سواروں کے هنگامے کي آواز آتي هے - اب میں لنڈن میں نہیں رهتا هوں ' بلکه " والجیس " اور " ارڈینس " میں هوں - میں دریاے " می یوز " کے پیچ و خم کو جسقدر جانتا هوں اسقدر دریاے ٹیمس کو بهي نہیں جانتا - حالانکه میں نے طفلي کی پہلی آنکهه اسی پر ڈالي تهي !

مجهے معلوم هوتا هے که میں آنکهیں بند کیے معرکے کے وسیع خط کے برابر برابر چلا جاسکتا هوں - میرے یمین و یسار آبادي کي جگه موت اور زندگي کے کاروبار کي جگه وحشت و هلاکت کا سناٹا هے ' اور سامنے چند هفتوں کے هنگامے سے پیدا هونے والے وه نتائج جنکو صدیوں تک دنیا پر حکومت بخشی گئی هے !

(اگر جرمنی فتحمند هو)

همارے دامن خیال کو صرف وهي رقبے نہیں پکڑے هوے هیں جهاں جنگ برپا هے - اب تو تمام یورپ کے نقشے میں ایک مستغرق دلچسپي پیدا هوتی جاتی هے - اسوقت یه براعظم (یورپ) ایک معدني کترے کی طرح آگ پر پگهلرها هے ' جو آینده نقشه اس جنگ کے نتائج کو اپنے اندر قلمبند کریگا ' اسکے متعلق هم اسوقت صرف قیاس هي کر سکتے هیں -

یه مسئله اس لیے پیچیده هے که ممکن هے نتیجه ذو جهتین هو - یعنے دونوں پہلو رکهتا هو - فتح و شکست ایک ساتهه ظهور کرے اور هر فریق فتحیاب بهي هو ' اور شکست خورده بهي - اسکا ایک هاتهه جوش مسرت سے اور دوسرا تاسف سے لرز اٹهے !

حلیفوں (دول متحده فرانس و روس و انگلستان وغیره) کے مقابله میں جرمنی کو خشکي میں فتح هوسکتي هے ' مگر تري میں شکست قرین قیاس هے -

فرض کرو که ایسا هي هوا تو اسکا سیاسی نتیجه کیا هوگا ؟

جهاں تک فرانس کا تعلق هے یه نتیجه اسکے لیے سخت مہلک هوگا - پرنس بسمارک کا قول تها که " میں فرانس کے بیڑے سے پیرس میں لڑونگا " - اس سے اسکا مقصد یه تها که اگر وه ایک دفعه خشکي میں فرانس کا مالک هوجالے تو پهر فرانسیسي بیڑه کس شمار میں رهیگا ؟ فرانس کے متعلق یه قول اب تک بالکل صحیح هے لیکن انگلستان کے متعلق نہیں - جب تک همارا سمندر پر قبضه هے ' اسوقت تک اس براعظم (یورپ) میں کوئي آفت همیں گهٹنوں کے بل نہیں جهکا سکتي - لیکن اگر همکو خشکي پر شکست ملي تو اسکا خمیازه همیں تنها نہیں بهگتنا پڑیگا - اس لپیٹ میں بلجیم اور فرانس بهي آجائینگے (میں اس باب میں روس کو ابهی نظر انداز کردیدا هوں -)

کیا سمندر میں هماري فتح سے جرمني کي ساحلي کامیابي میں توازن پیدا هوجائیگا ؟ کیا همارے بیڑے کا خطره جرمني کے لیے اتنا هي کهل ڈالنے والا هوگا جسطرح که جرمن فوجوں کا خطره فرانس کے لیے ؟ بالفرض ایسا نه هوا تو همارا پوزیشن اسوقت غیر معمولي طور پر مشکل هوجالیگا - ممکن هے که هماري فوجیں صحیح و سالم اور غیر مجروح هوں ' مگر همارا حلیف (فرانس) تو اتنا پسیگا که اسکا کام هی تمام هوجائیگا - هم جرمنی کو جسقدر سمندر میں پائینگے ' اسي قدر وه سواحل کي طرف فرانس پر اپنے شکنجے کا پیچ کسیگی - اس صورت میں اگر هم اپنے حلیف کو یکسر تباهی سے بچا سکینگے تو صرف اسطرح که سمندر میں اپنی موقعیت اور برتري سے دست بردار هوجائیں -

کیا یه قرین قیاس هے ؟ کیا یه هوسکتا هے که هم فرانس کو بچانے کے لیے اپنے تئیں ایسے شرائط کے حواله کردیں جو همیشه کے لیے همیں جرمنی کا محکوم بنادیں ؟

صورت حال کي یه ایک خطرناک شق هے -

اس انتخاب کي جانکنی سے بچنے کے لیے خشکی پر فتح ضروري هے - اگر ایسا نه هوا تو آینده نقشۀ یورپ برلن میں بنیگا ' جرمنی " انٹیورپ " (بلجیم) سے لیکے قسطنطنیه تک کو اپنا مرکب بنالیگي ' اور جو اسکینڈ ینوین ' ابرین ' اور اٹالین جزیره نما که سرحد پر واقع هیں ' وه اس خداوند جنگ (وار لارڈ) کے جاگیر دار

ترانے سنتا ہے - جو لوگ علمی ذوق رکھتے ہیں' وہ کسی درسگاہ یا اکاڈیمی میں جا کر چند خشک دماغ انسانوں کے نتائج فکریہ سے مسرور ہوتے ہیں - لیکن زمانۂ جنگ میں عبادت خانوں کی صدائیں دفعتاً رک جاتی ہیں' مطربوں کے ترانے خاموش ہو جاتے ہیں' علمی مجالس کا درس حکمۃ و علوم موقوف ہو جاتا ہے' تمام دنیا ایک انجمن اور ایک حلقۂ احباب بن جاتی ہے' جس میں صرف فتح و شکست کی داستان ہی سنائی جاتی ہے - واقعات جنگ کے علاوہ دوسری باتوں کا تذکرہ کیا بھی جاتا ہے تو عموماً ناگوار ہوتا ہے -

(۴) غلط افواہوں کا اثر زیادہ تر غیر تعلیم یافتہ اور ضعیف الدماغ لوگوں پر پڑتا ہے - موجودہ جنگ کا سب سے زیادہ اثر تاجروں اور تاجروں میں مارواڑیوں پر پڑا ہے - جنگ نے تجارت کو جو نقصان پہونچایا ہے اوس سے بھی زیادہ ان غیر تعلیم یافتہ تاجروں نے اپنی بدحواسی اور بدگمانی خیالی سے نقصان اوٹھایا ہے -

(۵) زمانہ جنگ میں گو اگرچہ فتح و شکست دونوں کی خبریں نہایت دلچسپی سے سنی جاتی ہیں' لیکن فتح و ظفر کا عقیدہ نہایت ہی آهستگی سے زائل ہوتا ہے' اور بعض ایسی قوموں کے تعلق سے دنیا کے مصائب و مذاہب کا غیر معلوم طور پر اعتراف کیا جاتا ہے - ہندوستان کی وسعت آج سلطنت برطانیہ کے ساتھہ وابستہ ہے' اور رعایا کو وفاداری کا پورا ادعا ہے - تاہم آغاز جنگ سے دشمن کی متصل خبروں نے جرمنی کی وقعت عوام میں قائم کردی ہے -

(۶) زمانہ جنگ میں کسی شخص کو نہایت آسانی کے ساتھہ ایک نام کا بدنام کیا جاسکتا ہے - رستم کی نیکنامی صرف شاہنامہ کی داستان سرائیوں کا نتیجہ ہے - عیسائیوں میں زمانہ حروب صلیبیہ کے محمد صلعم کے مسلمانوں کو بدنام کردیا ہے - منافقین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جو الزام لگایا تھا اوسکے لیے اسی غرض سے ایک سفر جہاد کو منتخب کیا تھا - جرمنی کیطرف سیکڑوں وحشیانہ افعال کا انتساب اسی مقصد سے کیا جاتا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کتب خانہ سکندریہ کے جلانیکا الزام زمانۂ جنگ ہی میں لگایا گیا -

(۷) جنگ کے ذریعہ سے اتحاد و اتفاق اور بغض و عداوت کے جذبات کو نہایت بڑی تحریک ہوسکتی ہے - پرنس بسمارک کے اتحاد جرمنی کا خواب جنگ کے خونی میدانوں ہی میں دیکھا تھا - موجودہ جنگ میں اٹلی نے جرمنی سے جو علحدگی اختیار کرلی' اوسنے قدیم عہد مودت کو مبدل بہ عداوت کردیا -

روس' فرانس' برطانیہ' جرمنی' آسٹریا' و سرویا وغیرہ کا باہمی عہد مودت پہلے سے بھی زیادہ مستحکم اور پائدار ہوگیا ہے - عہد ابتدائی میں مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کے جس سلسلۂ زریں نے باہم مربوط کردیا تھا' وہ اوسی کارخانے میں تیار ہوا تھا جہاں تلواریں ڈھالی جاتی ہیں !

(۸) جنگ کے ذریعہ ہر قسم کے مذہبی' ملکی' ادبی' اور اخلاقی انقلابات نہایت سرعت کےساتھہ ہوسکتے ہیں - فرانس کی جمہوریت جنگ ہی کا نتیجہ ہے' قرآن مجید کی اشاعت تعلیم کا سب سے بڑا ذریعہ جہاد فی سبیل اللہ تھا جسنے عرب کے ادبی اور اخلاقی نظام میں دفعتاً انقلاب پیدا کردیا - عمرو بن کلثوم کے مشہور اور پرجوش معلقہ کو قبیلۂ بنو تغلب کا ایک ایک بچہ انہی جنگی کارناموں کے اثر سے ازبر یاد رکھتا تھا' شاہنامہ کی مقبولیت صرف اس بنا پر ہوئی کہ اوس نے گذشتہ جنگی واقعات کو دوبارہ زندہ کردیا - ہومر کے ایلیڈ کی شہرت نے اسی بنا پر یونان کی حکمیات کی شہرت ماند کردی کہ وہ میدان جنگ کا ایک رنگین خاکہ تھا -

(۹) جنگ اخلاقی حیثیت سے ایک قوم کو دفعتاً اوبھار دیتی ہے اور دوسری کو پست کردیتی ہے - سنہ ۱۸۷۰ع کی جنگ فرانس و جرمنی نے فرانسیسیوں کی شجاعت اور عزم و استقلال کا خاتمہ کردیا جسکا اثر آج میدان جنگ میں علانیہ نظر آتا ہے - آج جرمن سپاہیوں کی رگوںمیں جو گرم خون دوڑ رہا ہے' وہ صرف آجکل کی تیز و تند شراب ہی سے مخلوط نہیں ہے' بلکہ اوسمیں سنہ ۱۸۷۰ع کے سیلاب خون کے کھولتے ہوے آتشیں قطرے بھی شامل ہیں !

یہودیوں کی بد اخلاقیاں متصل جنگ اور متصل شکستوں کا نتیجہ ہیں - بیت المقدس میں اس قوم نے تین بار شکست کھائی' فرعون کے دربار میں غلام بنکر رہی' عرب کے میدانوں میں بھی ایک اوبھرنے والی روحانی طاقت نے انکے لیے جگہہ نہ چھوڑی' آج ان متصل ذلت آمیز شکستوں کا داغ ہر یہودی کے دامن اخلاق پر نظر آتا ہے !

مسلمانوں کا معیار اخلاق جسقدر جہاد نے بلند کردیا تھا' حضرت عیسی کی اخلاقی تعلیم اوسکے مقابلہ میں بالکل بے اثر رہی -

غرض ہر قسم کا انقلاب صرف جنگ ہی کے ذریعہ ہوسکتا ہے - فلسفہ نے آجتک نظام عالم میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کی' لیکن جنگ نے ذرہ کو آفتاب اور رائی کو پہاڑ بنادیا ہے - پہاڑونکو زلزلہ ہی متزلزل کرسکتا ہے - کسی قوم کے قدیم عقاید' قدیم تہذیب' قدیم طرز معاشرت ایک مدت کے بعد مستحکم پہاڑ بن جاتے ہیں - اونکو لڑائی کا بھونچال ہی اکھاڑ سکتا ہے - اور کوئی نہیں -

مساوات کی حقیقی روح صرف زمانہ جنگ ہی میں پیدا ہوسکتی ہے - فرانس کی شورش کا سب سے بڑا نتیجہ مساوات ہے - مساوات عدل و انصاف کی ایک شکل ہے' اور عدل و انصاف کے ستون کو صرف قوت ہی قائم رکھہ سکتی ہے -

(۱۰) زمانہ جنگ میں ہر انسان کی مخفی طاقت دفعتاً اوبھر آتی ہے' فوج جس دلیری و بے جگری سے میدان جنگ میں لڑتی ہے' حالت صلح میں اوسکے تصور کی بھی متحمل نہیں ہوسکتی - نامہ نگاران اخبار جنگ کی خبروں کی فراہمی میں جسقدر عرقریزی کرتے ہیں' صلح کی خبروں میں اوسقدر محنت نہیں کرسکتے - جنگ کے مضامین میں اڈیٹروں کی قابلیت کا غیر معمولی اظہار ہوتا ہے' قوت حافظہ کو غیر معمولی ترقی ہوجاتی ہے' عرب کے دواوین اشعار کو اسی غیر معمولی قوت حافظہ نے محفوظ رکھا' عرب کی حیرت انگیز قوت روایت کو اسی فوجی اثر نے ترقی دی' شاہنامہ کا وہ سرمایہ جو فردوسی کو نہایت آسانی سے مل گیا تھا' تلوار نے اوس جوہر سے محفوظ رہا جو اسکے دماغ میں سرایت کرگیا تھا !

(۱۱) جنگ کے زمانے میں لوگ وحشت اور بد اخلاقی کی طرف زیادہ تر مائل ہوتے ہیں - فوج تو اسی نشے میں مست رہتی ہے' لیکن خود رعایا بھی رعایا کے جان و مال اور عزت و آبرو کو نہایت بیدردی سے پامال کردیتی ہے - غدر سنہ ۵۷ میں فوج سے زیادہ بدمعاشوں نے لوٹ مار اور قتل و خونریزی کی تھی' لیکن ایک اعلی طاقت ان وحشیانہ افعال سے روک بھی سکتی ہے' بلکہ اخلاق کا ایک بلند معیار قائم کرسکتی ہے -

عہد نبوت اور عہد صحابہ میں اسکی شاندار مثالیں مل سکتی ہیں - زمانۂ موجودہ بھی اس قسم کی مثالوں سے خالی نہیں - فوج فاقہ سے مرتی ہے لیکن مال غنیمت کا بہترین سرمایہ اپنے سپہ سالار کے پانوں پر لاکر ڈالدیتی ہے اور اوس میں کسی قسم کی خیانت نہیں کرتی - سنہ ۱۸۴۸ کی شورش میں جس گروہ نے قصر سویلری پر حملہ کیا' اوس نے وہانکی بہترین یادگاروں کو ہاتھہ بھی نہیں لگایا - جنگ روس و جاپان میں جب جاپانی سپاہی کسی روسی مقتول کی جیب سے گینی نکالتے تھے' تو اوسکو نہایت دیانت سے واپس کردیتے تھے !

وجه سے همیں واقعات کے حق میں اندها نه بن جانا چاهیے روس کی اسوقت جو حالت هے' اس حالت میں وه قدیم بربریت و وحشت کا ایک نہایت هی قوی بچه هے' اور اوسکی وجه سے تمدن ایک قاتل و سفاک گرفت کے عالم میں هے - جسقدر جرمنی کو هم گهٹائینگے' اسیقدر روس کو بڑهانا پڑیگا' اور روس کو بڑهانا استبداد و تظلم کو تقویت دینا هے' جو اپنی ایڑی کے نیچے تمام مظلومان روس' پولینڈ' فنلینڈ' بخارا و ترکستان' ایران' اور یہودیوں کو دبائے هوے هے!

روس کے خوف سے نکلے هوے همیں ابهی صرف نصف صدی هی هوئی هے - اس امر کے یقین کرنے کی کیا وجه هے که جب جرمنی نه هوگی تو پهر یه خوف عظیم دوباره زنده نه هو جائیگا ؟

هندوستان جہاں پہلے تها' ابهی تک اسی جگهه پر هے اور روس اس سے به نسبت پہلے کے اب اور قریب تر هے - جرمنی کی طرح روس کے لیے بهی یہی بات کہی جاسکتی هے که هم کسی قوم سے نہیں ڈرتے بلکه کسی نظام سے ڈرتے هیں :

من از عقوبت نمی ترسم ولے از زندش می ترسم

کیا هم کو امید هے که یه خطره دور هو جائیگا ؟

ایک هفته قبل تک تو ذرا بهی امید نه تهی' مگر اس اثناء میں زار روس کے روسی پولینڈ سے اندرونی خود مختاری دینے کا وعده کیا هے - بلا شبهه یه ایک نہایت هی اهم واقعه هے' لیکن در حقیقت کسی فیاضی سے نہیں بلکه محض ضرورت کے مجبورانه استیلاء سے وقوع میں آیا هے - پولینڈ میں انقلاب کے برپا هو جانے کے خطره کے ساتهه روس میدان جنگ میں کیسے جا سکتا تها ؟

خیر' هم کو اسکے مقصد میں مناقشه کی ضرورت نہیں - اگر اس وعده کا ایفاء ایمانداری سے کیا جاے تو اسکے یه معنی هونگے که پولینڈ جسکو فریڈرک نے پروشیا' روس' اور آسٹریا میں تقسیم کیا تها' اب پهر متحد هو جائیگا' اور تاریخ کا ایک عظیم الشان گناه ڈیڑه صدی کی ظالمانه غلط کاری کے بعد مٹا دیا جائیگا - آسٹریا هنگری کی مصنوعی شہنشاهی یورپ کے نقشے سے ناپید هوجائیگی' اور پولینڈ کی سلطنت نسل' تہذیب' اور اعتقاد کے اتحاد کے ساتهه وسط یورپ میں پهر ظاهر هو جائیگی!

(زار کے لیے ایک فرصت)

هم نے کہا هے که " اگر یه روسی شاهی وعده ایمانداری کے ساتهه پورا کیا گیا " حالانکه همیں یه یاد رکهنا چاهیے که اسوقت سے پہلے بهی یہی وعده ایسے هی حالات میں کیا جاچکا هے جو موجوده حالات سے بالکل غیر مشابهه نه تهے -

اسکے ساتهه ساتهه همکو زار روس کے کمزور کیریکٹر کو بهی یاد رکهنا چاهیے' جو عمده جذبات سے استقامت کے ساتهه اثر قبول کرنے میں بالکل عاجز هے - جب تک استبداد باقی هے اسوقت تک هم اس وعده کو محفوظ نہیں سمجهه سکتے - البته یه ممکن هے که اسکے حلیفوں کا نفوذ و اثر کچهه کام آے -

اگر پولینڈ زار روس کی سیادت میں آزاد هوگیا تو کیا هم یه امید رکهسکتے هیں که زار ایک قدم اور آگے بڑهیگا ؟ فنلینڈ' حیرت انگیز فنلینڈ' اپنے شاندار باشندوں اور تعجب انگیز تہذیب کے ساتهه زار کے دارالسلطنت کے پهاٹک پر خونچکاں پڑا هے! اسکی آزادی رخصت هوچکی هے' اسکے حج قید خانے میں هیں' اسکی امیدیں جاں کنی میں تڑپ رهی هیں - هاں' اس بد بخت فنلینڈ کو بهی داخلی خود مختاری ملنی چاهیے اور اسی وقت ملنی چاهیے - (اس دروازے کے کهلنے کے منتر اور بهی هیں)

یه زار کیلیے بہت بڑا موقع هے - جب وه بچه تها تو انگریزی خیالات کے اثر سے ایک بار چیخ اٹها تها: " آه! عوام کا بادشاه هوتا! "
(O to be common's King!)

وه افسوس ناک طور پر ناکام هوا' مگر اسکی ناکامی استعداد کی وجه سے نہیں بلکه قوت ارادی کے فقدان کی وجه سے هوئی - ورنه اسکے لیے مواقع بہت تهے' اور اسوقت بهی ایک بڑا موقع اسے حاصل هے -

اگر هم یه فرض کرلیں که جرمنی کو شکست هوگئی تو روس دنیا کے ان تین شہنشاهوں میں سے ایک هوگا جو اس عالمگیر کشاکش کے بعد رهینگے - ان میں وه آخری مطلق العنان و مستبد بادشاه هوگا -

یه پالیسی کی سب سے بڑی غرض اور سب سے بڑا انصاف هوگا جو آج تک کبهی نہیں هوا - اس نئی حالت میں یه سلطنت کے لیے ضعف کا نہیں بلکه قوت کا سر چشمه ثابت هوگا - اور روس کو معلوم هو جائیگا که آزاد شاهنشاهی سلطنت کا سب سے بڑا طلسم هے

مگر یه (یعنی فنلینڈ کی خود مختاری) اس سے بهی زیاده دینی هوگی - اسکا اثر ناروے اور سویڈن پر پڑیگا - جسقدر هم جرمنی سے خوف کهاتے هیں' اس سے کہیں زیاده یه سلطنتیں روس سے ڈرتی هیں - سویڈن خطرے دار هے اور رهیگا - اس نے ان رستوں کے ساتهه تعجب انگیز فیاضی کا سلوک کیا هے' جو استبداد سے بهاگ کر (سویڈن) کی راه سے بهاگ کے روس گئے هیں' اور اس حسن سلوک کے معاوضه میں زار نے اسکا احسانمندانه شکریه ادا کیا هے - اگر روس نے فنلینڈ کو آزاد کردیا تو سویڈن کے تمام خوف غائب هوجائینگے' اور روس یورپ کی خیر اندیشی کے ساتهه اپنے کام کی طرف بڑهسکیگا -

اگر وه دانشمند هے تو قیصر کی ناکامی سے عبرت حاصل کریگا اور فرصت کے آخری لمحوں کو ضائع کردینے کی جگه تمدن سے اپنا معامله صاف کرلینے میں صرف کریگا!

(ایشیا میں رد عمل)

آخر میں جزیره نماے بلقان هے - روسی اثر وهاں غالب هوگا - لیکن جنگ کے نتیجهٔ ثانی کی حیثیت سے هم بجا طور پر یه خیال کرسکتے هیں که وهاں به نسبت سابق کے عمده روح پهیلے گی - سرویا آسٹریا هنگری کی شاهنشاهی کی عنیمت اور دریا کی طرف راسته حاصل کرکے مقدونیه میں بلگیریا کیلیے منصف مزاج بنجائیگی' اور قدیم بلقانی اتحاد مع رومانیا کی شرکت کے اسکی مرتبه سابق سے زیاده مبارک سرپرستی میں قائم هوگا -

اصلی خوف دولة عثمانیه اور یونان کے باهمی مخفی مشکلات کا هے - اگر جرمنی متحیاب هوگئی تو یه مشکلات ترقی کرینگے' کیونکه دولة عثمانیه کی نظریں برلن کی طرف لگی هوئی هیں - اسکے یه معنی هونگے که دولة عثمانیه کا خاتمه هوجاے' اور بدقسمتی سے هندوستان کے مسلمانوں میں عظیم الشان رد عمل پیدا هو جو کیتهولک عیسائیوں کی طرح ایک غیر ملکی وفاداری رکهتے هیں' جسکا شخصی مرکز سلطان عثمانی هے -

(پرانے نقشه کو لپیٹ دو)

کہتے هیں که جب " آسٹرلیج " کی خبر مشہور سیاسی کبیر " پٹ " کو ملی تو اسنے یورپ کے نقشے کی طرف اشاره کرکے کہا:

" اس کاغذ کو تہه کردو - اب ان دس سالوں میں اسکی ضرورت نہیں پڑیگی "

هونگے تب - قیصر تمام یورپ کا مالک هوگا - مگر هاے اٹلی ! اسوقت بیچارا کیا حشر هوگا ؟

(اگر جرمنی کو شکست هو)

لیکن اگر جرمنی کو شکست هوئی تو اسوقت یورپ کا نقشہ کیا هوگا ؟

ایک بات یقینی ہے - " السیس " اور " لورین " فرانس کو واپس ملجائینگے اور " اسٹراسبرگ " کی سکل " پیلس دی کونکورڈ " میں ایک مردہ کی طرح ماتمی لباس میں نہ هوگی بلکہ دلہن کی طرح پھولوں سے لدی هوئی !

کہتے هیں کہ سنہ ۱۸۱۷ ع میں جرمنی نے جو مہلک غلطی کی تھی وہ السیس لورین کا الحاق تھا - یہ بسمارک کی غلطی نہ تھی [illegible] جرمنی [illegible] جنگ کی - [illegible] آئندہ جب [illegible] ان [illegible] جنگ [illegible] جب جرمنی کے [illegible] " السیس لورین " [illegible]

[illegible]

(جرمنی کا مستقبل)

جرمنی کی شکست کی صورت میں هم قیاس کرسکتے هیں کہ آیندہ کیا هوگا ؟ جو عمارت بسمارک نے خون اور لوهے کے زور سے تیار کی تھی وہ منہدم هو جائیگی ' جیسا کہ همیشہ خون اور لوهے کی بنائی هوئی چیزوں کا حشر هوا ہے -

" هو هینزولرنس " " بور بونس " کے ردی کے انبار میں ملجائیگا - " نپولینس " اور " بوربنز " وغیرہ جرمن ریاستیں پرشیا کی مبغوض حکومت کو پھینکدینگی - وہ جرمن شاهنشاهی میں بجبر داخل کی گئی تھیں ' اور جو لوگ اس ملک کے وهاں کے زندہ دل اور مہربان باشندوں کو جانتے هیں ' انھیں اس میں ذرا بھی شک نہ هوگا کہ یہ ریاستیں بغیر کسی افسوس کے اس شاهنشاهی سے علحدہ هو جائینگی - قرین قیاس یہ ہے کہ یہ ملک جنوبی جرمن اتحاد کا سر خیل هو جائیگا - کیونکہ ریاست هاے بیڈین و ٹمسبرگ وغیرہ کے باشندوں میں ویسی هی آزادانہ اور فیاض روح ہے جیسی کہ خود اسمیں ہے - خود پرشیا کی جامیاں جنگ کے مظالم سے نجات پاجائینگی - گو پرشیا کے متعلق یاد رکھنا چاهیے کہ هم پرشیا کے لوگوں سے نہیں لڑ رهے هیں بلکہ اُسکے نظام سے لڑرهے هیں -

اسکا نظام اوسکی جمہوریت کے لیے بھی اسی قدر نفرت انگیز ہے جسقدر همارے لیے - اگر ان میں فرانسیسیوں کی سی خوفناک انقلابی روح هوتی ' تو کب کے وہ اس " ملعون " شے (نظام جنگ جو) کو صاف کرچکے هوتے - عمدہ دماغی اوصاف کے باوجود انمیں آزادی کے لیے عظیم الشان جذبہ کی کمی ہے - اونکے اشترا ایکین (سوشلسٹ) موج در موج انتخاب کے وقت پول میں (پول ایک مقام ہے جہاں چٹھی ڈالی جاتی ہے) پہنچے ' مگر اچھہ نکرسکے - اسکا نظام ان اشتراکیوں کا گلا دباے هوے ہے اور آج خوفناک سختی کے ساتھہ اسکی مدافعت میں وہ کام آرهے هیں جس سے وہ بھاگتے تھے - حالانکہ انکو جاننا چاهیے کہ فتح اس ظلم کو اور زیادہ کردیگی ' اور شکست هی اس سے نجات پانیکا تنہا راستہ ہے !

(چند نظاموں کی جنگ)

اس جنگ کی عجیب و غریب پیچیدگیوں میں ایک پیچیدگی کو یہ واقعہ ظاهر کرتا ہے کہ یہ جنگ قوموں کی جنگ نہیں ہے ' بلکہ انکے نظاموں اور اصولوں کی لڑائی ہے - پرشیا کی طرح همارے یہاں فوج اور بحری بیڑے کے حامی موجود هیں - اسلیے همیں یہ خیال رکھنا چاهیے کہ جب هم اس بیڑے کی حمایت کو جرمنی میں مٹاتے هوں تو کہیں هم خود انگلستان میں اس پر زین کسکے سوار نہ هو بیٹھیں - کیونکہ همکو یاد رکھنا چاهیے کہ اس کشاکش کے پیچھے اصلی مقصود محض نقشہ نہیں ہے بلکہ اسکے علاوہ کوئی اور چیز بھی ہے -

یعنی تنظیم آزاد ملکی سرحدیں اور قومی حوصلے هیں - یہ اصلی مقصد در اصل ایک سوال ہے :

"آیا استبداد جسکی بنیاد عسکریت اور مخفی سیاست پر ہے اور جسکی پشت پناهی اسلحہ کی مخفی سازش کرتی هو ' اسکو یورپ کا مالک هونا چاهیے ' یا اُس جمہوریت کو جو هر طرح آزاد هو ؟ "

هم جانتے هیں کہ اب یورپ میں جمہوریت اور ترقی ' اعتماد اور آزادی کے ساتھ ' عسکریت اور حریت ' ایک ساتھہ نہیں رهسکتیں - یہی خبر ہو ' تربیتی تعرض دنیوں میں سے کسی ایک کو رخصت هوجانا چاهیے - یہ فیصلہ کرنا جنگ اور اسکے بعد کے فیصلے کا کام ہے کہ ان میں سے کونسی چیز نابود هو ؟ اگر ڈپلو میسٹ کروہ سے فیصلہ کیا تو غالباً یہ سب پھر زندہ هوجائیگا اور حریت غلامانہ هوجائیگی - فیصلہ قوم کی راے سے هونا چاهیے ورنہ پھر اس سے کوئی امید نہیں رکھی جا سکتی !

(آسٹریا خارج)

آئیے پھر نقشہ یورپ پر ایک نظر ڈالیں ! اب مثلثی شاهنشاهی (آسٹریا هنگری) کا خیال فضول ہے - اب یہ خیالی صورت ختم هوجائیگی - ایک بڑے ڈپلومیٹسٹ کا قول ہے کہ " آسٹریا فی الواقع موجود هی نہیں ہے ' وہ ایک مصنوعی سی شے ہے جو ایجاد کی گئی ہے " اسکا جواب ایک دوسرے ڈپلومیٹسٹ کے الفاظ میں دیا جاسکتا ہے : " میں ضرورت کا قائل نہیں "

یورپ کے نقشے میں آسٹریا هنگری سب سے زیادہ مصنوعی مخلوق ہے - نہ اسمیں زبان کا اتحاد ہے نہ قومیت کا ' نہ تہذیب کا ' نہ اعتقاد کا ' اور نہ هی مطمح نظر ایک ہے - یہ ایک ایسی عمارت ہے جو اسلیے بیٹھہ جائیگی کہ اُسکی کوئی مستقل بنیاد نہیں ہے - آسٹریا جرمنی اتحاد کا ایک رکن بن سکتی ہے - هنگری خود مختار هوسکتی ہے - جنوب کے سلافی " سرویاء عظمی " میں شامل هوجا سکتے هیں - سرویا مانٹی نگرو کے ساتھہ ملکر اپنی اس نسلی اور ملکی همجنسی کو پھر حاصل کرلے سکتی ہے جو اسنے چھہ سو برس هوے ترکوں کے هاتھوں میدان کسور (قصوہ) میں کھوئی تھی - اطالیا واقعی جنوبی " ٹرائل " سے لیکے " ٹریسٹ " تک لیدا چاهتی ہے - اسطرح ایک نسل کے اوراق پریشان کی پھر شیرازہ بندی هوجائیگی !

(پولینڈ کی آمد)

مگر ابھی " پولش آسٹریا " (پولینڈ کا وہ حصہ جو آسٹریا میں شامل ہے) باقی رهگئی ہے جو اس حساب میں سب سے زیادہ ناقابل عمل عدد ہے - هم روس کے ساتھہ ملکر لڑ رهے هیں اور روسی اسلحہ کی فتحیابی کیلیے اسی جوش و خروش سے دعا کرتے هیں ' جسطرح کہ خود اپنے لیے - مگر اس هنگامی رفاقت کی

چنانچه جرمن فوج کے هر دستے میں دو دو کتوں کو زخمیوں کي تلاش و جستجو کے لیے مخصوص تعلیم دیگئي اور سنه ۱۸۹۹ ع میں انجمن نے بلنڈر میں کتوں کي تعلیم کا سرکاري طور پر امتحان لیا -

امتحان کی صورت یه تهی که ایک اندهیري رات میں اسي قسم کے چار تعلیم یافته کتے میدان میں چهوڑ دیے گئے ' اور دو سو سپاهیوں کو حکم دیا گیا که میدان کے نشیب و فراز اور متفرق گهاٹیوں میں زخمیوں کی طرح لیٹ جائیں - کتوں کے آگے پانچسو سپاهیوں کو زخمیوں کی ڈولیاں لیکر بهیجدیا گیا - وه لوگ مشعل لیکر زخمیوں کو ڈهونڈهنے لگے - کتے بهی جستجو میں مصروف هوگئے - انهوں نے ادهر اودهر چکر لگایا ' اور تهوڑي دیر میں ان تمام مصنوعی زخمیوں کا جو ٹیلوں اور درختوں کی آڑ میں چهپے هوے تهے ' بغیر شمع و چراغ کے پته لگا لیا !

یورپ میں اس کامیاب تجربه کی اسقدر شهرت هوئی تهي که جب روس و جاپان کے درمیان جنگ چهڑ گئی تو فریقین نے بڑي جد و جهد سے اس انجمن کے تمام کتے خرید لیے !

(اٹلی)

اٹلي میں اگرچه کتوں کی فوجی تعلیم و تربیت کے لیے کوئی مستقل انجمن قائم نهیں هوئی ' لیکن خود فوج نے اس طریقه کو جرمنی سے زیاده ترقی دي اور کتوں کی تعلیم کے بعض جدید کامیاب تجربے کیے -

مثلاً کتوں کے گلے میں طوق ڈال کر اوسمیں بائیسکل کی لالٹین باندهدي جسکی روشنی کا رخ صرف سامنے کی طرف هوتا هے - اوس طوق میں چهوٹی چهوٹي ڈبیاں لٹکا دي تهیں - اور ان میں بعض مقوي ' شیریں ' اور نشیلی هوائیاں تهیں جو زخمیوں کو وقتي فائده پهونچانے میں کامیاب ثابت هوتی هیں - ان تمام سامانوں کے ساتهه کتوں کو ۹۰ کلیومیٹر مربع میدان میں چهوڑ دیا گیا اور اوسکے ٹیلوں ' غاروں ' جهاڑیوں ' اور چٹانوں کي آڑ میں مصنوعی زخمی چهپا دیے گئے - کتوں نے میدان کے ایک ایک گڑهے کو چهان ڈالا اور تمام زخمیوں کا پته لگا لیا - جب کسی زخمی کا سراغ لگ جاتا تها - تو دو کتے فوراً فوج میں خبر دینے تهے ' اور دو کتے بهونک بهونک کے ڈولی والوں کو اونکي طرف بلالاتے تهے - دن کے لیے پهلي قسم کے دونوں کتے زیاده مفید تهے ' اور رات کو دونوں بهونکنے والے کتوں کي آواز سے فائده اوٹهایا جا سکتا تها -

اسوقت تک کتوں کی تعلیم کا یه طریقه بهي نا مکمل تها - کیونکه یه دونوں کام ایک هي کتے سے لیے جاسکتے تهے - اسلیے ایک اٹالین کپتان نے چند کتوں کو ایسی جامع تعلیم دي که جب کوئی زخمي اونکي نظر سے گذرتا تها ' تو فوراً وهاں سے هٹ آتے تهے اور ایک ایسے فاصله سے بهونکتے تهے که اونکي آواز فوج اور ڈولي والے سپاهي ' دونوں تک یکساں طور پر پهونچ جاتی تهي -

لیکن ابهي تک اس سے زخمیوں کي تعداد کا اندازه نهیں هو سکتا تها - ایک تعلیم یافته کتے نے اس مشکل کو بهي خود هی حل کردیا - اوسکو پاس پاس دو زخمي نظر آے اور اوس نے ایک هي وقت کے اندر فوج اور ڈولي والے ' دونوں کو خبر دیني چاهي - اس غرض سے وه ایک مرتبه زخمی کے پاس آتا تها ' پهر دوڑ کے دوسرے زخمي کے پاس جاتا تها ' اور دونوں جگهه بهونک بهونک کے اونکي تعداد کي اطلاع دیدیتا تها !!

(انگلستان)

انگریزوں نے فوجي حیثیت سے اب تک اسطرف چنداں توجه نهیں کي هے

شئون حربیه

جرمني کا زرعی استغنا

(کیا جرمني زیاده عرصے تک جنگ جاری نهیں رکهه سکتی ؟)

اگر جنگ نے طول کهینچا تو جرمني کا حشر کیا هوگا ؟

یه ایک سوال هے جو آج بار بار مختلف پیرایوں میں دهرایا جا رها هے - عام طور پر جو اسکا جواب دیا جاتا هے وه یه هے که اسکا نتیجه جرمنی میں قحط و فاقه کشي هوگا - کیونکه ملک میں هر قسم کي درآمد بند هے ' اور وه صدها ٹن غله جو مختلف اطراف عالم خصوصاً هندوستان سے هر هفتے جرمنی جاتا تها ' اب نهیں جاسکتا -

لیکن کیا یه صحیح هے ؟ کیا چند هی ماه کے بعد وه وقت آجائیگا که جرمني کے پاس جان دینے کے لیے لاکهوں انسان ' اور جان لینے کے لیے ۴۰ پونڈ اور ۵۰ پونڈ کے انسان پاش گولے اور ۹ هاروٹزر کی بهاری بهاری باٹریاں تو هونگي مگر " گیهوں " اور " چنا " بلکه خود اوسکي دیسي پیداوار " آلو " بهي نه هوگا ؟ یعنے اسکے کیمپ سپاهیوں سے بهرے هونگے ' اسکے اسلحه خانے هتیاروں سے معمور هونگے ' مگر اسکے سفر مینا کی دکانیں قوت لایموت سے خالی هونگی ' اور اسطرح جرمني ' جنگجوئي اور ساز و سامان سے مغرور جرمنی ' عالمگیر طاقت بننے کے حوصلے میں بدمست جرمني ' فاقوں سے نزار ' اپنے دونوں گهٹنوں کے بل ' انگلستان و فرانس کے سامنے جهکی هوگی ' اور بصد عجز و نیاز صلح کی درخواست کریگي ؟ کیا یه ایک زخمي دل کی تنها امیدیں هیں یا واقعات بهي انکے ساتهه هیں ؟

اسکے جواب کے لیے کم از کم تهوڑي دیر کے واسطے همیں اپنے مطالعه کا موضوع مغربی اور مشرقي کارزاروں کے بدلے جرمنی کے داخلي کشت زاروں کو بنانا چاهیے ' اور جنگي نقشوں کي جگهه زراعتی رپورٹوں کی جدولوں اور خطوط هجوم و دفاع کي جگه ان خطوں کو دیکهنا چاهیے جو دهقانی کچي مٹي کي سطح زرعي پر گیهوں کو جئے سے الگ کرنے کیلیے کهینچ دیتے هیں ' نه که فتح کو شکست سے بدلدینے کیلیے -

(جرمنی کا زرعي خزانه)

زراعییات کا ایک ماهر مراسله نگار اخبار ڈیلی میل لندن میں لکهتا هے :

" اهل جرمني کي عادت هے که وه میدان جنگ میں اس وقت اترتے هیں جب انکے کهیتوں میں فصل تیار کهڑي هوتی هے - اگر ایسا نهو تو وه جنگ کو کسی نه کسی طرح ٹالدینگے - سنه ۷۰ ع کي جنگ میں شهزاده بسمارک نے " ایمس " کے تار میں جو ترمیم کی تهی وه جولائی کے آخر کا واقعه هے - (ایمس کی تار سے وه تاریخي ٹیلي گرام مقصود هے جو ولیم اول شاه پروشیا نے فرانس کے مطالبات کے جواب میں بهیجا تها ' لیکن اسقدر شایسته اور نرم الفاظ میں تها که اسے پڑهکر فرانس کے جنگي ارادوں کا اشتعال سرد پڑ جاتا ' اور جرمني پر حمله کرنے کے خیال سے باز آجاتا - پرنس بسمارک نے جب اس تار کو دیکها تو جنگ کي امیدوں میں

نے دیا

آج ایک سو دس برس کے بعد هم پھر یورپ کے نقشہ کو تہہ کر رهے هیں !

هم اسکے خطوط کو خون کے دریا میں متا رهے هیں - همکو خیال رکھنا چاهیے کہ جب هم آیندہ نسلوں کے لیے نیا نقشہ بنانے بیٹھیں تو فریڈرک ولیم کی طرح (اپنی تلوار سے) نقشہ نہ بنائیں - اگر همنے ایسا کیا تو هم اس عالمگیر جنگ سے ایک دوسری عالمگیر جنگ کی تیاریوں کے لیے نکلینگے -

ان سرخ سمندروں سے جو یورپ ڈھلکر نکلے' اسے انسانوں کا یورپ هونا چاهیے نہ کہ شطرنج بازوں کے لیے ایک نئی بساط - همکو یہ کہنا چاهیے کہ اب کبھی ایسے خوف کا وقت هم پر نہیں آئیگا - اور کوئی قوم بھی دنیا کے امن کو خطرہ میں ڈالنے کیلیے اپنے تئیں مسلح نہ کرسکیگی - یورپ کی نگرانی ایک طاقت کے هاتھہ میں هونی چاهیے - اور طاقت' تمام دول کے قائم مقاموں کی ایک منظم جماعت کے هاتھہ میں - ایک قوم کا حملہ دوسری قوم پر تمام قوم کا جرم سمجھا جاے' اور سب ملکے اُسے سزا دیں -

اُسوقت همارے فرزند اس خوفناک وقت کو احسانمندی کے ساتھہ یاد رکھینگے اور انکو همارے اس عالم قتل و غارت میں اچھے بہتر دن کی صبح نظر آئیگی !

غــرائب محـــدثات حــربیۂ حاضرہ !

کـــلاب الحــرب

انسان کی جنگ

اور کتوں کی عجیب و غریب خدمات !

وتحسبهم ایقاظا وهم رقود' و نقلبهم ذات الیمین و ذات الشمال' و کلبهم باسط ذراعیه بالوصید (۱۸ : ۱۷)

(۲)

(کتوں سے کیا کیا کام لیے جا رہے هیں ؟)

گذشتہ صحبت سے معلوم هوگیا هوگا کہ کتا جنگ میں هر قسم کی خدمات انجام دے سکتا ہے - وہ حملہ بھی کر سکتا ہے' پہرہ بھی دے سکتا ہے' فوج کی ڈاک بھی لاسکتا ہے' دشمن کے خیموں میں آگ بھی لگا دے سکتا ہے - بلکہ کبھی کبھی سپاهیوں تک بارود اور گولی بھی پہونچا دیتا ہے - بالخصوص سنگلاخ پہاڑیوں میں' گھنے جنگلوں میں' رات کی گھٹاٹوپ تاریکی میں' موسلا دھار بارش میں' ان خدمات کو صرف کتا هی بہتر انجام دے سکتا ہے -

(جاسوسی)

لیکن ان تمام خدمات میں تجسس و تفحص کیلیے یعنی جاسوسی کے کام کیلیے وہ سب سے زیادہ موزوں ہے - اگر کسی شہر یا گانوں کا حال دریافت کرنا ہے تو فقیروں کے جھونپڑے اور امیروں کے محل' دونوں میں یکساں آزادی سے داخل هو جاسکتا ہے - اگر کسی جنگل میں دشمن کا پتہ لگاتا ہے تو گنجان درختوں کے اندر بے تکلف گھس سکتا ہے' اگر اندھیری راتوں میں کسی چیز کا سراغ لگاتا ہے تو اوسکی نگاهیں تاریکی کا پردہ نہایت آسانی سے چاک کردے سکتی هیں' اگر عجلت کے ساتھہ کسی واقعہ کو معلوم کرنا مقصود ہے' تو وہ دوڑنے میں سواروں کے گھوڑے سے تیز اور انجن کی رفتار کا مقابلہ کرنے والا ہے - پس وہ اگرچہ هر کام کیلیے موزوں ہے' لیکن جاسوسی کیلیے اسکی خدمات نہایت قیمتی اور بے بدل هیں - اسی لیے یورپ میں اس طرف خاص طور پر مزید توجہ کی گئی -

(عہد جدید اور کتوں کا فوجی نظام تعلیم)

تمدن جدیدنے کتوں کی فوجی تعلیم و تربیت کا جو نظام قائم کیا ہے' اوس میں کتے کی اس آخرالذکر خصوصیت کو اور زیادہ منظم اور باقاعدہ کردیا ہے -

میدان جنگ کا وہ منظر در حقیقت نہایت درد انگیز هوتا ہے' جب توپوں اور بندوقوں کی زلزلہ انگیز صدائیں موقوف هوجاتی هیں' اور میدان جنگ پر دفعتاً ایک سناٹا چھا جاتا ہے - دنیا سمجھتی ہے کہ مصیبت کا زمانہ اب چند گھڑیوں کیلیے سر سے ٹل گیا لیکن در حقیقت ایسا نہیں هوتا' بلکہ یہی وہ وقت هوتا ہے جب جنگ کے تمام نتائج معرکہ بیک نظر سامنے آجاتے هیں !

اسوقت میدان جنگ کا دامن خون کے دھبوں کو همارے سامنے علانیہ نمایاں کرتا ہے' مقتولین کی لاشیں همارے آگے رنج و غم کا انبار لگادیتی هیں' سب سے زیادہ همکو وہ دردناک صدائیں بیچین کرتی هیں جو مجروحین کی لڑکھڑاتی هوئی زبانوں سے نکل کر اعانت کی یکسانہ طلبگار هوتی هیں !

اکثر شام کے وقت یہ دردناک نظارہ دیکھنے میں آتا ہے - اسوقت ایک مخصوص جماعت جو خاص مجروحین کی تلاش و اعانت کیلیے مقرر کردی گئی ہے' هاتھہ میں چراغ لیکر اوٹھتی ہے' اور زخمیونکو ادھر ادھر ڈھونڈھتی پھرتی ہے - جب ان زخم رسیدہ لوگونکا پتہ لگ جاتا ہے تو اونکو ڈولیوں میں لاد کر فوجی شفا خانوں میں بھیجدیتی ہے -

لیکن بہت سے بدقسمت زخمی ایسے بھی هوتے هیں جنکے منہہ سے آوازیں نہیں نکل سکتیں' بہت سے غاروں میں گرپڑتے هیں' اکثر پتھروں کی چٹانونکے آڑ میں چھپ کر همیشہ کیلیے دنیا سے روپوش هو جاتے هیں بہتوں کو تو رات کی تاریکی چھپا لیتی ہے - اسلیے یہ لوگ اس جماعت کی همدردی سے فائدہ نہیں اوٹھا سکتے -

اس حالت میں صرف ایک اُنکا قدیم وفادار خادم کتا هی اُنکی اعانت کرسکتا ہے - وہ میدان جنگ کے ایک ایک گوشے کو ٹٹولتا ہے' اور زخمیوں کی ڈھونڈھنے والی جماعت کو اونکی طرف رهنمائی کرتا ہے !

خوش قسمتی سے زمانۂ قدیم کی تاریخ نے کتوں کے اس مخصوص وصف کو نمایاں کردیا - مشہور مسیحی بزرگ برنارڈ نے خاص کتوں کی ایک جماعت ترتیب دی تھی جو ان لوگوں کو هلاکت سے بچاتے تھے جو الپ کی پہاڑیوں میں برف اور سردی کی شدت سے ٹھٹھر ٹھٹھر کے مر جاتے تھے -

(جرمنی اور کتوں کی فوجی تربیت)

سب سے پہلے جرمنی نے برنارڈ کی اس همدردانہ رسم قدیم کو تازہ کیا - سنہ ۱۸۹۳۰ ع میں جرمنی کے اندر ایک انجمن کی بنیاد ڈالی گئی جسکا مقصد کتوں کو فوجی تعلیم و تربیت دینا تھا -

مطبوعات جدیدہ

اوراق ثلاثہ عتیقہ قرآن

Leaves From Three Ancient Qurans

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ پچھلے دنوں ریوٹر ایجنسی نے قرآن کریم کے ایک قدیمی نسخہ کے انکشاف کی خبر مشتہر کی تھی جسکے اوراق ایک انگریز ایڈی کے ہاتھہ آگئے ہیں ' اور جنکے متعلق ڈاکٹر منگانا کی تحقیق ہے کہ وہ حضرت زید بن ثابت کی ترتیب (مزعومہ) سے پیشتر کی حالت کی خبر دیتے ہیں - اور انکے مقابلے سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن کریم کا موجودہ نسخہ " قدیم " نسخوں سے بالکل مختلف ہے : کبرت کلمۃ تخرج من افواههم ان یقولون الا کذبا -

اس واقعہ کو انگلستان کے علمی و اثری حلقہ میں جو اہمیت دی گئی ' وہ اِس سے واضح ہے کہ ریوٹر ایجنسی نے اسکی اطلاع ایک خاص ٹیلی گرام کے ذریعہ مشتہر کی ' اور گویا تمام عالم کو اس انقلاب عظیم کے انتظار کی دعوت دی جو ڈاکٹر منگانا کی تحقیقات کی تکمیل و اشاعۃ سے دنیا کے سب سے بڑے تاریخی اعتقاد پر طاری ہو جایگا !

اسمیں شک نہیں کہ یہ خبر بہت ہی عجیب تھی - تاریخی و اثری مباحث میں مذہبی اعتقادات سے قطع نظر کرلینی چاہیے - لیکن تاریخی حیثیت سے بھی محفوظات قدیمۂ و خطیہ میں دنیا کی تمام عمر کا راس المال صرف وہی ایک کتاب ہے ' جسکی "عجیب و غریب حفاظت" کی کوئی نظیر سر ولیم میور کو نہیں ملی ' اور جو سیل کے اعتقاد میں بھی " بہر حال نا قابل اعتراض تحفظ " ہے ' اور اسپرنگر کی زبان میں " کسی قوم کیلیے یہ شرف بس کرتا ہے کہ وہ ایک ایسی اعجاز اثر حفاظت کی حامل ہو " -

پس فی الحقیقت اُس شخص سے بڑھکر عالم انسانیت کے اعتقاد کا فاتح اعظم اور کون ہو سکتا ہے ' جو دنیا کی اس ایک ہی محفوظ کتاب کی تاریخ کو تاخت و تاراج کرے ' اور دنیا اپنی تمام عمر میں جس ایک ہی چیز کو ایک محفوظ رکھہ سکی ہے ' وہ بھی اس سے چھین لے ؟

لیکن کیا وہ " فاتح اعظم " آگیا ؟ اور اس اثری انقلاب کا علم فتح ڈاکٹر منگانا کے کاندھے پر رکھا جا سکتا ہے ؟

اولوالعزم " قیصر " کا تمام یورپ کے مقابلے میں اسکندر اعظم سے بڑھکر فاتح ارضی ثابت ہو جانا اس ہولناک فتح اثری کے مقابلے میں کچھہ حقیقت نہیں رکھتا ' جسکا مستحق ڈاکٹر منگانا کو (بشرکت مسٹر اگینس اسمتھہ) ہونا چاہیے بشرطیکہ وہ مستحق ہو سکے - کیونکہ عجیب و غریب " قیصر " اس زمین کو بدلنا چاہتا ہے جو [illegible] بدلتی رہی ہے - لیکن عجیب تر منگانا اوس حقیقت [illegible] کرنا چاہتا ہے جو خود تو کبھی نہ بدلی لیکن [illegible] کے ابدی و الہی سے تمام دنیا کو بدل دیا !

السماء -

(فاتح اعظم کا انتظار)

بہر حال یہ ٹیلیگرام تاریخ عالم کی اعتقادی سر زمین کے لیے ایک الٹی میٹم تھا ' جس نے ایک ہولناک " فاتح اعظم " کے مسلح ہوکر نکلنے کی ہمیں ہیبت بخشی تھی - مقدونیا کے سکندر نے جب ایران اور ہندوستان کی طرف رخ کیا تھا تو یقیناً اسکا کام اتنا عظیم و مہیب نہ تھا جیسا کہ کیمبرج کے اس اس اثری فاتح کا - اس نے مشرق و مغرب کو اپنی تلوار فتح سے ناپا ' لیکن وہ انسانی معتقدات کی ایک انچ سر زمین میں بھی تغیر پیدا نہ کرسکا - مگر بیسویں صدی کا یہ اثری فاتح کرۂ ارضی کے سب سے بڑے محکم اعتقاد کو فتح کرنا چاہتا تھا - اسکا اسلحہ بالکل نیا تھا - اس نے اعلان کیا تھا کہ وہ اپنے صدہا پیشروؤں کی طرح نہ تو مذہبی تعصب کے انکار محض کے ساتھہ آئیگا اور نہ قیاسات و ظنون کے پیدا کردہ شکوک و شبہات سے مدد لیگا کیونکہ اسکی فاتحانہ اولوالعزمی اس سے بہت بلند تر ہے کہ اپنے کم ہمت پیشروؤں کے نقش قدم کو دلیل راہ بنائے - بلکہ ایک ہزار سوا تین سو برس کی سب سے زیادہ روشن تاریخی مدت میں وہ پہلا شخص ہوگا جو ذہن و قیاس کے فریقانہ دعوؤں کی جگہہ لکھے ہوے کاغذوں اور مادی آثار و شواہد کے نا ممکن التسخیر آلات کی گرج میں ظہور کریگا ' اور تیس کروڑ انسانوں کے اعتقادات کو اپنے سامنے سرنگوں اور عاجز و درماندہ دیکھیگا - پھر آہ ' اُس وقت وہ مسکین قوم کیا کریگی جسکی تمام ملی و اجتماعی ہستی کا دار و مدار صرف اسی اعتقاد کی چٹان پر تھا جو اس قاہرانہ قوت کے ساتھہ گرادی جائیگی ؟

لقد استکبروا فی انفسهم ' و عتوا عتوا کبیرا -

(فاتح اعظم کا ظہور)

بالاخر تاریخ عالم کے سب سے بڑے اعتقادی انقلاب کی ہولناک ساعت آگئی - اور ڈاکٹر منگانا کی کتاب کیمبرج یونیورسٹی پریس سے چھپکر شائع ہوگئی !

اس عظیم الشان ظہور کا نتیجہ کیا نکلا ؟ کیا تاریخ صحائف نے اپنا سب سے بڑا انقلاب قبول کرلیا ؟ کیا وہ فتح عظیم ظہور میں آگئی جو ہزارہا اسکندروں کی مجموعی قوت سے بھی نہیں ہوسکتی تھی ؟ کیا اعتقاد کی دنیا بدل گئی اور منگانا تاریخ و اثریات کا فاتح اعظم ہے ؟

ان سوالوں کا جواب یہ کتاب بتلائیگی - " قیصر " کے فتح و شکست کا ہم ابھی فیصلہ نہیں کر سکتے ' لیکن " منگانا " کے معرکے کا نتیجہ بتلا سکتے ہیں -

(اوراق ثلاثۂ قرآن)

یہ کتاب اواخر اگست کی کسی ڈاک میں ہمیں ملگئی تھی لیکن جنگ کے متعلق مضامین کی اسقدر کثرت رہی کہ اسکے متعلق گنجایش نہ نکل سکی - تاہم بلجیم اور سرحد فرانس کی جنگ کی مشغولیت میں اس جنگ عظیم کو نہیں بھول جانا چاہیے جسکا برلن سے کہیں زیادہ طاقت و ادعا کیساتھہ کیمبرج میں اعلان کیا گیا تھا - ہم جناب مولوی نجم الدین احمد صاحب ریٹائر ڈپٹی کلکٹر (کلکتہ) کے ممنون ہیں کہ انہوں نے اس کتاب کو ایک ہفتہ تک اپنے پاس رکھا اور اسکے تمام مطالب کا ترجمہ ہمارے لیے مہیا کردیا -

آیندہ نمبر میں [illegible]

مایوسي پیدا هوگئی - وہ چاهتا تھا کہ کسی طرح فرانس حملہ کرے اور پروشیا کو مجبورانہ جنگ میں پڑکر ایک نئے قدم یاب اور متحدہ شہنشاهی کي تاسیس کا موقع ملے - بالاخر اس نے اصلی تار رکھہ لیا اور اسمیں جا بجا ایسی ترمیمیں کردیں جنسے جواب کا لہجہ بالکل بدل گیا' اور لفظ لفظ میں اشتعال انگیزي پیدا هوگئی - اسی ترمیم کا نتیجہ سنہ ۷۰ کی جنگ فرانس و جرمني ہے - تفصیلي حالات الهلال کے گذشتہ نمبروں میں زیر عنوان " اسباب جنگ " نکل چکے هیں - الهلال)

اسکے بعد ۴ - اگست کو اعلان جنگ ہوا - یہ تاریخ اپنے اندر ایک حملہ آور فوج کے لیے بہت سے فواید رکھتي تھی - کیونکہ یہ مہینہ فصل کي طیاري اور پیداوار کی سرسبزي کا اصلی زمانہ تھا -

وہ جب شمشیر بکف ہوکے نکلی تو اسوقت اُسکے پیچھے ملکي فصل بالکل محفوظ تھي - کیونکہ اب نہ تو کاشتکاروں کی پرورش کی ضرورت تھی اور نہ کسی قوم کی تباهی لانے کا خوف تھا - کاشتکار اپنا کام کرچکے تھے اور ملک سر سبز تھا - البتہ جس قوم کو تاراج کرنے کیلیے وہ نکلی تھی ' اُسکی سر سبز اور لہلہاتی هوئی کھیتیاں صرف اسکے رحم پر تھیں - کیونکہ دریاے "می یوز" کے برابر "آرڈینس" کے جفاکش کسانوں کی کھیتیاں اگست تک طیار نہیں هوئی تھیں' اور فصل کے کٹنے میں ابھی معتدبہ زمانہ باقی تھا -

یہ صحیح ہے کہ جرمن ایک دستکار قوم ہے' مگر اسکے ساتھہ هی وہ اس حقیقت ثابتہ سے بے خبر بھی نہیں ہے کہ کسي قوم کی خود اعتمادانہ اور بے نیازانہ زندگی کے لیے کاشتکاري ناگزیر ہے اور اسلیے جہاں لاکھوں انسان اُسکے لوہے اور اسٹیم کے طلسم زاروں میں مشغول رهتے هیں - وهاں اتنی هی تعداد میں اسکے افراد وطن اس قمار خانۂ طبیعۂ میں بیج اور محنت کی بازي بھي لگاتے رهتے هیں' جسکو کھیت اور زراعت کہتے هیں !

اسلیے اگر جرمن قوم جنگجو ہے' تو اس وهم سے بالکل مطمئن نہ هوجانا چاهیے کہ وہ دست کار یا کاشتکار نہیں ہے - اسکے هاتھہ توپوں کو سر کرنا' مشینوں کو چلانا' اور هل جوتنا' تینوں کام جانتے هیں اور ایک هی وقت میں کرتے هیں - عین اُس وقت جبکہ اسکے هاتھہ میں دنیا کی سب سے بڑي اور آخري جنگي ایجاد کا آلہ هوتا ہے' اُسکی نظریں هل جوتنے کے چکر پر لگی هوتي هیں جسے بہت جلد وہ اٹھانے والی ہے -

اس وقت جرمني میں کاشت کاري همیشہ سے زیادہ اور وسیع تر اهم شے ہے' اور بالکل اسیطرح با قاعدہ اور منظم ہے' جسطرح اسکی هوائی اور لا تعد و لا تحصی فوج - ایک مشہور انگریز تاجر نے حال میں جرمني اور آسٹریا هنگري کی سیاحت ختم کی ہے - اسکا بیان ہے کہ گیہوں جرمني میں بکثرت ہے' اور جب سے کہ جرمني میں بسمارک کا "تیرف بل" پاس هوا ہے' اسوقت سے جرمني خاص طور پر ایک عمدہ غلہ پیدا کرنے والا ملک هوگیا ہے - جرمن پولینڈ میں (یعنی پولینڈ کے اس حصے میں جو جرمني کے ماتحت ہے) هزاروں ایکڑ زمین میں کاشت هوتی ہے - یہاں خود سلطنت نے کسانوں کے لیے ۲۵ لاکھہ کی لاگت سے ۱۲ گھر بنوادیے هیں -

کوئی ۲۰ هزار پول (اهل پولینڈ) جو عموماً فصل کے زمانے میں اپنے گھروں کے اندر رهتے تھے' جنوبی اور مغربی جرمني سے مشرقی جرمني میں آتے هیں جہاں انکے خوب اچھی طرح جتے هوے پیداوار کے کھیت هیں !

جن جرمنوں نے اس سر زمین کی کاشت کو باقاعدہ اور با ترتیب بنایا ہے' انکا دعوی ہے کہ یہاں کي فصل اهل جرمني کیلیے بالکل کافي هوگي - اگر انسے پوچھیے کہ تمھاري غذا کا سامان کب تک چلیگا ؟ تو وہ کہینگے کہ "همیشہ تک کے لیے" جسکے معنی یہ هیں کہ ایک سال کے لیے کیونکہ دوسرے سال پھر فصل تیار هوجائیگی !

جرمنی جسکے افراد کي بھوک اور خود اسکی بھوک ' دونوں طرح کي گرسنگیاں سرعت کے ساتھہ ترقی کر رهي هیں' اگرچہ باهر سے اپنی غذا کا بہت سا سامان خصوصاً اپنی مرغیوں کی غذا منگوایا کرتی ہے' مگر در حقیقت جس قدر ضروری چیزیں انسانی غذا کے لیے هیں ' اُن سب کو وہ بغیر باهر سے مدد لیے هوے بلا تکلف اپنے لیے مہیا کر سکتي ہے - اور دوسرے ملکوں سے زرعی تجارت کیلیے مجبور نہیں ہے -

اگرچہ اس سال جرمنی' تہذیب اور انسانیت کا ایک گردن زدنی مجرم ہے' مگر یہ عجیب بات ہے کہ فصل اور پیداوار کی دیوي (.... ......) اُس پر پہلے سے کہیں زیادہ مہربان ہے - اس سال اسکے یہاں آلو کي پیداوار معمول سے بہت زیادہ هوئی ہے -

عام طور پر جرمنی میں آلو کی صرف اسقدر کاشت هوتی ہے کہ اگر فصل اچھی هو تو بہت سا آلو بچ رهے - لیکن امسال اس حد سے بھی زیادہ فصل طیار هوچکی ہے -

آلو کے علاوہ هر طرح کی ترکاریاں اور گیہوں وغیرہ کی فصل بھی بہت عمدہ هوئی ہے اور معمولی طور پر تمام امراض زرعی سے محفوظ ہے -

. . . .

هاں یہ سچ ہے اس نازک وقت میں انگلستان کی مدد کیلیے اسکے فرزندوں کی طرح اسکی سر زمین بھي اُٹھہ کھڑی هوئي ہے -

لیکن همیں یہ نہ بھولنا چاهیے کہ اس قدر عمدہ فصل کے باوجود هماري وہ حالت نہیں جو جرمنی کي ہے -

جس بیچ کے تاجر انگریز سیاح کا اوپر ذکر آ چکا ہے' اُسکا بیان ہے کہ هنگري میں اس نے جتنے کي اتنی بڑی فصل کبھی نہیں دیکھي تھی جیسي اس سال هوئی ہے - وہ کہتا ہے کہ اُسکے کھیت میں سے دو ایک تو ۶۰ هزار کے هیں' اور اُن میں ریلوے لائن اور کارخانے بھی هیں -

یہ کھیت اسطرح باقاعدہ غلہ پیدا کرتے هیں جسطرح کہ همارے کارخانے با قاعدہ مصنوعات بناتے هیں !

میں اس امر کی طرف توجہ دلا چکا هوں کہ فرانس' هنگری' اور کسیقدر کم درجہ پر جرمنی ' یہ تینوں ایسے ملک هیں کہ انکی پیداوار انکے لیے کافی ہے - وہ جنگ کی حالت میں باهر سے غلہ لینے پر مجبور نہیں هیں - لیکن اس میدان میں روس کا بھي ذکر کرنا چاهیے - اسکے پاس سائبیریا ہے - گذشتہ سال همیشہ سے زیادہ نو آباد کار وهاں گئے هیں - سائبیریا کي سر زمین اپني پیداوار کے لحاظ سے تمام دنیا کا پیٹ بھر سکتي ہے - اور پچھلے دنوں اسمیں اسقدر ترقي هوئي ہے کہ اکیلی سائبیریا چاهے تو تمام روسي فوج کو راشن دیتی رهي جسکي تعداد ۵۰ لاکھہ ہے -

هاں همارے پاس بھي کنیڈا ہے جو نہایت جلد فصل همارے لیے بھیج سکتا ہے "

* * *

اس بیان سے اندازہ هوگیا هوگا کہ جرمني کی زراعتی مجبوري کے متعلق جو بیانات عام طور پر مشہور هوگئے هیں انکی اصلیت تصدیق طلب ہے - آیندہ هم جرمني کی مالي حالت پر نظر ڈالینگے -

آسٹرین قلمرو میں روس کی عظیم الشان اور ھولناک فتوحات کی جو خبریں کہ گذشتہ ھفتوں میں آ رھی تھیں' انکے متعلق شروع سے ھمارا خیال ہے کہ اگر ان خبروں میں مبالغہ کے ساتھہ نصف حصہ بھی سچ کا ہے تو یقیناً اس کا اصلی سبب آسٹرین فوج کا سلافی عنصر ہے - آسٹریا میں سلافی نسل کی ایک وسیع تعداد موجود ہے' اور یہ ظاہر ہے کہ وہ روس کے مقابلے میں کسی طرح بھی فوجی جوش کے ساتھہ نہیں لڑسکتی جسنے بظاہر صرف سلافی نسل کی حمایت میں تیوٹن اقوام کے خلاف اعلان جہاد کیا ہے -

اگرچہ اس حقیقت کا اعتراف صاف لفظوں میں نہیں کیا گیا ہے' اور شاید اگر اقرار کیا بھی جاے تو اسوقت جب تیغ جنگ اپنے دور تمثیل کر کے نیام میں آ چکی ہوگی' اور قلم تاریخ اپنا دور تمثیل کرنے کے لیے مستعد ہوگا -

تاہم گذشتہ میل کی لندن سے آئی ہوئی بعض معلومات اس پر روشنی ڈالتی ہیں -

ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار لندن اپنی ۲۱- اگست کی مراسلت میں لکھتا ہے :

" آسٹرین سپاہ سے سلافی رجمنٹوں کی بغاوت کی خبریں آرھی ھیں - یہ بھی خبر آئی ہے کہ ھرزگوینا اور بوسینا میں علم بغاوت بلند کیا گیا ہے -

اسوقت جبکہ یورپ زیرو زبر ھو رھا ہے' آسٹریا کا اپنی قدیم حالت پر رہنا ایک معجزہ ہے - اسلیے اسوقت جو کچھہ ھو رھا ہے اسیکی توقع تھی - اسکے ساتھہ یہ بھی یاد رکھنا چاھیے کہ آسٹرین سپاہ ایک بے ترتیب مجموعہ ہے جسمیں نصف حصہ سلافی عنصر کا ہے - اس سلافی عنصر کو روس کے ساتھہ عظیم الشان ھمدردی ہے' اور خاندان ھیپسبرگ (یعنے شاھنشاہ آسٹریا کیونکہ وہ اسی خاندان سے ہے) کے ساتھہ ذرا بھی ھمدردی نہیں "

غالباً اب یہ سمجھہ میں آگیا ہوگا کہ ایک لاکھہ آسٹرین فوج مجہول التعداد روسی فوج کے آگے کیونکر ھتھیار ڈالدینی ہے ؟

مسئلـــۂ مصـــر

یورپین اخبارات کے ایشیاء یا افریقہ میں جو تنخواہ دار ایجنٹ ہوتے ھیں اور جنکو وہ " خاص مراسلہ نگار " کہتے ھیں' انکی عام حالت یہ ہے کہ اولاً تو اختلاف قومیت اور دیسی زبان سے ناواقفیت کی وجہ سے ملک کے عام اور حقیقی جذبات و خیالات سے بے خبر رہتے ھیں - پھر ان موانع کے با وجود انکو جسقدر بھی حالت کا علم حاصل ہوتا ہے' انکو جب ترتیب دینے بیٹھتے ھیں تو اپنی اس حیثیت کو ملحوظ رکھتے ھیں کہ وہ وقائع نگار نہیں بلکہ " مراسلہ نویس " ھیں' اور وہ بھی مراسلہ نویس " خاص " یعنے ماجور و تنخواہ دار ایجنٹ !

پچھلے ھفتوں میں " نیرایسٹ " کے مراسلہ نگار نے قاھرہ مصر کے متعلق جو مراسلتیں بھیجی تھیں' ان میں یہ دکھایا تھا کہ مصر میں عمائد و اعیان' لیڈر' دیسی پریس' جمہور' غرض ھر طبقہ اس جنگ میں انگلستان کے ساتھہ ہے - اس کوشش میں کونسی روح کام کر رھی تھی ؟ یہ کہ انگلستان کی شاھنشاھی ایک متحدہ شاھنشاھی ہے' اور مصر جو اگرچہ عملاً ملحق ھوچکا ہے مگر زبانی طور پر ملحق نہیں ھوا ہے' وہ بھی انگلستان کے ساتھہ اسی طرح شریک ہے جسطرح کہ شاھنشاھی کے تمام افریقی اور ایشیائی علاقے جنکا الحاق عرصہ ھوا مکمل ھوچکا ہے !

لیکن اخبار " کیپیٹل " کے نامہ نگار قاھرہ نے جو مراسلت بھیجی ہے' اس نے اس کوشش کا پردہ چاک کردیا ہے - وہ لکھتا ہے :

" جب جنگ شروع ھوئی ہے تو اسوقت مصر کے دیسی زیادہ تر بے تعلق سے تھے' لیکن جب انھوں نے دلچسپی ظاھر کرنا شروع کی تو اسوقت انگریزوں کے طرفدار ھوگئے - مگر دس یا پندرہ دن کے اندر ھی حالت یکسر مختلف ھو گئی - یہ معلوم ھونے لگا کہ ملک کے اس گوشے سے اس گوشے تک جرمنی کی طرفداری کی ایک عام ھوا چلگئی ہے !

قاھرہ وغیرہ کے قہوہ خانے آسٹرین اور جرمنی کی عظیم الشان فتوحات پر سرگرم مباحثوں کا مرکز بنگئے' اب انکے متعلق طرح طرح کے قصے ھر طرف پھیلے ھوے ھیں -

ان افسانوں کے اصلی سر چشمے کا سراغ لگانا چنداں مشکل نہیں - قسطنطنیہ سے مصر میں جرمنی کے ایجنٹوں کا ایک سیلاب آگیا ہے' جنمیں زیادہ تر ترک افسر ھیں - یہ گاوں گاوں پھرتے ھیں' جرمن اور آسٹرین کامیابیوں کی داستانیں بیان کرتے ھیں' اور یہ ظاھر کرتے ھیں کہ جب انگلستان اور فرانس کو شکست ھوگی تو اسوقت ھم مصر کی طرف توجہ کرینگے' اور یہاں جسقدر انگریز ھیں' سبکو قتل کرکے مصر کی آزادی کا اعلان کر دینگے ! "

ترکوں کو مطعون و بدنام کرنا اور انکی طرف سے انگلستان کے خلاف سنگین ارادوں کو منسوب کرنا عام انگریزی مراسلہ نگاروں کی ایک دیرینہ عادت ہے - یہ ابھی حال ھی کا واقعہ ہے کہ اسی مراسلہ نگار " کیپٹل " کے خواجہ تاش ریوٹر ایجنسی نے اطلاع دی تھی کہ جب " گیوبن " اور " برسلا " چہار در دانیال میں پہونچے اور ترک افسران پر گئے تو انھوں نے جرمن افسروں کے ساتھہ برادرانہ برتاو کیا - پس " کیپٹل " کے نامہ نگار نے ترکوں پر انگریزوں کے قتل کے تہیہ کا اگر الزام لگایا ہے تو اسنے کچھہ بہت زیادہ ترقی نہیں کی ہے - اس دور ارتقاء میں الزام آفرینی و بہتان بافی کے فن میں اپنے ایک ھم مشرب سے صرف ایک دو قدم ھی آگے بڑھا ہے !

اب یہ ھمارا فرض ہے کہ اس بیان کی نقادانہ تحلیل کریں اور واقعہ کو اس حصہ سے علحدہ کرلیں جو راویوں کے مسموم قلم کی دسیسہ کار خلاقی کا نتیجہ ہے -

اس بیان کی کائنات صرف چار امور ھیں : قسطنطنیہ سے عثمانی افسروں کی آمد - جرمن اور آسٹرین کے متعلق بعض مختلف خبروں کی اشاعت' مصر کی عام راے میں تغیر' اور ترکونکا انگریزوں کو قتل کرنے کا ارادہ -

یہ بظاھر بعید ہے کہ تمام واقعہ بے اصل ھو' اور سچ یہ ہے کہ اسکو غلط کہنے کی ضرورت بھی نہیں - یہ بالکل ممکن ہے کہ چند یا چند سے زاید عثمانی افسر مصر آے ھوں جنکو نامہ نگار کا زھر بار قلم " ترک افسروں کے سیلاب " سے تعبیر کرتا ہے -

یہ بھی ممکن ہے کہ ان افسروں کے ذریعہ یا انکے علاوہ کسی اور واسطہ سے مصری پبلک تک فرانس میں جرمن اور روسی پولینڈ میں آسٹرین پیشقدمی کے متعلق زیادہ تفصیلی اور زیادہ صحیح حالات پہونچے ھوں - اور اسلیے قدرتی طور پر مصر کی عام راے میں تغیر پیدا ھوگیا ھو جو پہلے صرف یک طرفہ خبروں میں مقید تھی -

مکاتبات حربیہ

شعلہ زار جنگ کا پہلا آتشکدہ

سرویا اور آسٹریا

ڈیلی ٹیلیگراف لنڈن کا مراسلہ نگار جنگ وسط اگست میں "نش" سے لکھتا ہے :

" میں کل سالونیکا سے اسی ٹرین پر روانہ ہوا جس پر شہزادہ اریسس آرہے تیے - اس اسٹیشن پر سے ایک گشتی تار تمام اسٹیشنوں کے نام شائع کیا گیا تھا جسمیں یہ اعلان تھا کہ "سروي فوج نے ایک قلعہ بند مقام وسگارڈ اور اسکے علاوہ چند شہروں پر قبضہ کرلیا ہے اور بوسنیا کو ناراج کر رہي ہے "

مگر یہیں مجھے معلوم ہوگیا کہ یہ خبر قبل از وقت ہے - سرکاري طور پر جس خبر کي تصدیق کي گئي ہے وہ صرف اسقدر ہے کہ بوسینیا کي سرحد پر جو ایک چھوٹا سا مقام "اور تچا" ہے اسکے آگے آسٹرین فوج نے اپنے عارضي قلعوں (بلاک ہاؤسیز) کو مسمار کردیا' اور اس گاؤں کو خالي کرکے پاس کي ایک پہاڑي پر چلے گئے - پھر گولہ باري شروع کي جو کئي گھنٹہ تک جاري رہي -

مذکورہ بالا مبالغہ آمیز خبر قصداً اپنے ملک میں شائع کی گئي تھي - اسکا مقصد یہ تھا کہ قوم کا جوش جو قدرتاً آغاز جنگ کے وقت بہت کم تھا' اسمیں تحریک و بر انگیختگي پیدا ہو جاے - اسیطرح ان سروي فتوحات کا جشن منانے کے لیے کل بڑے گرجا میں ترانۂ حمد (ٹی - ڈي - ایم) گایا جانے والا تھا جو محض ایک منفی شکل میں ہے - یعني وہ صرف اس حد تک ہی فتوحات کي خوشی ہے کہ آسٹریا اپنے تاراج کے ارادے میں کامیاب نہ ہوا - تاہم یہ پالیسي بار آور ہوئي ہے - لوگوں میں اور خصوصاً فوجي افسروں میں بہت ہي جوش و خروش پھیلا ہوا ہے - ان فوجی افسروں کے پیش نظر اب ایک مایوسانہ جنگ نہیں بلکہ فتح ہے جس سے ہرزگونیا' بوسینیا' اور بحر ایڈریاٹک کے ساحل پر ایک بندرگاہ کے متعلق انکی قومي آرزوئیں پوري ہونگي -

(سرویا میں فوجي اجتماع)

فوجی اجتماع قریباً مکمل ہوگیا ہے - ۱۸ - سے ۵۵ - سال تک کے تمام مرد فوجي خدمت پر مجبور کیے گئے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ جسقدر آدمي اسوقت تک جمع ہوچکے ہیں' انکي تعداد ۴ - لاکھ ۵۰ - ہزار تک ہوگي - مگر ان میں بڑا حصہ خام کار رنگروٹوں کا ہے - رنگروٹوں میں سے میں نے ۲ - ہزار کو اسکوب کے باہر فوجي مشق کرتے دیکھا - رنگروٹوں میں جو لوگ بہت بوڑھے ہیں' ان سے جدید سرویا میں اجنبي آبادي کي نگراني کرائي جائیگی - افسروں اور وردي وغیرہ کي قلت کي وجہ سے ایک معقول تعداد کي بے قاعدہ جماعتیں بھي بنائي جارہي ہیں - یہ جماعتیں بوسینیا میں جائینگي اور وہاں کي سروي آبادي میں انقلاب برپا کرینگی -

سروي سپاہ میں در حقیقت لڑنے کے قابل آدمیوں کي تعداد صرف ۲ - لاکھ ۵۰ - ہزار ہي ہے - روسي سپاہ کے مقابلہ میں یہ تعداد کتني ہي کم سہي مگر اسکو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا - کیونکہ یہ میدان کي فوج ہر طرح آراستہ ہے' اسکے علاوہ اسمیں وہ تجربہ کار لوگ بھي ہیں جو دو جنگوں کی آتشباریوں میں رہچکے ہیں -

آج میں کئی گھنٹے تک اسٹیشن سے فوج کي روانگي کا منظر دیکھتا رہا - تمام آدمي پوشاک اور دوسرے ساز و سامان سے بخوبي آراستہ تیے - میں نے بہت سے لوگوں سے پوچھا اور ہر ایک [illegible] شک

جوش کے ساتھہ گاتے تیے اور سب خوش اور بشاش معلوم ہوتے تیے -

فراہم شدہ فوجیں خاص طور سے سروی ہنگري سرحد پر بھیجا کي جا رہي ہیں - میں نے دیکھا کہ ۱۴ - ٹرینیں اسٹیشن سے روانہ ہوئیں - ان میں سے ۱۳ تو بلغراد کي طرف گئیں اور ایک اژائس کي طرف جو سرحد بوسینیا سے قریب ترین اسٹیشن ہے -

(نقشۂ جنگ)

معلوم ہوتا ہے کہ یقیناً یہ فیصلہ کرلیا گیا ہے کہ شمالي سرحد پر حملہ کرکے اس کام کي کوشش کي جائے جسمیں آسٹریا ناکام رہي ہے - یعنی سروي فوج دریاے ڈینیوب کو عبور کرکے روسی فوج سے جا ملے -

اسٹاف افسروں نے مجھسے بیان کیا کہ اجتماع جمعہ (۷ - اگست) تک مکمل ہوگیا - اسکے بعد سے حملہ شروع ہوا ہے - اب فوجیں آگے بڑھنا شروع کردینگي -

بلغراد میں کل کا دن خاموشی اور سکون کا دن تھا' مگر آج صبح سے آسٹرین فوج نے مقام سلم سے پھر گولہ باري شروع کي ہے - مجھسے وزارات خانے میں بیان کیا گیا کہ ابتدائی گولہ باریاں تو بیقاعدہ اور تھوڑي دیر تک ہوئي تھیں' مگر اس دفعہ گولہ باري مسلسل اور دیر پا ہے -

یہ معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوج کے آجانے اور شہر پر قبضہ کرلینے کے متعلق جو سمن سائع ہوا تھا اور جسکو بلغراد کے سول گورنر نے دو بارہ نا منظور کردیا ہے' اس سے سخت ناراضی پیدا ہوگئی ہے' اور انکا یہ ارادہ ہے کہ بلغراد کو جلاکر خاک کردیں -

اس ارادہ کي اہمیت اس طور پر مجھسے بیان کیا گیا کہ جرمن وزیر کی بیوي بلغراد میں رہگئي تھی - اس سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ بلغراد سے "نش" میں آکے اپنے شوہر سے ملجائے جو اسوقت تک "نش" میں موجود ہے - تاہم میرا خیال ہے کہ کل تک پروانہ راہداري اسے ملجائیگا -

(بلغراد پر گولہ باري)

توپخانہ کا ایک فرنچ کپتان ڈنچاڈ نامی ہے جو کل صبح تک بلغراد میں تھا اور اب فرانس میں اپني فوج سے ملنے جارہا ہے - اسکے روزنامچہ سے میں ذیل کا اقتباس دیتا ہوں - اس اقتباس سے نہایت صفائي کے ساتھہ معلوم ہوتا ہے کہ گولہ باري کے زمانہ میں بلغراد کی حالت کیا تھي ؟

۲۸ - اور ۲۹ - جولائی کي تاریک اور بے چاندنی کي شب میں کوئي ایک بجے ریلوے کے پل کے قریب توپوں نے گولہ باري شروع کي - میں اپنے کمرہ سے جو ہوٹل موسکوا کي تیسري منزل میں تھا' دریاے سیو میں جو کچھہ ہورہا تھا' اسے پوري طرح دیکھہ رہا تھا - پل کے قریب سروي ساحل کي طرف ایک بہت بڑي تاریکي بڑھتي ہوئی نظر آئي - اس آگے بڑھنے والی تاریکي اور دریاکے دونوں ساحلوں سے آگ کے شعلے نظر آتے تیے اور توپخانوں کي گرج غیر منقطع تھي -

دفعتاً ایک بجکے ۲۵ منٹ پر سرویا کي طرف پل کي چوٹي پر شعلے بھڑکتے ہوے نظر آے جس سے شہر اور اسکے مضافات روشن ہوگئے - ایک سخت دھماکا ہوا اور پل کی بنیادیں ہلگئیں' جب صبح کو میں نے دیکھا تو پل بالکل مسمار ہوگیا تھا - اسوقت سے چلے ہي شہر پر' پھر کرٹھی پر' پھر اسکے میدان پارک پر' گولوں کي بارش شروع ہوگئي بھی مگر سروي اسکا جواب نہ دیسکے - کیونکہ انہوں نے اپنے توپخانے ہٹا لیے تیے -

غالباً یہ پہلا واقعہ ہے کہ ایک کھلے ہوے شہر پر گولہ باري ہوئي ہے - پرنس مشیل اسٹریٹ کے گھروں پر بھي گولے آکے پھٹتے تہ - جب آگ شہر کي طرف پھیلنے لگي میں اپني کمرہ سے یہ [illegible] شروع ہوئي ہے -

سخت هیجان پیدا کردیا - اسٹرائک کے متعلق جو کچھه کارروائی کہ هم ارکان نے کي' وہ حضور عالیه کو واقعات اسٹرائک و کارروائی جلسه انتظامیه منعقدہ ۲۶ مارچ سنه ۱۴ سے واضح هوگی - هم ارکان ندوۃ العلما کو اس بات کا یقین هے کہ گو اسٹرائک طلباء دارالعلوم کا کوئی اور سبب بهی هو ' لیکن واقعي اور اصلی سبب اوسکا وہ تعریک تهي جس کا ذکر مولوي عبد السلام صاحب نے اپنے خط مورخه ۲۵ جولائي میں کیا هے -

اصل مقصد بانیان اسٹرائک کا یه تها که ملک اور قوم کو یهه دکهایا جاے که یه نتیجه بدنظمي انتظام جدید کا هے' اور ان کوششونکے پورا کرنے کے لیے بعض حضرات نے ایک کمیٹی بنام انجمن اصلاح ندوۃ العلما ۱۵ مارچ سنه ۱۴ ع کو قائم کی ' اسمیں سے غالب تعداد انهیں لوگونکی تهی جو خود انتظام جدید کے خلاف شورش پیدا کرنیوالے تھے - مگر اسکے نام اور مقصد نے بعض لوگونکو مغالطه دیا ' اور بعض ایسے اصحاب جو اس جماعۃ سے علحدہ تھے وہ محض اپنی نیک نیتي سے انمیں شریک هوگئے- هنوز انجمن اصلاح ندوہ لکھنؤ نے کوئي عملي کام متعلقه اصلاح ندوہ نه کیا تها کہ ۱۰ مئي کے جلسۂ دهلی کا اعلان کیا گیا' اور مقصد اوس جلسه دهلی کا بعینه یا قریب قریب وهی تها جو کمیٹی اصلاح ندوۃ العلما منعقدہ لکھنؤ کا تها ' هم ارکان ندوہ بندگان حضور میں اس امر کا اظهار کردینا بهی اپنا فرض سمجھتے هیں کہ واقعي اور اصلي غرض کمیٹي اصلاح لکھنؤ و نیز جلسه منعقدہ دهلی کي یه تهی جسکا وہ اعلان نهیں کرسکے کہ علامه شبلی جو اپنی غلطی سے مستعفی هوگئے هیں پهر اپنے عهدہ پر بحال هو جائیں - جیسا که ان تجاویز سے جو بانی جلسه دهلي جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب کے خط مورخه ۱۶ - اپریل و ۵ مئی - سے ظاهر هوتا هے - جو نقائص ابتک دار العلوم میں عام طور سے ظاهر کیے گئے هیں ' جهانتک انکی اصلیت هے وہ سب زمانه استعفا علامه شبلی کے قبل کے هیں ' کیونکه یهه اعتراضات استعفا کے معاً تین دن کے بعد شروع هوے هیں ' اور ظاهر هے کہ تین دن میں کوئي تبدیلی نصاب درس اور طریقه تعلیم اور مدرسین میں نهیں هوئی- چنانچه اسیوجه سے مجبوراً کمیٹی منعقدہ دهلي نے اپنی کل قوت موجودہ دستور العمل ندوۃ العلماء پر اعتراضات کرنے پرصرف کردي' اور ایک نیا دستور العمل بنا کر واسطے غور و بحث کے دفتر ندوہ میں بهیجدیا -

دستور العمل کے متعلق ارکان ندوۃ العلماء یهه عرض کردینا مناسب سمجھتے هیں کہ همکو دو تین سال پہلے اس بات کا خود احساس هوا که ندوۃ العلماء اور دار العلوم کی ترقی پذیر مالیت کے لحاظ سے دستور العمل میں ترمیم کرنیکي حاجت هے' جیسا که عموماً ایسے بڑے کاموںمیں عمل کے بعد دستور العمل میں ترمیم کرنیکی ضرورت پیش آیا کرتی هے - چنانچه اوسکي ترمیم کیلیے چند قانون داں ارکان کي ایک سب کمیٹی قائم کردي تهی جو اسپر غور کر رهی تهی ' اور اب اسکو مکمل کر کے دفتر ندوہ میں بهیجدیا هے جسکی اشاعۃ عام کر دیگئی هے' اور اخبارات میں اظهار راے کیواسطے بهیجدیا گیا هے - واقعات مندرجه بالا سے حضور پر بخوبی واضح هوگا که :

(۱) انتظام موجودہ آخر جولائي سنه ۱۳ سے قائم هے -

(۲) ارکان موجودہ کو کافي موقع اس بات کا نهیں دیا گیا که وہ دار العلوم کی اصلاح و ترقی کرتے -

(۳) اسٹرائک طلباء دار العلوم سے جو نتیجه نقائص انتظام موجودہ کا ملک اور قوم پر ظاهر کیا گیا هے' وہ در اصل نتیجه اوس نا جائز کار روائي کا تها جو اغراض ذاتي کی بنا پر طلبه پر اثر ڈالکر اس غرض سے کي گئی کہ قوم میں ایک شورش پهیلا کر یه دکهایا جاے که علامه شبلی کا وهاں سے علحدہ هونا اغراض و مقاصد ندوہ کے بالکل خلاف هے ' اور اونکو بحال هونا چاهیے -

(۴) کمیٹی اصلاح منعقدہ لکھنو و منعقدہ دهلی کا اصل مقصد بهی یهی اغراض تھے ' جو حاذق الملک کے خط سے صاف ظاهر هوتے -

(۵) جو کام اصلاح کا که کمیٹی دهلي نے جسمیں کمیٹی اصلاح لکھنو بالاخر ضم هوگئی اسوقت کیا اور وہ اس سے زیادہ کچھه نهیں کرسکتی تهی وہ یه هے کہ کمیٹی مذکور نے ایک نیا دستور العمل واسطے غور و بحث اراکین ندوہ کے بنایا حالانکه خود اراکین اس کام کو کررهے تھے -

حضور عالیه نے امداد شاهانه اس خیال پر کہ ندوہ میں نقائص هیں اور جب تک کہ وہ بذریعه کمیٹی اصلاح رفع نه هوجاے ملتوي فرمائی تهی -

اب چونکه کیفیت و نتیجه کمیٹی اصلاح کا معلوم هوگیا اسلیے اسکے اجرا کی جانب بندگان حضور کی توجه مبذول فرمانے کی درخواست کیجاتی هے - دوسرے یه امر بهي قابل غور حضور هے کہ جب قوم میں شورش پیدا کردي گئی هے اور اوسکي وجه سے اراکین اسقدر چندہ بهی بمشکل جمع کرسکے هیں جو هر سال معمولاً جمع هوا کرتا تها' تو ایسے نازک وقت میں امداد شاهانه کے ملتوي هوجانے کا یهی نتیجه هوگا که جو اصلاحیں همارے ارادہ میں هیں اور هم کررهے هیں وہ نه کرسکیں اور خدا نخواسته یه مذهبی دارالعلوم بند هوجاے' اور اگر کسیوجه سے تهوڑے دنوں کے لیے دارالعلوم بند هوگیا تو پهر اس کا از سر نو زندہ هونا بلحاظ همارے قومی اور مذهبی حالات کے بہت دشوار هوگا لهذا هم اراکین ندوہ عرض پرداز هیں کہ حضور عالیه بلحاظ شکسته حالی و بلحاظ اس امر کے که ایسے درسگاہ کا بوجه قلت سرمایه بند هوجانا اوسکے قومی اور مذهبی اغراض کے بالکل خلاف هوگا ' امداد شاهانه کو جو معرض التواء میں هے حکم نفاذ جاري فرماویں -

آفتاب دولت و اقبال تاباں و درخشاں باد

ترکوں کے خلاف ایک متعصب انگریزی مراسلہ نگار کے خوابیدہ بغض و عداوت کے بیدار کرنے کے لیے اسقدر کافی تھا - اس نے موقع سے فائدہ اٹھا کے انگریزی عام راے کو ترکوں کے خلاف برانگیختہ کرنے کے لیے اسقدر اپنی طرف سے تصنیف کردیا کہ ترک معرکہ آرائی اور انگریزوں کے قتل کا ارادہ ظاہر کر رہے ہیں !

ورنہ یہ ظاہر ہے کہ ترک مصر کے حالات سے اتنے ناواقف نہیں کہ انہیں یہ تک معلوم نہ ہو کہ مصر پر انگلستان کے آہنی پنجہ کی پوری گرفت ہے' اور نہ اتنے سادہ لوح ہیں کہ وہ یہ سمجھتے ہوں کہ چند افسر یا بقول مراسلہ نگار کیپیٹل "افسروں کا سیلاب" بغیر فوج کے مصر کو انگریزوں کے پنجے سے نکالسکتا ہے - رہی مصری فوج' تو اسکی حالت ہمیں اچھی طرح معلوم ہے -

عزیز بک مصـــری

خبر' یہ تو اس افسانہ کی درمیانی داستان تھی - یہ مراسلہ نگار حفاظت مصر کے انتظامات و تدابیر کے متعلق لکھتا ہے :

" بہت کوشش کی گئی کہ مصری ہر طرف علم بغاوت بلند کردیں - تاہم انکی کوشش ناکام رہی' اور اسوقت ملک کی حالت اچھی طرح حکومت کے ہاتھہ میں ہے - ساتھہ ہی ان ترکی افسروں میں سے اکثر پا بزنجیر بھی کرلیے گئے ہیں "

ناظرین کرام کو یاد ہوگا کہ جب عزیز بک المصری بعض معاملات طرابلس کے سلسلے میں قسطنطنیہ میں گرفتار کیا گیا تو تمام انگریزی پریس بیک آواز اسکی حمایت میں چیخ اٹھا تھا' اور جسطرح اسوقت انگلستان نے بلغاریہ کی حمایت میں تیغ علم کیا ہے' اسی طرح اسکی رہائی حال ٹائمز نے شمشیر قلم بلند کی تھی' اور ترکوں اور خصوصاً انور پاشا فاتح ادرنہ کے خلاف ایک قلمی معرکہ برپا کردیا تھا -

حالانکہ آج یہی " معصوم و مظلوم " عزیز بک المصری قسطنطنیہ کے بدلے خود اپنے گھر میں پابجولاں ہے !

چنانچہ یہ مراسلہ نگار لکھتا ہے :

" اگر افواہ صحیح ہے تو ان اسیروں میں عزیز بک المصری بھی شامل ہے جسکو انور پاشا کے پنجۂ ظلم سے چھڑانے کے لیے انگلستان نے چند ماہ ہوے عین وقت پر مداخلت کی تھی -

دارالسلطنت کے اندر بغاوت کے جرم میں دیسی فوج کے چند افسر بھی گرفتار ہوے ہیں - افواہ ہے کہ انکی تعداد ۴۰ ہے - ....کل ہندوستانی فوج کی پہلی قسط شہر سویز کے ساحل پر اتری ہے اور مزید فوج آج اتر رہی ہے - اب ۴۸ گھنٹے کے اندر اندر مصر کی محافظ فوج اتنی قوی ہو جائیگی کہ کسی داخلی یا خارجی خطرہ کے مقابلہ کے لیے کافی سے بھی زیادہ ہوگی " : انہم یکیدون کیداً و اکید کیدا !

تجویزات مرکزی کمیٹی شیعہ کانفرنس

(منعقدہ ۲۴ ستمبر ۱۹۱۴ء)

(۱) تجویز ہوا کہ اجلاس ہشتم کانفرنس بتواریخ ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء لکھنؤ میں منعقد کیا جاے -

(۲) جو ٹکٹ فروخت ہوچکے ہیں وہ انہیں تواریخ و مقام کیلیے کام میں آئیں اور سفرا سرخی سے تاریخ حال بتادیں -

(۳) دوکانات طعام کا مناسب نرخ کے ساتھہ انتظام کردیاجاے -

آنریری جنرل سکریٹری

سید علی غضنفر عفی عنہ

مدارس اسلامیہ

باز گـــو از نجـــد و از یاران نجـــد

حال میں ہمیں وہ عرضداشت ملگئی ہے جو ارباب ندوہ نے ہز ہائنس سرکار عالیہ بھوپال کی خدمت میں اجراے وظیفہ کے لیے روانہ کی ہے اور جس کے تمام مراتب نہایت پوشیدگی کے ساتھہ طے کیے گئے تھے - آیندہ نمبر میں ہم اس تحریر کی متعدد کذب بیانیوں اور خدع و دجل کو آشکارا کرینگے :

بحضور سرکار عالیہ ریاست بھوپال ـــ ہم ارکان ندوۃ العلماء اس وجہ سے کہ بندگان حضور کے دامن دولت سے اکثر مدارس اسلامیہ وابستہ ہیں اور بندگان حضور کو دارالعلوم ندوۃ العلماء سے خاص دلچسپی و ہمدردی ہے' نہایت ادب سے معروضات مندرجہ ذیل کے پیش کرنیکی اجازت چاہتے ہیں :

من ابتداے سنہ ۹ء حضور سے مبلغ ۳ ہزار روپیہ سالانہ کی امداد دارالعلوم ندوۃ العلماء کو مرحمت ہوتی تھی' مگر امسال چند واقعات ایسے پیش آئے جن سے ندوۃ العلماء کی نسبت ملک میں بد ظنی پھیلی اور ایک بڑا اثر اوسکا یہ ہوا کہ امداد شاہانہ بھی عارضی طور پر ملتوی کردی گئی - اوسکے بابت جو اصلی حالات ہیں انکو مختصراً سرکار عالیہ کے خدمت میں عرض کرنا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں - عرصہ ۹ سال سے دارالعلوم ندوہ کا انتظام اس طور سے تھا کہ شمس العلماء علامہ شبلی نعمانی معتمد دارالعلوم تھے' اور جملہ اندرونی انتظام متعلقہ درس وغیرہ اونکے زیر اثر اور نگرانی میں تھے - جولائی سنہ ۱۳ء میں علامہ موصوف نے بلحاظ اون معاملات کے جنکا اعادہ خالی از تکلیف دہی حضور نہیں ہے' اپنے عہدہ سے استعفا دینا تجویز کرکے ایک استعفا نامہ باضابطہ مجلس انتظامیہ میں پیش ہونیکو بھیجا' اور اس استعفا کی اشاعت اخبارات میں کرائی - جلسہ انتظامیہ منعقدہ ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - جولائی سنہ ۱۳ء نے اون وجوہ پر جو باعث استعفا دینے علامہ موصوف ہوے تھے' کامل غور کے بعد استعفا کو منظور کرلیا اور اوس انتظام کو جو قبل از تقرر معتمدی علامہ موصوف مطابق دستور العمل قائم تھا پھر جاری کیا - اس موقعہ پر یہ عرض کرنا خلاف ادب نہوگا کہ علامہ موصوف کے طریقہ عمل مابعد سے ہم ارکان ندوۃ العلماء نیز کل قوم پر صاف طور سے واضح ہوگیا کہ علامہ موصوف کا استعفا دینا محض ایک قسم کی دھمکی تھی اور در اصل استعفا دینا نہیں چاہتے تھے' کیونکہ فوراً بعد اطلاع منظوری استعفا کے اخبارات میں مضامین خلاف فیصلہ جلسہ انتظامیہ و منظوری استعفاء علامہ شبلی نکلنا شروع ہوئے' اور اس بات کی کوشش شروع ہوئی کہ طلباء دارالعلوم میں خلاف انتظامات جدیدہ کے شورش پیدا کیجاے' اور ہر طرح سے ملک و قوم کو دکھایا جاے کہ جدید انتظام مضر و مخالف مقاصد ندوہ ہے - بندگان حضور کو کارروائی جلسہ انتظامی ۲۶ - مارچ سے واضح ہوگا کہ جو نا مناسب کارروائیاں اس بارے میں ہوئیں انکا اثر یہ ہوا کہ ایک گروہ مخالف انتظام جدید کا اوسی وقت سے پیدا ہوگیا' اور ہم ارکان ندوہ کو آیندہ کافی موقع نہیں ملنے پایا تھا کہ نقائص کی اصلاح کرتے کہ اس مخالفت نے بصورت اسٹرائک طلباء دارالعلوم ایک

المسـئلۃ والمنـاظرۃ

الاعتـصاب فـي الاسـلام

(دفع مطاعن و ازالۂ شکوک)

مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کے اعتراضات کا خلاصہ یہ ہے کہ نتیجہ نمبر(۱) و نتیجہ نمبر (۷) میں تناقض ہے' لیکن میں نے ضعیف گروہ کے مقابلے میں قوی گروہ کی اسٹرایک کو کلیتاً ناجائز نہیں کہا بلکہ صرف عدم اولویۃ کا مدعی ہوں جیسا کہ نتیجہ اول میں " سزاوار " کا لفظ دلالت کرتا ہے ' اور اسی قرینہ صحیحہ کی بناپر " جائز نہیں " کا فقرہ اپنے حقیقی مفہوم میں مستعمل نہیں ہوا ہے بلکہ مجھے یاد آتا ہے کہ میں نے " مناسب نہیں " کا فقرہ لکھا تھا جو دفتر میں شاید بدل دیا گیا - اس بنا پر آنحضرت کا طرز عمل نتیجہ اول کا مناقض نہیں کیونکہ تناقض صرف امتناع و امکان و وقوع میں ہو سکتا ہے نہ کہ عدم اولویت و وقوع میں' کیونکہ ہر خلاف اولیٰ فعل جائز ہوسکتا ہے -

میں نے پہلا نتیجہ قریش اور حضرت ابوبکر کے طرز عمل سے نکالا تھا-

قریش کی اسٹرایک تو بالکل اغراض فاسدہ پر مبنی تھی' لیکن حضرت ابوبکر کا طرز عمل بھی ذاتی انتقام کے اثر سے خالی نہ تھا - اسیلئے خدا نے اونکو روک دیا ' مدرسین و منتظمین مدرسہ بھی ذاتی اقتدار ہی کے قائم رکھنے کے لیے طلباء کا کھانا وغیرہ بند کردیتے ہیں ' اسلیے حضرت ابوبکر کے طرز عمل پر اوسکو قیاس کرکے خلاف اولی قرار دیا جاسکتا ہے کیونکہ نہی کیلیے کم از کم عدم اولویت ضروری ہے' لیکن آنحضرت کا طرز عمل بالکل جمہوری اصول پر مبنی تھا اسلیے وہ خلاف اولی بھی نہیں ہے " لم ینتقم لنفسہ الا ان تنتہک حرمۃ اللہ " کی شان یہاں بھی قائم ہے -

اخلاق کے ابواب میں عدل کے ساتھہ ایک باب احسان اور عفو و درگذر کا بھی ہے' اور اسکی توقع صرف بزرگوں سے ہوسکتی ہے' یہی وجہ ہے کہ جب کسی بڑے شخص نے چھوٹے سے قطع تعلق کیا ہے تو اخیر میں اوسکو ندامت ہوئی ہے - حضرت عائشہ نے ایک مرتبہ حضرت ابن زبیر سے قطع کلام کردیا اور مدتوں اون سے نہ بولیں ' لیکن بعد میں جب کبھی اونکو یہ افسوسناک واقعہ یاد آتا تھا تو اس قدر روتی تھیں کہ دوپٹہ تر ہو ہو جاتا تھا (۱) لیکن چھوٹوں نے جب اس قسم کا قطع تعلق کیا ہے تو' اسپر اونکو کوئی ندامت نہیں ہوئی - حضرت فاطمہ نے ترکہ نہ دینے پر حضرت ابوبکر سے قطع کلام کرلیا اور اون سے تا دم مرگ نہ بولیں لیکن اونکو اس پر کچھہ افسوس نہیں ہوا (۲) باقی رہی یہ بات کہ آنحضرت نے کعب ابن مالک سے بحیثیت اوستاد کے قطع تعلق کیا تھا تو یہ تاویل بارد ہے- آنحضرت کی جامع حیثیت صرف نبوت ہے' خلافت - تعلیم' قضاوت' افتاء وغیرہ اسیکی شاخیں ہیں ' جہاد کا تعلق صرف نبوت یا خلافت ہی سے ہوسکتا ہے' آپ کی استادانہ حیثیت کو اس میں کچھہ دخل نہیں ہے ' کیونکہ میدان جہاد دیو بند کا مدرسہ نہیں تھا جہاں آپ تعلیمی اسٹرایک کرتے ' اور قریش نے تو آپ کو سرے سے اوستاد ہی تسلیم نہیں کیا تھا - نہ تو اعتراف نبوت کے بعد کی منزل تھی لیکن صلح حدیبیہ میں تو ایک صاف گو شخص نے کہدیا تھا کہ اگر ہم آپکو " رسول اللہ " مانتے تو آپ کی راہ میں رکاوٹ ہی کیوں پیدا کرتے - آنحضرت کی کچھہ دنیوی حیثیتیں بھی تھیں جیسا کہ آپ نے تلقیح نخل کے معاملے میں علانیہ اعتراف کیا تھا " انما انا بشر مثلکم " جب حضرت عائشہ آپ سے ناراض ہوکر آپ کا نام لینا چھوڑ دیتی تھیں (۳) تو اوسوقت آپ اونکے اوستاد نہیں ہوتے تھے' واقعہ افک میں جب آپ ایک مہینہ تک حضرت عائشہ کے پاس بیٹھے تک نہیں' تو آپ کا یہ قطع تعلق استادانہ نہ تھا بلکہ ذاتی تھا (۴) " انما بعثت معلما " کا فقرہ بھی آپ نے خاص اوس حالت میں کہا تھا جب صحابہ کے دو گروہوں میں سے ایک گروہ مصروف تلاوت قرآن تھا (۵) اسلیے آنحضرت کے تمام افعال کو صرف آپ کی معلمانہ حیثیت میں محدود کردینا صحیح نہیں -

لیکن مولانائے موصوف کی سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ وہ مجھکو مدعی سمجھتے ہیں حالانکہ میں مدعاعلیہ ہوں' میں نے مضمون کے اول ہی میں ظاہر کردیا ہے کہ میں مدعیان عدم جواز اسٹرایک کے دلائل پر نقد و بحث کر رہا ہوں ' ان لوگوں نے ایک دلیل یہ قائم کی تھی کہ " اسٹرایک یورپ کی پیداوار ہے " اب نقض دلیل کیلئے میرا فرض صرف یہ تھا کہ ایشیائی طرز عمل سے اسٹرایک کی مثالیں فراہم کرتا اسلیے میں نے پہلے دیہاتیوں کی مثال دی - پھر قریش کے طرز عمل کو پیش کیا - حضرت ابوبکر کے واقعہ کا ذکر بھی اسی حیثیت سے کیا کہ گو وہ اصطلاحی اسٹرایک نہیں ہے' لیکن جب اوستاد کو باپ فرض کرکے اونکے حقوق کو حقوق والدین پر قیاس کیا جاتا ہے حالانکہ آنحضرت' صحابہ' بلکہ تابعین و تبع تابعین نے بھی اساتذہ کو باپ نہیں کہا ہے' تو ہم اشتراک علت کی بنا پر اسٹرائک کو بھی حضرت ابو بکر کے طرز عمل پر قیاس کرسکتے ہیں ' اسکے بعد آنحضرت کے جمہوری طرز عمل سے اسکی تائید کی ' لیکن اس واقعہ کو صرف اس حیثیت سے پیش کیا تھا کہ وہ ایشاء میں واقع ہوا تھا - اوسکی شرعی حیثیت مقصود بالذات نہ تھی ' گو اوس سے شرعی استدلال بھی کیا جاسکتا تھا نتائج کا استنباط بھی تبعاً واستطراداً تھا- اسلیے اگر کل نتائج غلط ثابت ہوجائیں تو نفس واقعہ کو کوئی صدمہ نہیں پہنچ سکتا' اسکی تردید کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ یا تو اس واقعہ کو سرے سے غلط ثابت کیا جائے یا عرب کو یورپ کے نقشہ میں دکھایا جائے' اسٹرائک کو میں نے فطرتی کہا ہے' کیونکہ فطرۃ اصل اشیاء میں اباحت ہے اور میرے نزدیک اسٹرایک کی یہی دلیل ہے ' کیونکہ کسی شرعی دلیل سے اوسکا عدم جواز ثابت نہیں ہوتا - اخیر میں ہم تسلیم کرلیتے ہیں کہ آنحضرت نے بحیثیت اوستاد کے کعب ابن مالک سے قطع تعلق کیا تھا لیکن یہ کس دلیل شرعی سے ثابت ہے کہ آں حضرت کے افعال کی تقلید صرف اساتذہ ہی کرسکتے ہیں - طلباء نہیں کرسکتے؟ اگر آنحضرت کے افعال اساتذہ کیساتھہ مخصوص ہیں' تو طلباء کو نماز' روزہ ' حج ' اور زکوۃ سے بھی آزاد کردینا چاہیے ' حالانکہ ندوہ کے اسٹرائک کے دوران میں انہی فرائض کی عدم پابندی کی بنا پر طلباء کو بدنام کیا گیا تھا - (عبـد السلام ندوي)

---

(۱) بخاري مطبوعہ بولاق جزو ۸ ص ۲۰ کتاب الادب

(۲) بخاري جزو ۸ ص ۱۴۹ کتاب الفرائض -

(۳) بخاري جزو ۸ ص ۲۱ کتاب الادب

(۴) بخاري جزو ۵ ص ۱۱۹ کتاب المغازي

(۵) سنن ابن ماجہ ص ۳۴ کتاب العلم -

printed And pudlished by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical prtg. and publg. House, 14 Mclod Street, CALCUTTA.

مفت مفت مفت

ایک عجیب مرقعہ

اصلی چیزیں - کم قیمت - نایاب - کمیاب
اصل سے آدھی اور آدھی سے چوتھائی قیمت

۳۱ اکتوبر تک

نوٹ - اس بات پر غور کیجیئے کہ ہر گھڑی کے ساتھ ایک چیز بطور تحفہ کے دی جاتی ہے اسطرح کہ
ایک گھڑی کے خریدار کو ایک جرمن سلور چین مفت
دو گھڑی کے خریدار کو ایک رولڈ گولڈ (سونا) چین مفت
تین گھڑی کے خریدار کو ایک جوڑا الکٹرک گولڈ پلیٹڈ سلف کلوزنگ اسپرنگ برسلٹ مفت ! !
اگر آپکو گھڑی پسند نہ آوے تو قیمت واپس دیجائیگی

اسپرنگ بریسلٹ واچ -

(گارنٹی ۴ سال)
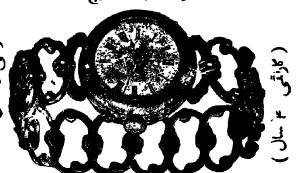
رولڈ گولڈ - گول سکل - بہت دیرپا - آپ لوگ ۲۵ سیکڑے زیادہ فائدہ اٹھاوینگے اگر آپ ایک فرمایش بھی بھیجیں -
ٹھیک نقشہ کے مطابق سچے وقت دینے والی قیمت اصلی ۱۰ روپیہ - رعایتی قیمت ۵ روپیہ -

۳۲ پتھر والا	۹ روپیہ
اسکوئر شکل	۹ روپیہ
ہارٹ شکل	۶ روپیہ
ہشت پہل	۶ روپیہ

نئی وضع کا اسکوئر رسٹ واچ

(گارنٹی ۵ سال)

اس قسم کی گھڑیاں ابھی ہندوستان میں آئی ہیں - نہایت فیشن ایبل لیڈیز اور جنٹلمین کثرت سے استعمال کرتے ہیں - مضبوط کیس نکل کیس فینسی ڈائل - عمدہ وقت دینے والی - ٹھیک تصویر کے مطابق -

اصلی قیمت ۱۲ روپیہ - رعایتی قیمت ۶ روپیہ - آٹھ آنہ ارکسیڈائزڈ اسٹیل کیس ۶ روپیہ آٹھ آنہ -

سلور کیس	۹ روپیہ ۴ آنہ
مادر آف پرل کیس	۹ روپیہ ۸ آنہ
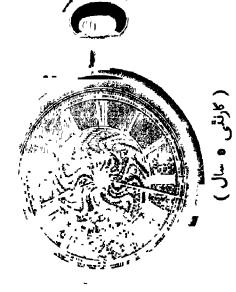
یہ گھڑی مع چمڑہ اور بکس کے ملیگی

فلیٹ لیور واچ

(گارنٹی ۵ سال)

نکل کیس - کھلا ڈھکنا - سائز ۱۸ - سکنڈ کی سوئی کے شامل کیلس چابی پتر ۳ عدد ڈائل میڈل کے - اسپات کے سوئی سادہ کیس اصلی قیمت ۱۲ روپیہ رعایتی ۴ روپیہ ۴ آنہ
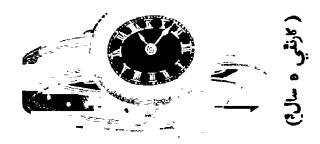
نیو ٹیننین بیرل رسٹ لٹ واچ -

(گارنٹی ۵ سال)

یہ رسٹ لٹ واچ بہت عمدہ ہے دیکھنے میں نہایت خوبصورت فینسی سوئیاں سچا وقت دینے والی اور جدید فیشن کا ٹھیک نقشہ کے مطابق -

قیمت اصلی ۱۲ روپیہ رعایتی قیمت ۷ روپیہ -

نکل کیس	۷ روپیہ ۴ آنہ
سنہری کیس	۹ روپیہ ۱۴ آنہ
سیاہ اوکیڈایزڈ کیس	۶ روپیہ ۸ آنہ
فالن سل کیس	۹ روپیہ ۸ آنہ

ننکال ہنٹنگ واچ

(گارنٹی ۶ سال)

رایت میڈل ہنٹنگ ۱۶ سائز - کی ریننگ ہاف پلیٹ - گولڈ گلٹ مرو منقش سیلنڈر اسکیپمنٹ - ایک نہایت خوبصورت گھڑی -
اصلی قیمت ۱۵ روپیہ - رعایتی ۵ روپیہ ہاف ہینٹنگ - چھ روپیہ آٹھ آنہ -

انگما واچ

(گارنٹی ۵ سال)

پتلی چپٹی شکل کی گھڑی جنٹلمین سائز - پتھر ۲ عدد دیکھنے میں نہایت خوبصورت اور سچ وقت دینے والی -
اصلی قیمت ۸ روپیہ - رعایتی ۴ روپیہ ۸ آنہ -

بی - اس - ننڈی - اینڈ کمپنی نمبر ۱ - ۳۶ - دھرمتلہ کلکتہ

حکمت بالغہ ! حکمت بالغہ ! ! ۰ ! !

مولوي احمد مکرم صاحب عباسي چریا کوٹي نے ایک نہایت مفید سلسلہ جدید تصنیفات و تالیفات کا قائم کیا ہے - مولوي صاحب کا مقصود یہ ہے کہ قران مجید کے کلام الہي ہونے کے متعلق اجتک جس قدر دلائل قائم کیے گئے ہیں اُن سب کو ایک جگہہ مرتب و مدون کردیا جائے - اس سلسلہ کي ایک کتاب موسوم بہ حکمة بالغــہ تین جلدوں میں چھپ کر تیار ہو چکي ہے -

پہلي جلد کے چار حصے ہیں - پہلے حصے میں قران مجید کي پوري تاریخ ہے جو اتقان في علوم القران علامة سیوطي کے ایک بڑے حصہ کا خلاصہ ہے - دوسرے حصہ میں تواتر قرآن کي بحث ہے ' اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن مجید جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوا تھا ' وہ بغیر کسي تحریف یا کمي بیشي کے ویسا ہي موجود ہے ' جیسا کہ نزول کے وقت تھا ' اور یہ مسئلہ کل فرقہاے اسلامي کا مسلمہ ہے - تیسرے حصہ میں قرآن کے اسماء و صفات کے نہایت مبسوط مباحث ہیں - جن میں ضمنا بہت سے علمي مضامین پر معرکة الارا بحثیں ہیں - چوتھے حصے سے اصل کتاب شروع ہوتي ہے - اس میں چند مقدمات اور قرآن مجید کي ایک سو پیشین گوئیاں ہیں جو پوري ہو چکي ہیں - پیشین گوئیوں کے ضمن میں علم کلام کے بہت سے مسائل حل کئے گئے ہیں ' اور فلسفۂ جدیدہ جو نئے اعتراضات قرآن مجید اور اسلام پر کرتا ہے ان پر تفصیلي بحث کی گئي ہے -

دوسري جلد ایک مقدمہ اور دو بابوں پر مشتمل ہے - مقدمہ میں نبوت کي مکمل اور نہایت محققانہ تعریف کي گئي ہے - آنحضرت صلعم کي نبوت سے بحث کرتے ہوے آیة خاتم النبین کي عالمانہ تفسیر کي ہے - پہلے باب میں رسول عربي صلعم کي ان معرکة الارا پیشین گوئیوں کو مرتب کیا ہے ' جو کتب احادیث کي تدوین کے بعد پوري ہوئي ہیں ' اور اب تک پوري ہوتي جاتي ہیں - دوسرے باب میں ان پیشین گوئیوں کو لکھا ہے ' جو تدوین کتب احادیث سے پہلے ہو چکي ہیں - اس باب سے آنحضرت صلعم کي صداقت پوري طور سے ثابت ہوتي ہے -

تیسري جلد - اس جلد میں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علماے یورپ کے مستند اقوال سے ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلعم امي تھے ' اور آپ کو لکھنا پڑھنا کچھہ نہیں آتا تھا - قرآن مجید کے کلام الہي ہونے کي نو عقلي دلیلیں لکھي ہیں - یہ عظیم الشان کتاب ایسے پر آشوب زمانــہ میں جب کہ ہر طـرف سے مذہب اسلام پر نکتہ چیني ہو رہي ہے ' ایک عمدہ هادي اور رہبر کا کام دیگي - عبارت نہایت سلیس اور دل چسپ ہے ' اور زبان اردو میں اس کتاب سے ایک بہت قـابل قـدر اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر سہ جلد (۱۰۶۴) لکھائي چھپائی وکاغـد عمدہ ہے - ایمت ۵ روپیہ *

نعمت عظمـــیٰ ! نعمت عظمـــیٰ !

امام عبد الوهاب شعراني کا نام نامي ہمیشہ اسلامي دنیا میں مشہور رہا ہے - آپ دسویں صدي ہجری کے مشہور ولي ہیں - لواقح الانوار صوفیاے کرام کا ایک مشہور تذکرہ آپ کي تصنیف ہے - اس تذکرہ میں اولیاء - فقراء اور مجاذیب کے احوال و اقوال اس طرح پر کانت چھانٹ کے جمع کئے ہیں کہ ان کے مطالعہ سے اصلاح حال ہو اور عادات و اخلاق درست ہوں اور صوفیاے کرام کے بارے میں انسان سوء ظن سے محفوظ رہے - یہ لا جواب کتاب عربي زبان میں تھي - ہمارے محترم دوست مولوي سید عبدالغني صاحب وارثي نے جو اعلی درجہ کے ادیب ہیں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپي رکھتے ہیں اس کتــاب کا تــرجمہ نعمت عظمیٰ کے نام سے کیا ہے ---اس کے چھپنے سے اردو زبان میں ایک قیمتي اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر دو جلد (۷۲۶) خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۵ روپیہ *

مشا هیـــر الاسلام ! مشاهیـــر الاسلام ! !

یعنی اردو ترجمہ وفیات الاعیان مترجمۂ مولوي عبد الغفور خاں صاحب رامپوري جس میں پہلي صدي ہجري کے اواسط ایام سے ساتویں صدي ہجري کے خاتمہ تک دنیاے اسلام کے بڑے بڑے علماء فقہا قضاة شعراء متکلمین نحویین لغوئین منجمین مہندسین مورخین محدثین زہاد عباد امراء فقراء حکماء اطبا سلاطین مجتہدین و صناع و مغنیین وغیرہ ہر قسم کے اکابر و اہل کمال کا مبسوط و مفصل تذکرہ -

جسے بقول (موسیودي سیلن)

" اہل اسلام کي تاریخ معاشرتي و علمي کي واقفیت کے واسطے اہل علم ہمیشہ سے بہت ہي قدر کي نگاہوں سے دیکھتے آئے ہیں

یہ کتاب اصل عربي سے ترجمہ کي گئي ہے ' لیکن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمہ کرتے وقت اس کے اس انگریزي ترجمہ کو بھي پیش نظر رکھا ہے ' جسے موسیودي سیلن نے سنہ ۱۸۴۲ع میں شائع کیا تھا - سواے اس کے اصل کتاب پر تاریخ ' تراجم ' جغرافیہ ' لغت ' انساب اور دیگر مسائل دیني کے متعلق کثیر التعداد حواشي اضافہ کئے ہیں - اس تقریب سے اس میں کئي ہزار اماکن و بقاع اور قبائل و رجال کا تذکرہ بھي شامل ہوگیا ہے - علاوہ بریں فاضل مترجم نے انگریزي مترجم موسیودي سیلن کے وہ قیمتي نوٹ بھي اردو ترجمہ میں ضم کردے ہیں جن کي وجہ سے کتاب اصل عربي سے بھي زیادہ مفید ہوگئي ہے - موسیودي سیلن نے اپنے انگریزي تـرجمہ میں تین نہایت کارآمد اور مفید دیباچے لکھے ہیں مشاهیر الاسلام کي پہلي جلد کي ابتدا میں ان کا اردو ترجمہ بھي شریک کر دیا گیا ہے - اس کتاب کي دو جلدیں نہایت اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپوائي گئي ہیں ' باقي زیر طبع ہیں - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۴) مآثر الکرام یعنے حسان الہند مولا نا میر غلام علي آزاد بلگرامي کا مشہور تذکرہ مشتمل بر حالات صوفیاے کرام و علماے عظام - صفحات ۳۳۸ مطبوعــہ مطبع مفید عام آگرہ خوشخط قیمت ۲ روپیہ -

تمـدن هنـد ! تمـدن هنـد ! !

یعنے شمس العلما مولانا سید علی بلگرامي مرحوم کی مشہور کتاب جس کا غلغلہ چار سال سے کل ہندوستان میں گونج رہا تھا آخرکار چھپکر تیار ہوگئي ہے - علاوہ معنوي خوبیوں کے لکھائی چھپائي خط ' کاغذ ' تصاویر ' جلد مثل تمدن عرب کے قیمت...... (۵۰) روپیہ -

(۵) صنمخانۂ عشق - یعني حضرت امیر مینائي کا مشہور دیوان بار سوم چھپکر تیار ہوگیا ہے - قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ -

(۶) قرآن السعدین یعني تذکیر و تانیث کے متعلق ایک نہایت مفید رسالہ جس میں تئي ہزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتائی گئي ہے ' قیمت ایک روپیہ آٹھہ آنہ -

(۷) فہرست کتب خانہ آصفیہ - جس میں کئي ہزار کتب قلمیہ و مطبوعہ اور نیز مصنفین کا نام درج ہے - جو حضرات کتب خانہ جمع کرنا چاہیں اُن کو یہ فہرست چراغ ہدایت کا کام دے گي - صفحات (۵۰۰) قیمت ۲ روپیہ -

(۸) تمدن عرب - قیمت سابق ۵۰ روپیہ قیمت حال ۳۰ روپیہ (۹) فغان ایران - مارگن شوسٹر کی مشہور کتاب کا ترجمہ صفحات ۴۶۲ مع ۲۱ عدد تصاویر عکسي عمدہ جلد اعلی - قیمت ۵ روپیہ -

(۱۰) قواعد العروض - مولا نا غلام حسین قدر بلگرامي کي مشہور کتاب - عربي فارسي میں بھی اس فن کي ایسي جامع کوئي کتاب نہیں ہے - صفحات ۴۷۴ قیمت سابق ۴ روپیہ - حال ۲ روپیہ -

(۱۱) - میڈیکل جیورس پروڈنس - مولانا سید علي بلگرامي مرحوم کي مشہور کتاب قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۲) علم اصول قانون - یعنے سرڈبلیو - ایچ ریٹگن کی کتاب کا ترجمہ صفحات (۸۰۸) قیمت ۸ روپیہ -

(۱۳) تحقیق الجہاد - مصنفۂ نواب اعظم یارجنگ مولوي چراغ علی مرحوم - مسئلہ جہاد کے متعلق کل دنیا میں اپنا نظیر نہیں رکھتي - صفحات ۴۱۲ - قیمت ۳ روپیہ -

(۱۴) شرح دیوان غالب اردو - تصنیف مولوي علي حیدر صاحب طبا طبائي صفحات ۳۴۸ قیمت ۲ روپیہ -

(۱۵) داستان ترکتازان ہند - کل سلاطین دہلي کي ایک جامع و مفصل تاریخ ۵ جلد صفحات ۲۶۵۶ قیمت سابق ۲۰ روپیہ قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۶) معرکہ مذہب و سائنس - ڈریپر کي مشہور عالم کتاب مترجمہ مولوي ظفر علي خاں صاحب بي - اے - قیمت ۴ روپیہ -

(۱۷) مآثر الکرام - مشتمل بر حالت صوفیاے کرام تصنیف میر غلام علي آزاد بلگرامی - قیمت ۲ روپہ -

(۱۸) تیسر الباري ترجمہ صحیح بخاري اردو - حامل المتن صفحات (۳۷۵۰) نہایت خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۲۰ روپیہ -

... تیار ہوسکتي ہے - جس پر کتاب کا اور مالک کا نام منقش ہوگا -

شهبـــــال

ایک هفته وار مصور رساله - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا ہے - ادبی - سیاسی - علمی اور سائنٹفک مضامین سے پر ہے - گرافک کے مقابله کا ہے - هر صفحه میں تین چار تصاویر هوتے هیں - عمده آرٹ کاغذ نفیس چھپائی اور بهترین ٹائپ کا نمونه - اگر ترکوںکے انقلاب کی زنده تصویر دیکهنی منظور هو تو شهبال ضرور منگائیے - ملنے کا پـتــه :

پوسٹ آفس مرغ بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳

Constantinople - استامبول

الہلال کی ایجنسی

هندوستان کے تمام اردو بنگله گجراتی اور مرهٹی هفته وار رسالوں میں الهلال پہلا رساله ہے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا ہے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشی هیں تو ایجنسی کی درخواست بهیجیے -

مینیجر

تاریـــخ هنـدوســتان

— * —

آثار مطبــوعات قدیمــۂ هند

— * —

ترجمه فارسی " هسٹری آف انڈیا " مصنفه مسٹر جان مارشمن

مطبوعۂ قدیم کلکته سنه ۱۸۵۹

(۱) هندوستان کے تاریخوں کے لکھنے میں جن انگریز مصنفین نے جانکاہ محنتیں کی هیں ان میں مسٹر سی - جان مارشمن (C. Jahan Marshman.) کا نام خصوصیت کے ساتھه قابل ذکر ہے - اسکا نہایت سلیس و فصیح فارسی ترجمه لارڈ کیننگ کے زمانے میں مولوی عبد الرحیم گورکهپوری نے کیا تھا ' اور بحکم لارڈ مذکور پرنس بهرام شاه نبیرۂ سلطان ٹیپو مرحوم و مغفور نے نہایت اهتمام و تکلف سے طبع کرایا تھا - کچھه نسخے فروخت هوے اور کچھه گورنمنٹ نے لے لیے اور عام طور پر اشاعت اُسکی نه هوئی -

اس کتاب کی ایک بڑی خوبی اسکی خاص طرح کی چھپائی بهی ہے - یعنے چھپی تو ہے ٹائپ میں لیکن ٹائپ برخلاف علم ٹائپ کے بالکل نستعلیق خط کا ہے - بهتر سے بهتر نمونه اگر نستعلیق ٹائپ کا ابتک کوئی ہے تو یہی ہے - کاغذ بهی نہایت اعلی درجه کا لگایا گیا ہے - علاوہ مقدمه و فہرست کے اصلی کتاب ۴۰۴ صفحوں میں ختم هوئی ہے -

قیمت مجلد ۳ - روپیه - ۸ آنه - غیر مجلد ۳ - روپیه -

تمام درخواستیں : " منیجر الهلال کلکته " کے نام آئیں -

مشاهير اسلام رعايتي قيمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قيمت ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فريد شكرگنج ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله عليه ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۴) حضرت خواجه حافظ شيرازي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۵) حضرت خواجه شاه سليمان تونسوي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۶) حضرت شيخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۷) حضرت امير خسرو ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۸) حضرت سرمد شهيد ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جيلاني ۳ انه رعايتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعايتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعايتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۱۴] حضرت شيخ بهاالدين ذكريا ملتاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۵) حضرت شيخ سنوسي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خيام ۳ آنه رعايتي ۱ انه (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۱۸) حضرت شيخ محي الدين ابن عربي ۴ آنه رعايتي ۶ پيسه (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذير احمد ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۲) آنريبل سرسيد مرحوم ۵ رعايتي ۲ انه (۲۳) رائٹ انريبل سيد اميرعلي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۲۴) حضرت شهبار رحمة الله عليه ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحميد خان غازي ۵ انه رعايتي ۲ انه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۷] كرشن معظم ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۲۸] حضرت ابو سعيد ابوالخير ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر كليري ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۰] حضرت ابونجيب سهروردي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۱] حضرت خالدبن وليد ۵ آنه رعايتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انه رعايتي ۲ انه ۲ پيسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدين فاتح بيت المقدس ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انه رعايتي ۶ پيسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۶ انه رعايتي ۱۰ پيسه [۳۶] حضرت امام جنيد ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۷] حضرت عمر بن عبد العزيز ۵ - آنه - رعايتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدين بختيار كاكي ۳ - آنه رعايتي ۱ - آنه ۳۹) حضرت خواجه معين الدين چشتي ۵ - آنه - رعايتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شير پليونا اصلي قيمت ۵ آنه رعايتي ۲ آنه - سب مشاهير اسلام قريباً دو هزار صفحه كي قيمت يک جا خريد كرنيسے صرف ۲ روپيه ۸ - انه - (۴۰) رفتگان پنجاب کے اولياے كرام کے حالات ۱۲ - انه رعايتي ۶ - انه (۴۱) آئينه خود شناسي تصوف كي مشهور اور لاجواب كتاب خدا بيني كا رهبر ۵ انه - رعايتي ۳ انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - انه - رعايتي ۶ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبريز ۶ - انه - رعايتي ۳ انه - كتب ذيل كي قيمت ميں كوئي رعايت نہيں - [۴۴] حيات جاوداني مكمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جيلاني ۱ روپيه ۸ انه [۴۵] مكتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه قيرهه هزار صفحه كي تصوف كي لاجواب كتاب ۶ روپيه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے مشهور حكيموں کے باتصوير حالات زندگي معه انكي سينه به سينه او ر صدري مجربات کے جو كئي سال كي محنت کے بعد جمع كئے گئے هيں - اب دوسرا ايڈيشن طبع هوا هے اور جن خريداران نے جن نسخوں كي تصديق كي هے انكے نام بهي لكهدئے هيں - علم طب كي لاجواب كتاب هے اسكي اصلي قيمت چهه روپيه هے اور رعايتي ۳ روپيه ۸ انه [۴۸] الجوبان اس نامراد مرض كي تفصيل تشريح اور علاج ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۴۹] صابون سازي كا رساله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه - (۵۰) انگلش ٹيچر بغير مدد استاد کے انگريزي سكهانے والي سب سے بهتر كتاب قيمت ايک روپيه [۱۵] اصلي كيميا گري يه كتاب سونے كي كان هے اسميں سونا چاندي رانگ سيسه - جسته بنانے کے طريقے درج هيں قيمت ۲ روپيه ۸ آنه

حرم مدينه منوره كا سطحي خاكه

حرم مدينه منوره كا سطحي خاكه يا (Plan) هے جو ايک مسلمان انجنيرنے مرقعه كي پيمائش سے بنايا هے - نهايت دلفريب متبرک اور روغني معه زرد ركپڑا پانچ رنگوں سے طبع شده قيمت ايک روپيه - علاوه محصول ڈاک -

ملنے كا پته — منيجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدين ضلع گجرات پنجاب

واٹر بري كا تيار كيا هوا خوشگوار مچهلي كا تيل

ترکيب سے تيار كيا هوا مزه دار مچهلي كا تيل

ڈهيلے اور كمزور رگ و پٹهه كو طاقتور بنانے اور پهيپڑا كي بيماري اور كهانسي و زكام سے خراب هونے والے جسم كو درست كرنے کے لئے "كاڈ ليور وائل كمپاؤنڈ" يعني همارے يهاں کے تيار كيے هوئے مچهلي کے تيل سے بڑهكر كوئي دوسري دوا نہيں هے -

ايک بڑي خرابي مچهلي کے تيلوں ميں يه هے كه اس سے اكثر لوگوں كو متلي پيدا هوتي هے' اور كبهي كم مقدار كا ايک خوراک بهي كهانا ناممكن هو جاتا هے

واٹربري كي كمپاونڈ يعني مركب دوا جسكے بنانے كا طريقه يه هے كه ناروے ملک كي "كاڈ" مچهلي سے تيل نكالكر خاص تركيب سے اسكے مزه اور بو كو دور كرکے اسكو "مالٹ ايكسٹراكٹ" و "هائپو فسفائٹس" و "گليسرين" و "ارومٹكس" (خوشبودار چيزيں) اور پهيكے "كريوسوٹ" اور "گوئيا كول") کے ساتهه ملانے سے يهه مشكل حل هو جاتي هے - كيونكه "كاڈ ليور وائل" كو اس تركيب سے بنانے کے سبب سے نه صرف اسكي بدمزگي دور هوگئي هے بلكه وه مزه دار هوگيا هے اور اس سے پهرتي اور بشاشي هوتي هے مگر يه مركب دوا "كاڈ ليور وائل" کے عمده فائده كو نہيں روكتي هے - اسكو بهت عمده طور سے بنايا گيا هے - اور اسكو جاننے والے اور استعمال كرنيوالے لوگ خوب پسند كرتے هيں - اگر تمهارا جسم شكسته اور رگ و پٹهے كمزور هو جائيں جنكا درست كرنا تمهارے لئے ضروري هو - اور اگر تمهاري طاقت زائل هو رهي اور تمكو بهت دنوں سے شدت كي كهانسي هوگئي هو اور سخت زكام هوگيا هو جس سے تمهارے جسم كي طاقت اور اعضاے رئيسه كي قوت نقصان هوجانے كا ڈر هے - ان حالتوں ميں اگر تم پهر قوت حاصل كرنے چاهتے هو تو ضرور واٹربري كا مركب "كاڈ ليور وائل" استعمال كرو - اور يهه ان تمام دواؤں سے جنكو هم اپنے خريداروں کے سامنے پيش كرسكتے هيں كہيں بهتر هے - يه دوا هر طرحسے بهت هي اچهي هے - يه دوا پاني و دودهه وغيره کے ساتهه كهلجاتي هے' اور خوش مزه هونيكے سبب لڑكے اور عورتيں اسكو بهت پسند كرتے هيں - نسخه كو بوتل پر لكهه ديا گيا هے - قيمت بڑي بوتل تين روپيه اور چهوٹي بوتل ڈيڑهه روپيه -

"واٹربري" كا نام ياد ركهيے

يهه سب دوا نيچے لكهے هوے پته پر ملتي هے :—

ايم - اين - عبد الغني، كولوٹوله اسٹريٹ كلكته

کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو مستند خلاصہ ہوگا اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں حرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے۔

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول۔ ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

ا

درد سرکی

ھیضہ

اپچے

پیاس

زکام

درد سر زکام کی دوا

جب کبھی آپکو درد سرکی تکلیف ہو یا زکام کے درد میں چھینک بناتے ہوں تو اسکے ایک ڈبیہ نکلنے میں سے پلک میں ایک پہلا اپنے درد کو بحالی کردیگی۔

قیمت بلو کنکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ۔

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا۔

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شائستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا - مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بساکر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانے میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے - بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے - اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے آگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے - درد سر نزلہ چکر اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سر ہی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے۔

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک۔

مسیحا اینٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار و ہر قسم

ھندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر اور نہ کوئی حکیم اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ھمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تا کہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اورو بخار جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو یا وہ بخار جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ کھانسی بھی ہوگئی ہوں اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے - نیز آسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوائی داروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر و نیز پرائٹر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

جلد ۵ | کلکتہ: چہار شنبہ ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۳۲ ھجری | نمبر ۱۵

Calcutta : Wednesday October 7. 1914.

مقصد وحید

الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

وجاہدوا فی اللہ حق جہادہ، ھو
اجتبٰکم وما جعل علیکم فی الدین
من حرج، ملۃ ابیکم ابرٰھیم، ھو
سمٰکم المسلمین من قبل وفی ھذا
لیکون الرسول شہیدا علیکم، و
تکونوا شہداء علی الناس، فاقیموا
الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ، واعتصموا
باللہ، ھو مولٰکم، فنعم المولیٰ و
نعم النصیر (۲۲ : ۷۸)

جہاد الہ

" كتاب مرقوم يشهده المقربون " (۸۳ : ۲۰-۲۱)

" في ذلك فليتنافس المتنافسون " [۸۳ : ۲۶]

السحر الحلال فی مجلدات الہلال

گاہ گاہے باز خوان این دفتر پارینہ را

تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را

(۱) " الہلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیۃ اسلامیۃ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کی تجدید ' اعتصام بحبل اللہ المتین کا واعظ اور وحدۃ ملۃ امۃ مرحومہ کی تعریف و لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیہ و فصول ادبیہ و مضامین و مذاہب سیاسیۃ و فنیہ کا مصدر و مرجع مجموعہ ہے - اسکے صفحات قرآن کی تفسیر اور بیان حقائق و معارف کتاب [illegible] ہیں - اسکے طرز انشاء [illegible] اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا [illegible] طریق استدلال [illegible] منشاء قرآنی نے تعلیمات [illegible] کا جو نمونہ پیش کیا ہے ' [illegible] درجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید [illegible] و منکرین تک اسکی تقلید کرتے ہیں اور [illegible] طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں - اسکا ایک [illegible] ' ایک ایک جملہ ' ایک ایک ترکیب ' بلکہ علم طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و اسلوب بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الالہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا اور حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی نظیر و مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام ہندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی ' اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کی بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر ہی اندر ہزاروں دلوں ' ہزاروں زبانوں ' اور صدہا اقلام و مخالف سے اس حقیقت کو معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ ہندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی [illegible] دور میں توفیق الہی سے عمل بالسنۃ والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ پیدا کردیا ' اور بلا ادنی مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار منکرین ' متشککین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام ' راسخ الاعتقاد مومن صادق الاعمال مسلم ' اور مجاہد فی سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر کے شہر ہیں جن میں ایک نئی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے : و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے ' وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و رحمت خاص ہے -

(۶) طالبان حق و ہدایت ' متلاشیان علم و [illegible] ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الہیہ و علوم نبویہ ' غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئی نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہیں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے جن میں سے ہر فصل و باب بجائے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے ' اور ہر زمانہ اور ہر وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے -

(۷) چھ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے - فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے - [illegible] جلد ' اعلی ترین کاغذ ' اور تمام ہندوستان میں [illegible] و فرید چھپائی کے ساتھ بڑی تقطیع کے (۸۰۰) صفحات [illegible]

(۸) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے [illegible] اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں - [illegible] (۹۹) اور چوتھی جلد میں (۱۲۵) سے زاید ہاف ٹون تصویریں ہیں - اس قسم کی دو چار تصویریں بھی [illegible] میں ہوتی ہیں تو اسکی قیمت دس روپیہ سے کم نہیں [illegible]

(۹) با این ہمہ قیمت صرف ساڑھے [illegible] روپیہ جلد کی اجرت ہے -

ظهر الفساد فی البر و البحر بما کسبت ایدی الناس ! !

جرمن توپخانه کا ایک منظر جو میدان جنگ میں نصب ہے

تصادم افواج کا ایک منظر هائل جسمیں جرمن اور انگریزي سوار ایک دوسرے پر حمله کرنے کے لیے تیغیں علم کیے ہوے، پوري سرعت کے ساتھ جارہے ہیں

ابنائے قرر میں انگریزي بیڑے کا ایک منظر عمومي

تارکا پتہ ادرشہ

نواب ڈھاکہ کی سرپرستی میں

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگی جسمیں گنجی تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپکے روا نہ کیے اور اسی میں روپے بھی مل گئے اپھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری انکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کر رہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

---

آنریبل جسٹس سید شرف الدین - جج ہائیکورٹ کلکتہ

میں نے ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی بنائی ہوئی چیزونکو استعمال کیا اور پائیدار پایا - دیکھنے میں بھی خوبصورت ہے - میں امید کرتا ہوں کہ بہت جلد اس کمپنی کی سر پرستی ایسے لوگ کرینگے جنسے انکے کام میں وسعت ہو -

---

ہز اکسیلنسی لارڈ کارمائیکل گورنر بنگال کا حسن قبول

انکے پرائیوٹ سکریٹری کے زبانی -

آپکے اپنی ساخت کی چیزیں جو حضور گورنر اور انکی بیگم کے لیے بھیجا ہے وہ پہونچا - ہز اکسیلنسی اور حضور عالیہ آپکے کام سے بہت خوش ہیں اور مجھکو آپکا شکریہ ادا کرنے کہا ہے -

برانچ — سول کورٹ روڈ ٹنگائیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

ظهر الفساد فی البر و البحر بما کسبت ایدی الناس !!

... زر رہے ہیں

... معلوم ہوسکے

شمالی فرانس میں قدرتی ... منظر ...

Tel. Address: "Alhilal," Calcutta
Telephone No 648

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly ,, Rs. 6-12

مدیر مسئول و رئیس التحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۱۴ – مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ٹیلی فون نمبر ۶۴۸

سالانہ – ۱۲ – روپیہ
ششماہی – ۶ – ۱۲ – آنہ

جلد ۵ | کلکتہ چہار شنبہ ۱۶ - ذیقعدہ ۱۳۳۲ هجري | نمبر ۱۵
Calcutta : Wednesday, October, 7. 1914.

بلجین فوج کي آخرین پناہ گاہ اینٹورپ جو جرمن فوجوں میں محصور ہے اور خوفناک گولہ باري کا هدف بنا هوا ہے

ظهر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس ! !

نامور میں بلجین افواج کے اجتماع کا ایک منظر عمومی

نامور میں بلجین افواج کے اجتماع کا ایک دوسرا منظر جسمیں فوج جمع ہو چکی ہے
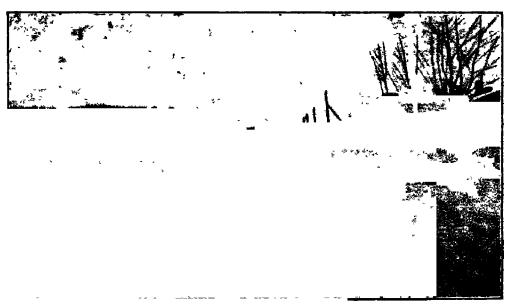
روسی وسائل سفر و ارتحال کا منظر عمومی یعنی جرمن سرحد سے روسی
پولینڈ کے دارالسلطنت وارسوا تک جانے والی لائن جس پر
جرمن فوجوں نے قابض ہونیکی کوشش کی تھی

روسی لشکرکی ایک عجیب و غریب فوج جس
کا کام یہ ہے کہ اثناء جنگ میں جب سامان
غذا کی قلت ہو تو شکار کرکے گوشت
وغیرہ بہم پہنچائے

کی' اور قلعوں نے اسکا سختی سے جواب دیا - دوسرے دن صبح کو تمام محاذ پر بلجین اور جرمن توپخانوں میں مقابلہ رہا - جرمن فوجوں نے میلینس پر قبضہ کرلیا اور بلجین فوج نے اسپر گولہ باری کی - جنوب "رمیست" میں ڈھائی گھنٹہ تک جنگ ہوتی رہی - جرمن فوج بکثرت زخمی چھوڑ کے پیچھے ہٹی -

اسی تاریخ کے ایک سرکاری اطلاع نامہ میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک طویل گولہ باری کے بعد جرمن کل شام کو قلعہ "ویور" کیطرف بڑھے مگر اندھیرے کی وجہ سے حملہ نامکمل رہا - چند جرمن باٹریوں نے قلعوں سے بہت قریب آنیکی کوشش کی' مگر وہ برباد ہوگئیں -

---

مشرقی رزمگاہ کے متعلق پٹرو گارڈ کے ۲۸ ستمبر کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوج کی پیشقدمی مشرقی پروشیا کی سرحد کے اسطرف ۱۸ میل سے زیادہ نہیں بڑھی ہے - مقام "سواپوزکن" اور "ڈرنسکونکی" جہاں روسی فوج نے معرکہ قبول کیا ہے دریاے نیمین کے بائیں ساحل پر واقع ہے - دریاے بوابر کے قریب جرمن فوج کے داہنے بازو کی پیشقدمی میں بہت سی دلدلیں حائل ہیں - صرف ایک مقام سے جرمن فوجیں وار سواپٹرو گارڈ ریلوے سے ۱۸ میل پر ہیں مگر روسی فوجیں اور دریاے نیمین جرمن فوجوں کے درمیان میں حائل ہے -

۲۹ کے سرکاری بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ آگسٹواف کے جنگلوں کی طرف روسی فوج سرعت کے ساتھہ حملے کو ہٹارہی ہے - مقام اوسوٹبز پر محاصرہ کی بھاری توپیں گولہ باری کر رہی ہیں - لیکن قلعوں کے قریب آنے کے لیے ایک جرمن پیادہ فوج کی کوشش پسپا کردی گئی - دشمن کو کمک پہنچگئی ہے اور سائیلیسین قلعہ میں بہت سرگرم کار ہے "پرزیمیسلی" کی محافظ فوج نے قلعہ سے نکلکے فضول حملے کیے اور اپنے بہت سے آدمی اور توپیں گرفتار کرائیں -

اسی تاریخ کے تار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ روسی ہیڈ کوارٹر کا بیان ہے کہ پرزیمپل اب پوری طرح گھیر لیا گیا ہے -

۳۰ ستمبر کے لندن کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسوونز' ڈرسکینیکی' اور سمنو میں روسی اور جرمن فوجوں میں سخت جنگ ہوئی - دریاے نیمین کے عبور کرنے کی کوشش میں جرمن ناکام رہے - روسی فوج نے ایک بڑے معرکہ کے بعد آگسٹوف پر پھر قبضہ کر لیا -

اسی تاریخ کے پٹرو گارڈ کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۴ ستمبر کو ۲۸ جرمن جنگی جہاز جسمیں ۹ بیٹل شپ اور ۷ بار بردار بھی شامل ہیں" ونڈو" سے فاصلہ پر نظر آے - ونڈو کے ساحل کے قریب ۱۸ تباہ کن کشتیاں نمودار ہوئیں جب ان پر آتشباری ہوئی تو وہ بھاگ گئیں -

اسی تاریخ کے بداپیسٹ کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۸ ستمبر کو میلومسزیگ (ہنگری) میں ایک معرکہ ہوا یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ روسی فوج پسپا ہوئی - یہ تار یہ تسلیم کرتا ہے کہ چونکہ "میریمو روس" اور "اویکر میزو" میں باہم مخابرت و مراسلت موقوف ہوگئی ہے اسلیے اہل شہر میں بیچینی پائی جاتی ہے -

ایک اور تار جو اسی تاریخ کو لندن سے چلا ہے یہ مظہر ہے کہ پیٹرو گارڈ میں یہ خبر ہے کہ بداپسیٹ سے اب روسی فوج نصف راستہ پر ہے -

لندن کے ایک اسی تاریخ کے ایک اور تار سے معلوم ہوتا ہے کہ پیٹرو گارڈ کا ایک تار مظہر ہے کہ آسٹرین فوج کو مغربی گیلیشیا کے شہر ڈکلا میں شکست ہوئی ہے - ایک اور آسٹرین کالم اپنی توپیں اور ۴ سو گاڑیاں چھوڑ کے بھاگ گیا ہے -

یکم اکتوبر کے پیٹرو گارڈ کے سرکاری بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۸ ستمبر کو روسی فوج نے سخت جنگ کے بعد آگسٹوو اور کوپٹزیو کے پوزیشنوں پر قبضہ کر لیا - اسکے دوسرے دن روسی فوج نے سمنو یجو' اور لیپنگ کے خلیج کے راستوں پر قبضہ کرلیا - روسی فوج نے سوال کی اور میریمبیولی میں دشمن کو پسپا کر دیا -

اسی تاریخ کا پیٹرو گارڈ کا ایک اور تار مظہر ہے کہ وائنا میں استحکامات سرعت کے ساتھہ تیار ہو رہے ہیں اور اگرچہ گورنمنٹ اطمینان دلا رہی ہے' مگر لوگ بیچین ہیں - ایک دوسرے تار میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ہنگری کے چند ضلعوں اور وائنا میں ہیضہ پھوٹ پڑا ہے -

۲ - اکتوبر کے پیٹرو گارڈ کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ روسی کار روائیاں درخشاں طور پر ترقی کر رہی ہیں - ایک سرکاری اطلاعنامہ اعلان کرتا ہے کہ دشمن "سوالکی" اور "لومزا" کے حدود سے برابر نکالا جا رہا ہے - جرمن فوج نے "آوسو و ڈزا" پر حملہ کیا' مگر اب وہ سرعت کے ساتھہ شمال کی طرف ہٹرہی ہے - دشمن پنٹر اوف اور کیلس میں فوج جمع کر رہا ہے' مگر روسی فوج نے اپنے سخت حملوں سے اسکا نقشہ نقل و حرکت درہم برہم کر دیا ہے -

اس تاریخ کے پیٹرو گارڈ کے ایک اور تار سے معلوم ہوا ہے کہ گرینڈ نکولس کے پاس جو مراسلات آئے ہیں' ان سے معلوم ہیں کہ مشرقی پروشیا میں ابھی جنگ جاری ہے - روسی فوج شب خون مار کے سموں کے معرف میں کریسنا نامی ایک مقام پر قبضہ کرلیا ہے - چونکہ روسی سوار توپخانہ کی اعانت و مدد کے لیے آگے بڑھرہے ہیں' اسلیے دشمن ایپرنی اور لیدی سے ہٹرہا ہے' اور اس اثناء میں کبھی کبھی اسکی فوج میں سخت بے ترتیبی پھیل جاتی ہے -

جرمن فوج نے ریل کے ذریعہ سے سوالکی میں فوراً کمک پہنچائی اور ایک خونریز معرکہ شروع ہوا - دشمن نے سنگینوں سے حملہ کیا لیکن سخت نقصان کے ساتھہ پسپا کیا گیا - روسی فوج نے بھاری توپخانہ سے آگسٹوف پر گولہ باری کی - اسکے بعد ہمارے پیادوں نے حملہ شروع کیا اور دشمن کو پیچھے ہٹا دیا - روسیوں کو "بیچستو" "چائن" اور "گریبجیوبو" میں کامیابی ہوئی ہے - روسی فوج نے جرمن قلمرو کو تاراج کرکے موٹروں کی ایک تعداد گرفتار کی ہے' جو اوسو ویٹر اور مالو کے مابین چلرہی ہیں -

اسی تاریخ کے ایک لندن کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ "کراکو" میں جرمن فوج کی تعداد ۸ لاکھ ہے - اسمیں ۴ دستے بیویرین اور سیکسن فوجوں کے بھی ہیں -

اسی تاریخ کا لندن کا ایک اور تار مظہر ہے کہ جرمن روسیوں کے مقابلہ کے لیے ایک عظیم الشان معرکہ کی تیاریاں کر رہے ہیں - جرمن عقب کی محافظ فوج پر روسی فوج نے حملہ کیا' اور انکو خندقوں سے نکال لیا - روسی پیشقدمی ہر مقام پر کامیاب ہو رہی ہے -

---

اس ہفتہ میں مشرق اقصی سے بھی خبریں آئی ہیں - ۲۸ ستمبر کے تار میں بیان کیا گیا ہے کہ تسنگ ٹو سے ۵ میل کے اندر جاپانی فوج نے جرمنیوں کو گھیر لیا ہے - ۲۷ ستمبر کو جو معرکہ ہوا تھا اسمیں جرمنی کے تین جنگی جہازوں نے جاپانی فوج کے داہنے بازو پر گولہ باری کی تھی -

هفته جنگ

فرانس کی قلمرو کے اندر جو معرکه هو رها تها' اسکا فیصله ابهی تک نهیں هوا هے -

۲۹ کے رویٹر کے تار سے معلوم هوتا هے که ۲۸ کو پیرس میں ایک سرکاری اطلاعنامه شائع هوا هے' جسمیں اسوقت کی موجوده حالت کا یه نقشه کهینچا گیا هے -

" بائیں بازو کے متعلق جو خبریں موصول هوئی هیں وه اپنے مفید و موافق هیں - قلب میں هماری فوج نے کامیابی کے ساتهه مزید سخت جوابی حملوں کو روکا هے - دریاے می یوز کی بلندیوں پر هم نے کسیقدر ترقی کی هے' وور میں سخت کهرے کی وجه سے پیشقدمی روک لی گئی - لورین اور واسجیس میں حالت غیر متغیر هے "

اسی تاریخ کو رویٹر نے "ایپل تاور" سے آیا هوا جو فوراً سرکاری تار شائع کیا تها' اسمیں یه تها که " جرمن فوج نے اپنے پوزیشن کی کمزوری اور پیچیدگی کو محسوس کرکے جوابی حملے شروع کیے مگر هر مقام پر انکو ناکامی هوئی - جرمن هزارها زخمی اور مقتول چهوڑ کے بهاگے - اس تار میں پڑهنے کے قابل فقره یه تها که " بهت سے جرمن اگرچه همارے هاتهه سے بچکے نکل سکتے هیں' مگر وه عمداً هتیار ڈالدیتے هیں' کیونکه وه جانتے هیں که لطف و مهربانی هماری اسیری کی ان کا انتظار کر رهی هے " -

۲۹ ستمبر کو جو تار آئے هیں انسے یه معلوم هوتا هے که جنگ هوئی مگر کوئی قابل اعتنا نتیجه نهیں نکلا - چنانچه قلم اطلاعات رسمیه نے یه اطلاع دی تهی که " حالت میں درحقیقت کوئی تغیر نهیں هوا هے - متحده فوج کے بائیں بازو پر سخت جنگ هوئی مگر وه اپنی جگهه پر قائم هے " -

پیرس سے اسی تاریخ کو جو سرکاری اطلاعنامه شائع هوا تها اسمیں قلم اطلاعات رسمیه کے تار سے کسیقدر زیاده تفصیل تهی - اسمیں یه بتایا گیا تها که سوام اور ارئس کے شمال میں دشمن نے دن اور رات کو چند حملے کیے مگر وه سب پسپا کردیے گئے - شمال آلسن میں کوئی تغیر نهیں هوا - قلب میں دشمن نے اپنی کار روائی کو گوله باری تک محدود رکها - ارگون اور می یوز کے درمیان میں متحده فوج نے کسیقدر ترقی کی - واسجیس' لورین' اور وور میں کوئی قابل ذکر امر نهیں هوا - اسی تاریخ کے تار میں یه تسلیم کیا گیا هے که جرمنی نے خط آلسن کو عجلت و پریشانی کے عالم میں انتخاب نهیں کیا هے - بلکه پورے غور و فکر اور استعداد و تیاری کے بعد وه اس خط پر آ کے ٹهیری هے -

۳۰ ستمبر کو پیرس سے جو اطلاع نامه شائع هوا تها اس سے یه معلوم هوتا هے که فوجی کار روائی کا رخ شمال کی طرف بڑهتا جاتا هے - دشمن نے مقام " ٹریسی لی مونت " پر سخت حمله کیا جو آلسن اور ارئس کے مابین واقع هے - لیکن سخت نقصان کے ساتهه پسپا هوا - ریمس سے می یور تک جهاں قلب پهیلا هوا هے سکون هے - وور میں سخت جنگ هوئی هے اور متحده فوج نے چند مقامات خصوصاً سینٹ میهیل کی طرف ترقی کی هے - لورین اور واسجیس کی حالت بدستور هے - ان مقامات کا ذکر اس دوسرے تار میں هے جو لندن سے آیا هے - اس تار کا ماخذ فرانس کا ایک سرکاری بیان هے - یه مقام " سی شیپری " اور " اپ تی میق " کے ڈهالو حصے هیں - فرانس کی هاواس کمپنی نے جو تار شائع کیا تها وه بهی قریباً یهی بیان کرتا هے - گو کسیقدر ناقابل اعتناء و فرق هے -

یکم اکتوبر کو پیرس سے جو سرکاری اطلاعنامه شائع هوا تها اس سے بهی یهی معلوم هوتا هے که اسوقت تک حالت غیر متغیر تهی' گو متحده فوجیں اپنے داهنے بازو میں جنوب کی طرف اور بائیں بازو میں شمال سوام کی طرف بڑهی هیں -

اسی تاریخ کے ایک دوسرے سرکاری اطلاعنامه سے یه معلوم هوتا هے که رواے میں ایک سخت معرکه هوا' مگر اسکا نتیجه متحده فوج کے موافق هوا - ارگون میں چند تازه ترقیاں هوئیں - عام حالت تشفی بخش تهی -

اسی تاریخ کے ایک تار میں یه بتانیکی کوشش کیگئی تهی که خود جرمنی کے ذهن میں اس معرکه کا حشر کیا هے - یه تار صیغه ضعف یعنی " بیان کیا جاتا هے " سے شروع هوتا هے - اسکا ماحصل یه هے که فرانس سے واپسی کیلیے جرمنی نے " گوت " اور " نامور " کے مابین پل بنالیے هیں اور " برسیلز " سے جرمن زخمی دوسری جگه منتقل کیے جارهے هیں - اس تار میں یه بهی تها که مقام " لیسگدی " میں جو ۴ هزار جرمن فوج هے اسپر ایسی گوله باری هو رهی هے که انکے لیے اپنے آپکو حواله کردینا ناگزیر هوگیا هے -

۲ - اکتوبر کو جو سرکاری بیان شائع هوا هے اس سے معلوم هوتا هے که جرمن فوجیں " رواے " میں جمع هوگئی هیں' اور سخت جنگ برپا هے - فوجی کار روائیاں شمال کیطرف ترقی کر رهی هیں - جرمن فوج نے سینٹ میهیل کے قریب ایک پل کو دریاے می یوز کے اوپر پهینک دینا چاها' مگر یه پل پہلے هی اڑادیا گیا تها - " وور " میں حمله جاری هے - متحده فوجیں بتدریج خصوصاً سینٹ میهیل اور اپیر مونت کے مابین ترقی کر رهی هیں -

---

بلجیم میں اینٹورپ کا محاصره جاری هے -

۲۹ ستمبر کو خود انٹورپ سے جو تار آیا هے اسکا ماحصل یه هے که جرمن فوجوں نے گوله باری کی' مگر اس گوله باری میں جسقدر روپیه صرف هوا هے اوسقدر انهیں کامیابی نهیں هوئی - اینٹورپ کے قلعوں نے گوله باری کا جواب دیا' اسکے بعد گوله باری بند هوگئی -

۳۰ ستمبر کے تار میں بیان کیا گیا هے که کل جرمن فوجوں نے گوله باری جاری رکهی - یه یقین کیا جاتا هے که وه بهاری آسٹرین توپیں استعمال کر رهی هے -

اسی تاریخ کے دوسرے تار سے معلوم هوتا هے که جرمن فوجوں نے مقام " لیر " پر گوله باری کی' یه مقام اینٹورپ سے قریب هے - لیر کے باشندے بهاگ رهے هیں - خوف هے که لیر تباه هوگیا هے - جرمن فوجیں مقام " ٹرال " پر قابض هوگئیں' وه کهتی هیں که اگر باشندے شهر میں واپس نه آے تو وه شهر کو تباه کردینگی -

۳۰ کو اینٹورپ میں جو سرکاری اطلاعنامه شائع هوا هے اس سے معلوم هوتا هے که جرمن توپیں بلجیم کی توپوں کو خاموش کرنے میں کامیاب نهیں هوئیں - جرمن فوجوں نے لیزجل اور بریندر تک کے قلعوں پر حمله کی کوشش کی - بلجین فوج نے انکو آنے دیا' اسکے بعد توپخانه اور پیاده فوج نے انپر گولیوں اور گولوں کی بارش کی' اور انکو سخت نقصان کیساتهه پسپا کردیا - اس فوجی کار روائی کا جو نتیجه نکلا هے اسکی بناء پر یقین هے که بلجین فوج اینٹورپ پر قابض رهیگی -

۲ - اکتوبر کو اینٹورپ سے جو تار موصول هوا هے اس سے معلوم هوتا هے که جرمن فوجوں نے چهار شنبه کو دن بهر کڑهی پر گوله باری

۱۶ ذیقعده ۱۳۳۲ هجري

پابندی عهـد اور قـران حکیم

هم اس وقت عهد و مواثیق کی غیر متزلزل حقیقت اخلاقی کے اعتراف کیلیے مستعد هوے هیں - عهد شکنوں کي تاریخ لکهنے نهیں بیٹهے هیں - اگر ایسا نهوتا تو هم اُن بیشمار معاهدوں ' زباني و تحریري وعدوں ' جنگ و امن کے حلفوں ' اور صدها قومي و شخصي قول و قراروں کي ایک طول طویل فهرست پیش کرتے' جو گذشته ایک صدي کے اندر سر زمین تمدن نے کیے ' اور عین وقت پر اُنهیں اس طرح محو و فراموش کردیا گیا' که اخلاق کی گردن ذبح هوگئي ' انسانیت کا سینه شق هوگیا ' شائستگي کا قلب پهٹ گیا ' اور خدا کے پاک حکموں اور مقدس شریعتوں کي متفقۂ و مشترکه حقیقت ثابته کو قومي و نسلي تعصب و خود غرضي کي لعنت نے پاره پاره کردیا ! تاهم نه تو یورپ کے ادعائي اخلاق کي رگوں میں جنبش هوئي ' نه تمدن و تهذیب کي پیشانی پر شرم و خجالت کا ایک قطرۂ عرق آیا ' اور نه اس قوم کے فخر و غرور انسانیت کي حیا فروش آنکهیں نیچي هوئیں ' جو تمام دنیا کو مسیحي اخـلاق و روحانیت کي بشارت دیتي پهرتي هے :

تکاد السماوات یتفطرن منه و تنشق الارض و تخر الجبال هدا ! !

آج یورپ کے ایک بهت بڑے حصے میں تهذیب و انسانیت اور اخلاق و شائستگي کا ماتم برپا کیا گیا هے' اور فرزندان تمدن اس کوشش میں هیں که جهاں تک ممکن هو چیخ چیخ کر روئیں ' اور جسقدر دست دسائس کي قوت ساتهه دے ' اخلاق و تمدن کے پیش کرده مقتل پر سینه کوبي کریں - یه ماتم انسانیت نیا نهیں هے - موجوده متمدن ممالک کا ایک دائمي مشغلۂ تمدن هے جو تقریباً ایک صدي سے برابر جاري هے - جس وقت سے که کرۂ ارضي کي نگراني نئي قوموں کو ملي هے - البته قوة الهیۂ قاهره نے اسکے موضوع میں ایک عجیب و غریب انقلاب پیدا کردیا هے ' اور وه انکے هنسنے کیلیے ایک دلچسپ تماشا هے جو اس وقت تک دنیا میں صرف رونے دهونے هي کیلیے تهے - کل تک یورپ کا ماتم تهذیب صرف مشرق اور ایشیاء کیلیے تها - لیکن آج پهلي مرتبه خود یورپ هي کیلیے هے - وه همیشه اوروں کیلیے روتا تها ' پر آج خود اپنے اوپر رو رها هے ! فالیوم الذین امنوا علی الکفار یضحکون - علی الارائك ینظرون - هل ثوب الکفار ما کانوا یفعلون ؟ (۸۳ : ۳۶)

اب افریقه کے وحشت کدوں کا ماتم نهیں هے - اب نائجریا کے وحشیوں کا رونا نهیں هے - اب ترکي کے مظالم کي داستان الم نهیں بیان کي جاتي - اب طنطه کے متعصب کاشتکاروں کی تادیب کي مهم درپیش نهیں هے - اب مراکش اور الجزائر کي وحشت کاریاں سامنے نهیں آتیں - کیونکه اب علم و فن کے سر چشمۂ اعظم ' تمدن و شائستگي کي پائیگاه اول ' تهذیب یورپ کے مرکز اعلی ' اور دنیا کي نئي ترقیات کے اولین و اعلی ترین ماوی و ملجا ' یعنی جـرمني کی وحشت و خونخواري ' درندگی و سبعیت ' اور انسانیت کشي و اخلاق دشمني کا نوحۂ جانگداز اور ماتم کبری درپیش هے - جسمیں وه تمام آنکهیں خون کے آنسوؤں کا وافر ذخیره لیکر شریک هوگئی هیں' جنهیں کل تک صرف مشرقی ممالک هي کی وحشتوں پر جلد جلد خونابه افشانی کرني پڑتي تهي :

فانظر کیف کان عاقبة الظالمین ؟

اب دنیا نے گذشته دو صدیوں کے تمام مشهور سنین و ایام مواثیق بهلا دیے هیں ' اور صرف سنه ۱۸۳۰ کي مظلومي سامنے آگئي هے - یه وه سنه هے جب جرمني نے بلجیم کی غیر طرفداري کے معاهده پر دستخط کیے تهے ' لیکن اسکي فوجوں نے آج تلوار کی نوک سے اس معاهدے کے پرزے پرزے کردیے هیں ' اور ڈاکٹر بیتهه من (جرمن چانسلر) کهتا هے که معاهدے کے کهلونے کی ضرورت کی سنجیدگی کے بعد پروا نهیں کی جاسکتي -

یه سنه ۱۸۱۵ - کا ماتم هے - لیکن همیں سنه ۱۸۴۵ بهی یاد هے جب پیرس کانفرنس میں مشرقی مسئله پهلی مرتبه نمایاں هوا ' اور دوں سنه ۱۸۷۸ بهی یاد هے جب برلن کانگریس کا انعقاد هوا ' اور پهر سب سے آخر مگر سب سے زیاده دلگداز سنه ۱۹۱۲ بهي یاد هے جب جنگ کے نتائج کو جغرافیۂ ممالک پر بالکل بے اثر ظاهر کیا گیا تها - ان بد بخت گو ان سنین مواثیق کو اپنے ماتم میں کوئي صف نهیں ملي ' تاهم تاریخ انکو جگه دینے سے انکار نهیں کرسکتی !

لیکن جیسا که هم نے کها " هم عهد و مواثیق کی عظمت کا اعتراف کرنے کیلیے اٹهے هیں نه که عهد شکنوں کی فهرست مرتب کرنے کیلیے " پس هم بغیر سنه ۱۸۷۸ کا ذکر کیے هوے سنه ۱۸۱۵ کا ذکر کرینگے ' اور گو همارے لیے کتنا هي مشکل هو مگر غیر ممکن نهیں هے که هم بغیر مشهد مقدس پر روسی گوله باري کا تذکره کیے هوے ریمس کے گرجے کي مصیبتوں پر افسوس کریں -

(اتحاد مثلث)

موجوده عهد کي ایک بڑي عهد شکنی تو یه هے جو جرمني نے بلجیم پر قبضه کرکے کی - لیکن اسکے علاوه یورپ کے مواعید و مواثیق کے صندوق سے ایک اور کاغذ بهی گم هوگیا هے ' جسمیں اٹلی' جرمني اور آسٹریا کے ساتهه شریک هوئی تهی - یه اتحاد اسقدر اهم تها که انگلستان و فرانس و روس نے اسکي زد سے بچنے کیلیے باهم سمجهوته کیا - لیکن انگلستان اور اٹلی کے اوس دوسرے سمجهوته نے (جسکا ذکر مسٹر میکالا نے اپنی کتاب " اٹلیز وار " کے پہلے باب میں کیا هے) چند لمحوں کے اندر آسے بے اثر کردیا اور دنیا نے تعجب سے سنا که اٹلی اپنے حلفا کا ساتهه دینے پر مجبور نهیں هے !

(موضوع مقاله)

موجوده عهد تمدن و انسانیت کے یه مواثیق و مواعید همارے سامنے هیں - هم انکے اسباب و نتائج پر بحث نهیں کرینگے - لیکن دیکهینگے که " اسلام " اور اسلام کی قرون اساسیه و اصلیه میں اخلاق و انسانیت کے اس ماتم کیلیے کوئی صدا هے یا نهیں ؟

جبکه بڑے سے بڑے معاهدے توڑے جارهے هیں' جبکه حوادث نے ثابت کردیا هے که موجوده تمدن کے سب سے بڑے مرکز کو بهي عهد شکني کا علانیه اعتراف هے' اور جبکه صاف کها جارها هے (جیسا که همیشه کیا جاچکا هے) که " ضرورت اور قوت سب سے بڑي چیز هے " تو اخلاق کا زخمي چهره ' انسانیت کا دونیم دل' صداقت اور راست بازي کے روح فرسا عالم احتضار و سکرات کیلیے همیں صـرف اُس صـداے الهي کی ضـرورت هے ' جو وحشت

جاپاني نقصانات کی جو تفصیل پہلے بیان کي گئي تھي، اسکی تصحیح اسي تاریخ کے دوسرے تار میں کی گئي ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ اسوقت تک جاپانی نقصانات کي مقدار تین مقتول اور ۱۲ مجروح تھی -

۳۰ ستمبر کے سرکاري تار میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ۲۸ ستمبر کو جاپاني فوج نے ٹسنگ ٹو کے دو قلعوں پر گولہ باری کي، ایک انگریزي جنگي جہاز نے بھي اس گولہ باری میں حصہ لیا - ایک قلعہ نے غیر موثر طور پر گولہ باري کا جواب دیا -

۳۰ - ستمبر تار سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپاني بیڑے کے ایک حصے نے بندر گاہ لوشی میں اپني فوجیں اتار کے اس پر قبضہ کرلیا - لوشی ٹسنگ ٹو کے جوار میں واقع ہے - جرمن کچھہ اپني توپیں چھوڑ گئے تھے جاپانیوں نے ان پر قبضہ کرلیا -

یکم اکتوبر کے ٹوکیو کے تار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ٹسنگ ٹو میں معرکہ جاري ہے ۳۰ ستمبر کو ایک جاپاني محاصرہ کي توپ نے ایک جرمن تباہ کن کشتي کو غرق کر دیا - خود اسکي دو سرنگ صاف کرنے والي کشتیوں کو صدمہ پہنچایا، جن میں سے ایک تو بالکل تباہ ہوگئی اور ایک صرف خراب ہوئي - جاپاني مقتولین اور مجروحین کی تعداد ۲۳ ہے - جرمن جنگي جہازوں نے جاپاني پوزیشنوں پر سخت گولہ باری کي - دو افسر کام آے -

اسی تاریخ کا دوسرا تار مظہر ہے کہ جاپان نے اپنا پروگرام کسیقدر بدلدیا ہے، یعني اب وہ سخت حملوں سے جرمن کو پیچھے ہٹانے کے بدلے اسکا آہستہ آہستہ محاصرہ جاري رکھینگے !

بحر ہند

گذشتہ اشاعت میں یہ اطلاع دیجا چکی ہے کہ ایمڈن نے بحر ہند کے مغربي سواحل کي طرف چار انگریزي جہاز اور غرق کردے ہیں، جن میں صیغہ بحریہ کا زغال بردار جہاز (کوئلہ کا جہاز) بھی ہے - کولمبو کا تار ہے کہ مندرجہ ذیل جہازوں کو ایمڈن نے غرق کر دیا :

(۱) " کنگ لڈ " وزن ۳۶۵۰ ٹن - الگزنڈریا سے کلکتہ جا رہا تھا
(۲) " ٹالرک " وزن ۳۳۱۴ ٹن - جمعہ کي شبکو کولمبو سے روانہ ہوا تھا
(۳) رائبي بیرا وزن ۳۵۰۰ ٹن - " انگزینڈریا " سے " بٹاریا " جارہا تھا
(۴) فوائل وزن ۴۱۴۷ ٹن - مالٹا سے رنگون جا رہا تھا -

ان غرق شدہ جہازات کے جملہ مسافروں کو " گرا فویل " پر سوار کرکے کولمبو بھیجدیا گیا -

صیغہ بحریہ کا زغال بردار جہاز " برسک " جو کولمبو جارہا تھا گرفتار کیا گیا - اسکے عملے کے اشخاص بھی گرامویل پر سوار کردیے گئے اسکے چیف افسر، چیف انجینیر، باورچي اور خوانچي قید کرلیے گئے -

غرق شدہ جہاز موائل کے افسر کا بیان ہے کہ ایمڈن " نیاچو " سے شہر " لومبوک " ہوتا ہوا بحر ہند میں پہونچا - چونکہ ایمڈن یہاں ۵۰ دن سے ہے اسلیے وہ نہایت کثیف حالت میں ہے -

ایک انگریزي کپتان کا خیال ہے کہ ان دریاوں میں دو جرمن جہازات عامل ہیں - کپتان کے خیال میں صرف ایک ایمڈن سے ان حادثات کا وقوع میں آنا طبیعي طور پر ناممکنات میں سے ہے - غالباً ایک جہاز نے کچھہ دنوں کے لیے اپنا نام تبدیل کر دیا ہے، اور وہ شاید کونگسبرگ ہے -

مسٹر رو برٹسن (رائبي بیر جہاز کا چیف انجینیر) کا بیان ہے کہ ایمڈن نے جملہ لاسلکي خبروں کو معلوم کر لیا ہے، اور افشاے راز کے خیال سے اس نے خود کہیں ایک بار بھی روانہ نہیں کیا -

حادثۂ الیمۂ بج بج

گذشتہ اشاعت میں حادثۂ المیہ بج بج کا تذکرہ مختصراً ہوچکا ہے - اس ہفتہ میں بھي بوجہ قلت گنجایش صرف ان رسمی و غیر رسمی اطلاعات کی تلخیص پر اکتفاء کیا جاتا ہے، جو اس ہفتہ میں شائع ہوئي ہیں - انشاء اللہ العزیز آئندہ کسي قریبي اشاعت میں آپ اس سانحہ محزنہ پر ایک مفصل و مصور بحث پڑھینگے -

مشہور کوماگاٹو جہاز جس پر سکھہ مسافر کنیڈا سے واپس آرہے تھے ۲۹ ستمبر کو ہوگلي پہنچا - مسافر جب اترنے لگے تو ان سے بعض سرکاري عمال نے یہ کہا کہ " آپلوگ براہ راست پنجاب جائیں " مگر انہوں نے بعض غیر معلوم وجوہ کي بناء پر اسے منظور نہ کیا، اور کلکتہ پا پیادہ روانہ ہوگئے - فوج کا ایک دستہ ان کو واپس لانے کے لیے روانہ کیا گیا - جو اس کاروان عازم کلکتہ کو بج بج واپس لایا -

اسٹیشن پر ایک افسر مسٹر ڈونلڈ نامي نے ایک سکھہ افسر کو بلایا - بیان کیا جاتا ہے کہ طلبي کا مقصد یہ تھا کہ اسکو ان مسافروں کي موجودہ حالت سے مطلع کیا جاے اور اس سے کہاجاے کہ وہ اپنے اخوان طریقت و ملت کو تعمیل حکم کے لیے فہمایش کرے، مگر یہ سکھہ مسافر اس طلبي پر بر افروختہ ہو گئے -

انکے کوٹوں کي جیبوں میں ریوالوریں چھپی ہوئي تھیں -

بزیر دلق مرقع کمندھا دارند

انہوں نے فوراً نکالیں اور سر کرنا شروع کر دیں -

کسنور مغلوب یصول علي الکلب

ان " باغیوں " کا مقابلہ کیا گیا، جسمیں سر فریڈرکی ہالي ڈے پولیس کمشنر کلکتہ اور دیگر یوروپین افسروں نے بنفس نفیس حصہ لیا، مگر شاید یہ کافي نہ ہوا - فوجی دستہ جو انکو واپس لایا تھا وہ باہر کھڑا ہوا تھا، اسلیے اسے اطلاع نہ ہوئی کہ اسٹیشن کے اندر معرکہ ہورہا ہے - مگر جب اسے خبر ہوئي تو اسنے بھي اپنا فرض ادا کیا لیکن یہ " باغي " اپنے تمرد و بغاوت میں اسقدر سخت تھے کہ اس پر بھي باز نہ آئے، اور فوراً قرب و جوار کی دوکانوں میں پناہ گزین ہو کے مستقل طور پر آتشباري شروع کر دي، مگر بالاخر یہ باغي منتشر ہوگئے - فوج اور پولیس بھاگنے والوں کي تلاش و جستجو میں مصروف و سرگرم ہے -

کوماگاٹو میں کل مسافر ۳۲۰ یا ۳۳۰ تھے - یہ ان ۶۰ مسافروں کے علاوہ ہیں جو بطیب خاطر وطن واپس چلے گئے -

اس ہنگامہ جدال و قتال میں جسقدر سکھہ مسافر کام آئے ہیں انکي تعداد ۱۶ بیان کی جاتي ہے - شدید مجروحین کي تعداد ۷ ظاہر کي گئي ہے - مجروح و غیر مجروح ماخوذین کي تعداد ۷۸ ہے -

یہ یکم اکتوبر کي خبر تھی ۲ - اکتوبر کو یہ اطلاع دي گئی ہے کہ کوما گاٹو کے مسافر علاوہ ان ۶۰ مسافروں کے جو پنجاب روانہ ہوگئے ہیں کل ۱۶۰ ہیں - جسمیں ۱۶ مقتول اور بقیہ زیر حراست اسپتال میں ہیں -

گورنمنٹ کے کل پانچ آدمی کام آئے ہیں -

اطلاع

ہمارے جن ایجنٹ اور معاونین کرام کے پاس نمبر ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ موجود ہوں اگر وہ یہ نمبر دفتر کو قیمتاً دیسکیں تو براہ مہرباني بذریعہ وي - پي بھیجدیں -

منیجر

یهی تمام چیزیں اسلام کی روح هیں ' اور قرآن حکیم بار بار اونکي تجدید کرتا ہے - روزہ' نماز' زکوة جهاد کي ترغیبات و فضائل سے قرآن مجید بهرا هوا ہے ' لیکن جس طرح قرآن کریم نے ان تمام چیزوں کو تر و تازہ رکها ہے ' اوسی طرح اوس نے عهد و میثاق کي پابندي پر بهي مسلمانوں کو بار بار توجه دلائی ہے ' بلکه اوسکو مسلمانوں کے مخصوصات میں شمار کیا ہے ' اور اپنا مخاطب صحیح اونهي لوگوں کو بنایا ہے ' جو پابندي عهد کرتے هیں :

افمن یعلم انما انزل الیک من ربک الحــق کمن هو اعمي انما یتذکر اولو الالباب الذین یوفون بعهــد الله ولا ینقضــون المیثاق و الذین یصلــون ما امــر الله بــه ان یوصــل و یخشون ربهم و یخافــون سوء الحســاب (۱۳ : ۱۹)

کیا وہ شخص جو یہ یقین رکهتا ہے که رسول پر خدا کي طرف سے جوکچهه نازل هوا ہے وہ حق ہے' مثل اوس شخص کے هوسکتا ہے جسکے دل کي آنکهیں اندهی هوگئی هیں ؟ قــرآن حکیم سے صرف وهی لوگ نصیحت حاصل کرتے هیں جــو اهل دانش هیں' اور نیز وہ لوگ جو خدا کے عهد کو پورا کرتے هیں ' عهد شکنی نهیں کرتے' اور خدا نے اعزہ و اقارب کو جس رشتے میں منسلک کردیا ہے' اوسکو جوڑے رهتے هیں - مشرکین کی طرح کاٹتے نهیں - وہ خدا سے ڈرتے هیں' اسلیے اوسکی زمین میں عهد شکنی کرکے فساد نهیں پهیلاتے "

کیونکه تمام اعمال کي طرح قیامت میں معاهدوں کا دفتر بهي پهیلایا جائیگا ' اور اوسکي عدم پابندی پر سخت مواخذہ کیا جائیگا :

و اوفوا بالعهد ان العهد کان مسئولا (۱۷ : ۳۶)

وفاے عهد کرو کیونکه عهد کے متعلق خداوند کے حضور تم پوچهے جاوگے !

(دعــوۃ قــرانی)

انهي فضائل اخلاق سے مسلح هوکر اسلام میدان جهاد میں بهی آیا ' اسلیے اوس نے جس طرح اقامت صلوۃ الخوف سے صف لشکر کو نمازیوں کي منتظم جماعت ' اور میدان جهاد کو وسیع مسجد کی صورت میں بدل دیا' ٹهیک اوسي طرح اوس نے ساعت قتال کو ایک موتمر السلام (صلح کانفرنس) بهی بنا دیا ' جس میں معاهدہ کي پا بندي کا حلف اوٹهایا جاتا ہے !

اس بنا پر قرآن مجید میں معاهدوں کے متعلق خاص احکام مقرر کردیے گئے هیں' اور جنگ و صلح' دونوں زمانے میں اونکی پابندي یکساں طور پر فرض کر دیگئی ہے :

الا الذین عاهدتم مــن المشرکین ثم لم ینقضوکم شیا و لم یظاهــروا علیکم احدا فاتموا الیهم عهدهم الــی مــدتهــم ان الله یــحب المــتــقــیــن (۹ : ۴)

مگر وہ مشرکین جن سے تم نے عهد کرلیا ہے اور اون لوگوں نے کسی قسم کي عهد شکني نهیں کی ہے' اور تمهارے خلاف تمهارے کسی دشمن کو مدد بهی نهیں دی ہے' سو جس مدت تک کیلیے تم نے معاهدہ کیا ہے اوسکو پورا کرو ' گو وہ کافر هیں - کیونکه عهدکی پابندي بڑی هی پرهیزگاری ہے' اور خدا صرف پرهیزگاروں هی کو دوست رکهتا ہے -

سورۂ توبه میں فرمایا :

الذین عاهدتــم عنــد الــمسجــد الحــرام فما استقاموا لکم فاستقیموا لــهم ان الله یــحب المتقیــن (۹ : ۷)

جن لوگوں سے تم نے مسجد حرام کے پاس عهد کیا ہے ' جب تــک وہ لوگ اپنے عهد پر قائم رهیں' تم بهي قائم رهو- یه استقامت وفا بڑی هي پرهیزگاری کا کام ہے ' اور یقین کرو که خدا صرف پرهیزگاروں هی کو دوست رکهتا ہے -

(اسلامی اخلاقی قربانی)

اسلام کے ابتداے زمانه غربت میں ضعفاء مسلمین کا ایک گروہ تها' جو اتنی طاقت' اتنا سامان ' اتنا زاد راہ نهیں رکهتا تها که هجرت کیلیے آمادہ هو جاے' اور کفار کے پنجه سے اپنے آپ کو آزاد کرے - اسلام نے اگرچه بعض موقعوں پر اسکو ضعف عزیمت کي بنا پر ترغیب آمیز ملامت کي ہے' لیکن کهیں کهیں اوسکي بیکسي پر آنسو بهي بهائے هیں - پس یه گروہ اسلام کی اعانت و امداد کا هر طرح مستحق تها ' لیکن قرآن مجید نے اوسکی اعانت کو بهی وفاے عهد پر قربان کردیا ہے '

و الذین آمنوا ولم یهاجروا مالکم من ولایتهــم من شی حتی یهاجروا و ان استنصروکم في الدین فعلیکــم النصــر الا علی قوم بینکم و بینهم میثاق والله بما تعملون بصیر (۸ : ۷۲)

جو لوگ ایمان لاے کے بعد هجرت نکر سکے' تو جب تــک وہ هجرت نه کرلیں اونکي حفاظت و اعانت کي ذمہ داري تم پــر قانــوناً تو فــرض نهیں ' ہے البتــه اگــر وہ مذهبی معاملات میں تم سے مدد مانگیں تو تم پر اونکی اخلاقی مدد فرض ہے - لیکن تم اونکو کفار کي اوس جماعت کے خلاف هرگز مدد نهیں دے سکتے' جنکے ساتهه تمنے معاهدہ کرلیا ہے ۔ خدا تمهارے اعمال کو اچهی طرح دیکهتا ہے -

(انتهاء مساحت)

قران حکیم نے پابندي عهد کی ایک عملی صورت اور بهي بتائی ہے ' جو ایک طرف تو اسلام کے اصل مقصد کی تکمیل و تائید کرتی ہے ' دوسرے طرف کفار و مشرکین کے جان و مال کي حفاظت کرتي ہے :

وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام الله ثم ابلغه مامنه ذلک بانهم قوم لا یعلمــون (۹ : ۶)

اور اگر کوئی مشرک تمهارے پاس پناہ لے تو اوسکو فیاضي کے ساتهه پناہ دو ' یهاں تـک که خدا کی بهیجي هوئي آیات کو وہ خوب سن لے - پهر اوسکو باحتیاط اسکے گهر تـک یا اوسکي دوسرے پناہ گاهوں تـک پهونچا دو - وہ لوگ جنگ و جدال اور غدر و بیوفائي اسلیے کرتے هیں که قرآن کي طرف کان نهیں لگاتے - اگر اوس سے واقف هوے تو تمهاري هي طرح پابند عهد هوجاے !

(حقیقی مشکلات اخلاقي)

قرآن حکیم کی حقیقی تعلیم یهی ہے ' لیکن کبهی کبهی عهد کی پابندي نا ممکن هو جاتی ہے ' اسلیے قرآن حکیم نے اوسکے مواقع بهی بتا دیے هیں - ان موقعوں پر بهی قرآن حکیم کی تعلیم یه ہے که نقض عهد میں مسلمانوں کو کبهي پیش قدمی نهیں کرنی چاهیے - البته اگر کوئی قوم نقض عهد کرنا چاهے ' تو مسلمان بهي اوسکے عهد وفا کو بهلا سکتے هیں :

و امــا تخافن من قــوم خیــانة فانبــذ الیهــم عــلی ســواء ان الله لا یحب الخــائنیــن (۸ : ۶۰)

اگر تم کو کسی قوم سے یه خوف هو که وہ عهد کرکے خیانت کریگی اور اوس عهد کو توڑ دیگی ' تو تم بهی اوس عهد کي پابندي سے اوسکی طرح بري هوجا سکتے هو - کیونکه خدا خائن لوگوں کو دوست نهیں رکهتا -

(اسلامی اخلاقی مصالح)

قرآن حکیم کی یهی اخلاقي تعلیم ہے ' جسکی روشن مثالیں آگے آئینگی ' لیکن همکو اسلام کے کارنامه اعمال میں جس روح کي تلاش کرني چاهیے ' وہ تمام دنیا کے نظام اخلاق سے مختلف ہے - دنیوي سلطنتیں مصالح کے لحاظ سے معاهدہ کرتی هیں ' او

وخونخواري كي اس فضاء ابليسي كے سامنے اعلان كرسكے كه " سچائي اور اخلاق سے بڑھكر آور كسيكو حق طاقت فرمائي نہيں " گو دنيا اسے جانتي هے ' مگر اسے پهر ياد دلانا چاهيے كه وه صرف " اسلام " هے !

(ا)

اسلام سے پہلے دنيا كي اخلاقي زندگي پر ايک عام موت طاري هوچكي تهي ' حضرت عيسى عليه السلام كي معجزانه طاقت چند مرده اجسام ' اور چند افسرده ارواح ميں حركت پيدا كركے اپنے اصلي آشيانه ميں جا كر چهپ گئي تهي ' اور چهه سو برس كي اس وسيع مدت نے روح حيات كي اس خفيف اور نا مكمل جنبش كو بهي مبدل به سكون كر ديا تها ' اس ليے تمام دنيا كا شيرازۀ اخلاق درهم برهم هوگيا تها - اسلام ايک زندگي تها ' جو دنيا كي روح يعني فضائل اخلاق كو زنده كرنے آيا تها ' چنانچه آنحضرت صلى الله عليه و سلم نے اپني بعثت كا صرف يه مقصد بيان فرمايا تها :

انما بعثت لاتمم مكارم الاخلاق ! — ميں صرف فضائل اخلاق كي تكميل اور احياء كے ليے خدا كي طرف سے بهيجا گيا هوں !

اس مقصد اهم كے ليے وه دنيا ميں آيا اور مادۀ عالم كے ايک ايک جزو كو ٹٹولا ' اگرچه اس روحاني نبض شناسي نے اوسكے ايک ايک ريشه كو روح سے خالي پايا تاهم اوسكے تمام قواء زندگي ميں جس چيز پر سب سے زياده موت كي افسردگي طاري تهي ' وه پابندي عهد كي اخلاقي قوت تهي -

(امم قديمه)

امم قديمه ميں سب سے زياده قديم مذهب يهوديوں كا تها جو تمام عرب پر روحاني حكومت كر رها تها ' ليكن يه مذهبي حكومت بهي هر قسم كے قيود سے ' هر قسم كے پابنديوں سے ' هر قسم كے قول و قرار سے ' بالكل آزاد تهي - چنانچه قرآن مجيد نے بار بار اوسكي بد عهديوں پر تنبيه كي هے !

او كلما عاهدوا عهداً نبذه فريق منهم بل اكثرهم لا يومنون (۹۴ : ۲) — وه لوگ جب كبهي كوئي عهد كرينگے ' تو كيا ايک گروه اسكي پابندي كي رسي اپنے گلے سے نكال پهينكيگا ؟ يه حال صرف ايک گروه هي كا نہيں هے ' بلكه اونميں اكثر ايمان نہيں لاتے ' اور ايمان هي ايک ايسي قوت هے جو پابندي عهد پر مجبور كر سكتي هے !

الذين عاهدت منهم ثم ينقضون عهدهم في كل مرة وهم لايتقون (۵۸ : ۸) — وه يهودي جنسے تم معاهده كرتے هو پهر وه بار بار اوسكو توڑ ديتے هيں ' اور خدا سے بالكل نہيں ڈرتے -

يهوديوں هي كي خصوصيت نہيں اون سے پہلے بهي مذهب كا اخلاقي قالب ايفاء عهد كي روح سے خالي ره چكا هے - چنانچه قران مجيد نے امم قديمه كي بد اخلاقيوں كے سلسلے ميں اونكي بد عهدي كا بهي خاص طور پر ذكر كيا هے :

و ما وجدنا لاكثرهم من عهد و ان وجدنا اكثرهم لفاسقين (۱۰۰ : ۷) — هم نے اكثر قديم قوموں كو بدعهد پايا جسكي وجه يه هے كه اون ميں اكثر فاسق اور بد اخلاق تهے -

اسلام سے پہلے دنيا ميں بد اخلاقي كے دائرے نے جو وسعت حاصل كرلي تهي ' اوسكے محيط نے مجموعي طور پر هر طرف سے عرب كو گهير ليا تها - اسليے وه نقض عهد ميں بهي تمام دنيا سے گوے سبقت ليگيا تها ' اور سچ تو يه هے كه عرب كے شر و فساد ' جنگ و جدال اور لوٹ مار كا سنگ بنياد بهي رهي تها -

الذين ينقضون عهد الله من بعد ميثاقه و يقطعون ما امر الله به ان يوصل و يفسدون في الارض اولئك هم الخسرون (۲۵ : ۲) — جو لوگ قول و قرار كے استحكام كے بعد خدا كے عهد كو توڑ ديتے هيں ' خدا نے اعزه و اقارب سے جس طرح مل جل كر رهنے كا حكم ديا هے ' اسكي خلاف ورزي كرتے هيں ' اور اونكے رشته اخوت و مودت كو كاٹ ديتے هيں - قانون بين الملي كے فطرتي معاهدے توڑ كر خدا كي زمين ميں فتنه و فساد كرتے رهتے هيں ' اور سمجهتے هيں كه هم لوٹ مار اور جنگ و جدال كے ذريعه ايک كامياب زندگي بسر كرينگے ' تو ايسے شريروں كو يقين كرنا چاهيے كه اس كا نتيجه صرف نا كاميابي هي كي صورت ميں ظاهر هوگا - وه كبهي فلاح نه پائينگے !

دوسري جگهه فرما :

كيف و ان يظهروا عليكم لا يرقبوا فيكم الا و لا ذمة يرضونكم بافواههم و تابى قلوبهم و اكثرهم فاسقون (۸ : ۹) — كيونكر تم لوگ كفار كے ساتهه اخلاقي زندگي بسر كرسكتے هو ' حالانكه اونكي حالت يه هے كه جب كبهي تمپر معمولي غلبه بهي حاصل كرليتے هيں ' تو قول و قرار اور عهد و ميثاق كي بالكل نگهداشت نہيں كرتے - تمهيں بچوں كي طرح بهلانيكے ليے منهه سے تو عهد كر ليتے هيں ' ليكن اونكا دل اوسيوقت سے اوسكا انكار كرنے لگتا هے - ان ميں اكثر فاسق هيں ' اسليے اونكے قول و قرار كا كوئي اعتبار نہيں !

(اخلاق كي نشاة جديده)

اگر دنيا كا اخلاقي قالب صرف مرده هوتا تو اسلام اوس ميں جديد روح پهونک سكتا تها ' ليكن صحراء عرب كي گرم هوا نے اوسكو بالكل متعفن كرديا تها - لاش جب سڑ جاتي هے تو اوسكے تمام اعضاء و جوارح گسسته هو جاتے هيں - اسليے روح پهونكنے سے پہلے اوسكے تمام اجزاء كو جوڑنے كي ضرورت هوتي هے ' ليكن عرب كا اخلاقي قالب اس حد سے بهي گذر چكا تها - پس اسلام نے ايک جديد قالب تيار كيا ' اور بالكل نئے اجزاء سے اوسكو مركب كيا - پهر اُس نے اسي قالب ميں ايمان كي جديد روح پهونكي ' اور اس روح نے اوسكے اجزاء كي جن خفته قوتوں كو بيدار كيا ' اون ميں ايک وفاے عهد كي اخلاقي طاقت بهي تهي :

ليس البر ان تولوا وجوهكم قبل المشرق و المغرب ولكن البر من آمن بالله و اليوم الاخر و الملئكة و الكتب و النبيين وآتى المال على حبه ذوى القربى و اليتمى و المسكين و ابن السبيل و السائلين وفي الرقاب و اقام الصلوة وآتى الزكوة و الموفون بعهدهم اذا عاهدوا و الصبرين في الباساء و الضراء و حين الباس اولئك الذين صدقوا و اولئك هم المتقون (۲ : ۱۷۳) — نيكي صرف يهي نہيں هے كه مشرق و مغرب كي طرف رخ كرليا جاے - اصلي نيكي دوسري هي چيز هے - خدا كا نيک بنده وه هے جو خدا پر ' قيامت پر ' فرشتوں پر ' آسماني كتابوں پر ' انبياے سابقين پر ايمان لاتا هے - پهر باوجود اسكے كه اوسكو مال كي محبت اور ضرورت هوتي هے ' اوسكو اعزه و اقارب كو ' يتيم بچوں كو ' غريبوں كو ' مسافروں كو سائلوں كو بطور احسان كے ديتا هے ' اور اوسكے ذريعه غلاموں كو آزاد كراتا هے - نيز وه لوگ جو عهد كركے اوسكو پورا كرتے هيں ' مصيبت كے وقت صبر كرتے هيں ' اور لڑائي كے ميدان ميں ثابت قدم رهتے هيں ! يهي لوگ وه پاک بندے هيں ' جنهوں نے جو كچهه كها اوسكو سچ كر دكهايا - كيونكه خدا ' اُسكے رسول ' اور اسكي مخلوق كے عهد كي زبان سے ' دل سے ' عمل سے ' خوشي ميں ' غم ميں ' صلح ميں ' جنگ ميں ' هر حالت ميں انهوں نے پابندي كي - يهي لوگ حقيقي پرهيزگار هيں -

فلسفه

الحـــــرب

(اسباب و موثرات ' نتائج و عواقب ' علل و علائق)

(۲)

(عقلي غارتگري)

اگرچه هر جنگ بلکه معمولی شورش بهي ان تمام نتائج کو لازمي طور پر پیدا کردیتي هے جنکی طرف گذشته صحبت میں هم ایک سرسري اشاره کرچکے هیں - لیکن جنگ کے اشتداد و ضعف کے ساتهه ان نتائج میں بهي مد وجزر هوتا رهتا هے - یعني جنگ کا حمله جس قوت کے ساتهه جسم و ماده پر هوگا ' اوسي شدت کے ساتهه عقل و روح بهی اوس سے متاثر هوگی - اگر جنگ نے سر میں ایک معمولی سی ٹهوکر لگادي تو دماغ میں بهی خفیف سي جنبش پیدا هوگي - تاهم جس طرح هر جنگ چهرهٔ کائنات کو کچهه نه کچهه ضرور زخمی کر دیتی هے ' اوسی طرح همارا دماغ بهي اوسکے حمله سے کلیتاً محفوظ نہیں رہ سکتا -

اسلیے جبکه هم بیش قیمت خون ' اور خون سے زیاده عزیز " دینار سرخ " کي بربادي پر ماتم خونیں کرنے کیلیے صف ماتم بچهاتے هیں ' تو همکو اپنے سرمایه عقل و هوش کی تباهي پر بهي ایک حلقهٔ ماتم قائم کرنا چاهیے - نتائج مجموعي طور پر همارے پیش نظر هیں ' اور وہ همارے سامنے عالم عقل و روح کی بربادي کا ایک عبرت خیز منظر پیش کرتے هیں - معرکه کارزار کے گرم هونے کے ساتهه هي هماري عقل اس قدر اندهی هوجاتی هے که تناقض و تبائن کے بدیہی امتناع کو بهی ممکن سمجهنے لگتي هے !

کبهی روایت و درایت کے تمام اصول اوسکے لیے بیکار هو جاتے هیں - ایک شخص کو کسي جزئي فرو گذاشت کي بنا پر بدنام کرتی هے تو اوسکے تمام فضائل و مناقب سے آنکهه بند کرلیتی هے - ایک شخص کو اس مبالغه آمیز طریقه سے شهرت دیتي هے که اوسکو کبهی فرشته اور کبهي دیو بنادیتي هے - وہ میدان جنگ میں تمام نظام اخلاق کو درهم برهم کر کے وحشت و بہیمیت کی تجدید کرتي هے - کہیں کہیں مفید نتائج بهي پیدا کرتی هے ' تاریخ کو محفوظ رکهتي هے ' ادبي لٹریچر کو ازبر یاد کر ادیتی هے ' مرده قالبوں میں شجاعت اور بهادري کی روح پهونکتي هے ' لیکن یه فضائل بهي اختیاري نہیں هوتے - محض اضطراری هوتے هیں ' اور ان میں بهي جادهٔ اعتدال سے آگے بڑہ جاتی هے -

بهر حال جنگ همارے دماغ میں ایک تلاطم ' ایک طوفان ' ایک مد و جزر کا عالم پیدا کردیتي هے - اسلیے جو چیز همکو ٹهوکر سے بچا سکتی تهي وہ خود متصل ٹهوکریں کهانے لگتی هے - پس همکو زمانهٔ جنگ میں صرف اپنی جیب هی کو نہیں ٹٹولنا چاهیے - بلکه دماغ کو بهي که اوس میں کیا آیا اور اوس سے کیا گیا ؟

زمانهٔ جنگ میں جان و مال کا جو نقصان هوتا هے ' وہ اسقدر بدیهي هے که همکو اوسکے علل و اسباب کی تحقیق و تفتیش کیلیے غور و فکر کي ضرورت نہیں ' لیکن دماغ کي حالت اس سے بالکل مختلف هے - وہ اپنے تمام سرمایه کو کهودیتا هے مگر خود اوسکو خبر نہیں هوتی - همارے سامنے همارا خزانهٔ عقل لٹتا هے لیکن هم اس تباهي کو اپنی آنکهوں سے نہیں دیکهتے -

لیکن عقلي نقصانات کی فهرست مرتب هوچکي هے ' اور وہ همارے سامنے هے ' اسلیے همکو اون اسباب کا بهی پته لگانا چاهیے جو اس سرمایه محفوظ کو دفعتاً سمیٹ لیتے هیں - اسکے لیے همکو چند مقدمات مرتب کرلینے چاهئیں - جنکي تفصیل حسب ذیل هے:

(جماعت کی تعریف اور اوسکے خصایص امتیازی)

(۱) عام طور پر چند اشخاص کے اجتماع پر جماعت کا اطلاق کیا جاتا هے اگر ایک وسیع میدان - یا ایک وسیع سڑک پر سو دو سو آدمی جمع هوجائیں تو عام لوگ اس بهیڑ پر جماعت یا فرقے کا اطلاق کرنے لگتے هیں ' لیکن فلسفه نے جماعت کي ایک نئی ترتیب قائم کی هے - جماعت کي ترکیب کے لیے اشخاص کا اجتماع ضروري نہیں هے ' صرف دماغ اور خیال کا رابطهٔ اتحاد کافی هے - اگر ایک لاکهه آدمی شانے سے شانه ملاکر کسي پر فضا میدان میں کهڑے کردیے جائیں لیکن انمیں کسی قسم کا دماغي اشتراک نهو تو انپر جماعت کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا - برخلاف اسکے اگر چار آدمي ' مشرق و مغرب اور جنوب و شمال کے ایک ایک گوشے پر الگ الگ کهڑے هوجائیں ' لیکن انمیں توافق خیال و عقائد نے رابطه اتحاد پیدا کردیا هو ' تو وہ ایک حقیقي جماعت هیں !

پس جماعت کو صرف دماغ هی مرتب کرسکتا هے - یه کام هاتهه پاؤں کے بس کا نہیں هے - البته یه اشتراک دماغي کبهی کبهی اجسام میں بهی اتحاد و ائتلاف پیدا کردیتا هے ' اسلیے متحد الخیال لوگ ایک جگه جمع بهی هوجاتے هیں - دنیا کي رنگین صحبتیں ' دنیا کے دلچسپ جلسے ' دنیا کی مفید کانفرنسیں ' انهیں متحد الخیال لوگوں کے اجتماع کا نتیجه هوتی هیں - لیکن یه اجتماع جماعت کی حقیقت میں داخل نہیں هے بلکه بالکل عارضي هے - یهي وجه هے که جاپان کا ایک سوشیالسٹ اپنے آپکو روس کے سوشیا لسٹوں کی جماعت میں داخل سمجهتا هے ' حالانکه اوسنے اونلوگوں کی صورت بهی نہیں دیکهي هے - تاهم اشتراک دماغ و اجتماع اجسام میں ایک قسم کا مخفي رابطه ضرور هے - چند آدمی ایک جگه رهتے رهتے متحد المذاق هوجاتے هیں - متحد المذاق لوگ خود بخود ایک جگه جمع هوجاتے هیں لیکن اونکو دماغ هي نے ایک کیا هے -

(۲) پس جماعت چند دماغوں ' چند خیالات ' اور چند عقائد کے عقلی مجموعه کا نام هے - لیکن جسطرح چند مادي اجزاء کے انضمام و ترکیب سے ایک جدید حقیقت عالم وجود میں آتی هے ' اور اون اجزاء کے تمام خواص و کیفیات سابقه کا استحاله ایک جدید کیفیت میں هوجاتا هے - آکسیجن اور هیڈروجن ملکر پاني کی صورت اختیار کرلیتے هیں - اور حالت انفراد میں اونکے جو خواص و اعراض تهے ' وہ ایک نئي کیفیت میں متبدل هوجاتے هیں - بعینه اسی طرح چند دماغوں کي ترکیب و انضمام سے ایک مستقل دماغ پیدا هوجاتا هے جسکے قواے عقلیه فرد کے دماغ سے بالکل مختلف هوتے هیں - ترکیب و انضمام سے پہلے ان دماغوں میں ایک ارسطو کا دماغ تها - دوسرا افلاطون کا - تیسرا ایک مجنون شخص کا - اور چوتها ایک نهایت بلید الطبع آدمي کا ' لیکن اب اشتراک و اتحاد نے ان تمام مختلف العقل دماغوں کو ایک کردیا هے ' اور اس مجموعه میں شامل هوکر ارسطو اور افلاطون کے مخصوص قواے دماغي بالکل فنا هوگئے هیں - اب همکو اس مجموعه دماغ میں ارسطو و افلاطون کي اوس مخصوص قوت فکریه کی تلاش نہیں کرني چاهیے جسنے فلسفهٔ مشائیه و فلسفه اشراقیه کي مستقل شاخوں کو قائم کیا تها - همکو اس مجموعه میں اوس مجنون اور بلید الطبع شخص کے تمسخر انگیز خیالات کا پته بهي نہیں ملسکتا

مصالح هی کے لحاظ سے اوسکو توڑ بھی دیتی ھیں ' لیکن اسلام مصالح کا پابند نہیں هو سکتا - وہ ایک عظیم‌الشان روحانی طاقت کا سفیر ہے ' اور وہ معاهدے کی پابندي اوسی روحانی طاقت کے تحفظ کیلیے کرتا ہے :

و اوفـــوا بعهـــد اللـــه اذا عــاهـدتـم ولا تنقضـــو الایمـــان بعـــد توکیدها وقد جعلتم الله علیکـم کفیـلا ان اللـــه یعلـم مـــا تفعلـــو ن ولا تکـــو نـــوا کالتـــــی نقضـــت غـزلها مـــن بعـد قـــوۃ انــــکاثـــا تتخـــذون ایمـــا نکــــم دخلا بینکـم ان تکـــون امـــۃ هي اربی مـــن امۃ انما یبلوکم اللـــه بـــه (۱۶ : ۹۳)

جب کسي سے عہد کرو تو اوس عہد کو پورا کرو - عہد ایک قسم ہے ' اور قسم کو پختہ هو جانیکے بعد هرگز نہ توڑو - تم اسکو کیونکر توڑ سکتے هو ' حالانکہ تمام دنیا مصالح کی بنا پر عہد کرتی ہے - اور اوسکو مدتوں قائم رکھتی ہے ' لیکن تم نے تو خدا کو اپنا کفیل بنا لیا ہے جو همیشہ رهنے والا ہے - مصالح بدل سکتے هیں ' لیکن خدا اور خدا کا بخشا هوا نور ایمان تو بدل نہیں سکتا ؟ وهي تمهارے عہد وفا کا ذمہ دار ہے ' کیونکہ وہ تمهارے اعمال سے اچھي طرح واقف ہے ' اور اوس عورت کے مثل نہ بن جاو جس نے اپنا سوت کات کر پھر اوسکو اودھیڑ ڈالا هو - تم لوگ اپنی قسم اور اپنے قول و قرار کو شر و فساد کا ذریعہ بنانا چاهتے هو کہ ایک قوم دوسرے قوم سے قوي تر هو جاے - لیکن عہد میں ضعیف و قوي کي تخصیص نہیں - اسکے ذریعہ سے خدا صرف تمهاري طاقت ایمان کي آزمایش کرتا ہے !

پس اسلام نے پابندي عہد کا جو اخلاقي نظام قائم کیا ہے ' وہ حصون بلجیم و استحکامات پیرس سے زیادہ مضبوط ہے - اگر تمام سلطنتیں مصالح کي پابند هوں ' تو اسلام کا سر رشتہ وفا ایک ازلی طاقت کے هاتھہ میں ہے ' جس میں صرف اوسي اصول فطري کي بنا پر تغیر و تبدل هو سکتا ہے ' جو تمام دنیا کو بدلتے رهتے هیں :

ان الله لا یغیـــر بقـــوم حتـــــی یغیـــروا ما بانفسهم (۱۳ : ۱۲)

خدا کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ کہ خود اپني حالت کو نہ بدل دے -

اس بنا پر اسلام نے کسي قوم کي عہد وفا کو اسیوقت بھلایا ہے ' جب پہلے اوسي قوم نے پیش قدمي کی ہے ' فانبذ الیهم علی سواء -

اسلام کا سر رشتہ عہد و وفا نہ مکڑي کے جالے کي طرح ضعیف کو اولجھاتا ہے اور نہ قوي سے ٹوٹتا ہے ' اوس پر نہ تو عظیم الشان کانفرنسیں اثر ڈال سکتي هیں ' نہ هیگ کا عظیم الشان قصر السلام اوسکے ضعف و قوت پر کوئی اثر ڈال سکتا ہے - وہ ایک روحانی طاقت کے هاتھہ میں ہے ' جو تمـــام دنیـــا کے سر پر سایہ افگن رهتا ہے - یداللہ علی الجماعۃ - اسلیے اوس نے تمام دنیا سے اخلاقي معاهدہ کر لیا ہے ' اور وہ هر وقت اوسکی پابندي پر مجبور ہے - جب ایک مسلمان دکاندار اپني دکان پر بیٹھتا ہے ' تو اسکا نور ایمان اوس سے صدق و دیانت کا عام معاهدہ لے لیتا ہے :

و اوفو بالعهد ان العهد کان مسئولا و اوفوا الکیل اذا کلتم وزنوا بالقسطاس المستقیم ذلـک خیر و احسن تاویلا (۱۷ : ۳۶)

عہد کو پورا کرو ' کیونکہ عہد کی پابندي و عدم پا بندي پر سوال و مواخذہ هوگا - جب کوئي چیز ناپ کر فروخت کرو تو پیمانے کو پورا بھر کے دیا کرو ' یہ حسن معاملہ کا بہترین طریقہ ہے ' اور اسکا انجام دین و دنیا دونوں میں اچھا ہے -

اگر کوئي دکاندار اسکی پابندي نہیں کرتا تو وہ خدا کا اوسی طرح گناہ گار ہے ' جسطرح ایک مصلحت اندیش بادشاہ جس نے بعض مصالح کی بنا پر عہد شکنی کي ہے -

ویل للمطففین الـذین اذا اکتالو علـــی النـــاس

اون کم دینے والوں پر لعنت ہے ' جو لوگوں سے پورا ناپ کر لیتے هیں '

هـــوائي بـيـــڑہ

(ضمیمۂ مصورہ کے ایک مرقع کي تشریح)

لڑائی کے هوائی بیڑے کے لیے جس قسم کے طیارات کی ضرورت هوتي ہے ' اسپر آجکل ماهرین فن پرواز و جنگ بحث کررہے هیں '

ایک جنگی هوائی بیڑے کے لیے مختلف قسم کے طیارات کي ضرورت هوتی ہے - طیارہ کی یہی مختلف اقسام هیں جو هوائی بیڑے کے اس دلچسپ مرقع میں دکھائے گئے هیں -

سب سے زیادہ بلندي پر زپلن کے طرز کا ایک جرمن طیارہ ہے - یہ نہایت مضبوط بنا هوا ہے اور اسکا انجن بہت عمدہ ہے - اسکے ساتھہ دو گاڑیاں هیں - ایک خشکی پر اترنے کیلیے ہے اور دوسري دریا میں -

اس قسم کے طیارے کی پہلی صفت یہ ہے کہ یہ تفتیش و تحقیق کا فرض نہایت خوبی سے انجام دیسکتا ہے ' کیونکہ اگر یہ اپنے مرکز سے دور بھي هوجاے یا خشکي سے تري میں اور تری سے خشکی میں چلا آے ' جب بھی اسے کوئي خطرہ نہیں - اسلیے کہ اسکے علاوہ یہ طیارہ آتشگیر مادہ بھی اپنے ساتھہ لیجا سکتا ہے اور اگر وقت پڑے تو اوسے دشمن سے جنگ آزما هونے میں بھي پس و پیش نہوگا - اسکا نام " اچڈ ڈر جبل " ہے -

اسکے نیچے اس سے چھوٹا طیارہ ہے - یہ صرف تفتیش حال کیلیے دریا میں کام آتا ہے - اسمیں کوئی فریم یا ڈھانچہ نہیں هوتا ' صرف بڑے بڑے تھیلے هوے هیں ' جنمیں گیس بھر دیا جاتا ہے - جب چاهیں گیس کو نکالکے تھیلوں کو لپیٹ لے سکتے هیں - اس قسم کے طیارات کو " سیمي ڈرجبل " کہتے هیں -

تیسرا جهاز بڑے قد کا بائي پلین ہے - یہ خشکي اور پانی دونوں میں اتر سکتا ہے - خشکي پر اترنے کیلیے اسمیں پہیے اور پانی میں اترنے کیلیے فلوٹ بنائے جاتے هیں - انگریزي میں " فلوٹ " طیارے کے اس حصہ کو کہتے هیں ' جسکي وجہ سے وہ پانی پر تیرتا رهتا ہے -

اسمیں زود کار توپیں بھی هوتی هیں ' جو اوپر نیچے اور دهنے بائیں گولہ باري کرتي هیں - اسکا نام " هیڈروپلین " ہے -

اس طیارے کے نیچے جو ایک بڑا ایروپلین نظر آرها ہے - یہ اغلباً آیندہ چلکے اڑتي هوئی کشتي کي شکل اختیار کرلیگا - اسکو پراپلر چلائینگے - پراپلر انگریزي میں اس آلے کو کہتے هیں جو کسي چیز کو آگے ڈھکیل کے چلاتا ہے -

یہ مشین پانی میں اڑیگي اس سے " ڈرجبل " طیارے پر حملہ اور ساحل کي ناکہ بندي هوا کریگي -

سب سے نیچے آپ ایک جهاز دیکھتے هونگے اور اسکے آگے ایک چھوٹا سا طیارہ نظر آتا هوگا - یہ جهاز بیٹل شپ ہے اور طیارہ " مونو پلین " - مونو پلین طیارہ کی ایک خاص قسم ہے - جس کا امریکہ میں تجربہ کیا گیا ہے جو کامیاب ثابت هوا -

اس مونو پلین کا قد مختصر ' مگر اسکے انجن کي طاقت زیادہ هوگي - اسکے پروپلن کھینچنے والے اسکرو هونگے - اور پھر اسطرح لگاے جائینگے کہ وہ آساني سے علحدہ هوسکیں - یا اگر سوء اتفاق سے طیارہ دفعتاً پانی سے بہت هي قریب آجاے تو یہ پھر فوراً اوس سے نکال لیے جاسکیں -

بنا پر توہم میں عموماً مبتلا نظر آتے هیں - لیکن جماعت عموما ضعیف الدماغ هوتي هے - جماعت میں شامل هوکر ارسطو اپنے بهترین دماغ کي خصوصیات کهو دیتا هے -

جماعت کي دماغي حالت بالکل، عورتوں سے مشابه هوتي هے - یهي وجه هے که وہ اس قسم کے توهمات میں مبتلا هو جاتي هے - یه آج جو لوگ کلکته سے بهاگ رهے هیں' وہ اسی سریان خیال کي ایک بهتي هوئي موج هیں !

جماعت میں جو مخصوص اوصاف پیدا هوجاتے هیں' ارنکا بال و پر بهي سریان خیال هی هے - ایک فرد جماعت میں شامل هوکر دوسرے افراد کي شرکت سے ایک جدید طاقت حاصل کرلیتا هے - جسطرح مسمریزم کا عمل انسان کي اصلي قوت شاعرہ کو فنا کرکے ایک جدید قوت شاعرہ پیدا کر دیتا هے جس سے عجیب و غریب افعال سر زد هوتے هیں ' اسیطرح افراد کے باهمي تاثیر و تاثر سے ایک برقي رو پیدا هوجاتی هے جسکو سریان خیال یا عد وي کهتے هیں - یهي سریان خیال جماعت کے عقائد و خیالات اور مقاصد و اعراض کو متحدہ کر دینا هے ' اور ارس سے ایسے عجیب و غریب افعال صادر هونے لگتے هیں جو شخصي حالتوں میں بالکل محال تهے - اوسکے تمام عقائد بدل جاتے هیں ' اوسکا قدیم نظام اخلاق درهم برهم هوجا تا هے' اوسکے عوارض شخصیه سلب هوجاتے هیں - جماعت میں شامل هوکر بزدل بهادر هوجاتا هے ' بخیل فیاض ' بنجاتا هے ' ضعیف غیر معمولی قوت حاصل کرلینا هے - مادي اصول کي بنا پر جو چیز جس قوت سے ابهرتی هے' اوسی قوت سے دبتي بهي هے - زمانۂ جنگ میں مذهبي عقائد' وطنی جوش' اخلاقی محاسن' ادبی لٹریچر' غرضکه هرچیز میں ابهار پیدا هوجا تا هے- اگر کسي قوم نے ان کو دبا دیا تو وہ همیشه کیلیے دب جاتے هیں- اگر ابهار دیا تو همیشه کیلیے ابهر جاتے هیں - جنگ میں جو انقلاب عام پیدا هو جاتا هے' وہ اسی سریان خیال کا نتیجه هے -

اگرچه برقي رو اور عمل مسمریزم کي طرح سریان خیال کي کوئي توجیه و تعلیل نهیں کي جاسکتی - تاهم وہ ایک فطرتي چیز هے' اور انسانوں سے لیکر حیوانات تک میں موجود هے - بکریوں کے ریوڑ میں ایک بهیڑیا گهستا هے ' ایک بکري اوسکو دیکهکر بهاگتی هے - دوسري بکریوں کو اسکی خبر نهیں هوتی ' مگر بهاگنے میں سب کي سب اوسکی شریک هوجاتی هیں - اردو میں بهیڑیا چال ایک عام محاورہ هے- کسی خطرے کي حالت میں ایک گهوڑا هنهناتا هے' تمام گهوڑوں کے کان کهڑے هوجاتے هیں - انسانوں میں تقلید کا مادہ بهي اسی سریان خیال نے پیدا کیا هے - سریان خیال جسم پر بهي اثر ڈالتا هے- طبي تجارب سے ثابت هوگیا هے که جو ڈاکٹر پاگلوں کا علاج کرتے هیں' وہ کبهي کبهي خود بهی پاگل هوجاتے هیں -

سریان خیال کیلیے جماعت کا ایک جگهه مجتمع هونا بهی ضروري نهیں - وہ ایک سیلاب هے جو خود بخود هم تک پهونچتا هے سنه ۱۸۴۸ع میں پیرس میں جو شورش انقلاب هوئي ' اوس نے چند هي دنوں کے اندر تمام یورپ کو گهیر لیا-

جماعت کے تمام، وحشیانه افعال کا وهي مصدر هے - انسان کو کسی فعل سے صرف لعنت و ملامت اور روک ٹوک کا خیال باز رکهتا هے' لیکن سریان خیال جماعت کو متحد الافکار بنا دیتا هے ' اسلیے محض ایک فرد کسي دوسرے فرد کو روک ٹوک نهیں سکتا - اسی کا نتیجه هے که جماعت جو کچهه چاهتی هے کر ڈالتی هے ' اور اوسکو کسي قسم کي ندامت نهیں هوتي - خود هر فرد کی اخلاقي قوت حاسه فنا هوجاتي هے - دوسرے افراد روک سکتے تهے ' لیکن وہ بهی اسي مرض میں مبتلا هیں ' ایسي حالت میں اندهوں کو کون راسته دکها سکتا هے ؟

بعض ڈاکٹروں نے تجربه سے ثابت کیا هے که زمانه جنگ میں تمام قوم بالخصوص فوج ایک طرح کے جنون میں مبتلا هوجاتي هے - ممکن هے که یه سریان خیال کی غلط تعبیر هو' یا اس هیجان دماغی نے حقیقی جنون پیدا کردیا هو -

شاید کسیکو خیال هو که جماعت بهت سے مفید کام بهی کرتي هے' وہ جدید مذاهب کي بنیاد ڈالتي هے ' قدیم عقاید کو محفوظ رکهتي هے ' آزادي کا سنگ بنیاد رکهتی هے ' عزت کا جهنڈا بلند کرتی هے' مظلوموں کي حمایت کیلیے جان تک - دینے سے دریغ نهیں کرتي به تمام کام کسي قوت شاعرہ سے انجام نهیں پا سکتے - ان میں تو ایک لا زوال روح حیات پائی جاتي هے - لیکن در حقیقت یه خیال صحیح نهیں هے - کسي عمل کا مفید هونا اس بات کي دلیل نهیں هوسکتا که وہ کسی بیدار دماغ کي قوت فکر یه کا نتیجه هے -

دنیا کا نظام تمامتر قواے غیر شاعرہ هی کے اشاروں پر چل رها هے - آفتاب کی حرارت' ماهتاب کی روشنی' دریا کي رواني' هوا کے جهونکے' دنیا کیلیے کسقدر مفید هیں ؟ لیکن کیا یه ذي شعور هستیاں هیں ؟ خون مادہ حیات هے ' لیکن وہ هماري رگوں میں اندها دهند دوڑتا پهرتا هے - عمل هضم پر مدار زندگی هے ' لیکن قوت هاضمه میں خود حس و ادراک نهیں هے -

سب سے بڑهکر یه که قوی دماغوں پر مسمریزم کے عمل کا بهت اثر هوتا هے - جماعت خود تو ضعیف الدماغ هوتی هے ' اور اسیلیے سریان خیال کی رو کی لپیٹ میں آجاتی هے ' لیکن اوسکا لیڈر ایک بیدار دماغ آدمي هوتا هے ' اسلیے وہ اپنی حس و ادراک کو محفوظ رکهتا هے - جماعت سے یه تمام مفید کام وهي لیتا هے -

جماعت صرف کام کرنا جانتي هے - اوسکو نفع و نقصان سے بحث نهیں هوتي - عظیم الشان عمارتوں کو مزدور بناتے هیں لیکن عمارت کا نقشه دوسرے دماغ کا نتیجه هوتا هے - مزدور اوسکے حسن و قبح سے نا واقف هوتے هیں -

بهر حال جماعت دماغ رکهتي هے ' مگر وہ عقل و شعور سے خالي هوتا هے - لیکن سوال یه هے که جماعت میں داخل هو کر افراد کي حالت میں ایسا عجیب و غریب انقلاب کیوں پیدا هو جاتا هے ؟ بظاهر یه ایک نهایت تعجب انگیز بات هے که ارسطو کبهي کبهي مجنوں بهی هوجاتا هے ' اور ایک بلید الطبع شخص افلاطون کي خصوصیات ذهنیه سے متصف هو سکتا هے - حضرت ابوبکر رضی الله عنه کی متانت ' سنجیدگي اور حلم و وقار ضرب المثل هے - لیکن صلح حدیبیه میں اونکي زبان سے بهي بعض سخت کلمات نکل جاتے هیں -

کیا یه دنیا کا کوئي مستثنی واقعه هے ؟ کیا یه کسی مادي اصول کے تحت میں داخل نهیں هو سکتا ؟ دنیا جن موثرات خارجیه سے لبریز هے ' اور وہ دنیا پر جس طرح جابرانه حکومت کر رهے هیں ' ارنکے پیش نظر رکهه لینے کے بعد یه انقلاب بهی نظام مادي کے تحت میں آسکتا هے - وہ کتنا هی عجیب و غریب هو لیکن کوئی معجزہ نهیں هے جسکی تعلیل و ترجیه نه کي جاسکے' اور هماري آیندہ صحبت بهت سے اهم سوالوں کا جواب دیگي -

جو کبھی کبھی همارے لیے ظرافت کا سامان مہیا کرتے تھے - اب ایک مستقل دماغ اور جدید خیالات کا سلسله پیدا هوگیا ہے - یہی دماغ ہے جسکو جماعت کا دماغ ' اور یہی خیالات هیں جنکو جماعت کا علم و عقیدہ کہا جاتا ہے - اگر اس دماغ نے اپنے اندر مجنونانه کیفیات پیدا کرلی هیں ' تو سمجھنا چاهیے که ارسطو اور افلاطون بھی مجنون هوگئے هیں' اور اگر یه دماغ ارسطو و افلاطون کے قواے عقلیه کا مرکز ہے ' تو یقین کرلینا چاهیے که کبھی کبھی بعض مجنوں اور بلید الطبع اشخاص بھی ارسطو و افلاطون هوجاتے هیں -

(هیئة اجتماعیه کا دماغی اضطرار)

(۳) لیکن چند دماغوں کی ترکیب سے جو مستقل دماغ پیدا هوتا ہے ' وہ اگرچه کبھی کبھی ارسطو و افلاطون کے نتائج فکریه سے بھی لبریز هوجاتا ہے ' لیکن اکثر خواب پریشاں هی دیکھا کرتا ہے - اوسکے پرزے اپنے قابو میں نہیں رهتے بلکه اضطراری طور پر خود بخود کسی اندرونی برقی طاقت سے چلتے رهتے هیں اور کبھی نہیں تھکتے - بلکه همیشه جدید مؤثرات کے لیے منتظر و آمادہ رهتے هیں -

مادہ جسقدر صورت کے قبول کرلینے کیلیے آمادہ هوگا' اوسیقدر صورت کا شکل آسانی کے ساتھه عمل میں آئیگا - جماعت کا دماغ بھی موثرات کیلیے منتظر و مستعد رهتا ہے - اسلیے وہ هر قسم کی غلط افواهوں اور متناقض خبروں کو قبول کرلیتا ہے - وہ جدت چاهتا ہے - حقیقت سے اوسکو غرض نہیں هوتی - بھوک اچھی اور بری غذا میں تفریق و امتیاز نہیں کیا کرتی - جماعت کا دماغ بھی جوع البقر مرض میں مبتلا رهتا ہے' اسلیے هر قسم کی غذا کو بآسانی هضم کرلیتا ہے - یہی وجه ہے که قدیم لٹریچر میں جو عجیب و غریب قصے مذکور هیں' اونکو جماعت هی کے دماغ نے حسن قبول کا خلعت عطا کیا ہے !

(سفر بے مقصود)

انسان کو صرف نتائج هی جادۂ اعتدال پر لے جاتے هیں - اگر آپ کو بازار میں سودا خریدنا ہے تو آپ اوس سڑک کو ڈھونڈھینگے جو بازار کی طرف بخط مستقیم جاتی ہے ' لیکن اگر آپ آوارہ گردی کیلیے نکلے هیں تو آپ کیلیے هر سڑک مساویانه حیثیت رکھتی ہے - لیکن جماعت نہایت مختلف الاجزاء لوگوں سے مرکب هوتی ہے ' وہ متحد الخیال هوتی ہے ' لیکن اس اتحاد و اتفاق کا اکثر کوئی حقیقی مقصد نہیں هوتا - اسلیے اونکا دماغ همیشه آوارہ گردی کرتا پھرتا ہے : فی کل واد یهیمون - آوارہ گرد لوگ همیشه سرعت کے ساتھه قدم اوٹھاتے هیں' اسلیے جماعت کا دماغ بھی عموماً مبالغه اور غلو و اغراق کی طرف مائل رهتا ہے اور مختلف دماغوں کی ترکیب سے اوسکی اغراق پسندی کی قوت میں اور اضافه هوجاتا ہے - وہ هرچیز میں مبالغه پیدا کرتی ہے - خبرونکی اشاعت نہایت مبالغه انگیز طریقه سے کرتی ہے - ایک شخص کی تعریف کرتی ہے تو اطراء اوسکا لازمی جزء هوتا ہے - هجو پر آمادہ هوتی ہے تو انسان کو چارپایا بنا دیتی ہے - کسیکی دوستی کرتی ہے تو اس شدت کے ساتھه که تمام جذبات بغض و حسد کو بھول جاتی ہے دشمن هوتی ہے تو پھر قدیم عهد مودت اوسکو یاد نہیں رهتا - ایسی حالت میں وہ بد اخلاق بھی هو جاتی ہے ' خون اوسکے نزدیک پانی کے برابر هوجاتا ہے - مسجد اور بت خانے میں وہ بالکل تفریق نہیں کرتی - کبھی لوٹتی ہے ' کبھی آگ لگاتی ہے ' کبھی خون بہاتی ہے ' کبھی عظیم الشان عمارتوں کو منهدم کردیتی ہے - ایسی حالت میں اوسکی قوت جسمانی میں بھی اضافه هوجاتا

(تعریف و تمسیخ صور و افکار)

کبھی کبھی اوسکی یه مبالغه آمیزی ایک نیا قلب بدلتی ہے - یعنے جب واقعات میں اغراق کا کوئی جدید پہلو نہیں پیدا کر سکتی تو اونکو مسخ کردیتی ہے - زمانۂ قدیم کی جنگجو قوموں کے خوفناک چہرے ' اونکے عظیم الشان هتھیار ' اونکے فن جنگ کے عجیب و غریب کرتبوں کی داستانیں ' هم آج تمسخر انگیز سمجھتے هیں - لیکن در حقیقت وہ بالکل اصلیت سے خالی نہیں هیں البته جماعت کے دماغ نے اون کو همارے سامنے مسخ شدہ صورت میں پیش کیا ہے ' اسلیے اونکے اصلی خط و خال همارے نظروں سے چھپ گئے هیں -

(۴) یه ممکن تھا که اوسی زمانے میں یه مصنوعی پردے هٹا دیے جاتے اور دنیا ان واقعات کی اصلی صورت دیکھه لیتی - لیکن جماعت جس عالمگیر مرض میں مبتلا هوتی ہے ' وہ متعدی هوجاتا ہے ' وہ ایک هی کان سے سنتی ہے ' ایک هی آنکھه سے دیکھتی ہے' ایک هی دل سے یقین کرتی ہے' اسلیے ایک شخص جو کچھه کہتا ہے ' پوری جماعت کی زبان سے کہتا ہے ' اور هر شخص اوسکا اوسیطرح یقین کرتا ہے جسطرح کہنے والا اوس پر ایمان لایا تھا -

(چند مثالیں)

واقعات سے اسکی متعدد مثالیں فراهم کی جاسکتی هیں - فرانس میں سوء اتفاق سے دو لڑکیاں ڈوب گئیں - لاش نکالی گئی تو چند اشخاص نے انکی شناخت کی - مزید توثیق کےلیے بہت سے لوگوں کی شہادت لیگئی اور هر شخص نے اونکی تائید کی - انسپکٹر پولیس نے اونہی لوگوں کی شہادت پر اونکی تجهیز و تکفین کا حکم دیدیا -

لیکن چند هی دنوں کے بعد معلوم هوا که وہ لڑکیاں زندہ هیں ' اون میں اور ڈوبنے والی لڑکیوں میں صرف معمولی مشابهت تھی جس نے ایک جماعت کو دھوکے میں ڈالدیا -

اسی طرح ایک لڑکے نے ایک دوسرے لڑکے کی لاش کی شناخت کی تھی ' اور بہت سے لوگوں نے اسکی شناخت پر یقین کر لیا تھا ! اس واقعه کی عام طور پر شہرت هوئی تو ایک عورت روتی پیٹتی آئی که " وہ میرا هی لڑکا تھا " لاش کے اوپر سے کپڑا اوتار کر دیکھا گیا تو اوسکے پیشانی میں ایک زخم تھا ' اوسکو دیکھکر عورت اور چلائی: "بے شک' یہی میرا لڑکا ہے - وہ تو مہینوں سے گم تھا ' چند لوگ اوسکو پکڑ لے گئے اور قتل کرڈالا " اس عورت کے اور عزیز و اقارب بھی آے - اونھوں نے بھی کہا که " بیشک یه وهی لڑکا ہے " جس مدرسه میں تعلیم پاتا تھا اوسکے مدرس سے بھی شناخت کرائی گئی - اوس نے بھی اوسکے گلے کے تعویذ کو دیکھه کر کہا که " یه وهی ہے - اسکے تعویذ کو میں خوب پہچانتا هوں "

لیکن بعد کو معلوم هوا که یه تمام شہادتیں غلط تھیں - وہ شہر بورڈو کے کسی شخص کا لڑکا تھا - وهیں مقتول بھی هوا تھا' اس عورت کے لڑکے سے اُسے بھی تعلق نہیں ! !

(سریان خیال)

جماعت کے اس دماغی مرض کا نام سریان خیال ہے - پہلے ایک دماغ دو چیزوں کی خفیف مشابهت سے ایک غلط خیال پیدا کرتا ہے - پھر تمام جماعت اندھا دھند اوسکا یقین کرلیتی ہے - دریا میں کنکری پھینکنے سے ایک چھوٹا سا دائرہ پیدا هوجاتا ہے جو رفته رفته پھیل کر تمام سطح آب کو محیط هو جاتا ہے - بعینه اسی طرح جماعت میں ایک شخص ایک خیال قائم کرتا ہے ' جسکو جماعت کے دماغ کی کارروائی عام کردیتی ہے - یہی وجه ہے که جماعت کی تمام روایتیں غلط هوتی هیں ' یا کم از کم قابل اخذ نہیں هوتیں - ... خیال کا اثر ضعیف العقل لوگ ...

مراکب بحریۂ مخفیہ ! آلات وسلاسل ناریہ و متصادمۂ تحت البحر !

تحت البحر سب میرین کشتیاں بحری ایجادات میں سب سے آخری اور سب سے زیادہ خوفناک و پُرخطر ایجاد ہے - حال میں ان کشتیوں نے بحری سرنگوں اور تباہ کن گولوں کے متعدد ہولناک نقصان پہنچاے ہیں - برطانیہ کے تین جنگی جہازوں کو پانچ جرمن تحت البحر کشتیوں نے پچھلے ہفتے بالکل تباہ کردیا - یہ تصویر دو انگریزی تحت البحروں "کلاس" نامی کی ہیں، جو بحر شمال میں تباہ کن سلسلے پھیلا رہی ہیں -
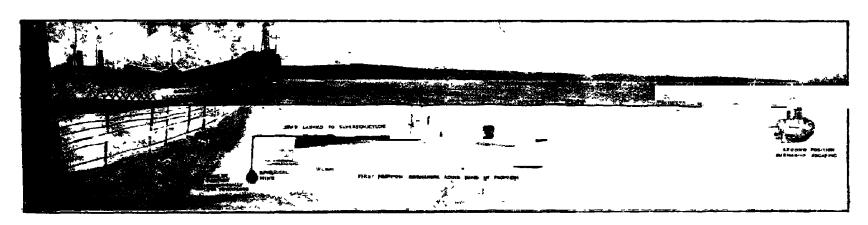
اس تصویر میں واضح کیا ہے کہ تحت البحر کیونکر ایسا ہولناک کام انجام دیتی ہے ؟ یہ ایک بندرگاہ ہے جہاں دشمن نے ساحلی دفاع کے انتظامات کیے ہیں - اچانک ایک تحت البحر کشتی پہنچی اور سطح سمندر کے نیچے چلی گئی - اوپر کا سیاہ حصہ سمندر کی سطح ہے اور کشتی سمندر کے نیچے بندرگاہ کی طرف جا رہی ہے - سامنے ایک گولہ لٹک رہا ہے جسے قریب تر ہوکر اسنے بندرگاہ کی جالی کے پاس رکھدیا اور پیچھے ہٹکر آپکے دھنے جانب چلی آئی، اور چپ چاپ مقیم ہوگئی - اب یکایک وہ پھٹ کر تمام ساحلی دفاع کے استحکامات کو فنا کردیگا !

جزیرۂ ہلیگولینڈ
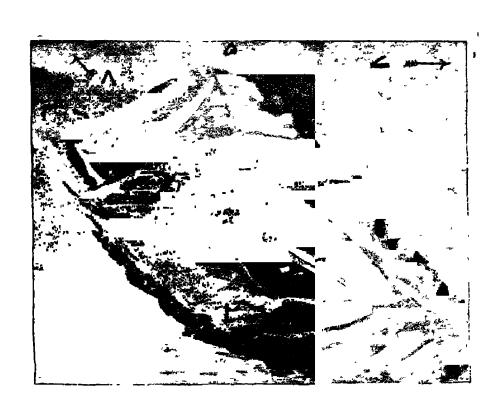
آغاز جنگ سے جرمنی کے اس عجیب و غریب چھوٹے سے جزیرہ کا بارہا ذکر آچکا ہے جسے بے حقیقت سمجھکر انگلستان نے اپنے موجودہ حریف کے حوالے کردیا تھا - پچھلے دنوں اسکے قریب ایک بحری معرکہ بھی ہوچکا ہے جسمیں انگریزی جہازوں کو کامیابی ہوئی - اس مرقع میں پورا جزیرہ مع اپنے استحکامات کے دکھلایا گیا ہے : ۱ ہوائی جہاز کا اسٹیشن ہے ۲ قلعہ ہے ۳ اور ۸ اور ۴ بحری سرنگوں کے مراکز ہیں - ۵ وہ مقام ہے جہاں معرکہ ہوا تھا - ۶ ہوائی رسدگاہ اور توپ خانہ ہے - ۷ بحر شمال کی برطانی وسعت کی جانب ہے -

تاریخ و عبر

ریوتـر ایجـنسی

تاریخ تاسیس و اشاعة

ریوٹر' جسکا نام آج هر اخبار بیں کي زبان پر هے ' خبر رسانی کي ایک عظیم الشان کمپنی هے - اگرچه ریوٹر ایک جرمن لفظ هے مگر اس کمپني کو جرمني سے کوئي تعلق نہیں - یه خالص انگریزی کمپنی هے ' اور کرۂ ارضي کے تمام بحر و بر میں اسکے خاص ایجنٹ موجود هیں جو هر قسم کے واقعات کي مرکز کو اطلاع دیتے رهتے هیں -

اسکا بانی " جولي اس ریوٹر " پرشیا کا ایک نوجوان یہودی تها - جب ٹیلیگراف کي ایجاد کا اعلان هوا تو اسے خیال آیا که اس ایجاد سے اخباروں کو بہت مدد ملسکتي هے -

یہی خیال تها جو سنه ۱۸۴۹ م میں ایک کمپني کی شکل میں ظاهر هوا - اس نے به مقام لاشاپل (جرمنی) ایک کمپنی قائم کي ' جسکا مقصد یه قرار دیا که مختلف مقامات سے تجارتي اور مالي خبریں فراهم کرکے لوگوں کے پاس بهیجي جائیں - اس وقت ٹیلیگراف کا سلسله بہت کم مقامات پر تها - اسلیے خبریں بسا اوقات ریل کے ذریعه اور کبهي کبهي نامه بر کبوتروں کے ذریعه فراهم کرنا پڑتی تهیں -

چند روز کے بعد وہ لندن چلا آیا اور یہاں آ کے اس نے سنه ۱۸۵۱ ع میں اپنی مشہور عالم کمپني از سر نو قائم کی - لندن میں جو کمپني اس نے قائم کي تهي ' اس نے اپنا دائرۂ عمل صرف تجارتي اور مالي خبروں تک محدود رکها تها - اس کي کمپني سے خبریں خریدنے والے زیاده تر یوناني تاجر تهے ' جنکو دریاے ڈینوب سے گیہوں کي روانگي کے متعلق خبروں کی خاص طور پر ضرورت رها کرتي تهي -

مگر تهوڑے عرصه کے بعد ریوٹر نے محسوس کیا که اگر تمام انگریزی اخبارات کو هر قسم کی خبریں پہنچانے کا انتظام کیا جاے تو اس میں کامیابي کے بہت مواقع هیں ' کیونکه اسوقت تک تمام مقتدر انگریزی اخبارات کو خارجی خبروں کے لیے اپنے اپنے خاص نامه نگار رکهنا پڑتے تهے -

اس زمانه میں ایک اخبار " مارننگ ایڈور ٹائزر " کے نام سے نکلا کرتا تها - ریوٹر نے اس اخبار کو کمپني سے خبر لینے پر راضي کیا - " مارننگ ایڈور ٹائزر " خارجی خبروں کے لیے ۴۰ - پونڈ ماهوار دیا کرتا تها - ریوٹر نے کہا که وہ خارجی خبریں صرف ۳۰ پونڈ ماهوار پر دیدیا کریگا - " مارننگ ایڈور ٹائزر " اور اسکے علاوہ چند اور اخبارون نے یه نرخ منظور کرلیا -

وہ عظیم الشان کمپني ' جو آج دنیا کی سب سے بڑي خبر رساں کمپنی ' هے اسکا آغاز یه تها !

دوسرے سال ایجنسی کي خوش قسمتی سے اسکي اهمیت محسوس هونے کا ایک عمده موقع پیدا هوگیا -

جب مقام ٹیلریس میں آسٹرین سفیر کو نپولین سوم نے باریاب کیا تو نپولین نے اس سے کہا :

" افسوس هے که میرے تعلقات آپکي حکومت سے جیسے عمده پہلے تهے ویسے اب نہیں ' مگر آپ سے درخواست کرتا هوں که آپ اپنے آقا کو یه اطلاع دیدیں که میرے خیالات میں کوئي تغیر نہیں هوا هے "

یه الفاظ ۹ - فروری سنه ۱۸۵۹ ع کو ایک بجے کہے گئے تهے مگر اسي دن ۲ بجے ٹائمز کے دوسرے ایڈیشن میں شائع هوگئے - اس سے ایک طرف تو اسٹاک ایکسچینج میں تہلکه پڑگیا دوسري طرف ریوٹر کا نام گهر گهر پهیل گیا -

اسکے بعد سے ریوٹر ایجنسی کي طرف اخبارات کی توجه بڑهنے لگی ' اور وهی ایجنسی جو پہلے صرف یونانی تاجروں کو ڈینوب سے آنے والے گیہوں کی خبریں دیا کرتی تهي ' آج تمام دنیا کي خبریں عالم صحافت کے ایک بڑے حصه کو دے رهی هے ' اور اپنے نامه نگاروں کے جال سے تمام دنیا پر چهائی هوئی هے !

(طریق حصول انباء و اخبار)

ریوٹر ایجنسی جسقدر خبریں دیتی هے ' اسکے متعلق یه خیال کرنا صحیح نہوگا که وہ سب اسے اپنے خاص نامه نگاروں سے ملتي هیں -

جسطرح اسوقت ریوٹر ایجنسي انگلستان کی قومی خبر رساں ایجنسي هے ' اسی طرح یورپ کي اکثر بڑي سلطنتوں میں انکی قومی ایجنسیاں موجود هیں - فرانس کی قومی خبر رساں ایجنسي کا نام " هاواس " هے - جرمنی میں " ولف " هے - اٹلی کی ایجینسی کا نام " سٹیفان " هے - جاپان بهی ایک قومي ایجینسی بنانے والا هے - اور ترکوں نے بهي ایک ایجنسی قائم کرلي هے -

هم نے اوپر بیان کیا هے که ریوٹر کے نامه نگار دنیا کے تمام بڑے بڑے شہروں میں هیں - لیکن ظاهر هے که واقعات و حوادث صرف بڑے شہروں هی میں نہیں هوتے اسلیے ریوٹر ایجینسی نے یه انتظام کیا هے که دوسري ایجینسیوں سے انکے ملک کے چهوٹے چهوٹے شہروں کي خبریں لے لیتی هے ' اور اپنے نامه نگاروں کو دیدیتی هے - اسکے معاوضه میں ریوٹر ایجینسی انکو خبریں دیتی هے -

اس ایجنسي نے اب اپنے عمل کا دائره اور وسیع کرلیا هے - خبر رسانی کے علاوہ اب لوگوں کے پرائیوٹ ٹیلیگرام بهي بهیجتي هے - چونکه اسکے یہاں کا کوڈ سسٹم نہایت عمده هے اسلیے ایجنسي اور کمپنی دونوں کو کفایت رهتي هے - اسوقت وہ جسقدر پرائیوٹ ٹیلیگرام بهیجتي هے انکا روزانه اوسط ایک هزار هے -

اس نے روپیه کا کار و بار بهي شروع کر دیا هے - هر سال کروروں روپیه اسکي معرفت لوگوں کے پاس آتا جاتا رهتا هے - کمپنی کا پہلا ڈائریکٹر بیرن ڈي ریوٹر تها - اس نے سنه ۱۸۹۹ میں انتقال کیا - اب ایجینسي کا موجوده منیجنگ ڈائریکٹر اسکا لڑکا هے -

اس ایجینسی کي اصلی خصوصیت یعنی جلد سے جلد اطلاع دینا اسوقت پوري طرح قائم هے - اس نے ولیعهد آسٹریا کے قتل سراجیو کي خبر تمام ایجنسیوں سے ایک گهنٹه قبل اور جهاز ایمپرس آف آئیرلینڈ کے غرق هونے کي اطلاع دو گهنٹه قبل دي تهي -

تاریخ حـــزبیات برطانیـــہ قدیمـــہ !

لارڈ کچنر ناظر حربیۂ حالیۂ برطانیہ جنہوں نے کہا : " انگلستان اپنی تمام گذشتہ بحری و بری جنگوں کو آخری مرتبہ ییچا کردینے کیلیے تیار ہوگیا ہے "
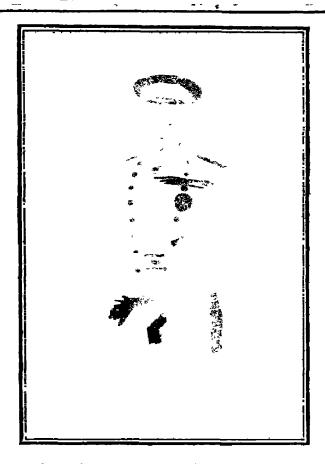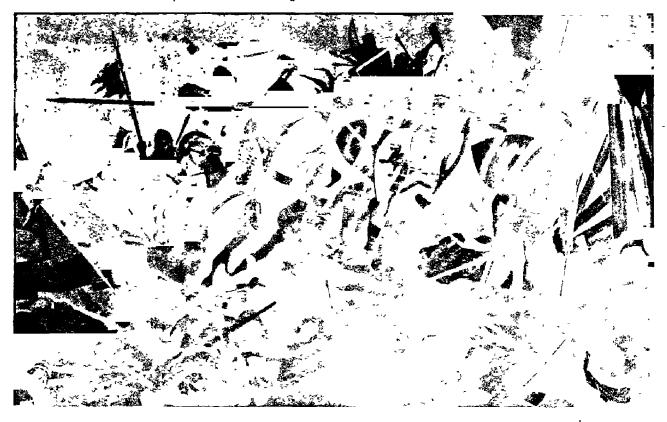
معرکۂ ہیسٹنگ: تاریخ میں سب سے بڑا بری معرکہ جو سرزمین انگلستان میں ہوا ہے !
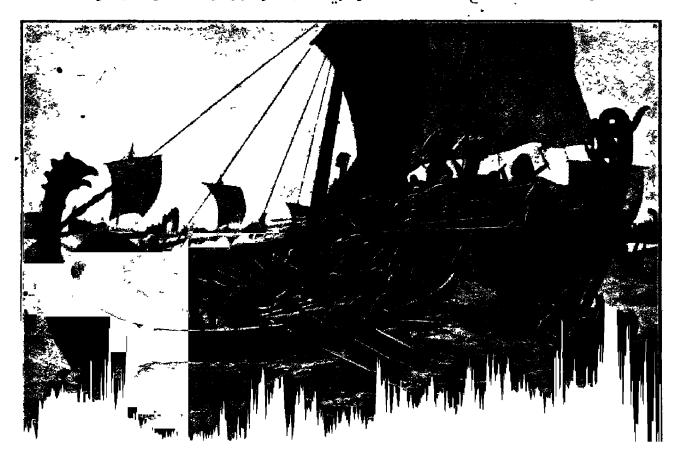
حکایت موش و گربہ !

مسٹر چرچیل اولین خداوند بحریات برطانیہ

[فسٹ لارڈ اف امیریلٹی]

جنھوں نے ۲۱ - سپٹمبر کو والنٹیروں کے ایک مجمع میں تقریر کرتے ہوے کہا :
" اگر جرمن بیڑہ جنگ کیلیے نہ نکلے تو وہ اس طرح اپنی
پوشیدہ پوشیدہ جگھوں سے نکالا جائیگا جیسے چوہے
سوراخوں سے نکالے جاتے ہیں ! "
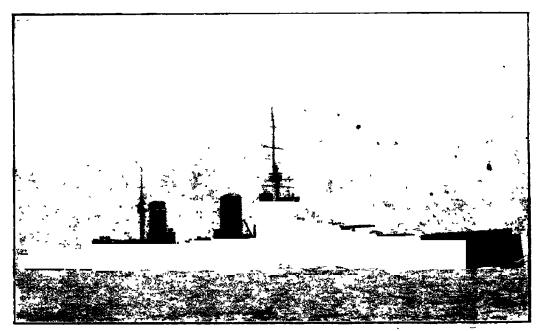
شیر برطانیہ کا ایک سب سے بڑا بحری نیستان: "کوئین میری"
جو نہر کیل کے چوہوں کو انکے پوشیدہ بلوں سے نکال کر
پورے پورے کردیگا !!
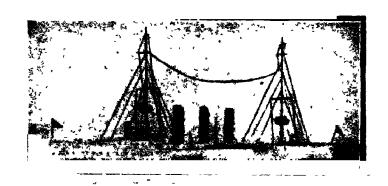
ایک شوخ چوہا "ایمڈن" جو ہندوستان تک چلا آیا
مگر عنقریب اپنی شوخی کی سزا پائیگا !

اولین جنگ فرانس و جرمنی

نتائج سیاسیه و اقتصادیه و عمرانیه

اولین جنگ فرانس و جرمنی نے دونوں سلطنتوں میں ایک عظیم الشان ملکی ' تمدنی ' اور اقتصادی انقلاب پیدا کر دیا ' جسکا پرتو ان دونوں ملکوں کے ذرے ذرے میں نظر آتا ہے -

(فرانس)

(مردم شماری ' رقبه ' مداخل و مصارف)

سنه ۱۸۷۰ ع میں فرانس کا رقبه ۲۲۲۷۰۰ میل مربع تھا ' اور ۳۸۰۰۰۰۰۰ آدمی اوس میں آباد تھے ' لیکن اس جنگ کے بعد اوسکا رقبه ۲۰۷۰۵۴ میل ہو گیا ' اور مردم شماری ۳۶۰۰۰۰۰۰ تک گھٹ گئی ' کیونکہ سرحد فرانس کا ایک بڑا حصہ جرمنی میں منتقل ہو گیا ' اور السیس اور لورین کے دو بڑے صوبے نکل گئے - سنه ۱۹۰۶ ع تک اس تعداد میں صرف ۳۹۲۵۲۰۰۰ کا اضافه ہوا تھا -

لیکن جرمنی کی مردم شماری میں جو روز افزوں ترقی ہو رہی ہے ' اوسکے لحاظ سے یه اضافه بمنزلہ صفر کے ہے -

سنه ۱۸۶۵ میں فرانس کی مالی آمدنی ۷۵۰۰۰۰۰۰ گنی تھی اور اسیقدر خرچ بھی تھا - لیکن گذشته سال اسکی مقدار ۱۷۰۰۰۰۰۰۰ گنی تک پہونچ گئی -

سنه ۱۸۷۰ میں فرانس پر ۵۰۰۰۰۰۰۰۰ گنی کا قرض تھا - لیکن گذشته سال میں اسکی مقدار ۱۲۵۷۲۸۷۰۰۰ تھی - پہلے اوسکا نظام سلطنت شخصی تھا ' اس جنگ کے بعد اوسنے جمہوریت کا قالب اختیار کرلیا -

سنه ۱۸۷۰ میں اسکی بری فوج ۲۵۰۰۰۰ پیدل اور ۹۲۰۰۰ سواروں سے مرکب تھی ' لیکن جنگ کے زمانے میں پیدل سپاہیوں میں تقریباً دوگنے کا اضافه کیا جا سکتا تھا ' اور سواروں کی تعداد ۱۰۰۰۰۰ تک پہونچائی جاسکتی تھی - توپچی ۱۶۰۰۰ تھے جنکی تعداد حالت جنگ میں ۴۰۰۰۰ تک ہوسکتی تھی -

سنه ۱۸۷۰ میں فرانس کی بحری طاقت ۴۳ جہازوں کا مجموعه تھی ' جو مجموعی طور پر ۱۸۵۷۵ گھوڑوں کی طاقت رکھتے تھے ' اور ۷۷۷ توپیں ان جہازوں پر نصب تھیں -

لیکن چالیس برس کے بعد اسکی کل بری فوج کی تعداد ۶۳۸۰۰۰ کردی گئی ' اور بحری طاقت کو بھی زمانۂ حال کے رجحان بحری کے مطابق بڑی کوشش سے ترقی دی گئی ہے -

ڈریڈناٹ ۲۸ ' کروزر درجه اول ۱۲ ' درجه ثانیه ۱۵ درجه ثالثه ۴۴ - ڈیسٹرایر (تباہ کن) ۸۰ ' تار پیڈو ۱۵ سب میرین (تحت البحر) ۷۰ -

(جرمنی)

سنه ۱۸۷۰ ع میں پروشیا صرف ایک ریاست کی حیثیت رکھتا تھا - جنگ کے بعد وہ ایک مستقل سلطنت بن گیا ' اور جرمن کے تمام صوبے پروشیا کے ماتحت آگئے ' اور داهیۂ سیاسی فرنگ یعنی پرنس بسمارک کا اس جنگ سے یہی مقصد بھی تھا - اسکا رقبه صرف ۱۳۷۰۰۰ - میل مربع تھا ' اب ۲۰۸۷۸۰ میل ہو گیا - پروشیا کی آبادی جنگ سے پہلے ۱۳,۰۰۰۰۰۰ آدمیوں سے بھی کم تھی ' لیکن اب کل جرمنی کی آبادی ۶,۵۰۰۰۰۰۰ - اشخاص کی ہوگئی ہے - جن میں سے ۴۰۲۰۰۰۰۰ آدمی صرف پروشیا میں آباد ہیں - یعنی قتل و خون کی اس غارتگری سے صرف پروشیا کی مردم شماری میں تقریباً دوگنی تعداد کا اضافه ہوگیا ! !

سنه ۱۸۷۰ ع میں جرمنی کی فوجی طاقت فرانس کے برابر بلکه اوس سے بھی کم تھی - صرف ضرورت کے وقت اوس میں اضافه ہو سکتا تھا - اوسکی فوجی طاقت اب بھی اسی قدر ہے ' لیکن زمانه جنگ میں اوسکی تعداد ترقی کر کے المضاعف ہوجاتی ہے -

سنه ۱۸۷۰ ع میں اوسکی بحری طاقت جن اجزاء سے مرکب تھی ' انکی مجموعی تعداد ۹۴ سے زیادہ نه تھی - ان میں بڑے جہاز صرف ۱۰ تھے - جن میں ۲۵۰ توپیں تھیں ' باقی چھوٹی بڑی مختلف قدیم عہد کی کشتیاں تھیں -

لیکن اسکے بعد جرمنی نے اپنی تمام قوت کو جنگ کے بری و بحری ساز و سامان میں صرف کرنا شروع کردیا ' اور اس سرعت کے ساتھہ ترقی کی ' جسکی نظیر تمام تاریخ عالم میں نہیں ملسکتی - اسکی ترقی محض تعداد نفوس و مراکب جنگ کی نه تھی بلکه فن و صنائع جنگ و آلات جنگ کی ' اور اسی وجہہ سے جسقدر وقت گذرتا گیا ' اتنا ہی اسکا رعب جنگی اور استیلاے حربی تمام یورپ پر چھانے لگا - یہاں تک که چالیس برس کے بعد وہ جدید یورپ میں جنگ و طاقت کے ایک ہولناک عفریت کی شکل میں نمودار ہوئی ' اور قواء دول کے توازن کی میزان اسکے ہاتھہ میں آ گیا -

ساز و سامان جنگ میں اسکی بحری قوت ہمیشہ ایک راز سربسته رہی ہے ' اور کوئی صحیح اندازہ اسکے متعلق نہیں کیا جاسکا ہے - وہ معمولی شمار و اعداد جو خود برلن میں شایع ہوتے رہے ہیں اور جنکو عموماً اصلیت سے بہت کم سمجھا گیا ہے ' انسے معلوم ہوتا ہے که اس تمام عرصے میں اسکی بحری قوت ہر طرح ۲۵۰ جہازوں تک پہنچ گئی جن میں ڈریڈ ناٹ جہاز تقریباً ۶۰ - ۷۰ ہیں -

(دونوں سلطنتوں کا مقابله)

ان اعداد و شمار کے مقابلے سے معلوم ہوتا ہے که رقبه اور آبادی دونوں کے لحاظ سے جرمنی نے جو ترقی کی اسکے مقابلے میں فرانس کی ترقی بہت حقیر ہے - سنه ۱۸۷۰ ع میں جنگ سے پہلے فرانس کا رقبه ۲۱۲۷۰۰ مربع تھا ' صلح کے بعد ۲۰۷۰۰۰ میل ہوگیا - آبادی ۳۸۰۰۰۰۰۰ تھی - صلح کے بعد رقبه میں جو کمی واقع ہوئی ' اوسکے ساتھہ اس تعداد میں سے بھی تقریباً ۲ ملین آبادی اب لازمی طور پر گھٹ گئی ' اور صرف ۳۶ ملین آدمی فرانس میں رہ گئے - جنگ پر نصف صدی گذر چکی ہے لیکن اب تک اوسکی آبادی میں ۳ ملین سے کچھہ ہی زیادہ کا اضافه ہوا ہے -

لیکن جرمنی کی حالت فرانس سے بالکل مختلف ہے پہلے اوسکے تمام صوبے الگ الگ تھے ' اب ایک ہو گئے - فرانس کے رقبه مملکت کا ایک معتد به حصه بھی اوس میں شامل ہو گیا ' اسکے ساتھہ ہی اوسکی مردم شماری بھی قدرتی طور پر زیادہ ہوئی ' اور ان تمام اسباب سے اوسکی آبادی مجموعی طور پر ترقی کر کے تقریباً سه گونه ہو گئی ہے - جنگ سے پہلے پروشیا کی آبادی کی تعداد صرف ۲۳۰۰۰۰۰۰ تھی ' اب اوسکی آبادی ۴ ملین سے بھی زیادہ ہے - فرانس کی مردم شماری میں اضافه نه ہونے کا بڑا سبب اوسکی عیش پرستی اور بے اعتدالانه تمدنی زندگی کے مضر نتائج ہیں - فرانس کا ہر عیش پرست انسان آزادانه زندگی بسر کرنا چاہتا ہے ' اور قدیم ازدواجی رسوم کی پابندی سے اکتا گیا ہے اسلیے اکثر لوگ سرے سے شادی کرتے ہی نہیں - بہت سے کرتے بھی ہیں تو اس شرط کے ساتھہ که محدود اولاد پیدا کی جائیگی - اسکے متعلق میاں بی بی میں ایک محکم معاہدہ ہوجاتا ہے اور اسکی [illegible]

مراکب هوائیه متحیره ! منتهاء ترقیات فضائیه حالیه ! !

شپره نما هوائی جهاز

یه ایک تازه ترین ایجاد هے - چمگادر کي شکل کا هوائي جهاز بنایا گیا هے - ماهرین فن کا بیان هے که هوا کی هر حالت پر اسے سب سے زیاده قدرت حاصل هوگی !

هوائی مراکب کا ایک مجموعهٔ منظر

اس مرقع میں هوائي جهازوں کی تمام اقسام ابهرتلے دکهلائي هیں اور انکي قوت پرواز کی بلندی و پستي کو نمایاں کیا هے - اسکي تفصیل کیلیے مضمون هوائي بیوه صفحه ۸ ملاحظه هو -

انگریزی معدش مونو پلین (یعنی محض تفتیش کرنیوالا هوائی جهاز)

انگریزی عسکري بائي پلین

یعنی فوج کے استعمال کا هوائي جهاز جسمیں در انجن هیں نهایت قابل اطمینان هے

که فرانسیسی قلعوں کے توپخانے زیادہ تر قدیم وضع کے هیں -

دونوں سلطنتوں کے توپخانوں کے متعلق ایک سوال یه بهي هے که ضرورت کے وقت دونوں سلطنتیں جسقدر توپیں فراهم کرسکتی هیں' انکی صحیح تعداد کیا هے ؟ یه یاد رکھنا چاهیے که فرانس ابهی تک باتری میں چار توپوں کے طریقه پر اڑا هوا هے - حالانکه جرمنی کي ایک میداني باتري میں ۶ توپیں هوتی هیں - یه ظاهر هے که ایک ۴ توپوں والی باتري ۶ توپوں والی باتری کا مقابله نهیں کرسکتي -

فرنچ صیغه جنگ نے جو اعداد و شمار شایع کیے هیں' وہ یه هیں: "که فرانس کے پاس ۲۵۰۴ توپیں اور جرمنی کے پاس ۳۳۷۰ توپیں هیں - اگر هم یه فرض کرلیں که جرمني سنه ۱۹۱۷ تک بالکل خاموش رهے' اور اپنے سامان جنگ میں کوئی اضافه نه کرے تو اس صورت میں فرانس و جرمنی میں فرانس بهتر هوگا - مگر اس فرض کی کوئی وجه نهیں که جرمنی تین سال تک بلا وجه خاموش رهیگي - اسکے علاوہ اسکے پیش نظر توپوں کی ایک اور وضع هے' اور جب روپیه کا سامان هوگیا اسوقت اس پیش نظر وضع کي توپیں جرمن سپاہ میں روشناس هو جائینگی -

شعلہ جنگ کا پہلا آتشکدہ

(سرویا اور آسٹریا)

(۲)

(پل)

پل کے قریب نگراني کے لیے جو سنتري کھڑے تھے جب انہوں نے سلم سے آتی هوئی ٹرینوں کو دیکھا تو انہوں نے فوراً الارم بلند کیا - اسوقت ایک اسٹیمر چند کشتیوں کو لیکے پل کے اس حصه تک گیا' جہاں شگاف پڑگیا تھا - جب ان کشتیوں سے رکنے کو کہا گیا تو انہوں نے اسکے جواب میں رائفلیں سرکیں - انکے جواب میں ادهر سرویوں نے رائفلیں اور مشین گنیں چلانا شروع کیں فوراً آسٹرین ساحل پر چلے گئے -

جو سروي فوجیں پل کي حفاظت کررهی تھیں وہ ان فوجوں سے معرکه آرا هونے لگیں' جو ٹرینوں پر آرهی تھیں - یه واقعه اسیوقت پیش آیا که سرنگوں میں آگ لگادی گئی اور پھٹیں' اور اسطرح پل کو عبور کرکے سروي ساحل تک پہنچنے کے لیے آسٹرین فوجوں کی کوششیں درهم برهم هوگئیں -

کیا اسي نا کامی کي جھلاهٹ میں شهر پر گوله باري کي گئي؟ کوئی نہیں کہسکتا' مگر دوسرے هي دن ۲۹ کو دو گولے پھٹکے انگریزي سفارتخانوں پر گرے اور انگریزي قونصل مرتے مرتے بچ گیا -

بلغراد اور سلم کے مابین ٹیلفون اب تک صحیح و سالم تھا اسکے ذریعه سے سروین کمانڈر نے آسٹرین کمانڈر کو اس واقعه کي اطلاع دي که اسکی گوله باري سے انگریزي قونصل اور انگریزي جائداد پر دست درازي هوئی هے' جو اسوقت نا طرفدار هے - اسکا یه جواب ملا که تمهاري گورمنٹ نے همارے مرانیٹروں پر آتشباري کي تھي اسلیے هم نے بھي آتشباري کي' اور اگر آینده پھر کبھی وہ ایسا کرینگے تو هم بھي پھر یهي کرینگے -

اسي اثناء میں آسٹرین ریورگن بوٹ (دریا کي توپ بردار کشتیاں) دریاے ڈینیوب میں پیرہ دیتي هوئی خاموش قلعوں کے سامنے سے گذریں - وہ گاهے ماهے گولے بھي پھینکتی جاتي تھیں جو کبھی خالی فضاء میں بلند هوتے تھے اور کبھي بلغراد کے مکان پر آکے گرتے تھے -

(مسترکون پر گولے)

۳۰ جولائی کو صبح کے وقت میں فرینکو سروین بینک میں تھا که ایک شارپنل گولا سڑک پر ٹھیک اس کمرہ کي کھڑکی کے آگے آکے پھٹا' جس میں بیٹھا تھا - اس گولے نے کھڑکي کو چور چور کردیا - میں بنک سے روانه هوکے گرینڈ هوٹل کے قریب آرها تھا که میرے بائیں جانب چند گز کے فاصله پر ایک گوله آکے گرا' ایک عمارت منهدم هوگئی اور هم لوگ بالکل گرد پوش هوگئے -

تمام باشندوں نے سارا دن اور رات بھر شراب کے ته خانوں میں بسر کي - گن بوٹ قد میں همارے تارپیڈو کشتیوں کے برابر هوتی هیں' لیکن انکے مصارف بہت هیں - یه ایک هزار میٹر کے فاصله سے خاموش قلعوں پر آتشباري کرتی هیں - سروي اپنے توپخانے لاے تو مگر انہیں استعمال نہیں کیا - یه مسلسل خاموشي سرویوں کے طرف سے غیر معمولی تھي' اور آبادي میں سخت خوف و پریشانی پیدا کر رهی تھي - کیا اسلیے که توپچیوں کی کمی تھي یا سامان جنگ کی ؟ کوئی نہیں کہسکتا - مگر میرے نزدیک دوسری صورت تھی -

اسٹیم رولر کا جمود

روس کو اپني فتوحات کے اعلان میں جو مخصوص قابلیت حاصل هے' وہ جنگ کریمیا کے زمانے سے دنیا کو معلوم هے جبکه انگلستان' روس' اور ترکی کي متحدہ فوجیں کچی مٹي کے تودوں کیطرح روسي قلعوں کو اڑا رهی تھیں' مگر عین اسی وقت سینٹ پیٹرز برگ سے تار دیے جاتے تھے که همارے فوج کے ایک ایک کاسک نے دشمن کے ایک ایک دستے کا خاتمه کردیا -

پس اگر آج همکو سنایا جاتا هے که ایک لاکھ آسٹرین سپاہ مچھلي کیطرح جال میں گرفتار هوگئیں تو یه چنداں تعجب انگیز نہیں' اور همیں معلوم هے که عظیم الشان روس کی فتوحات همیشه کیونکر هوا کرتي هیں' لیکن تعجب هے که پچھلے دنوں فرانس کے میدانوں میں بھی بعض نامه نگاروں نے سلافی اصول روایت کی تقلید کرنی چاهي' اور "۸۰ هزار جرمن لاشوں" کو ایک ایک کرکے شمار کرلیا !

مارا ازیں گیاہ ضعیف ایں گماں نبود !

"پاینیر" کو بھی اس انتہائی دروغ بافی پر غصه آگیا هے اور وہ جھنجھلا کر پوچھتا هے که ۸۰ هزار لاشیں کیونکر شمار کي گئیں' اور ایسی صریح افواهیں کیوں کبھتی هے ؟

ستھہ دن پورے گذر گئے - روس نے آسٹریا کو درهم برهم کردیا' سرویا نے اسکی برٹیاں نوچ لیں - مانٹی نگرو بھي روز سراجیو کے پاس بیان کیا جاتا هے - ایک لاکھ آسٹرین قیدیوں کو روز دو لاکھ مرتبه فیاض روس راشن دے رها هے - تعجب هے که ابتک کوئی فیصله کن نتیجه نه نکلا -

روس ابتک وهی گلیشیا کے گوشوں میں بیان کیا جاتا هے' سرویا اپنے ملک کے ۱۲ میل اندر لڑ رهی هے' مانٹی نیگرو سراجیو تک پہنچتا هي نہیں - جرمنی کے روسی پولینڈ میں بڑھنے کي خبریں آنے لگی هیں مگر روسی افواج کے جرمني کے اندر کاموں کا کچھ پته نہیں چلتا که اب برلن کی طرف پیش قدمي هوگي ؟

لطف یه هے که هندوستان کے انگلو انڈین پریس کے دفتر بھي ان خبروں کو سنتے سنتے پریشان هوجاتے هیں اور اکتا کر کہه اٹھتے هیں که روسي بیانات قابل تسلیم نہیں - پاینیر اور ٹائمز آف انڈیا کے نوٹس آجکل نہایت دلچسپ هوتے هیں -

هم سمجھتے هیں که اگر انگلستان کا پریس بیورا روس کی ایسی خبروں کو بھی قلم احتساب کے حوالے کردیا کرے تو بہتر هے' کیونکه فوجي رازوں کے افشا سے کہیں زیادہ روسي خبروں کے اعلان سے دول متحدہ کے مقاصد کو نقصان پہونچتا هے -

یہی وجہ ہے کہ تمام یورپین قوموں میں فرانس کی آبادی روز بروز گھٹتی جاتی ہے ' اور اس نقصان عظیم کا صرف اوس وقت احساس ہوتا ہے ' جب وطنیت کی راہ میں فرزندان وطن کی قربانی چڑھانیکی ضرورت ہوتی ہے !

سنہ ۱۷۷۰ع میں فرانس کی آبادی پروشیا سے ۱۵۰۰۰۰۰۰ زیادہ تھی ' لیکن اب جرمنی کی آبادی فرانس کی آبادی سے ۲۵۰۰۰۰۰۰ زیادہ ہوگئی ہے - یہ سچ ہے کہ جرمنی کے رقبۂ ملک کی وسعت نے آبادی کے تناسب پر بھی اثر ڈالا ہے ' لیکن اسمیں نسل کی عمدہ افزایش اور ازدواجی زندگی کے قیام کو بھی بہت کچھہ دخل ہے - جو لوگ جرمنی سے نکل کر نو آبادیوں میں یا دوسرے ملکوں میں آباد ہوگئے ہیں ' اونکی تعداد اسکے علاوہ ہے -

دونوں سلطنتوں کے دار الحکومتوں میں بھی آبادی کا یہی تناسب نظر آتا ہے - سنہ ۱۸۷۰ع میں پیرس کی آبادی ۱۷۵۰۰۰۰ تھی - اب ۲۸۴۶۹۸۶ ہے - یعنی ایک ملین سے کچھہ ہی زیادہ اضافہ ہوا ہے - لیکن برخلاف اسکے اوسوقت برلن کی آبادی صرف ڈھائی لاکھہ تھی ' مگر اب دو ملین یعنی ۲۰ لاکھہ تک پہنچ گئی ہے !!

مالی حالت بھی اسی کے قریب قریب ہے - سنہ ۱۸۷۰ع میں فرانس کی آمدنی ۷۵۰۰۰۰۰۰ گنی تھی اب ترقی کے بعد ۱۷۰۰۰۰۰۰۰ گنی ہے - یا یوں کہیے کہ اسمیں دو گنے سے کچھہ ہی زیادہ اضافہ ہوا ہے - لیکن جرمنی کی آمدنی ۲۰۰۰۰۰۰۰ گنی تھی ' اور اب ۱۴۲۰۰۰۰۰۰ سے بھی بہت زیادہ ہے - یعنی بہ نسبت پہلے کے سات گنا بڑھ گئی ہے !

اسیطرح ملک و حکومت اور قومی اور وطنی زندگی کی ہر شاخ میں دونوں کی حالت بالکل مختلف ہے -

(اخلاق و عادات)

دونوں قوموں کے اخلاق و عادات اور طور و طبائع میں بھی سخت اختلاف ہے - فرانسیسی عموماً رومی اقوام کیطرح ذکی الحس ' تند مزاج ' سریع الاشتعال ' اور شدید الانفعال ہوتے ہیں - اور اسمیں شک نہیں کہ اعلی ترین شہری و تمدنی زندگی اور جذبات رقیقہ و لطیفہ کے لحاظ سے وہ تمام اقوام یورپ میں فرد ہیں ' لیکن عقل و جذبہ دو مختلف چیزیں ہیں اور دونوں کے نتائج مختلف ہیں - فرانس بے شبہہ جذبات مشتعلہ کا ایک آتشکدہ اور بھڑکتے ہوے عواطف کا ایک کوہ آتش فشاں ہے ' لیکن سیاست کا دیو صرف عقل کے کوہ همالیہ ہی پر رہتا ہے ' جسکی سطح ہمیشہ برف کے برودت سے سرد رہتی ہے -

فرانسیسی عموماً سیاست سے ناآشنا ہے - جب اوسکے غصہ کی آگ بھڑکتی ہے ' تو خرمن عقل کو دفعۃ جلا کر خاک سیاہ کردیتی ہے ' لیکن سیاست ہمیشہ حزم ' استقلال ' تدبر اور دور اندیشی کے برف زار میں نہایت سکون و اطمینان اور سرد تحمل کیساتھہ زندگی بسر کرنا چاہتی ہے ' اسلیے اوس نے اپنا نشیمن یورپ کے دوسری سلطنتوں کو بنایا ہے - انہی سلطنتوں میں ایک جرمنی بھی ہے جرمن نہایت مستقل ' ثابت قدم ' اور غور و فکر کے عادی ہوتے ہیں - عقل و دور اندیشی اونکے جذبات کو قابو میں رکھتی ہے ' وہ ہر معاملہ پر نہایت غور و فکر کیساتھہ نظر ڈالتے ہیں ' اور اوسپر عمل کرنیکا صحیح راستہ اختیار کرتے ہیں - وہ صرف مظاہرہ اور نمایش کو اپنی زندگی کا مقصد نہیں قرار دیتے ' بلکہ مادی نتائج و عقلی حقائق اونکے پیش نظر ہوتی ہیں - یہی وجہ ہے کہ وہ خاموشی کے ساتھہ ہر حیثیت سے روز افزوں ترقی کرتے چلے گئے ' اور کسیکو اسکی خبر نہ ہوئی - اگر قیصر جرمنی کی شہرت طلبی اونکو نمایاں نکرنا چاہتی ' تو وہ ایسی خاموش عملی زندگی بسر کر رہے تھے کہ دنیا کو کبھی بھی اونکا علم نہوتا !

مکاتبات حربیہ

فرنچ اور جرمن توپخانے

آغاز جنگ سے کسیقدر قبل " مارننگ پوسٹ " کے جنگی نامہ نگار نے جرمن اور فرنچ توپخانوں کا باہم موازنہ کیا تھا - وہ لکھتا ہے کہ " توپخانہ میں سب سے اہم شے میدانی توپخانے ہیں - اس بارہ میں انگریزی توپچیوں کا یہ خیال ہے کہ فرانس کو اپنے حریف پر قطعی اور یقینی فوقیت حاصل ہے - اگرچہ جرمنی نے اپنی پرانی توپوں کیلیے نئی گاڑیوں کا سامان کیا ہے ' مگر تاہم فرنچ توپخانوں کی توپوں کی منجنیقیں ' گاڑیاں اور دیگر ساز و سامان جرمنی کے میدانی توپخانوں کی توپوں سے بہتر ہے -

یہاں تک تو حالت عمدہ ہے ' لیکن جب پرانی میدان کی ہاوٹزروں کا نمبر آتا ہے ' تو اسمیں فرانس جرمنی سے پیچھے نظر آتا ہے ' جو " ہاوٹزر " ایک آتشیں آلہ ہے جو افق کے متوازی گولہ باری کرتا ہے -

جرمن سپاہ میں ہر دستہ فوج کےساتھہ میدانی ہاوٹزر کی تین باٹریاں ہوتی ہیں - اسکے مقابلہ میں فرنچ سپاہ کے پاس محاصرہ کے ہاوٹزر نہیں ہیں - فرانس اسکی کمی کی تلافی کرنا چاہتا تھا - اور یہ تجویز کیا گیا تھا کہ میدانی توپوں کے دہانے پر ایک قسم کی ٹوپی لگادی جاے ' جس سے انکی گولہ باری کی سرعت کم ہو جائیگی -

یہ معلوم ہوا ہے کہ اس تدبیر سے نشانہ کی صحت کے متعلق بعض عمدہ نتائج مرتب ہوے تھے -

مگر اس تجویز پر جو اعتراض ہوتا ہے وہ بالکل واضح اور کھلا ہوا ہے - ہاوٹزر کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اسکے ذریعہ سے بڑے بڑے گولے مثلاً ۴۰ یا ۵۰ پونڈ کے پھینکے جا سکیں - یہ بات فرانس کی ان توپوں کو حاصل نہیں ' کیونکہ وہ صرف معمولی میدان کی توپوں کے گولے پھینکسکتی ہیں -

جسطرح کہ ہمارے (انگلستان) پاس میدان کے لیے باقاعدہ بھاری باٹریاں ہیں اسطرح فرانس کے پاس نہیں ' حالانکہ جرمنی کے پاس اسکا سامان یعنی توپیں وغیرہ ہیں -

بھاری ہاوٹزر کی باٹریاں دونوں سلطنتوں کے پاس ہیں ' لیکن اگر مجموعی حیثیت سے دیکھا جاے تو یہ کہنا پڑتا ہے کہ دونوں سلطنتوں میں انتخاب کی ضرورت نہیں - یہ ظاہر ہے کہ میدانی توپوں کے ساز و سامان کی وجہ سے فرانس کو جو فوقیت حاصل تھی وہ اسلیے منسوخ ہوگئی ہے کہ اسکے پاس بھاری باٹریاں اور میدانی ہاوٹزر نہیں ہیں -

ایسے اسباب موجود ہیں جنکی بناء پر یہ یقین کیا جا سکتا ہے

پرزہ (جسکو انگریزی میں " فائرنگ جي ار " کہتے ھیں) لیور کي گرفت سے آزاد ھو جاتا ھے -

لیور و ایک کمانی پر تھمے ھوے تکلےکی وجہہ سے مقفل رھتا ھے - (اس تکلے کو انگریزي میں اسپرنگ سپور ٹیڈ اسپنڈل کہتے ھیں) اسکا مفاد یہ ھے کہ جب لیور اپني جگہہ سے ھٹے ' تو اس تکلے اور کماني کي وجہہ سے پورے زور کے ساتھہ ھٹے کیونکہ یہ قاعدہ ھے کہ جب ایک شے دبی ھوئی ھوتي ھے ' اور وہ اپني جگہہ سے حرکت کرتي ھے تو زور کے ساتھہ چلتي ھے - کماني اس قوت و سرعت میں مزید اضافہ کرتی ھے -

لیور اور اسکے اورپرزے سرنگ کے پیندے میں جڑے ھوئے ھیں - یہاں ایک پرزہ ھوتا ھے جس پر تصویرمیں حرف " B " بنا ھوا ھے ' اسکو انگریزی میں اسٹاپ یعنے روکنے والا پرزہ کہتے ھیں - جہاز جب سرنگ سے ٹکراتا ھے تو ایک قوس نما پرزہ کی وساطت سے اس تصادم کا اثر اس اسٹاپ پڑتا ھے - یہ پیچھے ھٹتا ھے اور اسوقت سرنگ آتشبار ھوتی ھے - جب تک یہ پیچھے نہیں ھٹتا سرنگ سے ایک شرارہ نہیں نکلسکتا -

آتشبار پرزہ یعنے فائرنگ جی ار مقفل نہیں رھتا - تصویر میں آپ اس حصہ کو دیکھیں جہاں حرف " A " بنا ھے - یہ بھی ایک تکلا ھے اسکو انگریزي میں اسٹرائکر اسپنڈل یعنی مارنے والا تکلا کہتے ھیں - اسکا سرا اندر سے مجوف ھے - اسکے قریب ھی " C " ھے - " C " کا سرا صلیب نما ' خار دار اور باھر کے جانب نکلا ھوا ھے - اسکے ھر کنارے کی شکل ایسی ھے کہ اس " A " کے مجوف سرے آکے بالکل ٹھیک بیٹھہ جاتا ھے - جب یہ صلیب نما خار دار سرا آگے کے جانب نکلتا ھے ' تو اسکے کنارے اس وسیع حصہ میں چلے جاتے ھیں ' جس پر تصویر میں " D " بنی ھوئي ھے - ان کناروں کے ھٹنے سے تکلا " A " آزاد ھوجاتا ھے - ایک کماني اس تکلے کو دباتي ھے اور یہ " ڈیٹرینٹر " کے آگے زور سے اُچھلتا ھے - " ڈیٹونٹر " وہ حصہ ھے جہاں آتشگیر مادہ رھتا ھے " E " کے قریب ایک لچکدار جوڑ ھے - یہ اسلیے ھے کہ پانی کے تموج کا اثر آتشبار مشین پر نہ پڑے -

اطلاع

(۱) ۲۳ ستمبر کے الهلال میں مقالہ افتتاحیہ شائع نہیں ھوسکا لہذا صفحہ ۵ کے بعد صفحہ ۹ پڑھنا چاھیے - امید کہ احباب کرام مزید تفتیش کی تکلیف نہ فرمالینگے -

(۲) جلد پنجم کے تین نمبر یعنی ۱۰ ' ۱۱ اور ۱۲ موجود نہیں ھیں اسلیے دفتر سردست ارسال سے معذور ھے - جن اصحاب کو ان نمبروں کے موصول نہونیکی شکایت ھے وہ تا اشاعت ثاني عدم تعمیل فرمایش کو معاف فرمالینگے -

منیجـــر

یـــوم التغـــابـن !

جنـگ احتسـاب و روایت !

فاقبل بعضهم علی بعض یتلاومون - قالوا یا ویلنا انا کنا طاغین !

هم بغیرکسي ذاتی نظر و نقد کے صرف اس طول طویل سرگذشت کا ترجمہ درج کردینا کافی سمجھتے ھیں ' جو لنڈن ٹائمز کے ھولناک " مراسلۂ امینس " کے متعلق ولایت کی پچھلی ڈاک میں آئي ھے :

به آب رنگ و خال و خط چه حاجت روے زیبا را

اس سرگذشت میں اھل نظرکیلیے بہت سي ضمنی بصیرتیں بھی ھیں اگر چشم تفکر سے کام لیں :

میں ابھي چشم شوق کو الزام حاک دوں
تیري نگاہ شرم سے کیا کچھہ عیاں نہیں ؟

ضمناً اس واقعہ سے انگلستان کے پریس کی جو ڈکٹیٹرانہ و فرمانروایانہ طاقت ظاھر ھوتي ھے وہ سب سے زیادہ قابل غور ھے - ھمیں اس سے کوئی بحث نہیں کہ ٹائمز کے مراسلہ نگار کا بیان صحیح تھا یا غلط ؟ جب اولیاء حکومت نے باقاعدہ اسکی تغلیط کردي ھے تو اُسے غلط ھي تسلیم کرنا چاھیے - لیکن قابل غور امر یہ ھے کہ لنڈن ٹائمز کو تغلیط کے بعد بھي اپنے مراسلے کي صحت پر اصرار رھا ' اور تمام پارلیمنٹ اسکی مقاومت کیلیے اُٹھہ کھڑا ھوا ' تاھم ھنگامۂ زبان و قلم کے سوا اور کوئي کارروائي نہ کی جاسکی !

اصل یہ ھے کہ جن متمدن ممالک میں حریت صحافۃ اپنی ابتدائی ابتلاؤں سے گذر چکي ھے ' وھاں پریس بجاے خود ایک فرماں روایانہ قوت ھے - حکومت اس سے مساویانہ جنگ کرتي ھے مگر اسکی مالک و حکمراں نہیں ھوسکتي -

اسي طرح مسٹر ایف - اي - اسمتھہ کا پوزیشن بھي اس سرگذشت میں خصوصیت کے ساتھہ قابل توجہ ھے - وہ صرف اسی کام کے لیے منتخب کیے گئے ھیں کہ اخبار و مراسلات جنگ کا احتساب کریں - تاھم اس معاملے میں وہ خود مدعی اور ذمہ دار بن گئے ھیں - انھوں نے ترمیم و اضافے کے بعد مراسلے کي اشاعت کو ناقابل اعتراض سمجھا - کیونکہ بقول انکے " سچائي سے بالکل منھہ موڑ لینا بھی مناسب نہیں " !!

پبلک کے نائبین نے اس موقعہ پر پارلیمنٹ میں (باوجود زمانۂ جنگ) جو اظہارات کیے ' انسے اندازہ کیا جاسکتا ھے کہ " آزاد ممالک " کے افکار و طبائع کا کیا حال ھوتا ھے ' اور انکے محسوسات اُن لوگوں سے کس قدر مختلف ھوتے ھیں جو اس عالم سے دور ھیں ؟

بحري سرنگیں

موجودہ جنگ کے تمام عظیم الشان معرکے خشکی پر ہوے ہیں' اسلیے اگر اس جنگ کو مجموعي حیثیت سے بري جنگ کہا جاے تو بیجا نہوگا -

لیکن اگر روے زمین پر ہنگامہ کارزار برپا رہا ہے تو سطح آب کا سکون و قرار بھی قائم نہیں رہا یعني اگر بلجیم' فرانس' گلیشیا' اور مشرقی پروشیا کی سرزمینیں انسان پاش اور قلعہ شکن توپوں کی ہولناک آتشباري' پاني کي طرح بہنے والے انساني خون کے سیلاب' مقتولین کي لاشوں کے بلند انبار' اور دم توڑنے والے مجروحین کی کراہت اور تلملاہٹ سے یکسر اقلیم موت و ہلاکت بني ہیں' تو بحر شمال' بحر بالٹک' اور چیني سمندروں میں بھی جنگي جہازوں کے حملہ و مدافعت' فرار و تعاقب کبھي زیر آب رو پوشی اور کبھي سطح آب پر رو نمائي سے ایک طوفان و تلاطم اوٹھتا رہا ہے -

ان بحري معرکوں میں زیر آب سرنگوں نے نمایاں حصہ لیا ہے -

زیر آب یا بحري سرنگیں کوئي نو ایجاد شے نہیں' مگر انکے مبلغ اتلاف و ہلاکت آفریني کا حقیقي اعتراف گذشتہ چند سالوں هي میں ہوا ہے -

اگر آپ اس اعتراف کا سراغ لگانا چاہتے ہیں تو آپ کو تاریخ حروب میں جنگ روس و جاپان کا باب نکالنا چاہیے - اس جنگ میں جاپانیوں نے جس آلہ سے سب سے زیادہ روسي جہازوں کو غرق کیا تھا وہ یہي بحري سرنگیں تھیں -

ایشیا جسکو یورپ اپنے غرور طاقت کے نشہ میں کمزور اور حقیر سمجھتا تھا جب اسکي نو خیز قوم نے یورپ کي ایک بڑي باجبروت و صولت سلطنت کو اسقدر ذلت آفریں اور شرمناک شکست دي' اور یورپ کو یہ معلوم ہوا کہ اس جنگ کے بحري معرکوں میں زیر آب سرنگوں نے نمایاں دور تمثیل کیا ہے' تو انکے جنگي حلقوں میں بحري سرنگوں کے متعلق دلچسپي کی ایک عام لہر دوڑ گئی' اور ہر سلطنت میں سرگرمي و مستعدي کے ساتھہ تجربے ہونے لگے -

جنگ جاپان و روس سے پہلے بحري سرنگوں کے متعلق کئي امر محتاج ترقي و اصلاح تھے - ان میں اولین نقص تو یہ تھا کہ وہ محفوظ نہ تھیں یعنی جسطرح کہ وہ دشمن کے جہازوں کے لیے سرچشمہ ہلاکت و بربادي تھیں اسیطرح وہ اپنے جہازوں کے لیے بھي خطرناک اور غیر مامون تھیں' اور سرنگوں کے بچھانے کے بعد راستہ دشمن کے جہازوں کے لیے بند ہوجاتا تھا - تو اپنے جہازوں کے لیے بھي کھلا نہیں رہتا تھا - کیونکہ اگر مخالف جہازوں کے لیے سرنگوں پر سے گذرنا موت و ہلاکت کے منہہ میں جانا تھا تو خود اپنے جہازوں کا اسطرف سے نکلنا بھي اپنے ہاتھہ سے اپنے آپ کو گرداب ہلاکت میں ڈالنے سے کم نہ تھا - غرض اسوقت تک وہ مفید تھیں' مگر جسقدر مفید تھیں اسیقدر مضر بھی تھیں - اور گو وہ حصار مدافعت تھیں' مگر اسکے ساتھہ هی سنگ راہ بھي تھیں -

دوسرا نقص یہ تھا اور یہ پہلے نقص سے کم سنگین نہ تھا کہ انکے نشانہ کی صحت قابل اعتماد نہ تھی - وہ جہازوں کو غرق کرتی تھیں' مگر جب کہ سرنگوں کو چلانے والا انہیں چلاتا تھا تو وہ اسوقت اپنے شکار میں کامیابی کے لیے سرنگوں کي صحت اور اپنی مشاقی سے زیادہ بخت و اتفاق کی مساعدت سے توقع رکھتا تھا

ان دونوں نقائص سے شدید تر نقص' جس وجہہ سے اسوقت تک ان سرنگوں کی قدر و قیمت بہت کم سمجھی جاتي تھی یہ تھا کہ انکي تاثیر و کار فرمائي ناتمام تھي - اسوقت تک یہ بالکل ممکن تھا کہ جہاز سرنگوں پر سے گزرے سرنگیں چلائی جائیں' نشانہ بہدف ہو' جہاز زخمي ہو' مگر غرق نہ ہو کیونکہ یہ نقصان اتنا شدید نہیں ہوتا تھا کہ اسکے بعد غرقابي ناگزیر ہو!

جنگ روس و جاپان کے بعد جو تجربے ہوے انکا محور یہي تینوں نقص تھے -

* * *

مشرق اقصی میں جب ان سرنگوں کو اسقدر نمایاں کامیابي ہوئی تو مسرس وکارس نے جنکا مقصد وحید بحري جنگ کے تمام ضروریات کی فراهمي ہے' اس خوفناک و ہلاکت آفریں آلہ پر توجہ مبذول کی' جسکے نہایت دلچسپ اور مفید نتائج نکلے -

بحري سرنگوں کي ساخت میں تین امور سب سے زیادہ اہم تھے :

(۱) سرنگ کا آتشبار حصہ اسطرح بنایا جاے کہ ایک طرف تو گزرنے والے جہاز کی حرکت کا خفیف ترین صدمہ اسکو مشتعل کردے' اور دوسري طرف سرنگوں میں قبل از وقت یا پاني میں اتارتے وقت آگ نہ لگنے پائے -

(۲) جس قدر پانی میں کہ سرنگیں غرق رہیں' اسکا عمق اور متعین اور دائمي ہو یعنی جسقدر عمق پر کہ ہم سرنگ کو رکھنا چاہیں اسیقدر عمق پر وہ برابر قائم رہے -

(۳) اگر ایک سرنگ چلائی جائے تو یہ نہ ہو کہ اسکی وجہ سے اور سرنگیں بھی بلا ضرورت محض اس سرنگ کی وجہ سے مشتعل ہوجائیں کیونکہ اس صورت میں انکا تعدد بیکار ہوجائیگا -

یہ تینوں امور اگرچہ اہم تھے' مگر جسقدر اہم تھے اسیقدر دشوار بھي تھے' لیکن بالآخر تجربات نے اس مشکل کو آسان کردیا' اور مسرس وکارس کي سرنگوں میں یہ تینوں امور ملحوظ رکھے گئے ہیں -

* * *

مسرس وکارس کی سرنگ (دیکھیے تصویر سرنگ) ایک گرد نما مستدیر سرنگ ہوتی ہے' اسمیں ایک لیور ہوتا ہے جو سرنگ کے حلقہ کے باہر نکلا رہتا ہے - جب جہاز سرنگوں سے آکے ٹکراتا ہے' تو یہ لیور اپنی جگہہ سے ایک طرف جھککے جہاز کے نلے (جسکو انگریزی میں ہل کہتے ہیں) کے برابر دوڑتا ہوا آگے بڑھجاتا ہے - لیور کے اس انتقال مکاني سے سرنگ کا آتشبار

میں جوش، طاقت، اور دانائی کے ساتھه معرکه آرائی کررهے هیں"

مسٹر ٹی - پی اوکونر نے چشمدید گواهي دي که ایک مشکل فرض کو مسٹر اسمتھه نے نهایت خوبی سے ادا کیا ہے -

مسٹر پیٹو نے اس امر کی طرف توجه دلائی که جو اخبارات غلط یا دهشت انگیز خبریں شایع کریں انکے بند کرنے کے لیے هوم سکریٹری کو اختیارات ملنا چاهئیں -

مسٹر ولیم نے خبروں کے دبانے کے موجودہ نظام کی مذمت کی اور اسپر زور دیا که گورنمنٹ ذمه دار نامه نگاران جنگ کو محاذ میں جانے دے - اس مشورے کے متعلق هوم سکریٹری نے اعلان کیا ہے که موجودہ حالات میں جبکه هر شے دشمن کے بے خبر رهنے پر موقوف ہے اس پر عمل کرنا ناممکن ہے -

(مسٹر اسمتھه کا بیان)

آخر میں مسٹر اسمتھه دفتر اخبارات کی مدافعت اور یه تسلیم کرنے کے لیے کھڑے هوے که موجودہ نظام مکمل نہیں ہے، اور یه که اسمیں فوراً اهم ترمیمات هونا چاهئیں - انہوں نے بیان کیا که دفتر اخبارات کی رهنمائی کا عهدہ انہوں نے طلب نہیں کیا تھا - اس عهدہ کی وجه سے انہیں اتنے گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے که اس سے پہلے انہیں کبھی اسکا اتفاق نہیں هوا -

انہوں نے کہا که اب تک عهدہ احتساب مثنی رها ہے - (یعنی دو مقام پر خبروںکا احتساب هوتا ہے) یہی واقعه ہے جو تاروں کے ساتھه یقیناً غیر مساوی طرز عمل کا ذمه دار ہے - متعدد دفتروں میں ۸۰ یا ۹۰ تربیت یافته فوجی محتسب هیں - یه توقع کرنا ناممکن ہے که وہ سب کے سب ایک هي نتیجه پر پہنچینگے - اسکے بعد تار دفتر اخبارات کے پاس آتا ہے - اب یه کوشش کی جارهي ہے که عهدہ احتساب کو شامل کرلیا جاے - پریس کے تار جو تمام دوسرے تاروں سے الگ رکھے جائیں گے، ان کے متعلق جو کچھه هوگا وہ لندن کے مرکزی دفتر اخبارات هي میں هوگا - اس مرکزی دفتر میں ۲۰ محتسب هونگے جو دفتر جنگ اور دفتر اخبارات سے نامه و پیام رکھینگے - امید ہے که اسطرح ایک تار کو دو دفعه احتساب کرنے کی ضرورت باقی نہیں رهیگی - "

اسکے بعد انہوں نے کہا :

" دفتر اخبارات میں امیر البحر اور دفتر جنگ کے افسر رهتے هیں، جو همه وقت دفتر جنگ کے سوالات کے جواب دینے کے لیے مستعد رهتے هیں، اور جب کسی بلند پایه جنگی پالیسی کے متعلق بحث هوتی ہے تو براہ راست لارڈ کچنر کی ذاتي راے اور اوسکے اسباب دریافت کرلیتے هیں -

مجھے پبلک کے فوائد کے متعلق امیر البحر یا دفتر جنگ سے کوئی ایسی اهم شے موصول نہیں هوئی جو فوراً میں نے شائع نه کردی هو -

باقی رها ٹائمز کا مضمون، تو وہ اس حیثیت سے دفتر اخبارات میں بھیجا گیا تھا که یه ایک ذمه دار مراسله نگار کا لکھا هوا ہے - میں نے خیال کیا که اگر اسکی ظاهری شکل سے قطع نظر کر لیا جاے تو هر شخص کے لیے یه بحث کرنا مشکل هوگا که واقعات کو صحیح سمجھنے کے بعد بھي میں اگر اس مراسلت کو روک لیتا تو بیجا نه کرتا - اس مراسلت کو خود میں نے جانچا تھا اور بحری یا بری نقل و حرکت کے متعلق جسقدر حوالے اوسمیں تھے، وہ نکال ڈالے تھے -

اس مضمون کي اجازت کے متعلق میں پوري ذمه داري اپنے اوپر لیتا هوں - البته میں اسوقت خیال کرتاهوں که بهتر هوتا، اگر ٹائمز کے ایڈیٹر سے دریافت کرلیا گیا هوتا که گو یه مراسلت قواعد کے موافق ہے، پھر بھي کیا اسکي اشاعت کو دانشمندانه

(اصل مراسله)

افسوس که اس مراسله کی نقل هندوستان میں نہیں آئي ہے جو ٹائمز نے دفتر اخبارات کی کاٹ چھانٹ کے بعد شائع کیا تھا - همنے اس خلاصه میں زیادہ تر اسٹیٹسمین کو پیش نظر رکھا ہے، لیکن انگلشمین نے اس مراسله کا اقتباس نسبتاً زیادہ دیا ہے - هم وہ مقتبسه جملے نقل کردیتے هیں :

" منتشر اور شکسته ٹکڑے! دشمن برابر انکے سروں پر رها! چوتھے ڈویژن یعنی ۲۰ هزار آدمیوں میں سے جسقدر لوگ بچے تھے اس عالم میں وہ جنوب کیطرف چلدیے - همارے نقصانات بهت عظیم الشان هیں - میں نے بهت سي رجمنٹوں کے ٹوٹے پھوٹے ٹکڑے دیکھے هیں - مجھے اس امر کا اعادہ کرنا چاهیے که نه ڈسپلن کی ناکامی ہے اور نه خوف و هراس ہے - هر ایک کا مزاج شیریں ہے اور گھبراهٹ ظاهر نہیں هوتی -

ایک ٹولی ممکن ہے که اسمیں ایک درجن آدمی هوں یا اس سے کم و بیش، اس شخص کی کمان میں آئی جسکو انپر کمان کرنیکا حق تھا - آدمی کوچ کرتے کرتے چور هوگئے هیں، اور بھوک کیوجه سے انکو کمزور هوجانا چاهیے - کیونکه کوئی لمسریت ایسي حالت میں ساتھه نہیں دیسکتا - تاهم وہ سرگرم اور هشاش بشاش هیں اور جب پہنچتے هیں تو سیدھے اصلی افسر کے پاس آتے هیں - اپنے آپکو پیش کرتے هیں، اور اپنے ریجمنٹ کی خبریں دریافت کرتے هیں -

میں دو آدمیوں سے ملا جنہوں نے ایسی هی سرگذشتیں بیان کیں - ایک شخص نے جلدي سے سلام کرکے کہا : "جناب! بري طرح سب ٹکڑے ٹکڑے کردیے گئے" دوسرے نے کہا جناب! مجھے خوف ہے که شدید نقصان هوا" -

بظاهر معلوم هوتا ہے که هر ڈویژن شریک کار رها - بعض بعض ریجمنٹوں کے تمام افسر کام آ گئے - ریجمنٹ ٹکڑے ٹکڑے هوگئے مگر اچھي ڈسپلن اور عمدہ اسپرٹ نے ان ٹکڑوں کو یکجا رکھا "

مراسله نگار اپنے مضمون کو اسپر ختم کرتا ہے :

" خلاصه یه که جرمني کي پہلی کوشش کامیاب هوگئی! همکو اس واقعه کا سامنا کرنا چاهیے که انگریزي فوجی مهم کا خوفناک نقصان هوا ہے، جسے بدقسمتی سے جرمنی کی ضرب کا زیادہ بوجھه برداشت کرنا پڑا ہے - اسے فوراً بهت زیادہ کمک کي ضرورت ہے - درحقیقت انگریزي فوجی مهم نے لازوال عظمت حاصل کی ہے لیکن اسے ضرورت ہے آدمیونکی! آدمیوں! هاں اور مزید آدمیوں کی!

پیرس کا محاصرہ امکان کے میدان سے خارج نہیں کہا جاسکتا - همیں کمک کی ضرورت ہے اور اسیوقت ضرورت ہے - آیا جرمن جنرل اسٹاف کے چیف کے پاس نقصانات کے شمار کے بعد بھي اتنے آدمی بچینگے جو کامیابي کي امید کیساتھه مزید حملے کیلیے کافی هوں؟ اسمیں شک ہے! فوج نے ایک عظیم الشان کوشش اور غیر معمولي سرعت کیساتھه نقل و حرکت کی ہے "

(قیاس کہتا ہے که اس مضمون کے خط کشیدہ سطور دفتر اخبارات کے وہ اضافے هیں، جنکا ذکر ٹائمز نے اپنے جواب میں کیا ہے - کیونکه ربط بیان کے لحاظ سے وہ بالکل ناموزوں اور بے موقع هیں)

(مسٹر اسمتھه کا پرایوٹ خط)

مسٹر اسمتھه کي تقریر کے دوسرے دن ٹائمز نے انکي تقریر پر تنقید کي، کیونکه مسٹر اسمتھه نے اس مراسلے کا پورا مضمون نہیں بیان کیا تھا - ٹائمز کو انہوں نے پروف واپس کیا تھا تو اسکے ساتھه ایک خط بھی بھیجا تھا جسکے سب سے "دانشمندانه" [illegible]

این زمیں را آسمانے دیگرست !

اب هم اصل سرگذشت کي طرف متوجه هوتے هیں جو فی الحقیقت قوۃ احتساب حکومت اور فن روایت و شهادۃ کی ایک تازہ ترین جنگ ہے :

(هولناک مراسله امینس)

۳۰ - اگست کو لنڈن ٹائمز نے اپنے اتوار کے خاص نمبر میں ایک دهشت انگیز مراسله شائع کیا تھا جس پر پارلیمنٹ میں ایک سرگرم مباحثه هوا ' اور اس روش کي تقبیح کي گئي - نیز سرکاری دفتر اخبارات کے افسر اعلی مسٹر ایف - اي - اسمتھ - کے - سي ممبر پارلیمنٹ نے ایک اهم بیان شائع کیا -

ٹائمز نے اس ایڈیشن میں اپنے نامه نگار متعینۂ امینس (فرانس) کے دو طویل تار شائع کیے تھے ' جن میں اس نقطه کی طرف توجه دلائي گئي تھي که " فرانس میں انگریزی فوج عملاً نیست و نابود هوگئي ہے "

اس نامه نگار نے لکھا تھا که " یه ایک غمناک داستان ہے - جو خدا کرتا که مجھے نه لکھني پڑتي - لیکن کیا کیجیے که اب اخفاء کا وقت باقی نہیں رها " آگے چلکے اس نے شکسته فوج کي آوارہ گرد ' متفرق شدہ ' اور شکسته دستوں کے ٹکڑوں " کا تذکرہ کیا تھا ' جن میں سے بعض کے افسر تو " قریباً بالکل هی کام آگئے تھے " اس مضمون کا اثر پڑھنے والوں پر یه پڑا که فرانس میں انگریزي فوج پر نہایت هي سخت مصیبت نازل هوئي ہے - جسکی خبروں کو سرکاری محکمه احتساب نے دبا دیا ہے -

بعد کی کارروائیوں سے معلوم هوا که یه بیان صحیح نه تھا ' چنانچه لارڈ کچنر نے دوسرے دن ایک سرکاري بیان شائع کیا جسمیں نامه نگار کے بیانات کی سلسله وار تردید کی تھي -

(پارلیمنٹ میں بحث)

تاهم ٹائمز کی یه رد شدہ داستان لنڈن اور اسکے مضافات میں وسیع پیمانه پر پھیل گئی - ایک سخت هیجان و اضطراب عام پیدا هوگیا - زن و مرد کے جذبات کو انگریزي فوج کي مصیبت کے منظر سے سخت تکلیف هوئي - اخبارات کے دفتروں میں اس هولناک خبر کی تصدیق و ترمیم کے متعلق ٹیلیفون کے ذریعه مضطربانه استفسارات هونے لگے - بالاخر پارلیمنٹ میں یه مسئله ایک اهم موضوع هوگیا اور " اسپیکر " کے کرسی پر بیٹھنے سے پہلے هی یه موضوع پیش کیا گیا - سب سے پہلے وزیر اعظم کھڑے هوے اور انھوں نے کہا که اس بیان کی ذرا بھی تصدیق نہیں هوئی ہے - انھوں نے متاسفانه کہا که " اس بلند پایه وطن پرستانه خاموشي کی تعریف نہیں هوسکتي جو انگریزی پریس نے دوران جنگ میں اختیار کي ہے ' مگر افسوس که ٹائمز کا یه مضمون ایک تاسف انگیز استثناء ہے " انھوں نے اس امر کي طرف بھی اشارہ کیا که " اگر ایسی حرکت پھر هوئی تو عجب نہیں که دار العوام (هاوس آف کامنز) سے درخواست کرنی پڑے که وہ اسکے انسداد کیلیے اولی سخت قانون وضع کرے "

دار الامراء (هاؤس آف لارڈز) میں لارڈ چانسلر نے بھی اسی قسم کے ملاحظات کیے - انھوں نے کہا که " میں اس خیال سے اتفاق کرتا هوں که اگر اس قسم کے واقعات زیادہ پیش آے تو انکے انسداد کیلیے پارلیمنٹ سے مستثنٰی اختیارات کے حصول کیلیے لینا پڑیگا "

مسٹر ایف - اي - اسمتھ
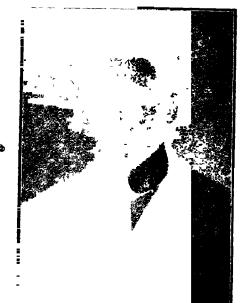
اسکے بعد سے حکومت نے حتی الامکان تفصیل وار مکمل شکل میں اطلاعات بہم پہنچانے کي تدبیر کي ہے - یعني آیندہ روزانه حوادث جنگ کے حالات بیان کیے جائینگے ' جو میدان جنگ سے براہ راست آئي هوئی اطلاعات پر مبني هونگے ' اور جن سے پبلک کي جائز خواهش اطلاع کی تشفي اچھي طرح هوسکیگی -

(الآن حصحص الحق !)

اسی اثناء میں ٹائمز نے اپنے همرشته اخبار " ایوننگ نیوز " میں یه کیفیت شایع کرالی !

" جو مراسله ٹائمز کے دفتر میں هفته کي شام کو موصول هوا تھا ' وہ ایک قابل اعتماد اور تجربه کار مراسله نگار کے قلم کا لکھا هوا ہے ' جو دنیا کے بہت سے حصوں میں معرکه آرا رهچکا ہے ' اور اسلیے اسکے متعلق ذرا بھی امید نہیں که افواهوں کے فریب میں آجائیگا - چونکه ٹائمز کے قلم تحریر (ایڈیٹوریل اسٹاف) نے لازمي طور پر سنجیدگی کے ساتھ اسے قابل غور سمجھا ' اسلیے دفتر اخبارات کی هدایت کے بموجب اسے دفتر اخبارات کے پاس بھیجدیا - اس نے اس مراسله کو واپس کرنے سے قبل تین گھنٹے تک اپنے پاس رکھا - جب وہ ٹائمز کے دفتر میں واپس آیا ہے تو اسکي حالت متغیر هوچکی تھی - اسمیں سے وہ چند فقرے نکال دیے گئے تھے ' جن میں همارے مراسله نگار نے اپنے راستوں کا ذکر کیا تھا - تاهم افسر اعلی نے چند فقروں کا رونق کلام کیلیے اضافه بھی کردیا تھا - نیز اسکے ساتھ یه اطلاع بھی دی تھی که اس نئی شکل میں مراسله کی اشاعت دفتر کو منظور ہے - ان حالات میں ٹائمز کے قلم تحریر نے (جو دفتر اخبارات کے فیصله پر حیرت زدہ اور اشاعت کے لیے انتظامی حیثیت سے غیر مستعد تھا) یه نتیجه نکالا که حکومت خود هی چاهتی ہے که یه مراسله شائع هوجاے - اسلیے اس نے بے دریغ شائع کردیا "

(دارالعوام میں دوسرا مباحثه)

اس تصریح کا یه اثر هوا که دارالعوام میں یه موضوع پھر تازہ هوگیا - سر اے - ایچ مارکھم نے اس موقع کو دفتر اخبارات اور مسٹر اسمتھ پر اعتراض کرنے کا ایک فرصت بنا لیا - انھوں نے کہا :

" دفتر اخبارات پر بہت بڑي جواب دهی عائد هوتی ہے ' جو صحیح اطلاعات کو دبا کے اور سچی خبروں کو چھپا کے نئے رنگروٹوں کے داخلے کو نقصان پہنچا رها ہے - کیونکه پبلک کو اس حالت کي سنگینی کا کوئی تخیل نہیں ہے جو اب میدان جنگ میں پیدا هوگئي ہے - ملک کو ایک بڑے سپاهی کی حیثیت سے ارل کچنر پر کامل اعتماد ہے - مگر انکو پارلیمنٹري نظام جمهوریت سے تعلق نہیں رها ہے ' اسلیے وہ چاهتے هیں که تمام خبریں پبلک سے پوشیدہ رکھي جائیں - انکا یه خیال قوم کي اس راے کے موافق نہیں ہے که جو کچھ هو رها ہے اسکی اطلاع قوم کو ملني چاهیے "

آخر میں سر مارکھم نے پھر اسپر زور دیا که مجلس وزارت کے کسی عضو کے انتظام میں دفتر اخبارات و اطلاعات جنگ دیدیا جاے - اقلاً تین تربیت یافته صحافی (جرنلسٹ) اس کمیٹی میں شامل هوں ' اور لارڈ رابرٹس اور لارڈ چارلس بیریس فورڈ سے درخواست کي جاے که وہ اس کمیٹي میں کام کریں -

مسٹر ایچ لاسن نے دفتر اخبارات کے افسر اعلی پر اس حمله کو بہت غیر مناسب اور نہایت غلط معلومات پر مبني خیال کیا - انھوں نے کہا که " مسٹر ایف - اي اسمتھ مشکلات اور عوائق کے مقابلے

[اشتہار بقیہ صفحہ تیسرے کا]

ہائی کلاس فانسی - لیڈیز . جنٹس
رسٹ واچ - اصلی قیمت دس روپیہ رعایتی
تین روپیہ چودہ آنہ

سلور کیس - ۳ روپیہ چودہ آنہ -
اسے اچھی چیز - چھہ روپیہ -
نیکل سلور کیس - انامسل ڈائل -
ایک چمڑے کی اسکراپ مفت دیجاتی
ہے -

بی - اس - ننڈی - اینڈ کمپنی نمبر ۱-۳۹ - دھرمتلہ اسٹریٹ

ہنــــدوستـانـي دوا خـنـہ دہلی

— * —

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدہا دوائیں (جو مثال خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسي کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالی شان کار و بار، صفائی، ستھرا پن، ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :

ام- ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت

(خط کا پتـہ)

منیجر ہندوستانی دوا خانہ دہلی

تـرجمـــہ تفسیر کبیر اردو

——:o:——

حضرت امام فخر الدین رازي رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر جس درجہ کي کتاب ہے، اسکا اندازہ ارباب فن هي خوب کرسکتے ہیں اگر آج یہ تفسیر موجود نہ ہوتے تو صدہا مباحث و مطالب علیہ تھے جو ہمارے معلومات سے بالکل مفقود ہوجاتے -

پچھلے دنوں ایک فیاض صاحب درد مسلمان نے صرف کثیر کرکے اسکا اردو ترجمہ کرایا تھا، ترجمے کے متعلق ایڈیٹر الہلال کی راے ہے کہ وہ نہایت سلیس و سہل اور خوش اسلوب ومربوط ترجمہ ہے "

لکھائی اور چھپائی بھي بہترین درجہ کی ہے - جلد اول کے کچھہ نسخے دفتر الہلال میں بغرض فروخت موجود ہیں پہلے قیمت ۴ روپیہ تھی اب بغرض نفع عام - ایک روپیہ ۸ - آنہ کردي گئی ہے -

درخواستیں : منیجر الہلال - کلکتہ کے نام ہوں -

حرمین شریفین کی زیارت

— * —

مولانا الحاج خان بہادر محمد عبد الرحیم صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ سروے آف انڈیا -

یہ سفرنامہ یورپ کے اعلي درجہ کے سفرناموں کے مطابق نہایت عمدہ کاغذ پر صحت اور صفائي کے ساتھہ خوشخط طبع ہوا ہے ممالک اسلامیہ مثلاً عرب، شام، فلسطین، مصر، عراق وسط عرب و نا معلوم عرب کے دلچسپ اور ضروري حالات نہایت خوش اسلوبی سے سلیس و بامحاورہ اردو میں قلمبند کردیے ہیں - فاضل مصنف کي دوران سفر میں اعلی سے اعلی ترکي افسروں سے ملاقات ہوئی اور ان جانبازوں نے اسلامي ممالک کے نہایت دلچسپ حالات فراہم کرنے میں مصنف کي دلي تائید کی، کتاب کی کل صفحات تخمیناً آٹھہ سو ہیں اور پھر بیس ہاف ٹون عکسي تصاویر مقامات مقدس کے بھی ملحق ہیں - قیمت صرف تین روپیہ -

المشتہـــــر

عبد الرحمن بکسیلر و پبلشر شوکت اسلام پریس کنٹونمنٹ بنگلور

بیـوٹیـز اف اسلام

اسلام کي خوبیوں پر دیگر مذاہب کے احباب کي گرانقدر رائیوں کا مجموعہ -

ہر شیدائي اسلام کو اسکا ایک نسخہ ضرور رکھنا چاہیے -

سنہري جلد - عمدہ چھپائي - قیمت صرف ۸ آنہ -

المشـــتہر:— نور لائبریري - ۱/۱۲ سیرانگ لین - کـلـکـتـہ

خـالص اسـلامی تـرکی ٹوپی - سـاخت قسطنـطنیـہ و مصـر

———

ترکی ٹوپي - ہر قسم کي ملائم و چمکیلی استرہ دار، ہر رنگ و ہر سائز کي مبلغ ایک روپیہ سے تین روپیہ تک کي قیمت کا موجود ہے،

کلپاک - انور پاشا ٹوپي - خاکي سبز کاہی و سیاہ رنگ کی قیمت ۴ روپیہ و تین روپیہ آٹھہ آنہ -

خـادم قوم - ایس - ایف - چشتي اینڈ کمپني - دہلی
سول ایجینٹ براے ہندوستان
فبریقہ ہرکہ - ہمایونی - معمولاتی قسطنطنیہ فبریقہ نیشنل
ایجپشین - ڈي تاربوش - قاہرہ مصر

ٹائمز نے مسٹر اسمتھہ کے پرائیوٹ خط کا چھاپنا خلاف متانت و سنجیدگی سمجھا ‘ لیکن " ڈیلی میل " نے اسکا کچھہ خیال نہ کیا اور خط کو بجنسہ چھاپدیا ‘ جو یہ ہے :

" همیں افسوس ہے کہ همنے آپ کے مراسلہ نگار کے مضمون کو بجنسہ شائع کرنیکی اجازت نہ دی ‘ مگر همارے لیے یہ امر قابل لحاظ تھا کہ فوج کی موجودہ حالت کو پبلک کے سامنے لانا بالکل غیر مناسب ہے - اس مراسلے میں آپ جسقدر ترمیم و تنسیخ پاتے هیں ‘ وہ اس سے بہت هی کم ہے جسکی دفتر جنگ نے همیں اجازت دی ہے - لیکن همارے خیال میں سچائی سے بالکلیہ منهہ موڑ لینا بھی مناسب نہیں "

مسٹر اسمتھہ نے یہ بھی لکھا تھا :

" انگلینڈ کو چاهیے کہ وہ موجودہ حالت کو محسوس کرے اور فوراً محسوس کرے - اسکو کمک پر کمک بھیجنا چاہیے - کیا یہ بہتر ہے کہ دلیر فوج صرف دشمن کی زیادتی تعداد سے شکست کھا جاے ؟ اور یہاں کے باشندے گھروں میں بیٹھے ہوے " گولف " اور " کریکٹ " کھیلا کریں ؟ همیں سپاهیوں کی ضرورت ہے اور فوراً ضرورت ہے "

(دفتر اخبارات کا اعلان)

ٹائمز کے مضمون کے شائع ہونے پر دفتر اخبارات نے حسب ذیل اعلان شائع کیا :

دفتر اخبارات سرکاری طور پر فوج کی لڑائیوں کی حالت بیان کرتا ہے - یہ اعلان جو نہایت هی هوشیاری اور صحت کے ساتھہ لکھا گیا ہے موجودہ حالت کی پوری تصویر کھینچتا ہے - دفتر نے مناسب نہیں سمجھا کہ جنگی مراسلہ نگاروں کے بیان کو چھپنے دے ‘ تا وقتیکہ ان مراسلات سے فوج کے قیام اور دوسری جنگی کارروائیوں پر روشنی نہ پڑتی هو - خبریں نہایت هوشیاری کے ساتھہ چھاپی جائیں کیونکہ مراسلہ نگار مقام جنگ پر موجود نہیں رهتے ‘ اور انکو خبریں دوسروں سے ملتی هیں جنکو خود بھی پوری واقفیت نہیں هوتی " -

(لارڈ کچنر کی رپورٹ)

لارڈ کچنر نے فوج کے حالات حسب ذیل الفاظ میں بیان کیے :

" اگرچہ سر جان فرنچ کا کوئی رسمی مراسلہ چند دنوں سے نہیں آیا ہے ‘ تاهم انگریزی فوج کی کارروائیوں کا پتہ لگتا ہے "

لڑائی ۴ دن تک (۲۳ سے ۲۶ تک) جاری رهی - اس اثنا میں انگریزی فوج فرانسیسی فوج کے ساتھہ ملکے جرمن کو پیشقدمی سے روکتی رهی - گو اس اثناء میں متعدد افواج کو عقب کے دفاعی خط پر چلا آنا پڑا - یکشنبہ کو " مونس " میں جنگ شروع هوئی - جرمنوں نے پر زور حملے کیے ‘ لیکن همیشہ پسپا کردیے گئے - دوشنبہ (۲۴ - اگست) کو ایک کثیر فوج نے یہ ارادہ کیا کہ انگریزی فوج کو پیچھے هٹنے نہ دے اور " موبیوژ " کے قلعہ میں داخل هونے پر مجبور کردے - لیکن انگریزی فوج کے استقلال نے جرمن کو اس ارادہ میں کامیاب هونے نہ دیا - انگریزی فوج ۲۵ کو بھی پیچھے هٹتی رهی - اگرچہ جنگ جاری تھی اور اس روز کیمبرے اور لیکیٹو کے خط پر آ پہونچی - ارادہ تھا کہ ۲۶ کی صبح کو پھر واپسی کا حکم دیا جاے - مگر جرمن کے ۵ دستوں نے اسپر حملہ کیا - یہ ۵ دستے اسقدر نزدیک تھے ‘ اور حملہ اس قدر خونریز تھا کہ شام تک واپس جانے کا موقع نہ ملسکا - اس دن (۲۶ - اگست) کی جنگ نہایت هی سخت اور هولناک تھی - هماری فوج دلیرانہ مدافعت کرتی رهی - اگرچہ فوج تعداد میں

آخر کار هماری فوج خوش ترتیبی کے ساتھہ دشمن سے بچ نکلی - گو کثیر نقصانات کا متحمل هونا پڑا - توپ کے نہایت سخت حملے کا سامنا هوا - دشمن بجز ان توپوں کے جنکے گھوڑے مرگئے تھے ‘ کسی اور توپ پر قابض نہوسکے - سر جان فرنچ کا تخمینہ ہے کہ ۲۳ - اگست سے ۲۶ - اگست تک همارے نقصانات ۵۰۰۰ اور ۶۰۰۰ کے درمیان هیں ‘ اور دشمن کے نقصانات همارے نقصانات سے کہیں زیادہ هیں -

" مثلاً سر جان فرنچ کہتے هیں کہ ۲۶ کو " لینڈ ریسس " میں جرمنی پیدل فوج اس قدر باهم ملی هوئی کوچ کررهی تھی کہ جب شہر میں داخل هوئے تو سڑک پر مطلق جگہہ باقی نہیں رهی - شہر کے دوسرے جانب سے هماری توپ خانوں نے ان پر گولہ باری شروع کردی ‘ جس کی وجہ سے اس فوج کا اگلا حصہ بالکل تباہ هوگیا - صرف سڑک هی پر ۸۰۰ یا ۹۰۰ جرمن مقتول و مجروح پڑے تھے - دوسری جگہہ جرمن مستحفظ سواروں کا دستہ ‘ هماری بارهویں پیادہ فوج پر حملہ آور هوا - لیکن بے ترتیبی کے ساتھہ پسپا کردیا گیا - یہ چند مثالیں تھیں ورنہ اسی طرح تمام خطوط پر هماری فوج نے نام پیدا کیا ہے ‘ اور جرمن نے اپنے اقدام کو بہت گراں قیمت پر خریدا ہے " -

" ۲۶ کے بعد سے انگریزی فوج کو پھر ستایا نہیں گیا - صرف سواروں سے ایک خفیف مقابلہ هوا - انگریزی فوج نے اس اثنا میں اپنے کو پھر جنگ کے لیے طیار کرلیا ہے اور کمک بھی نقصانات سے دو چند پہونچ گئی ہے - توپیں بدل دی گئی هیں ‘ اور اب فوج اسی همت اور استقلال سے نبرد آزما هونے کے لیے طیار ہے " -

" آج کی خبر پھر حسب دلخواہ ہے - انگریزی سپاہ کو آج لڑنیکا موقع نہیں ملا ‘ مگر فرانسیسی فوج نے دشمن کے اقدام کو میمنہ اور میسرہ پر روکدیا - سر جان فرنچ کی رپورٹ ہے کہ ۲۸ کو هماری پانچویں سوار فوج نے جرمن سوار کا مقابلہ کیا - اور بارهویں لینسرس (نیزہ بار) اور " رائل اسکوٹس " نے دشمن کو بھگا دیا - مگر یہ یاد رکھنا چاهیے کہ فرانس کی لڑائیاں کتنی هی بڑی کیوں نہوں مگر فوج کے صرف ایک هی بازو کی لڑائی هیں - همارے جنگی مقامات ایسے هیں کہ ایک فیصلہ کن جنگ میں جرمنی کا خاتمہ هوجائیگا - اگر انگریزی اور فرانسیسی افواج جو جرمن کی بہترین فوج سے مقابل هیں ‘ صرف دفاع هی کرتی رهیگی تو بھی اسکا نتیجہ صرف ایک هی هوگا - " (یعنی جرمنی کی بالاخر ناکامی)

(ملاحظات)

(۱) اصل مراسلے میں جن لڑائیوں کے متعلق مسٹر اسمتھہ کے الفاظ میں " مبالغہ آمیز " اور سرکاری اعلان کی زبان میں " سر تاپا غلط " حالات بیان کیے گئے تھے ‘ اور پھر جنکی نسبت لارڈ کچنر کے مندرجۂ صدر اعلان شائع کیا ‘ وہ وهی عظیم الشان معرکے هیں جو متعدد افواج اور جرمن افواج میں " مونس " سے شروع هوکر " کیمبرے " تک هوے ‘ اور جنکے بعد جرمن سیلاب بلجیم سے فرانسیسی حدود میں آگیا - ۲۳ سے ۲۶ تک یہ معرکہ جاری رہا تھا -

(۲) لارڈ کچنر کی یہ رپورٹ روزانہ تاروں میں هم تک نہیں بھیجی گئی - اور اب میل میں آئی ہے - جو بیانات اسوقت یہاں شائع هوے تھے ‘ ان سے یہ پھر بھی کسیقدر زیادہ واضح اور معترف ہے :

(۳) ٹائمز کے بیان سے ظاهر هوتا ہے کہ اسنے خود بھی اس مراسلے کی اشاعت خلاف مصلحت سمجھی تھی ‘ مگر مسٹر اسمتھہ کو یہ غلط فہمی هوگئی کہ اصلی ضرورت کمک کی ہے - اس مراسلے کی اشاعت سے پبلک کو فوج میں داخل هونیکی تحریک هوگی - اگر یہ صورت نہوگئی هوتی تو وہ اجازت نہ دیتے اور یہ تحریر بھی شائع نہوتی -

مفت　　　مفت　　　مفت

ایک عجیب غریب موقعہ

اصلي چیزیں ـ کم قیمت ـ نایاب ـ کمیاب

۳۱ اکتوبر تک

نئے قسم کا رسٹ واچ

(گارنٹي ۲ سال)

نہایت خوبصورت - نکل سلور کیس - مضبوط کیلس چال وقت ٹھیک دینے والي - چہرہ والیتي نہایت ملائم - قیمت اصلی ۱۲ روپیہ -

رعایتی قیمت ۴ روپیہ ۱۴ آنہ اوکسیڈ ایزڈ اسٹیل کیس - ۵ روپیہ ۴ - آنہ -

سلور کیس ۲ روپیہ عمدہ سلور کیس ۹ روپیہ ۸ آنہ سنہرا کیس ۵ روپیہ ۴ آنہ -

---

۱۴ کیرٹ لیٹنگ واچ

(گارنٹي ۵ سال)

جولڈ انجن ٹرنڈ کیس - دیکھنے میں بہت خوبصورت ٹھیک سونے کا معلوم ہوتا ہے -

اصلي قیمت ۴۰ روپیہ رعایتي قیمت ۷ روپیہ

---

۱۴ کیرٹ رولڈ گولڈز ریفا لیور واچ -

(گارنٹي ۵ سال)

دیکھنے میں قیمتی گھڑیوں کے مشابہ ہے - نہایت اچھي قابل تعریف -

قیمت اصلي ۱۵ روپیہ رعایتي قیمت ۷ روپیہ چار آنہ

موٹر ریگوایڈ لیور واچ -

(گارنٹي ۵ سال)

ہر شخص کے لائق لیور کھلا ڈھکنا - مضبوط کیلس چال ڈائل منقش درمیانہ سائز - نہایت عمدہ اور ٹھیک وقت دینے والا -

اصلی قیمت ۱۰ روپیہ رعایتی ۳ روپیہ ۴ آنہ

سنتوش ہینٹنگ واچ -

(گارنٹي ۲ سال)

نکل ہنٹنگ سائز ۱۶ - سادہ ڈائل - کفایت اور اچھا وقت دینے والا - موٹی سوئیاں - ہزاروں گھڑیاں سال میں فروخت ہوتی ہیں -

اصلی قیمت ۱۲ روپیہ رعایتی قیمت ۵ روپیہ ۴ آنہ -

سنٹر سکنڈ واچ اسٹرپ واچ

کیلس عمدہ قسم کا ۵ روپیہ چار آنہ -

گارنٹي پانچ سال

خاصکر ڈاکٹروں اور دائیوں کیلیے یہ گھڑي ایک سکنڈ کے حصہ کو بھي اچھي طرح سے بتلاتا ہے - کھلا ڈھکنا - چال عمدہ - دیکھنے میں خوبصورت قیمت اصل ۷ روپیہ - رعایتی قیمت ۳ روپیہ ۱۲ آنہ -

---

مي انڈیا واچ .

گارنٹي پانچ سال

بالکل نئے فیشن کا سلنڈر واچ کھلا ڈھکنا کي دس فانسي سکنڈ ہنڈ سوئي کے شامل - نہایت سچا وقت دینے والي - قیمت اصل دس روپیہ رعایتي ۳ روپیہ چودہ آنہ -

فینسی ڈائل ۴ روپیہ آٹھ آنہ -

امریکن لیور اسٹنڈرڈ واچ

۱۲ گھڑی کور واچ

گارنٹي چھ سال

کم قیمت میں سب سے اچھا لیور واچ استعمال کے قابل یہ گھڑی پانچ سو روپیہ کے ساتھ اچھي طرح مقابلہ کرسکتی ہے - کیلس دیکھنے میں نہایت خوبصورت -

قیمت اصلی ۲۰ روپیہ رعایتی قیمت ۹ روپیہ آٹھ آنہ -

لیڈي گولڈ واچ

گارنٹي پانچ سال

لیڈي اور جنٹلمین کے قابل - چھوٹے شکل کا دیکھنے میں خوبصورت سچا وقت دینے والي بالکل نئے فیشن کا کیس -

قیمت اصلي ۲۵ روپیہ رعایتي قیمت ۱۴ روپیہ آٹھ آنہ - جسمیں جنٹس سائز - ۲۸ روپیہ

تاریخ ہندوستان

آثار مطبوعات قدیمۂ ہند

ترجمہ فارسی " ہسٹری آف انڈیا " مصنفہ مسٹر جان مارشمن
مطبوعۂ قدیم کلکتہ سنہ ۱۸۵۹

(۱) ہندوستان کے تاریخوں کے لکھنے میں جن انگریز مصنفین نے جانکاہ محنتیں کی ہیں ان میں مسٹر سي - جان مارشمن (C. Jahan Marshman.) کا نام خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے - اسکا نہایت سلیس و فصیح فارسی ترجمہ لارڈ کیننگ کے زمانے میں مولوي عبد الرحیم گورکھپوري نے کیا تھا ' اور بحکم لارڈ مذکور پرنس بہرام شاہ نبیرۂ سلطان ٹیپو مرحوم و مغفور نے نہایت اہتمام و تکلف سے طبع کرایا تھا - کچھہ نسخے فروخت ہوے اور کچھہ گورنمنٹ نے لے لیے اور عام طور پر اشاعت اسکي نہ ہوئي - . . . .

اس کتاب کي ایک بڑي خوبي اسکي خاص طرح کي چھپائي بھي ہے - یعنے چھپي تو ہے ٹائپ میں لیکن ٹائپ برخلاف عام ٹائپ کے بالکل نستعلیق خط کا ہے - بہتر سے بہتر نمونہ اگر نستعلیق ٹائپ کا ابتک کوئي ہے تو یہی ہے - کاغذ بھي نہایت اعلی درجہ کا لگا یا گیا ہے - علاوہ مقدمہ و فہرست کے اصلي کتاب ۴۰۴ صفحوں میں ختم ہوئي ہے -

قیمت مجلد ۳ - روپیہ - ۸ آنہ - غیر مجلد ۳ - روپیہ -
تمام درخواستیں : " منیجر الہلال کلکتہ " کے نام آئیں -

شہبال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا ہے - ادبي - سیاسي - علمي اور سائنٹفک مضامین سے بھرا ہے - گرافک کے مقابلہ کا ہے - ہر صفحہ میں تین چار تصاویر ہوتے ہیں - عمدہ آرٹ کاغذ نفیس چھپائي اور بہترین ٹائپ کا نمونہ - اگر ترکونکے انقلاب کی زندہ تصویر دیکھني منظور ہو تو شہبال ضرور منگائیے - ملنے کا پتہ :

پوسٹ آفس فرع بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۲

Constantinople - استامبول

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو بنگلہ گجراتي اور مرہٹي ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ہیں تو ایجنسي کي درخواست بھیجیے -

منیجر

Tel. Address:—"Alhilal," Calcutta.
Telephone No. 648.

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

مقام اشاعت
۱۴ - مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

سالانہ - ۱۲ - روپیہ
ششماہی - ۶ - ۱۲ - آنہ

نمبر - ۲۰
کلکتہ : چہار شنبہ - ۲۹ ذوالحجہ ۱۳۳۲ ہجری
: : Calcutta : Wednesday, November 18, 1914.
جلد ٥

فاتح افواج کا داخلہ

ممالک مفتوحہ میں

بہ تقریب ورود افواج المانیہ در لوویَن و برو سلز و انٹورپ

(۳)

(بقیہ فتح مکہ)

امن و امان کے بعد صرف ایک شخص قتل کیا گیا چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ھیں :

جاء رجل فقال ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ فقال اقتلہ (۱)	ایک شخص نے آنحضرت کو خبر کي که ابن خطل خانہ کعبہ کے پردوں کو تھام کر کھڑا ہے ' آپ نے فرمایا اسکو قتل کردو !

لیکن اھل سیر نے چند اشخاص کے نام اور بتائے ھیں ' ابو داؤد میں دو روایتیں ھیں جنسے اھل سیر کے بیان کي تائید ھوتي ہے ' لیکن ان میں ایک روایت کے متعلق خود ابو داؤد نے لکھدیا ہے کہ یہ میرے حسب دلخواہ نہیں ہے (۲)

مجموعی طور پر ان سادہ واقعات سے حسب ذیل نتائج مستنبط ھوتے ھیں :

(۱) آنحضرت کا معمول تھا کہ رات کو کسي قوم پر حملہ نہیں کرتے تھے ' اس لیے خیبر میں رات کو اسلامي فوجوں کا داخلہ نہیں ھوا - حالانکہ عموماً تمام فوجیں شبخون کے لیے موقع تلاش کرتي رھتي ھیں -

(۳) صحابہ نے خیبر میں غارتگري کي لیکن آپ کو خبر ھوئي تو آپ نے نہایت سختي کے ساتھ تنبیہ فرمائي اور متعدد چیزوں کو حرام کردیا -

(۴) یہود خیبر کے ساتھ نہایت نرم شرائط پر انھیں کي خواھش کے مطابق معاھدہ صلح کیا گیا ' اور اس عدل و انصاف کے ساتھ اس کي پابندي کي گئي کہ خود ان لوگوں نے اسکا مداحانہ اعتراف کیا - حالانکہ اب عموماً محاصرے کے ذریعہ سے صلح پر مجبور کیا جاتا ہے ' اور اس مجبورانہ صلح کا انعقاد ھمیشہ فاتح کي خواھش کے مطابق ھوتا ہے -

(٥) آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کي زبان سے " خربت خیبر " کا جو فقرہ نکل گیا تھا ' وہ محض فاتحانہ جوش کا اظہار تھا ' ورنہ اس سے یہ مقصود نہ تھا کہ خیبر در حقیقت برباد ھوگیا -

(۶) قریش کو فتح مکہ کي تیاري کي خبر دینے پر آنحضرت نے حاطب ابن بلتعہ کو بالکل معاف کردیا ' حالانکہ موجودہ قوانین جنگ کي رو سے ایسے شخص کو گولي ماردي جاتي ہے -

(۷) سعد بن عبادہ نے فخریہ یا طنزاً ابو سفیان کو خانہ کعبہ کی بے حرمتي کي دھمکي دي ' تو آنحضرت نے اوسکي تردید فرمائي -

(۸) فتح مکہ میں آنحضرت نے امان عام دیدي اور اوس امان سے تمام سرداران قریش نے فائدہ اوٹھایا - حالانکہ یہی لوگ اسلام کے اصلي دشمن تھے -

(۹) مکہ میں صحابہ نے کسي چیز کو نہیں لوٹا -

(۱۰) امان کے بعد صرف ایک شخص قتل کیا گیا جو واجب القصاص تھا ' بقیہ اشخاص کے قتل کي روایت مشتبہ ہے -

دنیا کي قدیم و جدید تاریخ آپ کے سامنے ہے ' آپ اسلامي فوج کے ساتھ اگر اونکے داخلہ کا موازنہ کرینگے تو معلوم ھوگا کہ دنیا کي پوري تاریخ اس قسم کے فیاضانہ داخلہ کي نظیر نہیں پیش کر سکتي -

(عہد صحابہ اور فتوحات اسلامیہ)

عہد صحابہ میں بھي آنحضرت کے فاتحانہ طرز عمل کی تمام خصوصیات قائم رھیں ' اور مفتوحہ ممالک کے ساتھ نہایت فیاضانہ مراعات کي گئیں - فتوحات کے لحاظ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانۂ خلافت نہایت ممتاز ہے - عرب و افریقہ کے تمام زرخیز و شاداب ممالک اسي زمانے میں فتح کئے گئے - لیکن فتوحات کے اس عظیم الشان سیلاب نے کسي قوم کي مادي اور روحاني یادگاروں کو خفیف سي ٹھوکر بھي نہیں لگائي -

(مدائن کا داخلہ)

فاتح فوج کا عام قاعدہ ہے کہ جب نہایت جد و جہد کے ساتھ کسي شہر میں داخل ھوتي ہے ' اور با ایں ھمہ جانبازي مال غنیمت سے بہرہ اندوز نہیں ھوتي ' تو ناکامی کا غصہ اوسکو نہایت [illegible] کردیتا ہے

• كتاب مرقوم يشهده المقربون" (۸۳ : ۱۸)
• في ذالك فليتنافس المتنافسون ! " [۸۳ : ۲۳]

السحر الحلال في مجلدات الهلال

گاه گاہے بازخوان این دفتر پارینہ را
تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را

(۱) " الہلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیۃ اسلامیۃ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کی تجدید ' اعتصام بحبل اللہ المتین کا واعظ ' اور وحدۃ کلمۃ امۃ مرحومۃ کی تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیہ و فصول ادبیہ ' و مضامین و عناوین سیاسیۃ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے۔ اسکے درس قرآن و تفسیر اور بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی تعلیمات الاہیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے ' وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرتے ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں - اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جملہ ' ایک ایک ترکیب ' بلکہ علم طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و نسج بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الالہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا اور حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی قریبی مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام ہندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی ' اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کی بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر ہی اندر ہزاروں دلوں ' ہزاروں زبانوں ' اور صدہا اقلام و صحائف سے اس حقیقت کو معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ ہندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الہی سے عمل بالسلام والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا ' اور بلا ادنی مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار متشککین ' مذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام ' راسخ اعتقاد ' مومن صادق الاعمال مسلم ' اور مجاہد في سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر کے شہر ہیں جن میں ایک نئی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے : و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد في سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے ' وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و رحمت خاص ہے -

(۶) طالبان حق و ہدایت ' متلاشیان علم و حکمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الاہیہ و علوم نبویہ ' غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئی نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہوں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے ' جن میں سے ہر فصل و باب بجائے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے ' اور ہر زمانے اور ہر وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے -

(۷) چھہ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے - فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے ولایتی کپڑے کی جلد ' اعلی ترین کاغذ ' اور تمام ہندوستان میں وحید و فرید چھپائی کے ساتھہ بڑی تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے - تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں - تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھی جلد میں (۱۲۵) سے زائد ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں ' اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی اردو کتاب میں ہوتی ہیں تو اسکی قیمت دس روپیہ سے کم نہیں ہوتی -

(۹) با ایں ہمہ قیمت صرف سات روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے -

باب التفسير

الحـــرب فی القـــرآن

" الحرب فی القرآن " کے عنوان سے جو سلسلۂ بحث الهلال میں شروع ہوا تھا ' امید ہے کہ قارئین کرام کے پیش نظر ہوگا - آج اس سلسلے کی تکمیل کردی جاتی ہے -

اس عنوان کی آخری صحبت میں سلسلۂ بحث یہاں تک پہنچا تھا کہ قرآن حکیم نے حرب (جنگ) کی حقیقت میں جو انقلاب پیدا کیا ' اسمیں سب سے زیادہ نمایاں کارنامہ جنگ کے مقصد کو متعین کرنا اور اسے محض بہیمی قتل و غارت کے دائرے سے نکالکر ایک اخلاقی ' اجتماعی ' اور مدنی مقصد کی سطح پر پہنچانا ہے - اسی سلسلے میں ظاہر کیا گیا تھا کہ اسلام کا اصل مقصد صلح و سلام ہے - لیکن صلح و سلام ہی کے قیام کیلیے اسے تلوار پکڑنی پڑی ' اور خونریزی کو محو کرنے کیلیے خونریز فتنہ کا خون بہانا پڑا - چنانچہ اس نے صاف صاف اعلان کیا کہ لیظهره علی الدین کلہ - اسلام کا قتال اسلیے ہے تا کہ صداقت الہی تمام ادیان باطلہ پر غالب ہو جاے -

لیکن اصل مقصد ابتک مشتبہ اور غیر متعین ہے - یہ سچ ہے کہ جہاد اسلامی کا مقصد وحید وہی ہے جسکو خدا نے بیان فرمایا ' لیظهره علی الدین کلہ لیکن ہر ملک کا باشندہ کہسکتا ہے کہ تقریباً ایسا ہی مقصد ہمارے پیش نظر بھی ہے - " ہندوستان ہندوستانیوں کیلیے " " مصر مصریوں کیلیے " " جاپان جاپانیوں کیلیے " اور اس سے بھی بڑھکر ایک قوم کا دعوی ہے ' کہ " مشرق و مغرب صرف ہمارے لیے ہیں " رب المشرقین و المغربین اور وہ اوسی خلوص و صداقت کا مدعی ہے جسکا اظہار صحابہ نے کیا تھا - (اگرچہ یہ محال ہے) تو کیا وہ اپنے آپ کو اسلام کا حریف مقابل نہیں کہہ سکتا - آخر ان دونوں مقصدوں میں کیا فرق ہے ؟ اور جہاد اسلامی کے مقصد کو اوسپر کیا ترجیح حاصل ہے ؟

(السلـم فی الحـرب)

لیکن قرآن مجید نے دوسری آیتوں میں اسکی تفسیر کردی ہے - اسلام صلح و سلام کا ایک پیغام روحانی تھا جو تمام دنیا کو پہونچایا گیا تھا :

تنزل الملئکۃ و الروح فیها باذن ربهم من کل امر سلام (سورۂ قدر ۴)	نزول قرآن کی رات میں خدا کے حکم سے فرشتے اور روح ہر قسم کی امن و سلامتی لیکر اوترتے ہیں -

وہ ایک حکیمانہ قانون تھا جو دنیا میں عدل و انصاف قائم کرنا چاہتا تھا :

فیها یفرق کل امر حکیم (دخان ۳)	اوس رات میں حکیمانہ قوانین کی تقسیم کی جاتی ہے -

اس بنا پر اسلام کا غلبہ ' اسلام کی حکومت ' اسلام کی دعوت بعینہ امن و امان کا غلبہ تھا - بعینہ عدل و انصاف کی حکومت تھی - بعینہ علم و حکمت کی دعوت تھی ' اسلام اسی مقصد کی تمام دنیا کو دعوت دینا چاہتا تھا - لیکن عرب نے صلح کے ساتھہ دعوت صلح کو قبول نہیں کیا :

بملک هستی ما رو نهاده سلطانے
که ما بصلح دهم او بجنگ میگیرد

اس بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کو نشر امن ' بسط عدل ' اور عقد صلح کیلیے جہاد کرنا پڑا - قرآن مجید نے اس جہاد کا اجمالی مقصد یہ بتایا تھا لیظهره علی الدین کلہ لیکن دوسری آیتوں نے اسکی تفسیر و تشریح کردی -

و الفتنۃ اکبر من القتل (بقرہ ۲۱۴)	فتنہ و فساد قتل سے بڑھکر برائی ہے -
و اقتلوهم حیث ثقفتموهم و اخرجوهم من حیث اخرجوکم و الفتنۃ اشد من القتل (بقرہ ۱۸۷)	دشمنوں کو جہاں پاؤ قتل کرو ' اور اونکو اوس جگہ سے نکال دو جہاں سے اونہوں نے تمکو نکالا ہے ' کیونکہ فتنہ و خونریزی قتل سے بھی زیادہ سخت ہے -

ان دونوں آیتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جہاد کا مقصد آتش جنگ کا بھڑکانا نہ تھا ' بلکہ اسکو بجھانا تھا - چنانچہ دوسری آیتوں نے اس سے بھی زیادہ توضیح کردی :

و قاتلوهم حتی لاتکون فتنۃ و یکون الدین للہ (بقرہ ۱۸۹)	اور اون کے ساتھہ مقاتلہ کرو یہاں تک کہ لڑائی قائم ہی ہونے نہ پاے اور دین خدا کے لیے ہو جاے -

ان آیات میں جابجا فتنہ کا لفظ آیا ہے اب اگرچہ ہر چیز کو " فتنہ و فساد " کہا جاتا ہے ' لیکن قدیم عربی زبان میں فتنہ کا اطلاق صرف جنگ ہی پر کیا جاتا تھا :

لما رایت الناس هروا فتنۃ
عمیاء ترقد نارها و تسعر

(یعنی جب ہمنے دیکھا کہ لوگ اوس اندھا دھند جنگ سے جسکی آگ دمبدم بھڑکائی جارہی ہے گھبرا رہے ہیں)

اس باب میں سب سے زیادہ واضح آیت سورۂ محمد کی ہے :

فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب حتی اذا اثخنتموهم فشدوا الوثاق فاما منا بعد و اما فداء (محمد ۴ - ۵)	جب تم کفار سے مقابلہ کرو تو پہلے خونریزی کرو ' پھر غلام بنا کر بلامعاوضہ احساناً رہا کردو ' یا فدیہ لیکر چھوڑ دو

لیکن اس قتل و خونریزی کا آخری مقصد کیا تھا ؟ خدا نے اسی آیت میں نہایت ایجاز کے ساتھہ اسکا جواب دیا ہے :

حتی تضع الحــرب اوزارها -	یہاں تک کہ صفحۂ ہستی سے جنگ ہی محو ہو جاے -

پس جہاد اسلامی کا مقصد خون سے خون ہی کے دھبوں کو دھونا اور جنگ سے جنگ ہی کا خاتمہ کرنا تھا ' تا کہ تمام دنیا میدان جنگ کی جگہ آغوش صلح میں اطمینان کے ساتھہ زندگی بسر کرسکے -

(آیۂ عظیمہ سورۂ محمد)

سورۂ محمد کی آیت قتال کا یہ ٹکڑا نہایت عظیم و جلیل ہے ' اور فی الحقیقت اس میں صاف صاف قرآن حکیم نے اپنے جنگ کی غایت یہ بتلا دی ہے کہ وہ صرف جنگ ہی کے روکنے کیلیے کی گئی ہے - کیونکہ فرمایا کہ جنگ اوس وقت تک کیے جاؤ جب تک کہ جنگ ختم نہو جاے "

اس آیت میں حرب سے مراد جنس حرب و نفس جنگ ہے نہ کہ کوئی خاص جنگ جو کسی قوم اور سر زمین سے مخصوص ہو - امام رازی نے تفسیر کبیر میں خود ہی یہ بحث چھیڑی ہے اور حسب عادت جواب دیا ہے :

لیکن اس عام فوجی طرز عمل سے صرف ایک مسلمانوں کی قوم مستثنی ہے - مسلمانوں نے مدائن کو فتح کرنا چاہا تو ایک بحر نفار کو عبور کرکے شہر میں داخل ہوے - یزد جرد شاہ ایران نے پہلے ہی سے اپنے آل و اولاد کو حلوان روانہ کردیا تھا - تمام لوگ شہر خالی کرکے چلے گئے تھے' اور اپنے سرمایہ کا بہترین حصہ ساتھہ لے گئے تھے - گھروں میں صرف معمولی چیزیں چھوڑ دی تھیں - اسلامی فوج نے ایک ایک گلی کا چکر لگایا' مگر ایک متنفس بھی نظر نہ آیا - صرف قصر سفید میں کچھہ لوگ موجود تھے' جنکا مسلمانوں نے محاصرہ کرلیا' اور انہوں نے جزیہ دیکر صلح کرلی -

حضرت سعد قصر سفید میں داخل ہوے تو اسمیں بکثرت تصویریں نظر آئیں' لیکن انہوں نے ایک تصویر کو بھی ہاتھہ نہیں لگایا -

(اسکندریہ کا داخلہ)

اسکندریہ کی فتح میں اس سے بھی زیادہ اشتعال انگیز واقعات پیش آے - اسکندریہ مادی سروسامان کے ساتھہ رومیوں کا مذہبی مرکز بھی تھا - رومیونکے تمام بڑے بڑے گرجے وہیں تھے' اور شام کی فتح کے بعد وہ لوگ اسکندریہ ہی میں عید منائے تھے - اس بنا پر جب مسلمانوں نے اسکندریہ کا محاصرہ کیا تو رومیوں نے مدافعت کیلیے اپنی پوری طاقت صرف کردی -

تین مہینے تک متصل محاصرہ رہا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھبراکر حضرت عمرو بن عاص کو ایک غصہ آمیز خط لکھا' جس کے بعض فقرے یہ ہیں:

و ما ذاک الا احدثتم و احببتم من الدنیا ما احب عدوکم فان اللہ لا ینصر قوما الا بصدق نیاتهم -	فتح میں اس قدر تاخیر صرف اس بنا پر ہو رہی ہے کہ تم نے اپنی قدیم حالت بدل دی اور جسطرح تمہارے دشمن دنیا پرست ہیں اسیطرح تم بھی دنیا کی طرف مائل ہوگئے -

لیکن یاد رکھو کہ خدا کسی قوم کی مدد صرف صدق نیت ہی کی بنا پر کرتا ہے -

حضرت عمرو بن عاص نے تمام فوج کو جمع کرکے یہ خط سنایا اور حکم دیا کہ سب لوگ وضو کرکے نماز پڑھیں اور خدا سے فتح کی دعا مانگیں -

محاصرہ کی حالت میں اور بھی بہت سے ناگوار واقعات پیش آے - رومی فوج قبیلہ مہرہ کے ایک شخص کا سر کاٹ کر لیگئی اور لاش کو میدان میں چھوڑ دیا - وہ لوگ سخت برہم ہوے اور اصرار کیا کہ ہم لاش کو بغیر سر کے دفن ہی نہ کرینگے - حضرت عمرو بن عاص نے کہا کہ " اس غصے سے کام نہیں چلتا' تم بھی اُنکے کسی سپاہی کا سر کاٹ لاؤ تو وہ اوسکے معاوضے میں اوسکا سر واپس کردینگے - چنانچہ تمام لوگوں نے اسپر عمل کیا اور رومیوں نے اس معاوضہ میں اونکے مقتول کا سر واپس کردیا -

ایک رومی نے مسلمہ بن مخلد پر حملہ کیا تھا' اور اونکو گھوڑے سے گرا دیا تھا' چونکہ اونکی تمام فوجی زندگی کا یہ ایک مستثنی واقعہ تھا' اسلیے مسلمانوں کو سخت غیرت آئی - حضرت عمرو بن العاص کو بھی سخت غصہ آیا اور اسی غصہ کی حالت میں فرمایا کہ " عورت ہوکر مردوں کے ساتھہ کیوں شریک جنگ ہوے ؟ " اسی غصہ کی حالت میں نہایت زور شور سے لڑائی ہوئی اور مسلمان فرط جوش میں قلعے کے اندر گھس گئے - لیکن رومیوں نے پھر حملہ کرکے اونکو قلعہ کے باہر نکال دیا -

با اینہمہ غیظ و غضب جب اسکندریہ فتح ہوا اور بچوں اور عورتوں کو چھوڑ کر صرف ۹ لاکھہ قیدی گرفتار ہوے' تو مسلمانوں نے اونکو لونڈی غلام بناکر تقسیم کرنا چاہا' لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم سے صرف جزیہ لگاکر ان سب کو چھوڑ دیا گیا -

مضافات مصر کے بہت سے لوگ رومیوں کے ساتھہ شریک جنگ ہوگئے تھے - مسلمانوں نے ان لوگوں کو گرفتار کرکے مدینہ روانہ کردیا - لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونکو بھی واپس کردیا -

قیصر روم کو ڈر تھا کہ اگر مسلمانوں نے اسکندریہ کو فتح کرلیا' تو سب سے پہلے ان کے گرجے زد میں آئینگے' لیکن گرجوں کے ساتھہ جو سلوک کیا گیا اوسکا اندازہ صرف طبری کے ان الفاظ سے ہوسکتا ہے:

هذه الکناسة - لکناسة بناحية الاسکندرية حوالها احجار - ما زادت و لا نقصت -	یہ گرجہ اسکندریہ کے ایک کنارے پر تھا' اوسکے گرد بہت سے پتھر (غالباً بت مراد ہے) تھے' جن میں کسی قسم کی کمی و بیشی نہیں ہوئی -

حضرت عمرو بن عاص نے مصر پر چڑھائی کی تو وہاں کے لوگوں نے اپنے بادشاہ سے کہا کہ "جن لوگوں نے قیصر و کسری کو پامال کردیا اونسے صلح ہی کرلینی بہتر ہے" لیکن اوس نے انکار کردیا - معرکہ شروع ہوا تو حضرت زبیر قلعے کی فصیل پر چڑھ گئے - ان لوگوں نے قلعہ کا دروازہ کھول دیا اور معاہدہ صلح کرنا چاہا - حضرت عمرو بن عاص نے جن فیاضانہ شرائط پر اون کو امان دی وہ حسب ذیل ہیں:

اعطی عمرو بن العاص اهل مصر الامان علی انفسهم و اموالهم وکنائسهم وصلیبهم وبرهم و بحرهم لا یدخل علیهم شی من ذلک ولا ینتقص و علی اهل مصر ان یعطوا الجزیة ان نقص نهرهم من غایته اذا انتهی رفع عنهم بقدر ذلک - ومن ابی و اختار الذهاب فهو آمن حتی یبلغ مامنه او تخرج من سلطاننا علیهم	عمرو بن عاص نے اہل مصر کو جان و مال' مذہب' گرجا' صلیب' خشکی و تری غرض ہر چیز کی امان دی - ان چیزوں میں کسی قسم کی مداخلت یا کسی قسم کی کمی و بیشی نہیں کی جائیگی - اہل مصر کو ان مراعات کے بدلے جزیہ دینا ہوگا' وہ بھی اگر رود نیل کا پانی کم ہو جائیگا' تو بقدر اوسکے نقصان کے جزیہ بھی معاف کردیا جائیگا - اگر کوئی شخص جزیہ دینا پسند نہیں کرتا اور یہاں سے جلاوطنی اختیار کرنا چاہتا ہے' تو اوسکو اوسوقت تک امان حاصل ہے' جب تک اپنے گھر تک پہونچ جاے - یا ہمارے دائرہ حکومت سے نکل جاے'

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المقدس کے لوگوں کے ساتھہ اس سے بھی زیادہ فیاضانہ مراعات کے ساتھہ معاہدہ صلح کیا تھا - مسلمانوں کی یہی فیاضیاں تھیں جس سے متاثر ہوکر فتح اسکندریہ میں قبطیوں نے خود رومیوں کے مقابل میں اونکو جانبازانہ مدد دی تھی -

مذاهب کے لوگ آباد تھے ' یہودي ' عیسائي ' مجوسي ' بلکه ملحدہ و زنادقه تک کا فرقه موجود تھا '

(وسائل انعقاد صلح)

اسلام نے ان مختلف قوموں کو مختلف طریقوں سے پیغام صلح دیا ' سب سے پہلے مشرکین عرب کو ایک عظیم الشان جنگ کے خطرے سے بچنے کا وعظ سنایا :

مثلی و مثل مابعثنی الله کمثل رجل اتی قوما فقال رایت الجیش بعینی و انی انا النذیر العریان فالنجا فالنجاء فاطاعته طائفة فادلجوا علی مهلهم فنجوا و کذبته طائفه فصبحهم الجیش فاجتاحهم (بخاري جزو ۸ ص ۱۰۲)	میري اور میري شریعت کي مثال بعینه اوس شخص کي هے ' جس نے آکر ایک قوم کو خبر دي که میں نے خود اپني آنکھوں سے ایک فوج گراں کو تمپر حمله کرنے کے لیے آتے هوے دیکھا هے ' اور میں برهنه هوکر تمکو اوسکے خطرے سے ڈرا رها هوں (۱) هوشیار هوجاو ' هوشیار ! یه سنکر ایک گروه نے اوسکی اطاعت کي اور رات هي رات نکل بھاگا ' لیکن دوسرے فرقے نے اوسکا کہنا نه مانا ' نتیجه یه هوا که

لشکر نے چھاپه مارا اور اونکا استیصال کردیا -

عیسائیوں اور یہودیوں کی طرف بار بار مصافحه کے لیے هاتھه بڑھایا ' کبھي تو اونکو تمام دنیا سے فضل قرار دیا :

و لقد آتینا بنی اسرائل الکتب و الحکم و النبوة و رزقنهم من الطیبت و فضلنهم علی العالمین - (جاثیه - ۱۵)	همنے بنی اسرائیل کو کتاب ' حکومت ' نبوت اور کھانے پینے کي پاک ' حلال اور خوشگوار چیزیں دیں ' اور اسطور هم نے اونکو تمام دنیا سے افضل و اشرف بنا دیا -

کبھي اُنکي کتاب کو دیني و دنیوي برکات کا سرچشمه قرار دیا :

و لو انهم اقاموا التوراة و الانجیل و ما انزل الیهم من ربهم لاکلوا من فوقهم و من تحت ارجلهم (مائده - ۷۰)	اگر وه لوگ توراة اور انجیل پر عمل کرتے ' تو سرسے پانوں تک برکات ارضیه و سماویه اونکو محیط هو جاتیں -

بالخصوص عیسائیوں کے ساتھه خاص طور پر رشتهٔ مودت کو مستحکم کیا :

و لتجدن اقربهم مودة للذین آمنوا الذین قالوا انا نصاری (مائده - ۸۵)	تمام اهل کتاب میں عیسائي مسلمانوں کے ساتھه سب سے زیاده قربت و اتصال رکھتے هیں -

اس رفق و ملاطفت ' اور تلطف و دلجوئي کے بعد نہایت مختصر الفاظ میں صلح کي سب سے آخري شرط پیش کي :

تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا الله و لا نشرک به شیا و لا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله (آل عمران - ۵۷ - ۵۹)	اے اهل کتاب آو ' ایسي شرط پر باهم صلح کر لیں جس پر همارا اور تمهارا دونوں کا اتفاق هے ' یعني صرف ایک خدا کي عبادت کریں اور کسي کو اوسکا شریک نه بنائیں ' اور هم میں سے کوئي کسي آدمي کو خدا نه بنالے -

لیکن دنیا همیشه قوت کے آگے سر تسلیم خم کرتي هے ' یہي وجه هے که اسلام نے جو پیغام نہایت رفق و ملاطفت کے ساتھه دیا عرب نے تیره برس تک اوسکو نہیں سنا ' اسلیے مجبوراً اسلام کو تلوار کي زبان سے دنیا کو یه وعظ سنانا پڑا -

(صلح کا اعلان)

اسلام نے اسي فطرتي اصول کي بنا پر دس برس تک معرکه جہاد و قتال کو جاري رکھا ' لیکن اوسکے نتائج عرب کي جنگ سے بالکل مختلف تھے - عرب کي جنگ کا قتل و غارتگري کے سوا کوئي مقصد نه تھا ' لیکن اسلام جہاد کے ذریعه اوس گراں قیمت چیز کو محفوظ رکھنا چاهتا تھا ' جسکو عرب نے نہایت ارزاں کردیا تھا -

انا لنرخص یوم الروع انفسنا
و لو نسام بها فی الامن اغلینا

هم جنگ میں اپني جانوں کو نہایت ارزاں کردیتے هیں ' حالانکه اگر حالت امن میں اوسکا بھاو چکایا جاتا تو وه بڑي بیش قیمت نکلتیں -

اور اس گراں قیمت چیز کے تحفظ کي ضمانت میں قانون عدل نے همیشه جان هی کی قرباني طلب کي هے :

و لکم في القصاص حیوة یا اولی الالباب لعلکم تتقون (بقره ۱۷۹)	اے عقلمند لوگو! قصاص کوئي بري چیز نہیں ' بلکه اسی نے تمهاري زندگي کو قائم رکھا هے - شاید اوسکے ذریعه سے تم قتل و خونریزی سے بچو -

عرب کي لڑائیاں تفرق و اختلاف پیدا کرتی تھیں ' لیکن غزوات اسلام نے ائتلاف و اتحاد ' اور انضمام و اجتماع پیدا کیا -

واذکروا نعمت الله علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخوانا (۳ : ۹۸)	اور خدا کے اوس احسان کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر خدا کے فضل نے تمکو باهم ملا دیا اور تم بھائي بھائي هوگئے -

جب دس برس کی وسیع مدت نے اس اتحاد کو درجه کمال تک پہونچا دیا ' تو وه وقت آگیا که جو اجتماع میدان قتال میں نظر آتا تھا وه ایک دار الامن میں نظر آے اسلیے جب مجموعهٔ اتفاق و اتحاد کے تمام بکھرے هوے اجزاء جمع هوگئے تو آنحضرت نے اعلان عام کیا :

و لله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا - (آل عمران - ۹۱)	اور صرف خدا کیلیے تمام اون لوگوں پر حج فرض هے ' جو سفر کي قدرت رکھتے هیں -

اس اعلان نے تمام دنیا کو حرم کے مقدس میدان میں جمع کردیا ' اور آج تک جو پیغام صلح زبان تیغ سے دیا جاتا تھا ' وه خود آنحضرت کي زبان مبارک سے تمام دنیا کو سنایا گیا -

ان دماءکم و اموالکم علیکم حرام کحرمة یومکم هذا فی شهر هذا فی بلدکم هذا الا ان کل شی من امر الجاهلیة تحت قدمی موضوع و دماء الجاهلیة موضوعة و اول دم اضعه دماءنا دم ابن ربیعة	هر مسلمان کا جان و مال هر مسلمان کے لیے قابل احترام هے بعینه اسی طرح ' جس طرح تم لوگ یوم الحج کو شهر حج میں ' اس شهر (مکه) میں واجب الا دا سمجھتے هو ' میں جاهلیت کی تمام رسموں کو تمهارے سامنے اپنے دونوں پانوں سے کچل دیتا هوں ' اور انتقام خون کي رسم کے مٹانے کے لیے پہلے اپنے بھائي ربیعه هي کے خون کو مسل دیتا هوں -

ان الفاظ نے ایک دایمي صلح کا پیغام دیکر تمام دنیا کي جان و مال کو قتل و سلب سے محفوظ کردیا - لیکن ایک تمدني غارتگري رهگئي تھي ' جس پر خدا نے اعلان جنگ کي دهمکي دي تھي اوسکي نسبت فرمایا :

و ربا الجاهلیة موضوع و اول ربا اضع ربانا ربا عباس بن عبدالمطلب فانه موضوع کله -	اور زمانه جاهلیت کي سودخواري آج بالکل مٹادي جاتي هے اور پہلے جس سود کو میں مٹاتا هوں وه خود میرے چچا عباس ابن عبد المطلب کا سود هے -

تمام دنیا نے اس پیغام صلح کو سنا ' اور توحید و رسالت کے اقرار کے ساتھه اوس بشارت عظیمه کي تصدیق کي جو خدا نے تمام دنیا کو وحي کے ذریعه سے دي تھي : وما ارسلناک الا رحمة للعالمین

---

(۱) عرب میں کسي اهم اور خطرناک واقعه کي خبر برهنه هوکر دیتے تھے -

هل هذا كقوله تعـالى " و اسئل القرية " حتى يكون كانه قال حتى تضع امـة العـرب او فرقـة العـرب اوزارها - نقول ذلک محتمل فى النظر الاول لكـن اذا امعنت فى المعنى تجد بينهما فرقا ، و ذلک لان المقصود من قوله " حتى تضع العرب اوزارها " انقراض العرب بالكلية بحيث لا يبقى فى الدنيا حزب من احزاب الكفر يحارب حزبا من احزاب الاسلام ولو قلنا حتى تضع امة العرب جاز ان يضعـوا الاسلحة و يتركو العرب وهى باقية بمادتها - كما تقـول خصـومتـي انفصلت ولكـن تركتها فـى هـذه الايام و اذا اسنـدنا الوضـع الـى العرب يكون معناه ان العرب لم يبق (تفسير كبير - جزو ۵ ص ۶۲۱)

قرآن میں ایک ، جگهه الله نے فرمایا ہے کہ " گانوں سے پوچهو " لیکن فی الحقیقت وهاں مقصود یہ ہے کہ " گانوں والوں سے پوچهو " اور مجازاً سوال کی نسبت خود گانوں کی طرف کردی ہے -

کیا یہ آیت بهی اسی قسم کی آیت ہے ؟ اور کیا " حتی تضع العرب اوزارها " سے بهی مقصود اصل لڑائی کے وجود کا خاتمہ نہیں ہے بلکہ صرف کسی خاص قوم کی لڑائی کا یا کسی محدودہ رقبۂ زمین کے جنگ و جدال کا ؟

هاں ، بظاهر یہ احتمال پیدا هوتا ہے لیکن اگر غور و فکر سے کام لیا جاے تو واضح هو جاے کہ مقصود الہی یہ نہیں ہے اور دونوں آیتوں کے طرز بیان میں فرق ہے - الله تعالی نے اس آیت میں " تضع العرب " فرمایا ہے اور یہ جب هی هو سکتا ہے جب جنگ بکلی موقوف هو جاے ، اور اهل فساد کی کوئی جماعت ایسی باقی نہ رہے جو حرب و قتال کر سکے -

پس اس آیت سے مقصود عام طور پر جنگ کا انسداد ہے نہ کہ کوئی خاص جنگ ، اور اگر کوئی خاص جنگ مراد لی جاے تو اسکے یہ معنی هونگے کہ لڑائی کا وجود اور مادہ تو دنیا میں باقی رہے ، مگر صرف کسی ایک جماعت کی لڑائی کا خاتمہ هو جاے - لیکن اگر هم خاتمۂ جنگ کو کسی خاص جماعت و زمین کی جگهہ وجود " جنگ " هی کی طرف منسوب کر دیں تو اسکے یہ معنے هونگے کہ اب دنیا میں جنگ کا وجود هی باقی نہ رها -

چونکہ اسلام کا مقصد صرف صفحۂ هستی سے جنگ کا خاتمہ کرنا تها ، اسلیے اوس نے تمام دنیا کو صلح کا پیغام دیا - لیکن دنیا کی فطرت وعظ و نصیحت کے بجاے قوت سے زیادہ مرعوب هوتی ہے ، اسلیے مجبوراً اسلام کو زبان تیغ سے اسکا اعلان کرنا پڑا ، اور دس هی برس کی مدت میں تمام دنیا صلح کی آغوش میں آ گئی لیکن اصل حقیقت اب تک مشتبہ ہے -

(شریفانـــہ صلـــح)

جنگ و صلح توام هیں ، دنیا میں جنگ کے ساتهہ صلح هوتی رهتی ہے ، اسلام کو اگر تمام دنیا پر یہ مزیت حاصل ہے کہ اوس نے جنگ کا مقصد صرف صلح قرار دیا تو اس سے اصل مسئلہ کا فیصلہ نہیں هوتا - سوال یہ ہے کہ خود یہ صلح کیسی ہے ؟ دنیا میں عاجزانہ و مجبورانہ صلح بهی کی جاتی ہے ، اگر اسلام نے اسی قسم کی غیر شریفانہ صلح کی ہے تو اس سے موت بہتر ہے ؟

بہت سی قوموں کو خلوص قلب صلح پر آمادہ نہیں کرتا ، بلکہ مصالح اور مجبوریاں اونکے درمیان صلح کرادیتی هیں ؟ کیا اسلام کی صلح بهی اسی قسم کی ہے ؟ بہت سی قومیں صلح کرلیتی هیں ، لیکن خود اپنے طرز عمل سے صلح کا کوئی عملی نمونہ پیش نہیں کرتیں ، بلکہ ان میں بہت سے لوگ ایسے بهی هوتے هیں جو جنگ هی کو اپنا کارنامۂ زریں سمجهتے هیں - صرف جماعت کی قوت اون کی راے پر غالب آجاتی ہے - کیا مجاهدین اسلام میں بهی اس قسم کے لوگ تهے ؟ یا اگر تهے تو

کونکو عام فوجی جماعت پر کیا فضیلت حاصل ہے ؟ قرآن مجید نے ان تمام سوالات کا نہایت تفصیل کے ساتهہ جواب دیا ہے - قرآن مجید نے صاف صاف بتایا ہے کہ اسلام کی صلح بزدلانہ نہیں بلکہ شریفانہ ہے :

فلا تهنـوا وتدعوا الى السلـم وانتـم الاعلون (محـمد ۳۷)

سست و کمزور نہ هو جاو ، اور دعوت صلح برابر دیتے رهو ، درآنحالیکہ تم غالب و سربلند هو -

قرآن مجید نے مجاهدین اسلام کو هدایت کی ہے کہ تمکو نہایت فراخ حوصلگی کے ساتهہ پیغام صلح کے قبول کرنے کیلیے همیشہ تیار رهنا چاهیے :

فان اعتـزلوکـم فلـم یقاتلوکم و القو الیکـم السلم فما جعل الله لکـم علیهـــم سبیـلا (نساء ۹۲)

اگر کفار تم سے الگ هو جائیں اور جنگ نہ کریں ، بلکہ تمہارے سامنے صلح کو پیش کریں ، تو اس حالت میں خدا نے تمکو اون سے جنگ کرنے کا اختیار نہیں دیا ہے -

قرآن مجید مجاهدین اسلام کو ترغیب دیتا ہے کہ اگر تمہارا مقصد دنیا کے سامنے صلح کو پیش کرنا ہے ، تو سب سے پہلے تمکو خود صلح کا عملی نمونہ بن جانا چاهیے -

یا ایهـا الذین آمنـوا ادخلوا فی السلـم کافة ولا تتبعـــوا خطـوات الشیطان انه لکم عدو مبین (بقرۃ - ۲۰۴)

مسلمانو ! تم سب کے سب پہلے صلح کے دائرہ میں داخل هو جاو ، اور شیطان کے نقش قدم کی پیروی نکرو وہ تو تمہارا کهلا هوا دشمن ہے -

(عرب کا میدان جنگ)

یہ وهی شیطان ہے جس نے سب سے پہلے انسان کو جلا وطن کروا دیا تها ، جو جنگ کا آخری نتیجہ ہے -

فازلهما الشیطان عنها فاخرجهما مما کانا فیه و قلنـا اهبطوا بعضکـم لبعض عـدو لکم فی الارض مستقـر و متاع الی حین (بقرہ - ۳۴)

شیطان نے آدم و حوا کو جنت سے نکلوا دیا اور هم نے کہا کہ تم سب اب یہاں سے نکل کر زمین میں چلے جاو ، وهی ایک خاص مدت تک تمہارا ٹهکانا اور تمہارا ساز و برگ ہے ، اور تم میں هر ایک دوسرے کا دشمن ہے -

اور یہ وهی شیطان ہے ، جس نے آتش سیال کے ذریعہ سے همارے اندر بغض و عداوت کی آگ بهڑکا دی تهی -

انما یرید الشیطـان ان یوقع بینکـم العـداوة و البغضـاء فی الخمـر والمیسر و یصدکـم عن ذکر اللـه و عن الصلوة فهـل انتم منتهـون - (مائدہ - ۹۳)

شیطـان چاهتا ہے کہ تم لوگوں کے درمیان شراب نوشی اور قمار بازی کے ذریعہ عداوت ڈال دے ، اور تمکو نماز اور ذکر الہی سے روک دے تو پهر کیا اب بهی تم شراب نوشی سے باز نہ آوگے ؟

اب اس شیطان نے آسمان سے اوترکر صحراے عرب کو اپنا مستقر بنایا تها کہ میدان جنگ کیلیے اس سے زیادہ وسیع قطعۂ زمین ، اور اس سے زیادہ بہتر مقام نہیں مل سکتا تها ، اسلیے تمام ریگستان عرب خون کا ایک دریا بن گیا تها ، جسکے اندر بغض و عداوت ، کینہ و انتقام ، کا ایک طوفان برپا تها - لیکن دنیا میں خیر و شر نے همیشہ ایک هی مطلع سے سر نکالا ہے ، اور نیکی نے همیشہ بدی کے ساتهہ ظہور کیا ہے -

(مقام صلح)

الله تعالی کی اسی فطرت ازلیہ ، و سنت جاریہ نے عرب هی کو صلح کے لیے بهی انتخاب کیا - کیونکہ قدرتی طور پر وہ اسکے لیے ایک بہترین مقام تها ، مشرکین عرب کے علاوہ [illegible]

آلات بحریه کے لیے ایک عظیم الشان کارخانه قائم کیا گیا ' جنکے ذریعه متعدد بحري فتوحات حاصل هوئیں -

(اندلس اور افریقه کا جنگي بیڑا)

اسکے بعد اندلس اور افریقه میں جنگي جهازوں نے نهایت ترقي حاصل کي - چنانچه عبد الرحمن ناصر کے زمانے میں صرف اندلس کا بیڑا دو سو جهازوں سے مرکب تها اور افریقي بیڑے کی بهي یهي کیفیت تهي - ان بیڑوں کے هر جهاز پر ایک بحري سپه سالار رهتا تها جو اوسکو لڑاتا تها ' ساتهه هی ایک کپتان بهی هوتا تها جو جهاز کي رفتار ' اور لنگر اندازی ' وغیره کي نگراني کرتا تها - ان جهازوں کے لیے ایک خاص بندرگاه تیار کیا گیا تها ' جهاں وه لنگر انداز رهتے تهے - جب کوئی لڑائي پیش آتي ' یا کسي شاهي تقریب میں ان کي نمایش کا موقع آتا تها تو بادشاه اپنے سامنے تمام فوجوں کو انپر سوار کراتا تها - اور ان سب پر ایک کمانڈر انچیف مقرر هوتا تها ' جو ان سب کي نگرانی کرتا تها - ان جهازوں نے بحر روم میں دفعتاً عیسائیوں کی بحری سطوت کا خاتمه کردیا ' اور مسلمانوں نے انهی کے ذریعه سے تمام مشهور جزیرے مثلاً میورقه ' متورقه ' یا بسه ' سردانیه صقلیه ' قرصره ' مالطه ' اقریطش ' اور قبرص وغیره فتح کیے ' یهاں تک که یورپ بهی انکے حملوں سے محفوظ نه رهسکا - چنانچه ابو القاسم شیعي نے متعدد بار جینوا پر بحري حمله کیا ' اور کامیاب واپس آیا -

اندلس اور افریقه کے جنگي جهاز سطح دریا پر اسطرح چها گئے تهے که عیسائیوں کا ایک تخته بهی بهتا هوا چلا جاتا تها تو وه انکي زد سے محفوظ نهیں ره سکتا تها - جهازوں کي اسي وسعت نے مسلمانوں کے تمام جزائر اور ساحلی مقامات کو محفوظ رکها - لیکن جب اندلس میں اموي ' اور مصر مین عبیدئین کی سلطنت کو زوال هوا ' تو انکي بحري طاقت بهي ضعیف هوگئي ' اور عیسائیوں نے موقع پاکر صقلیه ' اقریطش ' مالطه ' طرابلس عسقلان ' صور ' عکا ' بیت المقدس ' اور تمام شام پر قبضه کر لیا -

(موحدین کي بحري ترقیاں)

چهٹي صدي میں موحدین نے جب اندلس میں اپني سلطنت کي بنیاد ڈالي ' تو جنگي جهازوں کے ساتهه پہلے سے بهي زیاده اعتناء کی ' موحدین کے بیڑے کا امیر البحر ساحلی مقام کا رهنے والا ایک شخص احمد صقلي تها ' جو فطرة اس خدمت جلیله کے لیے موزوں تها - ساحل دریا سے نصاری بچپن هی میں اوسکو گرفتار کر لے گئے تهے ' اور اوس نے اونهي کے دامن میں پرورش پائی تهی - شاه صقلیه نے اوسکو رها کرادیا اور اوسکے مرنے کے بعد وه مراکش چلا آیا ' اور یوسف بن عبد المومن نے اوسکي نهایت عزت کي ' اور اوسکو امیر البحر بنا دیا -

موحدین کے زمانے میں جنگی جهازوں نے اسقدر ترقي کی که جب سلطان صلاح الدین نے بیت المقدس کو عیسائیوں سے واپس لینا چاها ' اور شام کے تمام ساحلی مقامات سے عیسائیوں کے جنگی جهاز حملے کے لیے بڑهے ' اور اسکندریه کا بیڑا انکا مقابله نه کر سکا ' تو سلطان صلاح الدین نے صرف موحدین کے جنگي جهازوں کے مستول کو اپني امیدوں کا نشیمن بنایا ' اور منصور سے بحري مدد طلب کي ' لیکن چونکه خط میں اوسکو امیر المومنین کے خطاب سے مخاطب نهیں کیا تها ' اسلیے اوس نے مدد دینے سے انکار کردیا -

منصور کي وفات کے بعد جب موحدین کي سلطنت میں ضعف آ گیا ' اور جلالقه نے اندلس کے اکثر شهروں پر قبضه کرلیا ' تو انکے جنگي جهازوں نے بهي سطح دریا پر سر اٹهایا ' لیکن اس حالت ضعف میں بهي مسلمانوں کي بحري طاقت انکے مساوي تهي - مگر رفته رفته اندلس میں بدویت کا غلبه هوتا گیا ' اور اندلس کے مخصوص اخلاق و عادات مٹ گئے ' جسکا لازمي نتیجه یه هوا که مسلمانوں کي بحري مهارت کا بهي خاتمه هوگیا -

(مصر میں جهاز سازي کي ابتداء اور اوسکي عهد به عهد ترقیاں)

مصر نے سنه ۲۳۸ میں متوکل علی الله کي خلافت میں ایک اتفاقي واقعه کے پیش آنے کي بنا پر جهاز سازي کي طرف توجه کی ' متوکل کي خلافت میں رومیوں نے دفعتاً بحري حمله کرکے دمیاط پر قبضه کرلیا ' اور سیکڑوں مسلمانوں کو قتل اور هزاروں بچوں اور عورتوں کو گرفتار کرکے لیگئے - اس واقعه کے درد انگیز اثر نے اهل مصر کو بحریات کي طرف خاص طور پر متوجه کردیا ' اور ایک مستقل بحري محکمۂ جنگ قائم هوگیا - خشکی کی فوج کي طرح بحري سپاهیوں کي بهي تنخواهیں مقرر کیگئیں ' اور عام طور پر تمام ملک نے فوجی تعلیم حاصل کرنا شروع کي - اس اتفاقي واقعه نے چونکه مسلمانوں کے دل میں کفار کے ساتهه جهاد کرنیکا تازه جوش پیدا کردیا تها ' اسلیے جب بحریات کا نیا صیغه قائم هوا تو بحري سپاهیوں کی خاص وقعت قائم هوگئي ' اور هر شخص نے اپنے آپ کو اونهیں کی جماعت میں بشوق داخل کرنا چاها ' جسکا نتیجه یه هوا که اس صیغه نے دفعتاً نهایت ترقي حاصل کرلی ' اور رومیوں کے ساتهه متصل بحري معرکے جاري هوگئے -

سنه ۳۵۰ هجري میں جب رومیوں نے بلاد شام پر متصل حملے کرنا شروع کیے ' اور بهت سے شهروں کو مسخر کرلیا ' تو مصر میں جهازوں کي طرف اس سے بهی زیاده توجه کیگئی ' اور معز الدین الله اور اوسکي اولاد نے مصر ' اسکندریه اور دمیاط میں بکثرت جهاز تیار کراے اور اونکو تمام ساحلی مقامات مثلاً صور ' عکا ' عسقلان وغیره میں پهیلا دیا -

ان جهازوں کي کثرت اور اونکی فوجونکی وسعت کا اس سے اندازه هوسکتا هے که صرف سپهسالاروں کي فهرست پانچ هزار ناموں پر مشتمل تهي - جن میں دس کمانڈر انچیف تهے ' اور اونکو آٹهه دینار سے لیکر ۲۰ دینار تک تنخواهیں ملتي تهیں ' اسکے علاوه اونکے لیے جاگیریں بهي مقرر تهیں -

هر جهاز پر ایک کپتان هوتا تها جسکے ساتهه چارش وغیره هوتے تهے ' جهاز اوسیکے حکم سے لنگر اوٹهاتا تها اور اوسیکي اجازت سے لنگر انداز هوتا تها ' اسکے علاوه هر جهاز پر ارکان سلطنت میں سے ایک معزز رکن رهتا تها ' اور بحري فوج کي تنخواه خود خلیفه اپنے هاتهه سے تقسیم کرتا تها ' اور اسکے لیے خاص طور پر اهتمام کیا جاتا تها -

جنگی جهاز جب کسي مهم پر روانه کیے جاتے تهے ' تو اونکو نهایت شاندار طریقه سے رخصت کیا جاتا تها ' اور جب اوس مهم سے واپس آتے تهے تو اوسی جوش و خروش سے اونکا استقبال بهي هوتا تها - چنانچه خاص اس غرض کیلیے دریاے نیل کے کنارے ایک کهلی هوئی عمارت بنائي گئي تهي ' جس میں خلیفه اس رسم کے ادا کرنے کیلیے بیٹهه جاتا تها ' اور ادهر اودهر سے سپه سالار اپنے مسلح جهازوں کو لاکر اوسکے سامنے کهڑا کر دیتے تهے ' اور فوجي کرتب دکهاتے تهے - اسکے بعد جهازوں کے کپتان اور افسر اعلی آتے تهے - خلیفه اونکو فتح و ظفر کی دعاوں کے ساتهه رخصت کرتا تها ' اور کپتان کو سو ' اور افسر اعلی کو ۲۰ دینار انعام دیتا تها -

جهازوں کے ذریعه سے جو مال غنیمت حاصل هوتا تها ان میں

بحـــريات اســـلاميـــه

انسان کے تمرد و طغیان نے بحر و بر میں شر و فساد ' کا جو طوفان برپا کردیا تھا ' اسلام دنیا کو اوسي سیلاب فنا سے بچانے کیلیے آیا تھا - اگرچہ عہد نبوت میں غزوات اسلامیہ کا دامن صرف صحراے عرب کے کانٹوں میں اولجھا رہا ' تاہم جناب رسالت پناہ نے مجاهدین اسلام کی تلواروں کو سمندر کي لہروں میں چمکنے اور سطح دریا پر علم سلطنت کے نصب کرنے کا مژدہ سنا دیا تھا -

قال رایت قوما ممن یرکب ظهر هذ البحر کالملوک علی الا سرة -

آپ نے فرمایا کہ مجھے خواب میں ایک ایسي قوم نظر آئي' جو سطح دریا پر اس شان کے ساتھہ نمایاں هوگی جسطرح سلاطین تخت شاهی پر جلوہ گر هوتے هیں -

وہ مبارک قوم بھي مسلمانوں کی قوم تھي جسکے هاتھہ سے اب خشکي کے مقبوضات بھي نکلتے جاتے هیں - لیکن حضرت ابوبکر کے زمانہ تک یہ پیشینگوئي پوري نہیں هوئی' اور دنیا کو اس رویاے صادقہ کی تعبیر کیلیے خلافت فاروقی کا منتظر رهنا پڑا -

عرب ایک بادیہ نشیں قوم تھي' اور بداوت کا اثر اوسکے تمام صنائع و اعمال میں سرایت کرگیا تھا - ابتداء میں وہ بری معرکوں میں بھي اوس نظم و ترتیب کے ساتھہ شجاعت کے جوهر نہیں دکھا سکتي تھي جنکي نمایش متمدن ملکوں کی فوجیں عموماً کیا کرتي هیں - اوسکے پاس صرف ایک جنون خیز ولولہ و جوش تھا ' جسکو ایک روحانی طاقت نے ایمان خالص کے قالب میں بدلدیا تھا - اگرچہ اس روحانی آتشکدے کے شراروں نے اوڑکر تمام صحراے عرب میں آگ لگا دی - لیکن یہ آگ دفعۃ سمندر میں نہیں لگائي جا سکتي تھی - کیونکہ عرب نے کبھي فن جہاز راني کا خواب بھي نہیں دیکھا تھا - اس بنا پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانے تک کوئي بحری حملہ نہیں کیا گیا - لیکن جب فتوحات اسلامیہ کا سیلاب بر و بحر دونوں کو محیط هوگیا' اور اکثر متمدن قومیں اسلام کے زیر اثر آگئیں ' تو مسلمانوں کے سامنے انھي قوموں نے اپنے آپ کو بحري خدمت کیلیے پیش کیا ' اور مسلمانوں نے انھي کے ذریعہ سے فن جہاز راني کي تعلیم حاصل کی - یہاں تک کہ رفتہ رفتہ خود اس فن کے اوستاد هوگئے -

(خلافت فاروقي میں پہلا بحري حملہ)

فتوحات اسلامیہ نے خلافت فاروقي میں سب سے زیادہ وسعت حاصل کي - ایران نے حضرت عمر هي کے سامنے سر جھکایا ' مصر جو ایک ساحلي مقام تھا اونھي کے زمانے میں فتح هوا اور اسلامي فوجوں کا سیلاب شام و روم کے ساحل سے اونھي کے عہد خلافت میں ٹکرایا - اس بنا پر بحري حملے کي ابتداء بھي اونھی کي خلافت میں هوئی - چنانچہ سب سے پہلے علاء بن حضرمي رضی اللہ عنہ نے جو بحرین کے گورنر تھے فارس پر بحري حملہ کي تیاري کي' اور حضرت عمر رضي اللہ عنہ کي اجازت کے بغیر بحری راستے سے فوج کے متعدد دستوں کو لیجا کر اصطخر میں اوتار دیا - لیکن جہاز سے اوترنیکے ساتھہ هي ایرانیوں نے خشکي هي میں ان دستوں کو روک لیا' اور ان کے تمام جہاز غرق کردیے - لیکن مسلمانوں کو جوش اسلام میں صرف لڑنے سے کام تھا اس بنا پر ایک دستے کے سپہ سالار نے فوج کو مخاطب کرکے ایک پرجوش تقریر کي اور کہا کہ " ان لوگوں نے اس سے زیادہ کچھہ نہیں کیا کہ تم کو خشکي هي میں لڑنے کیلیے مجبور کردیا - آخر تم لوگ بھي تو لڑنے هي کیلیے آئے هو' اور لڑائي کیلیے دریا اور خشکي دونوں برابر هیں "

چنانچہ مسلمانوں نے مقام طاوس میں ایرانیوں کا مقابلہ کرکے بصرہ کو واپس آنا چاها - لیکن جب ساحل دریا پر پہونچے تو معلوم هوا کہ کشتیاں غرق کردیگئي هیں - اسلیے مجبوراً وهیں ٹھیر جانا پڑا -

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب اس حملہ کي خبر معلوم هوئي تو علاء بن حضرمی پر سخت نا راضي ظاهر کي' اور اونکو معزول کردیا - لیکن جب شام فتح هوا تو امیر معاویہ نے حضرت عمر رضي اللہ عنہ سے روم پر بحري حملہ کرنے کی پھر اجازت طلب کي' اور لکھا کہ " حمص سے روم اس قدر قریب ہے کہ حمص کے بعض گانوں میں روم کے کتوں اور مرغیوں کی آوازیں سننے میں آتي هیں - چونکہ آنحضرت اور حضرت ابو بکر رضي اللہ عنہ کے زمانے میں کوئي بحري حملہ نہیں هوا تھا ' اسلیے حضرت عمر رضي اللہ عنہ بھی اسي اسوہ حسنہ کی تقلید کرتے تھے' اور عموما بحري حملوں کي اجازت نہیں دیتے تھے - لیکن جب امیر معاویہ نے شدت کے ساتھہ اصرار کیا تو اونھوں نے حضرت عمرو بن عاص رضي اللہ عنہ فاتح مصر کو لکھا کہ " مجھے بحري حالات سے اطلاع دو' میرا دل بحري حملے کي طرف مائل کیا جارها ہے' اور میں اوسکي مخالفت کرنا چاهتا هوں " حضرت عمرو بن عاص نے جواب میں لکھا کہ " دریا ایک عظیم الشان چیز ہے' انسان جب اوسمیں گھستا ہے' تو اوسکو صرف آسمان یا پاني نظر آتا ہے - اس حالت میں اگر دریا کي سطح ساکن ہے تو دل اولجھتا ہے' اور جب اوس میں طوفان خیز حرکت پیدا هوتي ہے ' تو هوش اوڑ جاتے هیں - یقین کم اور شک زیادہ هو جاتا ہے ' اور انسان کي حالت اوسکے اندر اوس کیڑے کي سي هوجاتي ہے ' جو ایک لکڑي کے تختے پر بیٹھا رهتا ہے "

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خط ملا ' تو اونھوں نے امیر معاویہ کو صاف لکھدیا کہ " میں دریا میں مسلمانوں کو ضائع نہیں کرسکتا - مجھکو ایک مسلمان کي جان روم کے تمام خزائن و دفائن سے زیادہ عزیز ہے - علاء بن حضرمي کے بحري حملے کا جو انجام هوا وہ تمکو معلوم ہے " امیر معاویہ نے اگرچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم سے مجبوراً اس عزم کو فسخ کردیا ' تاهم اونکے دل سے بحري حملے کا شوق نہیں گیا ' چنانچہ حضرت عثمان رضي اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں اونھوں نے پھر بحري حملہ کي اجازت چاهي ' اور آنھوں نے سخت اصرار کے بعد اس شرط پر اجازت دیدي کہ " کسي مسلمان کو اس پر مجبور نہیں کیا جا سکتا - صرف وہ لوگ اس بحري جنگ میں شریک هوسکتے هیں جو بخوشي اسکے لیے تیار هوں " چنانچہ امیر معاویہ نے عبداللہ بن قیس عاسي کو امیر البحر مقرر کیا ' اور وہ متعدد کامیاب بحري معرکوں سے مظفر و منصور واپس آے' جس میں ایک جہاز بھي غرق نہیں هوا -

اس قلیل مدت میں مسلمانوں نے بحری جنگ میں اسقدر ترقي کرلي کہ جب سنہ ۳۴ هجري میں قسطنطین بن هرقل نے هزار جہازوں کے ساتھہ اسکندریہ پر حملہ کیا ' تو عبد اللہ بن ابی سرح نے دو سو جہازوں سے اوسکا مقابلہ کیا اور اوسکو سخت شکست دي -

(تونس میں جہاز سازي کا ایک کارخانہ)

امیر معاویہ کے زمانے میں اور بھي متعدد چھوٹے چھوٹے بحري حملے هوے ' لیکن اونکے عہد تک جہاز سازي کا کوئي کارخانہ نہیں قائم هوا تھا - عبد الملک ابن مروان جب خلیفہ هوا تو اوس نے یہ کمي بھي پوري کردي' اور اوسکے حکم سے تونس میں
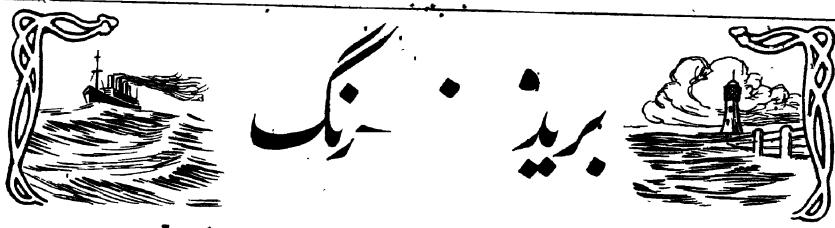
(فسطاط مصر کا ایک کارخانه)

معزلدین الله نے اگرچه جهاز سازي کے کارخانے کو اس وسیع پیمانے پر قائم کیا که دوسرے کارخانے اوسکے سامنے ماند پڑگئے تاهم مصر میں اس سے پہلے بهي جهاز سازي کے متعدد کارخانے قائم هو چکے تهے ' اور وهي اوسکے لیے دلیل راه بنے - فسطاط مصر میں ایک مقام تها ' جهاں فائر بریگیڈ رهتا تها ' اور اس غرض سے وهاں پانچسو آدمی همیشه متعین رهتے تهے - یهی فائر بریگیڈ سنه ۵۴ هجري میں جهاز سازي کے کارخانے کي صورت میں منتقل هوگیا - چنانچه امیر ابو العباس احمد بن طولون نے اپنے تمام جنگی جهاز اسي کارخانے میں تیار کراے تهے ' یه کارخانه امیر ابوبکر محمد ابن طغج الخشید کے زمانے تک قائم رها - لیکن اوس نے اس کو منهدم کرا کے اوس جگهه ایک باغ لگا دیا ' اور اوسکے عوض ایک دوسرا کارخانه قایم کیا -

(جزیرۂ مصر کا کارخانه)

جزیرہ مصر میں جهاز سازي کا ایک اور قدیم کارخانه تها ' لیکن جب سنه ۳۲۳ هجري میں ابوبکر محمد بن طغج الخشید خلیفه راضي بالله کي طرف سے مصر کا گورنر مقرر هو کر آیا ' تو عیسی بن احمد السلمی نے جو مغرب کا رئیس تها اوسکي اطاعت قبول نهیں کی ' اسلیے ابوبکر اخشید نے اوس پر بحري حمله کیا اور اوس کے تمام جهاز گرفتار کر لیے - جب ابوبکر اخشید کے جهاز فاتح و منصور واپس آے ' اور اسي کارخانے کے متصل لنگر انداز هوے ' تو وه خود کشتی پر سوار هوکر اونکے استقبال کیلیے روانه هوا - کارخانے پر اوسکي نظر پڑي تو اوس نے کہا که " جس کارخانے کو چاروں طرف سے دریاے محیط هے وه کس کام آسکتا هے " چنانچه اوس نے اسکو سنه ۳۲۵ میں دار خدیجه بنت الفتح میں منتقل کردیا -

اس کارخانے میں خلیفه آمر باحکام الله کے زمانے تک جهاز تیار هوتے رهے - تنوع کے لحاظ سے ان کارخانوں میں حربیات ' حرقات ' شلندیات' مسطحات ' اسطول وغیره متعدد قسم کي کشتیاں تیار هوتي تهیں ' لیکن هم ان اقسام کي تفصیل ' الهلال جلد ثالث کے ایک مستقل مضمون میں کرچکے هیں ' اسلیے ان کو اس موقع پر نظر انداز کرتے هیں -

درس قـــران شـــریف

حضرت مولوي حکیم نور الدین صاحب بهیروي ثم قادیاني وه علامۂ دهر تهے جن کي ساري عمر قران شریف کے پڑهنے اور پڑهانے میں گذري اور هر مذهب و ملت کے خلاف اسلام کا رد آپ نے آیات قراني سے کیا - آپ کے پاس علم تفسیر کا ایک بہت بڑا ذخیره تها - همیشه قران شریف کا درس دیا کرتے تهے - آپ کے درس کے نوٹ آپکے ایک شاگرد نے جمع کر کے ایک ضخیم کتاب میں شائع کئے هیں - جن کي اصلي قیمت مبلغ ۵ روپیه هے - آج کل رعایتي مبلغ ۳ روپیه هے - محصول ڈاک بذمه خریدار -

ملنے کا پته - مفتی محمد صادق قادیان - ضلع گورداسپور - پنجاب

سقـــوط اینـتـــورپ

اینٹورپ کے دفاعي استحکامات پر اولین حمله ۲۵ ستمبر سے شروع هوا هے ' اور خود شهر پر حملے کي ابتدا - ۵ - اکتوبر کي خوفناک گوله باري سے هوئی - جرمن یهاں اس شهر کي تسخیر کے لیے اپنی آتشباري کا بهترین ساز و سامان لے آے تهے - گوله باري کے لیے کوئی ۲ سو توپیں تهیں جنکے دهانوں کے قطر مختلف طور پر ۲۸ ' ۳۰ اور ۴۲ سینٹیمیٹر کے تهے ' اور زد ۸ میل تک - ۵ سے ۸ تاریخ تک تو خیر معمولی انداز میں گوله باري هوتي رهی - مگر آٹهویں دن آتشباري هولناک طور پر شدید هوگئی ' اور جرمن حمله آور شهر پر روغن نفط اور اسي قسم کے دیگر شهر میں آگ لگا دینے والے گولوں کی موسلا دهار بارش کرنے لگے - شهر میں هر طرف اطلاع نامے چسپاں کیے گئے که لوگ فوراً شهر چهوڑ کر بهاگنا شروع کریں - گو بهت سے امید پرست اور ساده لوح متحده فوج کے جوابی حملے کی امید میں آخر وقت تک شهر میں مقیم رهے ' مگر تاهم جمعه تک کوئی ڈهائی لاکهه بے خانمان اور تهیدست هوالینڈ میں جاکر پناه گزیں هوگئے -

جمعه کی صبح کو جب آفتاب طلوع هوا هے تو اسوقت نصف شهر سے شعلے بلند هو رهے تهے - جرمن فوج نے اُن تیل کے حوضوں پر گولے اتارے جو دریا کي گودي کے برابر برابر چلے گئے تهے - گولوں کے آتے هی آگ لگي اور سارا شهر آگ اور شعلوں سے ایک منظر مهیب بنگیا -

اس هولناک چراغان نے حلیفوں کي فوج کے جوابی حملے کي امید پر ثابت قدم آبادي کے بهي پیر اکهیڑ دیے ' اور اس نے بهي اضطراب و بدحواسي کے عالم میں (جو ایسي وقت میں طبیعي اور ناگزیر امر هے) بهاگنا شروع کیا - مگر تاهم محافظ فوج ثابت قدم رهي اور برابر جواب دیتي رهي - اس جوابي آتشباري میں خود شاه البرٹ نے حصه لیا اور قلعوں کے کمانڈر جنرل ڈي گائس کے ساتهه فوجی کار روائیوں کي رهنمائي کرتے رهے - ۹ - اکتوبر یوم جمعه کو دو پهر کے وقت یه واضح هوگیا که نازک وقت قریب آگیا هے - نواح " بریم " کا جنوبي حصه تباه هوچکا تها اور وسط شهر کے قلعے خاموش تهے - انکے علاوه دوسرے قلعوں میں جهاں جهاں سے نشانه دشمن تک پهنچسکتا تها ان ان مقامات پر مدافعین نے جرمن فوج پر هر ممکن خوفناک گوله باري کي ' جس سے انکو خوفناک نقصانات پهنچے - اسکے بعد جب بلجین فوج کو یه نظر آگیا که اب قسمت کے فیصله سے سرتابي فضول هے تو اسوقت انهوں نے قلعوں کو اپنے هاتهه سے اڑادیا ' اور ایک سپاهي کے هتیار ڈالے بغیر شهر خالي کردیا گیا -

یه سقوط اینٹورپ کي وه مختصر داستان هے جو مقامي معاصر اسٹیٹسمین کے نامه نگار لنڈن کے مراسله سے ماخوذ هے - یه مراسله نگار اسکے بعد لکهتا هے :

" اس داستان میں بهت سے تفصیلي امور کي کمی هے کیونکه بعض نا قابل اندازه اسباب کی بناء پر محکمه احتساب نے

قیدیوں اور ہتھیاروں کے سوا تمام چیزیں بحری سپاہیوں کی ملک قرار دی جاتی تھیں -

دریائے نیل کی سطح ایک مدت تک ان عظیم الشان جہازوں کی طوفان زا حرکت سے تلاطم خیز رہی ' لیکن دفعۃ ہوا کا رخ بدل گیا ' اور شاور کی وزارت قائم ہو گئی - اوس نے مصر کے ساتھ ان جہازوں کے جلانے کا بھی حکم دیدیا - چنانچہ مسلمانوں کی بحری طاقت کے یہ مجسمے آگ کی نذر کردیے گئے - لیکن جب سلطان صلاح الدین ایوبی نے فاطمئین کی سلطنت کا خاتمہ کردیا تو دوبارہ جنگی جہازوں کی نشاۃ ثانیہ ہوئی اور دریا کی سطح پر پھر ان کی نقل و حرکت سے طوفان کے آثار نظر آنے لگے - چنانچہ سلطان صلاح الدین نے بکثرت جنگی جہاز بنوائے ' اور ان کیلیے خاص طور پر ایک محکمہ قائم کردیا ' جس کے مصارف کیلیے متعدد صوبوں کا خراج ' فوجی اوقاف کی آمدنی ' مختلف قسم کے ٹکس مخصوص کردیے گئے اور اس محکمے کا افسر اعلی خود سلطان صلاح الدین کا بھائی ملک العادل ابوبکر محمد بن ایوب مقرر ہوا - سلطان صلاح الدین کے مرنے کے بعد بھی اگرچہ مدت تک یہ صیغہ قایم رہا ' لیکن رفتہ رفتہ اوسکی طرف سے اعتناء کم ہوتی گئی ' یہاں تک کہ اخیر میں جہاز رانی کا ذوق اس قدر کم ہو گیا کہ مصر میں جب کسیکو گالی دینا مقصود ہوتا تھا تو اوسکو جہاز ران کہا جاتا تھا - اسوقت جب کوئی بحری مہم پیش آتی تھی ' تو ایک قدم بھی ایسا نہ تھا جو ساحل کی طرف بخوشی بڑھتا ' اسلیے جبرا لوگ راستے اور گلیوں سے پکڑ لیے جاتے تھے ' اور بھاگ جانے کے خوف سے ان کو قید کردیا جاتا تھا ' اور انہیں لوگوں سے بحری خدمت لی جاتی تھی -

سلطنت ایوبیہ کے بعد مصر میں ممالیک کی سلطنت قائم ہوئی ' اور اونہوں نے اس جبری جہاز رانی کا بھی خاتمہ کر دیا - لیکن ایک مدت کے بعد زمانے کے انقلاب نے دریا میں ایک نیا جزر و مد پیدا کیا ' یعنی ملک الظاہر کا دور سلطنت قائم ہوا ' اور اوس نے پھر اوسی قدیم شان و شوکت کے ساتھ جہازوں کو سطح دریا پر نمایاں کیا - اوس نے جہازوں کی تعمیر میں اس قدر فیاضی ظاہر کی کہ جنگل کا خراج معاف کر دیا ' اور لوگوں کو لکڑیوں میں ہر قسم کے تصرف کرنے سے روک دیا - اوس کو جہازوں کی تعمیر کا اسقدر شوق تھا کہ مصر کے کارخانہ جہاز سازی میں ہمیشہ خود آتا تھا ' اور تمام اسباب اور سامان مہیا کرتا تھا - اس طریقہ سے اسکندریہ اور دمیاط کے سواحل پر بکثرت جہاز تیار ہو گئے ' اور جزیرہ قبرص کی طرف ابن حسون کی زیر نگرانی ایک عظیم الشان بحری مہم روانہ ہوئی - ابن حسون نے عیسائیوں پر دھوکے سے حملہ کرنے کیلیے جہازوں کے جھنڈوں میں بہت سی صلیبیں لگالیں - لیکن مسلمانوں نے اسکو ناپسند کیا - بیڑا جب قبرص کے بندرگاہ پر پہونچا تو ابن حسون نے اوس پر دفعۃ حملہ کرنا چاہا ' لیکن بیڑے کے آگے کی کشتی ایک چٹان سے ٹکرا کر چور چور ہو گئی ' اور اوسکے ساتھ کی تمام کشتیاں بھی اس صدمے سے ٹوٹ گئیں - نتیجہ یہ ہوا کہ اہل قبرص نے پورے بیڑے کو گرفتار کر لیا ' اور وہاں کے بادشاہ نے ایک تہدید آمیز خط کے ذریعہ سے سلطان ظاہر کو اس واقعہ کی خبر دی - لیکن ظاہر کی پیشانی پر بل تک نہیں آیا ' بلکہ اوس نے خدا کا شکر کیا ' اور کہا کہ " مجھے آج تک کبھی شکست نہیں ہوئی تھی ' اس بنا پر میں نظر بد سے ڈرتا رہتا تھا ' آج انکا خوف بھی جاتا رہا " یہ کہکر قوص سے پانچ کشتیاں طلب کیں ' اور بیس نئی کشتیوں کے تعمیر کا حکم دیا - جب تک یہ کشتیاں تعمیر نہ ہوچکیں وہ روزانہ جہاز سازی کے کارخانہ میں آتا تھا ' اور ضروری دیکھ بھال کرتا تھا -

چنانچہ جب یہ کشتیاں تیار ہوگئیں تو دریائے نیل میں خاص اہتمام کے ساتھ ایک دن لڑائی کی نمایش کی گئی - ملک الظاہر کے زمانے میں جنگی جہازوں کا ذوق اس قدر ترقی کر گیا کہ جب جہاز کسی بحری مہم پر روانہ کیے جاتے تھے تو تمام شہر میں دھوم مچ جاتی تھی ' اور لوگ اس منظر کے دیکھنے کیلیے نہایت شوق و شغف کے ساتھ ساحل دریا پر جمع ہو جاتے تھے - چنانچہ جب سلطان ملک اشرف صلاح الدین خلیل بن قلاون نے ایک جنگی بیڑے کو آلات حرب سے مسلح کر کے ایک مہم پر روانہ کرنا چاہا ' تو لوگ روانہ ہونے کے تین دن پہلے ہی سے اوسکی مشایعت کیلیے جمع ہونا شروع ہوے ' اور دریائے نیل کے کنارے لکڑی اور پھوس کے عارضی مکانات بنا لیے - لوگوں کے دروازوں کے سامنے جو کھلی ہوئی جگہ تھی اسکو تماشائیوں نے دو دو سو درہم تک دیکر کرایہ پر لے لیا - تیسرے دن بادشاہ تمام ارکان سلطنت کے ساتھ سویرے صبح کے وقت روانہ ہوا ' اور چاؤ رشوں کو عوام کے روک ٹوک کرنے کی ممانعت کردی - اوسکے سامنے ایک ایک کر کے جہاز نمایاں کیے گئے ' اور ہر جہاز نے اعمال حربیہ کے منظر دکھائے ' اور باہم خود ہی جنگ کی - بادشاہ اس بحری جنگ کا تماشا دیکھکر قلعہ کو واپس آیا ' لیکن اور لوگوں نے متصل ایک دن اور ایک رات وہیں قیام کیا ' اور لہو و لعب میں مشغول رہے - تماشائیوں کی اس قدر کثرت ہوئی کہ ایک پوری کشتی کا کرایہ ساٹھ درہم تک پہونچگیا - ہر زمانے میں عموماً ایک درہم پر بارہ رطل روٹی ملتی تھی ' لیکن اوس دن اوسکا نرخ سات رطل ہوگیا -

اس بحری نمایش نے دشمن کو بھی مرعوب کردیا - چنانچہ جب عیسائیوں کو اس کی خبر معلوم ہوئی تو اونہوں نے مختلف تحف و ہدایا کے ساتھ اپنے قاصد بھیجے اور صلح کی درخواست کی -

سنہ ۷۰۲ میں بھی سلطان ناصر محمد بن قلاوون کے زمانے میں اسی اہتمام اور جوش و خروش کے ساتھ جزیرہ قبرص کی طرف ایک بیڑا روانہ ہوا اور مظفر و منصور واپس آیا -

(جہاز سازی کے متعدد کارخانے)

اوپر گذر چکا ہے کہ مصر میں سبسے پہلے متوکل علی اللہ نے جہاز تیار کروائے ' اور سنہ ۳۵۰ میں معز لدین اللہ نے اوسکو نہایت ترقی دی - لیکن معز لدین اللہ کے زمانے میں اس میں سب سے زیادہ ترقی اسلیے ہوئی کہ اوس نے سنہ ۳۵۴ میں جہاز سازی کا ایک عظیم الشان کارخانہ مقس میں قائم کیا ' اور اوس میں ۶ سو جہاز تیار کرائے ' بعض مورخین نے اگرچہ اس کارخانہ کو اوسکے بیٹے عزیز باللہ کی طرف منسوب کیا ہے تاہم بہر حال یہ کارخانہ معز کے خاندان کا ایک عظیم الشان کارنامہ تھا -

اس کارخانے میں نہایت کثرت سے جنگی کشتیاں تعمیر ہوتی تھیں ' اور آلات و ادوات کی کثرت کی بنا پر نہایت سرعت کے ساتھ کام ہوتا تھا ' جسکا اندازہ اس واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ جب سنہ ۳۸۶ ہجری میں ایک بیڑے میں آگ لگ گئی ' اور اسکے اکثر مسلح جہاز جل کے خاک سیاہ ہوگئے تو عزیز باللہ کے گورنر عیسی بن نسطورس نے اپنی تمامتر کوشش جہازوں کی اس کمی کے پورے کرنے میں صرف کی ' جو اس آتشزدگی سے پیدا ہوگئی تھی - چنانچہ اوس نے اوسی وقت بیس جہازوں کے بننے کا حکم دیا - ۲۴ ربیع الثانی کو آتشزدگی ہوئی تھی - لیکن جب اوس نے ۷ جمادی الثانی کو کارخانہ کا معاینہ کیا تو اوسکے سامنے دو عظیم الشان جہاز تیار کر کے پیش کیے گئے ' اور اوائل شعبان میں چار جہاز اور تیار ہو گئے -

بہر حال شہر تخریب و گولہ باری کے عذاب میں مسلسل ۴۰ گھنٹے تک مبتلا رہا - اس امر کا صحیح طور پر تحقیق کرنا تو مشکل ہے کہ جرمن فوج کے حملے کیسے ہوتے رہے - مگر افسروں اور نیز ان لوگوں کی گفتگو سے جو خطوط جنگ سے واپس آئے تھے میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ آخری حملہ پانچ گھنٹہ کی مسلسل گولہ باری پر مشتمل تھا' جو صبح ساڑھے چار بجے سے لیکے ساڑھے نو بجے تک ہوتی رہی - اس اثناء میں گولوں کی مسلسل اور سخت بارش ہورہی تھی ' اور نقصان پہنچانے سے پہلے یہ گولے جس قدر ٹھیک طور پر اپنے نشانہ پر گرتے تھے انکی یہ صحت ایک غیر معمولی امر معلوم ہوتی تھی - مجھہ سے لوگوں نے یہ بیان کیا کہ جرمن فوج کے ساتھہ غبارے تھے جنکے افسر اپنے توپچیوں کو یہ بتاتے جاتے تھے کہ بلجیم کی مدافعت کے ان پوزیشنوں کو اپنا نشانہ بناؤ - شہر پر بعض بعض وقت ایک ایک منٹ میں دس کے حساب سے گولے پھینکے گئے تھے - تمام ملکی آبادی خوفزدہ تھی اور بوڑھوں اور بچوں میں مصیبت ' خوف ' اور مایوسی کے دلسوز منظر نظر آتے تھے -

پہلے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ دو کشتیاں اوسٹینڈ جائینگی لیکن جب یہ اطلاع دی گئی کہ یہ دونوں کشتیاں نہیں روانہ ہونگی تو جو مجمع ایک کودی پر جمع ہوا تھا اس پر نزع کا عالم طاری ہو گیا -

تاہم ان دونوں کشتیوں کے علاوہ بھاگنے کے دیگر ذرائع ۱۵ کشتیوں کی شکل میں موجود تھے' جو رواٹرڈم ' فلشنگ اور انکے علاوہ ہوا لینڈ کے دوسرے بندرگاہ جانے والی تھیں - یہ کشتیاں مسافروں کی معقول تعداد لیجانے والی کشتیاں نہ تھیں' مگر چونکہ کوئی شخص با قاعدہ چڑھنے کا انتظام کرنے والا نہ تھا اسلیے ان خوفزدہ انسانوں میں کشتیوں پر جگہہ لینے کے لیے سخت کشا کش شروع ہوئی - جگہہ کے لیے مرد ' عورتیں' اور بچے ایک دوسرے سے جانبازی کے ساتھہ لڑنے لگے - اسوقت انسانی ہستی اپنے ایک بد ترین انداز میں نظر آرہی تھی - مگر ایسی حالت میں ان خوفزدہ انسانوں کو کون الزام دیسکتا ہے - یہ لوگ " ۲ بار بربریس " سے بھاگ رہے تھے - اور وہ گولے انکے سروں پر سے سنسناتے ہوے جا رہے تھے' جو انکے گھروں کو خاکسیاہ اور انکے محبوب شہر کو برباد کر رہے تھے - ان لوگوں کا کام جنگ نہیں تھا - یہ لوگ زیادہ تر متوسط العمر دوکاندار' تاجر' اور آرام پسند شہری تھے اور ان میں بچوں اور عورتوں کی بھی کافی تعداد موجود تھی - یہاں ان راستوں کا قحط تھا جنکے ذریعہ سے جہاز یا کشتی تک پہنچتے ہیں - ان لوگوں کے کشتیوں پر سوار کرنے کے ذرایع صرف وہی تختے تھے جو ڈھالو رکھدیے گیے تھے' اور آخر میں آکے ایک خطرناک زاویہ پر ملتے تھے - پنجشنبہ کو ۲ بجے تک اکثر لوگ روانہ ہوگئے تھے' مگر تاہم ۱۵ ہزار جو نہیں بھاگ سکے وہ راضی بقضا ہوکے یہ انتظار کرنے لگے کہ دیکھیں قسمت میں کیا لکھا ہے - ہزاروں تو ان سڑکوں سے بھاگ گئے جو جنگلوں کو جاتی تھیں مجھہ سے لوگوں نے بیان کیا کہ بہت سے بوڑھے بھوک' سردی ' اور خوف کے مارے راستہ ہی میں مرگئے -

(جلتا ہوا شہر)

ایک بلجین افسر کی عنایت سے میں بڑے گرجا کی چھت پر چڑھسکا اور وہاں سے میں نے جلتے ہوے شہر کا منظر دیکھا - تمام سڑکیں شعلہ زن تھیں - شعلے ہوا میں ۲۰ اور ۳۰ فیٹ کی بلندی تک اونچے جارہے تھے - میں نے اپنے بلند پوزیشن سے تیل کے ان بڑے حوضوں کا نہایت عمدہ منظر دیکھا جو دریاے شیلڈ کے محاذات میں واقع ہیں - ان میں ایک بڑی جرمن توپ کے چار گولوں سے آگ لگ گئی اور دھویں کے عظیم الشان سیاہ بقعے ہوا میں دو سو فیٹ تک بلند ہو رہے تھے - تیل کئی گھنٹے تک زور شور سے جلتا رہا' اور قرب و جوار کے تمام حصہ پر دھویں کے بادل چھا گئے - ہر طرف آگ ' شعلے' اور تیل سے لدا ہوا دھواں ہی دھواں تھا - وقتاً فوقتاً شعلوں کی بڑی بڑی زبانیں تیل کے حوضوں سے نکلتی تھیں اور مضطربانہ شوق کے انداز میں اپنے متصل حوض کو بڑے دیتی تھیں' جس سے رفتہ رفتہ آگ ہر طرف پھیل گئی اور کوئی حوض بھی آگ سے نہ بچا - اسوقت شہر بالکل ویران ہوگیا تھا اور قریباً سب لوگ شہر چھوڑ چھوڑ کے چلے گئے تھے - بڑے گرجا سے روانہ ہونے کے بعد میں شہر کے جنوبی حصہ کی طرف روانہ ہوا جہاں کہ فی منٹ ۵ کے حساب سے گولے آرہے تھے -

میں مقام " ریونھیمویٹر " تک گیا تھا کہ ایک خوفزدہ بلجین عورت مجھے ملی - اسے اختناق الرحم (ہسٹریا) کے سے تنفس کیساتھہ مجھہ سے یہ بیان کیا کہ " بنک نیشنل" اور " پیلس دی جسٹس" کے گولے لگے ہیں' اور اب وہ جل رہے ہیں - اور نیز یہ کہ میرے اس مقام پر پہنچنے سے ۵ منٹ قبل اسکے شوہر کے ایک گولہ لگا ہے - جہاں ہم کھڑے تھے وہاں سے سو گز سے کم فاصلہ پر اس (شوہر) کی بے ترتیبی کے ساتھہ کٹی ہوئی لاش خاک و خون میں آغشتہ پڑی ہوئی تھی - جب میں " ایو نیوڈی کیسر " سے جارہا تھا تو ایک گولہ مجھہ سے ۲۰ گز کے فاصلہ کے اندر آکے گرا اور میں منہہ کے بھل گر پڑا - جہاں میں گرا تھا وہاں سے ۱۰ گز سے کم فاصلہ پر ایک مکان کو یہ گولہ لگا تھا' جسکی حالت میں بجز اسکے اور لفظوں میں نہیں بیان کرسکتا کہ وہ (مکان) سڑک پر اینٹوں اور ٹوٹی ہوئی لکڑیوں کی بوچھار کی شکل میں برسپڑا اور اسکی اینٹ سے اینٹ بجگئی - میں بمشکل سنبھلنے پایا تھا کہ ایک شخص جس کی عمر ۴۰ سال کی ہوگی قریباً بالکل ننگا اس گھر سے چیختا ہوا نکلا - یہ بد بخت بالکل پاگل ہوگیا -

خیر میں وہاں سے کوین ہوٹل یہ تحقیق کرنے گیا کہ امریکن جرنلسٹ کا کیا حشر ہوا - معلوم ہوا کہ وہ ایک پرائیوٹ مکان میں شب بھر قیام کے بعد روانہ ہوگئے جس پر تین دفعہ گولے گرے اور بالاخر اسمیں آگ لگ گئی -

(لہا بقیۃ صالحۃ)

حــول بـرلـن

شئون و حالات اصلیہ بروایات و شہادات عینیہ

ڈاکٹر پورسٹما افریقہ کی حزب العمال (لیبر پارٹی) کے ایک لیڈر ہیں - اعلان جنگ کے وقت وہ برلن میں تھے' اور اسکے بعد چندے وہاں مقیم رہے - ڈاکٹر پورسٹما ۲۷ - اگست کو برلن سے روانہ ہوے ہیں' غالباً وہ آخرین شخص ہیں جس نے برلن کو خیر باد کہا ہے - اپنی واپسی کے بعد انہوں نے ایک دلچسپ اور پرراز معلومات مضمون " ڈیلی سٹیزن " میں لکھا ہے - اس مضمون میں وہ لکھتے ہیں :

یہ ظاہر ہے کہ جسوقت تمام جرمن قلمرو میں قیصر کا اعلان جنگ چسپاں کرکے فوج اور بیڑہ کو اجتماع کا حکم دیا گیا ہے اسوقت اہل جرمن معقول زمانے سے ہر قسم کے نتائج کیلیے مستعد تھے - یہ اعلان جو سرخ اور سیاہ دو رنگوں میں چھپے تھے ان پر سنہ ۱۹۱۲ چھپا ہوا تھا' مگر " ۲ " کاٹ کے نیلی پنسل سے " ۴ " بنایا گیا تھا - اسکے بعد سے ہر روز اعلانات شائع ہوتے ہیں اور میں نے سبکو دیکھا کہ وہ دو برس قبل کے چھپے ہوے معلوم ہوتے ہیں - " لینڈ آسٹرم مٹ ریف " فوج جب طلب کی

ان پر پردہ ڈالدیا ہے - اس نے صرف اسقدر معلوم ہونے دیا ہے کہ بحری فوج اور نئی نیول بریگیڈ کے ۸ ہزار آدمیوں نے دفاعی کارروائیوں میں حصہ لیا جنمیں سے موخرالذکر حال میں فوج میں داخل ہوے تھے' اور یہ کہ اس فوج میں سے ۱۳۰۰ سو آدمیوں سے ہتیار لیلیے گئے ہیں' اور انہیں اس کیمپ میں شکست خوردہ فوج کی حیثیت سے داخل کرلیا گیا - جو فوجوں کی یکجائی کے لیے نصب کیا گیا تھا - مگر محصور شہر سے جو مراسلات آے تھے - انکے اہم اور اصلی فقروں کا سخت احتساب ہوا -

(شہـر پـر گولــہ بــاري)

" ڈیلی ٹیلیگراف " کے ایک مراسلہ نگار کا بیان ہے کہ چہار شنبہ کو نصف شب کے وقت شہر پر گولہ باری شروع ہوئی - شام کو جنوب و مشرق کی طرف توپوں کی گرج ہم لوگ سنتے رہے - جرمن فوج نے انکا کوئی جواب نہیں دیا -

وسط شب سے قبل تمام شہر پر ایک پر اسرار خاموشی طاری تھی اور یہ تیرہ و تار شہر مردوں کی بستی معلوم ہوتا تھا - توپوں نے اپنی آتشیں گفتگو موقوف کردی تھی اور اب وہ خاموش تھیں' گوشہ گوشہ سے رات گئے تک ہونے والی جنگ کے آہنی قدموں کی چاپ کی آواز بازگشت آ رہی تھی -

یہ عالم تھا کہ ایک گرج نے طلسم سکوت توڑا اور ایک دھماکے کے ساتھہ دفعۃ ایک گولہ آکے گرا - جس کے آتے ہی خوف زدہ عورتوں کی ایک تعداد گھروں سے سڑکوں پر دیوانہ وار نکل آئی' اور گھبرا گھبرا کے یہ دیکھنے لگی کہ کیا در حقیقت گولہ باری شروع ہوگئی ہے - توپوں کی گرج' برق رفتار گولوں کی سنسناہٹ' اور بعض بد نصیب مکانوں سے ٹکراکے انکے پھٹنے کا تڑاخا اور کھڑکھڑاہٹ' یہ چیزیں کچھہ اسقدر جلد جلد یکے بعد دیگرے پیش آئیں کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ گولے اپنے اس خونیں کام کے لیے شہر کی بالکل اندرونی شہر پناہ سے پھینکے جارہے ہیں - اس واقعہ سے ہم میں سے اکثر بے حد پریشان تھے- یہ معلوم ہوتا تھا کہ گولے اسقدر قریب سے آرہے ہیں کہ آنہیں اپنے منزل مقصود تک پہنچنے میں بمشکل ایک میل کی مسافت بھی طے کرنا پڑتی ہے - اس واقعہ سے ہم لوگوں کو تھوڑی دیر تک تو یہ یقین ہوگیا کہ یہ وہ گولہ باری نہیں ہوسکتی جسکی دھمکی دی گئی تھی' بلکہ ممکن ہے کہ قلعہ کی سرچ لائٹ نے جرمنوں کی کسی ہمتور ٹولی کو شہر پناہ کے اندر دیکھا ہو اور وہ توپوں کے ذریعہ آنہیں نکالنے کی فکر میں ہوں' مگر پاش پاش ہونے والی چیزوں کے تڑاخوں نے اس غلطی کو رفع کردیا -

اب گولے بلا امتیاز محلوں' مکانوں' اور جھونپڑوں پر آ آکے گررہے تھے' اور سارا آسمان چمکتے ہوے شعلوں سے روشن ہوگیا تھا - اسکے بعد گڑھی کی توپوں' اور میدان کی باٹریوں نے ایک ساتھہ آواز بلند کی - اب شور و غوغا خوفناک ہوگیا تھا اور آسمان میں نیچے سے چلنے والی آگ کے عکس سے شعلوں کا ایک متلاطم دریا نظر آتا تھا - ہمارے ہوٹل کی چھت پر سے شہر کا منظر حیرت انگیز تھا - گولوں کی اعصاب شکن آوازیں' شہر کی کبھی روشن اور کبھی تاریک ہوجانے والی چھتیں (جنکی پچھلی تاریکی پہلی تاریکی سے زیادہ تیرہ و تار ہوتی تھی) اور گولوں کے پھٹنے سے چھتوں اور دیواروں کا پھٹنا' ان چیزوں نے ملکے ایک ایسی شکل پیدا کردی تھی جو ہولناکی میں " ان فرنو" سے کسی طرح کم نہ تھی - اس طرح جب لوگوں کو یقین ہوگیا کہ جرمن ایک بے بس آبادی پر گولہ باری کی دھمکی کو پورا کررہے ہیں' تو جیسا کہ مقامی اخباروں نے ایک دن قبل مشورہ دیا تھا لوگ تہ خانوں میں چلے گئے -

ان لوگوں کو جن اصول کی پیروی کی ہدایت کی گئی تھی انکا ماحصل یہ تھا کہ جب پہلا گولہ پھٹے تو فوراً تہ خانوں میں چلے جاؤ' جس میں ساز و سامان تیار رہنا چاہیے - گیس کو نکالو' تہ خانوں میں بکثرت پانی رکھو تا کہ اگر آگ لگے تو بجھاسکو' اور ایسے اوزار رکھو کہ اگر دیوار گرے اور تم اسمیں دب جاؤ تو کھود کر نکل آسکو - مزید احتیاط کے لیے بہت سے لوگوں نے تہ خانوں کی جالی پر بالو کے بھرے ہوے بورے رکھوادیے تھے جس سے راستہ چلنے والوں کو چھوٹی چھوٹی تکلیفیں بھی پہونچتی تھیں -

۳ بجکے ۳۰ منٹ پر جنوبی حصہ کا سارا آسمان " برچیم" کی شعلہ زن آگ سے بالکل منور ہوگیا' اور اسطرح آتشزدگی کا خوف گولہ باری کے خوف پر اور مستزاد ہوگیا - مقام " ریلم" میں واٹر ورکس کے تباہ ہوجانے سے اینٹورپ کو ۸ دن سے پوری طرح پانی نہیں ملا تھا - اسلیے نہ وہاں پانی تھا اور نہ آدمی تھے کہ ان پیاسے شعلوں کو سیراب کرتے جو عالم تشنگی میں اپنی زبانیں نکال رہے تھے -

شہر کے دوسرے حصوں میں مختصر پیمانہ پر آگ لگی ہوئی تھی - صبح تڑکے جرمن فوج کی آتشباری ختم ہوچکی تھی - اس گولہ باریدہ شہر کی ایک مستعجلانہ سیر نے مجھے ۳۱ گھر دکھاے' جو گولوں کی زد میں آگئے تھے - اس حصہ میں " برچیم" شامل نہیں جسکے متعلق مجھسے یہ بیان کیا گیا ہے کہ ساری سڑک برباد ہوگئی ہے - دوسرے دن صبح کو ۹ بجے جرمن فوج کی گولہ باری پھر سخت ہوگئی' مگر گولوں کی گرج اور عمارتوں کے دھماکوں نے خوفزدہ آبادی کو جنبش نہ کرنے دی -

کوئی دس بجے ایک گولہ مٹی کے تیل کے ایک حوض پر آکے گرا' اور اسمیں آگ لگ گئی - اسکے بعد ایک سے دوسرے میں اور دوسرے سے تیسرے میں آگ لگنا شروع ہوئی اور رفتہ رفتہ تمام حوضوں سے شعلے بلند ہونے لگے -

بار بردار اور دخانی کشتیوں سے جس قدر جلد سے جلد ہوسکتا تھا وہ ان مصیبت زدہ انسانوں کو لاد رہی تھیں اور ان سے ہوالینڈ تک کے مختصر سے سفر کے لیے بیس فرنک چارج کررہی تھیں - جب بہتا ہوا تیل کے چشمے کے نیچے تک پہونچا تو لوگوں میں دفعتاً بیوجہ تہلکہ مچگیا - جو کشتیوں پر تھے اونہوں نے تو افسروں کو پکارنا اور خطرہ کی طرف اشارہ کرکے " بس" " بس" کرنا شروع کیا' مگر جو لوگ گودی پر تھے وہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ پیچھے رہجائیں اسلیے جگہ حاصل کرنے کیلیے بے طرح کشتیوں پر ٹوٹ پڑے -

میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ خود تو اس ہجوم و ازدحام میں غرق ہوگئی' مگر اسکا شوہر جو اس سے کسیقدر زیادہ خوش قسمت تھا اسٹیمر کی چھت پر گرا اور کسی طرف ایک ایسی شے لیکے نکل گیا جو اسکا پھٹا ہوا سر معلوم ہوتی تھی -

عورتیں پہلے ملاحوں کو بچوں کی گاڑیاں' ننھے ننھے بچے' چھوٹے چھوٹے لڑکے اور دوسرے قسم کا اسباب دیدیتی تھیں' اور پھر پیر رکھنے کی جو ذرا سی جگہ بھی ملجاتی تھی اسکے سہارے سے کشتیوں پر چڑھ آتی تھیں - یہ امر تعجب انگیز ہے کہ ایسے ہجوم و کشاکش میں اکثر نہ غرق ہوئیں اور نہ مریں -

(آخـریـن مــنـظــر)

" ڈیلی کرانیکل" کے مراسلہ نگار خاص مسٹر ارتھر جونس کہتے ہیں " کہ جمعہ کے دن ۱۲ بجکے ۳ منٹ ہوے تھے کہ جرمن شہر میں داخل ہوے - جسے رسمی طور پر شریف شہر نے انکے حوالہ کردیا تھا - لیکن دوسرے مراسلہ نگاروں کا بیان ہے کہ جرمن اس سے کہیں بعد کو شہر میں داخل ہوے ہیں -
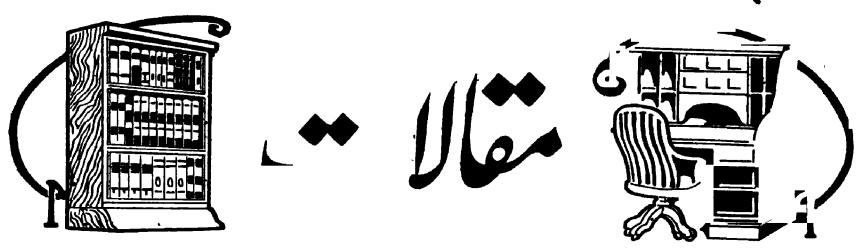
عالمگیر جنگ کي سازش

(جرمني کا مجوزہ نقشہ)

ڈیلی کرانیکل لندن میں مشہور مسٹر آرتھر کوناین ڈوائل عنوان بالا پر حسب ذیل خیالات ظاہر کرتے ہیں :

قبل اسکے کہ بڑے اور تازہ واقعات قدیم نقوش کو مٹائیں یہ قلمبند کرنا دلچسپ ہوگا کہ اس مصیبت کے نازل ہونے سے پہلے ہمیں حالات عالم کیا نظر آتے تھے ؟

جب ایک گذشتہ دماغي حالت کي طرف بعض جدید نقطہ ہاے نظر سے پھرکے دیکھیے تو بسا اوقات موجودہ حالت ناقابل یقین معلوم ہوتي تھي - میں منجملہ ان لوگوں کے ہوں جو جرمني کے ارادوں کو تسلیم کرنے سے سختي کے ساتھہ انکار کیا کرتے تھے - میں نے اس موضوع پر لوگوں سے بحث کي ' میں نے اس کے متعلق مضامین لکھے ' میں " اینگلو جرمن فرینڈ شپ سوسائٹي " میں شریک ہوا - غرض جو عقیدہ میرا تھا اسکے لیے میں جو کچھہ کرسکتا تھا وہ کیا - مگر گذشتہ سال کے آغاز میں میرے خیالات میں ایک کامل تغیر پیدا ہوگیا - میں نے یہ محسوس کیا کہ میں غلطي پر تھا اور جس شے کے متعلق یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ اسقدر مجنونانہ اور فتنہ پردازانہ ہے کہ واقعہ نہیں ہوسکتي رہي در حقیقت واقعہ تھي -

میں نے اپني راے کا یہ تغیر مارچ کے " فورٹ نالٹ لي ریویو " کے ایک مضمون میں قلمبند کیا تھا جسکي سرخي " برطانیہ عظمی اور آیندہ جنگ " تھي ' اور اب جو میں نے اس مضمون کو پڑھا تو معلوم ہوا کہ اسکا بہت سا حصہ موجودہ حالت کے مناسب ہے - پیشینگوئیاں خطرناک ہوتی ہیں - مگر اس مضمون میں ایسي باتیں بہت تھیں جنکو مجھے واپس نہ لینا چاہیے - میري راے میں جس شے نے تغیر پیدا کیا وہ " برنہارڈي " کي کتاب " جرمني اور آیندہ جنگ " کا مطالعہ ہے -

(ناقابل اعتماد حوصلے)

اسوقت تک میں یہ خیال کرتا تھا کہ یہ تلوار کي کھڑکھڑاہٹ ایک نو عمر مضبوط قوم کي طفلانہ افراط ہے جو یہ چاہتي ہے کہ اپنے مونچھے مروڑے جوتے پہنے ہوے تمام دنیا کے گرد کھٹ پٹ کرتي پھرے - اس جوش کا ایک حصہ تو (جیسا کہ میرا خیال تھا) کامل قدرتي حسد کا نتیجہ تھا اور ایک حصہ ان غیر معمولي پروفیسروں کي تلقین کا نتیجہ تھا جنکے مسلسل خیالي مباحثوں نے نوجوانان جرمني کے خون کو مسموم بنادیا ہے -

اسقدر تو بالکل صاف تھا ' مگر مجھے یہ یقین نہیں آتا کہ ایک عالمگیر جنگ کا تخم سازش کے سایہ میں پرورش پا رہا ہے جس میں بحر و بر دونوں کے اقتدار کو چیلنج دیا جائیگا - اس ہیبتناک رستخیز کا کوئي مقصد نہیں معلوم ہوتا تھا اور نہ کوئي بڑي غنیمت جنگ جرمني کي منتظر نظر آتي تھي - یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس جنگ میں وہ فتحیاب ہوئي تو زاید سے زاید اچھے نفع و نقصان کا توازن قائم رکھہ سکیگي اور اگر اسے شکست ہوئي تو پھر ہمیشہ کیلیے رخصت ہوئي -

اسکے علاوہ یہ خیال ہوتا تھا کہ عیسائیت اور تمدن کسي نہ کسي کام کیلیے دنیا میں ابتک قائم ہیں ' اسلیے جو قوم کہ ان دونوں میں سے ایک کا ادعا بھی کرتي ہے وہ تاریخ عالم کے اس زمانہ میں ایسي ٹھنڈے خون والي بربري سازش میں شریک نہیں ہوسکتي جسکے ذریعہ سے وہ چند سال تک اپني طاقت کو صرف اس ارادے سے بڑھاتي رہے کہ جب موقع ملے تو بغیر کسی نزاع کے محض اپني سربلندي کے خیال سے اپنے ہمسایوں پر ٹوٹ پڑے -

(برن ہارڈي کي تنبیہ)

میں کہتا ہوں کہ میں ان باتوں کو باور نہ کر سکا ' لیکن جب میں نے جرمن مصنف برن ہارڈي کي کتاب پڑھي تو پھر میں ان امور کو بغیر یقین کیے نہ رہسکا ' اور ایک مضمون لکھا تا کہ جو لوگ میري طرح اندھے ہوں انکي آنکھیں ہوجائیں ' اور وہ اس حقیقت کو دیکھیں جو مجھے نظر آئی ہے ' کیونکہ برنہارڈي ایک غیر ذمہ دار جرنلسٹ یا اتحاد جرمني (پان جرمنزم) کے خبط کا مریض نہ تھا - وہ جرمن سپاہ کا ایک ممتاز افسر تھا - اس نے فن جنگ پر کئي مستند اور بلند پایہ کتابیں لکھی ہیں - وہ اعلی طبقہ میں رہا تھا ' اسلیے اس سے توقع ہے کہ وہ انکے خیالات سے صحیح طور پر واقف ہوگا - با ایں ہمہ اس کتاب میں (جس میں اس نے اہل وطن کو مخاطب کیا ہے) اس قسم کے جنگجویانہ خیالات ظاہر کیے ہیں - تم اس قسم کي تحریر کو علحدہ نہیں کرسکتے - اسکو تم ناقابل شمار نہیں ٹھرا سکتے - جیسا کہ میں نے اس وقت لکھا تھا) " ہم مجنوں ہونگے اگر اس تنبیہ پر سنجیدگي کے ساتھہ توجہ نہ کرینگے -

لیکن ایک عجیب و غریب بات یہ ہے کہ اس قسم کي تنبیہ شائع کي گئي - جرمن دل میں ایک تعجب انگیز سادگي ہوتي ہے ' جو موجودہ واقعات میں بارہا ظاہر ہوچکي ہے - مگر یقیناً اس سادگي کی سب سے بڑي مثال یہ کتاب ہے - یہ ذہن میں نہیں آتا کہ اس کتاب کے مصنف کے دل میں یہ خیال نہ آیا کہ ممکن ہے کہ اس کتاب کا ترجمہ ہو اور جس کو ہم اپنا شکار بنانا چاہتے ہیں وہ اسے پڑھے -

پھر یہ بھي یقین نہیں آتا کہ ایک نامور سپاہي کي حیثیت سے برن ہارڈي کا تعلق جنرل اسٹاف سے نہ ہو - اسلیے اس نے جو خاکہ کھینچا ہے اسے ایک سرکاري خاکہ خیال کرنے کے لیے اسباب موجود ہیں -

مگر یہ کوئي منفرد مثال نہیں - وان ایڈیشم نے ' جس کا تعلق حقیقي طور پر اس معیر العقول اسٹاف سے ہے ' ایک

گئي هے اور اسکي طلبي کيليے اعلانات شائع هوے هيں تو ان سے بهي يه معلوم هوتا تها که يه دو برس قبـل کے مجوزه مطبوعه هيں -

جرمن سپاه ميں لينڈ آسٹرم دو قسم کے هيں " مت " اور " اونے " يعني مسلح اور غير مسلح - اس هفته کے ميل تـک غير مسلح تو طلب هي نهيں هوے هيں' اور مسلح کا بهی بهت هي تهوڑا حصه ميدان جنگ ميں آيا هے -

دشمن کو خواه مخواه حقير سمجهنا کوئي عمده پاليسي نهيں - اسليے اهل جرمني کے عزم اور عجيب و غريب جوش سے انگريزوں کو مطلع کرنا بالکل بجا و درست هے - اولاً تو انکو يقين هے که موجوده جنگ جنگ مدافعت هے - انکا قيصر " امن دوست " بادشاه هے - انکے وطن محبوب پر انکے حاسد دشمن وحشيانه طريقه سے حمله کر رهے هيں - جرمني ميں تمام کام گهڑي کے پرزوں کي رفتار کی طرح هو رهے هيں - هر شخص بالکل صحيح طور پر جانتا هے که اسے کيا کرنا هے اور کهاں رهنا هے - افسروں نے عورتوں کو سپاهيوں کي ٹرينوں کو پتوں اور پهولوں سے آراسته کرنے کي اجازت ديدي هے - اسليے تمام ٹرينيں پهولوں اور سبز و شاداب پتيوں سے دلهن بني هوئی جاتی هيں - اسکے علاوه هر سپاهي کي رائفل کے سرے پر ايک پهول لگا هوتا هے -

واقعي جرمن عورتيں نهايت همتور هوتي هيں - ايسا شاذ و نادر هوا که کسي عورت کا شوهر' بهائي' يا لڑکا رخصت هو رها هو اور ميں نے اسکے منهه سے سسکي کي آواز بهي نکلتے سني هو - جب انکے عزيز رخصت هونے لگتے هيں تو وه ان سے کهتي هيں که هم يه جانتے هيں که " اب هم اور تم پهر کبهي نهيں مليںگے' مگر تاهم تمکو اپنے آبائي وطن اور قيصر پر قربان هونے کے ليے ضرور جانا چاهيے -

جرمني ميں تمام ريليں سرکاري هيں - اس اجتماع کے زمانه ميں معلوم هوگيا که گذشته زمانے ميں فوجي نقل و حرکت کيليے هر ممکن تياري کي گئي هے - ميں يه نهيں کهسکتا که يه صحيح هے يا غلط مگر بهر حال جسوقت ميں ۲۷ - اگست کو چلا هوں اسوقت يه عام طور پر تسليم کيا جاتا تها که ۶ ملين فوج اسوقت مسلح تيار تهي' اور مجموعي تعداد ۱۲ - ملين هوگي - اسميں هزارها فدا کار شامل نهيں جنهوں نے اپنے خدمات پيش کيے هيں' اور نه وه تين ملين اشخاص محسوب هيں جو اگر ضرورت هوئي تو اسيران جنگ کی حفاظت کے ليے طلب کيے جائينگے - برلن ميں حکام يه کوشش کر رهے هيں که جهاں تک ممکن هو شهر کي وهي حالت رهے جو عام طور پر هوتي هے - کسي ايسي شے کي اجازت نهيں جس سے آبادي ميں شکسته دلي پيدا هوتي هو - حتی که جب بعض خاندانوں کو اپنے اعزاء کے ميدان جنگ ميں کام آنے کي خبر معلوم هوئي اور انهوں نے ماتمي لباس پهننا چاها تو انکو عملاً ممانعت کي گئی - انهيں يه نصيحت کي گئي که وه اپنے وطن محبوب کي خاطر ابهي اپنے ماتم کو اختتام جنگ تک ملتوي رکهيں -

اهل جرمني تمام معاملات کے متعلق نهايت سرگرم و مستعد هيں' اور لهو و لعب ميں اشتغال و انهماک کو يک قلم موقوف کر ديا هے - مثلاً کسي گهر ميں پيانو کی آواز نهيں سنائي ديتي - انکا قول هے که يه جنگ کا زمانه هے يه موسيقي نوازي کا وقت نهيں هے - تمام تهيٹر اور اوپيرا بند هيں -

شروع ميں تو دو دن تـک بنکوں اور سيونگ بنکوں ميں روپيه نکالنے والوں کا بڑا ازدحام رها" مگر اسکے بعد سے موقوف هو گيا - بنک اپنے اپنے عام انداز ميں کاروبار کر رهے هيں - البته وه طلائي سکے نهيں ديتے هيں - جسوقت ميں چلا هوں اسوقت تـک هنگامي نوٹ شائع نهيں هوے تهے -

جو لوگ محاذ گئے هوے هيں واقعي انکے اعزاء مضطرب و پريشان هيں' مگر حکومت اسکے علاج سے غافل نهيں هے - هر مستحفظ سپاهي کی بيوي کو ۹ مارک (ايک جرمن سکه) اور هر بچه کو ۴ مارک ملتے هيں - بعض خاندانوں کو ٹريڈ يونينوں (تجارتی انجمنوں) سے بهی کچهه رقم ملتي هے' جن سے انکے ميدان جنگ ميں جانے والے اعزاء وابسته تهے -

مسٹر فلپ ايچ - وڈ نامي ايک مشهور امريکن هيں جو اکسعه ميں برلن سے لندن آگے هيں انکا بيان هے :

برلن ميں زندگي کی وهی معمولی حالت هے' لندن اور برلن کي زندگي ميں کوئي بڑا فرق نهيں - جنگ سے قبل سامان خور و نوش کی جو قيمتيں تهيں وهي اب بهی هيں - قهوه خانے کهلے هيں اور بينڈ قومی ترانے بجا رهے هيں - کوئی ايسی پريشانی يا گهبراهٹ کی بات نظر نهيں آتي جس سے معلوم هو که جرمني برسر جنگ هے - گو هر طرف سرگرمي و مستعدي اور جوش و خروش پهيلا هوا هے - ميں نے ايک شخص کو بهی بهاگتے هوے نهيں ديکها - "

جهانتک هو سکا ميں نے لوگوں سے سامان غذا کے متعلق گفتگو کي' مگر ميں نے کسي ميں پريشاني اور بےچيني محسوس نهيں کي' اور بعض حکام نے تو ان سے يه بيان کيا که اسقدر سامان غذا موجود هے که ۱۸ مهينه تـک چلسکتا هے -

برلن ميں عام راے يه هے که اگر جرمني فتحياب نه هوئي تو وه واپس چلي آئيگي - اهل جرمنی کو اطمينان واثق هے که اپني فوج کو کبهي شکست نهيں هوسکتي' اور اگر انکي فوج کو فرانس سے واپس هونا پڑا تو اس حالت ميں وه اپنے ملک کی حفاظت غير محدود وقت تک کرسکتے هيں -

مسٹر وڈ کهتے هيں که ميں نے دو افسروں سے پوچها که آپ لوگوں نے اپنی فوج کی شکست کے امکان پر غور کيا هے ؟ ان ميں سے ايک بولا که " هاں بيشک ممکن هے' مگر هم اس وقت يهاں نهيں هونگے اسوقت ۱۷ اور ۵۰ برس کے مابين عمر والے مردوں ميں سے تمام جرمنی ميں ۵۰ هزار آدمی سے زياده نه رهنے ديے جائينگے - "

ميري راے يه هے که وساطت کے ذريعه سے ايک ماه کے اندر جنگ موقوف هوسکتي هے - جب ميں نے ايک جرمن افسر کو اس طرف توجه دلائي تو اس نے کها که جب تـک هم پيرس اور سينٹ پيٹر سبرگ پر قبضه نه کرليں' اسوقت تک وساطت کا ذکر فضول هے - البته اسکے بعد هم آپکا کهنا سنينگے -

مسٹر وڈ کا بيان هے که ميں نے انگلستان کے خلاف سخت بغض محسوس کيا اور کسي کو بهي يه يقين نه دلسکا که انگلستان اهل جرمني کے خلاف نهيں بلکه انکي جنگ پرستي کے خلاف معرکه آرا هے - وه کهتے هيں که اهل جرمني کا يه خيال هے که انگلستان جرمني کو کچل ڈالنا چاهتا هے - انکا يه عزم بالجزم هے که وه اپنے آپ کو انگلستان کے رحم کے حوالے کرنے کے بدلے آخر وقت تک لڑتے رهينگے - ميں نے اشترا کئين (سوشيالسٹس) ميں کسي قسم کا اختلاف نهيں ديکها - انگريزوں کے ساتهه عمده برتاؤ کيا جا رها هے -

۲۲ ذوالحجه ۱۳۳۲ هجري

هنـدوستـان اور پـرو جرمنـزم !

(۲)
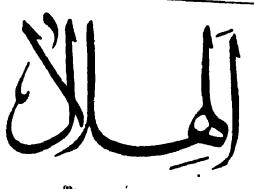
جـو اقتبـاسات پـايـونيـر نے الهــلال کے سيے هيں اول تو يه اقتباسات ايک مضمون کے نهيں - دو مختلف مضمون کے مختلف مقامات سے ليے گئے هيں جنکي وجه سے انکے سابق و لاحق کا ربط توت کر مترجم کے هاتهوں ميں بالکل بے بس هوگيا هے' اور وہ انکو اس ترتيب سے پيش کرتا هے که پڑهنے والے کے سامنے انکي مجموعي شکل خطرناک بن کر نماياں هوتي هے - پهر اصل عبارت کے الفاظ اور ترکيبوں کے ترجمه ميں بهي اپنے مقصد کو پوري هوشياري کے ساتهه پيش نظر رکها هے اور هر اثر پذير تکرے کے اندر ايک نئے اثرکو پيدا کرنيکي صريح کوشش کی هے - مثلاً عبارت مقتبسه ميں لفظ ريتائر منت Retirement اور ريتريت Retreat کے واضح فرق کو نظر انداز کرديا هے' اور جس جگه مضمون ميں محض "خيالات" کا لفظ آيا هے جسکے ليے انگريزي ميں تهوتس Thoughts هونا چاهيے' اسکے ليے نهايت بے باکي کے ساتهه "مس کنسپ شنس" Misconceptions (خيالات باطله) کا لفظ استعمال کيا هے ' اور هر شخص اندازہ کرسکتا هے که صرف اسي ايک لفظ سے کسقدر خطرناک تبديلي پيدا هوگئي هے؟

اسيطرح اس پورے ترجمه کے اندر متعدد مواقع ميں محسوس و واضح تغيرات کيے گئے هيں ' اور پوري کوشش اسميں صرف کي گئي هے که ترجمه کو پڑهنے والوں کي نظر ميں هيبت ناک بنا ديا جاے : يحرفون الکلم عن مواضعه - ليکن انکي اصليت اوسوقت تک واضح نهيں هوسکتي جب تک هر هر لفظ اور ترکيب کے متعلق تفصيل سے بحث نه کي جاے' اور اسکے ساتهه هي ايک صحيح انگريزي ترجمه هم پيش نه کريں - چونکه يه مضمون بهت بڑهگيا هے اسليے هم يهاں صرف اتمام حجة کے طريق سے کام لينگے اور ترجمه کي صحت و عدم صحت کو آينده مستقل طور پر لکهينگے - تاکه وہ هميشه کيليے اس بهت هي پر خطر مسئله کو اردو پريس کيليے واضح کردے -

هم تهوري دير کيليے يهاں تسليم کرليتے هيں که يه اقتباسات صحيح هيں - ليکن اسکے بعد معلوم کرنا چاهتے هيں که بصورت صحت بهي وہ کونسي هولناک جرمنيت هے جسکے ليے الهلال اسقدر خطرناک ظاهر کيا گيا هے ؟ ان تمام اقتباسات کا زيادہ سے زيادہ خلاصه يه هے که انتورپ کے لے لينے سے بلجيم ميں جرمني کا کام پورا هوگيا - اسکا پوزيشن اب بلجيم ميں زيادہ محکم هے - انگريزي بحري مهم کچهه زيادہ مفيد نه هوئي - اب اسکا ارادہ انگلش چنيل پر دبار ڈالنے کا هے - نيز يه که انگريزي فوج مصلحت شناسي اور عاقبت بيني کيليے قابل تعريف هے - وہ خوب اچهي طرح سمجهتي هے که محض زمين کي چند گز زمين کے لے لينے هي کا نام کاميابي نهيں هے بلکه بعض اوقات ميدان جنگ سے مراجعت پيش قدمي سے زيادہ قابل تعريف هے - جتني تهوڑي فوج انتورپ کيليے بهيجي گئي تهي' اگر وہ مصلحت شناسي سے کام نه ليتي اور بالاخر مراجعت کو ترجيح نه ديتي' تو يقيناً همارے نقصانات اس سے زايد هوتے جسقدر که بيان کيے گئے هيں -

ليکن هم پوچهتے هيں که انگلستان کے پريس سے ليکر انڈيا کے تمام انگلو انڈين اخبارات تک کون هے جس نے اس کهلي بات کے اظهار کو بهي نا مناسب سمجها هے' اور اسکے سوا اس موقعه پر اور کيا کها جا سکتا تها ؟ يه وہ نتائج هيں جو خود سرکاري خبروں نے دنيا کو بتلاے هيں اور ايسي بے ضـرر حقيقت هے جسکا اظهار بالکل ناگزير هے - کيا پايونير اسکو پسند کريگا که " جرمنزم " کے اتهام سے بچنے کيليے هم حقايق سے ايسا کهلا انکار کريں جو دنيا کيليے تمسخر انگيـز هو؟ هم ايک لمحـه کيليے بهي يقين نهيں کرسکتے که هندوستان کي گورنمنت واقعات کے اظهار و بحث کو صرف اينگلو انڈين پريس کے ليے جائز رکهتي هو جو هر روز کوئي نه کوئي " پرو جرمن " مضمون شائع کرتے هيں' اور ايک هندوستاني قلم کيلئے جرم سمجهتي هو جو پهونـک پهونـک کر قدم اوٹهاتے هيں ؟

وہ روح جو اس مضمون کے اندر کام کر رهي هے ' اس واقعه سے غالباً هر شخص کے سامنے آجائيگي که مضمون نگار نے ترجمه کرتے وقت " استيٹسمين " کا حواله بالکل چهوڑ ديا هے جو الهلال ميں ديا گيا تها - کيونکه ايسا کرنے سے " کلکته کا جرمنزم " الهــلال پريس سے معاً " استيٹسمين " کے دفتر ميں منتقل هو جاتا اور يه اوسے منظور نهيں هے -

اصلي واقعه يه هے که جنـگ کے نتائج پر نظـر ڈالتے هوے استيٹسمين کے حوالے سے يه لکها گيا تها که " خواہ جنگ کي اصلي حالت کچهه هي کيوں نهو ليکن يه تو ظاهـر هے که جسقدر بهي لڑائي هو رهي هے' جرمني کے اندر نهيں هے اور اسيکا افسوس ناک نتيجه هے که اسکے اندروني امن کو ابتـک کوئي نقصان نهيں پهونچا هے "

صادق الروايت مضمون نگار نے پورے مضمون کو تو لے ليا مگر " استيٹسمين " کا لفظ بالکل اوڑا ديا - پهر يهي کيا واقعه نگاري کي اخلاقي قوت هے جسکي بنا پر پايونير نے الهــلال کي جاسوسي کيليے اپنے تئيں پيش کيا هے ؟

جو خيالات الهــلال ميں سقوط انتورپ کے متعلق ظاهر کيے گئے هيں' آج هميں مجبوراً غير انگريزي داں پبلک کے سامنے ظاهر کرنا پڑتا هے که وہ اُن رايوں کے مقابلے ميں کچهه بهي نهيں هيں جو آج انگلستان کا پريس علانيه ظاهر کر رها هے' اور جسکو ولايت کي ڈاک هر هفته هم تک پهنچاتي هے- چونکه هم پر حمله کيا گيا هے اسليے هميں جواب دينا پڑيگا - هم پايونير کو جو الهلال کے پرو جرمنزم کے ليے اسقدر مضطر هے ' اُن بے شمار مضامين پر توجه دلاتے هيں جو پچهلے هفته ولايت کي ڈاک ميں " انتورپ " کے متعلق آے هيں ' اور دريافت کرتے هيں که کلکته کے ليے پرو جرمنزم کا عنوان موزوں هے يا خود برتش دارالسلطنت کيليے ؟

هم يهاں صرف ايک دو اقتباس دينگے - " مورننگ پوسٹ " لندن کے جو پرچے آخري ميل سے آے هيں' اُنميں سقوط انتورپ پر نهايت تفصيلي بحث کي گئي هے - وہ انگريزي بحري مهم کي ناکاميابي پر انتهائي سخت لفظوں ميں افسوس کرتا هے اور اسکا سارا الزام مسٹر چرچيل کو ديتے هوے لکهتا هے :

" انگريزي بحري فوج اور بحري والنٹيروں کے ذريعه اينٹورپ کے نجات کي کوشش کرنا ايک گرانبها غلطي تهي ' جسکے جواب دہ موجوده شهادت کي بناء پر مسٹر چرچيل کو هونا چاهيے -

مختصر سا رسالہ لکھا ہے جس میں بتایا ہے کہ اگر موقع پیش آے تو جرمني ممالک متحدہ امریکہ کے ساتھہ کیا کریگا -

ان علامات کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ درحقیقت ایک شیخی سے پھولے ہوے قومي غرور کے مظاہر میں جو شیخي میں پھولکر اس فیصلہ تک پہنچگیا ہے کہ جرمنی کي فتح یقیني ہے اس لیے انکے حریفوں کا عافل یا خبردار رهنا دونوں برابر هیں -

(جنگ کا پروگرام)

اسوقت درحقیقت برن هارڈي کے پرروگرام پر عمل هو رها ہے اس پرروگرام میں یہ تجویز کیا گیا تھا کہ حملہ کا سارا بار فرانس پر ڈالا جاے اور روس کو اپنے سست رفتار فوجي اجتماع میں روک لیا جاے - اسکے بعد پیرس سے فاتح فوجیں بیشمار ٹرینوں میں بجلي کي طرح مغربی خط جنگ سے مشرقی خط جنگ پر بهیجدي جائیں -

پہلے انگلستان کو بہلایا جاے اور جب اسکی قسمت کے فیصلہ کا وقت آ جائے تو پھر اسکا بیڑا زیر آب کشتیوں' تارپیڈو کشتیوں ' بحري سرنگوں سے تراشا جائے اور جب تعداد برابر هوجاے تو " ولهیلم شیورین" کے قلعوں سے جرمن بیڑا نکلکے سمندر کے فتح کرنے کے لیئے حملہ کردے -

(انگلستان کے لیے بري گھڑیاں)

خواہ واقعات کی رفتار کتنی هي همارے موافق هو' مگر امید نہیں کہ هم چند بري گھڑیوں سے بچکر نکل جاسکیں - جرمن ایک بڑي اور بهادر قوم ہے وہ اپني تاریخ جنگجوئي میں عمدہ کارنامے رکھتي ہے - وہ حلیفوں پر اپنے دیرپا نشان چھوڑے بغیر نہیں مٹیگي- همیں افتتاحی کامیابیوں کو بہت زیادہ اهمیت نہ دینا چاهیے اور یہ نہ سمجھنا چاهیے کہ حالات همارا ساتھہ ضرور دینگے - خشکي اور تري دونوں میں وسیع کوششیں اور مایوسیاں همارا انتظار کر رهي هیں - مگر اس میں زیادہ دیر نہ هوگي جیسا کہ مجھے معلوم هوتا ہے اسمیں زیادہ دیر هونا نا ممکن ہے - زمانہ کا عجلت پسند مزاج سست تدابیر کو برداشت نہیں کرسکتا ' اور نہ جرمني مالي کشش کو غیر محدود زمانہ تـک برداشت کر سکتي ہے -

پیشینگوئي کسقدر خطرناک ہے ! چاہے بعینہ یہي الفاظ میرا مضحکہ اڑانے کو واپس آئیں مگر میں خود نہیں سمجھسکتا کہ یہ جنگ ۶ ماہ سے کم میں کیونکر ختم هو سکتي ہے یا ۱۲ ماہ سے زاید عرصہ تـک کیسے جاري رهسکتي ہے -

(جرمني کي ایک ڈپلومیٹک غلطی)

یہ کہنا تو بہت زیادہ ہے کہ جرمني کے ڈپلومیٹک حالات جسقدر بوسیدہ هیں اگر کہیں اسکے جنگي حالات بھی ایسے هي هوتے تو وہ زیادہ عرصہ تـک زندہ نہ رهسکتي - البتہ اسکے یہاں ڈپلومیٹک ناقابلیت کے بعض ایسے درجے ضرور رهیں جو اس حد سے کم درجہ هیں - اس حد تـک ناقابلیت یقیني ہے - کم از کم ان میں مناقشہ کي گنجایش تو نہیں - " ریل پولٹیک " " ویلٹ پولٹیک " وغیرہ کے مجنونانہ علم سے جرمن کو کیا حاصل هوا ؟ اطالیا کے ساتھہ اتحاد کی بندش اس قدر ڈهیلي کہ اتحاد بیکار ' آسٹریا کے ساتھہ بحر میڈیٹرین کے متعلق اسقدر وسیع مفاهمت کہ یہ مفاهمت جرمن کروزروں کے لیے بیکار ثابت هونے کے بعد بھي سرویا ' مانٹي نیگرو ' اور بلجیم کو جرمنی کے خلاف میدان جنگ میں کھینچ لائي - انگلستان کے ساتھہ وہ برتاؤ کیا جس نے همارے تمام طبقوں کو اس طرح متحد کردیا کہ آپ اگر کوئي جماعت اس سے اختلاف کرے تو اس کے پیر کے نیچے سے زمین نکلجاے' اور اس طرح اسکے سقوط و افتاد کا سامان هوجائے - کیا اس سے زیادہ بڑا کوئي خلط ملط هوا ہے ؟ کیا کوئی ایسا نقطہ ہے جسکا انتظام اس سے زیادہ بري طرح کیا گیا هو؟ اور هاں اسکے نتیجۂ ثاني کے طور پر وہ عام بے اعتمادي و ناراضي جو ناطرفدار ممالـک میں پیدا هوئي ہے وہ خود ایک مکمل شے ہے -

(جرمن سپاهي)

جرمن سپاهي ویسا هي اچھا ثابت هوگا جیسا کہ وہ همیشہ تھا' وہ ویسا هی بهادر ثابت هوگا جیسا کہ وہ همیشہ تھا' اسمیں مجھے ذرا شک نہیں - مگر وہ ویسا هي جفاکش ثابت هوگا جیسا کہ وہ همیشہ تھا' اسکي کم امید ہے - کیونکہ اس آبائي سر زمین کي آبادي کا بڑا حصہ کھیتوں سے نکل کے کارخانوں میں چلا گیا ہے' اور نیز عیش و آرام کا معیار بہت بڑھگیا ہے -

ولیم کے عہد کا ایک ویسٹفلین دستکار فریڈرک کے زمانے کے برینڈ بنرگ کے کاشتکار سے بالکل مختلف شے ہے - بعینہ اسیطرح جسطرح کہ سنہ ۱۹۱۴ ع کا تھوڑے عہد خدمت والا سپاهي سنہ ۱۸۵۰ ع کے دس سالہ خدمت والے سپاهي سے بالکل جداگانہ شے ہے - مجھے توقع ہے کہ جرمن همیشہ کي طرح عمدہ ثابت هونگے' مگر اپنے همسایوں سے بہتر نہیں - لیکن انکے نقطہ نظر سے جنگ کا عمدہ نتیجہ تمامتر اس پر موقوف ہے کہ وہ بہتر ثابت هوں - انہیں صرف فتح هي کرنا نہیں بلکہ جلد فتح کرنا ہے -

(قیصر کي مشینیں)

ایک قابل ذکر شے اسکا (قیصر کا) فوجی نظام ہے' جس پر بڑي شیخي ماري جاتی ہے - میرے ایک امریکن دوست نے جسے راے قائم کرنے کا موقع ملا تھا یہ کہا کہ " هاں بیشک وہ ایک بڑي اور سبکرو مشین ہے جو نہایت نزاکت کے ساتھہ جڑي گئی ہے - اگر ایک پہیا بھي اٹـک گیا تو تمام مشینوں کي طرح وہ بھي فوراً ٹکڑے ٹکڑے هو جائیگي "

ایک پہیا لیج میں اٹـک گیا اور دوسرا بھي زیادہ عرصہ گزرنے سے قبل اٹکیگا تاریخ کے سبق بہت منحوس هیں - جینا اور آرٹیڈٹ کے پروشین فریڈرک کی روایتوں کے فخر میں پھولے نہیں سماتے تھے' مگر ایک دن میں انکي شکست اسقدر شدید اور انکي رخنہ بندي کي طاقت اسقدر کم تھي کہ انکا شیرازہ بالکل برهم هوگیا' اور انکا وطن ۷ سال تـک یورپ کي سیاست میں اثر فرما نہ رها - وہ همیشہ بڑے فاتح هوے هیں' مگر مصیبت و شکست میں وہ بڑے نہیں رہے - اب دیکھنا ہے کہ اس جنگ میں انکي کیا حالت هوتي ہے -

---

تحت البحر کے زیریں حصہ کا ایک منظر جسمیں لوگ مدبھوں پر چڑھ رہے ہیں

بیٹل کروزر "کوین میری" جسکا وزن ۲۷۰۰۰ طاقت ۷۵۰۰۰ - اسپ طول ۷۲۵ فیٹ اور رفتار ۲۷ ناٹ فی گھنٹہ ہے
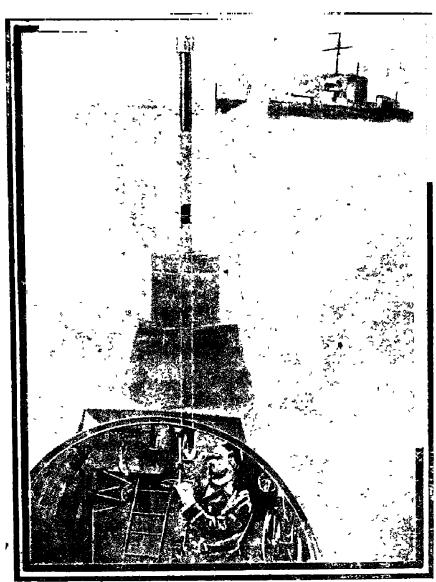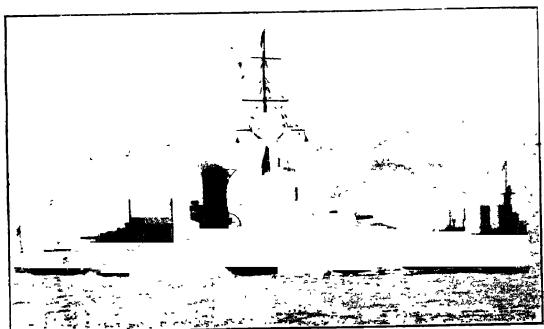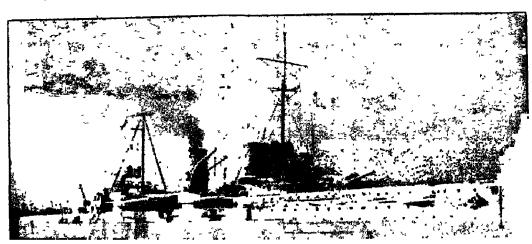
جب یہ واضح ہو گیا تھا کہ جرمنی کا مقابلہ پوری طرح نہیں ہو سکتا تو اسوقت بلجین فوج کے لیے مناسب طریقہ تو یہ تھا کہ وہ ایک پوزیشن سے ہتکے دوسرے محفوظ تر پوزیشن میں چلی آتی - صرف ایک صورت جو بد ترین صورت تھی ' یہ تھی کہ دول متحدہ ایک قوی نجات دینے والی فوج قلعوں میں بھیج دیتی' جو ہر طرح کے حملوں کے بارجود قلعوں کو اپنے ہاتھہ میں رکھتی' اور اسکے ہمراہ مدد کے لیے کافی طور پر بڑی توپیں ہوتیں - مگر یہ بدترین صورت بھی اختیار نہیں کی گئی' بلکہ آخری وقت میں ایک ناکام تر اسکیم تیار کی گئی -

انگریزی فوج کی روانگی نے بلجین فوج کو چھڑایا نہیں بلکہ اسکے برعکس اتنی دیر لگادی کہ بلجین فوج کے لیے رہائی اور زیادہ مشکل اور خطرناک ہو گئی -

ہمارے پاس اس خوف کے اسباب ہیں کہ انگریزی فوج کے جسقدر نقصانات تسلیم کرنے کے لیے امارت بحریہ تیار ہے ' اس سے کہیں زیادہ سنگین نقصانات ہوے ہیں -

انگریزی فوج نے دوسرے فریق (جرمنی) کو اسقدر نقصان نہیں پہنچایا جسقدر کہ خود اسکا نقصان ہوا ہے "

پھر وہ (مورننگ پوسٹ) انگریزی اسکیم کی انتظامی حالت کے متعلق لکھتا ہے :

" جو فوج مسٹر چرچیل نے تیار کر کے بھیجی تھی اس میں بہت سے ایسے والنٹیر تے جنھوں نے صرف ایک ہفتہ فوجی تعلیم حاصل کی تھی - حالانکہ ٹیریٹوریل فوج اسوقت موجود تھی جو کئی ماہ سے تعلیم حاصل کر رہی ہے -

گورنمنٹ کو چاھیے کہ اپنے جلد باز رفیقوں پر ایک سخت ہاتھہ رکھے -

مسٹر چرچیل کی بعض خصوصیات نے انکی موجودہ پوزیشن کو موج کے لیے مجسم خطرہ اور اضطراب بنا دیا ہے "

ایک اور موقعہ پر کیسے ہولناک اور دہشت انگیز " پرو جرمن " لہجے میں اس نے انگریزی امیرالبحر کے ساتھہ مضحکہ انگیز جرات کی ہے :

" مسٹر چرچیل نے یہ فقرہ کہا تھا کہ جرمن چوہوں کی طرح بلوں سے نکالے جائینگے - لیکن یہ یا تو محض فخاری تھی یا اپنی آیندہ فوجی اور بحری کار روائیوں پر روشنی ڈالنا مقصود تھا - اگر فخاری تھی تو یہ انگریزی وزیر کے لیے شایان شان نہیں - اور اگر دوسری صورت تھی تو سوال یہ ہے کہ اسقدر اہم راز کیوں افشاء کیا گیا ؟ "

پچھلی ڈاک ایسی ہی بیانات سے لبریز ہے - مقامی معاصر اسٹیسمین نے گذشتہ اشاعت میں میــل کی مراسلات جو شائع کی ہیں ' ان میں انگریزی مہم مرسلۂ انٹورپ کے متعلق اقلاً حسب ذیل بیانات " پروجرمنزم " کے مطالعہ کرنے والوں کیلیے دلچسپ ہونگے :

" جو فوج بھیجی گئی تھی ' اسمیں آخری نام والنٹیر فوج کا تھا جو صرف چھہ ہفتے کی ترتیب دادہ تھی - سپاہیوں کے پاس کوٹ اور اوورکوٹ تک نہ تے "

پھر وہ لکھتا ہے :

" اخر میں ایک جہنمی آگ کے برداشت کرنے ہی کا سوال انکے لیے رہگیا تھا "

ہماری مجبوری کیسی درد انگیز ہے ؟ ایک طرف ہماری بے ضرر بیانی اور کم گوئی پر معاندانہ حملہ کیا جاتا ہے - دوسری طرف ہمیں ملک کا امن اور دلجمعی بھی عزیز ہے - اسلیے ہم توازن اور تقابل کیلیے پوری طرح اس سامان سے بھی کام نہیں لے سکتے جو خود انگریزی بیانات ہمارے لیے مہیا کرتے رہتے ہیں -

بنــگالــی اور پایــونیـــر ..

مقامی روزانہ معاصر " بنگالی " اپنے ۸ - نومبر کی اشاعت میں ہماری انگریزی مراسلت کو شائع کرتے ہوے حسب ذیل خیالات ظاہر کرتا ہے :

" جو تصدیق شدہ مجرم ہوتا ہے ہمیشہ وہی فرضی مجرم پر اولین پتھر پھینکنے کے لیے آگے بڑھتا ہے - اسلیے ہمیں اس امر کے علم پر ذرا بھی تعجب نہیں ہوا کہ " پایونیر " نے اپنا ایک دو کالم کا مقالہ افتتاحیہ کلکتہ کے اردو ہفتہ وار الہلال کے نام بنام جرمنزم کے افشاء کے لیے نذر کر دیا ہے -

جب سے یورپ کی یہ جنگ عظیم چھڑی ہے تو اسی وقت ہمکو یہ تعجب ہوا تھا کہ ہندوستان میں آفشیلزم کی طرف سے بولنے والی جماعت کا یہ سر خیل کیسے خوشی خوشی اس جرم کا ارتکاب کر رہا ہے جسکو آج وہ اسقدر زور کے ساتھہ برا کہہ رہا ہے - ایک دن اس نے ہم سے کہا کہ متحدہ فوجوں کا شروع ہی سے مدافعانہ پہلو اختیار کرنا بجز اعتراف ضعف کے اور کچھہ نہیں - دوسرے دن یہ اشتہار دیا گیا کہ چینی دریاؤں میں جرمنی کا چھوٹا سا ۹ کروزروں کا اسکوائڈرن حلیفوں کے ۴۸ کو اچھا خاصہ پریشان کر سکتا ہے - تیسرے دن ہمکو اسکے کالموں میں جرمنی کے ۲۲ سنٹیمٹر کی توپوں کے استعمال پر تعجب و تحیر نظر آیا - کیا یہ باتیں پروجرمنزم نہیں ؟ بہتر ہوتا کہ پوانیر دوسروں کے آنکھوں سے تنکا نکالنے میں مشغول ہونے کے بدلے اپنی آنکھوں کا شہتیر نکالنے میں مصروف ہوتا - ہم اردو تحریروں کے محاسن کے متعلق اظہار راے کے قابل نہیں - مگر ایڈیٹر الهـــلال نے جو مراسلت ہمارے پاس بھیجی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تحریر محکمہ احتساب نے مناسب غور کے بعد پاس کی ہیں ' " پوانیر " نے انکا ترجمہ صحیح نہیں کیا ہے اور یہ کہ وہ جبھ صحیح سیاق و سباق کے ساتھہ پڑھی جاتی ہیں تو اسدرجہ ہیبت ناک نہیں معلوم ہوتیں ' جیسا کہ پوانـیر کے کالموں میں نظر آتی ہیں -

ایڈیٹر الهـــلال اپنی مراسلت میں لکھتے ہیں کہ جس معاملہ میں میری تردید کی گئی ہے اس میں آواز زیادہ تر انگلو انڈین پریس کی صداے باز گشت ہے - اور پوانیر نے میرے ساتھہ صریح ظلم کیا ہے کہ زیر تنقید پیسج سے " اسٹیٹسمین " کی راے خذف کردی ہے' جو تائید کے لیے نقل کی گئی تھی - ایڈیٹر الهـــلال کا ارادہ ہے کہ وہ اپنے پرچہ کی آیندہ اشاعت میں گورنمنٹ اور قوم کے سامنے اس امر کو واضح کردینگے اگر وہ " پرو جرمن " ہیں تو " ٹائمز آف انڈیا " " اسٹیٹسمین " اور خود " پوانیر " کی سی ممتاز پرو جرمن جماعت میں سے ہیں -

تاہم جنگ کی خبروں کی اشاعت اور تنقید میں اپنی رہنمائی کے لیے انگلو انڈین پریس کو سامنے رکھنا ہمارے محفوظ طریقہ نہیں - مثلاً " اسٹیٹسمین " نے اپنی گذشتہ جمعہ کی اشاعت میں ہمارے خواندہ اور نا خواندہ طبقہ کے افواہوں کے نکل جانے پر لیکچر دیتے ہوے خود ہی آسٹریلین اخبارات سے خبروں کے دو کالم شائع کیے ہیں ' جنسے بیچینی پیدا ہوتی ہے - اس بے تمیزی کا یہ نتیجہ ہوا کہ شام کو ایک ہزار استفسارات نے ہمیں پریشان کر دیا - انگلو انڈین پریس کو اختیار ہے جو چاہے کرے - مگر ہم ہندوستانی پبلک سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ خبروں کے انتخاب میں انتہائی عاقبت اندیشی سے کام لیں - انگلو انڈین پریس کی پیروی سے ہم خود بعض غلطیوں میں مبتلا ہوچکے ہیں' اور یہ بالکل ممکن ہے کہ الهلال کو بھی اس قسم کی نا واقفیت کی وجہ سے بیعزتی سے دو چار کرایا جارہا ہو -
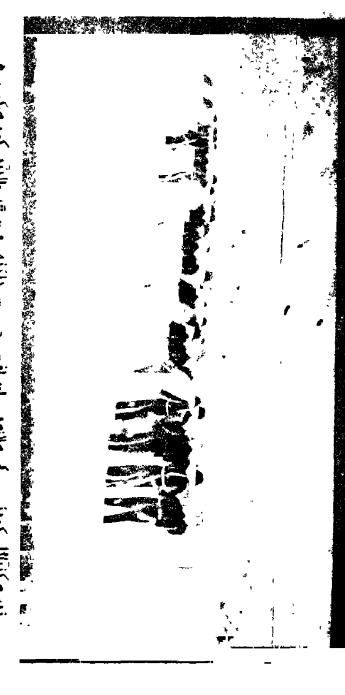
سر زمین فرانس میں هندوستانی فوج - کیمپ کا ایک منظر عمومی

نیو مرکنٹائل کمپنی کے ملازمین اور افسر جن سے کلکته عرصه والنٹیر کور مرکب هے

سینٹ جوزف اسکول کے نو جوان طلبه جو اس کمسنی میں خون اور آگ کے
کھیل کے لیے والنٹیروں میں داخل هوے هیں

نیو مرکنٹائل کمپنی کے والنٹیر کاندھے پر بندوقیں رکھے هوے کوچ کر رهے هیں
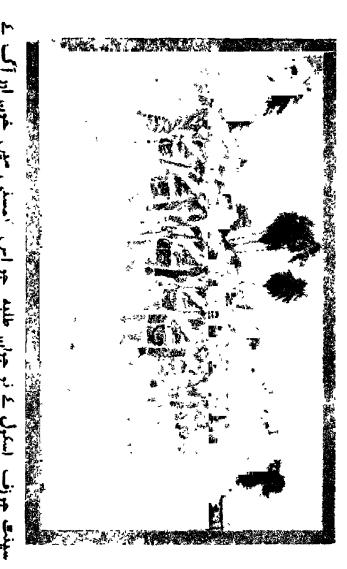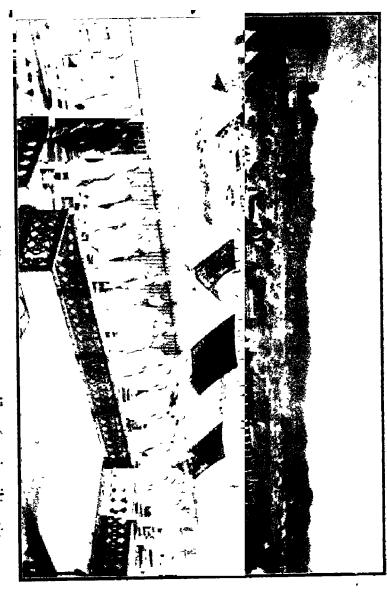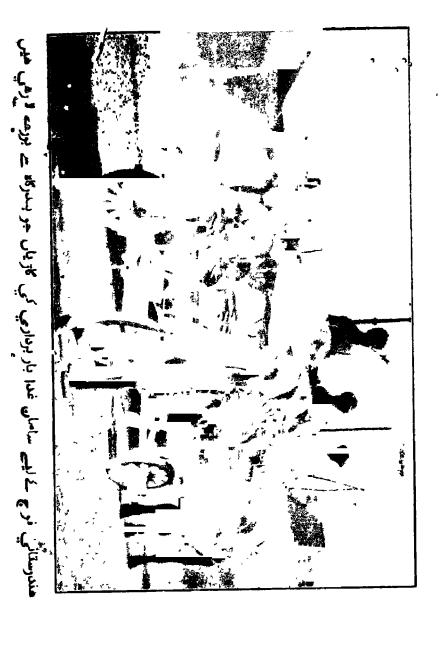
ایک ہندوستانی سپاہی جس سے فرانسیسی گرمجوشی کے ساتھ مصافحہ کر رہے ہیں

ہندوستانی سپاہی کلدار توپوں کے لیے پرتلوں میں گولیاں بھر رہے ہیں

ہندوستانی فوج کی تاریخی ورود اور ہندوستانی کیمپ کا ایک منظر عمومی

ہندوستانی فوج کے لیے سامان غذا بار برداری کی گاڑیاں جو بندرگاہ سے بورجہ لا رہی ہیں

جنرل ڈوارب این جو سرگریرسن کي وفات کے بعد انکي جگه پر انگریزي مهم کے دوسرے دسته پرکمان کررهے هیں
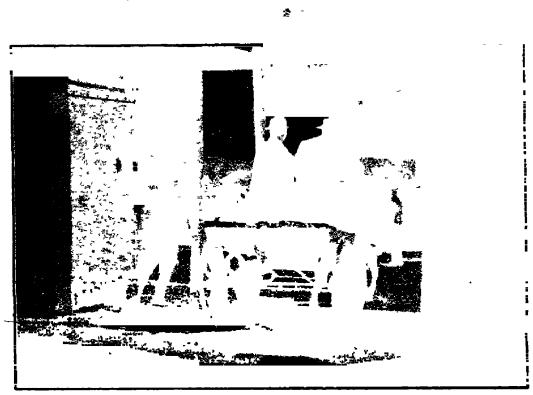
فواکہات سے بهري هوئي گاڑیاں جو جرمن قیدیوں کے لیے جارهي هیں

ڈارجسٹر کے قید خانه کا ایک منظر خارجي جسمیں ایک سنتري کهڑا پهرا دیرها هے